لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

سیرت وسنت سید المرسلین ﷺ کا انمول گلدستہ

سُنَن الدّارمی

AlHidayah - الهداية

تالیف

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ وتحقیق

محمد الیاس بن عبد القادر بن عبد المجید

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
سیرت وسنت سید المرسلین ﷺ کا انمول گلدستہ
سُنن الدارمی
الهداية - AlHidayah
جلد اول
أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن
التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ
ترجمہ وتحقیق
محمد الیاس بن عبد القادر بن عبد المجید
AL-FURQAN TRUST
الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، پاکستان

نام کتاب

سُنَنُ الدَّارمي

تالیف

أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن التميمي الدارمي المتوفى ۲۵۵ھ

ترجمہ وتحقیق

محمد الیاس بن عبد القادر بن عبد المجید

سعودی عرب

دار العلوم الندیه للنشر والتوزیع

س ت: ١٠١٠٢٠٤٨٧٦

فرع: مرکز الجامع التجاری شارع باخشب جده

معرض: ٠٢٦٣٣٦٦٤٠ فاکس: ٠٢٦٨٧٤٥٥٧

المكتب الرئيسى الرياض، حي الفيصلة

هاتف: ٠١٢٤٢٣١٢٦

مکتبه دار الفرقان، الرياض

هاتف: ٠١-٤٣٥٨٦٤٦، ٠٥٦٣٠٦٤٧٣٦، ٠٥٠٧٤١٩٩٢١

مکتبه بیت السلام، الرياض

هاتف: ٠١-٤٤٦٠١٢٩، ٠٥٠٥٤٤٠١٤٧، ٠٥٠٢٠٣٣٢٦٠،

پاکستان

مکتبه الکتاب: حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145

ڈیلرز

اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

کتاب سرائے: الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37320318

نعمانی کتب خانه: حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-37321865

مکتبه اسلامیه: غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-37244973

دار الکتب السلفیه: اقرا سینٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37361505

مکتبه قدوسیه غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: 0321-4460487

ملنے کے پتے

اسلام آباد ▪ دار النور: 0321-5336844 ▪ المسعود اسلامک بکس: 051-32261356

▪ تجلیات طیبہ 051-35535168 ▪ الحرم (اسلامک بکس) 0300-322-4814274

کراچی ▪ فضلی بکس: 021-32212991 ▪ علمی کتاب گھر: 021-32628939

سیالکوٹ ▪ مکتبہ رحمانیہ: 052-34591911

فیصل آباد ▪ مکتبہ اسلامیہ: 041-32631204 ▪ مکتبہ اہل حدیث: 041-32629292

الفرقان ٹرسٹ AL-FURQAN TRUST

فہرست مضامین

المقدمه ...... مقدمہ

[1] ...... کتاب الطهارة ...... وضو اور طہارت کے مسائل

[2]...... كتاب الصلاة ...... نماز کے مسائل

عیدین کے مسائل

[3]...... **کتاب الزکاۃ** ...... زکوۃ کے مسائل

[4]...... کتاب الصوم ...... روزے کے مسائل

عرضِ مترجم

رب کائنات کا بے حد فضل و کرم ہے اور اس کی توفیق سے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ''سنن دارمی'' کے ترجمہ و تعلیقات، شرح اور افادات کو اہل علم نے بہت پسند فرمایا اور پذیرائی سے نوازا۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندوستان نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا اور اب ۲۰۱۳ء کے آغاز میں پاکستان کے موقر ادارہ **الفرقان ٹرسٹ** کے زیر اہتمام منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ فجزاهم الله عنا خير الجزاء

تعلیقات میں بہت سے اضافوں، مزید تنقیح و توضیح اور تصحیح و نظر ثانی کے بعد اس عظیم کتاب کو محترم جناب ابوسار یہ عبدالجلیل بھائی نئے ڈھنگ اور نئے انداز سے آراستہ و پیراستہ کر کے چھاپ رہے ہیں جو نقش اوّل سے بہت کچھ مختلف اور پرکشش ہے۔ سنن دارمی کے بار بار مراجع اور مطالعہ کے بعد اس کے بہت سے محاسن اور خوبیاں سامنے آتی رہی ہیں۔ کچھ باتیں اس سلسلہ میں طبع اولیٰ کے مقدمہ میں مذکور رہیں اور کچھ باتیں یہاں عرض کی جاتی ہیں:

عہد نبوت سے قربت:

امام دارمی رحمہ اللہ قرونِ اولیٰ مفضلہ کے ان کبار محدثین میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت و سیرت کی آبیاری کے لیے چن لیا تھا اور آپ امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم (رحمہم اللہ) کی طرح عہد نبوت سے بہت قریب ہیں اور جس طرح ان کی ثلاثیات کی بہت اہمیت ہے اسی طرح امام دارمی نے بھی صرف تین واسطوں سے متعدد روایات نقل کی ہیں۔

اسانید حدیث میں مالك عن نافع عن ابن عمر کو محدثین کی اصطلاح میں سلسلة الذهب کہا جاتا ہے۔ اس سنہری سلسلۂ سند سے امام دارمی نے اپنے صرف ایک استاذ کے واسطے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں جو سند عالی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دیکھئے حدیث نمبر ۶۸، ۱۱۹، ۶۳، ۷۴۴، ۱۴۳۴، ۱۴۷۵، ۱۴۹۸، ۱۵۷۵ وغیرہ۔

کتاب کی ترتیب:

اس کتاب کی ترتیب امام دارمی کی فقاہت، دقت نظری اور عظمت کا پتہ دیتی ہے۔ آپ نے حب رسول میں ڈوب کر پہلے سیرت کے ابواب میں احادیث و آثار ترتیب دے کر شخصیت سیّد البشر (ﷺ) کو اُجاگر کیا ہے۔ مقام حدیث و سنت کی ضرورت و اہمیت بیان کی، علم و عمل کے ساتھ تمسک بالکتاب والسنۃ پر اُبھارا ہے۔ پھر سنت سے اعراض اور ابتداع سے ڈرایا ہے۔ بدعت کی مذمت کی اور سنت کی مخالفت میں بڑے عبرت آموز واقعات نقل کر کے اتباعِ سنت کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سنت سے منہ موڑنے والوں کو عبرت ناک سزا دیتے ہیں۔ دیکھئے باب نمبر ۴۰۔

اسی طرح امام دارمی نے اتباعِ و محبت کو غلو اور بدعات و انتہا پسندی سے بچاتے ہوئے عدل و انصاف کا راستہ اپناتے

ہوئے مقامِ نبوت کو اس کے صحیح مقام تک رکھا ہے۔ نہ سیّد الانبیاء کے مقامِ رفیع سے تنازل کیا ہے اور نہ غلو میں حد سے زیادہ آپ ﷺ کو بڑھایا ہے۔ یہ ساری باتیں امام دارمی کے مقدمۂ کتاب کے پڑھنے سے واضح ہو جاتی ہیں۔ مقدمہ کے بعد کتاب الطہارۃ شروع کی اور فضائل قرآن تک ابواب فقہی پر کتاب ترتیب دی۔ ہر کتاب میں بہت سارے ابواب کے تحت ہر باب میں اختصار کے پیشِ نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ اس کتاب کی ایک اہم خوبی اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی من گھڑت اور موضوع حدیث موجود نہیں ہے۔ کچھ احادیث اور آثار سنداً ضعیف ضرور ہیں لیکن دیگر کتب احادیث میں اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں۔ تخریج میں ان کی نشان دہی کر دی گئی ہے اور بعض مقامات پر خود امام دارمی نے ضعف کی وضاحت کر دی ہے۔

سنن دارمی کی انفرادیت:

اس عظیم کتاب کی ایک اور خصوصیت وہ روایات و احادیث ہیں جن کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، ان میں سے کچھ ضعیف اور بہت کچھ صحیح ہیں۔ علمائے حدیث نے ان پر اعتماد کیا اور امام دارمی ہی کے حوالے سے روایت بھی کیا ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۲، ۳، ۷، ۱۰، ۷۴، ۹۲، ۹۳، ۱۰۱، ۱۴۸، ۱۵۴، ۲۱۶، ۲۷۱، ۳۱۹، ۳۵۱، ۴۰۴، ۵۳۲۔

امام دارمی کا مسلک:

اس کتاب کے باربار مطالعہ سے امام دارمی کی عظمت و جلالت شان، علم و عمل، گیرائی اور گہرائی اور اختلافی مسائل میں وہی مسلک و مذہب سامنے آتا ہے جو حبیب کائنات محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ و تابعین، سلف صالحین کا ہے۔ قراءۃ الفاتحہ خلف الامام، رفع الیدین، تیمّم کا طریقہ، ایک صاع فطرے کی ادائیگی، تکبیرات العیدین وغیرہ کی احادیث ان کی فکر اور مسلک کی غماز ہیں۔ بعض مقامات پر دیگر مذاہب کی بھی تائید کی ہے جو اُن کی وسعت نظر، وسعت قلب، میانہ روی، عدم تعصب اور عدل و انصاف کی واضح دلیل ہیں۔ اجتہاد میں آپ نے میانہ روی، حسن اخلاق کی تعلیم دی۔ علمائے کرام کا شیوہ یہی ہونا چاہیے۔ ہم نے مفتی اعظم علامہ شیخ ابن باز اور فقیہ دوراں شیخ محمد صالح العثیمین رحمہما اللہ کو بھی اسی روش پر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی ایسا ہی متبع سنت بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ امام دارمی کی اس کتاب کے اُردو ترجمے کو زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنائے اور مترجم و کاتب، ناشر اور تمام معاونین کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ محترم جناب ابو ساریہ اور ان کے رفیق کار عبدالرؤف بھائی نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بہت عرق ریزی اور محنت سے اس کتاب کی کتابت و طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ یہ تمام حضرات قابل مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

محمد الیاس عبدالقادر

یکم فروری 2013ء بمطابق ۱۹/ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

حرفِ چند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی تفسیر اور تبیین حدیث پاک ہے جو نبی اکرم محمد ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔ جو من جانب اللہ وحی کے ذریعہ نبی پاک ﷺ کو بتائی گئی ہیں۔ اس لیے اصل میں دونوں کی مشروعیت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں ہی وحی الٰہی ہیں اور دونوں یکساں طور پر واجب الاتباع لائق پیروی ہیں۔ قرآن کریم کے ساتھ حدیث پاک بھی تشریع اسلامی اور ترغیب وترہیب پر مشتمل ہے اور بسا اوقات قرآن کریم کا سمجھنا حدیث پاک پر موقوف ہے۔ قرآن اپنی معجز بیانی اور فصاحت وبلاغت اور اعجاز علمی اور معنوی میں اپنی مثال آپ ہے اور لاثانی وبے نظیر بھی جس کی خوبیوں کو عرب کے شہسواران فصاحت سمجھتے تھے۔ اور برملا پکار اٹھتے تھے کہ یہ انسانی کلام نہیں۔ یہ رب العالمین اور احکم الحاکمین کا کلام ہے۔ اس کے باوجود اکثریت کو اس پر ایمان لانے، اس کی عظمت ومقام کو پہچاننے کے لیے حدیث پاک کی ضرورت تھی اور آج بھی ہے۔ حدیث ہی ہمیں بتاتی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ الغرض حدیث پاک کی عظمت اور ضرورت واہمیت مسلم ہے۔ اس کے بغیر کوئی انسان اسلام کو نہ سمجھ سکتا ہے نہ اس کا حقیقی پیروکار کہلا سکتا ہے۔ اس لیے حدیث پاک فرمودات سید المرسلین ﷺ کی اہمیت اور ضرورت مسلم ہے۔ اور اس کی نشر واشاعت اور تعلیم وتعلم اعلیٰ درجہ کے افضل اعمال میں سے ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور امامان دین نے حدیث کی خدمت اور تعلیم وتدوین میں اپنی زندگی صرف کردی اور اس کے لیے وقف ہو کر رہ گئے اسی حدیث کی برکت سے انہوں نے حیات جاودانی حاصل کرلی۔ جن امامان دین اور محدثین کرام نے حدیث کے جمع وتدوین کے سب سے سنہری دور میں خدمت حدیث کا شرف حاصل کیا ان میں امام دارمی رحمہ اللہ کا بڑا عظیم مقام ہے۔ اور آپ کی کتاب سنن الدارمی کا شمار اہم کتب احادیث میں ہوتا ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ کے مقام ومرتبہ سے متعلق فاضل گرامی مترجم ومحقق نے جو قلم فرسائی فرمائی ہے اس کا مطالعہ اہم ہے اور اس سے آپ کی شخصیت پر بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ لیکن اس بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ سنن الدارمی کا مقصد اعتصام بالکتاب والسنہ اور اجتناب عن البدعۃ کی تلقین میں اپنی مثال آپ ہے۔ میں دور طالبعلمی سے کم از کم اس کے مقدمہ کو الگ سے ترجمہ کرکے شائع کرنے کا خواہاں اور آرزو مند تھا۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ایک متدین وغیور عالم دین اور صاف ستھرے ذوق کے مالک محترم جناب شیخ حافظ الیاس عبدالقادر صاحب حفظہ اللہ نے اس کے ترجمہ وتخریج کا کام کردیا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ نے متعدد کام کئے اور فقیہ

زماں فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے اہم فتاویٰ کا ترجمہ بھی آپ نے عمدہ طور پر کیا تھا اور اسے شائع کرنے کا موقع مرکزی جمعیت کے اشاعتی ادارے کوفراہم کیا تھا جومقبول خاص وعام ہوا آج بھی اس کی طلب لوگوں میں بہت ہے۔

محترم حافظ الیاس صاحب حفظہ اللہ جامعہ سلفیہ اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ہونہار اور قابل اور دیندار فضلاء میں سے ہیں اور ہماری اور دیگر ثقات کے مشاہدے اور شواہد کے مطابق عصر حاضر کے ولی امام ابن باز رحمہ اللہ کے فیض یافتہ شاگرد نیز آپ کی مسجد کے امام بھی ہیں۔ طویل مدت تک آپ کی صحبت کیمیا اثر نے آپ کو ہمہ جہت مستفید کیا اور آخری دم تک آپ مفتی عام امام عصر کے ثقہ تلامذہ اور معتمد اصحاب میں رہے۔ اور روحانی فیض کے ساتھ علمی طور پر بھی آپ نے بہتر طور پر کسب فیض کیا۔ ذلك فضل اللّٰه یوتیه من یشاء۔ میں اپنی بے پناہ جماعتی اور جمعیت کے کاموں میں خصوصا ۲۹ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مشغولیت کی وجہ سے اس کتاب عظیم کے ترجمہ کو باوجود خواہش کے بالاستیعاب نہ پڑھ سکا۔ چند جگہوں سے بھی سرسری طور پر گزر کیا۔ میرے لیے بڑے اطمینان کی بات ہے کہ ترجمہ ایک فاضل گرامی کے قلم سے ہے اور حدیث اور علم حدیث سے سالہا سال کا مختلف زاویوں سے شغف بھی ہے اور ریاض جیسی متمدن اور متحضر اور علمی جگہ میں رہ کر آپ نے جس طرح تعلیم وتدریس اور علمی حلقے سے اپنا تعلق استوار رکھا ہے اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی صحبت میں جس طرح آپ نے حدیث کی عبارت خوانی اور قرأت کا کام کیا ہے نیز شیخ رحمہ اللہ سے شرح حدیث سالہا سال تک سنا ہے۔ ان سب باتوں نے اس اُمر کو مؤکد کر دیا ہے کہ ترجمہ پہلے ترجمہ کی طرح عمدہ ہے۔

اس کتاب پر استاد گرامی اور مشہور عالمی علمی شخصیت، ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری حفظہ اللہ اور مشہور ومعروف صاحب قلم اور ادیب بے بدل اور گمنام عالم دین اور کئی زبانوں کے ماہر جناب مولانا سید عبدالقدوس ابن احمد نقوی نے اپنے گراں قدر تاثرات ثبت فرمائے ہیں جس سے ترجمہ کی استنادی حیثیت کو چار چاند لگ گیا ہے میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے گرانقدر تاثرات تحریر فرمائے ہیں۔ جہاں کتاب کے مترجم محترم جناب حافظ الیاس کو اس علمی ودینی اور خصوصا حدیث رسول اللہ ﷺ کی خدمت پر مبارک باد دیتا ہوں، مترجم کا شکرگزار بھی ہوں کہ انہوں نے اسے طباعت کے لیے مرکزی جمعیت کے حوالہ کیا، ساتھ ہی کتاب پر تأثرات وتقریظات ثبت فرمانے والے دونوں بزرگوں کا اور تمام متعاونین کا شکر گزار ہوں۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اسے پڑھتے وقت ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں نیز مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی اس تازہ پیش کش کو دیگر مطبوعات کی طرح پسند فرمائیں گے۔

اصغر علی امام مہدی سلفی
ناظم عمومی
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

۱۲ر شوال المکرّم ۱۴۲۹ھ
مطابق ۱۳/۱۱ اکتوبر ۲۰۰۸ء

تاثرات

عزیز مکرم حافظ محمد الیاس بن عبدالقادر جامعہ سلفیہ سے فارغ ہونے والے ان خوش قسمت طلبہ میں ہیں جنہیں تحصیلِ علم کے دوران اور اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے کامیابی وسرخروئی سے سرفراز فرمایا، اور ایک پروقار ماحول میں دینی خدمت کی توفیق بخشی۔عزیز موصوف جامعہ سلفیہ سے فراغت کے بعد طب یونانی کی تعلیم کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے وابستہ ہوئے، اور کامیابی کے ساتھ تعلیمی سلسلہ شروع کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سرگرمی کا کوئی اور میدان مقدر فرمایا تھا، اس لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں انہیں داخلہ مل گیا، اور انہوں نے وہاں کے چار سالہ کورس کی تکمیل کے بعد ''لیسانس'' کی سند حاصل کی، جامعہ اسلامیہ سے فراغت کے بعد آن عزیز کا وہ دور شروع ہوا جو آج بھی جاری ہے، اور جس میں انہیں دین ودنیا دونوں کے سنوارنے کا اچھا موقع حاصل ہوا، یعنی ریاض میں انہیں تدریس وامامت کی ذمہ داری دی گئی جسے اب تک وہ ادا کر رہے ہیں، ملازمت کا یہ مرحلہ اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ انہیں سعودی عرب کے مفتی اعظم اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اولین وائس چانسلر علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا قرب اور رہنمائی حاصل رہی، اور ایک طویل عرصہ تک ان سے علمی استفادہ کرتے رہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا نیا مکان اسی مسجد سے قریب تھا جس میں امامت کی ذمہ داری حافظ محمد الیاس وفقہ اللہ انجام دیتے ہیں، گھر پر قیام کے دوران سماحۃ الشیخ رحمہ اللہ پنجگانہ نماز اسی مسجد میں ادا کرتے تھے، سعودی عرب کی تمام مساجد کی طرح اس مسجد میں بھی وعظ وتذکیر کے لیے یومیہ درس ہوتا تھا، عزیز موصوف ہی اس خدمت کو انجام دیتے تھے، اور شیخ رحمہ اللہ حسب ضرورت شرح وتبصرہ فرماتے تھے۔ شیخ ابن باز کے پاس جو لوگ اپنے مسائل لے کر آتے تھے ان میں متعدد لوگ ایسے ہوتے تھے جو شیخ سے ملاقات کے لیے حافظ صاحب ہی کا توسط حاصل کرتے تھے، اور انہیں کامیابی ملتی تھی۔ ''تعاون علی الخیر'' کا یہ باب آنعزیز کے حسنات میں ان شاء اللہ ایک قابل ذکر اضافہ ہوگا۔

مذکورہ نوعیت کی ذمہ داریاں انجام دیتے ہوئے تالیف وترجمہ کا کام بھی جاری رکھنا قابلِ ستائش ہے، خصوصا جب کہ یہ کام ترجمہ تک محدود نہ ہو بلکہ بعض دوسرے افادات بھی اس میں شامل ہوں۔

زیرِ نظر سطور کا محرک عزیز موصوف کا سنن دارمی کا ترجمہ ہے جو یقیناً ان کی علمی خدمات کی فہرست میں اہمیت کا مالک ہے۔

امام دارمی سے متعلق جو تفصیل موصوف نے پیش کی ہے اس سے اندازہ ہوگا کہ محدثین کرام کی جماعت میں امام دارمی کو نمایاں مقام حاصل تھا، شیخ الاسلام، الحافظ، الحجۃ اور شیخ الائمہ وغیرہ القاب سے انہیں یاد کیا گیا، امام ابوزرعہ رازی کا قول ہے کہ: جس شخص کا بھی ذکر میرے سامنے آیا ملاقات پر وہ اس سے کمتر ٹھہرا، البتہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی غائبانہ

تذکرہ سے بڑھ کر ثابت ہوئے۔

حفظ واتقان اور زہد وورع میں امام دارمی کی جلالتِ شان کی شہادت کبار ائمہ حدیث نے دی ہے، ان کے شیوخ کی تعداد دوسو سے زائد ہے، ان کے جن شیوخ نے ان سے روایت کی ہے ان میں امام بخاری کا نام بھی ہے، موصوف نے صحیح بخاری کے علاوہ تاریخ کبیر میں امام دارمی سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارمی کی علمی شخصیت پر اس بات سے بھی روشنی پڑتی ہے کہ (۳۶) سے زیادہ اہم تذکرہ نگاروں نے اس کے سوانح اور علمی کمالات پر روشنی ڈالی ہے۔

امام دارمی کو حدیث کے معانی وعلل، رجالِ حدیث اوران کی تاریخ سے پوری واقفیت تھی، اورائمہ فن کو ان کے فیصلہ پر اعتماد تھا، امام احمد بن حنبل سے یحییٰ حمانی کی بابت سوال کیا گیا تو امام نے جواب دیا کہ ہم نے دارمی کے قول کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ سنن دارمی کی شرح فتح المنان میں اس کی متعدد مثالیں ذکر کی ہیں۔

علم وفضل کے میدان میں اصحاب کمال کی شان ان کی تواضع وخاکساری بھی ہے، امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں بروایت محمد بن ابی حاتم نقل کیا ہے کہ امام دارمی سے سالم بن ابی حفصہ کی حدیث کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: ہم نے اسے محمد اسماعیل (بخاری) کے ساتھ لکھا ہے، اور محمد کا قول ہے کہ سالم ضعیف ہیں۔ سوال کیا گیا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ دارمی نے جواب دیا کہ محمد (بخاری) مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔

☆ امام دارمی کے بعض سوانح نگاروں کا خیال ہے کہ موصوف کی کتاب کو سنن کے بجائے ''المسند الجامع'' سے موسوم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ انہوں نے کتاب کے موضوع اور اس کی تبویب میں مصنف کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ دارمی نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث، آپ کی سنن اور فضائل وشمائل کا ذکر کیا ہے، اسی طرح صحابہ، تابعین اور بعد کے ائمہ کے آثار واقوال ذکر کیے ہیں، اور فروعی مسائل میں ان کے اختلاف اور دلائل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ دارمی نے ہر چند کہ اپنی کتاب میں سند ومتن کے لحاظ سے صرف صحیح حدیث کے ذکر کا التزام نہیں کیا ہے، پھر بھی موصوف نے کوئی بے اصل حدیث ذکر نہیں کی ہے، اور نہ کسی ضعیف حدیث سے استدلال کیا ہے، غریب وضعیف حدیث کو غالبا فضائل، رقاق اور ترغیب وترہیب ہی کے باب میں لائے ہیں۔

موضوع کی حیثیت سے امام دارمی کی کتاب پر غور کیا جائے تو حدیث ذکر کرنے کے بعد موصوف اس کے فقہی فوائد کی جانب اشارہ کرتے ہیں، اپنا مذہب یا ائمہ کے اقوال بیان کرتے ہیں، اس کے کسی راوی کی تعدیل یا تجریح کرتے ہیں، سند کے اتصال وانقطاع میں حفاظ حدیث کا اختلاف ہو تو اس پر روشنی ڈالتے ہیں، اسی لیے اس کتاب کو حدیث کے ایک اہم انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔

☆ کتاب کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہے، البتہ امام دارمی نے شروع میں پندرہ ابواب پر مشتمل ایک مقدمہ ذکر کیا ہے جس میں نبی ﷺ کے فضائل ومعجزات کا بیان ہے، مذکورہ ابواب میں احادیث وآثار کی تعداد ایک سو ہے، اس

مقدمہ کے بعد علم سے متعلق (۵٦) ابواب ہیں جن میں علم کی فضیلت، تحصیل علم کی ترغیب، سنت کے تمسک اور اتباع سلف کی اہمیت، بے اصل قیاس کی ممانعت اور منصب افتاء قبول کرنے میں احتیاط برتنے کا بیان ہے، ان ابواب میں احادیث وآثار کی تعداد (٦٩٢) ہے، دونوں نوعیت کے مذکورہ ابواب کے بعد طہارت، حیض اور صلاۃ وغیرہ کے ابواب مذکور ہیں۔

☆ سنن دارمی کی مقبولیت کا ایک ثبوت اس کی مختلف اشاعتیں اور اس کی تحقیق وترجمہ پر علماء کی توجہ ہے، ان اشاعتوں کے لحاظ سے کتاب میں حدیثوں کی تعداد کچھ اس طرح ہے:

- حدیث اکادمی، فیصل آباد کی اشاعت کے مطابق (۳۵۰٦) حدیثیں۔
- حسین سلیم اسد الدارانی کی محقق اشاعت کے مطابق (۳۵۴٦) حدیثیں۔
- کابریلی کے مخطوطے کے مطابق (۳۵۵۰) حدیثیں۔
- فتح المنان کی محقق اشاعت کے مطابق (۳۷۷۵) حدیثیں۔
- اور زیر ترجمہ نسخے میں آثار واحادیث کی تعداد (۳۵۳۵) ہے۔

☆ بلادِ ہند میں قرآن وحدیث کے اردو ترجمہ کی تحریک بہت پرانی نہیں، پھر بھی جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا اس میں توقف کے بجائے ترقی ہے، پچھلے پچاس برسوں میں محسوس طور پر اس تحریک نے اپنے برگ وبار پھیلائے ہیں، معانی قرآن کریم کے متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں، اور کتب حدیث کے بھی مختلف ترجمے سامنے آئے ہیں، جماعت اہل حدیث نے اپنے منہج سے ہم آہنگ کتب تفسیر وحدیث کو اردو کا جامہ پہنا کر قارئین کی نذر کیا ہے، اس وقت بھی ترجمہ کے بعض اہم منصوبے زیر عمل ہیں، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند بھی تالیف وترجمہ کے اپنے منصوبے میں اہم خدمات انجام دے رہی ہے، اس کا تعارف جمعیت کے لٹریچر میں اپنے مقام پر آچکا ہے۔ ان سطور کی تحریر کا محرک سنن دارمی کا وہ اردو ترجمہ ہے جسے جمعیت شائع کرنے جا رہی ہے، ترجمہ کی خدمت جیسا کہ پہلا گزرا شیخ حافظ محمد الیاس وفقہ اللہ نے انجام دی ہے، ان کا مختصر تعارف بھی اسی تحریر میں موجود ہے۔ اس کتاب کے بعض دوسرے تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ترجمہ کے بعض خصائص کو واضح کر دیا جائے۔

☆ مرزا حیرت دہلوی کا ترجمہ پچھلے کسی وقت شائع ہوا تھا، اس کے چار ابواب (۱، ۳، ۵، ۸) کا تقابل نئے ترجمہ سے کرنے کے بعد واضح ہوا کہ مرزا حیرت کا ترجمہ لفظی اور اسلوب قدیم ہے، جب کہ نیا ترجمہ سلیس اور واضح ہے۔ قدیم ترجمہ میں حدیث کا متن مذکور نہیں، جب کہ جدید ترجمہ حدیث کے مکمل متن پر مشتمل ہے، بلاشبہ اس سے کتاب کا حجم بڑھ جائے گا، لیکن بہت سی علمی ضرورتوں کی تکمیل ہو جائے گی۔ مترجم نے متن حدیث سے پہلے اس کا نمبر شمار ثبت کیا ہے۔

☆ مترجم نے احادیث وآثار کی تخریج کے بعد ان پر صحت وضعف کا حکم بھی لگایا ہے۔ سند میں ضعف کی صورت میں اگر شواہد موجود ہوں تو ان کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ضعیف راوی کی نشاندہی کی ہے، اور جن مآخذ پر اعتماد کیا ہے ان کا نام ذکر کیا ہے۔

☆ ضعیف حدیث اگر کسی ماخذ میں صحیح سند سے مروی ہے تو اس کو بیان کیا ہے۔ ضعیف حدیث کی اگر صحیح اصل موجود ہو تو مترجم نے اس کی نشاندہی کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے معجزات وخصائص کے بیان میں بعض لوگ غلو کا شکار ہو جاتے ہیں، اور بعض لوگ جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں، اس لیے تصحیح وتضعیف کی مترجم کی محنت تمام قارئین کے لیے بے حد مفید وقابلِ ستائش ہے، اس طرح لوگ گمراہی سے بچ سکیں گے۔

☆ ترجمہ وتخریج کے بعد ایک اہم خدمت ''فوائد'' یا ''مسائل'' یا ''وضاحت'' کی ہے، مترجم نے اکثر احادیث کے بعد مذکورہ عناوین میں سے کسی ایک کے تحت، اور بالعموم ''فوائد'' کے تحت علمی ودعوتی لحاظ سے مفید باتیں ذکر کی ہیں، مستنبط احکام کی نشاندہی کی ہے، توحید کی تائید، شرک کی تردید اور اتباع سنت کی اہمیت وغیرہ نقاط پر روشنی ڈالی ہے، بعض حدیثوں میں فوائد کی تعداد ٦ یا ٨ تک پہنچ گئی ہے، فوائد کا حصہ جملہ قارئین کے لیے افادیت کا حامل ہے۔

یہ سطور لکھتے ہوئے میں کتاب کے مترجم کو ان کی اس خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام حضرات کو اجرِ جزیل سے نوازے، اور قارئین کو اس کتاب سے بیش از بیش فائدہ پہنچائے، آمین، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔

مقتدیٰ حسن محمد یاسین ازہری

صدر جامعہ سلفیہ، بنارس

۴ رربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسافر نواز

قرآنِ عظیم اور احادیث نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم کی تدوین کا کام خلفائے راشدین کے دور سعید میں عمل میں آیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ممتاز صحابہ کی ایک جماعت کو اس پر مامور کیا کہ وہ صحیفہ سماوی کی شیرازہ بندی کریں۔ اس طرح قرآن عظیم مصحف صدیقی کی شکل میں مدون ہوا اور پھر خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں اسی مصحف کے نقول ممالک محروسہ خلافت اسلامیہ کو ارسال کی گئیں اور مصحف عثمانی کے نام سے ہمیں یہ قرآن عظیم کتابی شکل میں دستیاب ہوا جس کی بابت ایک مغربی دانش ور نے لکھا ہے کہ قرآن آج بھی وہی ہے جسے کبھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھا کرتے تھے۔ یعنی توراۃ وانجیل کے برعکس قرآن عظیم میں کوئی تحریف نہیں کی گئی ہے۔

احادیث کی تدوین کا کام خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز کے فرمان کے تحت عمل میں آیا۔ اپنے جد امجد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی طرح آپ نے بھی یہ سوچا کہ صحابہ کرام آہستہ آہستہ آغوش رحمت میں جا رہے ہیں ان کے بعد کون ہوگا جو امت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال واقوال سے باخبر کرے گا اور امت اسلام کے دوسرے بنیادی ماخذ سے محروم ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے مدینہ کے عامل کو حکم بھیجا کہ ممتاز اہل علم کو تاکید کرے کہ وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رابطہ قائم کر کے سماعت وکتابت حدیث کا کام تیزی سے مکمل کریں۔ اس طرح قرآن عظیم کے بعد احادیث کی تدوین کا کام مکمل ہوا اور اسی کی بنیاد پر فقہ اسلامی مرتب کیا گیا اور اسلام کا ضابطہ قانون ترتیب وتبویب کے ساتھ امت کو ملا۔

جرح وتعدیل کے ذریعہ احادیث کی تحقیق وتنقیح کا کام بھی ہوتا رہا اور یہ ایک مستقل فن بن گیا اسی سے اسماء الرجال کے اس شعبہ کو فروغ ہوا جس کی نظیر دنیا کی کسی قوم کی عملی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ائمہ حدیث کی سعی مشکور سے امت کو صحاح ستہ جیسے مستند مجموعہ احادیث کا سرمایہ ملا۔ جو تحقیق وتنقیح کا عدیم المثال کارنامہ ہے۔

احادیث کی تحقیق وتنقیح کا کام ہر دور میں جاری رہا۔ جہاں کہیں بھی ائمہ حدیث تھے وہ اپنے طور پر ہی یہ کام کرتے رہے۔ اور یہ سلسلہ کبھی بند نہیں ہوا۔ عصر حاضر میں امام محمد ناصرالدین البانی کا اسم گرامی اس کی روشن مثال ہے۔ امام عالی مقام نے ضعیف احادیث کی جس انداز اور تفصیل سے نشان دہی کی ہے اور جس طرح علم حدیث کو تحقیق وتجزیہ کی نئی جہتیں عطا کی ہیں اس سے کوئی بھی صاحب فکر ونظر انکار نہیں کرسکتا۔

تدریس حدیث کا مسئلہ بھی ایک ایسا ہی اہم شعبہ ہے۔ عہد وسطیٰ میں جب فلسفہ منطق اقلیدس وغیرہ علماء کا مرکز توجہ تھے تو قرآن وحدیث کی طرف توجہ نسبتاً کافی کم ہوگئی تھی۔ اس کی جگہ مسلکی فقہ نے لے لی تھی۔ ہندوستان میں تدریس حدیث کو حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پھر زندہ کیا اس سے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی

طرف رجوع ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کی انقلابی شخصیت نے برصغیر میں سلفیت کے فروغ کے لیے جو کارنامہ انجام دیا وہ ہماری دینی ملی وعلمی تاریخ کے روشن ترین ابواب میں سے ایک ہے۔ حدیث کی تدریس میں سب سے بڑا اور نمایاں نام امام الموحدین امیر المحدثین حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین دہلویؒ کا ہے۔ برصغیر ہند میں آج کتاب وسنت کی جو روشنی پھیلی ہے اسے اسی شمع انوار شریعت کا پرتو کہا جاسکتا ہے۔

دور حاضر میں امام ربانی شیخ عبدالعزیز عبداللہ بن بازؒ کا اسم گرامی اس سلسلے میں فخر سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ امام عالی مرتبت کی ذات بلاشبہ آیہ رحمت تھی ان کے آستانہ علم سے کتنے خوش نصیب فیض یاب ہوئے اس کا شمار آسان نہیں ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جنھوں نے اس چراغ علم نبوت سے کسب نور کیا اور پھر دنیا کے علاقوں میں دین متین کے اجالے پھیلائے۔

شیخ محمد الیاس عبدالقادر حفظہ اللہ بھی ان ہی خوش بختوں میں سے ہیں جنہیں امام ہمام سے شرف تلمذ حاصل ہوا اور طویل عرصہ تک شیخ کی بزم قدسی میں شریک رہ کر استفادہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

اہل علم وبصیرت کی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے شیخ محمد الیاس عبدالقادر حفظہ اللہ نے اپنا تصنیفی سفر شروع کیا ہے اور سنن دارمی کے ترجمہ وتشریح سے اس کا آغاز ہوتا ہے۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب ''مقطع سلسلۂ شوق'' نہیں ہے بلکہ بقول شیخ وہ مزید کتابوں کی تالیف وترجمہ کے کام کا عزم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس راہ میں سرگرم عمل رہنے اور کامراں وکامیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ محمد الیاس کی علمی وفکری تربیت جامعہ سلفیہ بنارس میں ہوئی۔ یہاں سے فراغت کے بعد ہی وہ جوار حرم تک پہنچے اور آج علمی بلندیوں کی طرف گامزن ہیں۔ جامعہ سلفیہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کا سب سے عظیم علمی مرکز ہے اہل جماعت اسے دارالحدیث رحمانیہ کا وارث اور اس کی گرانقدر اور روشن علمی روایتوں کا امین مانتے ہیں۔

اس جامعہ نے اپنے گلزار علمی میں ایسے پودے تیار کیے ہیں جو آج تناور درخت کی صورت میں رہروان کتاب وسنت کے لیے شجر سایہ دار بن کر مسافر نوازی کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اس راہ میں ثابت قدم اور سربلند رکھے تاکہ نور ہدایت کا یہ کارواں یوں ہی منزلیں طے کرتا رہے اور تیرہ ظلمات میں چراغ روشن ہوتے رہیں۔ آمین

ابن احمد نقوی

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسان پر احسان فرماتے ہوئے انہیں میں سے ایک نبی (فداه أبي وأمي) محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا جنہوں نے ضلالت وگمراہی کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو کفر وشرک سے نکال کر ایمان وعقیدہ، اخلاق وکردار کی راہِ مستقیم پر گامزن کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو من وعن لوگوں تک پہنچا دیا امت کے ساتھ خیر خواہی کی اور حقِ رسالت ادا کر دیا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا....﴾ (الحشر: ٧/٢٨) یہ رسول جو کچھ تمہیں دے دیں اُس کو لے لو اور جس سے روک دیں رک جاؤ، کیونکہ آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم: ٤،٣/٢٧)

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤/١٤) "اے نبی! ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کیا تا کہ لوگوں کے لئے جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں۔"

اور رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: ((أَلَا وَإِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)) اس لئے حدیث شریف یا سنت نبوی (على صاحبه التحية والسلام) قرآن کریم کے ساتھ شریعت اسلامیہ کا مصدر ثانی قرار پائی جس میں قرآن پاک کی تشریح وتوضیح کے ساتھ ساتھ عبادات ومعاملات، عقائد واخلاق، ارکان وواجبات، اوامر ونواہی اور پورا نظام حیات موجود ہے۔

آپ کے تمام اقوال وافعال سیرتِ طیبہ کا ہر پہلو قابلِ اتباع اور فلاح وکامرانی کا ضامن قرار دیا گیا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ....﴾ الآية (أحزاب ٢١/٢١) "یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے۔"

نیز فرمایا: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ جو رسول کی پیروی کرتا ہے اس نے اللہ ہی کی پیروی کی۔ (النساء: ٥/٨٠) اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کا حکم دیا اور مخالفت سے ڈرایا: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (نساء: ١٤/٤) اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اللہ کے حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا اور (وہاں) اُس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اسی طرح سورہ نور: ٦٣/١٨ میں ارشاد فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ

أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ پس جولوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آپڑے یا وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں انہیں جب تک مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے کتاب الٰہی اور میری سنت۔ فتنوں کے وقت میں اپنی سنت کو اور اپنے خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا آپ نے حکم دیا۔

قرون اُولی ومفضلہ میں صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین عظام نے قرآن وسنت کو اسی طرح تھاما اور ایک زمانے تک اس پر عمل پیرا ہو کر عزت ووقار، فلاح وکامرانی اور سعادت جاودانی سے ہمکنار رہے لیکن فتوحات کے ذریعہ جب اسلام کا دائرہ وسیع ہوا اور فوج درفوج لوگ اسلام میں داخل ہوئے تو ان میں سے بہت سے صاحب طمع اور مختلف اغراض ومقاصد کے حامل لوگ تھے جنہوں نے اختلاف کو ہوا دی ریشہ دوانیاں کیں، اور جھوٹی حدیثیں گھڑ کر اپنی فضیلت ظاہر کی اور دوسروں پر کیچڑ اچھالی، فتنہ وفساد کا ایسا بازار گرم کیا کہ امت مسلمہ تڑپنے لگی اور مذلت ورسوائی ہونے لگی ضلالت وگمراہی، بدعات وخرافات رواج پانے لگیں تو ایسے وقت میں مخلص علماء، محدثین وفقہاء کی جماعت کھڑی ہوئی اور رجال واسانید کی چھان بین کے ذریعہ صحیح وضعیف کی پہچان ہوئی، وارثین علم نبوت نے سنت رسول کو مشقتیں پریشانیاں جھیل کر واضح کیا اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا اور مخالفت یا عدم تعاون سے کوئی انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یا فیصلہ آپہنچے اور وہی لوگوں پر غالب رہیں گے۔ (بخاری: ۷۳۱۱۔ مسلم: ۱۹۲۰ واللفظ له)

ہمیشہ موجود اور حق پر قائم رہنے والی اس جماعت وگروہ کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اہل علم ہیں۔ علی بن المدینی نے فرمایا کہ اس سے مراد أصحاب الحدیث ہیں۔ امام اہل السنۃ والجماعۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس سے مراد اہل حدیث نہیں تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون سے لوگ ہوں گے۔

اس طرح امام أحمد، امام بخاری امام مسلم وأصحاب السنن وعلماء الجرح والتعدیل رحمہم اللہ وغیرہم امت کے وہ نجوم ہیں جنہوں نے ضلالت وگمراہی کے طوفان کو روکا اور امت کی صحیح رہنمائی کی اور گلستانِ سنت کی ایسی آبیاری کی جو قیامت تک یاد کی جاتی رہے گی۔ انہیں پاک نفوس میں سے امام دارمی (رحمہ اللہ) ہیں جو امامان جلیلان کے بھی استاذ ہیں جن کی کتاب السنن یا مسند الدارمی کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے بقول شخصے اگر صحیحین کی ہیبت اور صحت مسلّم نہ ہوتی تو سنن الدارمی جمع وتدوین اور سنت کی خدمت کے لحاظ سے پہلی کتاب شمار کی جاتی، اس کتاب اور صاحب کتاب کے شرف کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مقام ومرتبہ میں اِسے الکتب التسعۃ (۹/کتب احادیث) میں شمار کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اشارۃً عرض کیا گیا امام دارمی کا دور ان کے اپنے وطن سمرقند وبخاری میں سنت سے بے پرواہی کا دور تھا، سنت کو چھوڑ کر بدعت کی طرف لوگ راغب ہو چکے تھے لہٰذا آپ نے اپنی کتاب کے مفصل مقدمہ کو احادیث رسول نیز صحابہ

وتابعین کرام کے اقوال واعمال اورفتاؤں سے بھر دیا ہے، جس میں نبی کریم کی شخصیت وکردار کو معجزات وبینات سے واضح کیا، سنتِ رسول سے چاہت ومحبت اور لگاؤ ورغبت کے نصوص اوراقوال زریں پیش کئے، اطاعت وعمل پر اُبھارا، شکوک وشبہات پر قدغن لگائی ہے۔ پھر علماء کرام کی تعظیم وتوقیر پر ابھارا ہے اور سنت کی جو پیروی نہ کریں، اہمیت نہ دیں ان کے بارے میں بڑے عبرت آموز واقعات نقل کئے ہیں۔ علم وعمل کا تعلق واضح کیا اور بے عمل علماء کو جھنجھوڑا۔ جس کا اندازہ مقدمہ میں مذکورابواب سے ہی ہوجاتا ہے۔ اس لئے مقدمہ بڑی اُہمیت کا حامل ہے۔

اہلِ علم سے اس عظیم کتاب کی اہمیت پوشیدہ نہیں، اردوداں احباب نے اصرار کیا کہ اس کا ترجمہ ہونا چاہیے اوراس کے اصل محرک فاضل دوست جلال محمدی صاحب تھے، محترم شیخ عبدالقدوس صاحب، دکتوراقبال بسکوہری صاحب ودیگر علمائے کرام نے بھی تشجیع کی اور ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اصغرعلی سلفی حفظہ اللہ نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور ہر ملاقات میں یاددہانی بھی کراتے رہے۔ ان تمام شیدائیان سنت کی رہنمائی پر اللہ تعالی سے توفیق وسداد طلب کی اور الحمدللہ اس کا ثمر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔عصرحاضر میں جماعت کے عظیم مصنف ومؤلف قابل قدر استاذ الاساتذہ جناب علامہ ڈاکٹر مقتدی حسن الازہری کی تحریر کے مطابق کسی زمانہ میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا تھا، لیکن ناچیز کی اس تک رسائی نہ ہوسکی۔ اس کتاب کے مقدمہ میں ۶۷۳ کے قریب احادیث، اقوال اورآثار ہیں کل احادیث وآثار کی تعداد ۳۵۳۵ ہے۔ ناچیز نے ہرنص کا آسان عام فہم ترجمہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تخریج میں اختصار کے ساتھ قواعد حدیث کے مطابق صحت وضعف پر روشنی ڈالی ہے ان نصوص کے دیگر مراجع اور مصادر بھی ذکر کردیئے ہیں، جلد اور صفحہ ذکر کردیا ہے رقم الحدیث کو ہر جگہ قوسین میں لکھا ہے۔ اورکہیں کہیں فوائد، مسائل، یا وضاحت کے عنوان سے توضیحی نوٹ لکھ دیئے ہیں تاکہ عام قاری استفادہ کرسکے۔

اس معمولی کاوش پر میں اللہ تعالی کا بے حد شکرادا کرتا ہوں جس نے سنت رسول ﷺ کی معمولی سی خدمت کی توفیق بخشی اور یہ سعادت نصیب فرمائی ہے۔ اگراس میں کچھ بھلائی واچھائی ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے ہے اورلغزش وکمی میری اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالی اس سے درگذر فرمائے۔

میں اپنے ان مشائخ، علمائے کرام، احباب ورفقاء کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی طرح کا بھی تعاون پیش کیا، اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجرعظیم عطا کرے اوراس جدوجہد کوشرفِ قبولیت بخشتے ہوئے میرے تمام اساتذہ کرام، مربیان اوروالدین محترمین کے نامہ اعمال میں اسے درج فرمائے، اور مجھے مزید توفیق وعلم سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

اللّٰهم انفعنا بما علمتنا وعلمنا بما ينفعنا وزدنا علما

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى وآله وصحبه أجمعين ۔

حررہ: محمد الیاس عبدالقادر

۱۴/ ۵/ ۱۴۲۷ھ

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

آپ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد ہے۔

کنیت: ابومحمد، اورنسبت التمیمی، الدارمی، السمر قندی ہے۔

تمیمی: تمیم بن مرۃ، دارمی: بنودارم اورسمرقندی: سمرقند کی طرف منسوب ہے جوموجودہ اوزبکستان (روسی ممالک) کا معروف ومشہورشہر ہے جسے قتیبہ بن مسلم نے فتح کیا تھا پھر چنگیز خاں اور تیمور لنگ نے اسے اپنا پایہ تخت بنایا تھا۔

پیدائش

آپ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے جیسا کہ خود ان کی صراحت سے واضح ہے کہا جاتا ہے کہ امام دارمی، امام بخاری سے ۱۳ سال قبل سمرقند میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت:

آپ عربی النسل تھے اورعربی گھرانوں کے رواج کے مطابق سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا، اور پھر ابتدائی تعلیم کے بعد حدیث رسول (علی صاحبہ التحیۃ والسلام) کی طرف متوجہ ہوئے اس وقت سمرقند و بخاریٰ علم کے گھوارے بن چکے تھے اور امام دارمی اسی گھوارے میں پلے بڑھے ایمان وعقیدہ، علم وحلم، اطمینان وسکون، فن وفکر اوراطاعت ومحبت جیسی صفات کے مالک بنے جتنا کچھ ہوسکا وہیں علم حاصل کیا جب تشنگی اور بڑھی توعلم کی خاطر بہت سے سفر کئے اورآپ کو رحّال کے لقب سے پکارا جانے لگا۔

اساتذہ کرام:

آپ نے خراسان جا کر وہاں عثمان بن جبلہ محمد بن سلام اوران کے ہم عصر دیگر فقہائے عظام اورمحدّثین کرام سے سماعت کی بصرہ وکوفہ کے اساتذہ میں عبیداللہ بن موسی، ابونعیم، روح بن عبادہ وغیرہم سے تعلیم حاصل کی۔

مصر تشریف لے گئے اور وہاں سعید بن ابی مریم وابو صالح وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ حجاز پہنچ کر المقری، الحمیدی وابن ابی اویس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا شام کا سفر کیا اوروہاں محمد بن یوسف الفریابی، ابو الیمان، ابومسہر وغیرہم سے کسبِ فیض کیا اوردیگر بہت سے اس وقت کے علماء محدّثین اورفقہائے کرام سے علم کی پیاس بجھائی۔ حافظ مزی رحمہ اللہ نے آپ کے اساتذہ کی تعداد ۱۱۴ کے قریب ذکر کی ہے۔

اس طرح دوسری صدی ہجری کے نابغہ رُوزگار علماء کی تعلیم وتربیت اور صحبت نے آپ کے اندر علم وعمل، قرآن وسنت سے محبت کی قندیلیں آپ کے دل میں روشن کردیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک زبردست عالم، محدّث اور فقیہ ومدبر ہونے کا شرف بخشا، دولت دنیا، جاہ ومرتبہ آپ کے قدموں میں آگرے لیکن آپ نے سب کچھ پائے حقارت سے ٹھکرادیا، خلیفہ وقت کے اصرار پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے قاضی کا عہدہ قبول تو کرلیا لیکن ایک مقدمے کا فیصلہ کرنے کے بعد استعفیٰ دیدیا اور اپنے وطن سمرقند میں ہی مسند تعلیم وتدریس سنبھالی اور اس کا حق ادا کردیا، اس وقت تک وہاں مسلمانوں مین اطاعت کے بجائے بدعات درآئیں تھیں آپ نے سنت کی اہمیت اطاعت وپیروی اور قرآن وسنت سے محبت کو اُجاگر کیا اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا حتی کہ کتاب وسنت کے چرچے عام ہوئے اور آپ کی شہرت دور دور تک پہنچی اور تشنگان علوم نبوت جوق درجوق آپ کی طرف آنے لگے۔

بعض مشہور تلامذہ:

امام دارمی کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ تیسری صدی ہجری کے نامور محدّثین، مؤقر ائمہ کرام خدام سنت رسول ﷺ نے آپ سے ساعت کی چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کے علاوہ دوسری اپنی مؤلفات میں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں آپ سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح ابوداؤد، ترمذی وابراہیم النیساپوری، احمد السجستانی، اسحاق الوراق، بقی بن مخلد الاندلسی، جعفر بن محمد الفریابی، محمد بن الفضل السجستانی، حسن بن الصباح البزار (وھوأ کبر منہ) عبداللہ بن محمد السمرقندی، ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی، ابوزرعہ عبیداللہ الرازی وغیرہم نے آپ سے علم تفسیر وحدیث کا درس لیا۔ حافظ مزی نے ایسے تقریباً آپ کے ۴۰ نامور جہابذۃ العلم تلامیذ کے نام درج کئے ہیں وغیرہُم کثیرون۔

آپ کے بارے میں علماء کے اقوال:

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے علم وعمل، زہد وتقوی، بذل وعطاء، خلوص وللّٰہیت کے عوض اللہ تعالیٰ نے جو مقام ومرتبہ عطا فرمایا اس کی جھلک علماء کرام ومحدّثین عظام کے اقوال میں دیکھی جاسکتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کے سامنے دنیا پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا امام احمد کے فرزند عبداللہ نے فرمایا: ((کان ثقۃ وزیادۃ واثنی علیہ خیرا))

عبدالصمد بن سلیمان بلخی نے فرمایا: میں نے امام احمد بن حنبل سے یحیی الحمانی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن (امام دارمی) کے فرمان کی وجہ سے اس کو ہم نے چھوڑ دیا۔

اسحاق بن داؤد السمرقندی نے فرمایا: شاش سے میرے ایک رشتے دار آئے تو انہوں نے کہا میں امام احمد بن حنبل کے پاس گیا تھا۔ اور میں ابوالمنذر کا ذکر کرنے لگا تو انہوں نے فرمایا عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) کو چھوڑ کر کہاں جا پھنسے ان کی مجلس اختیار کرو وہ سید ہیں، امام ہیں۔ اسی طرح محمد بن ابراہیم سمرقندی کا بیان ہے نیز فرمایا: میرے لئے کفر پیش کیا

گیا تو میں نے اُسے ناپسند کیا دارمی پر دنیا پیش کی گئی جسے انہوں نے ٹھکرادیا۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر نے فرمایا: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) حفظ واتقان زہد وورع میں ہم پر فوقیت لے گئے۔

ابن ابی شیبہ نے فرمایا: علم وبصیرت حفظ واتقان اور زہد وورع میں دارمی کی امامت اظہر من الشّمس ہے۔

ابو حاتم رازی نے فرمایا: عراق میں جتنے لوگ وارد ہوئے بخاری سب سے زیادہ علم والے خراسان میں محمد بن یحی سب سے زیادہ علم والے محمد بن اسلم سب سے زیادہ زہد والے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) سب سے زیادہ حفظ واتقان والے تھے۔

امام رازی نے فرمایا: عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے وقت کے امام تھے۔

ابو حامد الشرقی نے کہا: خراسان میں علم حدیث کے پانچ امام ہوئے: محمد بن یحیی ،محمد بن اسماعیل ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) مسلم بن الحجاج اور ابراہیم بن ابی طالب۔

محمد بن ابراہیم الشیرازی نے فرمایا: امام دارمی عقیدہ اور علم وعمل میں انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے جن کی فقہ وعلم ، حفظ وعبادت ، زہد ورع میں مثال دی جاتی تھی ،علم حدیث وآثار کی سمرقند میں آبیاری کی اپنے وطن میں سنت کو اجاگر کیا اس کی طرف لوگوں کو بلایا اور وہ مفسر کامل وفقیہہ وعالم تھے۔

ابن حبان نے فرمایا: دارمی حفظ واتقان والوں میں سے دین کے زاہدین میں سے تھے جنھوں نے علم اکٹھا کیا، یاد کیا فقہ حاصل کی پھر تصنیف وتالیف اور سنت کی تعلیم میں لگ گئے۔ اور اپنے وطن میں سنت رسول کو اجاگر کیا اس کی طرف لوگوں کو بلایا اور اس کا دفاع کیا اور اس کے مخالفین کا قلع قمع کیا۔

خطیب نے کہا: وہ حدیث کی راہ میں سفر کرنے والوں میں سے ایک تھے جو اپنے حفظ واتقان جمع وترتیب ، صدق وصفا، زہد وتقوی سے مزین تھے۔ ان کو سمرقند کا قاضی بنانا چاہا تو انکار کردیا لیکن انہیں سلطان کے اصرار پر یہ عہدہ قبول کرنا پڑا اور صرف ایک مقدمے کا فیصلہ کرکے استعفی دیدیا۔

محمد بن بشار نے کہا: دنیا کے چار حفاظ ہیں: ریّ میں اُبوزرعۃ ، نیساپور میں مسلم بن الحجاج، سمرقند میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، بخاریٰ میں محمد بن اسماعیل البخاری (رحمہم اللہ تعالی)

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ثقہ ومشہور ہیں۔

امام ذہبی نے فرمایا: وہ دین کے ارکان میں سے ایک رکن تھے......الخ

حافظ ابن حجر نے فرمایا: ثقۃٌ فاضلٌ ، متقِنٌ

ابن العماد نے فرمایا: الإمام الحبر أبو محمد عبداللّٰہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی الحافظ الثقۃ .

احمد بن سیار المروزی نے فرمایا: کان الدارمی حسن الحدیث قد دون المسند والتفسیر اور صفدی نے کہا: وہ علم کا خزانہ

تھے۔اجتہاد کرتے تقلید نہ کرتے تھے۔

علم کی راہ میں سفر کرنے والے،اور حفاظ میں سے تھے۔سچائی اور زہد سے موصوف تھے۔دین وتقوی میں ان کی مثال دی جاتی۔ان کے بہت سارے مناقب ہیں۔

وفات:

امام داری ۲۵۵ھ میں ترویہ کے دن عصر کے بعد تقریبا ۷۴ یا ۷۵ سال کی عمر پا کر اس دنیا سے انتقال کر گئے اور جمعہ کے دن یوم عرفہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔آپ نے بہت سے وارثین علم اُرشد تلامذہ اور حدیث کی یہ عظیم کتاب سنن الدارمی ورثے میں چھوڑی۔ اللہ تعالی ان کی محنت ومشقت کو قبول فرمائے اور قیامت تک انہیں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

تفصیل کے لئے دیکھیں:

الانساب ٦/ ٢٨٠ تاريخ بغداد ١٠/ ٢٩ الجرح والتعديل ٥/ ٩٩ تهذيب الكمال ١٥/ ٢١٠ تذكرة الحفاظ ٢/ ٥٣٤ الكامل فى التاريخ ٧/ ٢١٧ الثقات ٨/ ٣٦٤ تهذيب التهذيب ٥/ ٢٩٤ تقريب التهذيب ١/ ٤٢٩ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال ٢٠٤ طبقات الحفاظ ٢٣٥ شذرات الذهب ٢/ ١٣٠ سير أعلام النبلاء ١٢/ ٢٢٦

محمد الیاس عبدالقادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمہ

[1].....بَاب مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالَةِ

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے لوگ جس جہالت وگمراہی میں مبتلا تھے اس کا بیان

1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَيُؤَاخَذُ الرَّجُلُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ))

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کسی آدمی نے (اسلام لانے سے پہلے زمانہ) جاہلیت میں کوئی گناہ کیا، کیا اس کا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام لانے کے بعد اچھے کام کئے اس کے دور جاہلیت کے گناہوں (پر بھی) گرفت نہیں کی جائے گی اور جس نے اسلام لانے کے بعد (بھی) برے کام کئے اس کا اگلے اور پچھلے ہر دور کا مواخذہ اور گرفت ہوگی۔

(**تخریج**) یہ حدیث متفق علیہ ہے، دیکھئے: بخاری (۶۹۲۱) مسلم (۳۱۵).

2۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ النَّضْرِ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ أَبِي الْحَرَامِ مِنْ لَخْمٍ عَنِ الْوَضِينِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتٌ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِدُعَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَتْنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بِئْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبِئْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كُفَّ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفْ عَمَلَكَ۔

(ترجمہ) وضین (بن عطاء خزاعی) نے روایت کیا کہ ایک شخص رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: رسول اللہ! ہم دور جاہلیت میں تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے، اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے، میری ایک بیٹی تھی، جب وہ بات سمجھنے لگی اور میری پکار سے خوش ہونے لگی تو ایک دن میں نے اُسے بلایا، وہ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگی، میں چلتے ہوئے اپنے عزیز کے ایک کنویں کے پاس آیا جو قریب ہی تھا، میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کنویں میں دھکا دیدیا، وہ ابا جان ابا جان پکارتی رہی، یہی اس کے آخری کلمات تھے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں آنسو بہنے لگے رسول اللہ ﷺ کے ہم نشین حضرات میں سے ایک نے کہا تم نے اللہ کے رسول ﷺ کو رنجیدہ کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، انہوں نے وہی چیز معلوم کی ہے جو ان کے لئے اہم ہے، پھر ان سے کہا اپنا قصہ دوبارہ سناؤ انہوں نے پھر کہہ سنایا یہاں تک کہ آپ کے آنسو جاری ہو کر ریش مبارک کو تر کر گئے پھر آپ نے ان کے لئے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے دور جاہلیت کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں اس لئے اب اچھے کام شروع کر دو۔''

(**تخریج**) اس حدیث کو امام دارمی کے علاوہ کسی محدث نے روایت نہیں کیا، یہ مرسل ہے اور وضین صدوق سئی الحفظ ہیں لیکن حدیث کا آخری جملہ (إن الله قد وضع...) صحیح ہے۔ واللہ أعلم۔

3۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ أَنَّ أَهْلَهُ بَعَثُوا مَعَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ زُبْدٌ وَلَبَنٌ إِلَى آلِهَتِهِمْ قَالَ فَمَنَعَنِي أَنْ آكُلَ الزُّبْدَ لِمَخَافَتِهَا قَالَ فَجَاءَ كَلْبٌ فَأَكَلَ الزُّبْدَ وَشَرِبَ اللَّبَنَ ثُمَّ بَالَ عَلَى الصَّنَمِ وَهُوَ إِسَافٌ وَنَائِلَةُ قَالَ هَارُونُ كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ أَرْبَعَةَ أَحْجَارٍ ثَلَاثَةً لِقِدْرِهِ وَالرَّابِعَ يَعْبُدُهُ وَيُرَبِّي كَلْبَهُ وَيَقْتُلُ وَلَدَهُ.

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے کہ میرے آزاد کردہ غلام (سائب بن ابی سائب) نے بیان کیا کہ ان کے گھر والوں نے انہیں

دودھ و مکھن کا ایک پیالہ دے کر اپنے بتوں کے پاس بھیجا، سائب نے کہا: بتوں کے خوف نے مجھے مکھن کھانے سے باز رکھا، لیکن ایک کتا آیا اور دودھ و مکھن کو چٹ کر گیا، پھر اساف و نائلہ بتوں پر پیشاب بھی کر گیا۔

راوی ہارون نے کہا: دور جاہلیت میں حالت یہ تھی کہ کوئی آدمی سفر پر جاتا تو اپنے ساتھ (مکہ سے) چار پتھر بھی لے جاتا، تین پتھر چولہا بنانے کے لئے اور چوتھا پتھر پوجا کے لئے، (ان کی حالت یہ تھی) وہ اپنے کتے کی تو پرورش کرتے لیکن اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج صرف امام دارمی نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے امام احمد نے اسی سے ملتی جلتی روایت ذکر کی ہے جو صحیح ہے دیکھئے: المسند (٤٢٥/٢)۔

4۔حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا رَيْحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَصَبْنَا حَجَرًا حَسَنًا عَبَدْنَاهُ وَإِنْ لَمْ نُصِبْ حَجَرًا جَمَعْنَا كُثْبَةً مِنْ رَمْلٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالنَّاقَةِ الصَّفِيِّ فَتَفَاجَّ عَلَيْهَا فَنَحْلُبُهَا عَلَى الْكُثْبَةِ حَتّٰى نَرْوِيَهَا ثُمَّ نَعْبُدُ تِلْكَ الْكُثْبَةَ مَا أَقَمْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ .

قَالَ أَبُو مُحَمَّد: الصَّفِيُّ الْكَثِيرَةُ الْأَلْبَانِ ((فَتَفَاجَّ يَعْنِي: النَّاقَةَ إِذَا فَرَجَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا لِلْحَلْبِ ، وَالْفَجُّ: الطَّرِيقُ الْوَاسِعُ وَجَمْعُهُ : فِجَاجٌ))

(ترجمہ) ابورجاء سے روایت ہے کہ ہم دورِ جاہلیت میں کوئی اچھا پتھر پاجاتے تو اسی کی پوجا کرنے لگ جاتے تھے اور اگر کوئی اچھا سا پتھر نہ ملتا تو تھوڑی سی ریت جمع کرتے، پھر خوب دودھ والی اونٹنی لاتے اور اس کے پیر چوڑا کر کے اُس ریت کے ڈھیر پر اس کا دودھ نکالتے اور اُسے خوب سیراب کر دیتے تھے، پھر جب تک اس جگہ رہتے اس ڈھیر کی پوجا کرتے رہتے تھے۔

امام دارمی نے کہا: صفی: بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں، فتفاج: کا مطلب ہے اونٹنی کی وہ صورت جب دودھ نکالنے کے لئے وہ اپنے پیر چوڑا دے، اسی لئے ''فج'' چوڑے راستے کو کہتے ہیں جس کی جمع ''فجاج'' ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت بھی انفرادات امام دارمی سے ہے جو موقوف ہے اور اس کے راوی عباد بن منصور مدلس ہیں۔ ابورجاء کا نام عمران بن ملحان العطاردی ہے۔ اس معنی کی روایت ابونعیم اصبہانی نے ذکر کی ہے جس کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: حلیة الأولیاء: ٣٠٦/٢۔

فوائد:

- ان روایات میں دورِ جاہلیت میں بچوں کو قتل کرنے، پتھروں کی پوجا کرنے، کتوں کی پرورش کرنے جیسے اعمال کا تذکرہ ہے جن سے اسلام نے یک قلم روک دیا ہے۔

❀ پہلی حدیث سے الاسلام یھدم ماقبلہ کی تائید ہوتی ہے یعنی اسلام لانے کے بعد ماقبل اسلام کیے گئے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کی رحمت وشفقت کہ دردناک قصہ سن کر رو پڑے۔

❀ تیسری روایت میں معبودان باطلہ کی بے کسی و بے بسی ظاہر ہوتی ہے جو اپنے دفاع میں خود کچھ نہیں کرسکتے کسی کی مدد کیا کریں گے؟ (واللہ اعلم)

[2]..... بَاب صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُتُبِ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

پچھلی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف کا بیان

5۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلَى كُلِّ نَجْدٍ وَّيَحْمَدُونَهُ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيَتَأَزَّرُوْنَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ وَمَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ۔

(ترجمہ) ابوصالح (ذکوان) سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے یہ لکھا دیکھا ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نہ بدزبان نہ سنگ دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں، اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں اس کے بجائے عفوودرگزر سے کام لیتے ہیں، آپ کے امتی بہت ثنا خوانی کرنے والے ہوں گے۔ جو ہر ٹیلے پر چڑھتے ہوئے اللہ کی کبریائی کے گیت گائیں گے اور ہر منزل پر رکتے ہوئے ثنا خوانی کریں گے۔ آدھی پنڈلی تک ازار پہنیں گے اور ہاتھ و پیر کا وضوء کرتے ہوں گے ان کا منادی آسمانوں میں ندا دیتا ہے کہ نماز اور میدان جنگ میں ان کی صف بندی ایک جیسی ہے۔ رات میں ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ہے آپ ﷺ کی جائے پیدائش مکہ اور ہجرت کرنے کی جگہ (مدینہ) طیبہ اور حکومت ملک شام تک ہوگی۔

(تخریج) یہ روایت مرسل ہے اور سند قابل قبول ہے۔ طبقات ابن سعد (۸۷/۲/۱) شرح السنة (۳٦٤٨) حلية الأولياء (۳۸۷/۵)۔

6۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا لَنَجِدُ صِفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا، وَّحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُهُ

الْـمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَعْفُوْ وَيَتَجَاوَزُ وَلَنْ أَقْبِضَهُ حَتَّى يُقِيمَ الْمِلَّةَ الْمُتَعَوِّجَةَ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا .
قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ كَعْبًا يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن سلام کہا کرتے تھے ہم (توراۃ میں) رسول اللہ ﷺ کا وصف یوں پاتے ہیں: ہم نے تم کو گواہ بنا کر، خوشخبری دینے اور ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی نگہبانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، تم میرے بندے اور رسول ہو میں نے جن کا نام متوکل رکھا ہے جو نہ بدخو ہے اور نہ سنگ دل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا ہے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے بجائے اس کے درگذر کرتا ہے، اور میں اس وقت تک ہرگز اس کی روح قبض نہ کروں گا جب تک کہ وہ ایک کجرو قوم کو لا الہ الا اللہ کی گواہی کے ذریعہ سیدھا نہ کردے اور اس کے ذریعہ نابینا آنکھیں بینا نہ ہو جائیں اور بہرے کان کھول نہ دیئے جائیں اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردے کھول نہ دیئے جائیں۔

عطا بن یسار نے کہا مجھے ابوواقد اللیثی نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت کعب الاحبار کو بھی ایسا ہی کہتے سنا جیسا عبداللہ بن سلام نے بیان کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔ دیکھئے: المعرفة والتاريخ للفسوی (۲۷٤/۳) دلائل النبوة للبيهقی (۳۷٤/۱) نیز حدیث ابن عمرو بخاری میں (۲۱۵۱)۔

7۔أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ كَعْبٍ: فِي السَّطْرِ الْأَوَّلِ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ ۔ وَفِي السَّطْرِ الثَّانِي مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا عَلَى رَأْسِ كُنَاسَةٍ وَيَأْتَزِرُوْنَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ وَيُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَأَصْوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ كَصَوتِ النَّحْلِ۔

(ترجمہ) کعب الاحبار سے مروی ہے سطر اول میں ہے: محمد رسول میرے پسندیدہ بندے ہیں (جو) نہ بدخلق ہیں اور نہ سنگ دل اور نہ بازاروں میں شوروغل مچانے والے ہیں، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں اس کے بجائے معاف و درگذر کرتے ہیں ان کی جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ اور حکومت شام تک ہے۔

دوسرے پیراگراف میں کہتے ہیں: محمد اللہ کے رسول ہیں، ان کے امتی بہت حمد کرنے والے ہیں جو خوش حالی و پریشانی میں اللہ تعالی کی حمد وثنا کریں گے ہر منزل پر اللہ کی حمد کرتے ہیں اور ہر ٹیلے (بلند زمین) پر اللہ کی کبریائی کے گن گاتے ہیں، سورج کا دھیان رکھنے والے، جب نماز کا وقت آجائے نماز پڑھتے ہیں چاہے کوڑے کے ڈھیر پر ہی کیوں نہ ہوں آدھی

پنڈلیوں تک کے ازار پہنیں گے، ہاتھ پیروں کا وضو کریں گے ان کی رات کی صدائیں آسمان کے اندر شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی۔

(**تخریج**) اس اثر کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا زید بن عوف اس میں متروک ہیں اور یہ کعب الاحبار پر موقوف ہے۔

8۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَّلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ وَيُكَبِّرُونَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَيَأْتَزِرُوْنَ فِي أَوْسَاطِهِمْ يُصَفُّوْنَ فِي صَلٰوتِهِمْ كَمَا يَصَفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، يُسْتَمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَاءِ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کعب الاحبار سے دریافت کیا کہ آپ توراۃ میں رسول اللہ ﷺ کی کیا صفت پاتے ہیں؟ چنانچہ کعب نے کہا: ہم توراۃ میں یہ دیکھتے ہیں: محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوں گے، ہجرت کر کے طابہ (مدینہ) جائیں گے آپ کی حکمرانی شام تک ہوگی، نہ آپ فحش گو ہوں گے اور نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہوں گے برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیں گے بلکہ معاف ودرگذر کریں گے۔

آپ کے امتی بہت ثنا خواں ہوں گے جو پریشانی وخوش حالی (ہر حال میں) اللہ تعالی کی حمد وثنا کریں گے، ہر ٹیلے واونچائی پر اللہ اکبر کہیں گے اپنے ہاتھ پیر کا وضو کریں گے اور کمر پر ازار باندھیں گے، نماز میں ویسی ہی صف بندی کریں گے جیسے میدان جنگ میں صف بندی کرتے ہوں گے، مساجد میں ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوگی، جن کی ندا آسمانوں میں سنی جائے گی۔

(**تخریج**) ابن سعد نے طبقات میں اس اثر کو ذکر کیا ہے لیکن سند میں کلام ہے اور یہ سند بھی ضعیف ہے۔

9۔ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا بُحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِبْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ إِلَيْكُمْ لَيْسَ بِوَهِنٍ وَّلَا كَسِلٍ لِيُحْيِيَ قُلُوبًا غُلْفًا وَيَفْتَحَ أَعْيُنًا عُمْيًا وَيُسْمِعَ آذَانًا صُمًّا وَيُقِيمَ السُّنَّةَ الْعَوْجَاءَ حَتّٰى يُقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ.))

(ترجمہ) جبیر بن نفیر حضرمی نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایسے رسول آئے ہیں جو نہ کمزور

ہیں اور نہ سست تا کہ وہ غافل و پردہ پڑے ہوئے دلوں کو جگائیں، اندھی آنکھوں کو روشن کر دیں اور بہرے کانوں کو سنا دیں اور کجرو (ٹیڑھی) قوم وملت کو سیدھا کر دیں یہاں تک کہ کہا جانے لگے لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری (٨/٥٨٦) میں اس کو ذکر کیا ہے، بعض نسخوں میں راوی کا نام جبیر بن نضیر مکتوب ہے جو غلط ہے۔

10۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَمَشَى مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ قَالَ فَإِحْدَى رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْتِ وَالْأُخْرَى خَارِجَةٌ كَأَنَّهُ يُنَاجِي فَالْتَفَتَ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي مَنْ كُنْتُ أُكَلِّمُ؟ إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ أَرَهُ قَطُّ قَبْلَ يَوْمِي هَذَا، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ قَالَ: إِنَّا آتَيْنَاكَ أَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ فَصْلًا وَالسَّكِينَةَ صَبْرًا وَالْفُرْقَانَ وَصْلًا)).

(ترجمہ) عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص کو آپ کی ضرورت پیش آئی چنانچہ آپ ﷺ ان کے ساتھ چل پڑے (گھر میں) داخل ہوتے وقت ابھی ایک قدم اندر اور ایک قدم باہر ہی تھا کہ اس صحابی نے محسوس کیا کہ آپ کسی سے سرگوشی فرما رہے ہیں، آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جانتے ہو میں کس سے سرگوشی کر رہا تھا؟ یہ فرشتہ تھا جسے آج سے قبل میں نے دیکھا نہیں۔ اس نے اپنے رب سے مجھ سے سلام کرنے کی اجازت لی اللہ تعالی نے فرمایا: ہم نے تمہیں قرآن دیا جو (حق و باطل) میں فیصلہ کرنے والا ہے اور اطمینان وسکون صبر کے لئے دیا فرقان ملانے کے لئے دیا ہے۔

(**تخریج**) یہ مرسل روایت ہے اور صرف امام دارمی نے اسے روایت کیا ہے، اس کے راوی ثقات ہیں۔

11۔أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا رَيْحَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عن أبى قِلَابَةَ عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ، أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ۔ قَالَ ((فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي)) قَالَ: فَقِيلَ لِي: سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ. قَالَ: ((فَاللَّهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ.))

(ترجمہ) عطیہ نے ربیعہ جرشی کو سنا وہ کہتے تھے نبی کریم ﷺ کے پاس (فرشتہ) آیا اور کہا: آپ کی آنکھ کو سوجانا چاہیے، کانوں کو سننا اور دل کو سمجھنا چاہیے فرمایا: لہٰذا میری آنکھ لگ گئی کانوں نے سن لیا اور دل نے سمجھ لیا فرمایا: مجھ سے کہا گیا: ایک مالک نے گھر بنا کر دستر خوان لگایا اور ایک بلانے والے کو (دعوت کے لئے) بھیجا پس جس نے اس داعی کی دعوت

قبول کرلی وہ اس گھر میں بھی داخل ہوا اور دسترخوان سے تناول کیا اور مالک مکان بھی خوش ہوگیا اور جس نے اس بلانے والے کی دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوسکا، نہ دسترخوان سے کچھ کھایا اور وہ مالک مکان بھی اس سے ناراض ہوگیا؟

اس حدیث میں مالک سے مراد ذات باری تعالی اور داعی محمد ﷺ ہیں اور وہ دار (گھر) اسلام اور دسترخوان جنت ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: معجم الطبرانی (٤٥٩٧) لیکن صحیح بخاری میں اس کا شاہد موجود ہے دیکھئے (۷۲۸۱)۔

12۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَأَقْعَدَهُ وَخَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِيْ إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوْكَ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ ثُمَّ جَعَلُوا يَنْتَهُوْنَ إِلَى الْخَطِّ لَا يُجَاوِزُونَهُ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ جَاءَ إِلَيَّ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فِي النَّوْمِ نَفْخًا فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ رَاقِدٌ إِذْ أَتَانِيْ رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الْجِمَالُ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ حَتّٰى قَعَدَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالُوْا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا أُوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَنَامَانِ وَإِنَّ قَلْبَهُ لَيَقْظَانُ اضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا سَيِّدٌ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ أَتَدْرِي مَنْ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((هُمُ الْمَلَائِكَةُ)) قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ فَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ وَعَذَّبَهُ .))

(ترجمہ) ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنکریلی زمین کی طرف نکلے عبداللہ بن مسعود آپ کے ہمراہ تھے آپ نے انہیں بٹھایا اور ان کے اردگرد ایک دائرہ کھینچ دیا اور فرمایا: تم اسی دائرے کے اندر رہنا کیونکہ تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے تم ان سے کوئی بات نہ کرنا وہ بھی تم سے کوئی بات نہ کریں گے، پھر رسول اللہ ﷺ جس طرف جانے کا ارادہ رکھتے تھے اسی طرف چلے گئے اور پھر اس دائرے کے اردگرد لوگ آنے لگ گئے لیکن اس خط کے اندر کوئی نہیں آیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جاتے رہے یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر تھا کہ آپ تشریف لے آئے اور میری ران کا تکیہ لگایا اور آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے آپ اسی حال میں میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ چند آدمی آگئے، جو بڑے خوبصورت تھے ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اللہ تعالی خوب جانتا ہے ان کے اندر جو خوبصورتی و جمال تھا پھر ان میں سے ایک گروہ آپ ﷺ کے سرھانے اور ایک گروہ آپ کے پیروں کے پاس بیٹھ گیا

پھروہ آپس میں کہنے لگے ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جس کو وہ کچھ ملا ہو جو انہیں نبی کریم (محمد) ﷺ کو عطا کیا گیا ہے ان کی آنکھیں تو سوتی ہیں دل جاگتا ہے۔ان کی مثال اس سردار کی سی ہے جس نے ایک محل بنایا اوراس میں دسترخوان لگایا اورلوگوں کو کھانے پینے کی دعوت دی پھر وہ لوگ چلے گئے اوراسی وقت رسول اللہ ﷺ بھی بیدار ہوگئے۔فرمایا تم جانتے ہو یہ کون لوگ تھے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اوراس کے رسول ہی اس کو خوب جانتے ہیں ،آپ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے ،فرمایا: اورتم نے اس مثال کو سمجھا جو انہوں نے بیان کی؟ میں نے کہا: اللہ ورسولہ أعلم آپ نے فرمایا: (اللہ) رحمٰن نے جنت بنائی اوراپنے بندوں کواس کی طرف بلایا پس جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ اس کی جنت میں داخل ہوگیا اورجس نے اس کی دعوت قبول نہ کی وہ اس کو سزا وعذاب دے گا۔

(**تخریج**) دیکھئے:مسند احمد(۱/۳۹۹) ترمذی (۲۸۶۱) وقال : هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

[3].....بَاب كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ابتدائی حالت کا بیان

13۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((كَانَتْ حَاضِنَتِيْ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنٌ لَّهَا فِيْ بَهْمٍ لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا ، فَقُلْتُ يَااَخِيْ اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِّنْ عِنْدِ أُمِّنَا فَانْطَلَقَ أَخِيْ وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ فَأَقْبَلَ طَائِرَانِ أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ أَهُوَ هُوَ قَالَ الْآخَرُ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِيْ فَأَخَذَانِيْ فَبَطَحَانِيْ لِلْقَفَا فَشَقَّا بَطْنِيْ ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِيْ فَشَقَّاهُ فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ فَغَسَلَ بِهٖ جَوْفِيْ ثُمَّ قَالَ ائْتِنِيْ بِمَاءِ بَرَدٍ فَغَسَلَ بِهٖ قَلْبِيْ ثُمَّ قَالَ ائْتِنِيْ بِالسَّكِينَةِ فَذَرَّهُ فِي قَلْبِيْ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ حُصْهُ فَحَاصَهُ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهٖ فِي كِفَّةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْأَلْفِ فَوْقِيْ أُشْفِقُ أَنْ يَخِرَّ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ أُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهٖ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّيْ فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ لَقِيْتُ فَأَشْفَقَتْ أَنْ يَكُونَ قَدْ الْتُبِسَ بِي فَقَالَتْ:أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيرًا لَّهَا فَجَعَلَتْنِيْ عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبَتْ خَلْفِيْ حَتّٰى بَلَغْنَا إِلَى أُمِّيْ فَقَالَتْ أَدَّيْتُ أَمَانَتِيْ وَذِمَّتِيْ وَحَدَّثَتْهَا بِالَّذِيْ لَقِيْتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ وَقَالَتْ إِنِّيْ رَأَيْتُ حِيْنَ خَرَجَ مِنِّيْ يَعْنِيْ

نُوْرًا أَضَاءَ تْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ .))

(ترجمہ) عتبۃ بن عبدالسلمی (رضی اللہ عنہ) جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی ابتدائی حالت کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: میری رضاعی ماں قبیلہ بنی سعد بن بکر کی تھیں میں ان کے بیٹے کے ہمراہ ان کی بھیڑوں کے ساتھ نکلا ہمارے ساتھ کھانے پینے کو کچھ نہ تھا میں نے (اپنے رضاعی بھائی سے) کہا اے بھائی جاؤ اور ماں کے پاس سے کھانا لے آؤ لہٰذا بھائی تو چلا گیا اور ریوڑ کے پاس میں ہی تنہا رہ گیا (کیا دیکھتا ہوں) دو سفید پرندے جو گدھ کی طرح کے تھے ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں وہی ہیں پھر دونوں میری طرف لپکے مجھے پکڑا اور گدی کے بل لٹا دیا میرا پیٹ چاک کیا اور میرے دل کو نکالا اور اسے بھی چاک کیا اور اس سے دو کالے لوتھڑے نکالے پھر ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: برف کا پانی لاؤ پھر اس سے میرے پیٹ کو دھویا پھر کہا اولوں کا پانی لاؤ اور اس سے میرے دل کو دھو دیا پھر کہا میرے پاس سکینہ (اطمینان) کو لاؤ اور اسے میرے دل پر چھڑک دیا پھر ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا ان کو ایک پلڑے میں رکھ دو اور ان کی امت کے ہزار افراد کو دوسرے پلڑے میں۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا اس کی سلائی کر دو چنانچہ ٹانکے لگا دیئے اور اس پر مہر نبوت ثبت کر دی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں ان ہزار کو اپنے سے اوپر دیکھتا ہوں تو ڈر لگنے لگتا ہے کہ ان میں سے کوئی (اس پلڑے سے) گر نہ جائے۔

اس واقعہ کے بعد مجھے بہت ڈر لگا اور میں نے ماں کے پاس جا کر سارا ماجرا بیان کیا اور انہیں ڈر لگا کہ کہیں مجھے آسیب تو نہیں آ گیا کہنے لگیں: میں تمہارے لئے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں پھر اپنے اونٹ کو لیکر چل پڑیں مجھے آگے بٹھایا اور خود پیچھے بیٹھیں یہاں تک کہ ہم اپنی والدہ صاحبہ کے پاس پہنچے اور وہ ان سے یوں گویا ہوئیں: میں نے اپنی امانت اور ذمے داری کا حق ادا کر دیا ہے اور اس کے بعد رضاعی ماں نے میرے اوپر جو گزری اس کا ماجرا بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ بالکل خوف زدہ نہیں ہوئیں بلکہ کہنے لگیں جب یہ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ میرے اندر سے ایسا نور خارج ہوا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۱۸۴/۴) مستدرك الحاكم (۴۲۳۰) ومعجم الكبير للطبراني (۳۲۲) لیکن طبرانی نے ۱۳۱/۱۷، (۳۲۳) میں بسند صحیح بھی اس کو روایت کیا ہے اور حدیث حلیمہ السعدیۃ کو ابن حبان نے (۶۳۳۵) میں بھی ذکر کیا ہے دیکھئے: موارد الظمآن (۲۰۹۴).

14۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ

فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا.

(ترجمہ) ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو کیسے معلوم ہوا اور پھر کیسے یقین ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جب کہ میں مکہ کی کنکریلی زمین پر تھا ان میں سے ایک تو زمین پر آ رہا لیکن دوسرا زمین و آسمان کے درمیان ہی تھا کہ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں وہی ہیں، پھر اس نے کہا کہ ان کا وزن ایک آدمی سے کرو لہٰذا میرا اس سے وزن کیا گیا تو میں بھاری پڑا پھر اس فرشتے نے کہا اب دس آدمیوں سے ان کا وزن کرو میں وزن میں ان سے بھی بھاری رہا پھر اس نے کہا سو آدمیوں سے ان کو تولو چنانچہ مجھے ان سو آدمیوں سے تولا گیا میں ان پر بھی بھاری پڑا تو اس نے کہا اب ہزار آدمیوں سے ان کا وزن کرو لہٰذا میں ان سے تولا گیا تو ان سے بھی زیادہ بھاری تھا گویا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جو ترازو کے پلڑے سے گر پڑ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تم ان کی پوری امت سے ان کا وزن کرو گے تب بھی یہ ہی بھاری رہیں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کو طبرانی وحاکم نے بھی ذکر کیا ہے لیکن سب کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: كشف الأستار (٢٣٧١) تاريخ الطبری (٢/ ٣٠٤) دلائل النبوة لأبی نعيم (١٦٧) الضعفاء للعقيلی (١/ ١٨٣) ابن کثیر نے اس کے مثل روایت ذکر کی ہے دیکھئے السيرة (٢/ ٢٢٨) اور اس کی سند قوی ہے۔

15۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيهِمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ۔

(ترجمہ) ابوصالح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انہیں پکارتے ہوئے فرماتے تھے۔ ''اے لوگو! میں ہدیہ کی گئی رحمت ہوں''

(**تخریج**) یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن مرسل ہے دوسرے صحیح طرق سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے: مسند الشهاب (١١٦٠-١١٦١) والبيهقی دلائل النبوة (١/ ١٥٨) نیز یہ فرمان باری تعالیٰ کے مطابق ہے: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ (انبياء: ١٧/ ١٠٧)۔

مسائل:

❀ آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں۔

❀ آپ انسانوں کے لئے قدرت کا انمول عطیہ ہیں۔

❀ نیز ان روایات سے آپ ﷺ کی فضیلت اور قدر و منزلت ثابت ہوتی ہے کہ میزان میں آپ سب پر بھاری ہیں۔

❀ نیز یہ کہ پیدائش سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت آپ کے ساتھ تھی۔

❀ مہر نبوت کا بیان دیگر صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۰، ۳۵۴۰) مسلم (۲۳۴۵)

[4].....بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْ إِيمَانِ الشَّجَرِ بِهِ وَالْبَهَائِمِ وَالْجِنِّ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو درخت اور چوپائے نیز جنوں کے ان پر ایمان لانے سے جو عزت بخشی اس کا بیان

16۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ تُرِيدُ ؟)) قَالَ إِلَى أَهْلِي۔ قَالَ ((هَلْ لَّكَ فِيْ خَيْرٍ)) قَالَ وَمَا هُوَ۔ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْأَعْرَابِيُّ إِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ إِنِ اتَّبَعُوْنِيْ أَتَيْتُكَ بِهِمْ وَإِلَّا رَجَعْتُ فَكُنْتُ مَعَكَ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ایک بدوی آیا اور جب آپ سے وہ قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے عرض کیا اپنے گھر والوں کی طرف جانے کا ارادہ ہے۔ فرمایا: بہتری چاہتے ہو؟ عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (وہ یہ ہے کہ) تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول وپیغمبر ہیں، اس نے کہا آپ جو فرماتے ہیں اس کی شہادت کون دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کانٹے دار درخت (جھاڑی) ہے (جو اس کی شہادت دیتا ہے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اُسے آواز دی جو گرچہ وادی کے ایک کنارے پر واقع تھا لیکن زمین پھاڑتا ہوا آکر آپ ﷺ کے روبرو کھڑا ہو گیا اور آپ نے اس سے گواہی دینے کو کہا اور اس درخت نے تین مرتبہ شہادت دی کہ آپ وہی ہیں جیسا کہ آپ نے دعوی کیا ہے۔ پھر وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی یہ کہتے ہوئے اپنے قبیلے میں واپس چلا گیا کہ اگر انہوں نے میری بات مانی تو انہیں لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا ورنہ بذات خود واپس آکر آپ کے ساتھ

رہوں گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے جس کو ابویعلی (۵۲۶۲) اور ابن حبان (۶۵۰۵) نے روایت کیا ہے۔ دیکھئے: موارد الظمآن (۲۱۱۰)

17- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لا يَأْتِي الْبَرَازَ حَتّٰى يَتَغَيَّبَ فَلا يُرٰى فَنَزَلْنَا بِفَلاةٍ مِّنْ الْأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلا عَلَمٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً ثُمَّ انْطَلِقْ بِنَا .))قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى لا نُرٰى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُ أَذْرُعٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتّٰى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا [قَالَ فَفَعَلْتُ] فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا ثُمَّ رَجَعَتَا إِلَى مَكَانِهِمَا فَرَكِبْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَعَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي هٰذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلاثَ مِرَارٍ۔ قَالَ فَتَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ ثُمَّ قَالَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثًا ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ مِنِّي هَدِيَّتِي فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ ((خُذُوا مِنْهَا وَاحِدًا وَرُدُّوا عَلَيْهَا الْآخَرَ .)) قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَيْنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ سِمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلَيَّ النَّاسَ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ فَمَا شَأْنُهُ قَالُوا اسْتَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا فَانْفَلَتَ مِنَّا۔ قَالَ: ((بِيعُونِيهِ)) قَالُوا لا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((إِمَّا لا فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ)) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُودِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ ۔ قَالَ: ((لا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ النِّسَاءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ .))

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر پہ روانہ ہوا۔ آپ قضائے حاجت کے لئے اتنی دور غائب ہو جاتے کہ دکھائی بھی نہ دیتے۔ ہم نے ایسے چٹیل میدان میں پڑاؤ ڈالا جہاں نہ کوئی درخت تھا اور نہ کوئی پہاڑ آپ نے فرمایا: جابر! اپنی ڈولچی میں پانی بھرو اور ہمارے ساتھ چلو، جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم چل پڑے اور لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور دو درختوں کے پاس پہنچے جن کا درمیانی فاصلہ چار ہاتھ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر

درخت کے پاس جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم سے یہ کہتے ہیں کہ دوسرے ساتھی درخت سے مل جاؤ تا کہ میں تمہاری آڑ میں بیٹھ جاؤں انہوں نے جا کر ایسے ہی کہا چنانچہ وہ درخت دوسرے سے جا کر مل گیا اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے (قضائے حاجت کے لئے) جا کر بیٹھ گئے پھر وہ درخت اپنی اپنی جگہ واپس لوٹ گئے اس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے اور آپ ہمارے ہی درمیان تشریف فرما تھے ایسا لگتا تھا جیسے ہم پر پرندے سایہ کئے ہوئے ہیں پھر آپ کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے اس بچے کو شیطان دن میں تین بار اٹھا لے جاتا ہے جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ ﷺ نے اس بچے کو لے کر اپنے اور کجاوے کے درمیان بٹھا لیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن دور ہو جا میں اللہ کا رسول ہوں، دور ہو جا اللہ کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں اسی طرح تین بار فرمایا پھر اس بچے کو اس کی ماں کو واپس دیدیا پھر اپنے سفر سے جب ہم واپس لوٹے تو اسی جگہ سے گزر ہوا اور وہی عورت اپنے بچے کے ساتھ دو مینڈھوں کو ہنکاتی ہوئی سامنے آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرا یہ تحفہ قبول فرمائیے، قسم ہے اس ذات باری تعالی کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کے بعد سے وہ شیطان پھر نہیں آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مینڈھا لے لو اور دوسرا اسے واپس لوٹا دو۔

جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا اس کے بعد ہم چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہمارے ساتھ تھے ایسا لگتا تھا کہ ہمارے اوپر پرندے سایہ کئے ہوئے ہیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بدکا ہوا اونٹ ہے جب وہ راستے کے دو پہلوؤں کے درمیان آیا تو سجدے میں گر پڑا رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: لوگوں کو بلاؤ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ انصار کے کچھ جوانوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ہمارا اونٹ ہے فرمایا اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اس سے بیس سال سے پانی نکلوا رہے ہیں، اس کے جسم میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ارادہ تھا کہ اسے ذبح کر کے اپنے غلاموں میں تقسیم کر دیں تو یہ بھڑک کر ہمارے پاس سے بھاگ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے ہاتھ بیچ دو انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ یہ آپ ویسے ہی لے لیجئے، فرمایا ''اگر بیچتے نہیں ہو تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہاں تک کہ اس کی موت آجائے'' اس وقت مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہم ان چوپائیوں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حق دار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی (انسان) کے لئے کسی غیر کا سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اگر یہ جائز ہوتا تو عورتوں کا اپنے شوہروں کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔

(تخریج) یہ حدیث اس سیاق وسند سے ضعیف ہے بعض جملوں کے شواہد ابوداود (۱-۲) اور سنن ابن ماجہ (۳۳۵) ومصنف ابن ابی شیبۃ (۱۱۸۰۳) وغیرہ میں موجود ہیں لیکن سب کی سند ضعیف ہے۔ واللہ اعلم۔

18۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دُفِعْنَا إِلٰى حَائِطٍ فِي بَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ

إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَدَعَاهُ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ هَاتُوْا خِطَامًا فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلٰى صَاحِبِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ۔

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ بنونجار کے باغ میں گئے ناگہاں اس میں ایک اونٹ ملا جو باغ میں داخل ہونے والے ہر شخص پر ٹوٹ پڑتا تھا لوگوں نے اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا، آپ اس کے پاس گئے اور اسے پکارا تو وہ اپنا ہونٹ لٹکائے آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا: ''لگام لاؤ'' چنانچہ آپ نے اسے لگام لگادی اور اس کے مالک کے حوالے کر دیا پھر (لوگوں کی طرف) متوجہ ہو کر فرمایا: ''جن وانساں کے نافرمانوں کے علاوہ زمین وآسمان میں کوئی ایسا نہیں جو یہ نا جانتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں''

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے اور اسے عبد بن حمید (۱۱۲۲) وامام احمد (۳/۳۱۰) اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ دیکھئے: حدیث رقم (۱۱۱۶۸)

19۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُخَبِّثُ عَلَيْنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعٰى۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرے بیٹے کو پاگل پن کا مرض ہے جس کی وجہ سے وہ ہمارا دوپہر اور شام کا کھانا لے جاتا ہے اور اسے گندا وخراب کر دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس (لڑکے) کے سینے کو سہلایا اور دعا فرمائی تو اس نے قے کر دی اور اس کے پیٹ سے ایک چھوٹا سا (پتلا) بچہ نکلا اور دوڑا چلا گیا، ایک روایت میں ہے اور وہ لڑکا شفایاب ہو گیا۔

(**تخریج**) یہ روایت ضعیف ہے اور اسی سند سے اس کو امام احمد (۱/۲۳۹) اور طبرانی (۱۲۴۶۰) اور بیہقی نے دلائل النبوۃ (۶/۱۸۲) میں ذکر کیا ہے۔

20۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔

(ترجمہ) جابر بن سمرۃ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں نبوت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اس پتھر کو پہچانتا ہوں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے:مسند احمد(۸۹/۵) مسلم (۲۲۷۷) ترمذی (۳۶۲۸)، الطیالسی (۲۴۵۰) والطبرانی (۱۹۰۷) ۲۲۰/۲ وغیرہم۔

21۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادٍ أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرَةٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(ترجمہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی سامنے آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔دیکھئے: ترمذی (۳۶۳۰) دلائل النبوۃ (۱۵۳/۲) لیکن اس کا شاھد المعجم الاوسط میں (۵۴۲۸) ہے جو حسن ہے۔

فوائد:

❀ رسول اللہ ﷺ کی یہ عظمت وتوقیر ہے کہ پتھر بھی آپ کو سلام کرتے ہیں یہ آپ کا معجزہ ہے اللہ تعالی جمادات کو بھی آپ کے لئے قوت گویائی عطا فرماتا ہے، نیز یہ کہ نبوت کے ملنے سے پہلے بھی آپ معزز ومکرم تھے۔

22۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وُفُودَ الذِّئَابِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرْضَخُونَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُونَ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ؟)) فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاجَةَ ۔ قَالَ ((فَآذِنُوهُنَّ)) قَالَ فَآذَنُوهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ۔

(ترجمہ) شمر بن عطیہ سے روایت ہے کہ مزینہ یا جہینہ کے ایک شخص نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی اچانک سو کے قریب بھیڑیئے نمودار ہوئے اور اپنی مخصوص نشست کی طرح بیٹھ گئے آپ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا: اپنے کھانے میں سے کچھ انہیں دے دو تا کہ اِن کے شر سے مامون ومحفوظ ہو جاؤ، ان بھیڑیوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا: انہیں اپنی مجبوری سے آگاہ کرو لوگوں نے ایسا ہی کیا، چنانچہ وہ سب بھیڑیئے آوازیں نکالتے ہوئے واپس چلے گئے۔

(**تخریج**) اس روایت کے سارے راوی ثقات ہیں۔دیکھئے: البدایة والنهایة (۱۴۶/۶) ومصنف ابن ابی شیبه (۱۱۷۸۵)۔

فوائد:...... اللہ تعالی کی قدرت کاملہ شجر وحجر حیوانات وجمادات میں سے جسے چاہے گویائی بخش دے۔رسول

اللہ ﷺ کی صداقت اور آپ کا معجزہ کہ درندے بھی آپ کے پاس آتے ہیں ان کی فریاد کو سننا اور حاجت رفع کرنا ساری مخلوق پر شفقت ورحمت کی دلیل ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ﴾

23۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ وَقَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ وَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ .))

(ترجمہ)انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جبرئیل (علیہ السلام) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ،آپ اہل مکہ قریش کے ستائے ہوئے ،خون سے لت پت اداس وغمگین بیٹھے ہوئے تھے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو (اللہ کی قدرت کی) ایک نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں دکھاؤ، چنانچہ جبریل (علیہ السلام) نے ایک درخت کی طرف دیکھا جوان کے پیچھے تھا اور کہا اسے بلایئے آپ ﷺ نے اس درخت کو بلایا پس وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوگیا، جبریل نے کہا اسے حکم دیجئے کہ واپس چلا جائے، چنانچہ وہ لوٹ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: بس بس (یعنی یہ نشانی میرے لئے کافی ہے)

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کو امام احمد (۱۱۳/۳) ابن ابی شیبة (۱۱۷۸۱) ابن ماجه (۴۰۲۸) وابو یعلی (۳۶۸۵) نے روایت کیا ہے۔

فوائد:......اس حدیث سے ثابت ہوا:

❀ نبی ہونے کے باوجود آپ کا اذیتیں برداشت کرنا، صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا۔

❀ جبریل علیہ السلام کا آپ کے پاس آنا اور پیغام رسانی کا کام سرانجام دینا۔

❀ درخت کا چل کر آنا بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ ﷺ کے سچے نبی ہونے کی واضح دلیل ہے۔

24۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُرِيْكَ آيَةً قَالَ بَلٰى قَالَ فَاذْهَبْ فَادْعُ تِلْكَ النَّخْلَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَنْقُزُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا تَرْجِعْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ حَتّٰى عَادَتْ إِلٰى مَكَانِهَا فَقَالَ يَا بَنِيْ عَامِرٍ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَالْيَوْمِ أَسْحَرَ مِنْهُ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ بنو عامر کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: تمہیں ایک نشانی دکھاؤں؟ اس نے کہا دکھایئے، آپ نے کہا: جاؤ اس کھجور کے درخت کو بلاؤ، چنانچہ وہ شخص گیا اور اس درخت کو بلایا تو وہ (درخت) ان سے آگے آگے کودتا ہوا چلا آیا، اس شخص نے کہا (اس سے کہئے) لوٹ جائے آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا تو بنو عامر کے اس آدمی نے کہا: اے بنی عامر میں نے آج تک ان سے بڑا جادوگر دیکھا ہی نہیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۱/۲۲۳) ترمذی (۳۶۳۲) معجم کبیر (۱۲۶۲۲) مستدرك حاكم (۲/۶۲۰)۔

فائدہ:

❀ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ کہ درخت آپ کی سنتے اور حکم بجالاتے ہیں۔ کفار ومشرکین کا عناد کہ اطاعت وصداقت قبول کرنے کے بجائے آپ کو جادوگر گردانتے ہیں۔

[5]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ تَفْجِيرِ الْمَاءِ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکال کر آپ کو جو تکریم عطا کی اس کا بیان

25۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَطَلَبَ بِلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ شَنٍّ فَأَتَاهُ بِشَنٍّ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيهِ فَانْبَعَثَتْ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ قَالَ فَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو بلایا، انہوں نے پانی تلاش کیا پھر آ کر بتایا کہ پانی نہیں ملا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مشکیزہ ہے؟ وہ مشکیزہ لے کر آپ کے پاس آئے آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو آپ کے ہاتھ کے پنجے کے نیچے سے چشمہ پھوٹ پڑا اور عبداللہ بن مسعود اس سے پینے لگے دیگر حضرات وضو کرنے لگے۔

(تخریج) اس روایت کو دیگر محدثین نے بھی ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۱/۲۵۱) طبرانی (۱۲۵۶۰) مسند ابی یعلی (۳۳۳۷) دلائل النبوة للبیهقی (۴/۱۲۸) مجموع طرق سے یہ روایت صحیح اور اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے جو آگے آ رہی ہے۔

26۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ

اللّٰهِ غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِئَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُوْرٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعٰى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهٗ فَصَبَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَ الْقَدَحَ فَرَكِبَ النَّاسُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَقَالُوا تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمْ حِينَ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ ذٰلِكَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّهٗ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَسْبِغُوا الطُّهُورَ فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَلَانِي بِبَصَرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ عُيُونَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتّٰى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ۔

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرنے نکلے اس وقت ہماری تعداد ۲۱۰ سے زائد تھی ، نماز کا وقت آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا لوگوں کے پاس کچھ پانی ہے؟ ایک آدمی ایک ڈولچی لے کر دوڑتا آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا لوگوں کے پاس اس کے سوا بالکل پانی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک بڑے پیالے میں انڈیل دیا پھر آپ نے اس سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور وہاں سے ہٹ گئے اور وہ پیالہ وہیں چھوڑ دیا، لوگ اس پیالے پر یہ کہتے ہوئے ٹوٹ پڑے، نہالو نہالو، آپ ﷺ نے انہیں یہ کہتے سنا تو فرمایا: ٹھہرو پھر آپ نے اپنی ہتھیلی پانی اور پیالے پر رکھ دی اور فرمایا: بسم اللہ کرو پھر فرمایا: اچھی طرح طہارت حاصل کرو۔
راوی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے آنکھوں کی مصیبت میں مبتلا فرمایا: میں نے پانی کے ان چشموں کو دیکھا جو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہے تھے اور آپ ﷺ نے انگلیوں کو ہٹایا نہیں تا آنکہ سب کے سب وضوء سے فارغ ہو گئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۲۹۲/۲) مصنف ابن ابی شيبة (۱۱۱۷۲) دلائل النبوة (۱۱۷/٤) و صحيح ابن خزيمه (۱۰۷)۔

27۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنٍ سَمِعَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصَابَنَا عَطَشٌ فَجَهَشْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي تَوْرٍ فَجَعَلَ يَفُورُ كَأَنَّهٗ عُيُونٌ مِنْ خَلَلِ أَصَابِعِهٖ وَقَالَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَشَرِبْنَا حَتّٰى وَسِعَنَا وَكَفَانَا وَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقُلْنَا لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا۔

(ترجمہ) سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں میں نے جابر (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا کہ ہم کو پیاس نے آلیا (یہ صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے) ہم رو پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک ایک برتن پر رکھا اور آپ کی انگلیوں سے

(پانی ایسے) ابلنے لگا گویا کہ وہ پانی کے چشمے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لیکر شروع کرو راوی نے بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیا اور وہ ہم سب کے لئے کافی رہا (بخاری کی روایت میں ہے: پیا اور وضو کیا) عمرو بن مرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا اس وقت تم کتنے افراد تھے؟ کہا: (۱۵۰۰) پندرہ سو تھے (بخاری میں ۱۴۰۰ چودہ سو ہے) اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمارے لئے کافی تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح ہے اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (٤١٥٢) ومسلم (١٨٥٦) مسند ابی یعلی (٢١٠٧) وصحیح ابن حبان (٦٥٣٨) نسائی (٧٧)۔

28۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَكَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِيهِ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ عُيُوْنًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُونَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ كُلُّهُمْ۔

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آپ سے پیاس کی (شدت کی) شکایت کی چنانچہ آپ نے ایک بڑا سا پیالہ منگایا اور اس میں پانی ڈال کر اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح ابل رہا تھا اور لوگ اس سے پانی پی رہے تھے حتی کہ سب کے سب سیراب ہو گئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح حدیث نمبر ۲۷ کی طرح ہے۔

29۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بِخَسْفٍ فَقَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا إِنَّا بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اطْلُبُوْا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ مَاءٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَشَرِبْنَا و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے زمین کے دھنس جانے کے بارے میں سنا تو فرمایا: معجزات کو ہم باعث برکت گردانتے تھے تم ان کو باعث خوف سمجھتے ہو ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی ختم ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس پانی بچا ہوا سے تلاش کرو چنانچہ تھوڑا سا پانی لایا گیا، جس کو آپ ﷺ نے برتن میں ڈال دیا پھر اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے (فوارے کی طرح) پھوٹنے لگا، پھر آپ نے فرمایا: برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہے، پھر ہم سب نے پانی پیا۔

عبداللہ ابن مسعود نے کہا ہم کھانا کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ روایت بخاری (۳۵۷۹) صحیح ابن حبان (٦٥٤٠) مسند أبی یعلی موصلی (۵۳۷۲) وغیرہ میں موجود ہے۔

30۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِاللّٰهِ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيفًا بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ إِلَّا يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فِي صَحْفَةٍ وَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَجِسُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ نَادٰى حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ النَّاسُ فَتَوَضَّئُوْا وَجَعَلْتُ لَا هَمَّ لِيْ إِلَّا مَا أُدْخِلُهُ بَطْنِيْ لِقَوْلِهِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ فَقَالَ كَانُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةٍ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے اُن کے زمانے میں زلزلہ آیا جب انہیں اس کی خبر دی گئی تو کہنے لگے ہم اصحاب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات ومعجزات کو برکت کی نظر سے دیکھتے تھے اور تم اس سے ڈرتے ہو، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ نماز کا وقت آپہنچا اور ہمارے پاس تھوڑا سا پانی تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ تھوڑا سا پانی منگا کر ایک برتن میں رکھ دیا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پانی والوں کے پاس آؤ (دوسرے نسخے میں ہے: وضوء کے لئے آؤ) اور برکت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

راوی نے کہا چنانچہ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے اور وضوء کیا اور مجھے تو اس وقت اس پانی کو اپنے پیٹ میں بھرنے کی پڑی تھی کیونکہ آپ نے فرمایا تھا یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی نے کہا اس کو میں نے سالم بن ابی الجعد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اس وقت صحابہ کرام کی تعداد پندرہ سو تھی۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے تخریج پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے۔

فوائد:...... ان تمام روایات صحیحہ سے رسول اکرم ﷺ کا یہ معجزہ آشکارہ ہوا کہ اتنا بڑا لشکر، اور پانی کے چند قطرے، آپ دعا کرتے ہیں اور پانی چشمے کی طرح ابلنے لگتا ہے، یہ محمد ﷺ کے سچے نبی ہونے کی دلیل ہے، پھر رسول اکرم ﷺ کی تواضع اور حق بیانی دیکھئے کہ اس عظیم واقعہ کے رونما ہونے پر اس معجزہ کو اپنے بجائے ''رب العالمین'' ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی نوازش وکرم ہے۔

[6]..... بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَنِينِ الْمِنْبَرِ
منبر کی آواز و گفتگو سے نبی کریم ﷺ کی تکریم کا بیان

31- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى أَتَاهُ فَمَسَحَهُ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا (اور آپ اس پر تشریف لے گئے (کما فی روایۃ للبخاری) تو وہ تنا رونے لگا حتی کہ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (۳۵۸۳) ترمذی (۵۰۵)۔

32- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيمَ إِلٰى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِينَةَ فَرَاٰهُ قَائِمًا إِلَى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُومُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُونِي بِهِ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِينَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحْسُنُ نَبْتُكَ وَتُثْمِرُ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ؟ فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا: نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور یہ آپ پر شاق گزرنے لگا تھا چنانچہ ایک کھجور کا تنا لایا گیا اور گڑھا کھود کر اسے آپ کے پہلو میں کھڑا کر دیا گیا، اور جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے تو دیر تک اس سے ٹیک لگائے کھڑے رہتے، ایک آدمی جو مدینہ آئے ہوئے تھے جب انہوں نے آپ ﷺ کو اس تنے کے پاس کھڑے دیکھا تو اپنے پاس بیٹھے شخص سے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ محمد ﷺ کسی ایسی چیز پر میری تعریف کریں گے جو انہیں آرام دے تو ان کے لئے ایسی نشست گاہ بنا دیتا جس پر آپ

کھڑے ہوسکتے اوراس پر چاہے جتنا بیٹھتے اور جتنا چاہتے کھڑے رہتے جب نبی ﷺ کواس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لے کرآ وچنانچہ انہیں آپ کے روبرولایا گیا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ تین یا چار سیڑھی کا منبر بنائیں جو آج مدینہ میں موجود ہے، اوررسول اللہ ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی، اور جب نبی کریم ﷺ اس تنے سے دور ہوئے اور جو چیز (منبر) آپ کے لئے بنائی گئی اس کے قریب جانے لگے تو وہ تنا اداس ہوکر اونٹنی کی طرح باریک آواز سے رونے لگا۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کے رونے کی آواز سنی تو آپ اس کی طرف واپس لوٹے اور دست مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: اگرتم چاہوتو جس جگہ لگے ہو اسی میں گڑا رہنے دوں اورتم جس حال میں ہو برقرار رہو اوراگرتم چاہوتو جنت میں لگادوں اور جنت کی نہروں اورچشموں سے سیراب ہو اور تیری روئیدگی اچھی ہواورتو پھل دے اور اللہ کے ولی تیرے پھل کھائیں، راوی کا خیال ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے دوبار فرمایا (نعم قد فعلت) ٹھیک ہے میں یہ ہی کروں گا۔ راوی نے استفسار کیا تو آپ نے فرمایا: اس نے یہ اختیار کیا کہ میں اُسے جنت میں لگادوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہےاور تنے کے رونے کا قصہ صحیح ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے،لیکن یہ سیاق صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔اس کوابن حبان نے ثقات ۱۵٦/۸ میں ذکر کیا ہے، نیز دیکھئے: مجمع الزوائد (۳۱۳۲) بتحقیق الدارانی۔ واللہ اعلم۔

33۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتّٰى سَمِعْنَا حَنِيْنَهُ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ۔

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے کہ منبر بنائے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ تنے کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے، جب منبر بنالیا گیا تو وہ تنا رونے لگا یہاں تک کہ ہم نے اس کے رونے کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔

34۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْعِشَارِ حَتّٰى وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک لکڑی کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے پس جب منبر بنالیا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ لکڑی اونٹنی کی طرح رونے لگی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے

اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوگئی۔

35۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِى إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِى كُرَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِينَ النَّاقَةِ الْخَلُوجِ۔

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ وہ لکڑی اس طرح روئی جیسے وہ اونٹنی روتی ہے جس کا بچہ چھین لیا گیا ہو۔

(**تخریج**) ان تینوں روایات کی اصل صحیح بخاری (٤٤٩، ٩١٤، ٣٥٨٥) اور مسند احمد (٢٩٣/٣) وصحیح ابن حبان (٦٥٠٨) میں موجود ہے نیز دیکھئے مسند ابی یعلی (٢١٧٧) والبدایہ والنہایۃ (١٢٨/٦)

36۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جِذْعٍ وَيَخْطُبُ إِلَيْهِ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ عَرِيْشًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَرَاكَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتُسْمِعُ مِنْ خُطْبَتِكَ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَصَنَعَ لَهُ الثَّلَاثُ دَرَجَاتٍ هُنَّ اللَّوَاتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلّٰى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ أَخَذَ ذٰلِكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتّٰى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرَضَةُ وَعَادَ رُفَاتًا۔

(ترجمہ) طفیل نے روایت کیا اپنے والد ابی بن کعب سے کہ جب مسجد (نبوی) کی چھت تنوں پر تھی رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنے کے پاس نماز پڑھتے اور اس کا سہارا لے کر خطبہ دیتے تھے آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا ہم آپ کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنا دیتے ہیں جس پر آپ کھڑے ہوں اور لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں آپ نے اجازت دیدی چنانچہ تین سیڑھی کا منبر بنایا گیا اور جہاں آپ نے حکم دیا وہ منبر رکھدیا گیا، اور جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس منبر کی طرف جانے لگے اور اس تنے کے پاس سے گزرے تو وہ بھینسے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا آپ منبر کی طرف تشریف لے گئے، آپ نماز اسی تنے کے پاس پڑھتے تھے اور جب مسجد نبوی کی ترمیم ہوئی تو ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) اس تنے کو لے گئے اور وہ انہیں کے پاس رہا یہاں تک کہ بوسیدہ ہوگیا اور اسے دیمک نے کھالیا اور وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔

(**تخریج**) اس واقعے کی سند حسن درجے کو پہنچتی ہے اور اسے امام احمد نے (١٣٨/٥) اور ابن ماجہ (١٤١٤) وبیہقی نے دلائل النبوۃ (٣٠٦) میں ذکر کیا ہے۔

37۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مُّجَالِدٍ عَنْ أَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ قَالَ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ فَقَالَ أَصْنَعُ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ إِلٰى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ۔

(ترجمہ) ابوسعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک تنے سے لگ کر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک رومی آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے لئے منبر بنائے دیتا ہوں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کریں؟ چنانچہ آپ کے لئے وہ منبر بنا دیا گیا جو آج تم دیکھتے ہو۔

راوی نے کہا جب نبی کریم ﷺ اس منبر پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی کا بچہ باریک آواز سے روتا ہے، رسول اللہ ﷺ اترے اور اس تنے کے پاس تشریف لے گئے اسے چمٹا لیا تو وہ چپ ہو گیا، آپ نے حکم دیا کہ گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا جائے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اسے ابن ابی شیبہ (١١٧٩٨) نے بیہقی نے دلائل النبوۃ (٣٠٨) میں ابویعلی نے مسند (١٠٦٧) میں مختصراً ذکر کیا ہے جس کی سند حسن ہے۔

38۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ لَمَّا أَنْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى خَشَبَةٍ وَيُحَدِّثُ النَّاسَ فَكَثُرُوْا حَوْلَهُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَقَالَ ابْنُوا لِي شَيْئًا أَرْتَفِعُ عَلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسٰى فَلَمَّا أَنْ بَنَوْا لَهُ قَالَ الْحَسَنُ حَنَّتْ وَاللّٰهِ الْخَشَبَةُ قَالَ الْحَسَنُ سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ تُبْتَغٰى قُلُوبُ قَوْمٍ سَمِعُوْا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي هٰذَا۔

(ترجمہ) صَعق نے بیان کیا کہ میں نے حسن (بصری رحمہ اللہ) کو کہتے سنا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اپنی پشت (مبارک) لکڑی سے لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب لوگوں کی کثرت ہوئی تو آپ نے سوچا کہ سب آپ کی آواز سنیں، چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ کوئی ایسی چیز بناؤ جس کے اوپر میں کھڑا ہو جاؤں، عرض کیا اے اللہ کے نبی کیسی چیز بنائیں؟ فرمایا: موسیٰ (علیہ السلام) کا سا چھپر بناؤ، جب وہ عریش بن گیا تو حسن کا کہنا ہے اللہ کی قسم وہ لکڑی رو پڑی۔

حسن (رحمہ اللہ) نے یہ بھی کہا سبحان اللہ ایسی قوم کے دلوں کو پایا جا سکتا ہے جنہوں نے اسے سنا۔ ابومحمد امام دارمی نے کہا یعنی اس آواز کو سنا۔

(تخریج) یہ روایت مرسل صحیح ہے شیخ البانی نے اسے الصحیحۃ (٦١٦) میں ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھئے: مسند ابی یعلی (٢٧٥٦) صحیح ابن حبان (٦٥٠٧) وغیرھما۔

39۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ وَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ

فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر بنائے جانے سے پہلے ایک تنے کا سہارا لیکر خطبہ دیا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ تنا رونے لگا، آپ نے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہوگیا، فرمایا: میں اگر اسے چمٹا تا نہیں تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسنداحمد (۱/ ۲٤۹) مصنف ابن ابی شیبة (۱۱۷۹٥)

40۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ۔

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

(تخریج) دیکھئے: ترمذی (۳٦۳۱) ابن ماجه (۱٤۱٥) مسندابی یعلی (۲۷٥٦) ابن حبان (٥۷٤)

41۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِيْ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ وہ "تنا" جس کے پاس آپ کھڑے ہوتے تھے رو پڑا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اصل صحیح ہے حوالہ گذر چکا ہے نیز دیکھئے بخاری (۹۱۷) مسلم (٥٤٤)

42۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ أَلَا أَصْنَعُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ كَخُوَارِ الثَّوْرِ۔ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَنَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدُفِنَ۔

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی پشت مسجد میں رکھے ایک تنے سے ٹکاتے تھے ایک رومی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے لئے ایسی چیز بنا دیتا ہوں جس پر آپ بیٹھے بھی ہوں تو ایسا لگے کہ کھڑے ہیں چنانچہ اس نے منبر بنایا جس کی دو سیڑھیوں پر آپ کھڑے ہوتے اور تیسری پر بیٹھتے تھے جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ تنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں بیل کی طرح ڈکرانے لگا اور مسجد گونجنے لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اسے چمٹا لیا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات

کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اسے چمٹا تا نہیں تو یہ اللہ کے رسول کے فراق میں قیامت تک اسی طرح روتا رہتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور اس تنے کو دفن کر دیا گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے جس کی تخریج گذر چکی ہے نیز دیکھئے: مسند ابی یعلی (٢٧٥٦) صحیح ابن حبان (٦٥٠٧) موارد الظمآن (٥٧٤)۔

فوائد :

- ❀ ان تمام روایات سے لکڑی اور تنے کا رونا بات کرنا اور نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ نیز منبر کی مشروعیت اور اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ نبی رحمت کا پیڑ پودوں سے شفقت و محبت کرنا بھی ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ غیب کی خبر دینا کہ میں اسے چمٹا نہ لیتا تو قیامت تک روتا رہتا آپ کے رسول صادق ہونے کی دلیل ہے۔
- ❀ قوتِ گویائی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے انسان حیوان، نباتات و جمادات جس کو چاہے عطا فرمادے اور جس سے چاہے اس کی یہ قوت سلب کر لے۔ ﴿الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ﴾ (فصلت : ٢١)
- ❀ مولانا وحید الزماں صاحب (رحمہ اللہ) نے لکھا ہے، حسن بصری رحمہ اللہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے تھے: مسلمانو! ایک لکڑی رسول اللہ ﷺ کی محبت میں، ملنے کے شوق میں روئی اور تم ایک لکڑی کے برابر بھی آپ (ﷺ) سے ملنے کا شوق و محبت نہیں رکھتے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: شرح بخاری مولانا داود راز (رحمہ اللہ) ۸۳/۵۔

[7]..... بَاب مَا أُكْرِمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَرَكَةِ طَعَامِهِ
نبی کریم ﷺ کے ذریعے کھانے میں برکت کا بیان

43۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفُرُهُ فَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ أَوِ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ سَمَّى ثَلَاثًا ثُمَّ ضَرَبَ فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي قَالَ فَأَذِنَ لِي فَجِئْتُ امْرَأَتِي فَقُلْتُ ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ قَالَ فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ

وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْتُهَا وَجَعَلْتُهَا فِی الْبُرْمَةِ وَعَجَنْتُ الشَّعِيرَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَلَبِثْتُ سَاعَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ الثَّانِيَةَ فَأَذِنَ لِی فَجِئْتُ فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ فَأَمَرْتُهَا بِالْخَبْزِ وَجَعَلْتُ الْقِدْرَ عَلَی الْأَثَاثِیِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّمَا هِیَ الْأَثَافِیُّ وَلٰكِنْ هٰكَذَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَقُومَ مَعِی أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَقَالَ وَكَمْ هُوَ قُلْتُ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَی أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعُ الْقِدْرَ مِنَ الْأَثَافِیِّ وَلَا تُخْرِجُ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰی آتِیَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((قُومُوا إِلَی بَيْتِ جَابِرٍ .)) قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ حَيَاءً لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِی ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ قَدْ جَاءَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ فَقَالَتْ أَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ سَأَلَكَ كَمِ الطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَدْ أَخْبَرْتَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا قَالَ فَذَهَبَ عَنِّی بَعْضُ مَا كُنْتُ أَجِدُ وَقُلْتُ لَقَدْ صَدَقْتِ فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ فَدَخَلَ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَا تَضَاغَطُوا ثُمَّ بَرَّكَ عَلَی التَّنُّورِ وَعَلَی الْبُرْمَةِ۔ قَالَ: فَجَعَلْنَا نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ فَنُثَرِّدُ وَنَغْرِفُ لَهُمْ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لِيَجْلِسْ عَلَی الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ)) فَإِذَا أَكَلُوا كَشَفْنَا عَنِ التَّنُّورِ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ فَإِذَا هُمَا أَمْلَأُ مَا كَانَا فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا أَمْلَأَ مَا كَانَا حَتّٰی شَبِعَ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ وَبَقِیَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا)) فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا ذٰلِكَ نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ۔ قَالَ :وَأَخْبَرَنِی أَنَّهُمْ كَانُوا ثَمَانَ مِائَةٍ أَوْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ أَيْمَنُ لَا أَدْرِی أَيُّهُمَا قَالَ۔

(ترجمہ) عبدالواحد بن ایمن مکی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ میں نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے کہا رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے ان سے سنی ہو تا کہ میں اسے روایت کرسکوں، جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گڈھا کھودر ہے تھے تین دن سے ہم نے کچھ نہیں کھایا تھا اور نہ ہمارے پاس کچھ تھا ہی، اس خندق میں ایک چٹان نما ٹکڑا حائل ہوگیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول خندق میں یہ چٹان حائل ہوگئی ہے، ہم نے اس پر پانی چھڑک دیا اور نبی ﷺ کھڑے ہوئے اس حال میں کہ آپ کے پیٹ سے پتھر بندھا ہوا تھا آپ نے کدال یا پھاوڑا اٹھایا تین بار بسم اللہ پڑھی اور ضرب لگائی تو وہ چٹان نما ٹکڑا بھربھرے تودے میں تبدیل ہوگیا، میں نے جب رسول اللہ ﷺ کا یہ حال دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے پیغمبر مجھے چھٹی دیدیجئے آپ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں گم پائے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر پا رہا ہوں تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ بیوی نے جواب دیا میرے پاس ایک صاع (تقریباً ڈھائی کیلو) جو کے دانے ہیں اور ایک یہ بھیڑ کا بچہ ہے

جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا پھر ہم نے جو پیسی اور بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور میں نے اس کی کھال اتاری اور ہانڈی چڑھادی آٹا گوندھ دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ آیا اور کچھ دیر انتظار کر کے پھر آپ سے اجازت چاہی اور آپ نے مجھے اجازت دیدی میں (گھر) آیا آٹا تیار ہو چکا تھا میں نے بیوی کو روٹی لگانے کے لئے کہا اور میں نے ہانڈی چولہے پر چڑھادی پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ خود چلیں اور دوایک آدمی بھی اپنے ساتھ لے چلیں، آپ ﷺ نے پوچھا: آخر کتنا کھانا ہے؟ عرض کیا ایک صاع جو اور ایک بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور کہدو کہ ہانڈی چولہے سے نہ اتارے اور تندور سے میرے آنے تک روٹی بھی نہ نکالے، پھر آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے کہا: چلو جابر کے گھر چلو، جابر کہتے ہیں مجھے اتنی شرم آئی کہ اللہ ہی جانتا ہے میں نے بیوی سے کہا: تمہاری ماں تمہیں گم پائے رسول اللہ ﷺ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں، انہوں نے کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے آپ سے پوچھا تھا کتنا کھانا ہے؟ میں نے کہا ہاں پوچھا تو تھا، کہنے لگیں اللہ اور اس کے رسول زیادہ علم رکھتے ہیں تم نے تو جو کچھ اپنے پاس ہے بتادیا تھا، جابر نے کہا بیوی کے یہ کہنے سے میرا ڈر خوف رفع ہوگیا اور میں نے کہا تم سچ کہتی ہو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور داخل ہوگئے اپنے صحابہ سے کہا، بھیڑ نہ لگانا، پھر آپ تندور اور ہانڈی پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی جابر نے کہا: ہم تندور سے روٹیاں اور ہانڈی سے سالن لینے اور اس کا ثرید بنا کر پروسنے لگے، اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا (ایک) تھالی پر سات یا آٹھ افراد بیٹھ جائیں جب وہ کھانا کھالیتے تو ہم تندور اور ہانڈی کو کھول کر دیکھتے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے نظر آتے ہم اسی طرح کھلاتے رہے اور جب تندور وہانڈی کو دیکھتے تو پہلے سے زیادہ بھرے نظر آتے یہاں تک کہ سب کے سب مسلمان شکم سیر ہوگئے اور اچھا خاصا کھانا بچا رہ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو بھوک کی مصیبت آپڑی ہے کھاؤ اور کھلاؤ لہٰذا ہم پورے دن کھاتے اور کھلاتے رہے۔

راوی نے کہا کہ مجھے انہوں نے بتایا کہ ان کی تعداد آٹھ سو تھی یا تین سو پتا نہیں انہوں نے کونسا عدد بتایا تھا۔

(**تخریج**) اس واقعے کی یہ سند ضعیف ہے اسے ابن ابی شیبة (١١٧٥٥) اور بیهقی نے دلائل النبوة (٣/٤٢٢) میں ذکر کیا ہے لیکن اس کی اصل صحیح بخاری (٤٠١١،٢١٤٢) وصحیح مسلم (٢٠٣٩) میں موجود ہے اس لئے واقعہ صحیح ہے۔

فوائد:......اس حدیث سے معلوم ہوا:

- رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کے ساتھ کام کرنا اور مشقتیں برداشت کرنا۔
- نبوت ورسالت کی نشانی چٹان کا تودہ بن جانا۔
- صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے بے لوث محبت۔

❀ جابر اوران کی بیوی کی فضیلت تھوڑے سے کھانے پر بھی کہتی ہیں جب اللہ کے نبی کو معلوم ہے کھانا کتنا ہے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کی خیر و برکت اور ایک اور معجزہ تھوڑا سا کھانا آٹھ سو یا تین سو آدمی کے لئے کافی ہونا اور دن بھر کھاتے پیتے رہنا۔

❀ رسول اللہ ﷺ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایثار و محبت کہ صرف اکیلے نہیں بلکہ اللہ کے بھروسے پر سب کو ساتھ لے چلے اور کھانا کھلایا، کسی صحابی کو کسی پر ترجیح نہ دی بلکہ سب کو مدعو کر لیا۔

44۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُوْ طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ أَنْ تَجْعَلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَعَامًا يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ ثُمَّ بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ لِلْقَوْمِ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ مَعَهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ طَعَامًا لِنَفْسِكَ خَاصَّةً فَقَالَ لَا عَلَيْكَ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ الْقَوْمُ قَالَ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوْا بِاسْمِ اللهِ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ كَمَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَقَالَ كُلُوْا بِاسْمِ اللهِ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا قَالَ وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا۔

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے ابوطلحہ نے (اپنی بیوی) ام سلیم (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بناؤ، انس نے کہا پھر ابوطلحہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ مجھے ابوطلحہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے تمام حاضرین سے کہا: چلو اٹھو چنانچہ آپ اور وہ تمام حاضرین چل پڑے، ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صرف آپ کے لئے کھانا تیار کرایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فکر نہ کرو چلو، چنانچہ آپ بھی چلے اور وہ تمام لوگ بھی نکل پڑے کھانا لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھانے پر رکھا اور بسم اللہ پڑھی (برکت کی دعا کی) پھر کہا اب دس دس آدمی کھانے کے لئے بلاؤ اس طرح دس آدمی آئے آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرو، کھانا شروع ہوا اور دسوں آدمی شکم سیر ہوئے اور باہر چلے گئے آپ ﷺ نے پھر پہلے ہی کی طرح کھانے پر ہاتھ رکھا اور اللہ کا نام لیا اور دس آدمیوں کو کھانے پر بٹھایا اور کہا بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو چنانچہ انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح اسّی آدمیوں نے کھانا کھایا اور پھر رسول اللہ ﷺ اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔

(**تخریج**) اس واقعے کی سند صحیح ہے اسے إمام مالك (١٩) امام بخاری (٣٥٧٨) امام مسلم (٢٠٤٠) ترمذی

(٣٦٣٤) ابویعلی (٢٨٣٠) ابن حبان (٥٢٨٥) وغیرہم نے ذکر کیا ہے۔

45۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِی عُبَيْدٍ أَنَّهُ طَبَخَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قِدْرًا فَقَالَ لَهُ ((نَاوِلْنِی ذِرَاعَهَا)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلَهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلَهُ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ أَنْ لَوْ سَكَتَّ لَأُعْطِيْتُ أَذْرُعًا مَا دَعَوْتُ بِهٖ۔

(ترجمہ) ابوعبید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ہانڈی پکائی آپ نے ان سے فرمایا: مجھے دستانہ (اگلے بازو کا گوشت) دینا اور آپ دستانہ پسند فرماتے تھے لہٰذا ابوعبید نے آپ کے لئے دستانہ پیش کیا پھر دوبارہ آپ نے طلب فرمایا تو دوبارہ حاضر خدمت کر دیا پھر آپ نے طلب فرمایا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول بکری کے کتنے دستانے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: اگر تم چپ رہتے تو جتنی بار میں طلب کرتا تم دستانے (بازو) لاتے اور پیش کرتے رہتے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے اور اسے طبرانی (٨٤٢) احمد (٦/٤٨٤) ابن حبان (٦٤٨٤) نے روایت کیا ہے۔

فوائد:

ان احادیث سے معلوم ہوا۔

- مہمان نوازی اور اس کی فضیلت۔
- نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام کی محبت۔
- بکری کے گوشت کو خصوصاً بازو اور دستانے کو پسند فرمانا۔
- جلد بازی کا نقصان۔
- کسی بات کی تاکید کے لئے قسم کھانے کا جواز جیسا کہ والذی نفسی بیده سے ظاہر ہوتا ہے۔

46۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ فَقَالَ أَبِی عَبْدُاللّٰهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِی نَظَّارِی أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتّٰى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّی وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّی أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِی بَعْدِی لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَیَّ۔ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِی النَّظَّارِيْنَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِی بِأَبِی وَخَالِی لِتَدْفِنَهُمَا فِی مَقَابِرِنَا فَلَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِی إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرُدُّوا الْقَتْلٰى فَتَدْفِنُوهَا فِی مَضَاجِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَدَدْنَاهُمَا فَدَفَنَّاهُمَا فِی مَضْجَعِهِمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَا أَنَا فِی خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِی سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِی رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللّٰـهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عُمَّالُ مُعَاوِيَةَ فَبَدَا فَخَرَجَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي دَفَنْتُهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ إِلَّا مَا لَمْ يَدَعِ الْقَتِيلَ۔ قَالَ فَوَارَيْتُهُ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي التَّقَاضِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أُصِيبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا مِنَ التَّمْرِ وَإِنَّهُ قَدِ اشْتَدَّ عَلَيَّ بَعْضُ غُرَمَائِهِ فِي الطَّلَبِ فَأُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ لَعَلَّهُ أَنْ يُنْظِرَنِي طَائِفَةً مِنْ تَمْرِهِ إِلَى هٰذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ۔ قَالَ: ((نَعَمْ اٰتِيكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَرِيبًا مِنْ وَسَطِ النَّهَارِ .)) قَالَ فَجَاءَ وَمَعَهُ حَوَارِيُّوهُ قَالَ فَجَلَسُوا فِي الظِّلِّ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا قَالَ وَقَدْ قُلْتُ لِامْرَأَتِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَائِيَّ الْيَوْمَ وَسَطَ النَّهَارِ فَلَا يَرَيَنَّكِ وَلَا تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي شَيْءٍ وَلَا تُكَلِّمِيهِ فَفَرَشَتْ فِرَاشًا وَوِسَادَةً وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلًى لِي اذْبَحْ هٰذِهِ الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ فَالْوَحَا وَالْعَجَلَ افْرُغْ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ فِيهَا حَتّٰى فَرَغْنَا مِنْهَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَسْتَيْقِظُ يَدْعُو بِطَهُورِهِ وَأَنَا أَخَافُ إِذَا فَرَغَ أَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغْ مِنْ طُهُورِهِ حَتّٰى يُوضَعَ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((يَا جَابِرُ أْتِنِي بِطَهُورٍ))۔ قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ وُضُوئِهِ حَتّٰى وُضِعَتِ الْعَنَاقُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ كَأَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ حُبَّنَا اللَّحْمَ ادْعُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيِّيهِ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوُضِعَ۔ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ مَجْلِسَ بَنِي سَلَمَةَ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ مَا يَقْرَبُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْذُوهُ ثُمَّ قَامَ وَقَامَ أَصْحَابُهُ فَخَرَجُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ۔ قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُمْ حَتّٰى بَلَغْتُ سُقُفَّةَ الْبَابِ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَتِي صَدْرَهَا وَكَانَتْ سِتِّيرَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلٰى زَوْجِي۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى زَوْجِكِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي فُلَانًا لِلْغَرِيمِ الَّذِي اشْتَدَّ عَلَيَّ فِي الطَّلَبِ فَقَالَ أَنْسِئْ جَابِرًا طَائِفَةً مِنْ دَيْنِكَ الَّذِي عَلٰى أَبِيهِ إِلٰى هٰذَا الصِّرَامِ الْمُقْبِلِ۔ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ وَاعْتَلَّ وَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مَالُ يَتَامٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ جَابِرٌ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِلْ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَوْفَ يُوَفِّيهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الشَّمْسُ قَدْ دَلَكَتْ قَالَ الصَّلَاةُ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ فَانْدَفَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لِغَرِيمِي قَرِّبْ أَوْعِيَتَكَ فَكِلْتُ لَهُ مِنَ الْعَجْوَةِ فَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَجِئْتُ أَسْعٰى إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِهِ كَأَنِّي شَرَارَةٌ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كِلْتُ لِغَرِيمِي تَمْرَهُ فَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ فَجَاءَ يُهَرْوِلُ قَالَ سَلْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ غَرِيمِهِ وَتَمْرِهِ قَالَ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ سَوْفَ يُوَفِّيهِ إِذْ أَخْبَرْتَ أَنَّ

اللّٰهَ سَوْفَ يُوَفِّيهِ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ وَرَدَّدَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلِمَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ مَا أَنَا بِسَائِلِهِ وَكَانَ لَا يُرَاجِعُ بَعْدَ الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَ مَا فَعَلَ غَرِيمُكَ وَتَمْرُكَ قَالَ قُلْتُ وَفَّاهُ اللّٰهُ وَفَضَلَ لَنَا مِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَرَجَعْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكِ أَنْ تُكَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَقَالَتْ تَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُورِدُ نَبِيَّهُ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ وَلَا أَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي۔

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین سے جہاد کے لئے نکلے تو میرے والد نے (مجھ سے) کہا کہ تم دیگر مدینہ والوں کی طرح دیکھ بھال کرنے والوں میں رہو تو کوئی مضائقہ نہیں یہاں تک کہ تمہیں پتہ چل جائے کہ ہمارا معاملہ کہاں تک پہنچتا ہے، اللہ کی قسم اگر مجھے اپنے بعد اپنی بیٹیوں کی فکر نہ ہوتی تو میں پسند کرتا کہ تم میرے سامنے شہید کر دیئے جاؤ اسی اثناء میں کہ میں اہل خانہ کی دیکھ بھال کرنے والوں میں سے تھا کہ میری پھوپھی میرے والد اور ماموں کو لے کر آئیں تا کہ ان دونوں کو ہمارے قبرستان میں دفن کر دیں کہ ایک شخص ندا دیتا آیا کہ نبی ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ شہیدوں کو واپس لاؤ اور جہاں وہ شہید ہوئے ہیں وہیں انہیں دفن کیا جائے لہٰذا ہم نے انہیں وہیں لوٹا دیا اور جہاں وہ شہید ہوئے تھے وہیں انہیں دفن کر دیا (وقت گزرتا گیا) جب معاویہ بن ابی سفیان کا دور خلافت آیا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا: اے عبداللہ کے بیٹے جابر! تمہارے والد پر سے معاویہ کے کارندوں نے مٹی ہٹائی اور وہ ظاہر ہو گئے اور ان میں سے ایک حصہ ظاہر ہو گیا ہے میں اس کی طرف گیا تو انہیں بالکل ویسا ہی پایا جیسے اُنہیں دفن کیا تھا کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ میں نے پھر انہیں مٹی میں چھپا دیا۔

اور میرے باپ نے اپنے اوپر کھجور کا قرض چھوڑا تھا اور کچھ قرض دینے والوں نے مجھ پر تقاضے میں بڑی سختی کی لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد فلاں دن شہید ہو گئے اور انہوں نے کچھ کھجوروں کا قرض چھوڑا ہے اور کچھ قرض دینے والوں نے قرض واپس لینے کے لیے سختی کی ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد فرمائیں تا کہ وہ مجھے کچھ کھجور کے لئے آئندہ کٹائی تک کے لئے مہلت دیدیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ان شاء اللہ دوپہر تک تمہارے پاس آؤں گا۔

جابر نے کہا: آپ مع اپنے حواریین کے تشریف لائے اور سائے میں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اپنی بیوی کو بتا دیا تھا کہ دوپہر کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے لہٰذا پردے میں رہنا اور رسول اللہ ﷺ کو میرے گھر میں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دینا اور نہ تم ان سے کوئی بات کرنا، چنانچہ اس نے بستر اور تکیہ لگا دیا آپ سر رکھ کر سو گئے تو میں نے اپنے غلام سے کہا بکری کا یہ بچہ ذبح کر دو جو پالتو بہت تندرست تیز رو، پھرتیلا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے اس سے فارغ ہو جاؤ لہٰذا ہم دونوں اس میں لگ گئے اور فارغ بھی ہو گئے اور آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے ہیں تو پانی طلب کرتے ہیں مجھے ڈر ہے

کہ جب منہ ہاتھ دھولیں تو چلے نہ جائیں اس لئے جب تک آپ منہ دھوئیں وہ بکری کا بچہ آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے اور جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا: جابر پانی لاؤ، کہا: حاضر ہے اور آپ وضو سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے وہ مسلم بکری کا بچہ پیش کر دیا گیا۔ آپ نے جابر کی طرف دیکھا اور فرمایا: شاید تمہیں معلوم ہے کہ گوشت ہمیں پسند ہے؟ جاؤ ابوبکر کو بھی بلالاؤ اور آپ کے ساتھ جو آپ کے صحابہ آئے تھے انہیں بھی بلالیا اور کھانا منگا کر رکھا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرو چنانچہ ان سب نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا تناول کیا اور اس میں سے بہت سارا گوشت بچ بھی گیا اور اللہ کی قسم بنوسلمہ کی بیٹھک کے لوگ ان کو دیکھ رہے تھے یہ ان کی نظر میں زیادہ اچھا تھا وہ اس لئے قریب نہیں آئے کہ مبادا آپ کو تکلیف نہ ہو۔

پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کھڑے ہوئے اور ان کے پاس سے ہٹ آئے اور آپ ﷺ یہ فرماتے جاتے تھے: میری پشت فرشتوں کے لئے چھوڑ دو میں دروازے کی چوکھٹ تک ان کے پیچھے گیا کہ میری بیوی نے باپردہ سر نکالا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اور میرے شوہر کے لئے دعا فرما دیجئے آپ نے دعا کی اللہ تمہارے لئے اور تمہارے شوہر کے لئے رحمت و برکت نازل فرمائے۔ پھر آپ نے فرمایا: فلاں شخص کو بلاؤ وہی جس نے مجھ سے اپنا قرض مانگنے میں سختی کی تھی اور اس سے کہا: جابر کو کچھ مہلت دیدو اس کے باپ کے اوپر جو قرض تھا اس میں سے کچھ آئندہ کٹائی کے وقت لے لینا اس نے جواب دیا نہیں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا عذر یہ پیش کیا کہ یہ یتیموں کا مال ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جابر کہاں ہیں؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں یہاں موجود ہوں آپ نے فرمایا: (جو کچھ تمہارے پاس ہے) ان کو تول کر دیدو اللہ تعالیٰ پورا کرائے گا آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو سورج ڈھل رہا تھا آپ نے فرمایا: ابوبکر چلو نماز کے لئے چنانچہ سب لوگ نماز کے لئے روانہ ہو گئے میں نے اپنے قرض خواہ سے کہا لاؤ اپنا برتن قریب لاؤ اور میں نے عجوہ کھجور تولنی شروع کی تو اللہ نے پوری بھی کرادی اور قرض کے بعد کافی ساری بچ بھی گئی۔ میں دوڑتا ہوا گویا کہ میں آگ سے اڑنے والا شرارہ تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد آیا دیکھا کہ آپ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے قرض خواہ کے لئے عجوہ کھجوریں تولیں تو وہ نہ صرف پوری ہو گئیں بلکہ کافی ساری بچ بھی گئیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عمر بن الخطاب کدھر ہیں؟ چنانچہ عمر (رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے تشریف لائے آپ نے ان سے فرمایا: جابر سے ان کے قرض خواہ اور کھجوروں کے بارے میں دریافت کرو انہوں نے جواب دیا جب مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دے تو پھر پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں (یعنی یقیناً اللہ نے اس سے قرض پورا ادا کروا دیا ہوگا) آپ ﷺ نے تین بار ان سے یہی کہا اور تینوں بار انہوں نے یہی جواب دیا کہ مجھے یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ تین بار سے زیادہ کسی بات کو لوٹاتے نہیں تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے قرض مانگنے والے نے کیا کیا اور تمر کھجور کا کیا بنا؟ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے قرض کی مقدار پوری فرما دی اور بہت سی

کھجوریں بچی رہ گئیں۔

پھر میں اپنے گھر واپس آیا اور بیوی سے کہا میں نے تم سے منع نہیں کیا تھا کہ میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ سے بات نہ کرنا ؟ تو اس (نیک بخت) نے جواب دیا: آپ کا کیا خیال ہے اللہ تعالی میرے گھر میں اپنے نبی کو بھیجے اور آپ واپس تشریف لے جائیں اور میں اپنے اور آپ کے لئے دعا کی بھی درخواست نہ کروں؟

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کو امام احمد(٣٩٧/٣) و امام حاکم نے مستدرك (٤/ ١١٠) میں اور ابویعلی نے مسند (٢٠٧٧)میں اور ابن حبان نے صحیح(٩١٦) میں روایت کیا ہے۔

فوائد: ......اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا سچا رسول اور اللہ کے برگذیدہ بندہ ہونا ثابت ہوا ادھر دعا کی ادھر شرف قبولیت۔

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آپ سے محبت اور ایمان ویقین عمر (رضی اللہ عنہ) کیسے فرماتے ہیں۔ کہ جب مجھے معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول اور مستجاب الدعوۃ ہیں تو مجھے یقین ہے کھجوروں میں برکت ہوئی ہوگی، اور یہ معجزہ ضرور ظہور پذیر ہوا ہوگا۔

☆ جابر (رضی اللہ عنہ) کی بیوی کا منع کئے جانے کے باوجود دعا کے لئے درخواست کرنا شوہر کی نافرمانی نہیں تھی اس طرح جب اس نیک کام کے لئے شوہر کے حکم کی پیروی نہ کرے تو اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔

☆ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شہید کے جسم کو مٹی گلاتی نہیں وہ ایسا ہی قیامت تک رہے گا اور یہ اللہ کے راستے میں شہید ہونے والے مومن بندے کی توقیر وعظمت ہے۔

☆ وکانت ستیرۃ سے واضح ہوا کہ صحابیات پردہ کرتی اور چہرہ چھپاتی تھیں۔

☆ اس حدیث میں جابر رضی اللہ عنہ کی غیرت وحمیت دیکھئے کہ اشرف الکائنات سید ولد آدم کے سامنے آنے سے اپنی بیوی کو روکتے ہیں اور وہ باپردہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آتی ہیں، آج کے مسلمانوں کی بے غیرتی دیکھئے کہ بلا حجاب بے پردہ اپنی بہن، بیٹی اور بیوی کو پیروں فقیروں اور شیطانوں کے حجرے میں تنہا داخل کر دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

[8]..... بَاب مَا أُعْطِىَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ

نبی کریم ﷺ کو جو فضیلت عطا کی گئی اس کا بیان

47۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِى حَكِيمٍ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظَّالِمِيْنَ﴾ اَلْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ قَالُوْا فَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾ فَأَرْسَلَهٗ إِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

(ترجمہ) عبداللہ عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور آسمان والوں پر فضیلت عطا کی لوگوں نے پوچھا: اے عباس کے بیٹے! آسمان والوں پر کیسی فضیلت عطا فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے آسمان میں رہنے والوں کے لئے فرمایا:

ان میں سے کوئی بھی کہدے کہ اللہ کے سوا میں عبادت کے لائق ہوں تو ہم اسے دوزخ کی سزا دیں گے ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ (الانبیاء: ۲۹/۱۷) (یعنی بزرگی کے باوجود وہ جہنم رسید ہوں گے)

اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: (اے نبی بے شک ہم نے آپ کو ایک ظاہر فتح دی ہے تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے کئے ہوئے اور جو پیچھے رہے اللہ تعالیٰ معاف فرما دے۔ الفتح: ۲۶/ ۲،۱) (یعنی آپ جو بھی کریں اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں آپ ﷺ کا کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

انہوں نے کہا: پھر تمام انبیاء پر آپ کی کیا فضیلت ہے؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ہم نے ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کردے۔ ابراہیم: ۱۳/۴)

اور محمد ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔ سبا: ۲۸) پس آپ کی رسالت تمام جن وانسان کے لئے ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور یہ اثر مستدرك حاكم (۲/۳۵۰) معجم الطبراني الكبير (۱۱۶۱۰) دلائل النبوة (۵/۴۸۶) وغیرہ میں منقول ہے۔

48۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُونَهٗ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَتَسَمَّعَ حَدِيثَهُمْ فَإِذَا بَعْضُهُمْ يَقُوْلُ عَجَبًا إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيلًا فَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُهٗ! وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا﴾ وَقَالَ آخَرُ فَعِيسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوحُهٗ وَقَالَ آخَرُ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيسٰى رُوحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ كَذٰلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ

اَلْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ)) .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ساتھی بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے قریب ہوئے اوران کی باتیں سنیں کسی نے کہا: تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا اورابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا اس سے بھی عجیب تر ہے ایک نے کہا: اورعیسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے کلمہ "کُـــنْ" سے پیدا ہوگئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے کسی نے کہا: اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ان کو چن لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے آئے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری باتیں سنیں اور سنا تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کے خلیل ہونے پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ کے اللہ سے نجی (سرگوشی کرنے والا) ہونے پر اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور تمہیں تعجب ہے عیسیٰ کے کلمۃ اللہ وروحہ ہونے پر وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کے پسندیدہ ہونے پر وہ بھی ایسے ہی ہیں (یعنی یہ سب صحیح ہے) اور سنو! میں (بھی) اللہ کا محبوب ہوں اور اس پر فخر نہیں اور میں ہی قیامت کے دن حمد کے جھنڈے کو اٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کے لوگ ہوں گے۔ اس پر بھی کوئی فخر نہیں، اور میں ہی سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور وہ پہلا شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اس پر بھی کوئی فخر نہیں، اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنت کے دروازوں کی زنجیریں کھٹکھٹائے گا اور وہ میرے لئے کھول دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اس میں بھی فخر نہیں، اور میں اللہ کے نزدیک اگلے پچھلے سب لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ومکرم ہوں اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد ہیں جو صحیح ہیں۔ دیکھئے: ترمذی (٣٦٢٠) مسند ابی یعلی (٣٩٥٩، ٣٩٦٤) ابن حبان (٦٢٤٢) نیز آگے دیکھئے حدیث نمبر ٥٣۔

49- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُكُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ .))

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں (یعنی قبر سے) اور میں ان کا راہبر ہوں گا جب وہ (اللہ کی درگاہ میں) حاضر ہوں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ خاموش ہوں گے اور میں جب وہ روک لئے جائیں گے ان کی شفاعت وسفارش کرنے والا ہوں اور جب مایوس ہوجائیں گے میں ہی خوشخبری سنانے والا ہوں، عز وشرف اور کنجیاں اس دن میرے ہی پاس ہوں گی اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں اپنے رب کے نزدیک میں سب سے زیادہ معزز ومکرم ہوں ہزاروں خادم میرے اردگرد گھومیں گے گویا کہ وہ چھپائے ہوئے ہیرے

اور بکھرے ہوئے موتی ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔امام ترمذی نے جامع(٣٦١٤) میں ذکر کیا اور حسن غریب کہا ہے۔بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ (٥/٤٨٤) میں روایت کیا ہے وہ بھی ضعیف ہے لیکن یہ صفات دیگر صحیح احادیث میں بھی موجود ہیں جیسا کہ اگلی احادیث میں آگے آ رہا ہے۔

50۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ صَالِحٍ هُوَ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي الدُّئِلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ))۔

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں، میں خاتم النّبیین ہوں اس میں بھی فخر نہیں، میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔دیکھئے:التاریخ الکبیر للبخاری(٤/٢٨٦) ابن حبان فی الثقات (٦/٤٥٥) المعجم الأوسط (١٧٢) دلائل النبوۃ(٥/٤٨٠)۔

51۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا وَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ كَذَا وَجَمَعَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ أَصَابِعَهُ وَحَرَّكَهَا قَالَ وَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ مَسِسْتَ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطِنِيهَا أُقَبِّلْهَا۔

(ترجمہ) روایت ہے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا، انس نے کہا: گویا کہ اب بھی میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ کو حرکت کرتے دیکھ رہا ہوں۔ سفیان رحمہ اللہ نے اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ابوعبداللہ نے اپنی انگلیاں جمع کیں اور انہیں حرکت دی راوی نے کہا: ثابت نے ان سے کہا: تمہارا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے مس ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، کہا: مجھے دیجئے تا کہ میں اس کا بوسہ دے سکوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اسے ترمذی (٣١٤٧) وحمیدی (١٢٣٨) نے روایت کیا ہے۔لیکن آپ کا سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانا درست ہے کما تقدم اور جیسا کہ امام احمد نے مسند (٣/١٤٤) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے صحیح مسلم (١٩٦) میں بھی روایت ہے۔

فوائد: ......ان احادیث سے رسول اللہ ﷺ کی فضیلت معلوم ہوئی کہ آپ سب سے پہلے شخص ہوں گے جو

جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔

❀ راوی نے اپنے قول کی صداقت کے لئے جو کیفیت دیکھی بیان کر دی۔

❀ اسلاف کرام کی رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت۔

❀ بزرگ ہستی کے ہاتھ کا بوسہ دینا درست ہے۔ بعض علماء نے اسے صرف والدین کے ساتھ خاص کیا ہے۔ واللہ اعلم

52۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ))۔

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا شخص ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (١٩٦) ومصنف ابن ابی شیبه (١١٦٩٧) ودلائل النبوة (٤٧٩/٥) وغيرهم۔

53۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا فَيَقُولُونَ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيرٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُولُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيَقُولُ اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُّ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذٰلِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ وَفُرِغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ وَأُدْخِلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ مَعَ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ أَهْلُ النَّارِ مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتُحِشُوا فَيُدْخَلُونَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ۔

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوسنا آپ فرماتے تھے: ''میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں کہ میرے سر سے قیامت کے دن زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں، مجھے حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا عطا کیا جائے گا اور کچھ فخر نہیں، میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں اس میں بھی کوئی فخر نہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا بھی میں ہی ہوں اور کچھ فخر نہیں میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر اس کے کُنڈے بجاؤں گا تو وہ کہیں گے یہ کون ہے؟ میں جواب دوں گا کہ میں محمد ہوں وہ میرے لئے دروازے کھول دیں گے تو میں اپنے سامنے جبار (قہر وغضب والا) کو پاؤں گا۔ میں سجدے میں گر جاؤں گا (رب ذوالجلال) فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور گفتگو کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی، آپ مانگئے مراد پوری کی جائے گی، شفاعت کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: میری اُمت اے میرے پروردگار! ارشاد ہوگا اپنی امت کے پاس جایئے جس کے دل میں بھی جو کے دانے برابر بھی ایمان ہو اس کو جنت میں داخل کر دیجئے۔ میں جاؤں گا اور جس کے دل میں بھی اتنا ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کرادوں گا، سامنے میرے (میرا رب) جبار ہوگا میں اسے سجدہ کروں گا ارشاد ہوگا: اے محمد سر اٹھایئے اور بات کیجئے سنی جائے گی آپ جو مانگیں گے دیا جائے گا شفاعت کریں گے قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میری امت میری امت، ارشاد ہوگا جاؤ اپنی امت کے پاس اور جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے جنت میں داخل کردو میں امت کے پاس آؤں گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے بھر بھی ایمان پاؤں گا اسے جنت میں داخل کرادوں گا اس وقت تک حساب کتاب سے فراغت ہوچکی ہوگی اور میری امت میں سے جو باقی بچے ہوں گے جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے دوزخ والے کہیں گے تم سے زیادہ کوئی غنی نہیں تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک وساجھی بھی نہیں بناتے تھے زبردست تسلط والا (جبار) فرمائے گا: میری عزت کی قسم میں انہیں جہنم سے آزاد کردوں گا چنانچہ وہ بھی دوزخ سے نکال لئے جائیں گے اور ان کے چہرے جھلسے ہوئے ہوں گے وہ سب نہر حیاۃ میں ڈالے جائیں گے اور وہ اس میں سے ایسے اُگیں گے جیسے پانی کے خس وخاشاک میں سے (سبزہ) اُگتا ہے اور ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ اللہ کے آزاد کردہ لوگ ہیں، پھر ان کو لے جا کر جنت میں داخل کردیا جائے گا ان سے اہل جنت کہیں گے یہ جہنمی لوگ ہیں، جبار فرمائے گا (نہیں) یہ جبار کے آزاد کردہ ہیں۔

تخریج اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اسے امام احمد (١٤٤/٣) ابن منده (٨٧٧) اور بیہقی نے دلائل النبوة (٤٧٩/٥) میں ذکر کیا ہے۔ امام احمد نے صحیح سند سے بھی اسے مسند (١٤٥/٣) میں ذکر کیا ہے لہٰذا اس کا معنی صحیح ہے۔

54۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ غَنْمٍ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَشَقَّ بَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ قَلْبٌ وَكِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ

وَعَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُقَفِّيْ الْحَاشِرُ خُلُقُكَ قَيِّمٌ وَلِسَانُكَ صَادِقٌ وَنَفْسُكَ مُطْمَئِنَّةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَكِيعٌ يَعْنِي شَدِيدًا۔

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن غنم نے روایت کیا کہ جبریل (علیہ السلام) رسول اللہ ﷺ کے پاس اُترے، آپ کا پیٹ چاک کیا پھر فرمایا: سخت مضبوط دل ہے جس میں دو سننے والے کان اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، محمد اللہ کے آخری رسول اور حاشر (جمع کرنے والے) ہیں۔ آپ کے اخلاق پاکیزہ ہیں اور آپ کی زبان سچی ہے اور نفس مطمئن ہے۔

امام دارمی نے فرمایا: ''وکیع'' کے معنی شدید کے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کئی خرابیاں ہیں ابن غنم تابعی ہیں لہٰذا مرسل ضعیف ہے لیکن شق بطن کا واقعہ مشہور اور صحیح ہے، نیز رسول اکرم ﷺ کی مذکورہ بالا صفات بھی صحیح اور معروف ومشہور ہیں۔

55۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُوْمَ وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْاٰخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِيْ فِي أُمَّتِيْ وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ۔

(ترجمہ) عمرو بن قیس سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کی گھڑی میں دیکھا اور اس نے (زمانے کو) میرے لئے مختصر کردیا اس طرح ہم سب (قوموں) کے آخر میں آئے، لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے لوگ ہوں گے میں (تم سے) ایک بات بنا فخر کے کہہ رہا ہوں: ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں اور موسیٰ اللہ کے مخلص دوست اور میں اللہ کا محبوب ہوں حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں وعدہ فرمایا اور تین چیزوں سے انہیں چھٹکارہ نصیب فرمایا ہے: ان سب کو قحط سالی میں مبتلا نہ کرے گا (یعنی ساری امت پر یکبارگی عذاب نہ آئے گا) نہ ان کا کوئی دشمن ان سب کو نیست ونابود کر سکے گا اور ساری امت کو گمراہی پر جمع نہ ہونے دے گا۔

(**تخریج**) یہ سند دوعلتوں کی وجہ سے ضعیف ہے عبداللہ بن صالح ضعیف اور اس میں انقطاع ہے۔ دیکھئے: البدایہ والنہایہ (٦/ ٢٧٠) کنزالعمال (٣٢٠٨٠)۔

فائدہ:......یعنی ساری امت نہ قحط سالی میں مبتلا ہوگی نہ جڑ سے ختم ہوگی اور نہ ہی سب کے سب یکبارگی گمراہ ہوں گے۔

[9]..... بَاب مَا أُكْرِمَ النَّبِيّ ﷺ بِنُزُولِ الطَّعَامِ مِنَ السَّمَاءِ

نبی کریم ﷺ کی تکریم میں آسمان سے کھانا اترنے کا بیان

56۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ السَّكُونِيَّ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ سَلَمَةَ السَّكُونِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أُتِيتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ أُتِيتُ بِطَعَامٍ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا فُعِلَ بِهِ قَالَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنِّي غَيْرُ لَابِثٍ فِيكُمْ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ تَلْبَثُونَ حَتَّى تَقُولُوا مَتَى مَتَى ثُمَّ تَأْتُونِي أَفْنَادًا يُفْنِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوتَانٌ شَدِيدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ۔

(ترجمہ) مسلمہ السکونی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو آسمان سے کھانا مہیا کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے پاس کھانا لایا گیا اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس میں سے کچھ بچا بھی تھا فرمایا: ہاں بچا تھا کہا: پھر وہ کیا ہوا؟ فرمایا: آسمان پر اٹھالیا گیا اور مجھے وحی کی گئی کہ میں تمہارے ساتھ بہت کم ٹھہروں گا اور تم لوگ موجود رہو گے اور کہنے لگو گے کب کب؟ (قیامت آئے گی) پھر تم چھوٹی ٹولیوں میں میرے پاس ایک دوسرے کے ساتھ قتل وغارتگری کرتے ہوئے آؤ گے قرب قیامت بہت اموات ہونگی اور اس کے بعد زلزلوں کے سال آئیں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن مسند ابی یعلی (٦٨٦١) اور صحیح ابن حبان (٦٧٧٧) میں صحیح سند سے موجود ہے۔ دیکھئے: موارد الظمان (١٨٦١)

57۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا إِلَى الظُّهْرِ مِنْ غُدْوَةٍ يَقُومُ قَوْمٌ وَيَجْلِسُ آخَرُونَ۔ فَقَالَ رَجُلٌ لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

(ترجمہ) سمرہ بن جندب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید سے بھرا ہوا ایک برتن لایا گیا اور لوگوں کے سامنے رکھ دیا گیا اور صبح سے دوپہر تک لوگ باری باری اس سے کھانا تناول کرتے رہے ایک جماعت کھڑی ہوتی اور دوسری جماعت بیٹھ جاتی۔ ایک آدمی نے سمرہ بن جندب سے کہا: کیا اس برتن یا پیالے میں اور کچھ ڈالا گیا تھا؟ سمرہ نے کہا: تمہیں تعجب کیوں ہے؟ اور انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا: اس میں وہاں سے کھانا آرہا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١١٧٥٤) ترمذی (٣٦٢٩) ودلائل النبوة

(٩٢/٦) صحيح ابن حبان (٦٥٢٩)۔ دیکھئے: موارد الظمان (٢١٤٩)

فوائد:

☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زکریا اور مریم علیہ السلام کی طرح رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی کبھی کبھی آسمان سے رزق آتا تھا۔

☆ اس حدیث سے رسول اکرم ﷺ کا یہ معجزہ وکرامت ثابت ہوئی کہ ثرید کا ایک چھوٹا سا برتن اور اس سے لوگ صبح سے شام تک کھاتے رہے۔

☆ یہ کرامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی جو اس نے اپنے بندے اور رسول ﷺ کو عطا کی ورنہ انسان کے بس میں کچھ نہیں ہے جیسا کہ سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ کھانا وہاں سے آ رہا تھا۔

[10]..... بَاب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی (کریم ﷺ) کے حسن وجمال کا بیان

58۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ قَالَ فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ۔

(ترجمہ) جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں سرخ لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف اور کبھی چودھویں کے چاند کی طرف دیکھتا اور میری نظر میں تو آپ چودھویں کے چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اسی سند سے یہ روایت ترمذی (٢٨١٢) معجم الکبیر (١٨٤٢) مستدرك الحاكم (١٨٦/٤) ودلائل النبوة (١٩٦/١) میں مروی ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے مسند ابی یعلی (١٦٩٩) میں موجود ہے۔

59۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي الثَّابِتِ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيْلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَخِيْ مُوْسٰى عَنْ عَمِّهِ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ثنایا (سامنے کے دو دانت) میں جھری تھی جب آپ گفتگو فرماتے تو ان دونوں دانتوں کے درمیان نور کی شعاعیں پھوٹتی دیکھی جاتیں۔

(تخریج) اس روایت میں ایک راوی عبدالعزیز متروک ہے اور اس کو ترمذی نے شمائل (١٤) میں فسوی نے المعرفة

والتاريخ (٢٨٨/٣) میں بیهقی نے الدلائل (٢١٥/١) میں اور بغوی نے شرح السنه (٣٦٤٤) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

60۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْجَدَ وَلَا أَجْوَدَ وَلَا أَشْجَعَ وَلَا أَوْضَأَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مدد کرنے والا، سخاوت کرنے والا، بہادر اور خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

(تخریج) اس سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور اسی سند سے یہ روایت مسلم (٢٣٠٧) وطبقات ابن سعد میں موجود ہے۔

61۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً۔

(ترجمہ) ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے رُبیع بنت معوّذ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی صفات سے آگاہ کیجئے انہوں نے کہا: بیٹے! اگر تم انہیں ﷺ کو دیکھتے تو سمجھتے کہ سورج طلوع ہو گیا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اسی سند سے طبرانی نے اسے معجم کبیر (٦٩٦) واوسط (٤٤٥٥) اور بیہقی نے الدلائل (٥٥١) میں ذکر کیا ہے۔ مجمع البحرین (١٨٧/٦، ١٨٨) (٣٥٦٣) میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا خوبصورت شمس وقمر کے مانند روشن چہرہ مُسلّم ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

62۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ حَرِيرَةً وَلَا دِيبَاجَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ وَلَا شَمِمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَتِهِ مِسْكَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چمکیلے صاف رنگ کے تھے، آپ کا پسینہ موتی کی طرح تھا چلتے تو آگے کی طرف جھکے ہوئے اور میں نے ریشم سے زیادہ آپ کی ہتھیلیوں کو نرم وملائم پایا اور میں نے مشک وعنبر میں بھی وہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسد مبارک میں تھی۔

(تخریج) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (٣٥٦١) صحیح مسلم (٢٣٣٠) مسند احمد (١٠٧/٣) ومسند ابی یعلی (٢٧٨٤)۔

فوائد:

❀ ان تمام روایات واحادیث سے رسول اکرم ﷺ کا رنگ، چلنے کا انداز، خوبصورتی، وملائمت ثابت ہوتی ہے آپ

کے جمال اور خوبصورتی کا نقشہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیارے انداز میں کھینچا ہے۔

وشمس الناس تطلع بعد فجرٍ و شمس تطلع بعد العشاء

''لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے لیکن میرا سورج تو عشاء کے بعد نکلتا ہے۔''

اور آپ کا یہ معجزہ تھا کہ بدن اور پسینے سے ایسی خوشبو پھوٹتی تھی جو مشک وعنبر سے بھی زیادہ اچھی وبہتر ہوتی۔ سچ ہے:

حسنِ یوسف دمِ عیسی یدِ بیضاداری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

63۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ هَلَّا صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسِسْتُ بِيَدِي دِيبَاجًا وَّلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا وَجَدْتُّ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرْفِ أَوْ رِيحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی کبھی آپ نے مجھ سے ''اف'' تک نہ کہا۔ نہ کسی چیز کے کرگزرنے پر یہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا۔ انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے دیباج وحریر سے زیادہ نرم ملائم رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو پایا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو کو ہر قسم کی خوشبو سے اچھا پایا۔

(**تخریج**) یہ متفق علیہ روایت ہے تخریج پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے نیز دیکھئے مسند ابی یعلی (۲۹۹۲) وصحیح ابن حبان (۲۸۹۳)۔

فوائد:

❀ اس حدیث سے انس رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جنہوں نے دس سال تک پیغمبر اسلام کی خدمت کی۔

❀ نبی کریم ﷺ کے اخلاق کریمانہ اور حسن سلوک کی واضح دلیل کہ خادم کو بھی کبھی اُف نہ کہا اور نہ کبھی یہ کہا ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا۔

❀ آپ کے دست مبارک کا نرم وملائم ہونا اور آپ کے پسینے کی خوشبو کا بے حد خوشبودار ہونا بھی اس صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

64۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ خُدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ

فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(ترجمہ) حبیب بن خدرہ سے مروی ہے کہ بنوحریش کے ایک آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو رجم کیا تو میں اپنے والد کے ساتھ تھا جب ماعز کے پتھر لگا میرے اوپر خوف طاری ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے چمٹالیا آپ کی بغل سے میرے اوپر آپ کا پسینہ آگیا جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مثل تھی۔

(تخریج) حبیب بن خدرہ تابعی کے علاوہ تمام راوی اس روایت کے ثقہ ہیں۔

فائدہ:......اس روایت سے رسول اللہ ﷺ کی بچوں سے محبت وشفقت ثابت ہوتی ہے۔

65۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ أَرَأَيْتَ كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

(ترجمہ) براء (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو تلوار کی طرح دیکھا (یعنی کیا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا اور پتلا تھا)؟ انہوں نے کہا نہیں آپ کا چہرہ مبارک تو چودھویں کے چاند کی طرح (گول اور خوبصورت) تھا۔

(تخریج) یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (۳۵۵۲) وصحیح ابن حبان (۶۲۸۷)۔

66۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِطِيبِ الرِّيحِ الطَّيِّبِ۔

(ترجمہ) ابراہیم (رحمہ اللہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات میں بھی اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔

(تخریج) یہ روایت موقوف ہے اور اس کو ابن ابی شیبۃ (۹/۲۵) نے ذکر کیا ہے لیکن نبی کریم ﷺ کی خوشبو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

67۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا أَوْ لَا يَسْلُكُ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ۔

(ترجمہ) روایت ہے جابر (رضی اللہ عنہ) سے نبی کریم ﷺ کسی راستے سے گزر جاتے تو آپ کے پیچھے جو بھی اُس راستے سے گزرتا وہ آپ کی خوشبو یا آپ کے پسینے کی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ اس راستے سے گزرے ہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں دو راوی ایسے نئے ہیں جن کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل نہیں اور وہ ہیں اسحاق الهاشمی اور مغیرہ بن عطیہ اور اسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۱/۳۹۹) میں ذکر کیا ہے۔

(تشریح) ان تمام روایات سے نبی کریم ﷺ کی خوشبو ثابت ہے گرچہ ان روایات میں کچھ کلام ہے لیکن آپ ﷺ

کے پسینے کی خوشبو صحیح حدیث سے ثابت ہے جیسے حدیث ام انس اور ام سلیم میں ہے جو صحیح مسلم (۲۳۳۱) میں ہے اور امام بخاری رحمة الله علیه (۳۵٦۱) نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

[11]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ كَلَامِ الْمَوْتٰى

نبی کریم ﷺ کا مُردوں سے بات کرنے کا بیان

68۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ فَأَهْدَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً فَتَنَاوَلَ مِنْهَا وَتَنَاوَلَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ تُخْبِرُنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ وَإِنْ كُنْتَ مَلِكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ فَقَالَ فِي مَرَضِهِ مَا زِلْتُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ أَبْهَرِي۔

(ترجمہ) ابوسلمۃ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ (کی چیز) کھا لیتے تھے لیکن صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے، خیبر کی ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی زہریلی بکری کا ہدیہ پہنچایا آپ ﷺ اور بشر بن البراء نے اس میں سے کچھ تناول فرمالیا، پھر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا اور فرمایا: اس بکری نے مجھے خبر دی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے اثر سے بشر بن براء (رضی اللہ عنہ) تو فوت ہو گئے نبی ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور دریافت کیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس عورت نے جواب دیا: اگر آپ (سچے) نبی ہیں تو یہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے گی اور اگر بادشاہ ہیں تو ہمیں آپ سے (چھٹکارہ) راحت مل جائے گی۔ آپ اپنے مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے: خیبر میں میں نے جو گوشت کھایا تھا اس کا اثر اور الم اب محسوس کرتا ہوں اور اب میری شریان پھٹنے کا وقت آ گیا ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل ہے لیکن حسن ہے۔اسے ابوداود (٤٥١١) ابن سعد (١/١١٢) اور بیہقی نے دلائل النبوۃ (٤/٢٦٢) میں ذکر کیا ہے۔

69۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ الرَّهْطُ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا أَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَمَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْنِي هٰذِهِ فِي يَدِيَ الذِّرَاعُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَمَاذَا أَرَدْتِ إِلٰى ذٰلِكَ)) قَالَتْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِيْ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ بَيَاضَةَ بِالْقَرْنِ

وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مِنْ بَنِي ثُمَامَةَ وَهُمْ حَيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ۔

(ترجمہ) امام زہری سے مروی ہے کہ جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے تھے کہ خیبر کی ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری زہر آلود کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کی آپ نے اس کا دستانہ لے کر کچھ گوشت تناول فرمایا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: (بس) اپنے ہاتھ روک لو اور آپ نے اس عورت کو بلایا اور دریافت کیا: کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ اس نے جواب دیا ہاں لیکن آپ کو کس نے بتایا؟ آپ نے فرمایا مجھ سے خود اس دستانے (دست کا گوشت) نے کہا جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے کہا: بیشک میں نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پھر تیرا ارادہ کیا تھا وہ بولی مین نے سوچا اگر آپ نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہ دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہم کو آپ کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف فرمادیا اور اس کو کچھ سزا نہ دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض وہ لوگ جنہوں نے وہ گوشت کھالیا تھا وفات پا گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی زہر کی وجہ سے اپنے پچھنے لگوائے۔ ابوہند نے گائے کی سینگ اور چھری سے پچھنے لگائے (ابوہند انصار کے ایک قبیلہ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے)

(**تخریج**) یہ حدیث منقطع اور ضعیف ہے۔ ابوداود (٤٥١٠) اور دلائل النبوہ للبیہقی (٢٦٢/٤) میں اسی سند سے مذکور ہے۔ لیکن آنے والی حدیث اس کی شاہد ہو سکتی ہے جسے امام احمد و بخاری وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

70۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ۔فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوْا أَبُونَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَ فِيْ أَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوْا نَكُوْنُ فِيهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِيهَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں جتنے یہودی ہیں سب کو میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع کئے گئے، آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم مجھے صحیح صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے کہا ہاں اے ابوالقاسم!

آپ نے پوچھا تمہارا پردادا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا تمہارا پردادا تو فلاں ہے، اس پر وہ بولے آپ نے سچ اور درست فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: اگر میں تم سے کوئی اور سوال کروں تو کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے، جیسا کہ ابھی پردادا کے بارے میں آپ نے ہمارا جھوٹ پکڑلیا، آپ نے ان سے پوچھا: دوزخ میں رہنے والے کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: کچھ دن کے لئے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے، واللہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہ لیں گے، آپ نے پھر فرمایا: اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح بات بتادو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں (ضرور) تو آپ ﷺ نے کہا: تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: تمہیں اس کام پر کس (جذبے) نے ابھارا؟ انہوں نے کہا: ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ ''سچے'' نبی ہوں گے تو آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی یہ سند ضعیف ہے لیکن ہو بہو یہی حدیث مسند احمد (۲/۱ ٤ ٤) وصحیح بخاری (۵۷۷۷) میں دوسری سند سے موجود ہے اور اسے بغوی نے شرح السنة (۳۸۰۷) اور بیہقی نے دلائل النبوة (٤/۲۵٦) میں ذکر کیا ہے اس لئے حدیث صحیح ہے۔

فوائد:

❀ اس حدیث سے یہود کی دروغ گوئی ثابت ہوتی ہے۔

❀ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ کہ مذبوحہ بھنی ہوئی بکری اور گوشت نے خبر دیدی کہ مسمومہ (زہریلی) ہے۔

❀ آپ ﷺ کا عالم الغیب نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اگر آپ کو غیب کا علم ہوتا تو کیوں تناول فرماتے اور جیسا کہ یہ پچھلی روایت میں مذکور ہے مرض الموت میں اس کا اثر محسوس فرماتے رہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ﴾ (الاعراف: ۹/۱۸۸) اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی برائی نہ چھو سکتی۔

❀ ایک روایت میں ہے زہر آلود کرنے والی یہودیہ عورت کو آپ نے بشر بن البراء کے قتل کے بدلے قتل کرادیا تھا، دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو معاف کردیا تھا جیسا کہ امام زہری کی روایت میں ہے۔ گرچہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو ہوسکتا ہے پہلے آپ نے اسے معاف کردیا لیکن جب بشر (رضی اللہ عنہ) اس کے زہر سے فوت (شہید) ہوگئے تو آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو قصاصاً قتل کرادیا ہو۔ واللہ اعلم

[12]..... بَاب فِي سَخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی اکرم ﷺ کی سخاوت کا بیان

71۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا . قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَعَدَ ۔

(ترجمہ) جابر(رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی اور آپ نے اس کے دینے سے انکار کیا ہو۔امام دارمی ابومحمد نے کہا: ابن عیینہ نے بیان کیا اگر وہ چیز آپ کے پاس موجود نہ ہوتی تو دینے کا وعدہ فرمالیتے۔

(**تخریج**) یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے:صحیح بخاری (٦٠٣٤) وصحیح مسلم (٢٣١١) ومصنف ابن ابی شیبه (١١٨٥٩)ابویعلی (٢٠٠١) ابن حبان (٦٣٨٦)۔

72۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيِيًّا لَا يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ۔

(ترجمہ) سہل بن سعد(رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ بڑے شرم والے تھے کوئی بھی چیز آپ سے مانگی جاتی آپ اُسے عنایت فرمادیتے۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے زمعۃ کی وجہ سے ضعیف ہے اور ابوالشیخ نے اخلاق النبی ص: ٤٠ میں اور طبرانی نے کبیر (٥٩٢٠) ٧٨/٦ میں اسی سند سے ذکر کیا ہے لیکن اس حدیث کا معنی ومطلب درست وصحیح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

73۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ فَوَطِئْتُ بِهَا عَلَى رِجْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ أَوْجَعْتَنِي قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُوْلُ أَوْجَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَاللهِ الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلَى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ فَهٰذِهِ ثَمَانُونَ نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی بکر نے عرب کے ایک آدمی سے روایت کیا (غزوہ) حنین کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو پریشانی میں مبتلا کردیا میرے پیروں میں بھاری جوتے تھے جن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا قدم مبارک دبا دیا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود کوڑے سے سرزنش کی اور فرمایا: بسم اللہ تم نے مجھے تکلیف دیدی۔راوی نے کہا میں

پوری رات اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دکھ پہنچایا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیسے میری رات کٹی، جب صبح ہوئی تو ایک آدمی پکارتا ہے فلاں آدمی کہاں ہے؟ میں نے سوچا یہ کل کی گستاخی کی وجہ سے پکار ہو رہی ہے۔ میں ڈرتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تم نے کل اپنے جوتے سے میرا قدم کچل کر مجھے تکلیف دی تو میں نے کوڑے سے تمہیں سرزنش کی تھی اس لئے لو یہ اسیّ بھیڑ یں انہیں اس سرزنش کے بدلے لے جاؤ۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں تدلیس کے علاوہ قابل ردّ اور کوئی علت نہیں صرف صحابی مجہول ہیں لیکن صحابی کی جہالت بھی ایسی علت نہیں جس سے حدیث کو ضعیف کہا جائے کیونکہ تمام صحابہ عدول ہیں، کہیں اور یہ روایت نہیں ملی۔

74۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ مَا فِي الْأَرْضِ أَهْلُ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ إِلَّا قَلَّبْتُهُمْ فَمَا وَجَدْتُ أَحَدًا أَشَدَّ إِنْفَاقًا لِهٰذَا الْمَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(ترجمہ) امام زہری نے کہا کہ جبریل (علیہ السلام) نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی دس گھر ایسے نہیں جن کو میں نے دیکھا نہ ہو لیکن کسی کو بھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اس مال کو خرچ کرنے والا نہیں پایا۔

(**تخریج**) یہ روایت کہیں اور نہ مل سکی اور اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اس کو امام زہری نے مرسلا روایت کیا ہے۔

فائدہ: ......ان تمام روایات سے رسول اللہ ﷺ کی سخاوت اور جود و کرم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، صحیحین کی روایت ہے: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ دیکھئے: بخاری (۳۲۲۰) مسلم (۲۳۰۸)

[13]..... بَاب فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

نبی ﷺ کی تواضع کا بیان

75۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا.

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ ذکر (الٰہی) زیادہ کرتے اور بے مقصد باتیں کم کرتے تھے نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے نہ برا کہتے اور نہ گھمنڈ کرتے بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلتے اور ان کی ضرورت وحاجت پوری فرماتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت موجود ہے اور اس کو امام نسائی نے السنن الکبری (۱۷۱٦) میں اور بیہقی نے شعب الایمان (۸۱۱٤) میں ذکر کیا ہے اور صحیح ابن حبان (٦٤٢٣) میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

فوائد:

- اس روایت سے نبی کریم ﷺ کا ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ حدیث عائشہ میں بھی ہے: ((كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .)) مسلم:(۳۷۳)۔
- بے مقصد باتیں کم کرنا۔(یہ جملہ محل نظر ہے کیونکہ آپ بے مقصد گفتگو کبھی نہیں فرماتے تھے۔)
- اس میں نماز لمبی اور خطبہ مختصر دینے کا ثبوت ہے۔
- یہ آپ کے اخلاق کریمانہ کی ایک جھلک ہے کہ بوڑھے اور غریبوں کے ساتھ چلنے میں عار نہ سمجھتے، بلکہ ان کی حاجت روائی فرماتے۔

[14]..... بَاب فِي وَفَاةِ النَّبِيِ ﷺ

نبی ﷺ کی وفات کا بیان

76۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ :الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِينَا۔ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّى أَرَاهُمْ قَدْ اٰذَوْكَ وَاٰذَاكَ غُبَارُهُمْ فَلَوِ اتَّخَذْتَ عَرِيشًا تُكَلِّمُهُمْ مِنْهُ ؟ فَقَالَ ((لَا أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَئُونَ عَقِبِىْ وَيُنَازِعُونِى رِدَائِى حَتّٰى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِى يُرِيحُنِى مِنْهُمْ)) قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ بَقَائَهُ فِينَا قَلِيلٌ۔

(ترجمہ) عباس (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں ضرور معلوم کروں گا کہ رسول اللہ ﷺ کب تک حیات رہیں گے؟ چنانچہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جانتا ہوں کہ نہ صرف لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی بلکہ ان کے غبار تک نے آپ کو اذیت دی اگر آپ ایک تخت بنالیں جس سے آپ ان سے گفتگو کرسکیں؟ آپ نے فرمایا، میں اب تک موجود ہوں وہ میری ایڑیاں کچلتے رہیں مری چادر کھینچتے رہیں بس اللہ ہی مجھے ان سے راحت دے گا۔

عباس نے کہا: بس میں نے سمجھ لیا کہ اب آپ تھوڑے ہی دن ہمارے درمیان حیات رہیں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے کیونکہ عکرمہ کا لقاء حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) سے ثابت نہیں اس کو ابن ابی شیبہ (١٦٢٧٣) اور بزار نے روایت کیا ہے دیکھئے کشف الاستار (٢٤٦٦) لیکن مسند بزار ہی میں اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔دیکھئے: (٢٤٦٧) اور مصنف عبدالرزاق (٤٣٤/٥) میں بھی لہٰذا حدیث صحیح ہے۔

77۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَحْجُبُكَ ؟ فَقَالَ: ((لَا ، دَعُوْهُمْ يَطَئُونَ عَقِبِىْ وَأَطَأُ أَعْقَابَهُمْ حَتّٰى يُرِيْحَنِىْ اللّٰهُ مِنْهُمْ .))

(ترجمہ) داود بن علی نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا ہم آپ کے لئے آڑ بنادیں، آپ نے فرمایا: نہیں، انہیں چھوڑ دو اور میری ایڑیاں مسلنے دو میں ان کے قدم روندڈالوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالی مجھے ان سے راحت اور نجات دے

دے گا۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں کئی راوی ساقط ہیں لہٰذا معضل ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح پچھلی روایت میں ذکر کیا جاچکا ہے۔

78۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى أَهْوَى نَحوَ الْمِنبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتّٰى السَّاعَةِ۔

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض الموت میں ہمارے پاس باہر تشریف لائے، آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ منبر تک پہنچے اوراس پر بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے پیچھے ہولئے آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس مقام سے حوض (کوثر) کا مشاہدہ کررہا ہوں پھر فرمایا: ایک بندے پر دنیا اوراس کی زینت پیش کی گئی تواس نے آخرت کو اختیار کرلیا، راوی نے کہا: کہ اس بات کو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکا، چنانچہ ان کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں وہ رو پڑے اور کہا اے اللہ کے رسول ہم آپ پر اپنے ماں باپ جان ومال فدا کردیں گے۔ راوی نے کہا: پھر آپ ﷺ نیچے اترے اور پھر وفات تک اس پر کھڑے نہیں ہوئے۔

(تخریج) یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٦٦) مسلم (٢٣٨٢) ترمذی (٣٦٦١) ومسند احمد (٩١/٣) ابویعلی (١١٥٥) وابن حبان (٦٥٩٣)

فوائد: ......اس روایت سے ثابت ہوتا ہے:

- رسول اللہ ﷺ کا انسان وبشر کی طرح مرض میں مبتلا ہونا۔
- آپ کی بیماری کی حالت میں بھی امت کو نصیحت کی حرص رکھنا۔
- نبی ورسول کا وفات سے پہلے اختیار دیا جانا۔
- ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت اور زود فہمی اور رسول اللہ ﷺ سے بے انتہا محبت کہ جان ومال سب کچھ آپ کے لئے قربان کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

79۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مُوَيْهِبَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّی قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَانْطَلِقْ مَعِی فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ لِيَهْنِكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ أَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتْبَعُ اٰخِرُهَا أَوَّلَهَا الْآخِرَةُ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَیَّ فَقَالَ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ إِنِّی قَدْ أُوتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدِ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةِ فَخُيِّرْتُ بَيْنَ ذٰلِكَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّی قُلْتُ بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی خُذْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الدُّنْيَا وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ لَقَدِ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّی ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجَعِهِ الَّذِی مَاتَ فِيهِ۔

(ترجمہ) ابومویہبہ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے بقیع میں مدفون لوگوں کے لئے استغفار کروں لہٰذا تم میرے ساتھ چلو، آدھی رات میں میں آپ کے ساتھ نکلا اور جب آپ ان کی قبروں کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے قبر والو! تمہارے اوپر سلامتی ہو تم جس حال میں ہو وہ تمہیں مبارک ہو اس کے مقابلے میں جس میں لوگ اب مبتلا ہو گئے ہیں (کاش تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے نجات دے دی ہے)۔

فتنے اندھیری رات کے گوشوں کی طرح یکے بعد دیگرے ابل پڑے ہیں آخری فتنہ پہلے سے زیادہ برا ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ابومویہبہ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور دنیا میں ہمیشہ رہنا یا جنت دی گئی اور مجھے دنیا یا اپنے رب سے ملاقات کا اختیار دیا گیا ہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان دنیا کے خزانے اور اس میں ہیشگی کو لے لیجئے پھر جنت اختیار فرما لیجئے گا، آپ نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم اے ابومویہبہ! نہیں، میں نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔ پھر آپ نے اہل بقیع کے لئے مغفرت کی دعا کی اور لوٹ آئے تب ہی سے وہ درد شروع ہو گیا جس میں آپ نے انتقال فرمایا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۴۸۹/۳) المعجم الکبیر (۸۷۱) المستدرک (۵۶/۲) الدلائل للبیهقی (۱۶۳/۶) بھذا الاسناد۔

فوائد:

اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوتے ہیں۔

- تصدیق رسالت نبی کریم ﷺ کہ آپ کو احکامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتے تھے۔
- حکم الٰہی کی پیروی میں آدھی رات میں گھر سے نکل پڑتے ہیں۔
- مقبرے میں داخلے کا طریقہ السلام علیکم یا اہل المقابر کہنا۔
- دن اور زمانے سے متعلق حقیقت حال ذکر کرنا برا نہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کی عظمت آپ کو دنیا کے خزانے اور خلد عطا کیا گیا لیکن آپ نے رب ذوالجلال سے ملاقات کو ترجیح دی۔

❀ مُردوں کے لئے دعاء استغفار کرنے کی مشروعیت وغیرہ اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔

80- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فَقَالَ قَدْ نُعِيتَ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ فَقَالَ لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لِحَاقًا بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا أَهْلُ الْيَمَنِ؟ فَقَالَ: هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ۔

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (سورة النصر: ١/٣٠) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بلایا اور فرمایا: مجھے موت کی خبر دی گئی ہے وہ رونے لگیں تو آپ نے فرمایا: روؤنہیں میرے اہل وعیال میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملوگی تو وہ خوش ہوگئیں، نبی ﷺ کی کچھ بیویوں نے انہیں دیکھا اور پوچھا اے فاطمہ ہم نے تمہیں روتے دیکھا پھر تم ہنس پڑیں؟ جواب دیا کہ آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کو موت کی خبر دی گئی ہے لہٰذا میں رو پڑی پھر آپ نے فرمایا کہ روؤنہیں میرے اہل میں تم ہی سب سے پہلے مجھ سے ملوگی یہ سن کر میں خوش ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مدد اور فتح آ گئی، اہل یمن بھی آ گئے، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اہل یمن کون ہیں؟ فرمایا: وہ نرم دل کے لوگ ہیں اور ایمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمانی ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اسے طبرانی نے المعجم الکبیر (١١٩٠٣) اور الاوسط (٨٨٧) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے مجمع البحرین (١٢٢١) دلائل النبوة للبیهقی (١٦٧/٧)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی موت کی خبر دینا اور فتح ونصرت اور یمن کی خوشخبری وفضیلت ثابت ہوتی ہے۔

81- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِيْ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَا رَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ؟ فَقُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلٰى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ قَالَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ۔

(ترجمہ) روایت کیا عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہ ایک دن نبی ﷺ بقیع کے ایک جنازے سے واپس تشریف لائے مجھے دیکھا کہ سردرد میں مبتلا ہوں اور ہائے رے سر پکار رہی ہوں آپ نے فرمایا: بلکہ میرا سر یا عائشہ! تمہیں کیا پریشانی ہے اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہوئیں تو میں تمہیں غسل دوں کفن پہناؤں اور تمہاری نماز پڑھوں اور میں تمہیں دفن کروں میں نے کہا: اگر میں مرجاؤں تو آپ کو کیا آپ تو میرے گھر میں کسی دوسری بیوی کے ساتھ ہوں گے۔
عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ مسکرائے پھر آپ کا وہ مرض شروع ہوگیا جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(**تخریج**) اس حدیث کے رواۃ ثقات ہیں۔ اور امام بخاری (٥٦٦٦) واحمد (٦/٢٢٨) دارقطنی (١١، ١٢، ١٣) ابن ماجه (١٤٦٥) وامام بیہقی نے سنن (٣/٣٩٦) میں اسے ذکر کیا ہے۔

فوائد:

- نبی ﷺ کا جنازے میں شریک ہونا ثابت ہوتا ہے۔
- تکلیف کی شدت سے بلا گلے اور شکوے کے ایسا لفظ زبان سے نکل جانا باعث مواخذہ نہیں۔
- رسول اللہ ﷺ کا بیویوں کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا پتہ چلتا ہے۔ نیز اس تنگ مزاجی پر بجائے ناراض ہونے کے تبسم فرماتے ہیں، نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی میت کو غسل دے سکتا ہے۔

82۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ صُبُّوا عَلَيَّ سَبْعَ قِرَبٍ مِنْ سَبْعِ اٰبَارٍ شَتّٰى حَتّٰى أَخْرُجَ إِلَى النَّاسِ فَأَعْهَدَ إِلَيْهِمْ قَالَتْ فَأَقْعَدْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ فَصَبَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا أَوْ شَنَنَّا عَلَيْهِ شَنًّا ۔ الشَّكُّ مِنْ قِبَلِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ۔ فَوَجَدَ رَاحَةً فَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أُحُدٍ وَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ إِلَّا فِي حَدٍّ أَلَا إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَدْ خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ وَظَنَّ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رِسْلِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ سُدُّوا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ امْرَأً أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ۔

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا ''میرے اوپر سات مختلف کنوؤں سے سات مشکیزے پانی ڈالو تاکہ باہر جا کر لوگوں سے عہد لوں، راوی نے کہا: ہم نے آپ ﷺ کو حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے نہانے کے ٹب میں بٹھایا اور آپ کے اوپر پانی ڈالا۔ محمد بن اسحاق کو شک ہے کہ راوی نے صب کہا یا شن کہا (دونوں کے معانی ایک ہیں) آپ کو کچھ راحت ملی تو آپ باہر تشریف لائے منبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی شہدائے احد کے لئے دعائے

مغفرت کی پھر فرمایا: اَما بعد، انصار میرا وہ گھر ہیں جہاں میں نے پناہ لی، پس تم ان کے شریف کی عزت کرنا اور جو برے ہیں ان سے بھی جہاں تک ہو سکے درگزر کرنا، سنو لوگو! اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے جو اللہ کے پاس ہے اسے چن لیا (یہ سن کر) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) رو پڑے اور یقین کر لیا کہ اس سے مراد خود آپ ﷺ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو ابوبکر جلدی نہ کرو۔ لوگو! سڑک کی طرف سے مسجد کے سارے دروازے بند کر دینا سوائے باب ابی بکر کے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ ابوبکر سے زیادہ کسی آدمی نے میری صحبت میں اتنا میرے ساتھ احسان کیا ہو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں عنعنۃ ابن اسحاق ہے اور ایک راوی ابراہیم بن مختار متکلم فیہ ہے باقی رواۃ ثقات ہیں اس حدیث کو ابویعلی (٤٤٧٨) وابن حبان (٦٦٠٠، ٦٦٠١) نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کی اصل صحیح بخاری (٣٦٥٤) باب سددا الابواب إلا باب أبی بکر. کتاب المناقب میں ہے۔

فوائد:

- ❀ رسول اللہ ﷺ کا بیماری کی شدت برداشت کرنا ثابت ہوا۔
- ❀ نیز یہ کہ پانی ڈالنے سے (گرمی کے) بخار میں کمی آتی ہے۔
- ❀ رواۃ حدیث کا حدیث بیان کرنے میں شدید احتیاط ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ نیز اس حدیث سے انصار کی فضیلت معلوم ہوئی۔
- ❀ رسول اللہ ﷺ کو موت کا اختیار دیا جانا اور آپ کا رب سے ملاقات کو ترجیح دینا ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ اس سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔
- ❀ نبی ﷺ کی پیشین گوئی کی صداقت اور وصیت کہ آج تک باب اَبی بکر موجود ہے۔
- ❀ رسول اللہ ﷺ کی تواضع، احسان مندی اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسان کا اعتراف۔

83۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أُوْذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ هَلْ أَمَرْتُنَّ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ أَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرُبَّ قَائِلٍ مُتَمَنٍّ وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ۔

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ کے مرض الموت میں نماز کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو نماز پڑھائیں، پھر آپ پر غشی طاری ہوگئی، پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے (ازواج

مطہرات سے) فرمایا: کیا تم نے ابوبکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہا؟ (عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کیا ابوبکر نرم دل کے ہیں کاش آپ عمر کو (امامت کا) حکم دیں، آپ نے فرمایا: تم صواحب یوسف کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو لوگوں کی امامت کرائیں، ورنہ کئی لوگ اس کے خواہش مند ہوں گے اور باتیں کریں گے لیکن اللہ تعالی اور مومن (اس سے) انکار کرتے ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے لیکن اصل صحیح ہے جو صحیح بخاری میں سوائے آخری کلمے کے اسی سیاق وسباق کے ساتھ مروی ہے دیکھئے۔ بخاری (٦٧٩، ٦٨٣) ترمذی (٣٦٧٢) ابویعلی نے بھی امام دارمی کے مثل روایت کیا ہے۔ دیکھئے: مسند ابی یعلی (٤٤٧٨)۔

فوائد: ......اس روایت سے معلوم ہوا:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امامت کے لئے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو متعین کرنا ان کے افضل الأمۃ اورخلیفۂ اول ہونے کی دلیل ہے۔ بیوی کی بات نامناسب ہوتو رد کر دینی چاہیے اور یہ کہ فطرت میں سب عورتیں ایک جیسی ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کہ حالت نزع میں بھی ہوش وحواس قائم اور صحیح فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ واللہ اعلم

84۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الاثْنَيْنِ فَحُبِسَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَيْلَتَهُ وَالْغَدَ حَتّٰى دُفِنَ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ وَقَالُوْا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوْحِ مُوْسٰى فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهِ كَمَا عُرِجَ بِرُوْحِ مُوْسٰى وَاللّٰهِ لَا يَمُوْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَقْطَعَ أَيْدِيَ أَقْوَامٍ وَأَلْسِنَتَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ حَتّٰى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ مِمَّا يُوْعِدُ وَيَقُولُ فَقَامَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ مَاتَ وَإِنَّهُ لَبَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْسُنُ كَمَا يَأْسُنُ الْبَشَرُ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُمِيْتَهُ إِمَاتَتَيْنِ أَيُمِيْتُ أَحَدَكُمْ إِمَاتَةً وَيُمِيْتُهُ إِمَاتَتَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنْ يَكُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ فَلَيْسَ بِعَزِيزٍ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَبْحَثَ عَنْهُ التُّرَابَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ حَتّٰى تَرَكَ السَّبِيْلَ نَهْجًا وَّاضِحًا فَأَحَلَّ الْحَلَالَ وَحَرَّمَ الْحَرَامَ وَنَكَحَ وَطَلَّقَ وَحَارَبَ وَسَالَمَ۔ مَا كَانَ رَاعِيْ غَنَمٍ يَتَّبِعُ بِهَا صَاحِبُهَا رُؤُوْسَ الْجِبَالِ يَخْبِطُ عَلَيْهَا الْعِضَاهَ بِمِخْبَطِهِ وَيَمْدُرُ حَوْضَهَا بِيَدِهِ بِأَنْصَبَ وَلَا أَدْأَبَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيكُمْ أَيْ قَوْمِ فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ قَالَ وَجَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي فَقِيْلَ لَهَا يَا أُمَّ أَيْمَنَ تَبْكِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَبْكِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ إِلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَلٰكِنِّي أَبْكِيْ عَلٰى خَبَرِ السَّمَاءِ انْقَطَعَ قَالَ حَمَّادٌ خَنَقَتِ الْعَبْرَةُ أَيُّوبَ حِينَ بَلَغَ هَاهُنَا۔

(ترجمہ) عکرمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روز وفات پائی اور آپ (کا جسد خاکی) پیر کے دن اور رات، منگل

کے دن تک رکھا رہا بدھ کی رات کو آپ کو دفن کیا گیا، (کچھ) لوگوں نے کہا آپ مرے نہیں ہیں آپ کی روح کو (آسمان پر) لیجایا گیا ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو لے جایا گیا چنانچہ عمر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ مرے نہیں بلکہ آپ کی روح کو ویسے ہی اوپر لیجایا گیا ہے جیسے موسیٰ کی روح کو آسمان پر لیجایا گیا واللہ رسول اللہ ﷺ ان تمام قوموں کے جب تک ہاتھ اور زبانیں کاٹ نہ دیں آپ مر ہی نہیں سکتے عمر (رضی اللہ عنہ) گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ شدت ولولہ سے آپ کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے، پھر عباس (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو چکے ہیں بیشک آپ بشر ہیں اور بوڑھے ہوئے جس طرح انسان بشر بوڑھا ہوتا ہے اے لوگو! اپنے صاحب کو دفن کردو آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مکرم ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ دو بار موت نہیں دے گا تم سب تو ایک بار مارے جاؤ اور آپ ﷺ کو دو دو بار موت آئے؟ (یہ نہیں ہوسکتا) آپ تو اللہ کے نزدیک بڑے معزز و مکرم ہیں۔ لوگو! اپنے صاحب کو دفن کردو، اور جیسا کہ تم کہتے ہو (کہ آپ کو موت نہیں آئی) اگر ویسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل و دشوار نہیں ہے کہ مٹی خود آپ کو تلاش کر لے۔

قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ نے اس وقت انتقال فرمایا ہے جب کہ آپ سارا راستہ واضح کر چکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کردیا نکاح کیا طلاق دی جنگ کی اور مصالحت بھی کی۔ کوئی بھی (چرواہا) بکریوں کی دیکھ بھال کرنے والا) جو اپنے ریوڑ کو لیکر پہاڑوں کی چوٹیوں پر جاکر ان کے لئے اپنی چھڑی سے درخت سے پتے گرائے انہیں پانی کے لئے حوض (تالاب) پر لیجائے تم میں سے ایسا کوئی بھی شخص رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جفاکش اور محنتی تھکنے والا نہ ہوگا اٹھو لوگو! اپنے صاحب کو دفن کردو۔

راوی نے کہا: ام ایمن (رضی اللہ عنہا) رو پڑی تھیں پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ پر روتی ہو کہا: اللہ کی قسم میں رسول اللہ پر نہیں رو رہی کیا مجھے معلوم نہیں کہ آپ ایسی جگہ تشریف لے گئے ہیں جو آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے مجھے تو رونا اس بات پر آرہا ہے کہ آسمان سے وحی کا نزول منقطع ہوگیا۔

راوی حدیث حماد کا کہنا ہے کہ ایوب جب اس مقام تک پہنچے تو آنسوؤں سے ان کی آواز رُندھ گئی۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل ہے لیکن اس کے رواۃ ثقات ہیں اور اسے ابن سعد نے ذکر کیا ہے اور ام ایمن (رضی اللہ عنہا) کا رونا مسلم شریف (٢٤٥٤) میں موجود ہے۔

فوائد:......اس روایت سے معلوم ہوا:

- اختلاف رائے طبعی امر ہے لیکن حق واضح ہوجائے تو مان لینا چاہیے۔
- رسول اللہ ﷺ کا انسان (بشر) ہونا اور انسانوں کے سے کام کرنا جیسا کہ عباس (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔
- میت پر رونا لیکن واویلا سے گریز ثابت ہوتا ہے۔

❀ نیز یہ کہ دنیا سے آخرت بہترین آرام گاہ ہے۔

❀ صحابہ کرام کی رسول اللہ ﷺ سے بے انتہا محبت وعقیدت کا ثبوت ملتا ہے۔

85۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِي فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ .

(ترجمہ) مکحول (رحمہ اللہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پریشانی میں مبتلا ہو تو میری مصیبت یاد کر لے جو سارے مصائب سے بڑھ کر تھی۔

(تخریج) اس روایت کی یہ سند صحیح لیکن مرسل ہے اور شاہد بھی موجود ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٤٠٠٥) و کشف الخفاء (٢٠٢)۔

86۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكُرْ مُصَابَهُ بِي فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ .

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ میری مصیبت یاد کرلے جو سارے مصائب سے زیادہ شدید تھی۔

(تخریج) اس روایت کی سند بھی صحیح لیکن مرسل ہے اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیله (٥٨٣) میں اسے ذکر کیا ہے۔

87۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ إِلَّا بَكَى .

(ترجمہ) عمر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کیا کہ میں نے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کو جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے سنا (دیکھا) وہ رو پڑتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے طبقات ابن سعد (٨٤/٢/٢) والمعرفة والتاريخ للفسوی (٤٩٣/١)۔

فوائد:

❀ اس روایت سے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کی رسول اللہ ﷺ سے بے انتہا محبت وخلوص کا اندازہ ہوتا ہے کہ جب بھی ذکر حبیب ہوتا آنکھ چھلک پڑتی۔

❀ رسول اللہ ﷺ یا کسی کی یاد میں رونا قابل مواخذہ نہیں جیسا کہ آگے آنے والی احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

88۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ يَا أَنَسُ

كَيْفَ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهْ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهْ وَا أَبَتَاهْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهْ وَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ وَا أَبَتَاهْ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهْ قَالَ حَمَّادٌ حِينَ حَدَّثَ ثَابِتٌ بَكَى وَ قَالَ ثَابِتٌ حِينَ حَدَّثَ أَنَسٌ بَكَى .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے انس! تمہارے دلوں نے کیسے گوارہ کرلیا کہ رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو کہنے لگیں: اے اباجان! آپ اپنے رب سے کتنے قریب ہیں، اباجان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے، اے اباجان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیتے ہیں اے اباجان! آپ نے اپنے رب کی دعوت قبول فرمالی۔

حماد نے کہا: جب ثابت نے یہ الفاظ بیان کئے رو پڑے اور ثابت نے کہا: جب انس نے یہ بیان کیا تو رو پڑے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند ابی یعلی (٢٧٦٩) صحیح ابن حبان (٦٦١٣) وسنن الکبری للنسائی (١٩٧١)۔

89- حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جس وقت آپ مدینہ تشریف لائے میں حاضر تھا کوئی دن اتنا روشن اس دن سے اچھا نہیں تھا جس دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور میں آپ کی وفات کے دن بھی حاضر تھا اس دن سے زیادہ برا اور تاریک دن کوئی نہیں دیکھا جس دن میں آپ کی موت واقع ہوئی۔

(**تخریج**) اس روایت کی اسناد صحیح ہے اور اسے ابویعلی (٣٢٩٦) اور ابن حبان (٦٦٣٤) نے روایت کیا ہے۔

فوائد: ......اس روایت سے:

- ❀ رسول اللہ ﷺ کے قدوم مبارک سے مدینہ منورہ کا روشن و منور ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔
- ❀ اور آپ کی وفات سے سناٹا ویرانی اور تاریکی کا وقوع پذیر ہونا آپ کے نبی مرسل اور مقرب الی اللہ ہونے کی دلیل ہے اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ یہ کرامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

90- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْجَلِيلِ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِمًا عِنْدَ رَبِّكَ وَأَنْتَ مُحْمَارَّةٌ وَجْنَتَاكَ مُسْتَحْيٍ مِنْ رَبِّكَ مِمَّا أَحْدَثَتْ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن سلام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! ہم قیامت کے دن آپ کو آپ کے رب کے نزدیک بوجھل سرخ پلکوں کے ساتھ رب سے شرمسار کھڑا پائیں گے اُن افعال کی وجہ سے جو آپ کے بعد آپ کی امت

ایجاد کرلے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد مسند الموصلی (۶۵۰۲) میں موجود ہے۔

فوائد:......اس روایت سے معلوم ہوا:

- بدعت کے ایجاد سے نبی کریم ﷺ رب کے حضور شرمسار ہوں گے۔
- نیک آدمی کی فراست۔
- اثبات یوم القیامہ اور رب کے سامنے حاضری کا اس سے ثبوت ملتا ہے۔

91۔أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ مَوْلٰى أَبِيْ جَهْلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ هٰذِهِ السُّورَةَ لَمَّا أُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِيْ دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَخْرُجُنَّ مِنْهَا أَفْوَاجًا كَمَا دَخَلُوهُ أَفْوَاجًا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے نبی اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ یہ سورۃ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا﴾ (النصر: ۳۰/۲،۱) جب نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس طرح فوج درفوج لوگ اس (دین میں) داخل ہوئے ہیں اسی طرح یقیناً فوج درفوج نکل بھی جائیں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے اور اسے امام حاکم (۴۹۶/۴) نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا، ذہبی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

توضیح:......رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی جو مرور زمانہ میں ثابت ہوتی رہی ہے کتنے فرقے قدریہ معتزلہ رافضہ باطنیہ منکرین حدیث خوارج ایسے پیدا ہوتے رہے ہیں جو دین سے اسی طرح فوج درفوج نکل گئے لہٰذا دین میں نئی باتیں ایجاد کرنے ان کو رواج دینے اور ایسے برے عمل سے بچنا اور ہوشیار رہنا چاہیے۔ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْيُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (النور: ۶۳/۱۸) ترجمہ: سنو! جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

92۔ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِيْ أَيُّوبَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرَّبُوْذَ الْمَكِّيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَهْتَمِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَعَ الْعَامَّةِ فَلَمْ يُفْجَأْ عُمَرُ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَكَلَّمُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ اٰمِنًا لِمَعْصِيَتِهِمْ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمَنَازِلِ وَالرَّأْيِ مُخْتَلِفُوْنَ فَالْعَرَبُ بِشَرِّ تِلْكَ الْمَنَازِلِ أَهْلُ الْحَجَرِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ وَأَهْلُ الدَّبَرِ تُجْتَازُ دُوْنَهُمْ طَيِّبَاتُ الدُّنْيَا وَرَخَاءُ عَيْشِهَا لَا يَسْأَلُوْنَ

اللّٰهَ جَمَاعَةً وَلَا يَتْلُونَ لَهُ كِتَابًا مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ وَحَيُّهُمْ أَعْمٰى نَجِسٌ مَعَ مَا لَا يُحْصٰى مِنَ الْمَرْغُوبِ عَنْهُ وَالْمَزْهُودِ فِيهِ فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَنْشُرَ عَلَيْهِمْ رَحْمَتَهُ بَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذٰلِكَ أَنْ جَرَّحُوهُ فِي جِسْمِهِ وَلَقَّبُوهُ فِي اسْمِهِ وَمَعَهُ كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ نَاطِقٌ لَا يَقُومُ إِلَّا بِأَمْرِهِ وَلَا يَرْحَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَلَمَّا أُمِرَ بِالْعَزْمَةِ وَحُمِلَ عَلَى الْجِهَادِ انْبَسَطَ لِأَمْرِ اللّٰهِ لَوْثُهُ فَأَفْلَجَ اللّٰهُ حُجَّتَهُ وَأَجَازَ كَلِمَتَهُ وَأَظْهَرَ دَعْوَتَهُ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ أَبُوبَكْرٍ فَسَلَكَ سُنَّتَهُ وَأَخَذَ سَبِيلَهُ وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ أَوْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي كَانَ قَابِلًا انْتَزَعَ السُّيُوفَ مِنْ أَغْمَادِهَا وَأَوْقَدَ النِّيرَانَ فِي شُعَلِهَا ثُمَّ رَكِبَ بِأَهْلِ الْحَقِّ أَهْلَ الْبَاطِلِ فَلَمْ يَبْرَحْ يُقَطِّعُ أَوْصَالَهُمْ وَيَسْقِي الْأَرْضَ دِمَاءَهُمْ حَتّٰى أَدْخَلَهُمْ فِي الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ وَقَرَّرَهُمْ بِالَّذِي نَفَرُوا عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللّٰهِ بَكْرًا يَرْتَوِي عَلَيْهِ وَحَبَشِيَّةً أَرْضَعَتْ وَلَدًا لَهُ فَرَأَى ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ غُصَّةً فِي حَلْقِهِ فَأَدَّى ذٰلِكَ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلَى مِنْهَاجِ صَاحِبِهِ۔ ثُمَّ قَامَ بَعْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَصَّرَ الْأَمْصَارَ وَخَلَطَ الشِّدَّةَ بِاللِّينِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَشَمَّرَ عَنْ سَاقَيْهِ وَأَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا وَلِلْحَرْبِ آلَتَهَا فَلَمَّا أَصَابَهُ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْأَلُ النَّاسَ هَلْ يُثْبِتُونَ قَاتِلَهُ فَلَمَّا قِيلَ قَيْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اسْتَهَلَّ يَحْمَدُ رَبَّهُ أَنْ لَا يَكُونَ أَصَابَهُ ذُو حَقٍّ فِي الْفَيْءِ فَيَحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَحَلَّ دَمَهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ حَقِّهِ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ مِنْ مَالِ اللّٰهِ بِضْعَةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا فَكَسَرَ لَهَا رِبَاعَهُ وَكَرِهَ بِهَا كَفَالَةَ أَوْلَادِهِ فَأَدَّاهَا إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَفَارَقَ الدُّنْيَا تَقِيًّا نَقِيًّا عَلٰى مِنْهَاجِ صَاحِبَيْهِ ۔ ثُمَّ إِنَّكَ يَا عُمَرُ بُنَيُّ الدُّنْيَا وَلَدَتْكَ مُلُوكُهَا وَأَلْقَمَتْكَ ثَدْيَيْهَا وَنَبَتَّ فِيهَا تَلْتَمِسُهَا مَظَانَّهَا فَلَمَّا وُلِّيتَهَا أَلْقَيْتَهَا حَيْثُ أَلْقَاهَا اللّٰهُ هَجَرْتَهَا وَجَفَوْتَهَا وَقَذِرْتَهَا إِلَّا مَا تَزَوَّدْتَ مِنْهَا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَلَابِكَ حَوْبَتَنَا وَكَشَفَ بِكَ كُرْبَتَنَا فَامْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يَعِزُّ عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ وَلَا يَذِلُّ عَلَى الْبَاطِلِ شَيْءٌ۔ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الشَّيْءِ قَالَ لِيَ ابْنُ الْأَهْتَمِ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ.

(ترجمہ) خالد بن معدان نے کہا کہ عبداللہ بن الاہتم عام لوگوں کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز کے پاس داخل ہوئے۔ اچانک عمر بن العزیز نے انہیں گفتگو کرتے ہوئے اپنے سامنے دیکھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور امابعد کے بعد کہا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ان کی اطاعت سے مستغنی ہوکر اور ان کی نافرمانی سے مأمون ہوکر اس وقت لوگ اپنے گھر اور رائے میں مختلف تھے، اور عرب تو ان منازل میں اور بری حالت میں تھے وہ پتھروں اور صوف (اون) والے اور دیہاتی تھے جن

سے دنیا بھر کی اچھی چیزیں کترا کر نکل جاتی تھیں نہ وہ اللہ تعالی سے مل جل کر دعا کرتے اور نہ اس کی کوئی کتاب تلاوت کرتے ان میں سے مرنے والا جہنمی اور زندہ رہنے والا اندھا وگندا تھا اور برائیوں کا کوئی حساب نہ تھا، پھر جب اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے انہیں نوازنے کا ارادہ فرمایا تو انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جن پر تمہاری پریشانی بہت گراں گزرتی ہے، وہ تمہاری منفعت کے بڑے ہی حریص وخواہش مند اور ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق ومہربان ہیں۔ اللہ کا ان پر درود وسلام اور اس کی رحمتیں برکتیں نازل ہوں۔اس کے باوجود لوگوں نے آپ کولہولہان کیا اور طرح طرح کے لقب دیئے۔ حالانکہ آپ کے ساتھ اللہ کی طرف سے بولتی ہوئی کتاب تھی آپ جس کو لے کر کھڑے ہوئے اور اسی کے اذن سے سفر کیا اور جب آپ کو حق بات کہنے کا حکم ہوا اور جہاد پر اُبھارا گیا تو آپ کا رُواں رُواں خوش ہوگیا (امرِ الٰہی کے سامنے آپ کی قوت وسختی میں جرأت آگئی) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلیل کو غالب فرمایا، آپ کے کلمے کو جاری کیا آپ کی دعوت کو غالب کر دیا، اس طرح آپ دنیا سے پاک صاف رخصت ہوئے پھر آپ ﷺ کے بعد ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آپ کا مشن لے کر اٹھے اور آپ ہی کے نقش قدم پر چلے اور (اس وقت) عرب (کے کچھ قبیلے) مرتد ہو گئے اور زکاۃ دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے صرف وہی چیز قبول کی جس کو رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا تھا۔ میانوں سے تلوار نکالی اور آگ بھڑکا دی پھر حق والوں کے ساتھ مل کر باطل پرستوں کی سرکوبی کی اور ان کے جوڑوں کو توڑتے الگ کرتے رہے اور ان کے خون سے زمین کو سیراب کرتے رہے یہاں تک کہ انہیں وہیں واپس ہونے پر مجبور کر دیا جہاں سے وہ نکل بھاگے تھے اور اسی چیز پر واپس لے آئے جس سے وہ بھاگ نکلے تھے (یعنی منکرین زکاۃ تائب ہو گئے)۔انہیں اللہ تعالی کے مال سے جوان اونٹ (یا گائے) ملے جن پر وہ اور ایک حبشی لونڈی نصیب ہوئی جس نے ان کی اولاد کو دودھ پلایا وفات سے پہلے اس کی گردن میں ایک گلوبند دیکھا جس سے وہ بے چین ہو گئے اور وہ آپ کے بعد آنے والے خلیفہ کے سپرد کر دیا اور اپنے ساتھی ودوست (رسول اللہ ﷺ) کے منہاج وطریقے پر پاک وصاف دنیا سے رخصت ہو گئے ۔ ان کے بعد عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) برسر اقتدار آئے اور شہر بسائے سختی ونرمی کا امتزاج ہوا آستین وازار چڑھا کر میدان میں آئے اور تمام امور کے لئے افراد کو تیار کیا جنگ کے لئے آلات مہیا کئے اور جب مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے انہیں زخمی کر دیا تو ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کو حکم دیا کہ پتہ لگائیں انہوں نے بتایا کہ آپ کا قاتل مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ کوئی ایسا صاحب حق ان کا قاتل نہیں جو کہہ سکے کہ غنیمت کے مال میں اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی اس کی وجہ سے اس نے قتل کا اقدام کیا انہیں بھی اللہ کے مال (میں سے) اسّی ہزار سے زیادہ نصیب ملا اور انہوں نے اللہ کے راستے میں خوب خرچ کیا اور اپنی اولاد کی کفالت اس مال سے نامناسب سمجھی اور اپنے بعد آنے والے خلیفہ کے سپرد اس کو کر دیا اور اپنے دونوں ساتھیوں کی طرح پاک وصاف دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ان کے بعد اے عمر (ابن عبدالعزیز) تم جیسے دنیا دار قسم کے لوگ آئے جس کو دنیا کے بادشاہوں نے جنم دیا اور اپنے سینے

سے تمہارا منہ بھر دیا جس میں تم پلے بڑھے اور اسی بادشاہی کی تلاش میں رہے۔ پھر جب تمہیں اس کی ولایت ملی تو تم نے اسے وہیں پہنچادیا جہاں تک اللہ نے پہنچایا۔

تم نے اس سے دوری اختیار کی اس پر ستم ڈھایا اور برا سمجھا سوائے اس چیز کے جو اپنے لئے زاد راہ بنائی۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہارے ذریعہ ہماری مصیبتیں دور فرمائیں اور تمہارے ذریعہ ہمارے کرب کو دور کردیا اس لئے اپنے کام میں لگے رہیے ادھر ادھر نہ دیکھئے حق سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی (قابل عزت) نہیں اور باطل سے بڑھ کر کوئی چیز بری اور ذلیل نہیں۔

میں یہ بات کہتا ہوں اور اپنے تمام مومن مرد وعورتوں کے لئے مغفرت کا طالب ہوں۔

ابو ایوب نے کہا عمر بن عبدالعزیز اس چیز کے بارے میں کہتے تھے: میرے لئے ابن الاہتم نے کہا امض ولاتلتفت چلتے رہیے ادھر ادھر نہ دیکھئے۔

(**تخریج**) امام دارمی کے علاوہ کسی اور محدث نے یہ روایت ذکر نہیں کی اور اس میں دو راوی مجھول ہیں اس روایت کو جاحظ نے البیان والتبیین (۲/ ۱۱۷۔ ۱۲۰) میں ذکر کیا ہے۔

عبداللہ بن الأہتم اس وقت کے بڑے عالم وواعظ تھے، ان کی اس تقریر میں حقیقت بیانی اور حکمت وموعظت ہے، مودت سے بھرپور اس وعظ میں، برائی کی نشاندھی اور اچھائی کی ترغیب وتعلیم اور اس پر خلیفہ خامس عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تشجیع اور مدح بھی ہے۔

[15]..... بَاب مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ

وفات کے بعد نبی ﷺ کی تکریم کا بیان

93۔حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبْرَالنَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ فَفَعَلُوا فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ .

(ترجمہ) ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ نے بیان کیا: اہل مدینہ بہت سخت قحط سالی کے شکار ہوئے تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس شکایت لے کر آئے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کی قبر میں آسمان کی طرف ایسا روشندان بناؤ کہ آسمان اور قبر کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔ راوی نے کہا: لوگوں کا ایسا کرنا تھا کہ اتنی بارش ہوئی کہ گھاس اُگ آئی اونٹ فربہ ہو کر چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام ہی پھٹنے والا سال پڑ گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کو امام دارمی کے علاوہ کسی محدث نے روایت نہیں کیا اس کے رواۃ ثقات ہیں لیکن موقوف ہے۔

94- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ .

(ترجمہ) سعید بن عبدالعزیز نے کہا معرکۂ حرۃ میں تین دن تک مسجد نبوی میں اذان و اقامت نہیں ہوئی اور سعید بن المسیب مسجد نبوی میں بیٹھے رہے ان کو نماز کا وقت اس بھاری آواز سے پتہ چلتا جو نبی کریم ﷺ کے روضہ سے (بوقت نماز) سنائی دیتی تھی۔

توضیح :...... واقعہ حرہ ۶۳ھ میں پیش آیا سند کے اعتبار سے یہ روایت ثابت نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور سعید بن عبدالعزیز کا لقاء سعید بن المسیب سے محل نظر ہے اول الذکر ثانی الذکر سے بہت چھوٹے تھے۔ بقیہ رجال اس سند کے ثقات ہیں۔

95- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّونَهُ .

(ترجمہ) نبیہ بن وھب سے مروی ہے کہ کعب عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر چل نکلا تو کعب نے کہا: ہر دن ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور اپنے پروں سے نبی ﷺ کی قبر کو ڈھانپ لیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھتے رہتے ہیں پھر جب شام ہو جاتی ہے تو وہ (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں اور انہیں کی طرح دوسرے فرشتے آتے ہیں اور درود پڑھتے ہیں حتی کہ زمین شق ہوگی اور آپ ستر ہزار فرشتوں کو ہٹاتے ہوئے قبر سے نمودار ہوں گے۔

توضیح :...... یہ حضرت کعب کا قول ہے (رضی اللہ عنہ) جو نہ مرفوع ہے اور نہ صحیح، رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کے لئے احادیث صحیحہ کا ذخیرہ موجود ہے مثلاً آپ کا سید الانبیاء والمرسلین ہونا تمام نبیوں کی امامت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(**تخریج**) اس کی سند میں دو علتیں ہیں ایک تو راوی عبداللہ بن صالح ضعیف ہے دوسرے اس کی سند میں انقطاع ہے اس کو سخاوی نے القول البدیع (ص : ٤٨) میں ذکر کیا ہے۔

[16]...... بَابُ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ — سنت کی پیروی کا بیان

96- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ وَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ. و قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(ترجمہ) عرباض بن ساریہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے بڑی موثر نصیحت فرمائی جس سے آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل لرز گئے ایک شخص نے کہا یہ تو آخری الوداع کہنے والے کا وعظ ہے پس آپ ہمیں وصیت فرمادیجئے ، آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سمع وطاعت (یعنی امیر کی بات سننے اوراس پر عمل کرنے) کی وصیت کرتا ہوں چاہے وہ (امیر) حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑنا ان کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا دین میں نئی باتوں سے (بدعات سے) بچنا اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

ابوعاصم نے ایک مرتبہ کہا: إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُوْرِ یعنی نئے کاموں سے بچنا اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(تخریج) اس حدیث کو ابوداؤد (٤٦٠٧) وترمذی (٢٦٧٦) وابن ماجه (٤٢-٤٤) والبغوی (١٠٢) وابن حبان (رقم٤٥-١/١٠٤) اوراحمد (١٢٦/٤) وغیرہم نے بسند صحیح ذکر کیا ہے۔

فوائد:

- ❀ اس حدیث میں تقویٰ اور اطاعت امیر کی وصیت اور اتباع سنت کا حکم ہے۔
- ❀ خلفائے راشدین کی فضیلت اور ان کی اتباع کا حکم ہے۔
- ❀ بدعات ونئی باتوں سے اجتناب کا حکم ہے۔
- ❀ اختلاف رونما ہونے کی پیشین گوئی اور نجات کے راستے کی نشاندہی ہے۔

97- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ عُلَمَائِنَا يَقُولُونَ الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ وَالْعِلْمُ يُقْبَضُ قَبْضًا سَرِيعًا فَنَعْشُ الْعِلْمِ ثَبَاتُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَفِي ذَهَابِ الْعِلْمِ ذَهَابُ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

(ترجمہ) امام زہری نے کہا ہمارے اسلاف کہتے تھے سنت کی پیروی نجات (کا ذریعہ) ہے اور علم تیزی سے سمٹ جائے گا علم کی بقا دین ودنیا کی بقا ہے اور علم کے مٹ جانے سے سب کچھ مٹ جائے گا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔لیکن یہ امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دیکھئے: شرح اعتقاد اهل السنة للالكائی

(۱۳٦) حلية الأولياء (۳/۳٦۹) الزهد لابن المبارك (۸۱۷)۔

98۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَوَّلَ الدِّينِ تَرْكًا السُّنَّةُ يَذْهَبُ الدِّينُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً .

(ترجمہ) عبداللہ الدیلمی نے کہا ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ پہلے پہل دین کا اٹھنا سنت کے چھوڑنے کی وجہ سے ہوگا دین ایک ایک سنت کے بدلے اٹھ جائے گا جس طرح رسی کی ایک ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: المعرفة والتاريخ للفسوى(۳/ ۳۸٦) شرح اعتقاد أهل السنة (۱۲۷) الإبانه لابن بطة (۲۲۹) **بعض نسخوں میں ہے**: إِنَّ أَوَّلَ ذَهَابَ الدِّيْنِ تَرْكُ السُّنَّةِ۔

99۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

(ترجمہ) حسان (بن عطیة) نے کہا جس قوم نے بھی اپنے دین میں بدعت ایجاد کی اللہ تعالیٰ ان سے اسی کے مثل سنت اٹھالیتا ہے پھر وہ سنت اللہ تعالیٰ قیامت تک واپس نہیں لائے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے:حلية الأولياء (٦/ ۷۳)المعرفة(۳/ ۳۸٦) شرح اعتقاد أهل السنة (۱۲۹) الإبانة ابن بطه (۳۲۸) **لیکن یہ موقوف روایت ہے۔**

فائدہ:

❀ یہ تمام روایات جوگرچہ ائمہ کرام کے اقوال ہیں لیکن ان سے سنت کی فضیلت، تمسّک بالسنة کی اھمیت ثابت ہوتی ہے نیز یہ کہ ایک بدعت ایجاد ہوتی ہے تو اسی طرح کی ایک سنت معدوم ہوجاتی ہے۔

100۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ رَجُلٌ بِدْعَةً إِلَّا اسْتَحَلَّ السَّيْفَ .

(ترجمہ) ابوقلابۃ نے کہا: جس آدمی نے بدعت ایجاد کی تو اس نے تلوار (قتل) کو حلال کر دیا۔ (یعنی وہ قابل گردن زدنی ہے)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: الشريعة للآجری ص: ٦۸ طبقات ابن سعد(۷/ ۱/ ۱۳٤) شرح اعتقاد اهل السنة (۲٤۷) اعتصام للشاطبی (۱/ ۵۵) **اور یہ ابوقلابہ کا قول ہے۔**

101۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ أَهْلُ الضَّلَالَةِ وَلَا أَرَى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارِ ، فَجَرِّبْهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَنْتَحِلُ قَوْلًا أَوْ قَالَ حَدِيثًا فَيَتَنَاهَى بِهِ الْأَمْرُ دُونَ السَّيْفِ وَإِنَّ النِّفَاقَ كَانَ ضُرُوبًا ثُمَّ تَلَا: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ

وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (التوبة:٧٥) ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَاهُمْ يَسْخَطُونَ﴾ (التوبة:٥٨) وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ (التوبة:٦١) فَاخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي الشَّكِّ وَالتَّكْذِيبِ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ اخْتَلَفَ قَوْلُهُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي السَّيْفِ وَلَا أَرٰى مَصِيرَهُمْ إِلَّا النَّارَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّوبُ عِنْدَ ذَا الْحَدِيثِ أَوْ عِنْدَ الْأَوَّلِ وَكَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ يَعْنِي أَبَا قِلَابَةَ .

(ترجمہ) ابوقلابہ نے کہا کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہ ہیں میری رائے میں ان کا ٹھکانہ جہنم کے سوا کچھ نہیں تجربے کے طور پر دیکھ لو جس نے بھی کوئی (نیا) قول یا بات اپنائی اس کا معاملہ قتل تک پہنچا ہے۔ بیشک نفاق کی بہت سی صورتیں ہیں پھر انہوں نے یہ آیات تلاوت کیں۔(ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم صدقہ وخیرات کریں گے اور نیکو کاروں میں سے ہو جائیں گے۔(توبہ ١٠/٧٥)

اوران میں سے وہ بھی ہیں جو خیرات کے مال کی تقسیم میں آپ پر عیب جوئی کرتے ہیں اگر انہیں اس میں سے کچھ مل جائے تو خوش اور نہ ملے تو فوراً ہی ناراض ہو جاتے ہیں۔(توبہ ١٠/٥٨)

اوران میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ ہلکے کان کا ہے آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہے۔(توبہ : ١٠/٦١)

سوان کی بات میں اختلاف ہو گیا اور شک وتکذیب پر انہوں نے اجماع کر لیا ان کا قول مختلف ہے اور یہ قتل کے مستحق ہیں مجھے ان کا ٹھکانہ جہنم کے علاوہ کچھ نہیں لگتا۔

حماد نے کہا: پھر ایوب نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم وہ (یعنی ابوقلابہ) بڑے ہوشیار سمجھدار فقہاء میں سے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔محدّثین میں سے صرف امام دارمی نے اسے ذکر کیا لیکن ابن سعد نے طبقات (١٣٤/١/٧) میں آجری نے الشریعة (ص : ٦٧) میں ذکر کیا ہے۔

[17]..... بَاب التَّوَرُّعِ عَنِ الْجَوَابِ فِيمَا لَيْسَ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ

ایسا فتویٰ دینے سے احتیاط برتنے کا بیان
جس کے بارے میں قرآن وحدیث سے دلیل نہ ہو

102۔أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِحُذَيْفَةَ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرٰى يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا قَالَ يَعْلَمُونَهُ ثُمَّ يَتْرُكُونَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مَا سَأَلْتُمُونَا عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَعْلَمُهُ

أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ أَوْ سُنَّةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَاكُمْ بِهِ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِمَا أَحْدَثْتُمْ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا ابن مسعود نے حذیفہ سے کہا: جانتے ہو یہ لوگ اس چیز کے بارے میں مجھ سے کیوں سوال کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا معلوم کر کے چھوڑ دیتے ہوں گے؟ ابن مسعود ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: جس چیز کے بارے میں تم نے سوال کیا اور اللہ کی کتاب میں سے ہمیں اس کا علم ہوا تو ہم نے تمہیں اس کی اطلاع دے دی یا نبی کریم ﷺ کی سنت میں جو چیز ہمیں ملی تمہیں بتا دی اور جو تم نے نئی باتیں ایجاد کر لیں ان کا فتوی دینے کی ہم میں طاقت نہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کو صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کئی علتیں ہونے کے سبب ضعیف ہے۔

فوائد:...... گرچہ یہ اثر سند ثابت نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ:

- ❀ دین کے ماخذ صرف دو ہیں کتاب اللہ وسنت رسول اللہ۔
- ❀ جو چیز قرآن اور حدیث میں نہ ملے اس کا فتوی دینے میں احتیاط کرنی چاہیے۔
- ❀ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے اور علمی برتری جتانا نہیں چاہیے۔

103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ مَا خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ خُطْبَةً بِالْكُوفَةِ إِلَّا شَهِدْتُهَا فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَمَانِيَةً وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ كِتَابَهُ وَبَيَّنَ بَيَانَهُ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ لَهُ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللّٰهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ.

(ترجمہ) نزال بن سبرہ نے کہا: عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کوفہ میں جو بھی خطبہ دیا میں اس میں حاضر رہا ایک دن میں نے انہیں کہتے سنا ان سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو آٹھ بار طلاق دیدے۔ انہوں نے جواب دیا جتنی اس نے کہا واقع ہو گئیں بیشک اللہ تعالی نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اس کی وضاحت فرما دی اب جو آدمی اس کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالی نے اسے واضح کر دیا اور جس نے مخالفت کی اللہ کی قسم ہم تو تمہاری (طرح) مخالفت کی طاقت نہیں رکھتے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند عبدالرحمٰن المسعودی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن طبرانی میں اس کا شاہد صحیح موجود ہے دیکھئے: معجم طبرانی (۹۶۲۸، ۹۶۲۹) اور یہ ابن مسعود کا قول ہے حدیث نہیں۔

104۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ فِي تَحْرِيمٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ فَمَنْ أَتَى الْأَمْرَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقَدْ بُيِّنَ وَمَنْ خَالَفَ فَوَاللّٰهِ مَا نُطِيقُ خِلَافَكُمْ.

(ترجمہ) نزال بن سبرہ نے کہا میں عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس حاضر ہوا تو ایک مرد ایک عورت حرمت کا مسئلہ لے کر ان کے پاس آئے (یعنی طلاق کا) انہوں نے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی ہے جو شخص اس وضاحت کے عین مطابق چلا تو (حکم) واضح ہے اور جو اس کے خلاف چلا تو تمہارے اس خلاف کے مطابق فتویٰ دینے کی ہمیں طاقت نہیں ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المعجم الکبیر للطبرانی (٩٦٣٦)۔

105۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقُولُ بِرَأْيِهِ إِلَّا شَيْئًا سَمِعَهُ.

(ترجمہ) اشعث نے کہا: ابن سیرین اپنی رائے سے کچھ نہ کہتے وہی کہتے جو سنا ہوتا۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے اور صرف امام دارمی نے اس قول کو روایت کیا ہے۔

106۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ وَالِدُ عَلِيِّ بِن عَثَّامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ بِرَأْيِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ.

(ترجمہ) اعمش نے کہا میں نے ابراہیم کو کسی بارے میں اپنی رائے سے کبھی کچھ کہتے نہیں سنا۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے ابوخیثمہ نے العلم (٣٨) میں دوسری سند سے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

107۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا قُلْتُ بِرَأْيِي مُنْذُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبُوْ هِلَالٍ مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً.

(ترجمہ) قتادہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے تیس سال سے اپنی رائے سے کچھ نہیں کہا: ابو ہلال نے چالیس سال بتایا۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے مزید دیکھئے: حلية الأولياء : (٣٣٥/٢)۔

108۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ شَيْءٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِكَ قَالَ إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ أَنْ يُدَانَ فِي الْأَرْضِ بِرَأْيِي.

(ترجمہ) عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ عطاء (رحمہ اللہ) سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے لا ادری (میں نہیں جانتا) کہا۔ ان سے کہا گیا اپنی رائے سے بھی کچھ نہ کہیں گے؟ فرمایا: مجھے اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ روئے زمین پر میرے قول کی پیروی کی جائے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانة لابن بطة (٣٤٧)۔

توضیح: ...... یہ تمام آثار سلف صالحین اور کبار علماء کے ہیں محمد بن سیرین، ابراہیم النخعی، قتادہ بن دعامہ اور عطاء

وغیرہ بڑے عظیم فقہا اور محدثین میں شمار ہوتے ہیں لیکن ان کی تواضع اور احتیاط دیکھیے علم کے سمندر ہونے کے باوجود وہی کہتے تھے جو کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین سے منقول ہے، ورنہ لاعلمی ظاہر کردیتے۔

109- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَخْبِرْنِي أَنْتَ بِرَأْيِكَ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا أَخْبَرْتُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَيَسْأَلُنِي عَنْ رَأْيِي وَدِينِي عِنْدِي آثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَتَغَنَّى أُغْنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْبِرَكَ بِرَأْيِي.

(ترجمہ) امام شعبی (رحمہ اللہ) نے کہا ایک شخص نے آ کر کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا میں نے کہا ابن مسعود (رضی اللہ عنہ اس بارے میں) ایسا یا اس طرح کہتے ہیں۔ اس نے کہا: آپ کی کیا رائے ہے؟ شعبی نے کہا: تمہیں اس آدمی پر تعجب نہیں ہوتا میں نے اسے کہا کہ عبداللہ بن مسعود یہ فرماتے ہیں اور یہ کہتا ہے مجھے اپنی رائے بتایئے حالانکہ میرا مسلک (یعنی دوسروں کی رائے نقل کرنا) میرے نزدیک زیادہ راجح ہے۔

اللہ کی قسم اپنی رائے کے اظہار سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں گانے گاتا پھروں۔

توضیح: ......اس روایت سے بشرط صحت ثابت ہوتا ہے کہ اپنی رائے سے فتوی دینے سے گانے گانا بہتر ہے۔ حالانکہ گانے گانا فعل قبیح ہے لیکن ان کے نزدیک فتوی سازی سے بہتر ہے اس سے امام شعبی کی فضیلت اور دوسروں کی رائے کا احترام ثابت ہوتا ہے۔

(**تخریج**) عیسی الحناط کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے اس کو خطیب نے الفقیه والمتفقه (٤٩٢) میں ذکر کیا ہے۔

110- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْمُقَايَسَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ بِالْمُقَايَسَةِ لَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ وَلَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلٰكِنْ مَا بَلَغَكُمْ عَمَّنْ حَفِظَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاعْمَلُوا بِهِ.

(ترجمہ) امام شعبی نے کہا: قیاس آرائی سے بچو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم نے قیاس آرائی کی تو یقیناً حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر ڈالو گے اس لئے محمد ﷺ کے صحابہ کے محفوظات سے تم تک جو پہنچا ہے اسی پر عمل کرو۔

توضیح: ......اس روایت کے شعبی کی طرف منسوب ہونے میں کلام ہے لیکن "علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین" جیسی احادیث کے پیش نظر بات صحیح ہے۔ نیز علماء اصول نے قیاس کو ادلہ شرعیہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن یہ اس وقت صحیح ہے جب اس کی مثال اقوال صحابہ میں موجود ہو۔ واللہ اعلم۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے کیونکہ عیسی ضعیف ہیں اور خطیب نے الفقیه (٤٩٧) میں ضرار بن صرد کے

طریق سے اسے بیان کیا ہے لیکن ضرار بھی ضعیف راوی ہیں۔ واللہ أعلم۔

111ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَارِحَةَ ثَمَانِيًا قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةَ طَلْقَةٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ بِكَلَامٍ وَاحِدٍ قَالَ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبِينُوا مِنْكَ امْرَأَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلَاقَ وَمَنْ لَبَّسَ عَلَى نَفْسِهِ وَكَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ وَاللَّهِ لَا تُلْبِسُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلُهُ نَحْنُ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ .

(ترجمہ) علقمہ نے کہا ایک آدمی عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے پچھلی شب اپنی بیوی کو آٹھ طلاق دے دیں پوچھا ایک بار میں، کہا: ایک کلمہ میں؟ پوچھا وہ تم سے تمہاری بیوی جدا کرانا چاہتے ہیں کہا: ہاں۔

راوی نے کہا پھر دوسرا آدمی آیا کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں داغ دی ہیں پوچھا ایک بار میں۔ کہا ہاں: یعنی (یہ کہا میں نے سو طلاق دیں) عبداللہ بن مسعود نے کہا تو لوگ طلاق بائنہ سمجھ کر تمہاری بیوی کو جدا کرانا چاہتے ہیں عرض کیا جی ہاں، تو حضرت عبداللہ نے کہا: جس نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق (ایک ایک کر کے) طلاق دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیان فرما دیا ہے اور جس نے خلط ملط کیا ہم نے اسے اسی خلط کے حوالے کر دیا واللہ گڑبڑ تم کرتے ہو اس کا بوجھ ہم اٹھائیں اب فیصلہ ویسا ہی ہے جیسا تم کر چکے ہو یعنی (طلاق بائن ہو گئی)۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے اور معجم الکبیر (٩٦٢٨) وسنن البيهقى (٣٣٥/٧) میں یہ روایت موجود ہے نیز دیکھئے مصنف عبدالرزاق (١١٣٤٣)۔

توضیح: ...... یہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کا فتویٰ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے اصل (الطلاق مرتان) ہے باری باری ایک ایک طلاق دینا لیکن جب لوگوں نے نص قرآنی سے کھلواڑ شروع کر دی اور ان گنت طلاق دینے لگے تو انہوں نے کہا اگر ایک ساتھ تین یا تین سے زیادہ طلاق دی گئی تو طلاق بائن ہو جائے گی حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے بھی اسی طرح طلاق ثلاثہ کو رائج کیا تھا۔

112ـ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: لَأَنْ يَعِيشَ الرَّجُلُ جَاهِلًا بَعْدَ أَنْ يَعْلَمَ حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ .

(ترجمہ) قاسم نے کہا: اللہ تعالیٰ کے حق کو اپنے اوپر جاننے کے بعد آدمی اگر جاہل بن کر جئے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ جو جانتا نہیں ہے اس کے متعلق کچھ کہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (١٨٤/٢)، العلم لابى خيثمة (٩٠) المعرفة والتاريخ ليعقوب الفسوى (٥٤٨/١)۔

113۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُسْأَلُ قَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ كُلَّ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَلَوْ عَلِمْنَا مَا كَتَمْنَاكُمْ وَلَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمْ .

(ترجمہ) ایوب نے کہا میں نے قاسم کو سنا ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: واللہ ہم کو ان تمام چیزوں کا علم نہیں ہے جو تم ہم سے پوچھتے ہو اور اگر ہمیں علم ہوتا تو ہم نہ تم سے چھپاتے ہیں اور نہ ہی ہمارے لیے چھپانا جائز ہوتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مذکورہ بالا مصادر، والفقیہ (۱۷۳/۲) وجامع بیان العلم (۱۴۱۰) والعلم لأبی خیثمہ (۱۴۱)

فوائد:...... اس قول میں قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع عجز وانکساری اور اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيْلاً﴾ (اسراء: ۸۵/۱۵) تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ نیز اس سے ان کے بغیر علم کچھ کہنے میں شدت احتیاط کا بھی اظہار ہے اور یہ "قاسم" رحمہ اللہ ابن محمد بن ابی بکر الصدیق ہیں جنہوں نے اپنی پھوپھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی اور ان سے علم حاصل کیا اور مدینہ کے کبار فقہاء میں شمار ہوئے، ابن سعد نے ان کے بارے میں کہا: کان إماما فقیها ، ثقة رفیعا و رِعًا کثیر الحدیث ، اور ایوب السختیانی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے قاسم سے افضل کسی شخص کو نہ دیکھا۔ (تذکرہ الحفاظ : ۹۶/۱)

114۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ شَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَقَالَ مَا أَضْطَرُّ إِلٰى مَشُورَةٍ وَمَا أَنَا مِنْ ذَا فِي شَيْءٍ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عون نے کہا قاسم (بن محمد الفقیہ) سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: نہ مجھے مشورے کی ضرورت ہے اور نہ میں اس کے لائق ہوں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (۱۳۹/۵)۔

115۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى قَالَ قُلْتُ لِلْقَاسِمِ مَا أَشَدَّ عَلَيَّ أَنْ تُسْأَلَ عَنِ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ إِمَامًا قَالَ إِنَّ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ أَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَرْوِيَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ .

(ترجمہ) یحییٰ نے کہا میں نے قاسم سے کہا: میرے اوپر بڑا شاق گذرتا ہے آپ سے کوئی سوال کیا جائے اور آپ اس سے لاعلمی کا اظہار کریں حالانکہ آپ کے والد امام وقت تھے۔ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے اور اس کے نزدیک جسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقل وسمجھ ہے اس سے بھی زیادہ شاق اور شدید (سخت امر) یہ ہے کہ میں بنا علم فتویٰ دوں یا غیر ثقہ راوی سے کچھ روایت کروں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے محمد بن کثیر کی وجہ سے لیکن معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: مقدمہ صحیح مسلم

(١٦/١) ومعرفة السنن والآثار (١٤١/١)۔

فوائد:......اس سے معلوم ہوا کہ:

انہیں کسی سوال کے جواب میں لا ادری یا لا اعلم یعنی مجھے اس کا علم نہیں کہنے میں کوئی عار نہ تھا حالانکہ وہ بھی اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے اس سے ان کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے نیز غیر ثقہ راوی سے حدیث روایت کرنے کی کراہت بھی معلوم ہوتی ہے۔

116۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانُوا إِذَا نَزَلَتْ بِهِمْ قَضِيَّةٌ لَيْسَ فِيهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَثَرٌ اجْتَمَعُوْا لَهَا وَأَجْمَعُوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا فَالْحَقُّ فِيمَا رَأَوْا.

(ترجمہ) مسیّب بن رافع نے کہا کہ جب لوگوں کو کوئی ایسا مسئلہ پیش آتا جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی اثر منقول نہیں ہوتا تو اس کے لئے سب جمع ہوتے اور اجماع قائم ہوتا اور حق وہی ہے جو ان کی رائے ہوتی حق وہی ہے جس پر انہوں نے اجماع کیا۔

(**تخریج**) اس قول کی نسبت میسّب بن رافع کی طرف صحیح نہیں ہے کیونکہ ھشیم مدلس ہیں اور "عن" سے روایت کیا ہے، اس قول کو ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم میں (١٨٢٤) میں ذکر کیا ہے۔

117۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَامِ بِهٰذَا.

(ترجمہ) دوسری سند سے عوام بن حوشب نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

118۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ أَنَّ وَهْبَ بْنَ عَمْرٍو الْجُمَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَعْجَلُوا بِالْبَلِيَّةِ قَبْلَ نُزُولِهَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَا تَعْجَلُوْهَا قَبْلَ نُزُوْلِهَا لَا يَنْفَكُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَفِيهِمْ إِذَا هِيَ نَزَلَتْ مَنْ إِذَا قَالَ وُفِّقَ وَسُدِّدَ وَإِنَّكُمْ إِنْ تَعْجَلُوهَا تَخْتَلِفْ بِكُمُ الْأَهْوَاءُ فَتَأْخُذُوْا هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

(ترجمہ) وھب بن عمرو جمحی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مصیبت کے نزول سے پہلے جلد بازی نہ کرو اگر تم اس کے نزول سے پہلے جلدی نہ کرو گے تو مسلمان اس سے اس وقت تک چھٹکارہ نہ پائیں گے جب ان میں ایسا شخص موجود رہے گا جو کہے تو با توفیق و درست وسچا ہو اور اگر تم نے اس میں جلدی بازی کی تو تمہاری آراء مختلف ہو جائیں گی اور تم اس طرح پکڑ لو گے، اپنے ہاتھوں سے آپ نے دائیں بائیں اشارہ کیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور مرسل روایت ہے۔ دیکھئے: فتح الباری ٢٢٦/١٣۔

119۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ يَحْدُثُ لَيْسَ فِي كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ فَقَالَ ((يَنْظُرُ فِيهِ الْعَابِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)).

(ترجمہ) یحییٰ بن حمزہ نے کہا کہ ابوسلمہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے ایسے امر کے بارے میں دریافت کیا گیا جو قرآن وحدیث میں نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں عبادت گذار مومنین غور کریں گے۔

(تخریج) اگرچہ یہ مرسل روایت ہے لیکن سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مراسیل ابی داود (٤٥٧، ٤٥٨) المعجم الکبیر(٣٥٣) جامع بیان العلم (١٨١٠) ابانه (٢٩٣) فتح الباری(١٣/٢٦٦) ۔

توضیح: ...... یہ روایت اجماع کی دلیل ہے۔

120۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّكُمْ لَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهَا وَتُنَقِّرُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا كُنَّا نُنَقِّرُ عَنْهَا وَتَسْأَلُونَ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَلَوْ عَلِمْنَاهَا مَا حَلَّ لَنَا أَنْ نَكْتُمَكُمُوهَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عون سے مروی ہے قاسم (بن محمد) نے کہا: تم لوگ ایسی باتوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کے بارے میں ہم سوال نہیں کرتے تھے۔ اور تم لوگ ایسی چیزوں کے بارے میں بحث کرتے ہو جن کے بارے میں ہم بحث نہیں کرتے تھے تم ایسی باتیں دریافت کرتے ہو جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں اور اگر معلوم ہوتیں تو ہمارے لئے ان کا تم سے چھپانا جائز نہیں تھا۔

(تخریج) اس قول کو صرف امام داری نے روایت کیا ہے اور سند صحیح ہے۔

وضاحت: ...... اس روایت سے واضح ہوا کہ فرضی باتیں گڑھنا اور ان کے بارے میں فتویٰ دریافت کرنا درست نہیں اگر کسی کو مسئلہ معلوم نہ ہو تو لاعلمی ظاہر کر دینی چاہیے خواہ مخواہ اٹکل پچو باتیں کرنا درست نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معلوم ہوتے ہوئے علم کو چھپانا درست نہیں قرآن پاک میں ایسے لوگوں کی مذمت آئی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم کو چھپایا اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا۔ (الاحادیث الصحیحة: ٦٣٩٣) (نعوذ باللہ من ذلك)۔

121۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(ترجمہ) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی (آیات) متشابہات کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں گے تو تم ان کی احادیث سے گرفت کرنا اس لئے کہ اهل السنن کتاب اللہ کا بہت اچھی طرح علم رکھتے ہیں۔

(تخریج) سند اس روایت کی ضعیف لیکن شاہد موجود ہے۔ دیکھئے: الشریعة للآجری(٥٥، ٥٨) واصول اعتقاد اهل

السنه للالكائی (۲۰۲) و جامع بیان العلم (۱۔۱۷) وغیرہم۔

توضیح: ......اس روایت سے اہل الحدیث کی فضیلت ثابت ہوتی ہے نیز یہ کہ قرآن پاک سمجھنے کیلئے حدیث کا علم ضروری ہے محکم و متشابہ کا علم حدیث شریف ہی سے حاصل ہوگا کیونکہ قرآن پاک کی تشریح و توضیح بھی رسول اللہ ﷺ کا مشن تھا۔ ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۱۴/۴۴) نیز فرمان رسول ﷺ (إنی أوتيت القرآن ومثله معه) علماء کا اتفاق ہے کہ ومثلہ معہ سے مراد حدیث رسول ہے۔ (علی صاحبه أزكی التحيات)۔

122۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا زَالَ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى نَشَأَ فِيهِمُ الْمُوَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ أَبْنَاءُ النِّسَاءِ الَّتِي سَبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَأَضَلُّوهُمْ.

(ترجمہ) عروہ بن زبیر نے کہا بنی اسرائیل میں اعتدال قائم تھا اور کوئی خلاف شرع بات ان میں نہ تھی پھر جب نئی نسل اور دیگر اقوام کے قیدی اور لونڈیوں کی پود آئی تو انہوں نے (دین میں) اپنی رائے داخل کردی اور انہیں گمراہ کردیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۷۷۴) والمعرفة والتاريخ للفسوی (۹۳/۳)۔

فائدہ: ......اس روایت سے رائے اور قیاس کی مذمت ظاہر ہوتی ہے جو یقیناً گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

[18]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْفُتْيَا

فتویٰ دینے سے کراہت کا بیان

123۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَلْعَنُ مَنْ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ.

(ترجمہ) حماد بن یزید نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ایک دن ایک آدمی عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کے پاس آیا اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جس کا مجھے علم نہیں، تو ابن عمر نے کہا جو چیز وقوع پذیر نہیں ہوئی اس کے بارے میں نہ پوچھو، میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو ایسے شخص پر لعنت کرتے سنا ہے جو ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرے جو (ظہور پذیر) نہیں ہوئی ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے اس کو ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۱۸۲۰) اور ابوخیثمہ نے العلم (۱۴۴) میں ذکر کیا ہے۔

فوائد:

❀ فرضی مسائل پوچھنے کی مذمت اس سے معلوم ہوتی ہے۔

❀ اور جو شخص من گھڑت مسائل وفتاوے پوچھے اس پر لعنت ہے اور یہ لعنت حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے الفاظ میں ہے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخَلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذْ.)) (دیکھئے حدیث رقم: ۹۶)۔

124۔أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ أَكَانَ هٰذَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ كَانَ، حَدَّثَ فِيهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ وَالَّذِي يَرٰى وَإِنْ قَالُوا لَمْ يَكُنْ قَالَ فَذَرُوهُ حَتّٰى يَكُونَ.

(ترجمہ) امام زہری نے کہا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ پوچھتے تھے: کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے؟ اگر ان کا جواب ہاں میں ہوتا تو ان سے حدیث بیان کر دیتے یا پھر اپنی رائے ظاہر کر دیتے تھے اور اگر لوگوں کا جواب ''نہیں'' میں ہوتا تو کہہ دیتے تھے کہ جانے دو جب وقوع پذیر ہو تو پوچھنا۔

تخریج یہ اثر امام زہری کے بلاغیات میں سے ہے۔ امام دارمی کے علاوہ خطیب بغدادی نے الفقية والمتفقه(۲/۸) میں ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۱۸۱۳) اور ابن بطہ نے الإبانة (۳۱۸) میں ذکر کیا ہے۔

125۔أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ هَلْ كَانَ هٰذَا بَعْدُ قَالُوْا لَا قَالَ دَعُوْنَا حَتّٰى تَكُوْنَ فَإِذَا كَانَتْ تَجَشَّمْنَاهَا لَكُمْ.

(ترجمہ) عامر نے کہا کہ عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے پوچھا یہ رونما ہو چکا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تو عمار نے کہا: جب تک واقع نہ ہو ہمیں چھوڑ دو اور اگر وہ واقعہ وقوع پذیر ہو چکے تو ہم تمہارے لئے مسئلہ کے چھان بین کی مشقت برداشت کریں گے۔

تخریج اس روایت میں انقطاع ہے اور اسے خطیب نے الفقية والمتفقه(۲/۸) میں ذکر کیا ہے اور اس کا شاہد صحیح بھی موجود ہے۔

126۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أُحَرِّجُ بِاللّٰهِ عَلَى رَجُلٍ سَأَلَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَيَّنَ مَا هُوَ كَائِنٌ.

(ترجمہ) عمر (رضی اللہ عنہ) نے منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو گنہگار سمجھتا ہوں جو فرضی مسئلہ پوچھے کیونکہ جو چیز ظہور پذیر ہونے والی ہے اسے اللہ تعالی نے بیان فرما دیا ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۸۰۷) اور الفقیہ والمتفقہ (۷/۲) وفتح الباری (۲۶۶/۱۳)۔

فوائد:

- سابقہ آثار جلیل القدر صحابہ کرام کے ہیں اور ان سے فرضی مسائل پوچھنے کی مذمت ظاہر ہوتی ہے۔
- اس اثر سے عمر (رضی اللہ عنہ) کا یقین واعتماد اور فہم وفراست ظاہر ہوتی ہے جو چیز ظہور پذیر ہونے والی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے بیان فرمادیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی وضاحت نہیں کی اس کے بارے میں پوچھا بھی نہ جائے یہی بات ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ (مائدہ: ۱۰۱/۷) اور حدیث شریف: ((دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ عَلَيْهِ .)) سے واضح ہوتی ہے۔

127۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ قَوْمًا كَانُوْا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا سَأَلُوْهُ إِلَّا عَنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَسْأَلَةً حَتّٰى قُبِضَ كُلُّهُنَّ فِي الْقُرْآنِ مِنْهُنَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قَالَ مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلَّا عَمَّا يَنْفَعُهُمْ .

(ترجمہ) عبداللہ عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بہتر لوگ نہیں دیکھے اور انہوں نے آپ ﷺ کی پوری زندگی میں صرف ۱۳ مسئلے آپ سے پوچھے تھے: جو سب کے سب قرآن پاک میں مذکور ہیں جیسے: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ...﴾ (البقرۃ: ۲۱۷/۲) لوگ آپ سے شہر حرام کے بارے میں پوچھتے ہیں) ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ....﴾ (البقرۃ: ۲۲۲/۲) لوگ آپ سے حیض کے مسائل دریافت کرتے ہیں۔
نیز انہوں نے بتایا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) صرف وہی سوال اور مسئلہ پوچھتے تھے جو انہیں سودمند ہوتا۔

(**تخریج**) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا یہ اثر ضعیف ہے۔ ۱۳ مسائل کی تحدید بھی صحیح نہیں معلوم ہوتی (واللہ أعلم) اس کو ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۱۸۰۹) اور ابن بطۃ نے الابانہ (۳۹۶) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

128۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ لَمَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ فَمَا رَأَيْتُ قَوْمًا أَيْسَرَ سِيرَةً وَلَا أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ .

(ترجمہ) عمر بن اسحاق نے کہا اپنے سے پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو پایا میں نے ان سے زیادہ آسان سیرت اور سب سے کم سختی کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند جید ہے اور اسے ابن ابی شیبہ (۱۸۴۰۹) اور ابن سعد بن نے طبقات (۱۶۰/۱/۷) میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ:

❀ اس اثر میں صحابہ کرام کی سیرت، طرز عمل اوران کی تشدید وتکلف سے اجتناب کا بیان ہے۔

129- أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ الْكِنْدِيَّ وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ مَعَ قَوْمٍ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ فَقَالَ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا مَا كَانُوا يُشَدِّدُونَ تَشْدِيدَكُمْ وَلَا يَسْأَلُونَ مَسَائِلَكُمْ .

(ترجمہ) رجاء بن حیوہ نے کہا میں نے عبادہ بن نسی الکندی سے سنا ان سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو کچھ لوگوں کے ساتھ فوت ہوگئی اوراس کا کوئی ولی موجود نہیں تھا توانہوں نے کہا میں نے ایسی جماعت کو پایا جو نہ تمہاری طرح تشدد کرتے اور نہ تمہارے جیسے مسائل پوچھتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اوراسے ابن عساکر نے تاریخ ص: ٤٧ میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ:

❀ اس میں صحابہ کرام کی فضیلت اور عدم تشدید کا بیان ہے۔

130- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ بِمَرْجِ الدِّيبَاجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ خَلْوَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي مَا تَصْنَعُ بِالْمَسَائِلِ قُلْتُ لَوْلَا الْمَسَائِلُ لَذَهَبَ الْعِلْمُ قَالَ لَا تَقُلْ ذَهَبَ الْعِلْمُ إِنَّهُ لَا يَذْهَبُ الْعِلْمُ مَا قُرِئَ الْقُرْآنُ وَلَكِنْ لَوْ قُلْتَ يَذْهَبُ الْفِقْهُ .

(ترجمہ) ہشام بن مسلم قرشی نے کہا کہ میں ابن محیریز کے ساتھ وادی مرج الدیباج میں تھا، انہیں تنہا پا کر میں نے ان سے ایک مسئلہ دریافت کیا توانہوں نے کہا تم مسائل پوچھ کر کیا کروگے؟ میں نے کہا اگر مسائل نہ ہوتے تو علم مٹ جاتا، کہنے لگے یہ نہ کہو کہ علم مٹ جاتا، جب تک قرآن کریم پڑھا جاتا رہے گا علم نہیں مٹے گا ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ سمجھ بوجھ اٹھ جائے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (١٤١/٥) وتاريخ ابن عساكر (٤٠٦/٣٨)۔

131- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا لَا نَدْرِي لَعَلَّنَا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَا تَحِلُّ لَكُمْ وَلَعَلَّنَا نُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ أَشْيَاءَ هِيَ لَكُمْ حَلَالٌ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُبَيِّنْهَا لَنَا حَتَّى مَاتَ فَدَعُوا مَا يَرِيبُكُمْ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكُمْ .

(ترجمہ) امام شعبی سے روایت ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: لوگو! ہم نہیں جانتے ہوسکتا ہے ہم تمہیں ایسے امور کا حکم دیں جو تمہارے لئے جائز نہ ہوں ہوسکتا ہے ہم تمہارے لئے ایسی چیزیں حرام قرار دیدیں جو اصل میں تمہارے لئے حلال ہوں،

قرآن کریم میں آخری آیت سود والی نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اس کی اچھی طرح وضاحت بھی نہ کی تھی کہ آپ انتقال فرما گئے اس لئے جس چیز میں تمہیں شبہ ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شبہ نہیں اسے اپنا لو (اس پر عمل کرو)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں ضعف ہے کیونکہ شعبی نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو پایا ہی نہیں، امام طبرانی نے تفسیر (۱۱۴/۳) میں اسے نقل کیا ہے۔

توضیح: ......اس روایت کی سند ضعیف ہے اور معنی بھی محل نظر ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انتقال کے وقت فرمایا تھا: ((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ .)) ترجمہ: میں نے تم کو ایسی صاف وسفید شریعت پر چھوڑا ہے جس کی رات بھی دن (کی طرح روشن) ہے، اس سے ہلاکت میں پڑنے والا ہی منہ موڑے گا۔ (طبراني: ۱۸ / ۲٤٧) نیز یہ ﴿بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ (مائدة: ٦٧/٦) جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے اس کی تبلیغ کیجئے۔ اور ﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ١٤ / ٤٤) کے منافی ہے۔ یا اس سے مقصود یہ ہو سکتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

[19].... بَابُ مَنْ هَابَ الْفُتْيَا وَكَرِهَ التَّنَطُّعَ وَالتَّبَدُّعَ

ان لوگوں کا بیان جنہوں نے فتوی دینے سے خوف کھایا اور غلو وزیادتی یا بدعت ایجاد کرنے کو برا سمجھا

132۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ إِبْرَاهِيمَ فَاسْتَقْبَلَنِي حَمَّادٌ فَحَمَّلَنِي ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ مَسَائِلَ فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَنِي عَنْ أَرْبَعٍ وَتَرَكَ أَرْبَعًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن ادریس نے اپنے چچا سے بیان کیا کہ میں ابراہیم النخعی کے پاس سے نکلا تو حماد (رحمہ اللہ) نے میرا استقبال کیا اور مجھے آٹھ قسم کے مسائل پوچھنے کو کہا، میں نے ابراہیم سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے چار مسائل کا جواب دیا اور چار قسم کے سوالات کا جواب نہیں دیا۔

(**تخریج**) اس روایت میں عبداللہ بن ادریس کے چچا داود بن یزید ضعیف ہیں لہٰذا یہ سند ضعیف ہے اور صرف امام دارمی نے اسے روایت کیا ہے۔

133۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ .

(ترجمہ) زبید الیامی نے کہا: میں نے ابراہیم سے جب بھی کسی بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو ان کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس روایت کو ابویعلی نے اپنی مسند (۷۲۲۷) میں اور فسوی نے المعرفة والتاریخ (۲/۶۰۵) میں ابونعیم نے الحلیہ (۴/۲۲۰) میں ذکر کیا ہے۔

توضیح ...... ان روایات میں ابراہیم سے مراد ابراہیم بن یزید النخعی ہیں جو اپنے وقت کے امام وفقیہ اور ثقہ تھے۔ دیکھئے: تقریب التہذیب (۳۰۱)۔

134۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَا عِلْمَ لِي بِهِ مِنَ الشَّعْبِيِّ.

(ترجمہ) عمر بن ابی زائدہ نے کہا میں نے شعبی (رحمہ اللہ) سے زیادہ کسی کو یہ کہتے نہیں سنا: لاعلم لی بہ مجھے اس کا علم نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (۶/۱۷۴)۔ امام شعبی رحمہ اللہ کا نام عامر بن شراحیل ہے جو اپنے وقت کے امام وفقیہ اور کبار تابعین میں سے تھے، خود فرماتے ہیں: میں نے پانچ سو صحابہ کو پایا۔ ابومجلز نے کہا: میں نے ان سے زیادہ (اس زمانے میں) کسی کو فقیہ نہیں پایا۔ الخلاصة ص: ۱۸۴۔

135۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ۔ قَالَ: كَانَ الشَّعْبِيُّ إِذَا جَاءَهُ شَيْءٌ اتَّقَى وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ فِي هٰذَا أَحْسَنُ حَالًا عِنْدَ ابْنِ عَوْنٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ.

(ترجمہ) ابوعاصم نے عبداللہ بن عون کو کہتے سنا کہ شعبی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو پرہیز کرتے اور ابراہیم (النخعی) فتوی دیدیتے تھے۔

ابوعاصم نے کہا شعبی اس سلسلے میں ابن عون کے نزدیک (اپنے احتیاط کی وجہ سے) ابراہیم سے زیادہ اچھے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور ابوزرعہ نے اس روایت کو اپنی تاریخ (۲۰۰۴) میں ذکر کیا ہے۔

136۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا لَكَ لَا تَقُولُ فِي الطَّلَاقِ شَيْئًا قَالَ مَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ حَرَامًا أَوْ أُحَرِّمَ حَلَالًا.

(ترجمہ) جعفر بن ایاس نے کہا: میں نے سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے کہا: کیا بات ہے آپ طلاق کے مسئلے میں کچھ لب کشائی نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: طلاق سے متعلق کوئی بات ایسی نہیں جس کا میں نے سوال نہ کیا (یعنی اس کا علم حاصل نہ کیا ہو) لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیدوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے امام دارمی کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں جو اپنے وقت کے امام وفقیہ تھے۔ الخلاصة ص: ۱۳۶۔

137- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيثَ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا .

(ترجمہ) عطاء بن السائب نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی یعلی کو کہتے سنا انہوں نے کہا: میں نے اس مسجد (نبوی) میں ایک سوبیس انصاری صحابہ کو پایا ان میں سے جوکوئی بھی حدیث بیان کرتا تو اس کی آرزو رہتی کاش ان کا ساتھی حدیث بیان کرے اوران میں سے کسی سے بھی کوئی فتوی پوچھا جاتا تو وہ پسند کرتے کہ ان کا کوئی اور ساتھی اس کام کو سرانجام دے۔

تخریج اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٧٤/٦) التاريخ لابی زرعة (٢٠٣١) كتاب الزهد لابن مبارك (٥٨) جامع بيان العلم (١٩٤٤)۔

138- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ إِذَا سُئِلْتُمْ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ كَانَ إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَفْتِهِمْ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ .

(ترجمہ) داؤد (بن ابی ہند) نے کہا: میں نے شعبی سے پوچھا جب آپ سے مسئلہ پوچھا جاتا تو کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا تم نے اس کا تجربہ رکھنے والے سے سوال کیا ہے۔ جب کسی سے مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ اپنے ساتھی سے کہتا کہ جواب دو اور وہ ساتھی کہتا آپ جواب دیں حتی کہ تکرار کے بعد سوال کی نوبت پہلے آدمی کے پاس ہی آجاتی۔

تخریج اس روایت کی سند حسن ہے، وانفرد به الدارمی۔

توضیح: ......اس روایت سے فتوی دینے میں احتیاط ثابت ہوتی ہے نیز یہ کہ ان کے ساتھی اور جلساء انہیں جیسے ہوتے تھے اور اس میں صحبت صالح ترا صالح کند کی تعلیم ملتی ہے۔

139- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ إِنَّ الْعَالِمَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عِبَادِهِ فَلْيَطْلُبْ لِنَفْسِهِ الْمَخْرَجَ .

(ترجمہ) ابن المنکدر نے کہا عالم (فتوے کے ذریعے) اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان مداخلت کرتا ہے اس لئے اسے اپنے نکلنے کا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ (یعنی: فتوی سازی سے احتراز کرنا چاہیئے)۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ ابونعیم نے الحلیہ (١٥٢/٣) میں اور خطیب نے الفقیہ والمتفقہ (١٠٨٨، ١٠٨٩) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔

140- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيَّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كِتَابًا فَحَلَفَ لِي بِاللّٰهِ إِنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ فَإِذَا فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَى

الْمُتَنَطِّعِينَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ أَبِیْ بَكْرٍ وَإِنِّی لَأَرٰی عُمَرَ كَانَ أَشَدَّ خَوْفًا عَلَيْهِمْ أَوْ لَهُمْ.

(ترجمہ) مسعر نے کہا معن بن عبدالرحمٰن نے میرے لئے ایک کتاب نکالی اور قسم کھا کر کہا کہ وہ ان کے والد کے خط سے لکھی ہوئی ہے دیکھا تو اس میں لکھا ہے عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے غلو کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اتنا شدید وسخت نہیں دیکھا پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ ان پر کسی کو اتنا سختی کرنے والا نہیں دیکھا اور اب میں عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ رہا ہوں کہ ان (متنطعین) سے ڈرنے یا ان پر ڈرنے والا اُن سے زیادہ کوئی نہیں۔

(تخریج) اس روایت کی اسناد صحیح ہے اور اسے ابوبکر بن ابی شیبہ (٦٤٨٠) اور انہیں کی سند سے ابویعلی (٥٠٢٢) اور طبرانی (١٠٣٦٧) نے ذکر کیا ہے۔

فائدہ:......اس روایت میں دین میں غلو کرنے والوں سے بچنے اور ان کا گھیرا تنگ کرنے کی ترغیب ہے۔

141۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ أَوْصِنِی فَقَالَ نَعَمْ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالِاسْتِقَامَةِ اتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ.

(ترجمہ) عثمان بن حاضر ازدی نے کہا: میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے وصیت کیجئے کہا: سنو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور اس پر قائم رہو۔ اتباع کرو ابتداع سے بچو۔

(تخریج) یہ اثر اس سند سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: الإبانہ (٢٠٠) الفقیه والمتفقه (١٧٣/١) البدع والنهی عنها (ص: ٢٥) میں اسی سند سے مذکور ہے لیکن مروزی نے السنة (٨٣) میں بسند حسن ذکر کیا ہے۔

توضیح:......اس اثر میں تقویٰ کی وصیت اور استقامت کا درس ہے نیز یہ کہ انسان بدعت سے پرہیز کرے اور صرف اتباع واطاعت پر اکتفا کرے۔

142۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ مَا كَانَ عَلَى الْأَثَرِ.

(ترجمہ) ابن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: لوگوں کا خیال تھا آدمی جب تک حدیث پر عامل ہے صراط مستقیم پر ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم لابن عبدالبر(١٧٧٨،١٧٧٩) محمد بن سیرین اپنے وقت کے امام، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خاص شاگرد، کبار تابعین میں سے تھے۔ ١١٠ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ دیکھئے: الخلاصة ص: ٣٤٠۔

143۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: مَا دَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَهُوَ

عَلَى الطَّرِيقِ .

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے فرمایا: انسان جب تک عامل بالحدیث ہے وہ صحیح راستے پر ہے۔

تخریج اس روایت کی یہ سند صحیح ہے مذکورہ بالا حوالہ دیکھئے۔

توضیح: ...... مفہوم یہ کہ حدیث رسول سے ہٹ کر عمل کرنا ضلالت وگمراہی ہے۔

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلا جا بے ڈھرک

جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

144۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ أَهْلُهُ أَلَا وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعَمُّقَ وَالْبِدَعَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ .

(ترجمہ) ابوقلابہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: علم حاصل کر واس کے پہلے کہ وہ قبض کرلیا جائے اور علم کا قبض کیا جانا یہ ہے کہ اہل علم ختم ہو جائیں ۔خبردار اپنے آپ کو غلو بہت زیادہ غور وخوض (تعمق) اور نئی عبادتیں ایجاد کرنے سے بچانا، اور (طریق) قدیم کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔(یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے اصحاب رضوان اللہ علیہم کے طریق کو پکڑے رہنا۔)

تخریج اس روایت کے رواۃ ثقات ہیں لیکن سند میں انقطاع ہے کیونکہ ابوقلابہ کا لقاء ابن مسعود سے ثابت نہیں۔ نیز یہ اثر إبانه (١٦٨) مفتاح الجنة (ص: ٣٠) الفردوس (٢٢٣٦) و كنزالعمال (٢٨٨٦٥) وغیرہ میں موجود ہے۔

145۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيقِ .

(ترجمہ) ابوقلابہ سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ وہ سمیٹ لیا جائے اوراس کا سمٹ جانا یہ ہے کہ اہل علم اٹھالئے جائیں، علم کو لازم پکڑو (کیونکہ) تم میں سے کوئی نہیں جانتا کب اس کی ضرورت پڑجائے یا اس شخص کی ضرورت پڑجائے جس کے پاس علم ہو، تم کو ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جن کا گمان ہوگا کہ وہ کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ انہوں نے اسے (کتاب اللہ کو) پس پشت ڈال رکھا ہوگا علم کو تھامے رکھواورنئی عبادتیں ایجاد کرنے (بدعت) سے بچو غلو سے دور رہو، تعمق وگہرائی سے پرہیز کرو، اوراسلاف کے نقش قدم پر چلو۔

تخریج اس اثر کی سند بھی مذکورہ بالا اثر کی طرح ضعیف ہے۔ مزید اطلاع کے لئے دیکھئے: طبرانی (٨٨٤٥)

وشرح اعتقاد أهل السنة(۱۰۸) ۔

توضیح: ......لیکن یہ اثر ضعیف ہونے کے باوجود اقوال زریں کا نمونہ ہے اور اس میں علم حاصل کرنے کی ترغیب غلو، تعمق اور بدعت سے پرہیز کی تلقین اور اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی بات کہی گئی ہے جو بالکل درست اور ضروری ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

146۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ صَبِيغٌ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ وَقَدْ أَعَدَّ لَهُ عَرَاجِينَ النَّخْلِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ صَبِيغٌ فَأَخَذَ عُمَرُ عُرْجُونًا مِنْ تِلْكَ الْعَرَاجِينِ فَضَرَبَهُ وَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ فَجَعَلَ لَهُ ضَرْبًا حَتَّى دَمِيَ رَأْسُهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَسْبُكَ قَدْ ذَهَبَ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ فِي رَأْسِي .

(ترجمہ) سلیمان بن یسار نے کہا: ایک شخص جس کا نام صبیغ تھا مدینہ آ کر قرآن کی آیات متشابہات کے بارے میں پوچھنے لگا عمر (رضی اللہ عنہ) نے کھجور کی ٹہنیاں منگائیں اور اسے بلا بھیجا پوچھا تم کون ہو جواب دیا میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں عمر (رضی اللہ عنہ) نے ان ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی اٹھائی اور کہا: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں اور اس کی پٹائی شروع کر دی یہاں تک کہ اس کا سر لہولہان ہو گیا تو اس نے کہا بس کیجئے امیر المومنین میرے سر میں جو شبہات در آئے تھے ختم ہو گئے۔

(**تخریج**) سلیمان بن یسار نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو نہیں دیکھا اس لئے یہ روایت منقطع ہے اور اس کو آجری نے الشرعیة ص: ۷۳ میں ذکر کیا ہے۔

147۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاحْذَرُوهُمْ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ...﴾ (آل عمران : ۷/۳)

اور فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات متشابہات کی تلاش میں رہتے ہوں تو ان سے بچو۔

توضیح: ......محکم سے مراد وہ آیات ہیں جن کا معنی و مفہوم واضح اور صریح امر یا نہی کی صورت میں ہو اور اس کا حکم اٹل ہو، اور متشابہ اس کے برعکس ہے۔

(**تخریج**) یہ متفق علیہ صحیح حدیث ہے۔ دیکھئے: البخاری (٤٥٤٧) مسلم (٢٦٦٥)۔

فوائد:

❀ ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ متشابہات میں خوض سے بچنا چاہیے جیسا کہ دوسری متفق علیہ حدیث سے واضح

ہوتا ہے۔

ترجمہ آیت مذکورہ بالا: وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری جس میں بعض آیات محکم (مضبوط) ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیات ہیں جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں......

148۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أُحِلَّ لَكَ شَيْئًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ أَوْ أُحَرِّمَ مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَكَ.

(ترجمہ) شقیق نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی ایسی چیز تمہارے لئے حلال کردوں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کررکھی ہو یا جو اللہ تعالیٰ نے حلال کردیا ہے وہ حرام قرار دیدوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن امام دارمی کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔اس روایت سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ دینے میں تامل اور شدت احتیاط کا پتہ لگتا ہے۔

149۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَأَنْ أَرُدَّهُ بِعِيِّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّفَ لَهُ مَا لَا أَعْلَمُ.

(ترجمہ) حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ کسی چیز کے علم سے عاجز آ کر اس کا جواب نہ دینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ومحبوب ہے اس چیز سے کہ جس کا مجھے علم نہیں ہے اس میں تکلف سے کام لوں۔(یعنی اپنی کم علمی کا اظہار بے جا تکلف سے بہتر ہے۔)

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے اور المعرفة والتاريخ (٦٨/٢) میں یہ اثر موجود ہے۔

فائدہ:......ان دونوں روایات میں بناعلم کچھ کہنے سے پرہیز اور علم نہ رکھتے ہوئے تکلف سے بچنے کی ترغیب ہے۔

150۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ صَبِيغًا الْعِرَاقِيَّ جَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى قَدِمَ مِصْرَ فَبَعَثَ بِهِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا أَتَاهُ الرَّسُولُ بِالْكِتَابِ فَقَرَأَهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ قَالَ فِي الرَّحْلِ قَالَ عُمَرُ أَبْصِرْ أَيَكُونُ ذَهَبَ فَتُصِيبَكَ مِنْهُ الْعُقُوبَةُ الْمُوجِعَةُ فَأَتَاهُ بِهِ فَقَالَ عُمَرُ تَسْأَلُ مُحْدَثَةً وَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلٰى رَطَائِبَ مِنْ جَرِيدٍ فَضَرَبَهُ بِهَا حَتّٰى تَرَكَ ظَهْرَهُ دَبِرَةً ثُمَّ تَرَكَهُ حَتّٰى بَرَأَ ثُمَّ عَادَ لَهُ ثُمَّ تَرَكَهُ حَتّٰى بَرَأَ فَدَعَا بِهِ لِيَعُودَ لَهُ قَالَ فَقَالَ صَبِيغٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ قَتْلِي فَاقْتُلْنِي قَتْلًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُدَاوِيَنِي فَقَدْ وَاللّٰهِ بَرِئْتُ فَأَذِنَ لَهُ إِلٰى أَرْضِهِ وَكَتَبَ إِلٰى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنْ لَا يُجَالِسَهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الرَّجُلِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسٰى إِلٰى عُمَرَ أَنْ قَدْ حَسُنَتْ تَوْبَتُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ ائْذَنْ لِلنَّاسِ

بِمُجَالَسَتِهِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کے آزاد کردہ غلام نافع نے کہا کہ صبیغ (ابن عسل) عراقی مسلمانوں کے لشکر میں کچھ آیتوں کے بارے میں سوالات کرتے ہوئے مصر پہنچے تو عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) نے انہیں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس بھیج دیا جب قاصد ان کے پاس پیغام لایا تو انہوں نے پوچھا وہ آدمی کہاں ہے؟ کہا: خیمہ میں ہے عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا جا کر دیکھو اگر بھاگ گیا تو تمہیں دردناک سزا دوں گا چنانچہ قاصد اسے (صبیغ کو) لیکر حاضر خدمت ہوا تو عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا نئی باتیں نکالتے ہو؟ اور عمر نے سر سبز ٹہنیاں منگائیں اور اس کی اتنی پٹائی لگائی کہ وہ لہولہان ہو گیا پھر اسے چھوڑ دیا جب وہ اور اس کے زخم اچھے ہو گئے تو پھر مار لگائی پھر مہلت دیدی پھر اس کو بلایا تا کہ مزہ چکھائیں تو صبیغ نے کہا اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو ایک بارگی مار ڈالئے اور اگر میرا علاج کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کی قسم میں اب اچھا ہو گیا ہوں پھر ''عمر'' نے اسے اس کے وطن جانے کی اجازت دیدی اور ابوموسی اشعری (رضی اللہ عنہ) کو لکھ بھیجا کہ اس کے پاس کوئی مسلمان نہ بیٹھے اور یہ چیز اس صبیغ پر بہت گراں گزری چنانچہ ابوموسی نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس لکھا کہ اس نے اچھی طرح سچی توبہ کر لی ہے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے جواب میں لکھا کہ اب لوگوں کو اس سے ملنے جلنے اور بیٹھنے کی اجازت دیدو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں نیز اسے ابن وضاح نے البدعة (ص: ٥٦) میں اور آجری نے الشریعه (ص: ٧٥) میں ذکر کیا ہے لیکن ان دونوں طرق میں انقطاع ہے جیسا کہ حدیث رقم (١٤٦) میں گزر چکا ہے۔

توضیح: ...... بدعتی کے پاس بیٹھنا بھی درست نہیں جیسا کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا تھا نیز اس اثر میں بدعتی کی سزا اور عقوبت کا بیان بھی ہے۔

151۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ اسْتَفْتَى رَجُلٌ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ مَا تَقُولُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا بُنَيَّ أَكَانَ الَّذِي سَأَلْتَنِيْ عَنْهُ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا لَا فَأَجِّلْنِي حَتّٰى يَكُوْنَ فَنُعَالِجَ أَنْفُسَنَا حَتّٰى نُخْبِرَكَ .

(ترجمہ) اسماعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے عامر (الشعبی) کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہ) سے فتوی پوچھتے ہوئے کہا: اے ابوالمنذر آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بیٹے! جس بارے میں تم فتوی پوچھ رہے ہو کیا وہ وقوع پذیر ہو چکا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا جب نہیں تو مجھے اس وقت تک مہلت دو جب ایسا ہو جائے پھر ہم غور کریں گے اور تمہیں فتوی دیں گے۔

(**تخریج**) یہ منقطع روایت ہے، وانفرد به الدارمی لیکن اس طرح کی متعدد روایات باب کراهة الفتیا اثر رقم (١٢٥۔١٢٨) میں بسند صحیح گزر چکی ہیں اور آگے اس کی تفصیل بھی آ رہی ہے۔

152۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ فَتًى مَا تَقُولُ يَا عَمَّاهُ فِي كَذَا وَكَذَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَكَانَ هٰذَا قَالَ لا قَالَ فَأَعْفِنَا حَتّٰى يَكُونَ.

(ترجمہ) مسروق نے کہا: میں ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ چل رہا تھا کہ ایک جوان نے کہا: چچا جان آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہا بھتیجے کیا ایسا (معاملہ) ہو چکا ہے؟ عرض کیا نہیں، تو انہوں نے جواب دیا: اگر نہیں ہوا تو ہمیں معاف رکھو یہاں تک کہ ایسا معاملہ وقوع پذیر ہو جائے۔

(**تخریج**) یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: العلم لابی خیثمہ (٧٦) الفقيه والمتفقه (٢/٨)، الإبانه (٣١٥) جامع بيان العلم (١٦٠٤)۔

153۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُجِبْ فِيهِ إِلَّا جَوَابَ الَّذِي سُئِلَ عَنْهُ.

(ترجمہ) اعمش (سلیمان بن مہران) نے کہا ابراہیم النخعی (رحمہ اللہ) سے جب مسائل دریافت کئے جاتے تو صرف انہیں مسائل کا جواب دیتے جو پہلے آپ سے پوچھے جا چکے ہوتے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور یہ حلیة الأولياء (٤/٢١٩) میں موجود ہے۔

154۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ لا يُفْتِي فِي الْفَرْجِ بِشَيْءٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ.

(ترجمہ) ہشام بن حسان نے کہا محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) شرم گاہ سے متعلق مختلف فیہ مسائل میں فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ (یعنی نکاح وطلاق کے مختلف فیہ مسائل میں۔ واللہ اعلم)

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

155۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لِي كَانَ هٰذَا قُلْتُ: نَعَمْ ۔ قَالَ: اٰللّٰهِ؟ قُلْتُ آللّٰهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا أَخْبَرُونَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لا تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ فَيَذْهَبَ بِكُمْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَعْجَلُوا بِالْبَلَاءِ قَبْلَ نُزُولِهِ لَمْ يَنْفَكَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَكُونَ فِيهِمْ مَنْ إِذَا سُئِلَ سُدِّدَ وَإِذَا قَالَ وُفِّقَ.

(ترجمہ) صلت بن راشد نے کہا: میں نے طاؤس (رحمہ اللہ) سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے دریافت کیا یہ مسئلہ وقوع پذیر ہوا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو کہا قسم کھاؤ ایسا ہو چکا ہے میں نے عرض کیا اللہ کی قسم ایسا ہو چکا ہے پھر انہوں نے کہا: ہمارے ساتھیوں نے ہمیں معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) سے یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: بلاء ومصیبت کے سلسلہ

میں اس کے نزول سے پہلے جلد بازی نہ کرو ہوسکتا ہے وہ تمہیں ادھر ادھر بھٹکا لے جائے اگر تم مصیبت کے نزول سے پہلے جلد بازی نہ کرو گے تو اس سے بچ نہ سکو گے جب ایسے لوگ رہیں گے جن سے پوچھا جائے تو صحیح جواب دیں اور جب کہیں تو صحیح کہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور اثر رقم (۱۱۸) میں گذر چکی ہے نیز دیکھئے: الإبانة لابن بطة (۲۹۳)۔

156۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ رَمَضَانَانِ فَقَالَ أَكَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَعْدُ فَقَالَ اتْرُكْ بَلِيَّتَهُ حَتَّى تَنْزِلَ قَالَ فَدَلَّسْنَا لَهُ رَجُلًا فَقَالَ قَدْ كَانَ فَقَالَ يُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ.

(ترجمہ) عمرو بن میمون نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ابن عباس سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو دو مرتبہ رمضان کے مہینے پائے اور (روزہ نہ رکھے) انہوں نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے یا نہیں؟ میمون نے کہا نہیں تو ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: ایسی نزول سے پہلی بلا کو جانے دو (یعنی جو چیز واقع نہیں ہوئی اس کے بارے میں سوال نہ کرو) لہٰذا ہم نے ایک شخص کے بارے میں جھوٹ موٹ کہا کہ اسے یہ مسئلہ درپیش ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلے رمضان کے تیس روزوں کے بدلے تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: سنن البيهقي (۲۵۳/٤) مصنف عبدالرزاق (۷٦۲۸) سنن دارقطني (۱۹٦/۲) المجموع (۳٦۳/٦) معرفة السنن والآثار (۳۰٦/٦)۔

فوائد: ......ان تمام آثار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلاف کرام فرضی مسائل میں نہیں الجھتے تھے اور صرف پیش آمدہ مسائل ہی کا جواب دیتے تھے اور اختلافی مسائل میں فتویٰ دینے سے بھی گریز کرتے تھے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نیک، راست باز توفیق و صحیح سوجھ بوجھ والے بندے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ (جعلنا الله وایاکم منهم۔ آمین)

ایسا شخص جس نے بلا عذر شرعی دوبار رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر کفارہ اور قضا دونوں ہے یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور ساٹھ دن کے روزے رکھے۔ (دیکھئے: المغنی لابن قدامه (٤٠١/٤))

157۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ بِمَكَّةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَإِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَمَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا يُسْأَلُ لَا عِلْمَ لِي أَكْثَرُ مِمَّا يُفْتِي بِهِ.

(ترجمہ) عبید بن جریج نے کہا کہ میں مکہ میں ایک دن عبداللہ بن عمر کے پاس اور ایک دن عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پاس بیٹھتا تھا، میں نے دیکھا کہ ابن عمر فتویٰ دینے سے زیادہ اکثر مسائل میں کہتے رہے: "لا علم لی" کہ مجھے اس بارے

میں علم نہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن کے درجہ کو پہنچتی ہے۔ دیکھئے: الفقيه والمتفقه (٢/١٧٢) اور العمری کا نام عبداللہ بن عمر بن حفص ہے۔

فائدہ:

❀ اس حدیث سے ان دونوں جلیل القدر صحابہ کرام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے نیز یہ کہ مسائل اور فتویٰ دینے میں جلد بازی یا یہ ثابت کرنے سے کہ مسؤل عنہ بہت ذی علم ہے گریز کرنا چاہیے جیسا کہ اسلاف کرام کے طریق سے ثابت ہوتا ہے اور لاعلم لی یا لا أعلم کہنے سے کسی کی عزت اور اس کے مرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ بعض اسلاف نے یہ کہنا بھی نصف علم کہا ہے۔

158۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللهِ تَعَلَّمُوْا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِيْ مَتٰى يَخْتَلَفُ إِلَيْهِ.

(ترجمہ) ابووائل سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: علم حاصل کرو تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب اس کے پاس سوال وفتوے کے لئے لوگ آئیں گے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حديث رقم (١٤٤) نیز اس روایت کو ابن عبدالبر نے جامع بيان العلم (٥١٠) میں أبو خيثمه نے العلم (٨) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

فائدہ:

❀ اس میں علم کی اہمیت وضرورت بیان کی گئی ہے۔ ابووائل شقیق بن سلمہ ہیں۔

[20].....بَاب الْفُتْيَا وَمَا فِيهِ مِنُ الشِّدَّةِ

فتویٰ کے خطرناک ہونے کا بیان

159۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْرَؤُكُم عَلَى الْفُتْيَا أَجْرَؤُكُم عَلَى النَّارِ.

(ترجمہ) عبیداللہ بن ابی جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو فتویٰ دینے میں سب سے جری ہے وہی سب سے زیادہ جہنم میں جانے کے لئے جرأت کرنے والا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند سے دوراوی ساقط ہیں لہٰذا یہ روایت معضل ہے۔ دیکھئے: كشف الخفاء (١١٣) أسنى المطالب (٥٤) جامع بيان العلم (١٥٢٥)۔

160۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ رَأْيًا

لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَدْرِ عَلٰى مَا هُوَ مِنْهُ إِذَا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ جو بات کتاب اللہ میں نہیں اور کسی نے اپنی رائے سے کہی اور وہ احادیث رسول میں سے بھی نہیں تو اسے معلوم نہیں کہ جب وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اسے اس کا کتنا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(**تخریج**) یہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا قول ہے جس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: البدع (٩٤) الأحكام (٧٨٢/٦) المدخل (١٩٠) الفقيه (١٨٣/١)۔

فائدہ:

❀ قرآن وحدیث کو دیکھے بغیر بلا دلیل کے فتوی دینا حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دینے کے مترادف ہے۔

161۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ.))

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا: کسی آدمی کو بنا دلیل و برہان کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن کے درجہ میں ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٣٦٥٧) الادب المفرد (٢٥٩) مشكل الآثار (١٧١/١)، المستدرك (١٢٦/١)، الفقيه (١٥٥/١)، آداب القاضي (١١٢/١٠) وغيرهم

162۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَفْتَى بِفُتْيَا يُعَمَّى عَلَيْهَا فَإِثْمُهَا عَلَيْهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: جو شخص بنا جانے بوجھے کوئی فتوی دیدے تو اس کا گناہ اسی (فتویٰ دینے والے) پر ہوگا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (١٦٢٦) الفقيه والمتفقه (١٥٥/٢) **ابوسنان کا نام** ضرار بن مرۃ ہے۔

فائدہ: ......ان دونوں روایات میں بلا سوچے سمجھے اور بنا جانے بوجھے فتویٰ دینے اور بغیر دلیل و برہان کے مسائل بتانے سے احتیاط اور پرہیز کی ترغیب وترہیب ہے۔

163۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ

أَبُـوبَكْرٍ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدَ فِيهِ مَا يَقْضِي بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَعَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْأَمْرِ سُنَّةً قَضَى بِهِ فَإِنْ أَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَتَانِي كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِيْ ذٰلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ قَضَاءً فَيَقُوْلُ أَبُو بَكْرٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِينَا مَنْ يَحْفَظُ عَلَى نَبِيِّنَا فَإِنْ أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ رُؤُوْسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ.

(ترجمہ) میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس جب کوئی جھگڑا آتا تو قرآن پاک کی طرف رجوع کرتے اور اس کا حل اس میں پاتے تو اسی کے مطابق فیصلہ کردیتے اور اگر وہ معاملہ کتاب الٰہی میں نہ ملتا اور انہیں رسول اللہ ﷺ سے اس معاملے میں کوئی علم ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور اگر خود کچھ یاد نہ آتا تو نکل کھڑے ہوتے اور دیگر صحابہ کرام سے کہتے میرے پاس ایسا ایسا معاملہ آیا ہے کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ سے اس معاملے کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ تو کبھی تو کچھ لوگ بالا جماع نبی کریم ﷺ سے اس سلسلے کا فیصلہ بتادیتے۔ اس پر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کہتے اس ذات کا شکر ہے جس نے ہم میں سے ایسے لوگ پیدا کئے جو اپنے نبی ﷺ کے ارشادات کو یاد رکھتے ہیں اور اگر ان کے پاس بھی کوئی سنت رسول نہیں ملتی تو چنیدہ بزرگ اشخاص کو جمع کر کے ان سے مشورہ کرتے اور جس امر پر سب کا اتفاق ہوتا اسی کے مطابق فیصلہ صادر کردیتے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال تو ثقات ہیں لیکن سند میں انقطاع ہے کیونکہ میمون بن مہران نے ابوبکر (b) کو نہیں پایا۔ اس اثر کو بیہقی نے آداب القاضی (۱۱٤/۱۰) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

فائدہ:

❀ اس اثر کی سند میں گرچہ انقطاع ہے لیکن صحابہ کرام کا طریقہ یہی تھا جو بھی مسئلہ درپیش آتا پہلے کتاب اللہ پھر سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کرتے پھر آپس میں بیٹھ کر مشورہ کرتے اسی کو اجماع کہتے ہیں اور اسی کی تعلیم قرآن پاک نے دی ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء: ٥٩/٥) اے مومنو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت وفرماں برداری کرو اور تم میں سے جو اختیار والے ہیں ان کی (اطاعت کرو) پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہوجائے تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

164۔أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ عَلٰى امْرَأَتِي اعْتِكَافُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ عَلَيْهَا صِيَامٌ؟قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَكُونُ اعْتِكَافٌ إِلَّا بِصِيَامٍ۔فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ عُمَرَ قَالَ لَا۔قَالَ: فَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ مَا أَرٰى عَلَيْهَا صِيَامًا فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ طَاوُسًا وَعَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلْتُهُمَا فَقَالَ طَاوُسٌ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى عَلَيْهَا صِيَامًا إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ عَلٰى نَفْسِهَا قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ ذٰلِكَ رَأْيِي .

(ترجمہ) ابوسہیل (نافع بن مالک الاصبحی) نے کہا کہ میری بیوی پر مسجد الحرام میں تین دن کے اعتکاف کی نذر تھی میں نے عمر بن عبدالعزیز سے اس بارے میں دریافت کیا اس وقت ان کے پاس ابن شہاب الزہری بھی موجود تھے میں نے کہا کہ کیا اس کے اوپر روزہ بھی ہے؟ ابن شہاب نے کہا: بغیر روزے کے اعتکاف ہوتا ہی نہیں عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا : کیا رسول اللہ ﷺ سے ایسا کچھ مروی ہے: زہری نے کہا: نہیں، کہا: ابوبکر نے ایسا کچھ کہا ہے؟ کہا: نہیں، کہا: تو کیا عمر نے ایسا کہا: انہوں نے کہا: نہیں، کہا: عثمان نے ایسا کہا؟ جواب دیا نہیں، تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا میرے خیال میں اس پر روزہ نہیں ہے اس کے بعد میں وہاں سے نکلا تو طاؤس اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے بھی یہ مسئلہ پوچھا چنانچہ طاؤس نے جواب دیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) ایسی صورت میں (یعنی نذر کے اعتکاف میں) روزہ ضروری نہیں سمجھتے تھے الا یہ کہ وہ روزے کی بھی نیت رکھے عطاء نے کہا میری بھی یہی رائے ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن اس سیاق سے امام دارمی کے علاوہ اس اثر کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔اعتکاف کے ساتھ روزے کا بیان مصنف ابن ابی شیبہ (۳/۸۷) اور مصنف عبدالرزاق (۴/۳۵۳) ومعرفة السنن والآثار (۶/۳۹۵) میں موجود ہے جس میں کچھ صحابہ وتابعین کی رائے میں بلا صوم اعتکاف نہیں ہے اور کچھ اس کے برعکس کہتے ہیں مذکورہ بالا اثر زیادہ قرین قیاس ہے اور یہی ناچیز نے شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے بھی سنا ہے۔

فائدہ: ......عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جنہیں خامس الخلفاء کا رتبہ ملا اور جو بڑے ہی عابد وزاہد اور متبحر عالم تھے۔ (علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین الخ) کے مطابق امام زہری سے پوچھا، کیا اللہ کے نبی ﷺ یا ان کے خلفائے راشدین سے ایسا کچھ مروی ہے کہ بنا روزے کے اعتکاف نہیں؟ جب یقین ہوگیا کہ کسی سے ایسا مروی نہیں تو پھر اپنے اجتہاد ورائے سے آگاہ کیا اور دوسرے فقہائے عظام نے ان کی تائید کی یعنی نذر کے ساتھ روزے کی بھی نیت کی ہے تو روزہ رکھنا ہوگا ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

165۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ أَتَيْتُهُ أَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ أَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ أَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقَاءً مِنْكَ

وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُفْتِي بِرَأْيِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَأْيِكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ .

(ترجمہ) ابونضرہ (منذر بن مالک) سے مروی ہے کہ جب ابوسلمہ بصرہ تشریف لائے تو میں اور حسن ان کے پاس گئے انہوں نے حسن سے پوچھا: کیا تم ہی حسن ہو؟ بصرہ میں تم سے زیادہ کسی اور سے ملاقات کی مجھے چاہت نہیں اور یہ اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی رائے سے فتوی دیتے ہو (اس لئے سنو) اپنی رائے سے کوئی فتوی نہ دو اگر سنت رسول ﷺ یا قرآن پاک میں کوئی بات ہے تو وہی بتادو۔

(تخریج) اس روایت کے رجال ثقہ ہیں اور اسے خطیب بغدادی نے الفقیه والمتفقه (۱۰۷۱) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔

166۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَقِيَهُ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ إِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ إِلَّا بِقُرْاٰنٍ نَاطِقٍ أَوْ سُنَّةٍ مَاضِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ .

(ترجمہ) جابر بن زید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) طواف کرتے ہوئے ان سے ملے تو انہوں نے کہا: ابوالشعثاء! تم بصرہ کے فقہاء میں سے ہو پس قرآن کے منطوق اور گزری ہوئی سنت سے ہی فتوی دینا اگر تم نے اس کے خلاف کیا تو خود ہلاک و برباد ہوگے اور دوسروں کو برباد کروگے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ امام بخاری نے اس اثر کو التاریخ الکبیر (۲۰٤/۳) اور خطیب نے الفقیه (۱۸۳/۱) اور ابونعیم نے الحلیه (۸٦/۳) میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ......ان دونوں روایات میں رائے کی ممانعت اور قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دینے کی ترغیب ہے اور کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے سے فتویٰ دینا مہلک بتایا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف کے دوران بات کی جاسکتی ہے۔

167۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ ابْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مِنَ الْأَمْرِ أَنْ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أُرَى فَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَالْحَلَالَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمارے اوپر ایسا وقت گذرا ہے کہ نہ ہم فتویٰ دیتے اور نہ اس کے اہل تھے لیکن

اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور تم دیکھتے ہو ہم کس حال کو پہنچے ہیں آج کے بعد جس کے پاس بھی کوئی معاملہ آئے تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ عزوجل کی کتاب میں موجود ہے۔ اور اگر ایسا معاملہ درپیش ہو جو کتاب اللہ میں نہ ملے تو ویسا ہی فیصلہ کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا پھر اگر ایسا کوئی مسئلہ سامنے آئے جو کتاب اللہ میں نہ ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہو تو اس کو وہی فیصلہ کرنا چاہیے جو اسلاف کرام نے کیا ہے اور یہ نہ کہے کہ مجھے ڈر ہے یا میری یہ رائے ہے اس لئے کہ حرام واضح اور حلال بھی ظاہر ہے اور حرام وحلال کے درمیان کچھ امور متشابہ ہیں پس تم کو جس میں شبہ ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک وشبہ نہیں اسے اپنا لو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند جید ہے۔ امام نسائی نے اسے آداب القضاة (۸/ ۲۳۰) اور بیہقی نے آداب القاضی (۱۰/ ۱۱۵)، اور ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۱۵۹۵، ۱۵۹۶) میں ذکر کیا ہے۔

فوائد: ...... اس اثر میں صحابی جلیل مفسر قرآن عبداللہ بن مسعود کا فتوی دینے سے احتراز اور ضرورت کے تحت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع اس کے بعد اسلاف کے اقوال کے مطابق فتوی دینے کی ترغیب اور ابتداع یا نئی بات کہنے سے گریز کی تعلیم ہے متشابہات سے بچنے اور محکمات پر عمل کا حکم ہے جو اسلامی تعلیمات کے عین موافق ومطابق ہے اسلام کے یہی مآخذ ہیں قرآن وسنت اور اجماع امت۔ بعض علماء نے قیاس کو چوتھا ماخذ قرار دیا ہے۔

168- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْاٰنِ أَخْبَرَ بِهٖ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَ بِهٖ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهٖ.

(ترجمہ) عبیداللہ بن ابی یزید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے جب کسی معاملے میں مسئلہ دریافت کیا جاتا تو اگر وہ قرآن پاک میں مذکور ہوتا تو بتا دیتے اگر قرآن کریم میں نہ ہوتا، اور حدیث رسول ﷺ میں مل جاتا تو بتا دیتے اور اگر حدیث میں بھی نہ ہوتا تو ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کے فتاوے پر نظر ڈالتے اگر ان کے یہاں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو پھر اس بارے میں اپنی رائے ظاہر فرماتے۔

توضیح: ...... علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ کی کتنی بہترین یہ اتباع، تفسیر وعمل اور مثال ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المستدرك (۱/ ۱۲۷) الفقیه (۱/ ۲۰۳) آداب القاضی (۱۰/ ۱۱۵)۔

169- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِهٖ وَلَا تَلْفِتْكَ عَنْهُ الرِّجَالُ فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِهَا فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ فَإِنْ جَائَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَـمْ يَتَـكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ فَاخْتَرْ أَيَّ الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ .

(ترجمہ) قاضی شریح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے انہیں لکھا: اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آئے جو قرآن کریم میں موجود ہو تو اسی کے مطابق فیصلہ کرنا اور لوگوں کی (آراء) کی طرف مت جانا اور اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آئے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو پھر سنت رسول کو دیکھنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا اور اگر ایسا معاملہ تمہارے سامنے آئے جس میں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں اس سے متعلق ہدایت نہ ملے تو اس بارے میں لوگوں کا اجماع دیکھ کر اس کو اپنا لینا اور اگر ایسا مسئلہ پیش آئے جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ تم سے پہلے اس بارے میں کسی نے کچھ کہا تو دو میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لینا اگر چاہو تو اجتہاد کر کے اپنی رائے ظاہر کر دینا اور چاہو تو توقف اختیار کرنا اور میں توقف کو ہی تمہارے لئے بہتر سمجھتا ہوں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے۔ دیکھئے: آداب القاضی (۱۰/۱۱۵)، الإحکام لابن حزم (۶/۱۰۰۶)، آداب القضاۃ ۸/۳۲۱ الفقیہ (۱/۱۶۶) وغیرہ۔

170۔ حَـدَّثَـنَـا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَخِي الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ فَـإِنْ لَـمْ يَـكُـنْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُوْ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُوْلَ اللّٰهِ .

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو کیا کرو گے؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر وہ مسئلہ سنت رسول اللہ میں بھی نہ ہو تو کیا کرو گے؟ عرض کیا: غور و فکر سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا، راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے معاذ (رضی اللہ عنہ) کا سینہ تھپکایا (شاباشی کے طور پر) اور فرمایا: سب طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس چیز کی توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کو ابو داؤد (۳۵۹۲) ترمذی (۱۳۲۷) احمد (۵/۲۳۰) البغوی (۱۰/۱۱۶)، ابن ابی شیبہ (۷/۲۹۲) ابن الجوزی فی العلل (۱۲۶۴) وغیرہ نے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے آداب القاضی (۱۰/۱۱۴)

الفقیه (۱/ ۱۸۸) جامع بیان العلم (۱۵۹۲) والعلل للدار قطنی (۱۰۰۱) لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے الاحادیث الضعیفة (۲/ ۲۷۳) میں اس کو ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ......گرچہ یہ حدیث سنداً صحیح نہیں ہے لیکن اسلاف کرام کا عمل اسی طرح کا رہا ہے جیسا کہ پچھلے آثار اور آنے والے نصوص سے ثابت ہوتا ہے آگے اس کا شاہد بھی آرہا ہے۔ واللہ اعلم۔

171۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَمَا نُسْأَلُ وَمَا نَحْنُ هُنَاكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْتُ مَا تَرَوْنَ فَإِذَا سُئِلْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْظُرُوا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَفِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَاجْتَهِدْ رَأْيَكَ وَلَا تَقُلْ إِنِّي أَخَافُ وَأَخْشَى فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ .

(ترجمہ) حریث بن ظہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمارے اوپر ایسا وقت گزرا ہے کہ ہم کوئی سوال نہیں کرتے تھے گویا کہ ہم اس زمانے میں تھے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا کہ اب میں اس حال کو پہنچ گیا ہوں جیسا کہ تم دیکھتے ہو سوتم سے جب کسی چیز کا مسئلہ پوچھا جائے تو اسے کتاب اللہ میں تلاش کرو اگر وہ چیز کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تلاش کرو اور اگر سنت رسول میں بھی نہ پاؤ تو مسلمانوں نے جس پر اتفاق رائے کیا ہو وہ دیکھو اگر اجماع المسلمین میں بھی وہ مسئلہ نہ پاؤ تو پھر غور وفکر اور اجتہاد کرو اور یہ نہ کہو کہ میں ڈرتا ہوں یا خوف آتا ہے بیشک حلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں تو تم شک شبہ والی چیز چھوڑ کر یقین والی چیز کو اپنالو۔

تخریج: اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: الفقیه (۱/ ۲۰۱) یہ اثر انہیں الفاظ میں دوسرے طریق سے گذر چکی ہے نیز دیکھئے: اثر رقم (۱۶۷)۔

172۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن یزید نے بھی عبداللہ بن مسعود سے مذکورہ بالا اثر بیان کیا ہے۔

تخریج: اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن اس سند کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

173۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ .

(ترجمہ) قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(**تخریج**) یہ سند بھی صحیح ہے لیکن انفرد به الدارمی۔

174۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُحْدِثُونَ وَيُحْدَثُ لَكُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مُحْدَثَةً فَعَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْأَوَّلِ قَالَ حَفْصٌ كُنْتُ أُسْنِدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ دَخَلَنِي مِنْهُ شَكٌّ.

(ترجمہ) اعمش (سلیمان بن مہران) نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: لوگو! تم نئی چیزیں ایجاد کرو گے اور تمہارے لئے نئی نئی باتیں ایجاد کی جائیں گی پس جب تم کوئی نئی بات دیکھو تو پہلے ہی کام کو لازم پکڑنا۔

راوی حفص بن غیاث نے کہا: پہلے میں اس اثر کو حبیب (بن ثابت) عن ابی عبدالرحمٰن السلمی کے طریق سے روایت کیا کرتا تھا لیکن پھر مجھے اس بارے میں شک پڑ گیا (اورانہوں نے یہ روایت اعمش کے طریق سے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے جس میں انقطاع ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ دیکھئے السنة للمروزی (۸۰) الإبانه (۱۸۰) و(۱۸۲) جو دوسری سند سے مروی ہے اور حفص کے قول کو خطیب نے الفقیه والمتفقه (۱۸۲/۱) میں ذکر کیا اور لا بأس به کہا ہے۔

175۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أُنَبِّئْتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَلَسْتَ بِأَمِيرٍ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا.

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کہا مجھے خبر لگی ہے کہ تم فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر بھی نہیں ہو، جو چیز جس کے لائق ہے اس کے لئے ہی رہنے دو۔

توضیح: ...... (وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا) یہ عربی کہاوت ہے جس کے معنی ہیں کہ جو اچھی چیز کا والی بنا بری چیزوں کو بھی وہی (جھیلے) برداشت کرے، مطلب یہ کہ جو جس چیز کا اہل ہے وہ اسی کے لئے چھوڑ دو، اور فتویٰ دینے میں احتیاط کرو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ محمد بن سیرین نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو نہیں پایا۔ اسے ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۲۰٦٤) میں ذکر کیا ہے۔

[21] ..... باب يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى

ہر سوال کا جواب دیدینے والے مفتی کا بیان

176۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الَّذِي يُفْتِي النَّاسَ فِي كُلِّ مَا يُسْتَفْتَى لَمَجْنُونٌ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کوئی بھی شخص جو کچھ بھی اس سے پوچھا جائے وہ اس کا جواب دیدے تو وہ پاگل ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الفقیہ (۱۱۹۴) والإبانہ (۳۲٦) ۔

توضیح:...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں جس کی واقعی ضرورت ہو اسی کا جواب دینا چاہیے اور جو چیز معلوم نہ ہو اس کا جواب دینے کی تکلیف نہیں کرنی چاہئے۔

177- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ إِمَامٌ أَوْ وَالٍ وَرَجُلٌ يَعْلَمُ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنَ الْمَنْسُوخِ قَالُوا يَا حُذَيْفَةُ وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا تین قسم کے آدمی فتویٰ دے سکتے ہیں۔ امام یا والی حکومت یا وہ آدمی جو قرآن کے ناسخ ومنسوخ کا عالم ہو لوگوں نے پوچھا ایسا کون ہوسکتا ہے؟ کہا یا تو عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) یا پھر تکلف کرنے والا احمق بے وقوف۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن اثر کی نسبت صحیح ہے۔ دیکھئے: الفقیہ (۱۱۹۴) جامع بیان العلم (۲۲۱٤، ۲۲۱۷) ۔

178- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّمَا يُفْتِي النَّاسَ أَحَدُ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ عَلِمَ نَاسِخَ الْقُرْآنِ مِنْ مَنْسُوخِهِ قَالُوْا وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ وَأَمِيرٌ لَا يَجِدُ بُدًّا أَوْ أَحْمَقُ مُتَكَلِّفٌ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَسْتُ بِوَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ الثَّالِثَ .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تین میں سے کوئی ایک فتویٰ دے سکتا ہے۔ (۱) جو ناسخ ومنسوخ کا علم رکھتا ہو لوگوں نے کہا: ایسا کون ہے فرمایا: عمر بن الخطاب (۲) یا ایسا امیر جس کو فتویٰ دیئے بنا کوئی چارہ نہ ہو (۳) یا تکلف کرنے والا احمق۔ پھر محمد بن سیرین نے کہا: میں ان دو (یعنی حاکم ووالی) میں سے تو ہوں نہیں اور آرزو رکھتا ہوں کہ تیسرا (احمق متکلف) بھی نہ بنوں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے ابن الجوزی نے اسے ناسخ القرآن ومنسوخہ ص : ۱۳٤ میں ذکر کیا ہے۔

179- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ ، فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ ﴿قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ (ص:۸٦)

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم میں سے جس کے پاس علم ہو اس کو ظاہر کرے اور جس کو علم نہ ہو تو جو جانتا نہیں ہے اس کے بارے میں کہہ دے: لا أعلم (یعنی مجھے علم نہیں) کیونکہ عالم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جس کا اسے علم نہیں تو وہ اللہ أعلم کہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کہہ دیجئے میں اس پر تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں (سورہ ص: ۸۶/۲۳)

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٧٧٤) مسند الحمیدی (١١٦) وصحیح ابن حبان (٤٧٦٤)۔

توضیح: ......اس اثر میں بلا علم فتوی دینے سے پرہیز کی تلقین اور کم علمی وتقصیر کے اعتراف کی ترغیب ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ''ترجمہ: تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے'' (الاسراء: ۸۵/۱۵)
نیز اسلاف کرام نے ''لا اعلم'' کہنے کو بھی نصف علم گردانا ہے، اور علم نہ ہوتے ہوئے علمیت جتانا اور اس کا اظہار کرنا تکلف ہے آیت شریفہ میں اسی سے روکا گیا اور ارشاد ہوا: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (ص: ٤٦)

180۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ أَبِى الْمُهَلَّبِ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ فِي خُطْبَتِهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيُعَلِّمْهُ النَّاسَ وَإِيَّاهُ أَنْ يَقُولَ مَا لا عِلْمَ لَهُ بِهِ فَيَمْرُقَ مِنْ الدِّينِ وَيَكُونَ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ.

(ترجمہ) ابوالمہلب سے روایت ہے کہ ابوموسی (اشعری رضی اللہ عنہ) نے خطبہ کے دوران کہا: جس کو علم ہو وہ لوگوں کو سکھا دے اور خبردار جس چیز کا علم نہ ہو اس کے بارے میں کچھ نہ کہے اگر ایسا کیا تو وہ دین سے نکل جائے گا اور تکلف کرنے والوں میں سے ہوگا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر بھی نہیں کیا۔

181۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِى الْبَخْتَرِيِّ وَزَاذَانَ قَالَا قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لا أَعْلَمُ أَنْ أَقُولَ اللهُ أَعْلَمُ.

(ترجمہ) ابوالبختری اور زاذان نے کہا علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کتنی کلیجے کی ٹھنڈک ہے کہ جب مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جس کا مجھ کو علم نہیں اور میں کہہ دوں اللہ أعلم (اللہ زیادہ جاننے والا ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (١٤٠٥)

182۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِى الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لا تَعْلَمُ اللهُ أَعْلَمُ.

(ترجمہ) ابوالبختری نے روایت کیا علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کتنا ہی اچھا ہو (کلیجے میں ٹھنڈک ہو) جس چیز کو تم نہ جانتے ہو

کہدو: اللہ أعلم۔

(تخریج) اس قول کی سند بھی ضعیف ہے۔ ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز ہے جن کا لقاء علی (رضی اللہ عنہ) سے ثابت نہیں ہے۔ یہ روایت الفقیہ والمتفقہ (۲/ ۷۱) میں کئی طرق سے موجود ہے اوراس کے صحیح شواہد بھی موجود ہیں معنی بھی صحیح ہے۔

183۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَرْفَجَةَ حَدَّثَنَا رَزِيْنٌ أَبُو النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ إِذَا سُئِلْتُمْ عَمَّا لا تَعْلَمُونَ فَاهْرُبُوْا قَالُوْا وَكَيْفَ الْهَرَبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ أَعْلَمُ.

(ترجمہ) ابونعمان رزین سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم سے جب ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جس کا تمہیں علم نہیں تو اس کے جواب سے دور بھاگو۔ رزین نے کہا: امیر المومنین بتایئے کیسے بھاگیں؟ فرمایا: اللہ اعلم کہدو۔

(تخریج) اس کو صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے مذکورہ بالا تخریج۔

184۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ عَزْرَةَ التَّمِيْمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَا بَرْدَهَا عَلَى الْكَبِدِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا وَمَا ذٰلِكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ عَمَّا لا يَعْلَمُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أَعْلَمُ.

(ترجمہ) عزرہ تمیمی سے مروی ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے تین بار فرمایا: کلیجے کی ٹھنڈک ہے لوگوں نے کہا: کیا چیز اے امیر المؤمنین؟ فرمایا: یہ کہ آدمی سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جس کا اسے علم نہیں اور وہ کہدے: اللہ أعلم۔

(تخریج) یہ اثر ضعیف ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۵٦۹) والمدخل للبیھقی (۷۹٤) اس کی سند میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

توضیح: ......ان تمام آثار میں اللہ أعلم کہدینے سے جو قلبی سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے اس کا ذکر ہے اورانسان بے جا تکلف سے بچ جاتا ہے۔

185۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لا عِلْمَ لِي بِهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لا يَعْلَمُ فَقَالَ لا عِلْمَ لِيْ بِهٖ.

(ترجمہ) ہشام بن عروہ نے اپنے باپ (عروۃ) سے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے ایک شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں جب وہ آدمی چلا گیا تو ابن عمر نے کہا: ابن عمر نے جو کہا وہ ٹھیک ہے ایسی چیز کے بارے میں ان سے پوچھا گیا جس کا انہیں علم نہیں تو کہہ دیا: مجھے اس کا علم نہیں۔

(**تخريج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الفقيه والمتفقه (۲/۱۷۲) جامع بيان لعلم (۱۵۶۳) المعرفة والتاريخ (۱/۴۹۳)۔

186۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ((لَا أَدْرِي))نِصْفُ الْعِلْمِ .

(ترجمہ) امام شعبی نے کہا: لا أدری (میں نہیں جانتا ہوں کہنا) نصف علم ہے۔

(**تخريج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الفقيه والمتفقه (۲/۱۷۳)۔

187۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي ثُمَّ الْتَفَتَ بَعْدَ أَنْ قَفَّا الرَّجُلُ فَقَالَ نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ نَفْسَهُ .

(ترجمہ) نافع نے کہا ایک آدمی آیا اور ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں پھر جب وہ آدمی چلا گیا تو انہوں نے مڑ کر کہا: ابن عمر نے جو کہا وہ درست ہے۔ ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس کا انہیں علم نہیں تو انہوں نے کہہ دیا: مجھے معلوم نہیں (یعنی خود ان سے)۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند حسن ہے اوپر دوسری صحیح سند بھی گزر چکی ہے دیکھئے رقم (۱۸۵)۔

188۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ عَامِرٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَقُولُ لَا أَدْرِي فَإِنْ رَدُّوا عَلَيْهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ كُنْتُ حَلَفْتُ لَكَ بِاللَّهِ إِنْ كَانَ لِي بِهِ عِلْمٌ .

(ترجمہ) مغیرہ سے مروی ہے کہ عامر (الشعبی) سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ کہہ دیتے تھے لا أدری (میں نہیں جانتا ہوں) اگر دوبارہ پوچھا جاتا تو سختی سے کہتے: میں تمہارے لئے اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر مجھے اس کا علم ہو (یعنی قسم اللہ کی مجھے اس کا علم نہیں)

(**تخريج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے خطیب نے الفقيه والمتفقه (۲/۱۸۴) میں اس روایت کو ذکر کیا ہے لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

189۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أُبَالِي سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ أَوْ مَا لَا أَعْلَمُ لِأَنِّي إِذَا سُئِلْتُ عَمَّا أَعْلَمُ قُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَإِذَا سُئِلْتُ عَمَّا لَا أَعْلَمُ قُلْتُ لَا أَعْلَمُ .

(ترجمہ) اشعث (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: مجھ سے سوال کیا جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں جانتا ہوں یا نہیں۔ اس لئے کہ جس چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جانتا ہوں تو اسی کے مطابق جواب دیتا ہوں نہیں جانتا تو کہہ دیتا ہوں (لا أعلم) کہ میں نہیں جانتا۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور صرف امام دارمی نے اسے روایت کیا ہے۔

فائدہ: ...... سبحان اللہ کیا سادگی اور تواضع ہے، عامر الشعبی بڑے پائے کے عالم لیکن کتنی سادگی سے کہتے ہیں میں سوال سے گھبراتا نہیں اور نہ تکلف سے کام لیتا ہوں کیوں کہ جو معلوم ہے وہ بتا دیتا ہوں معلوم نہیں تو کہہ دیتا ہوں کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

190- أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ قَطُّ حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ إِنَّمَا كَانَ يَقُولُ كَانُوا يَكْرَهُونَ وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ.

(ترجمہ) اعمش سے مروی ہے کہ میں نے ابراہیم النخعی (رحمہ اللہ) کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے، بلکہ وہ کہتے تھے لوگ اسے مکروہ کہتے تھے یا لوگ اسے مستحب سمجھتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند بھی صحیح ہے لیکن امام دارمی کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

فائدہ: ...... ان روایات سے ان فقہاء ومحدثین اور علمائے حدیث کا مسئلے مسائل میں عدم تکلف اور اظہار حقیقت اور ان پاک نفوس کی فضیلت واعلی مقام کا ثبوت ملتا ہے۔

[22]...... بَاب تَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَمَا يَحْدُثُ فِيهِ

زمانے کے تغیر اور اس میں رونما ہونے والے حادثات کا بیان

191- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غُيِّرَتْ قَالُوا غُيِّرَتِ السُّنَّةُ۔قَالُوا: وَمَتَى ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

(ترجمہ) شقیق (بن سلمہ) سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب تم ایسے فتنوں میں گھرے ہو گے جس میں جوان تو بوڑھا اور بچہ جوان ہو جائے گا اور لوگ ان فتنوں (بدعتوں) کو ہی سنت بنالیں گے اور جب انہیں بدلنے کی کوشش کی جائے گی تو لوگ کہیں گے: سنت بدل دی گئی، لوگوں نے پوچھا ابوعبدالرحمٰن! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے قراء (علماء) بہت ہوں گے اور فقہاء کم ہو جائیں گے، امراء بہت ہوں گے لیکن امانت دار کم ہوں گے عمل آخرت کے بجائے دنیا کی تلاش ہوگی۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المستدرك (٤/٥١٤) مصنف ابن ابی شیبه (١٩٠٠٣) البدعة لابن وضاح (ص: ٧٨ رقم: ٨٠)۔

192- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ إِذَا تُرِكَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ

تُرِكَتِ السُّنَّةُ قَالُوا وَمَتَى ذَاكَ قَالَ إِذَا ذَهَبَتْ عُلَمَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ جُهَلَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ وَالْتُمِسَتْ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَتُفُقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ.

(ترجمہ) علقمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم فتنوں کے وقت میں کیا کروگے جب ان فتنوں میں بڑا بوڑھا اور بچہ بڑا ہو جائے گا؟ جب ان فتنوں میں کوئی چیز (بدعت) ترک کی جائے گی تو کہا جائے گا سنت ترک کردی گئی، لوگوں نے کہا ایسا کب ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے علماء ختم ہو جائیں گے اور جاہلوں کی کثرت ہوگی، قراء بہت ہوں گے فقہاء کی قلت ہوگی، امراء بہت ہوں گے امین لوگوں کی قلت ہوگی آخرت کے (لئے) عمل کرنے کے بجائے دنیا کی تلاش ہوگی، اور دین کو چھوڑ کر دوسری چیزیں سیکھی جائیں گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے دیکھئے: البدع ص: ۸۹ وجامع بیان العلم (۱۱۳۵) لیکن صحیح سند سے یہ روایت پیچھے گذر چکی ہے۔

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ وَيْلٌ لِلْمُتَفَقِّهِينَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالْمُسْتَحِلِّينَ لِلْحُرُمَاتِ بِالشُّبُهَاتِ.

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) نے کہا مجھے خبر دی گئی ہے کہ کہا جاتا تھا: ہلاکت ہے عبادت کے علاوہ کسی اور امر میں فقہ حاصل کرنے والے کے لئے اور شبہات کے ذریعہ حرمات کو حلال سمجھنے والوں کے لئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: اقتضاء العلم والعمل مع تحقیق الشیخ البانی (۱۱۹) وشعب الإیمان (۱۹۲۴، ۱۹۲۵)

194۔ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سُهَيْلٍ مَوْلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ: لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ عَامٌ إِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنْ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي عَامًا أَخْصَبَ مِنْ عَامٍ وَلَا أَمِيرًا خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَلَكِنْ عُلَمَاؤُكُمْ وَخِيَارُكُمْ وَفُقَهَاؤُكُمْ يَذْهَبُونَ ثُمَّ لَا تَجِدُونَ مِنْهُمْ خَلَفًا وَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْأُمُورَ بِرَأْيِهِمْ.

(ترجمہ) مسروق سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تمہارے اوپر جو (وقت) سال آئے گا وہ پچھلے سال (وقت) سے زیادہ برا ہوگا میرا مقصد یہ نہیں کہ ایک سال دوسرے سے زیادہ سرسبز وشادابی کا سال ہوگا اور نہ یہ مقصد ہے کہ ایک امیر دوسرے سے زیادہ بہتر ہوگا، مطلب یہ ہے کہ تمہارے علماء اخیار (اچھے لوگ) اور فقہاء رخصت ہو جائیں گے اور تمہیں ان کا جانشین نہیں مل پائے گا اور ایسے لوگ آئیں گے جو معاملات وامور کو اپنی رائے کی کسوٹی پر قیاس کریں گے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: البدع (۷۸، ۲۴۸) الفقیہ (۱/۱۸۲) جامع بیان العلم (۲۰۰۷) لیکن امر واقع یہی ہے اور حدیث صحیح (إن اللہ لا یقبض العلم...) سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

توضیح: ......حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو اٹھا لے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب (وفتوے) دیں گے اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دیگر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ دیکھئے: حدیث نمبر (۲۴۵) و بخاری (۱۰۰) مسلم (۲۶۷۳)۔

195۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَايِيسِ .

(ترجمہ) محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس ہے اور قیاس کی ہی بدولت سورج و چاند کی عبادت کی گئی۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۶۷۵) تفسیر الطبری (۱۳۱/۸)، الفقيه والمتفقه (۵۰۶) الإحكام لابن حزم (۱۳۸۱/۸)۔

توضیح: ......شیطان کا قیاس یہ تھا کہ مجھے آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو مٹی سے اس لئے میں افضل ہوں اور افضل مفضول کو کیسے سجدہ کرے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

196۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ﴾ قَالَ قَاسَ إِبْلِيسُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ .

(ترجمہ) مطر (الوراق) سے مروی ہے کہ حسن (رحمہ اللہ) نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: ﴿خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ﴾ (اعراف: ۱۲/۸) اور کہا ابلیس نے قیاس کیا اور وہ پہلا ہے جس نے قیاس کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں دو راوی محمد بن کثیر اور مطر الوراق ضعیف ہیں۔ دیکھئے: تفسير الطبری (۱۳۱/۸) الفقيه (۵۰۶) الإحكام (۱۳۸۱/۸)۔

توضیح: ......ابلیس نے آیت شریفہ کے مطابق قیاس یہ کیا کہ: اے رب مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور ان کو (آدم علیہ السلام کو) مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

197۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَوْ أَخْشَى أَنْ أَقِيسَ فَتَزِلَّ قَدَمِي .

(ترجمہ) مسروق نے کہا: میں ڈرتا ہوں قیاس کروں اور میرا قدم پھسل جائے۔ (یعنی گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں)۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۶۷۶) والفقيه (۴۸۹)۔

198۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَخَذْتُمْ

بِالْمَقَايِيسِ لَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ.

(ترجمہ) امام شعبی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر تم قیاس کو معیار بناؤ گے تو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر ڈالو گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (١٦٧٩) والفقيه (١٨٣/١)۔

199۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبْغَضَ إِلَيَّ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ يَسْأَلُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ وَكَانَ لَا يُقَايِسُ.

(ترجمہ) امام عامر شعبی (رحمہ اللہ) کہا کرتے تھے: میرے نزدیک یہ کہنا ''آپ کی کیا رائے ہے'' مبغوض ترین ہے تمہارا کیا خیال ہے آدمی اپنے ساتھی سے پوچھے تو وہ کہے تمہاری کیا رائے ہے؟ اور عامر قیاس نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے الإبانة لابن بطه (٦٠٥) وجامع بيان العلم (٢٠٩٥)۔

فائدہ: ...... مذکورہ بالا تمام آثار میں قیاس کی مذمت بیان کی گئی ہے اور قیاس کرنے سے پرہیز واحتیاط کی تلقین ہے کیونکہ قیاس سے گمراہی اور ضلالت میں پڑنے کا خطرہ ہے۔

200۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَهَانِي أَبُو وَائِلٍ أَنْ أُجَالِسَ أَصْحَابَ ((أَرَأَيْتَ۔))

(ترجمہ) زبرقان نے کہا ابووائل نے مجھے اصحاب الرائے (رائے اور قیاس والے) کے پاس بیٹھنے سے منع کیا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانة (٤١٥، ٤١٦، ٦٠٤) جامع بيان العلم (٢٠٩٤)۔

201۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ أَنَّ هٰؤُلَاءِ كَانُوا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ لَنَزَلَتْ عَامَّةُ الْقُرْآنِ يَسْأَلُونَكَ يَسْأَلُونَكَ.

(ترجمہ) امام شعبی نے فرمایا: اگر یہ اصحاب الرائے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوتے تو قرآن پاک میں عمومی طور پر یہ پایا جاتا: یسألونک، یسألونک (یعنی اسی صیغے سے آیات نازل ہوتیں)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانه (٤١٩/١)۔

202۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَاللّٰهِ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ وَلَوْ وَجَدْتُ بُدًّا مَا تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ زَمَانًا أَكُونُ فِيهِ فَقِيهَ أَهْلِ الْكُوفَةِ زَمَانُ سُوءٍ.

(ترجمہ) ابوحمزہ میمون سے مروی ہے کہ ابراہیم النخعی (رحمہ اللہ) نے مجھ سے کہا: اے ابوحمزہ! میں نے کلام کیا ہے اور اگر کوئی چارہ ہوتا تو میں لب کشائی نہ کرتا، بیشک یہ وقت جس میں، میں کوفہ والوں کا فقیہ ہو گیا ہوں بُرا وقت ہے۔

(**تخریج**) اس روایت میں ابوحمزہ ضعیف ہیں اور یہ اثر حلية الأولياء (٢٢٣/٤) میں بھی موجود ہے۔

203- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِيَّاكَ وَالْمُكَايَلَةَ يَعْنِى فِى الْكَلَامِ .

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: خبردار قول وفعل میں قیاس وکلام (فلسفے) سے بچو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔حوالے کے لئے دیکھئے: العلم لأبی خیثمہ (٦٥) الفقیه والمتفقه (١٨٢/١)، الإحکام لابن حزم (١٢٧٨/٧)۔

توضیح:......مکایلہ یہ ہے کہ جیسا کوئی کہے تم بھی ویسا ہی کہنے لگو، کوئی جیسا کام کرے تم بھی ویسا ہی کرنے لگو۔

204- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ مَا دِيَةُ الْأَصَابِعِ قَالَ عَشْرٌ عَشْرٌ ـ قَالَ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ هَاتَانِ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْخِنْصِرِ وَالْإِبْهَامِ-فَقَالَ شُرَيْحٌ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَسَوَاءٌ أُذُنُكَ وَيَدُكَ؟ فَإِنَّ الْأُذُنَ يُوَارِيهَا الشَّعْرُ وَالْكُمَّةُ وَالْعِمَامَةُ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِى الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ-وَيْحَكَ: إِنَّ السُّنَّةَ سَبَقَتْ قِيَاسَكُمْ فَاتَّبِعْ وَلَا تَبْتَدِعْ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا أَخَذْتَ بِالْأَثَرِ-قَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ لِىَ الشَّعْبِيُّ يَا هُذَلِيُّ لَوْ أَنَّ أَحْنَفَكُمْ قُتِلَ وَهٰذَا الصَّبِيُّ فِى مَهْدِهِ أَكَانَ دِيَتُهُمَا سَوَاءً قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَيْنَ الْقِيَاسُ .

(ترجمہ) شعبی (رحمہ اللہ) نے کہا میں (قاضی) شریح (رحمہ اللہ) کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس (قبیلۂ) مراد کا ایک شخص آیا اور پوچھا: ابوامیہ انگلیوں کی دیت کتنی ہے جواب دیا: ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ، اس نے انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کو ملایا اور کہا: سبحان اللہ یہ دونوں برابر ہیں؟ قاضی شریح نے کہا: سبحان اللہ! کیا تمہارا کان اور ہاتھ برابر ہیں؟ کان تو بال یا عمامے سے ڈھک جاتا ہے تو اس میں (آدمی کی) نصف دیت ہے اور ہاتھ میں (ایسا نہیں) اس میں بھی نصف دیت ہے۔

تمہارا بُرا ہو سنت تمہارے قیاس پر مقدم ہے سو سنت کی اتباع کرو بدعت نہ ایجاد کرو اور جب تک تم حدیث کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے۔

ابوبکر الہذلی (راوی) نے کہا امام شعبی نے مجھ سے کہا: اے ہذلی اگر تمہارا کوئی لولا لنگڑا آدمی قتل کر دیا جائے یا گھوارے میں (دودھ پیتا) بچہ مار ڈالا جائے تو کیا دونوں کی دیت برابر نہ ہوگی؟ میں نے کہا: جی ہاں دونوں کی دیت برابر ہے، کہا: پھر قیاس کہاں گیا؟

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں ابوبکر الہذلی متروک ہیں۔اس اثر کو عبدالرزاق نے مصنف میں بہت مختصر ذکر کیا ہے دیکھئے المصنف (١٧٧٠٣) وجامع بیان العلم (٢٠٢٤)۔

توضیح:......اگرچہ اس قول کی نسبت قاضی شریح کی طرف صحیح نہیں لیکن حقیقت یہ ہی ہے کہ یہ حدود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں، قیاس کی ان میں گنجائش ہی نہیں۔ ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ (البقرۃ: ٢٢٩)

205۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُفْتَحُ الْقُرْآنُ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَقْرَأَهُ الْمَرْأَةُ وَالصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ فَيَقُولُ الرَّجُلُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِيهِمْ لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَقُومُ بِهِ فِيهِمْ فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدْ قُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ لَأَخْتَصِرَنَّ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا لَعَلِّي أُتَّبَعُ فَيَخْتَصِرُ فِي بَيْتِهِ مَسْجِدًا فَلَا يُتَّبَعُ فَيَقُولُ قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقُمْتُ بِهِ فِيهِمْ فَلَمْ أُتَّبَعْ وَقَدِ اخْتَصَرْتُ فِي بَيْتِي مَسْجِدًا فَلَمْ أُتَّبَعْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ بِحَدِيثٍ لَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَسْمَعُوهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ لَعَلِّي أُتَّبَعُ قَالَ مُعَاذٌ فَإِيَّاكُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَإِنَّ مَا جَاءَ بِهِ ضَلَالَةٌ.

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے کہا قرآن کریم لوگوں پر آسان ہو جائے گا یہاں تک کہ عورت بچے اور مرد سب اس کو پڑھیں گے، آدمی کہے گا میں نے قرآن پاک پڑھا لیکن میری پیروی نہیں کی جاتی قسم اللہ کی میں پھر اس کو (لے کر کھڑا ہوں گا) ضرور پڑھوں گا شاید میری اتباع کی جائے چنانچہ پھر پڑھے گا اور پھر بھی کوئی اس کی پیروی نہ کرے گا تو وہ کہے گا میں نے قرآن پڑھا لیکن میری پیروی نہیں کی گئی میں اسے لے کر ان میں کھڑا ہوا پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہوا اب میں اپنے گھر میں مسجد بناؤں گا شاید میری پیروی کی جائے چنانچہ وہ اپنے گھر میں مسجد بنائے گا پھر بھی اس کی پیروی نہ کی جائے گی تو وہ کہے گا میں نے قرآن پڑھا لیکن میری پیروی نہ کی گئی اسے لیکر کھڑا ہوا پھر بھی اتباع نہ کی گئی اپنے گھر میں مسجد بنائی پھر بھی اتباع نہ کی گئی۔ قسم اللہ کی اب میں ایسی باتیں ان کے لئے لاؤں گا جسے وہ اللہ عزوجل کی کتاب میں پائیں گے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں گی شاید اس وقت میری پیروی کی جائے۔

معاذ (رضی اللہ عنہ) نے کہا خبردار جو وہ بتائے اس سے بچنا (وہ قرآن وسنت کے علاوہ) جو کچھ لائے گا وہ گمراہی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: سنن أبي داود (٤٦١١) بغير هذا السياق والبدع (٥٩، ٦٣) الإبانه (١٤٣) الشريعة (ص: ٥٤، ٥٥) المعرفة والتاريخ (٣٢١/٢) شرح اصول اعتقاد اهل السنة (١١٦، ١١٧) بعدة طرق۔

فائدہ: ......اس اثر میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ جب فتنے رونما ہوں گے تو لوگ قرآن پاک کی پیروی کی طرف دھیان نہ دیں گے تو قرآن پڑھنے والے اپنی طرف سے مسائل گھڑ لیں گے جن کا قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہ ہوگا معاذ (رضی اللہ عنہ) نے ایسے لوگوں سے بچنے اور ان کی باتیں سننے اور عمل کرنے سے منع کیا اور بتایا ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ سب کچھ سراسر گمراہی ہے۔

[23]......بَاب فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الرَّأْيِ
رائے اور قیاس پر عمل کرنے سے ناپسندیدگی کا بیان

206۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ مَا حَدَّثُوكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ بِهِ وَمَا قَالُوهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقِهِ فِي الْحُشِّ .

(ترجمہ) مالک بن مغول سے مروی ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا: یہ لوگ تم سے رسول اللہ ﷺ کی جو حدیث بیان کریں اسے لے لو اور جو چیز اپنی رائے سے بیان کریں اسے گھورے پر پھینک دو۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانه (٦٠٧) الإحكام (٦/ ١٠٣٠)، جامع بيان العلم (١٠٦٦) اور اس میں ہے کہ جو اپنی رائے سے کہیں اس پر پیشاب کر دو۔

207۔ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يَقُولُ قَدْ رَضِيتُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِي هٰؤُلَاءِ أَنْ لَا يَسْأَلُونِي وَلَا أَسْأَلُهُمْ إِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ .

(ترجمہ) زید بن حباب سے مروی ہے رجاء بن ابی سلمہ نے مجھے خبر دی کہ میں نے عبدہ بن ابی لبابہ کو کہتے سنا: میں اپنے ان ہم عصر ساتھیوں سے خوش ہوں جو نہ مجھ سے کچھ پوچھتے ہیں اور نہ میں ہی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں، ان میں سے کوئی کہتا ہے: تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا خیال ہے؟

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور ابوزرعۃ نے تاریخ (۴۴۷) میں اس اثر کو ذکر کیا ہے۔

208۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا: یہ جو راستے ہیں ہر راستے پر شیطان کھڑا ہے اور اسی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (انعام : ۸/ ۱۵۳) یہ میرا راستہ ہے جو مستقیم (سیدھا) ہے سو تم اسی راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ راہیں تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

(تخریج) یہ حدیث حسن ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھئے: مسند أحمد (١/ ٤٣٥) صحيح ابن حبان (٦، ٧) موارد الظمآن (١٧٤١) البدعة (٧٥) السنة للمروزي (١١، ١٢، ١٣) الشريعة (ص: ٢١)، الإبانة (١٢٦) شرح السنة (٩٧)۔

توضیح:...... اس حدیث سے معلوم ہوا شاہراہ سنت باعث نجات ہے اور باقی سب راہیں شیطانی اور گمراہی کی

طرف لے جانے والی ہیں (أغاذني الله وإياكم منها) ۔

209۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (الانعام: ١٥٣) قَالَ الْبِدَعَ وَالشُّبُهَاتِ .

(ترجمہ) (مفسر قرآن) مجاہد (رحمہ اللہ) نے (وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ) کی تفسیر میں کہا یعنی: **بدعات وشبہات کے پیچھے نہ پڑو۔**

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: السنة للمروزی (١٩، ٢٠) الإبانة (١٣٤) الحلية (٣/٢٩٣)، الدرالمنثور (٣/٥٦)۔

210۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ عَلَى بَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَإِذَا خَرَجَ مَشَيْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ أَخَرَجَ إِلَيْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَعْدُ قُلْنَا لَا فَجَلَسَ مَعَنَا حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ آنِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَمَا هُوَ فَقَالَ إِنْ عِشْتَ فَسَتَرَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَوْمًا حِلَقًا جُلُوسًا يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ حَلْقَةٍ رَجُلٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ حَصًى فَيَقُولُ كَبِّرُوا مِائَةً فَيُكَبِّرُونَ مِائَةً فَيَقُولُ هَلِّلُوا مِائَةً فَيُهَلِّلُونَ مِائَةً وَيَقُولُ سَبِّحُوا مِائَةً فَيُسَبِّحُونَ مِائَةً قَالَ فَمَاذَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا انْتِظَارَ رَأْيِكَ وَانْتِظَارَ أَمْرِكَ قَالَ أَفَلَا أَمَرْتَهُمْ أَنْ يَعُدُّوا سَيِّئَاتِهِمْ وَضَمِنْتَ لَهُمْ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِهِمْ ثُمَّ مَضَى وَمَضَيْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى حَلْقَةً مِنْ تِلْكَ الْحِلَقِ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَصًى نَعُدُّ بِهِ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّسْبِيحَ قَالَ فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ هٰؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ مُتَوَافِرُونَ وَهٰذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ قَالُوا وَاللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَايْمُ اللَّهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ ثُمَّ تَوَلَّى عَنْهُمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ الْحِلَقِ يُطَاعِنُونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ .

(ترجمہ) عمرو بن یحییٰ نے خبر دی کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہم ظہر کی نماز سے پہلے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے دروازے پر بیٹھا کرتے تھے جب وہ (گھر سے) نکلتے تو ہم ان کے ساتھ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ایک دن ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) بھی تشریف لائے اور پوچھا کیا ابوعبدالرحمٰن (ابن مسعود کی کنیت) باہر نکلے؟ ہم نے کہا نہیں ابھی تک تو نہیں نکلے تو وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے لہٰذا جب ابن مسعود (رضی اللہ عنہ)

باہر آئے تو ہم سب ان کے لئے کھڑے ہو گئے ابوموسی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! میں نے ابھی ابھی مسجد میں ایسی بات دیکھی ہے جو مجھے ناگوار گزری ہے حالانکہ الحمد للہ وہ بہتر اوراچھی ہی ہوگی ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ کہا: آپ وہاں پہنچ کرخود دیکھ لیں گے، پھرکہا: میں نے وہاں کچھ لوگوں کی جماعت دیکھی جو حلقوں کی صورت میں بیٹھے نماز کا انتظار کررہے ہیں ہر حلقے میں ایک آدمی ہے اوران کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں وہ آدمی ان سے کہتا ہے سوبار اللہ اکبر کہو تو وہ (ان کنکریوں کو گن کر) سوبار اللہ اکبر کہتے ہیں پھر وہ شخص کہتا ہے سوبار لا إلہ إلا اللہ کہوتو (اس طرح) وہ سوبار لا الہ الا اللہ کہتے ہیں وہ کہتا ہے سوبار سبحان اللہ کہوتو وہ اس طرح سوبار سبحان اللہ کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: پھرتم نے ان سے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ کی رائے یا حکم کے انتظار میں ان سے کچھ نہیں کہا۔ ابن مسعود نے کہا: تم نے انہیں یہ حکم کیوں نہ دیا کہ ان کنکریوں سے وہ اپنے گناہ شمار کریں اور تم نے انہیں اس بات کی ضمانت دیدی کہ ان کی نیکیوں میں سے کچھ برباد نہ ہوا۔

پھر وہ چل پڑے ہم بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان حلقوں میں سے ایک حلقے کے پاس آ کر وہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میں تمہیں کیا کرتے دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں ہم ان کے ذریعے تکبیر تہلیل اور تسبیح کی تعداد گنتے ہیں۔

ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم اپنی برائیاں گنو، تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہاری نیکیوں میں سے کچھ بھی ضائع نہ ہوگا، اے امت محمد! تمہاری خرابی ہوئی کتنی جلدی تم ہلاکت و بربادی میں پڑ گئے ابھی تو تمہارے نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ موجود ہیں اور نبی ﷺ کے کپڑے بھی میلے نہیں ہوئے نہ آپ کے برتن ٹوٹے ہیں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کیا تم ملت محمد ﷺ سے زیادہ ہدایت یافتہ ملت کے راستے پر ہو یا گمراہی وضلالت کا دروازہ کھول رہے ہو۔

انہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن ہمارا ارادہ صرف نیکی و بھلائی کا ہی تھا ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ایسی بھلائی کے متلاشی کبھی بھلائی و نیکی حاصل نہ کرسکیں گے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ ایک جماعت ہوگی جو قرآن پڑھے گی تو وہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا قسم اللہ کی ہوسکتا ہے ایسے اکثر لوگ تم ہی میں سے ہوں گے۔ پھر آپ ان کے پاس سے ہٹ گئے، عمرو بن سلمہ نے کہا ہم نے ان حلقات کے عام آدمیوں کو دیکھا جو واقعۂ نہروان کے دن خوارج کے ساتھ ہمیں پر تیر برسا رہے تھے (یعنی وہی لوگ خوارج کا ساتھ دے رہے تھے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (١٩٧٣٦) معجم الطبرانی الکبیر (٨٦٣٦) مجمع الزوائد (٨٦٣) نیز ترمذی (٢١٨٩) اور ابن ماجه (١٦٨) نے آخر کا پیراگراف اختصار سے ذکر کیا ہے۔

فوائد:

❀ اس طویل اثر وحدیث میں بدعت کی شدید مذمت اور کنکریوں یا تسبیح کے دانوں پر تسبیح وتہلیل اور تکبیر پر شدید

ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا شدید ردعمل ہے۔ آج ان کی بات کو دلیل بنانے والے ہی ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ہاتھوں میں تسبیح لئے گھومتے پھرتے ہیں۔

❀ اس میں صحابہ کرام کا ایک دوسرے کے ساتھ احترام کرنا بھی ثابت ہوتا ہے جو باعث اتباع وعبرت ہے۔

❀ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن بے عمل ہوگی، قرآن و حدیث کی اتباع چھوڑ کر اپنے نفس اور شیطان کی اتباع کرے گی اور دینی اُمور میں اپنی من مانی کرے گی، اور خوارج کی صورت میں یہ پیشین گوئی بالکل درست ثابت ہوئی۔

211۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيتُمْ.

(ترجمہ) ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن حبیب) سے مروی ہے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اتباع کرو گے، ابتداع سے بچو گے تو تمہارے لئے یہ ہی کافی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں دو علتیں ہیں اس لئے یہ روایت معلول ہے لیکن دوسرے طرق سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ دیکھئے: الزهد للوكيع (٣١٥) الإبانه (١٧٥) البدع (٥٤) السنة للمروزی (٧٨) الزهد لأحمد (١٦٢) العلم لأبی خيثمه (٥٤)۔

212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: سب سے بہترین راستہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے اور بدترین کام نئی چیزیں (بدعت) ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ حوالہ دیکھئے: مسند أبی يعلى (٢١١١) البدعة لابن وضاح (٥٣) الإبانة (١٤٨) السنة للمروزی (٧٣) والسنة لابن أبی عاصم (٢٤) وفتح الباری (٥١١/١٠)۔

213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ بِلَازِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ وَكَانَ إِذَا كَانَ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ لِلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَامَ فَقَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْقَوْلِ قَوْلُ اللّٰهِ وَإِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ.

(ترجمہ) بلاز بن عصمۃ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا وہ جمعرات کی شام یعنی جمعہ والی

رات کو کھڑے ہوئے اور فرمایا: سب سے سچا قول اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اور سب سے اچھا راستہ محمد (ﷺ) کا راستہ ہے اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت قرار دیدیا گیا اور سب سے بدترین سوچ وفکر (یا قول وفعل) جھوٹی سوچ وفکر ہے اور بدترین کام بدعت ایجاد کرنا ہے اور ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے۔حوالہ دیکھئے: بخاری (۷۲۷۷، ۶۰۹۸) ابن ماجه (٤٦) والبدع (٥٧)۔

توضیح:...... ان تمام آثار واحادیث سے سنت کی اہمیت ثابت ہوتی ہے اور بدعت کی مذمت وبرائی معلوم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے۔آمین

214۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَخَذَ رَجُلٌ بِبِدْعَةٍ فَرَاجَعَ سُنَّةً.

(ترجمہ) ابن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: کوئی آدمی بدعت کو پکڑتا ہے تو سنت سے تراجع کر لیتا ہے۔(یعنی بدعت ایجاد ہوتی ہے تو سنت پس پشت چلی جاتی ہے۔)

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن حقیقت یہ ہی ہے جیسا کہ سابقہ آثار میں گزر چکا ہے اس اثر کو ابوشامہ المقدسی نے الباعث ص: ۲۶ میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے اثر رقم (۹۹)

215۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ.

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت میں گمراہ کرنے والے اماموں (حاکموں) سے ڈرتا ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسند احمد (٥/ ٢٧٨، ٢٨٤) ابوداؤد (٤٢٥٢) ابن ماجه (٣٩٥٢) ترمذی (٩٢٢٣٠) مسند الشهاب (١١١٦) دلائل النبوة للبيهقی (٦/ ٥٢٧)۔

فائدہ:...... یعنی آپ کی امت میں ایسے امام پیدا ہوں گے جو لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

216۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو الْوَلِيْدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ أَبِي حَيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ بِالظَّهِيْرَةِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فِيْ بُغَاءٍ لَنَا فَانْطَلَقَ صَاحِبِي يَبْغِي وَدَخَلْتُ أَنَا أَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ وَأَشْرَبُ مِنَ الشَّرَابِ فَقُمْتُ إِلَى لُبَيْنَةٍ حَامِضَةٍ رُبَّمَا قَالَتْ فَقُمْتُ إِلَى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ فَسَقَيْتُهُ مِنْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ قَالَتْ وَتَوَسَّمْتُهُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ أَنْتَ أَبُوبَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي سَمِعْتُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَذَكَرْتُ غَزْوَنَا خَثْعَمًا وَغَزْوَةَ بَعْضِنَا

بَعْضًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْأُلْفَةِ وَأَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ وَشَبَّكَ ابْنُ عَوْنٍ أَصَابِعَهُ وَوَصَفَهُ لَنَا مُعَاذٌ وَشَبَّكَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى مَتٰى تَرٰى أَمْرَ النَّاسِ هٰذَا قَالَ مَا اسْتَقَامَتِ الْأَئِمَّةُ قُلْتُ مَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا رَأَيْتِ السَّيِّدَ يَكُونُ فِي الْحِوَاءِ فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُطِيعُونَهُ فَمَا اسْتَقَامَ أُولٰئِكَ .

(ترجمہ)حیۃ بنت ابی حیۃ نے کہا: دوپہر کے وقت ہمارے پاس ایک آدمی آیا میں نے کہا: اللہ کے بندے تم کہاں سے آرہے ہو؟ تو اس نے کہا: میں اور میرا ساتھی بھٹکے ہوئے کی تلاش میں آئے تھے میرا ساتھی تلاش میں نکل گیا اور میں سائے اور پانی کی تلاش میں یہاں آ گیا، حیہ نے کہا: میں مٹی کا مٹھالائی اور اسے پلایا اس نے پیا اور میں نے بھی پیا میں نے تعارف کے لئے پوچھا اللہ کے بندے تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں ابوبکر ہوں، میں نے کہا: وہی ابوبکر جن کے بارے میں میں نے سنا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے یار غار ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں وہی۔

حیہ نے کہا: میں نے خثعم سے اور جاہلیت میں بعض کا بعض کے ساتھ غزوے کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو الفت ومحبت پیدا کی اور ان خیموں کا ذکر کیا۔

عبداللہ بن عون نے اپنی انگلیاں انگلیوں میں داخل کیں معاذ بن معاذ نے بھی ایسا ہی کر کے بتایا احمد اور ان کے استاد احمد بن عبداللہ نے بھی ایسا ہی کیا۔

میں نے کہا: اے عبداللہ! کب تک تمہارا خیال ہے کہ ایسا ہی معاملہ چلتا رہے گا؟ کہا: جب تک ائمہ یا حکام سیدھے (راہ مستقیم) پر رہیں گے۔

میں نے کہا: ائمہ سے مراد کیا ہے؟ کہا: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ سید (مالک) جب گھر میں ہوتا ہے تو لوگ اس کی پیروی واطاعت بجالاتے ہیں پس جب تک وہ راہ مستقیم پر رہیں گے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے اور صرف امام دارمی کی روایت ہے۔

217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَخٍ لِعَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ .

(ترجمہ)ابودرداء (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے زیادہ تمہارے بارے میں جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے حکام (ائمہ) ہیں۔

(تخریج) اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے جیسا کہ (۲۱۵) میں گذر چکا ہے اس حدیث کو امام احمد نے مسند (٦/٤٤١) میں ذکر کیا ہے۔

218۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانِ بْنِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ عَلٰى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ قَالَ فَرَاٰهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ قَالُوا نَوَتْ حَجَّةً

مُصْمِتَةً ۔فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْن ۔قَالَتْ مِنْ أَيِّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ۔قَالَتْ فَمِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ إِنَّكِ لَسَئُوْلٌ أَنَا أَبُوْبَكْرٍ ۔قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَاالْأَمْرِالصَّالِحِ الَّذِيْ جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ؟قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤَسَاءُ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ؟ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ مِثْلُ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ .

(ترجمہ) قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) قبیلہ احمس کی ایک عورت سے ملے جس کا نام زینب تھا آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتی ہے پوچھا کیا بات ہے یہ بات کیوں نہیں کرتی ؟ کہا گیا کہ نذر مانی ہے کہ چپی لگا کر حج کرے گی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہو بات کرے یہ جائز نہیں، یہ تو دور جاہلیت کی رسم ہے۔

راوی نے کہا: وہ بات کرنے لگی اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں عورت نے کہا کون سے مہاجرین کے کس قبیلے سے ہیں؟ کہا: قریش میں سے ہوں عورت نے دریافت کیا: قریش کے کس خاندان سے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: تم تو بڑی سوال کرنے والی ہو میں ابوبکر ہوں کہنے لگی، جاہلیت کے بعد اللہ تعالی نے جو ہمیں یہ دین عطا فرمایا ہے اس پر ہم کب تک قائم رہ سکیں گے؟ کہا: کہ اس حالت پر اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک تمہارے ائمہ درست رہیں گے اس نے کہا: ائمہ سے مراد کیا ہے؟ کہا کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف لوگ نہیں ہیں جو آ کر حکم دیں تو لوگ ان کی پیروی کریں اس نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں؟ فرمایا: لوگوں پر اسی طرح کے (حاکم) ہوں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے امام بخاری (۳۸۳۴) نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایسی نذر جس میں مشقت ہو پوری کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کا کفارہ ادا کر کے اسے توڑا جاسکتا ہے جیسا کہ ابو اسرائیل کی حدیث میں پیدل چل کر حج کرنے کی نذر تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے تڑوا کر سوار ہونے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تواضع اور خاکساری نیز اس بات کی نشاندہی ہے کہ ائمہ وحکام جب تک درست وصالح رہیں گے خیرات و برکات کا نزول ہوتا رہے گا اور جب ان میں بددیانتی بے راہ روی آئے گی تو سب کی بربادی ہے۔ واللہ أعلم۔

219۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا عَائِذَةُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُوْصِي الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَيَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ فَالسَّمْتَ الْأَوَّلَ فَإِنَّكُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّمْتُ الطَّرِيقُ .

(ترجمہ) واصل نے ایک عورت سے روایت کیا جس کا نام عائذہ تھا اس نے کہا: میں نے ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ عورتوں اور مردوں کو وصیت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: تم میں سے جو کوئی بھی مرد یا عورت وہ زمانہ پائے تو اسلاف کا

طریقہ لازم پکڑے انہیں کے طریق پر رہے تو تم فطرت پر رہو گے۔ عبداللہ نے کہا: السمت سے مراد طریقہ ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف (١٧٨٥٦) میں، ابن سعد نے طبقات (٣٥٨/٨) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے اثر نمبر (١٧٤)۔

220۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ .

(ترجمہ) زیاد بن حدیر سے مروی ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے کہا: جانتے ہو اسلام کو کون سی چیز منہدم کردے گی؟ میں نے کہا نہیں فرمایا: عالم کی غلطی، منافق کا کتاب اللہ میں بحث و مباحثہ یا جدال، اور گمراہ کرنے والے ائمہ کا حکم۔

(یعنی عالم کی غلطی، منافق کا جدال، اور گمراہ اماموں یا حکام کا حکم اسلام کو ڈھادے گا اس کی عمارت کو منہدم کردے گا۔)

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور اسے دیکھئے: الابانہ (٦٤١۔٦٤٣) والفقیہ (٦٠٧) اور جامع بیان العلم (١٨٦٧، ١٨٦٩) میں۔

221۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْخُصُومَاتِ فَإِنَّهُمْ يَخُوضُونَ فِي اٰيَاتِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) محمد بن علی نے کہا فلسفی لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں عیب نکالتے ہیں (یا عیب جوئی کرتے ہیں)

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس اثر کو ابن بطہ نے ابانہ (٣٨٣، ٣٨٤) میں ذکر کیا ہے۔

توضیح:...... گرچہ اس اثر کی سند میں ضعف ہے لیکن یہ بات سورۃ انعام کی آیت نمبر (٦٨) کے عین مطابق ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (ترجمہ: اور آپ جب ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کررہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہوجائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلادے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے پاس نہ بیٹھیں)۔

222۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُنَّتُكُمْ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ۔ بَيْنَهُمَا ، بَيْنَ الْغَالِي وَالْجَافِي فَاصْبِرُوا عَلَيْهَا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ كَانُوا أَقَلَّ النَّاسِ فِيمَا مَضٰى وَهُمْ أَقَلُّ النَّاسِ فِيمَا بَقِيَ الَّذِينَ لَمْ يَذْهَبُوا مَعَ أَهْلِ الْإِتْرَافِ فِي إِتْرَافِهِمْ وَلَا مَعَ أَهْلِ الْبِدَعِ فِي بِدَعِهِمْ وَصَبَرُوا عَلٰى سُنَّتِهِمْ حَتّٰى لَقُوا رَبَّهُمْ فَكَذٰلِكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَكُونُوا .

(ترجمہ) حسن رحمہ اللہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تمہاری سنت (کی پیروی) غلو کرنے والے یا

اعراض کرنے والے کے مابین ہے پس تم اس درمیانی راستے کو اپناؤ اللہ تم پر رحم فرمائے پچھلے زمانے میں بھی سنت کے شیدائی لوگوں میں سب سے کم تھے اور آنے والے باقی زمانے میں بھی سب سے کم ہوں گے جنھوں نے سرکش لوگوں کی ان کی سرکشی میں اور بدعتیوں کی ان کی بدعت میں پیروی نہیں کی اور اپنے سنت طریقے پر جمے رہے یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملے سو تم بھی اللہ کے حکم سے انہیں کی طرح ہو جاؤ۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: الباعث لأبی شامة ص: ٢٦۔

223۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ وَمَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقَصْدُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: سنت کی میانہ روی بدعت میں مشقت برداشت کرنے سے بہتر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے اور بہت سے محدّثین نے اسے ذکر کیا ہے دیکھئے: شرح اعتقاد اهل السنه (١٤، ١١٤) المستدرك ١٠٣/١ الفقيه ١٤٨/١ السنة للمروزی (٨٨) و جامع بيان العلم (٢٣٣٤)۔

فائدہ: ......ان تمام آثار واحادیث سے ثابت ہوا کہ: سنت کو لازم پکڑنا چاہئے اور بدعت، بدعتی سے، نیز رائے زنی اور قیاس آرائی سے بچنا چاہئے۔

[24]......بَاب الِاقْتِدَاءِ بِالْعُلَمَاءِ

علماء کی اقتداء کرنے کا بیان

224۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا لَوْ لَمْ يُجَاوِزْ أَحَدُهُمْ ظُفْرًا لَمَا جَاوَزْتُهُ كَفٰى إِزْرَاءً عَلٰى قَوْمٍ أَنْ تُخَالِفَ أَفْعَالُهُمْ .

(ترجمہ) ابراہیم (النخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے اسلاف کو پایا اگر ان میں سے کوئی ناخن کے برابر تجاوز نہ کرتا تو میں بھی اس سے آگے نہ بڑھتا (یعنی تجاوز نہ کرتا) کسی قوم کی رسوائی کے لئے کافی ہے کہ تم ان کے افعال کی مخالفت کرو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ابوحمزہ میمون القصاب کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن حلية الأولياء (٢٢٧/٤) میں اسی کے ہم معنی روایت دوسری صحیح سند سے موجود ہے۔

225۔ أَخْبَرَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ أُولُو الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَطَاعَةُ الرَّسُولِ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ .

(ترجمہ) عطاء بن ابی رباح (رحمہ اللہ) نے آیت ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ .....﴾ (النسا: ٥٩/٥) کی تفسیر میں کہا (اولی الامر) اہل علم وفقہ ہیں اور طاعة الرسول کتاب وسنت کی اتباع ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسير الطبری (١٤٧/٥) الفقيه (١٠١) الدرالمنثور (١٧٦/٢)۔

226- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ عَنْ شَيْءٍ وَكَانَتْ عِنْدِي مَسْأَلَةٌ شَدِيدَةٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ انْظُرْ فِيهَا قَالَ إِذَا وَضَحَ لِيَ الطَّرِيقُ وَوَجَدْتُ الْأَثَرَ لَمْ أَحْبَسْ .

(ترجمہ) ابراہیم بن ادھم نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن شبرمۃ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جس کا مسئلہ میرے لئے بہت اہم تھا، میں نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اس بارے میں غور کیجئے انہوں نے کہا: اگر میری سمجھ میں آ گیا اور حدیث میں مجھے مل گیا تو قطعاً توقف نہیں کروں گا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور یہ اثر کہیں اور نہ مل سکا۔

227- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ جَابِرٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا .

(ترجمہ) عبداللہ مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: علم سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، علم فرائض سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھلاؤ، قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، یقیناً میں وفات پانے والا ہوں اور علم بھی سکڑتا جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو آدمی کسی فریضے کے بارے میں اختلاف کریں گے تو کوئی ایسا نہیں ملے گا جو ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کئی علل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے گرچہ بہت سے محدّثین نے اسے ذکر کیا ہے دیکھئے: ترمذی(٢٠٩٢) نسائی(٦٣٠٦) المستدرك(٤/٣٣٣)، دارقطنی(٤/ ٨٢)، بیھقی (٦/٢٠٨)۔

228- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ مِخْرَاقٍ ذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ تَسَانَدَا وَتَطَاوَعَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَقَدِمَا الْيَمَنَ فَخَطَبَ النَّاسَ مُعَاذٌ فَحَضَّهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَمَرَهُمْ بِالتَّفَقُّهِ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَاسْأَلُونِي أُخْبِرْكُمْ عَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمْكُثُوا فَقَالُوا لِمُعَاذٍ قَدْ كُنْتَ أَمَرْتَنَا إِذَا نَحْنُ تَفَقَّهْنَا وَقَرَأْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ فَتُخْبِرَنَا بِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذٌ إِذَا ذُكِرَ الرَّجُلُ بِخَيْرٍ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا ذُكِرَ بِشَرٍّ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ .

(ترجمہ) روایت کیا عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہما) کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم دونوں اعتماد رکھنا اور ایک دوسرے کی بات ماننا آسانی کرنا اور نفرت نہ پھیلانا، چنانچہ یہ دونوں حضرات یمن پہنچے تو معاذ بن جبل نے خطبہ دیا اور لوگوں کو اسلام پر ابھارا اور انہیں قرآن کو سمجھنے کا حکم دیا اور کہا جب تم نے

ایسا کرلیا تو پھر مجھ سے پوچھنا میں تمہیں جنت وجہنم والے لوگوں کے بارے میں بتاؤں گا لہٰذا جب تک اللہ کی مشیت رہی وہ لوگ خاموش رہے پھر معاذ (رضی اللہ عنہ) سے کہا: آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اگر ہم نے قرآن کو سمجھ لیا تو آپ سے سوال کریں گے تو آپ ہمیں جنتی اور جہنمی لوگوں کے بارے میں بتائیں گے چنانچہ معاذ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب آدمی کو بھلائی کے ساتھ یاد کیا جائے تو وہ جنتی لوگوں میں سے ہے اور برائی کے ساتھ یاد کیا جائے تو جہنمیوں میں سے ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لیکن (تساندا......) مرفوع صحیح ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٧٦٥) و مسندابی یعلی (٧٣١٩)۔

229- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ أَبِي سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ فرمایا: جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، عرض کیا کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے ہیں، فرمایا: پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ سنو جو جاہلیت میں شریف ہیں اسلام میں بھی شریف ہیں جب کہ دین کی سمجھ انہیں آجائے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٣٧٤) مسلم (٢٣٧٨) ابویعلی (٦٠٧٠) ابن حبان (٩٢) و مسند الحمیدی (١٠٧٦)۔

230- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

(ترجمہ) معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧١، ٧٣١٢) ومسلم (١٠٣٧) و۔ابویعلی (٧٣٨١) ابن حبان (٨٩) الفقیہ والمتفقہ (٩)۔

فائدہ: ......اس حدیث میں علم حاصل کرنے کی اور عالم وفقیہ کی فضیلت ہے، نیز اس میں علوم دینیہ حاصل کرنے

والوں کے لئے بشارت بھی ہے کہ ان کی یہ رہنمائی باری تعالیٰ کی خاص عنایت سے ہے۔

231۔ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِى هِنْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۱/۳۰٦)، ترمذی (۲٦٤۷) الفقیه (٤)۔

232۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ .

(ترجمہ) معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی بھی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسنداحمد (٤/٩٢) ومشکل الآثار (۲/۲۸۰)۔

فائدہ: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو علم دین سے نواز دے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔

233۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الزَّهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِى عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى يَوْمِ عَرَفَةَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّى وَاللّٰهِ لَا أَدْرِىْ لَعَلِّى لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِىْ هَذَا بِمَكَانِىْ هَذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مَقَالَتِىْ الْيَوْمَ فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ وَلَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ فِى هَذَا الشَّهْرِ فِى هَذَا الْبَلَدِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْقُلُوْبَ لَا تُغِلُّ عَلَى ثَلَاثٍ إِخْلَاصِ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةِ أُولِى الْأَمْرِ وَعَلَى لُزُومِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

(ترجمہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے خطبہ میں سنا: اے لوگو! بیشک میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد اس مقام پر پھر تم سے ملاقات کرسکوں گا، پس اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جس نے آج میری بات سنی اور اسے یاد کرلیا، کچھ فقہ کو سیکھنے والے (خود فقیہ نہیں) جان نہیں پاتے، اور بہت سے حامل فقہ لیجاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس۔

اور اے لوگو! جان لو کہ تمہارے مال اور خون آج کے دن کی، اس مہینے، اور اس شہر کی حرمت کی طرح ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ اور سنو! دل تین چیزوں پر خیانت نہ کریں گے، اللہ کے لئے عمل خالص، حکام کے ساتھ خیر خواہی، اور مسلمانوں کی

جماعت کو لازم پکڑنے میں، بیشک ان کی دعا ان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ (یعنی دعا آفات وبلیات سے حفاظت کے لیے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔)

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن اور متن صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۷۳۹) مسلم (۱۲۱۸) ابویعلی (۷۴۱۳) مجمع الزوائد (۵۹۸) المحدث الفاصل (۴،۳)۔

فائدہ:

❀ اس میں اہل حدیث کے لئے دعائے خیر ہے۔ علامہ بدیع الزماں نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث کا اس کی جانکاری اور تحقیق سے آدمی عنداللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین میں بکثرت فقہاء ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے۔۔ دیکھئے شرح آگے آنے والی حدیث ((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا .))

234- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَطَاعَةُ ذَوِي الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُونُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

(ترجمہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مقام خیف کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے میری بات سنی اور اسے حفظ کر لیا پھر جس نے نہیں سنا اس تک اس بات کو پہنچا دیا، کچھ حامل فقہ وحدیث فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سے حامل فقہ وحدیث لیجاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس۔

تین چیزیں جن پر کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرے گا (یا حقد نہیں رکھے گا) اللہ کے لئے عمل خالص، حکام وامراء کی اطاعت، اور لزوم الجماعۃ، ان کی دعا ان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہوتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے جیسا کہ پچھلی حدیث کی تخریج میں گزرا۔ مزید تخریج کے لئے دیکھئے: مسند ابی یعلی (۷۴۱۳) ترمذی (۲۶۵۸) ابن ماجه (۲۳۲) أبوداؤد (۳۶۶۰) ومجمع الزوائد (۵۹۸)۔

235- أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ فَقُلْتُ مَا خَرَجَ هَذِهِ السَّاعَةَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ إِلَّا وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنِي

عَنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ فَأَدَّاهُ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْفَظُ مِنْهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ لَا يَعْتَقِدُ قَلْبُ مُسْلِمٍ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهْرُ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان نے اپنے والدابان سے روایت کیا کہ زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) دوپہر کے وقت مروان بن الحکم کے پاس سے نکلے میں نے کہا کہ اس وقت مروان کے پاس سے ان کے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس (مروان) نے آپ سے کسی چیز کی بابت سوال کیا ہے۔ چنانچہ میں زید کے پاس آیا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہاں انہوں (مروان) نے مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اس کو یاد کرلیا اور جو اس سے زیادہ یادرکھنے والا ہو اس تک پہنچادیا کیونکہ کچھ حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور کچھ حامل فقہ اس حدیث کو اپنے سے زیادہ یادرکھنے والے کے پاس لے جاتے ہیں، کسی بھی مسلمان کا دل تین خصلتوں پر اعتقاد رکھے تو جنت میں داخل ہوگا ابان نے کہا میں نے دریافت کیا وہ تین خصلتیں کیا ہیں؟

فرمایا: اللہ کے لئے عمل خالص کرنے میں، دوسرے مسلمان حکام کی خیر خواہی کرنے میں، تیسرے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنے میں، اس لئے کہ مسلمانوں کی دعا ان کو پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مستغنی کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے بکھرے کاموں کو جمع کردیا ہے اور دنیا اس کے پاس خوشی خوشی آتی ہے۔ اور جس کی نیت دنیا کی ہو اللہ اس کے کاموں میں تفریق ڈالدیتا ہے اور غریبی محتاجگی کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کردیتا ہے اور دنیا سے اس کو اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر کردیا گیا ہے۔

ابان نے کہا میں نے آپ سے دریافت کیا کہ صلاۃ الوسطیٰ کون سی ہے تو بتایا ظہر کی نماز۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (٦٨٠،٦٧) ومجمع الزوائد (٥٩٨،٥٨٧)۔

236۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

(ترجمہ) ابو درداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: تروتازہ رکھے اللہ تعالی اس شخص کو جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور جیسے سنی ویسے ہی (دوسروں) تک پہنچا دی کیونکہ بعض وہ لوگ جن کو حدیث پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یادرکھنے والے ہوتے ہیں تین چیزیں ہیں جن پر کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرے گا اللہ کے لئے عمل خالص، ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کا لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعائیں ان کو پیچھے سے گھیر لیتی ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے جیسا کہ پچھلی احادیث اور تخریج میں گزر چکا ہے نیز دیکھئے: مجمع الزوائد(٥٨٨)۔

فوائد: ...... ان تمام احادیث میں علم حاصل کرنے والوں کے لئے بشارت ہے کہ ان کے چہرے دنیا و آخرت میں تروتازہ رہیں گے، اور یہ حقیقت ہے ہم نے کتنے ایسے عالم اور محدث دیکھے ہیں جن کے نورانی چہرے علم وعرفان کی نعمت سے جگمگاتے تھے (جعلنا الله منهم) نیز ان احادیث میں طلاب علم کی درجہ بندی ہے جس میں سے یقیناً کچھ مجتہد اور سمجھدار ہوتے ہیں اور کچھ کم سمجھ ہوتے ہیں۔

ان احادیث میں خلوص وللّٰہیت، وعظ ونصیحت اور اتفاق واتحاد کی ترغیب بھی ہے اور انتشار وافتراق سے بچنے کی تاکید بھی۔ واللہ اعلم۔

[25]..... بَاب اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے میں احتیاط اور خوب چھان بین کرنے کا بیان

237۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شيبة (٦٣٠٢) مسنداحمد(٣٠٣/٣) ابن ماجه (٣٣) مسندابی یعلی (١٨٤٧)۔

238۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن صحیح شاہد موجود ہے اس لئے معنی صحیح ہے جیسا کہ اوپر گزرا، نیز دیکھئے:
مشکل الآثار (۱/۱۶۷)۔

239۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

(ترجمہ) زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: جو کوئی میری نسبت سے جھوٹی حدیث بیان کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کی تخریج میں گزر چکا ہے اس حدیث کو امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (۱۰۷) ابن ماجه (۳٦) مصنف ابن ابی شیبه (٦۲۹۲) ومسنداحمد (۱/۱٦۵)۔

240۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

(ترجمہ) عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف لیکن متن صحیح ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٦۵۱) وكما مر آنفا۔

241۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَتَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَوْلَا أَنِّي أَخْشَى أَنْ أُخْطِئَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ أَنِّي سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

(ترجمہ) عتاب نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا اگر مجھے غلطی کر جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں ایسی چیزیں بیان کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں یا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور یہ اس لئے (یعنی بیان نہ کرنے سے احتراز) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: جو کوئی جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ باندھے اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح مرفوع و متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۷) مسلم فی المقدمه (۳) مسند الطیالسی (۹۷) مسند ابی یعلی (۲۹۰۹) مجمع الزوائد (٦۳۵)۔

242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ

وَعَنِ التَّيْمِيِّ وَعَنْ عَتَّابٍ مَوْلَى ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(ترجمہ) ابن ہرمز کے آزاد کردہ غلام عتاب سے مروی ہے انہوں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوکوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(تخریج) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٦٢٩٠) مسند احمد (١١٣/٣) ومشكل الآثار (١٦٦/١-١٦٨)۔

243۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَنِّي فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُلْ إِلَّا حَقًّا أَوْ إِلَّا صِدْقًا وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر کہتے سنا: لوگو! مجھ سے حدیث زیادہ روایت کرنے سے بچو اگر کسی کو جرأت ہی ہے تو سچی بات بیان کرے، جس نے بھی میرے حوالے سے ایسی بات بیان کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٦٢٩٥) مسند احمد (٢٩٧/٥)، ابن ماجه (٣٥) المحدث الفاصل (٧٥٤) مشكل الآثار (١٧٢/١)، والمستدرك (١١١/١)۔

244۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوکوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

(تخریج) یہ صحیح حدیث ہے تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

فائدہ:

❀ یہ حدیث متفق علیہ اور بہت سارے طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے تواتر کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے نہیں کہی ہو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا ہے۔ (أعاذ نا الله وإياكم منه)

ان احادیث میں ایک طرف حدیث بیان کرنے میں شدید احتیاط کا حکم ہے تو دوسری طرف صحیح احادیث بیان کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب بھی ہے۔

[26]..... بَاب فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ
علم کے اٹھ جانے (ختم ہو جانے) کا بیان

245۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ فَإِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُئُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو لوگوں سے چھین لے، بلکہ علم کا اٹھانا علماء کا اٹھالیا جانا ہے پس جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بنا علم کے فتوی دیں گے اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۰) مسلم (۲۶۷۳) صحیح ابن حبان (٤٥٧١) مسند الحمیدی (٥٩٣) مصنف ابن ابی شیبہ (۱۹٤۳٦) وغیرھم۔

فائدہ: ......اس حدیث میں علم اور علماء کے اٹھ جانے کی پیشین گوئی ہے جو پوری ہوتی جارہی ہے اس لئے جاہلوں کو سردار بنانے اور بے علم علماء کے فتوؤں سے ہوشیار رہنے اور بچنے کی ضرورت ہے۔ اس حدیث کی شرح میں مولانا راز صاحب تحریر فرماتے ہیں: پختہ عالم جو دین کی پوری سمجھ رکھتے ہوں اور احکام اسلام کے دقائق و رموز کو بھی جانتے ہوں ایسے علماء ختم ہو جائیں گے، اور سطحی مدعیان علم باقی رہ جائیں گے، جو ناسمجھی کی وجہ سے محض تقلید جامد کی تاریکی میں گرفتار ہوں گے اور اپنے فتوؤں سے خود گمراہ ہوں گے اور دیگر لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے، یہ رائے اور قیاس کی دلدادہ ہوں گے۔

246۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خُذُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ قَالُوا وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَفِينَا كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ فَغَضِبَ لَا يُغْضِبُهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ثَكِلَتْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ أَوَلَمْ تَكُنِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ إِنَّ ذَهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ.

(ترجمہ) ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرلو اس کے ختم ہونے سے پہلے، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! علم کیسے ختم ہو جائے گا حالانکہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے؟

راوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ غصہ میں آگئے پھر فرمایا: تمہاری مائیں تم کو گم کردیں کیا بنی اسرائیل میں توریت وانجیل نہیں تھیں جو انہیں کوئی فائدہ نہ دے سکیں؟ علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم اُٹھ جائیں بیشک علم کا اُٹھ جانا اہل علم کا اٹھ جانا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہیں لیکن اس حدیث کے شواہد صحیحہ موجود ہیں: دیکھئے: مجمع الزوائد (۹۹۰) جامع بیان العلم (۱۳۶) تاریخ بغداد (۲/۲۱۲)۔

247۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ هُوَ ابْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا عَلَامَةُ هَلَاكِ النَّاسِ قَالَ إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ .

(ترجمہ) ہلال بن خباب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے کہا: اے ابوعبداللہ! لوگوں کے ہلاک ہونے کی علامت کیا ہے؟ کہا: جب ان کے علماء ہلاک ہوجائیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱۵/۴۰) جامع بیان العلم (۱۰۲۳) البدع (۲۱۳) شعب الایمان (۱۶۶۲) حلیة الأولیاء (۴/۲۷۶)۔

248۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ أَوْ يُعَلِّمَ الْآخِرَ فَإِنْ هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُعَلِّمَ أَوْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ .

(ترجمہ) سلمان (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب تک پہلے لوگ دوسرے لوگوں کو سکھاتے اور دوسرے ان سے تعلیم حاصل کرتے رہیں گے خیر باقی رہے گا جب بنا تعلیم دیئے اور دوسرے کے سیکھے بنا پہلا ہلاک ہوا تو لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا نیز دوسری سند آگے دیکھئے: رقم (۲۵۵) ۔

249۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ قُلْنَا لَا قَالَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: کیا تم جانتے ہو ذہاب العلم (یعنی علم کا اُٹھ جانا) سے مراد کیا ہے؟ ہم نے کہا نہیں، فرمایا: اس سے مراد علماء کا اُٹھ جانا ہے۔

(تخریج) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد(۱۰۰۷) مسندأبی یعلی (۷۰۷۴) العلم لابی خیثمه (۵۳)

250۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ أَتَدْرِي كَيْفَ يُنْقَصُ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ كَمَا يُنْفَضُ الثَّوْبُ وَكَمَا يَقْسُو الدِّرْهَمُ قَالَ لَا وَإِنَّ ذَلِكَ لَمِنْهُ قَبْضُ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو علم کیسے کم ہوگا؟ راوی نے کہا: جیسے کپڑا سکڑتا ہے اور درہم کھوٹا ہوجاتا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ بھی ایسا ہی ہے لیکن علم کا قبض ہونا علماء کا قبض ہونا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے اور اس کو صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے لیکن معنی صحیح ہے۔ (کمامر)

251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا لِيْ أَرَى عُلَمَائَكُمْ يَذْهَبُونَ وَجُهَّالَكُمْ لا يَتَعَلَّمُوْنَ فَتَعَلَّمُوْا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ .

(ترجمہ) ابو درداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں تمہارے علماء اٹھتے جا رہے ہیں اور جاہل علم بھی حاصل نہیں کرتے؟ علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ وہ اٹھالیا جائے علم کا اُٹھنا علماء کا اُٹھ جانا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: احمد فی الزھد (ص: ١٤٤) جامع بیان العلم (١٠٣٦، ١٠٤٤) الحلیہ (٢١٢/١، ٢٢١) اس طرح مجموع طرق سے یہ صحیح ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم نیز دیکھئے: مجمع الزوائد (١٠٠٥)۔

252۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلا خَيْرَ فِيمَا بَعْدَ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا: لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں: عالم اور متعلم جو ان کے علاوہ ہیں ان میں کوئی خیر نہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے اور الزہد لاحمد (ص: ١٣٦) مصنف ابن أبي شيبة (٦١٧٢) حلية الأولياء (٢١٢/١) جامع بیان العلم (١٣٨، ١٤٠) إبانه (٢١٠) میں یہ اثر موجود ہے اور "الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ" سے اس قول کی تائید ہوتی ہے۔ یہ حدیث آگے (٣٣٠) پر آرہی ہے۔ اس لئے معنی صحیح ہے دیکھئے شرح السنہ (٤٠٢٨)۔

253۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْمُتَعَلِّمُ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَلَيْسَ لِسَائِرِ النَّاسِ بَعْدُ خَيْرٌ .

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا: بھلائی کی تعلیم دینے والا اور (بھلائی) سیکھنے والا اجر میں دونوں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی میں خیر نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت میں انقطاع ہے لیکن معنی صحیح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (٦١٧٣) جامع بیان العلم (١٤١)۔

254۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ مُسْتَمِعًا وَلا تَكُنِ الرَّابِعَ فَتَهْلِكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: عالم بنو یا متعلم یا پھر مستمع رہو اور چوتھے آدمی نہ بنو کہ ہلاک ہو جاؤ۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند بھی ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (٦١٧١) المعرفة والتاريخ (٣٩٩/٣) العلم (١١٦) الإحكام (١٠٤٥/٦)۔

توضیح: ......اس میں عالم متعلم اور مستمع کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور چوتھا آدمی نہ بننے کی تلقین ہے کیونکہ اس سے ہلاکت کا خطرہ ہے۔

255۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ .

(ترجمہ) سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: (پرانے) لوگ جب تک دوسروں کو تعلیم دے کر باقی رہیں گے خیر باقی رہے گا اور جب (پرانے) لوگ دوسروں کے علم حاصل کرنے سے پہلے چل بسے تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

(**تخریج**) اس اثر کی تخریج رقم (٢٤٨) پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

توضیح: ......اس میں علم حاصل کرنے کی ترغیب ہے اور علماء کے اُٹھ جانے سے ہلاکت میں پڑ جانے کی ترہیب۔

256۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ قَالَ عُمَرُ تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا .

(ترجمہ) احنف (بن قیس) نے کہا: عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر و اس سے پہلے کہ تم سردار ہو جاؤ۔

فائدہ: ......یعنی کم عمری میں علم حاصل کر و اس سے پہلے کہ بڑے ہو جاؤ اور سردار بنا دیئے جاؤ پھر تمہیں علم کے حصول میں شرم آئے اور تم جاہل کے جاہل بنے رہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور یہ روایت مصنف ابن أبي شيبه (٦١٦٧) العلم لأبي خيثمه (٩) الزهد لوكيع (١٠٢) الفقيه (٧٨/٢) الإلماع للقاضي (ص: ٢٤٤)، شعب الإيمان (١٦٦٩) وجامع بيان العلم (٥٠٩،٥٠٨) میں موجود ہے۔

257۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ رُسْتُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ تَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبِنَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا مَعْشَرَ الْعُرَيْبِ الْأَرْضَ الْأَرْضَ إِنَّهُ لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ فَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى الْفِقْهِ كَانَ حَيَاةً لَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ سَوَّدَهُ قَوْمُهُ عَلَى غَيْرِ فِقْهٍ كَانَ هَلَاكًا لَهُ وَلَهُمْ .

(ترجمہ) تمیم داری (رضی اللہ عنہ) نے کہا عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں لوگ عمارت بنانے میں فخر کرنے لگے تو عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

اے عرب کے لوگو! زمین سے بچو زمین سے بچو اسلام بنا جماعت کے قائم نہیں رہ سکتا اور جماعت بغیر حکومت کے اور حکومت وامارت بغیر اطاعت کے قائم نہیں رہ سکتی، پس جس کو اس کی قوم نے (علم وفقہ) کی بنا پر سردار بنایا وہ اس کے اور قوم کے لئے زندگی ہے اور جس کو اس کی قوم نے فقہ نہ ہونے پر سردار بنایا یہ اُس کی اور اُس قوم کی ہلاکت ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں دو علتیں ہیں جن کے سبب ضعیف ہے اور ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۳۲۶) میں اس کو ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ......ان تمام احادیث وآثار سے علمائے کرام کی قدر و قیمت ثابت ہوتی ہے، علماء نہ رہیں گے تو علم بھی نہ رہے گا، نیز ان میں علم حاصل کرنے کی ترغیب بھی ہے۔

[27]......بَاب الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ وَحُسْنِ النِّيَّةِ فِيهِ

علم کے ساتھ عمل اور اُس میں حسن نیت کا بیان

258۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْمُهَاصِرَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ.

(ترجمہ) مہاجر بن حبیب نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہر دانا کے کلام کو قبول نہیں کر لیتا ہوں بلکہ اس کے ارادے اور خواہش کو قبول کرتا ہوں، اگر اس کے ارادے وخواہش میری اطاعت میں ہوتے ہیں تو میں اس کی خاموشی کو بھی حمد وثنا اور وقار بنا دیتا ہوں چاہے وہ چپ ہی رہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا۔ بعض نسخ میں مہاصر (بالصاد) بن ابی حبیب ہے۔

فائدہ: ......اس روایت کی سند گرچہ ضعیف ہے لیکن سطر اول کا معنی صحیح ہے جیسا کہ آیت شریفہ میں ہے: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، بلکہ اس کو تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ (الحج: ۳۷/۱۷) نیز صحیح حدیث میں ہے: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَا إِلَى أَجْسَامِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.)) (ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے نہ تمہارے جسموں کی طرف دیکھتا ہے، ہاں وہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے) مسلم: (۲۵۶۴) ابن ماجہ (۴۱۴۳) اور آخری سطر اس کی خاموشی کو حمد ووقار بنا دیتا ہوں اس کا مرفوع ہونا محل نظر ہے۔

259۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي

الزَّاهِرِيَّةِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ أَبُثُّ الْعِلْمَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَتّٰى يَعْلَمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِهِمْ أَخَذْتُهُمْ بِحَقِّي عَلَيْهِمْ.

(ترجمہ) ابوزاہریہ (حدیر بن کریب) نے مرفوعاً روایت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں آخری زمانے میں علم کو پھیلاؤں گا یہاں تک کہ مرد، عورت غلام اور آزاد، چھوٹے اور بڑے سب علم حاصل کریں گے پھر جب ایسا کرلوں گا تو میں انہیں اپنے حق کے عوض پکڑلونگا۔

(**تخریج**) یہ مرسل روایت ہے اور سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (١٢١٠) حلية الأولياء (٦/ ١٠٠)۔

توضیح:......جیسا کہ آیت شریفہ میں ہے: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (اسراء: ١٥/ ١٥)

یعنی اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اس کا عذاب حجت تمام ہونے کے بعد ہی آتی ہے جو وہ رسول بھیج کر پوری فرماتا ہے۔

260۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ فَأَرَادَ بِهِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ يُدْرِكْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَذَاكَ وَاللّٰهِ حَظُّهُ مِنْهُ.

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے اجر کی نیت سے اس علم میں سے کچھ طلب کیا اللہ چاہے گا تو وہ اسے (علم دین کو) حاصل کرلے گا اور جس نے اس علم کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی نیت رکھی تو قسم اللہ کی اس کو دنیا مل جائے گی۔

یعنی ﴿وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ (بقرہ: ٢/ ٢٠٠) آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔

(**تخریج**) یہ حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: اقتضاء العلم والعمل للخطيب (١٠٣) مزید وضاحت (٢٦٣) میں آرہی ہے۔

261۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِثَلَاثٍ لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُجَادِلُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلِتَصْرِفُوْا بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ وَابْتَغُوْا بِقَوْلِكُمْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَدُوْمُ وَيَبْقَى وَيَنْفَدُ مَا سِوَاهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تین چیزوں کے واسطے علم حاصل نہ کرو (تاکہ) بے وقوف سے تکرار کرو، اس کے ذریعہ علماء سے جھگڑا کرو، یا اس کے ذریعہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف موڑلو (یعنی انہیں اپنا گرویدہ بنالو) اپنے کلام سے وہی اجر تلاش کرو جو اللہ کے پاس ہے، جو ہمیشہ باقی رہے گا اور جو اس کے سوا ہے وہ ختم ہوجائے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن عون متروک ہیں لیکن حلية الاولياء (١/ ٧٧) میں اس کا شاہد موجود ہے نیز دیکھئے الفقیه (٨١٠) جامع بيان العلم (٢٥٧)۔

توضیح:......مرفوع حدیث میں ہے: ((لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْلِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ

أَوْلَتَصْرِفُوْا وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ .)) مطلب یہ کہ جس نے اس لئے علم حاصل کیا کہ علماء سے جھگڑا کرے، جاہلوں سے تکرار کرے اور لوگوں کو اپنا ہم نوا بنائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ دیکھئے: ترمذی (۲۶۵۴) ابن ماجہ (۲۵۹۔۲۶۰) اس روایت کو شیخ البانی نے صحیح الجامع (۲۴۷۷) میں صحیح کہا ہے۔

262۔ اَخْبَرَنَا أَبو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مَحَمَّدُ بْنُ عَمَارَةُ بْنِ حَزْمٍ، حَدَّثَنِى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ أَحَدٌ لا يُرِيْدُ بِهِ اِلَّا الدُّنْيَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَرْفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کو (یعنی علم دین کو) کسی نے دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھا تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس پر جنت کی خوشبو تک حرام فرما دے گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث مرسل یا معضل ہے لیکن اس کا معنی صحیح اور شواہد موجود ہیں دیکھئے مصنف ابن أبی شیبہ (٦١٧٨) ابو داؤد (٣٦٦٤) ابن ماجہ (٢٥٢) جامع بیان العلم (١١٤٥) مسند احمد (٣٣٨/٢) مسند ابی یعلی (٦٣٧٣) صحیح ابن حبان (٧٨) دیکھئے: مواردالظمآن (٨٩)۔

فائدہ:

❀ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا بنانے کے لئے جس نے علم دین حاصل کیا تو وہ جنت میں داخل ہونا تو کجا جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اس لئے علم دین خالصاً لوجہ اللہ حاصل کرنا چاہئے جیسا کہ صحیح حدیث ہے: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) صحیح الجامع (۶۰۳۵۰) اور جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر علم حاصل کرے اس کے لئے بشارت ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: ٢٨/٢،٣) جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے راہ ہموار بنا دیتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو روزی دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر پاتا اور جو اللہ پر اعتماد کرتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہے۔

263۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ أَفْتِنِى أَيُّهَا الْعَالِمُ فَقَالَ الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ .

(ترجمہ) ایک آدمی نے امام شعبی سے کہا اے عالم (دین) مجھے فتوی دیجئے تو انہوں نے کہا: عالم وہ ہے جو اللہ عزوجل کا خوف رکھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١٧٥١٧) حلیۃ الأولیاء (٣١١/٤)۔

توضیح: ......یعنی علم حاصل کر لینے سے کوئی عالم نہیں بن جاتا بلکہ عمل اور تقوی واخلاص جب تک نہ ہو وہ عالم

نہیں بن سکتا۔

264۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَزْيَدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تُعْرَفُوْا بِهِ وَاعْمَلُوْا بِهِ تَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَ هٰذَا زَمَانٌ لَا يَعْرِفُ فِيهِ تِسْعَةُ عُشَرَائِهِمْ الْمَعْرُوفَ وَلَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كُلُّ نُوَمَةٍ فَأُولَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدٰى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَلَا الْمَذَايِيعِ الْبُذْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد نُوَمَةٌ غَافِلٌ عَنِ الشَّرِّ الْمَذَايِيعُ الْبُذْرِ كَثِيرُ الْكَلَامِ .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: علم حاصل کرو اسی کے ذریعہ پہچانے جاؤ گے، اس پر عمل کرو تو اہل علم کہلاؤ گے، بعد میں ایسا زمانہ آئے گا کہ دس میں سے نو آدمی معروف (بھلائی) کو جانیں گے ہی نہیں اور صرف زاہد ہی اس سے نجات پاسکیں گے وہی ہدایت کے امام، علم کے چراغ ہیں جو شرارت انگیزی کرنے والے چغل خور نہ ہوں گے۔ ابومحمد نے کہا کہ نومۃ برائی سے غافل اور المذ ایبع بہت زیادہ بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(تخریج) اس روایت میں انقطاع ہے لیکن اس کے رجال ثقہ ہیں تخریج کے لئے دیکھئے: الزهد لأحمد (ص: ١٠٣) وشعب الإيمان (٩٦٧٠)۔

265۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ بَعْدَ أَنْ تَعْلَمُوْا فَلَنْ يَأْجُرَكُمْ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ حَتّٰى تَعْمَلُوْا .

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: علم حاصل کرنے کے بعد جس قدر ہو سکے عمل کرو جب تک عمل نہ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز علم کا بدلہ نہیں دے گا۔

(تخریج) اس اثر کی سند میں یزید بن جابر کا لقاء معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) سے ثابت نہیں رجال اس کے ثقات ہیں ابن المبارک نے الزهد (٦٢) میں اور ابونعیم نے حلية الأولياء (١/ ٢٣٦) میں اسے ذکر کیا ہے۔

266۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُنَبِّهٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَسَنِ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ عَقْلُهُ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَوْ نَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّهُ مَا آتَى اللّٰهُ عَبْدًا عِلْمًا فَعَمِلَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى فَيَسْلُبَهُ عَقْلَهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ .

(ترجمہ) سعد سے مروی ہے کہ وہ وهب بن منبہ کے پاس آئے تو انہوں نے حسن (بصری) کے بارے میں پوچھا کہ ان کی عقل وسمجھ کا کیا حال ہے؟ سعد نے ان کا حال بتایا پھر بتایا کہ ہم نے کتب (سماویہ) میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو بھی علم عطا فرمایا ہے اور اس نے ہدایت کے راستے پر چلتے ہوئے عمل کیا تو اللہ اس کی عقل سلب نہیں کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر کے اس کو اپنے پاس بلالے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں راوی ''سعد'' کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون ہیں باقی رواۃ ثقات ہیں حوالہ دیکھئے: شعب الإیمان (۱۸۸۳)۔

فائدہ:

❀ اس روایت سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل کی عقل مرتے دم تک باقی رہتی ہے، گرچہ یہ روایت اسرائیلیات میں سے ہے لیکن آیت شریفہ ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ....﴾ (التین: ۳۰/۵، ۶) سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس آیت میں انسان کے ارذل العمر تک پہنچ جانے کا اشارہ ہے جس وقت عقل وشعور میں سفلہ پن آ جاتا ہے لیکن مومنین اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ ہم نے اپنے اساتذہ کرام میں سے کتنے ایسے دیکھے جو لگ بھگ سو سال کی عمر تک پہنچے لیکن عقل وسمجھ برقرار رہی محدث عصر اور فقیہ دوران سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کا جس رات انتقال ہوا نماز وغیرہ سے فارغ ہوکر معاملات سنتے اور ڈکٹیٹ کراتے رہے ۷۱ معاملات آپ نے انجام کو پہنچائے اور فجر سے پہلے مالک حقیقی سے جا ملے اور آخر وقت تک عقل وشعور کی حالت قابل رشک تھی۔ (تغمده الله بواسع رحمته) اسی طرح شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار صاحب شکراوی کو دیکھا۔ غفر اللہ لہ۔

267۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفِ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمًا لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ.

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک مقام ومرتبے کے اعتبار سے بدترین آدمی وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے۔ یعنی علم کے مطابق عمل نہ کرے۔

(**تخریج**) یہ روایت بہت ضعیف ہے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہیں۔ دیکھئے: الزهد لابن المبارك (٤٠) حلية الأولياء (۱/۲۲۳) جامع بيان العلم (۱۰۷۸)۔

فائدہ: ...... یہ روایت گرچہ ضعیف ہے لیکن علم بلا عمل وبال جان ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے قیامت کے دن عالم سے پوچھا جائے گا (فَمَاذَا عَمِلْتَ بَعْدَ مَا عَلِمْتَ؟) اور عمل نہ کرنے کے باعث وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (أعاذنا الله منه)۔

268۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَزْدَدْ عِلْمًا يَزْدَدْ وَجَعًا.

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے درد بھی بڑھ جاتا ہے (یعنی خشیت الٰہی اور انابت الی اللہ میں اضافہ ہوجاتا ہے)۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں انقطاع ہے اور ابوقدامہ حارث بن عبید ضعیف ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۹۰۰)۔

269۔ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي مَا عَلِمْتَ وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ يُقَالَ لِي مَاذَا عَمِلْتَ .

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مجھے اس کا ڈر نہیں کہ کہا جائے تم نے کیا علم حاصل کیا؟ بلکہ ڈر یہ ہے کہ مجھے کہا جائے عمل کیسا کیا؟۔

(**تخریج**) یہ اثر متعدد کتب میں ہے لیکن سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: الزهد لابن المبارك (۳۹) جامع بيان العلم (۱۲۰۱) اقتضاء العلم والعمل (۵٤) مصنف ابن أبي شيبه (۱٦٤٤٦) الزهد لأحمد (۱۳٦) حلية الأولياء (۲۱۳/۱)۔

توضیح: ...... یہ حدیث یوتی یوم القیامۃ ...... فماذا عملت کی طرف اشارہ ہے (یعنی قیامت کے دن پوچھا جائے گا علم حاصل کرنے کے بعد عمل کتنا کیا تھا)۔ اور اس میں صحابی جلیل ابودرداء (رضی اللہ عنہ) کی فضیلت ہے کہ ڈرتے ہیں قیامت کے دن اللہ کے نزدیک یہ سوال نہ کیا جائے کہ کیا عمل کیا؟

270۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يَذْكُرُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: رات کے کچھ وقت میں علم کا مذاکرہ کرنا پوری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے دیکھئے، مصنف عبدالرزاق (۲۰٤٦۹) جامع بيان العلم (۱۰۷) لیکن بیہقی نے المدخل (٤٥۹) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے: جامع بيان العلم (۹٦، ۱۰٦) والفقيه والمتفقه (۱۹،۱٤/۱)۔

271۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه إِنِّي لَأُجَزِّءُ اللَّيْلَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَثُلُثٌ أَنَامُ وَثُلُثٌ أَقُومُ وَثُلُثٌ أَتَذَكَّرُ أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک تہائی سوتا ہوں، ایک تہائی قیام کرتا ہوں اور ایک تہائی احادیث رسول ﷺ یاد کرتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے لیکن یہ روایت امام دارمی کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کی ہے۔

272۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ .

(ترجمہ) ابراہیم (النخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے علم حاصل کرے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا دیتا ہے

جواس کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱۷۲٤۸) حلية الأولياء (۲۲۸/٤) والعلم لأبی خیثمة (۱۱۱)۔

توضیح: ...... یہ آیت شریفہ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ کی تفسیر ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (الطلاق : ۳،۲/۲۸) ان تمام روایات میں علم حاصل کرنے کے ساتھ اس پر عمل کی ترغیب ہے، نیز یہ کہ علم کا حصول اور عمل صالح ہر ایک میں خلوص وللّٰہیت بے حد ضروری ہے ورنہ سب کچھ ضائع کر دیا جائے گا۔

[28]..... بَاب مَنْ هَابَ الْفُتْيَا مَخَافَةَ السَّقَطِ
غلطی میں پڑ جانے کے خوف سے فتویٰ دینے سے گریز کا بیان

273۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِيهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ كَانَ فِيهِ زِيَادَةٌ أَوْ نُقْصَانٌ كَانَ عَلَى مَنْ دُونَ النَّبِيِّ ﷺ.

(ترجمہ) عاصم نے بیان کیا میں نے امام شعبی سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے وہ حدیث بتائی میں نے کہا: یہ نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کی جاتی ہے؟ کہا: نہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد جو ہیں (ان کی طرف حدیث منسوب کرنا) ہم کو محبوب ہے کیونکہ اگر (حدیث میں) کمی یا زیادتی ہو تو وہ نبی ﷺ کے علاوہ دوسرے کی (طرف منسوب) ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند شعبی سے صحیح ہے اور اس کو ابن اُبی شیبہ نے مصنف (٦٢٧٥) میں ذکر کیا ہے۔

274۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ فَقِيلَ لَهُ أَمَا تَحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا غَيْرَ هٰذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ أَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ عَلْقَمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(ترجمہ) ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا، کہا گیا کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اس کے علاوہ کوئی اور حدیث یاد نہیں؟ فرمایا: یاد تو ہے لیکن مجھے قال عبداللہ، قال علقمہ کہنا زیادہ پسند ہے۔

وضاحت:

محاقلہ: ...... کھڑی کھیتی کو پکنے سے پہلے بیچنا۔

مزابنه:......کچی کھجور پکنے سے پہلے پکی کھجور کے بدلے بیچنے کو کہتے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح لیکن مرسل ہے اور حدیث محاقلہ ومزابنہ متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (۲۲۰۷) صحیح مسلم (۱۵۳۹) اس حدیث کی مزید تفصیل کتاب البیوع میں آگے آرہی ہے۔

275۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ أَوْ شِبْهَهُ أَوْ شَكْلَهُ.

(ترجمہ) اسماعیل بن عبیداللہ نے کہا ابودرداء (رضی اللہ عنہ) جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: قال كذا اونحوه أوشبهه أو شكله۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس طرح اس جیسا یا اس کے معنی میں فرمایا)۔

(**تخریج**) اس روایت میں دوخرابیاں ہیں اسماعیل کا لقاء ابودرداء سے ثابت نہیں اور محمد بن کثیر ضعیف ہیں اور اس کو ابوزرعہ نے تاریخ (۱٤٧٣) میں اور خطیب نے الكفاية (ص: ۲۰٦) میں ذکر کیا ہے۔

276۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا قَالَ اللَّهُمَّ إِلَّا هَكَذَا أَوْ كَشَكْلِهِ.

(ترجمہ) ربیعہ بن یزید نے کہا ابودرداء (رضی اللہ عنہ) جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو کہتے: اللهم إلا هكذا أو كشكله، یعنی یہ حدیث ایسے یا اسی کے مثل ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں لیکن اس میں انقطاع ہے ربیعہ نے بھی ابودرداء (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا نہیں، لہٰذا اس قول کی نسبت ابودرداء کی طرف صحیح نہیں ہے اور یہ روایت تاریخ ابی زرعة (١٤٨٤)، الكفايه (ص: ۲۰٥)، مجمع الزوائد (٦١٢) تدريب الراوی (١٠٣/٢) میں موجود ہے۔

277۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنْتُ لَا تَفُوتُنِي عَشِيَّةُ خَمِيسٍ إِلَّا آتِي فِيهَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضي الله عنه فَمَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى كَانَتْ ذَاتَ عَشِيَّةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاغْرَوْرَقَتَا عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ مَحْلُولَةً أَزْرَارُهُ وَقَالَ أَوْ مِثْلُهُ أَوْ نَحْوُهُ أَوْ شَبِيهٌ بِهِ.

(ترجمہ) عمرو بن میمون نے کہا کہ میں ہر جمعرات کی شام کو عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آتا تھا۔ اور میں نے ان کو کبھی بھی قال رسول اللہ ﷺ کہتے نہیں سنا ایک شام انہوں نے قال رسول اللہ ﷺ کہا تو آنکھیں بھر آئیں گردن کی رگیں پھول گئیں میں نے دیکھا کرتے کے بٹن کھلے ہیں اور انہوں نے کہا: مثله أونحوه أوشبيه به۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (۲۳) مصنف ابن ابی شیبه (٦٢٧٣) المحدث الفاصل (ص: ٥٤٩)۔

توضیح : ......یعنی مارے خوف اور ادب کے ان کا یہ حال تھا کہ آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور پھر آخر میں فرمایا: آپ ﷺ نے ایسا یا اس جیسا یا اس کے مشابہ فرمایا اسی پر اکتفا نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا۔

278۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَيَّامِ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) شعبی اور ابن سیرین نے روایت کیا کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) جب رسول اللہ ﷺ سے أیام کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے تو ان کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور وہ کہتے: هكذا أو نحوه ، هكذا أو نحوه (یعنی اس طرح یا اس کے ہم معنی آپ نے فرمایا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند اشعث بن سوار کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن آگے صحیح سند سے آ رہی ہے۔

فائدہ : ......ان تمام روایات سے صحابہ و تابعین کے احتیاط کا پتہ چلتا ہے نیز یہ کہ وہ ڈرتے تھے کہ یہ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا اور حقیقت میں ان کے حافظے میں کمی واقع ہوگئی ہو اور وہ ہلاکت میں پڑ جائیں اس لئے وہ یہ کہنا پسند کرتے تھے کہ علقمہ یا عبداللہ نے یہ کہا یا یہ کہ ایسا فرمایا یا اس کے مثل یا مشابہ فرمایا یا یہ کہتے تھے او کما قال ﷺ۔

279۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ فُلَانًا الَّذِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ قَعَدْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَنِصْفًا فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ .

(ترجمہ) توبہ عنبری نے کہا کہ شعبی (رحمہ اللہ) نے مجھ سے کہا: تمہاری فلاں شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو کہتے رہتے ہیں قال رسول اللہ، قال رسول اللہ؟ میں تو (صحابی رسول) ابن عمر کے پاس دو ڈیڑھ سال تک بیٹھتا رہا اور ''اس حدیث'' کے علاوہ کبھی ان کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المصنف (٦٢٧٨) المحدث الفاصل(٧٣٩) البيهقي (٣٢٣/٩)۔

280۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ سَنَةً فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

(ترجمہ) امام شعبی نے کہا میں عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ ایک سال تک بیٹھتا رہا لیکن میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث ذکر کرتے نہیں سنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (٢٦) مصنف ابن أبي شيبه (٦٢٧٩) المحدث الفاصل(٧٣٩)

281- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُنَا فِي الشَّهْرِ بِالْحَدِيثَيْنِ أَوِ الثَّلَاثَةِ .

(ترجمہ) ثابت بن قطبہ انصاری نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) ایک مہینے میں دو یا تین حدیث بیان کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے کسی اور جگہ یہ روایت نہیں مل سکی۔

282- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِبَعْضِ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَأَتَحَلَّلُ .

(ترجمہ) عبدالملک بن عبید نے کہا کہ ہمارے پاس سے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) گزرے تو ہم نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا اس میں سے کچھ بیان کیجئے، کہنے لگے واتحلل یعنی أو کما قال وغیرہ کہہ کر جائز کرلوں گا۔

(**تخریج**) اس کی سند جید ہے تفصیل آگے آرہی ہے۔

283- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

(ترجمہ) محمد (ابن سیرین رحمہ اللہ) نے کہا کہ انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ سے کم روایت کرتے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ سے کچھ بیان کرتے تو فرماتے: أو کما قال رسول اللہ ﷺ۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (٢٤) مصنف ابن أبی شیبه (٦٢٧٤) المحدث الفاصل (٧٣٦) جامع بیان العلم (٤٢٦) الكفاية ص: ٢٠٦۔

284- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا قَالَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

(ترجمہ) محمد نے کہا انس (رضی اللہ عنہ) جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تو کہتے: أو کما قال رسول اللہ ﷺ۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے حوالے کے لئے مذکورہ بالا حدیث دیکھئے۔

فائدہ: ......ان تمام روایات سے حدیث بیان کرنے کے بعد أو کما قال رسول اللہ ﷺ یا قال نحوه أو شبهه أو شكله وغیرہ کہنے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط حدیث منسوب کرنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور اس سے روایت حدیث میں سلف صالحین کی شدید احتیاط کا پتہ لگتا ہے۔

285- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ سَعْدٍ إِلَى مَكَّةَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ .

(ترجمہ) سائب بن یزید نے بیان کیا میں سعد (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا اور مدینہ واپسی تک میں نے انہیں

رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (٢٩) مصنف ابن أبی شيبه (٦٢٧٧) المحدث الفاصل (٧٥٢)۔

286۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَرظَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عُمَرَ شَيَّعَ الْأَنْصَارَ حِينَ خَرَجُوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ لِمَ شَيَّعْتُكُمْ قُلْنَا لِحَقِّ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا تَهْتَزُّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ اهْتِزَازَ النَّخْلِ فَلَا تَصُدُّوْهُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ قَالَ فَمَا حَدَّثْتُ بِشَيْءٍ وَقَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعَ أَصْحَابِي .

(ترجمہ) قرظہ بن کعب نے کہا کہ جب انصار مدینے سے نکلے تو انہیں رخصت کرتے ہوئے عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم جانتے ہو میں تمہیں رخصت کرنے تمہارے ساتھ کیوں آیا ہوں؟ ہم نے کہا انصار کی فضیلت کی وجہ سے فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جن کی زبانیں کھجور کے درخت کی طرح قرآن پاک کی تلاوت سے ہلتی رہتی ہیں پس تم ان سے حدیث رسول اللہ ﷺ بیان نہ کرنا اور میں تمہارا شریک کار ہوں۔

قرظہ نے کہا: اس لئے میں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی حالانکہ ان سے میں نے بھی حدیثیں سنی تھیں جس طرح میرے ساتھیوں نے ان سے احادیث سنی تھیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٢/٦)، مستدرك الحاكم (١٠٢/١)، جامع بيان العلم (١٦٩١، ١٦٩٢)۔

توضیح: ...... فلا تصدوهم بالحديث: یعنی: ان سے حدیث کی روایت میں احتیاط کرنا جیسا کہ اگلی روایت میں آتا ہے۔

287۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَرظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُوفَةِ فَبَعَثَنِي مَعَهُمْ فَجَعَلَ يَمْشِي مَعَنَا حَتَّى أَتَى صِرَارَ وَصِرَارُ مَاءٌ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَ يَنْفُضُ الْغُبَارَ عَنْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْحَدِيثِ فَاعْلَمُوْا أَنَّ أَسْبَغَ الْوُضُوءِ ثَلَاثٌ وَثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُونَ الْكُوفَةَ فَتَأْتُونَ قَوْمًا لَهُمْ أَزِيزٌ بِالْقُرْآنِ فَيَقُولُونَ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ قَدِمَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ فَيَأْتُونَكُمْ فَيَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْحَدِيثِ فَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ فِيهِ قَالَ قَرظَةُ وَإِنْ كُنْتُ لَأَجْلِسُ فِي الْقَوْمِ فَيَذْكُرُوْنَ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمِنْ أَحْفَظِهِمْ لَهُ فَإِذَا ذَكَرْتُ وَصِيَّةَ عُمَرَ سَكَتُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مَعْنَاهُ

عِنْدِي الْحَدِيثُ عَنْ أَيَّامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ .

(ترجمہ) قرظة بن کعب نے کہا کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے انصار کی ایک جماعت کو کوفہ کی طرف روانہ کیا میں بھی ان میں سے تھا عمر (رضی اللہ عنہ) ہمارے ساتھ چلتے ہوئے صرار تک آئے جو مدینہ کے راستے میں پانی کا ایک مقام تھا۔ پھر وہ اپنے پیروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے گویا ہوئے۔ تم کوفہ میں ایسے لوگوں کے پاس پہنچو گے جن کے پاس قرآن کی گنگناہٹ ہوگی وہ تمہارے پاس آئیں گے اور کہیں گے محمد کے صحابہ آ گئے وہ آئیں گے اور تم سے حدیث کے بارے میں سوال کریں گے پس سنو! اسباغ الوضوء تین بار ہے اور دو بار (بھی) کافی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: تم کوفہ پہنچو گے تو ایسی جماعت سے ملو گے جن کے پاس قرآن کی گنگناہٹ ہوگی۔ وہ کہیں گے اصحاب محمد تشریف لائے ہیں اصحاب محمد آئے ہیں وہ تمہارے پاس آئیں گے اور حدیث کے بارے میں پوچھیں گے تو تم رسول اللہ ﷺ سے کم سے کم حدیث روایت کرنا اور اس میں میں بھی تمہارا شریک ہوں (یعنی اس معاملے میں)۔

قرظہ نے کہا: میں لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تھا وہ حدیث کا مذاکرہ کرتے تھے اور میں ان سے زیادہ یاد رکھنے والا تھا لیکن جب عمر (رضی اللہ عنہ) کی وصیت یاد کرتا تو خاموش رہ جاتا۔

امام دارمی ابومحمد نے فرمایا: میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے غزوات کے بارے میں حدیث بیان کرنا ہے، آپ کی سنن اور فرائض کے بیان سے احتراز مقصود نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن معرفة السنن والآثار للبیهقی (۱۷۷۳۹) میں صحیح سند سے موجود ہے دیکھئے وابن ماجه (۲۸) المحدث الفاصل (۷۴۴) مفتاح الزجاجة (۱/ ۵۰) والحدیث السابق۔

فائدہ:...... ان روایات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا روایت حدیث میں شدید احتیاط کرنے کا پتہ لگتا ہے۔

288- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ نَحْوَ ذَلِكَ أَوْ فَوْقَ ذَاكَ .

(ترجمہ) علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''قال رسول اللہ ﷺ'' پھر کانپنے لگے اور کہا: نحو ذلک اُو فوق ذلک (یعنی قال رسول اللہ ﷺ نحو ذلك أو فوق ذلك آپ نے اس طرح یا اس سے کم وبیش ایسا فرمایا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد ۱/ ۴۲۳ (۴۰۱۶) مستدرك الحاكم (۱/ ۱۱۱)، الكفاية ص: ۲۰۵، جامع بیان العلم (۴۲۷) التاريخ لأبی زرعة (۱۶۴)۔

289- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرًا مِثْلَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ

فَسَكَتُّ قَالَ عُمَرُ وَدِدْتُ أَنَّكَ قُلْتَ وَعَلَيَّ كَذَا .

(ترجمہ) مجاہد نے کہا میں مدینے کے راستے میں ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ تھا میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا سوائے اس کے انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک گابھا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے میں نے سوچا کہ کہدوں وہ درخت کھجور کا درخت ہے لیکن دیکھا تو میں سب سے کم عمر ہوں لہٰذا چپ رہ گیا۔

عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: کاش کہ تم نے کہدیا ہوتا اور مجھے یہ شرف وعزت حاصل ہوجاتی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۲) مسلم (۲۸۱۱)۔

290۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الدَّهَّانُ قَالَ مَا سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِعْظَامًا وَاتِّقَاءً أَنْ يَكْذِبَ عَلَيْهِ .

(ترجمہ) صالح الدھان نے کہا کہ میں نے جابر بن زید کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا "قال رسول اللہ ﷺ" اور وہ اس کو بہت عظیم سمجھتے ہوئے اور اس سے بچتے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ نہ منسوب ہوجائے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے فسوی نے المعرفة (۲/۱۵) میں اسے ذکر کیا ہے۔

291۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَالِبَ شَيْءٍ إِلَّا سَيَشْبَعُ مِنْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبَ عِلْمٍ أَوْ طَالِبَ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لِمِثْلِ هَذَا جِئْتُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) (حضرت کعب کے بارے میں پوچھتے ہوئے ان کے پاس آئے کعب نے کہا: ان سے کیا چاہتے ہو؟ ابوہریرۃ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو نہیں جانتا جو مجھ سے زیادہ ان کی حدیث کا حافظ ہو کعب نے کہا: یقیناً آپ طالب علم اور طالب دنیا کے سوا کسی بھی چیز کے طالب کو ایک نہ ایک دن ضرور پائیں گے کہ وہ اکتا گیا ہے۔

ابوہریرہ نے کہا: کیا آپ ہی کعب ہیں؟ کہا: جی ہاں! کہا: میں ایسے ہی کے پاس آیا ہوں۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں انقطاع کے سبب یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: المستدرك (۱/۹۲)۔

292۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى عِلْمِهِ وَكُلُّ طَالِبِ عِلْمٍ غَرْثَانُ إِلَى

علم .

(ترجمہ) طاؤس نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا: جو لوگوں کا علم اپنے علم کے ساتھ بٹورے اور ہر طالب علم علم کا بھوکا ہوتا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند دوسرے طرق سے صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أبي يعلى (٣١٨٣) القضاعي (٢٠٥) مجمع الزوائد (٧٤٨) ومصنف عبدالرزاق (٤٨٤٤)۔

293۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْمَشْيَخَةُ وَهُمْ يَتَرَاجَعُونَ فِيهِمْ عَابِدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ شَابٌّ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ أَفِيضُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فِي أَيِّ شَيْءٍ رَآنَا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ أَمَرَكَ بِهَذَا فَمُرْ لَئِنْ عُدْتَ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ .

(ترجمہ) معاویہ بن قرہ نے کہا میں مشائخ کے حلقہ میں تھا جو عابد بن عمرو سے رجوع کر رہے تھے ایک طرف بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کہا: (لوگو) اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ بارك الله فيكم، لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا آیا اس نے ہم کو کس چیز میں مشغول دیکھا ہے؟ پھر ان میں سے کسی نے کہا: تمہیں کس نے اس کا حکم دیا؟ جاؤ بھاگو، اگر پھر ایسا کہا تو ہم تمہیں دیکھ لیں گے ضرور دیکھیں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں خلیل بن مرہ ضعیف باقی رجال ثقہ ہیں۔

294۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نِعْمَ الْمَجْلِسُ مَجْلِسٌ يُنْشَرُ فِيهِ الْحِكْمَةُ وَتُرْجَى فِيهِ الرَّحْمَةُ .

(ترجمہ) عون بن عبداللہ نے کہا: عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کتنی اچھی ہے وہ مجلس جس میں حکمت بکھیری جائے اور اس میں رحمت کی آس لگائی جائے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقہ ہیں لیکن اس میں انقطاع ہے عون بن عبداللہ نے ابن مسعود کو پایا ہی نہیں اور یہ ابن مسعود کا قول نہیں ہوسکتا۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٧٧٥) جامع بيان العلم (٢١٥)۔

[29]....بَاب مَنْ قَالَ الْعِلْمُ الْخَشْيَةُ وَتَقْوَى اللَّهِ

اس کا بیان کہ علم خشیت اور اللہ کا تقوی ہے

295۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ

يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا يُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا.

(ترجمہ) ابو درداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ آدمیوں سے علم چھینا جا رہا ہے یہاں تک کہ اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے۔ زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سے کس طرح علم چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور قسم اللہ کی ہم اس کو ضرور پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زیاد! تمہیں تمہاری ماں روئے میں تمہیں مدینہ کے سمجھ داروں میں شمار کرتا تھا یہ تورات وانجیل یہود ونصاریٰ کے پاس ہے مگر ان کے کیا کام آتی ہے۔

جبیر نے کہا: میں عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) سے ملا اور میں نے کہا: آپ نے اپنے بھائی ابودرداء کی بات سنی؟ اور ان کا قول میں نے ذکر کیا انہوں نے جواب دیا ابودرداء نے صحیح کہا۔

اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ علم سے پہلے لوگوں کے پاس سے جو چیز اٹھے گی وہ خشوع ہے قریب ہے کہ تم مسجد میں داخل ہو گے اور اس میں تمہیں کوئی خشوع والا آدمی دکھائی نہ دے گا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں اور اسے ترمذی(٢٦٥٣) نے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے: المستدرك (١/٩٩) وقال صحيح الاسناد ووافقه الذهبي اور اس کے دوسرے بھی شواہد ہیں جن سے اس کو تقویت ملتی ہے دیکھئے مجمع الزوائد (٩٩٢) وصحيح ابن حبان (٤٥٧٢)۔

296- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنَانِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ وَالنُّونَ فِي الْبَحْرِ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ الْخَيْرَ.

(ترجمہ) مکحول نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر پھر آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ...﴾ (فاطر: ٢٨/٢٢) اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور زمین

وآسمانوں کے سب لوگ حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی دعائے خیر کرتی ہیں ان کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں۔

(تخریج) یہ مرسل روایت ہے لیکن ترمذی (٢٦٨٦) میں موصولاً مروی ہے۔ دیکھئے: المعجم الطبرانی الکبیر ٢٧٨/٨ (٧٩١١) امام ترمذی نے اس کو حسن غریب کہا ہے۔

297۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتَّى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُونَهُ وَلَا يَبْتَغِي بِعِلْمِهِ ثَمَنًا.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے سے اعلیٰ پر حسد نہ کرے اور اپنے سے کم تر کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم کی قیمت نہ مانگے۔

(تخریج) اس اثر کی سند میں کئی علتیں ہونے کے سبب ضعیف ہے گرچہ علماء نے اسے ذکر کیا ہے دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (١٦٤٧٧) حلية الأولياء (٣٠٦/١) جامع بيان العلم (٨٥٨) لیکن اس کا شاہد ہے دیکھئے اثر رقم (٣٠٠)۔

تشریح: ...... دینی امور میں اپنے سے اعلیٰ پر اس طرح حسد کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا علم عطا کرے یا اتنا مال دے کہ میں اللہ کے راستے میں خرچ کروں یہ جائز ہے جیسا کہ حدیث: لا حسد إلا في اثنتين ...... بخاری (٧٣) مسلم (٨١٦) میں ہے۔

298۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لَا يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَعَتَ الْعُلَمَاءَ ثُمَّ قَرَأَ الْقُرْآنَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَبْكُونَ﴾

(ترجمہ) مسعر سے روایت ہے میں نے عبدالاعلیٰ التیمی کو کہتے سنا جس کسی کو ایسا علم دیا گیا جو اسے رُلا نہ سکے اس کے لئے مناسب ہے کہ اسے ایسا علم ہی نہ ملے جو اسے فائدہ دے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی تعریف فرمائی ہے پھر انہوں نے پڑھا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ (إلى قوله تعالى) يَبْكُوْنَ...﴾ (الإسراء: ١٠٧/١٥-١٠٩) ترجمہ: بیشک وہ لوگ جنہیں اس سے قبل علم دیا گیا ہے ان کے پاس جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ بلاشبہ پورا ہوکر رہنے والا ہے وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ نیز دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (١٧٢٠٩) حلية الأولياء (٨٨/٥)، الزهد لابن المبارك (١٢٥)۔

فائدہ: ...... ان آیات کے آخر میں اہل علم کی صفت یہ بیان کی کہ وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اور یہ

ہی محل شاہد ہے۔

299۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنُ عَالِمًا حَتّٰى يَكُونَ فِيْكَ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا تَبْغِيْ عَلٰى مَنْ فَوْقَكَ وَلَا تَحْقِرُ مَنْ دُونَكَ وَلَا تَأْخُذُ عَلٰى عِلْمِكَ دُنْيَا .

(ترجمہ) ابو حازم نے کہا تم اس وقت تک عالم نہیں بن سکتے جب تک کہ تین صفات تمہارے اندر نہ پائی جائیں: جو تم سے اعلیٰ ہیں ان پر ظلم نہ کرو، اپنے سے کم علم کو حقیر نہ سمجھو، اور اپنے علم سے دنیا نہ خریدو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (٣/٢٤٣) نیز اس معنیٰ کی روایت حدیث نمبر (٢٩٧) میں گزر چکی ہے جو ایک دوسرے کی شاہد ہو سکتی ہے۔

300۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَكُونُ عَالِمًا حَتّٰى تَكُونَ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَكُونُ بِالْعِلْمِ عَالِمًا حَتّٰى تَكُونَ بِهِ عَامِلًا وَكَفٰى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا وَكَفٰى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُمَارِيًا وَكَفٰى بِكَ كَاذِبًا أَنْ لَا تَزَالَ مُحَدِّثًا فِي غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم جب تک متعلم نہ ہو عالم نہیں بن سکتے، اور جب تک اس علم کے عامل نہ ہو عالم نہیں ہو سکتے اور تم کو گناہ کے لئے کافی ہے کہ تم جھگڑالو رہو، تمہارے گناہ کو کافی ہے کہ تم گھمنڈی رہو، اور تمہارے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ تم اللہ کی ذات کے سوا باتیں بناتے رہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: زهد لوكيع (٢٢٠) اقتضاء العلم (١٦) جامع بيان العلم (١١٢٠)۔

301۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ يَوْمًا فِي شَيْءٍ قَالَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَيْسَ هٰكَذَا يَقُولُ الْفُقَهَاءُ فَقَالَ وَيْحَكَ وَرَأَيْتَ أَنْتَ فَقِيهًا قَطُّ إِنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ الْبَصِيرُ بِأَمْرِ دِينِهِ الْمُدَاوِمُ عَلٰى عِبَادَةِ رَبِّهِ .

(ترجمہ) عمران منقری نے کہا کہ میں نے ایک دن حسن (رحمہ اللہ) سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے کہی تھی کہ اے ابوسعید فقہاء تو اس طرح نہیں کہتے، انہوں نے جواب دیا تمہاری خرابی ہو کیا تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا ہے فقیہ وہ ہے جو دنیا سے کنارہ کش ہو، آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہو، دین کے معاملے میں بصیر ہو، اور اپنے رب کی عبادت پر قائم ودائم ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (١٧٠٣٧) حلية الاولياء (٢/١٤٧)، زهد ابن

..... (۳۰) الفقیه والمتفقه (۱۰٦٦)۔

فائدہ: ...... یعنی عالم بننے کے لئے طالب علم اور باعمل ہونا ضروری ہے، اور خالی بحث ومباحثہ علم میں تعلّی غرور و گھمنڈ رکھنا، اور دینی باتوں کے بجائے فالتو بکواس میں لگے رہنا یہ سب گناہ ہیں، ایک عالم کوان سب سے بچنا چاہئے۔

302۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْبَجَلِيُّ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَنْ أَفْقَهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِرَبِّهِ .

(ترجمہ) سعد بن ابراہیم سے پوچھا گیا: اہل مدینہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے رب سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں کلام ہے اُبونعیم نے الحلیه (۳/ ۱٦۹) میں اسے ذکر کیا ہے نیز آیت شریفہ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ۲۲/ ۲۸) سے اس کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔

303۔ عَنْ لَيْثٍ ابن أبی سلیم عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ .

(ترجمہ) مجاہد نے کہا: سب سے بڑا فقیہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں اور یہ **مصنف** ابن ابی شیبه (۱۷۳۰۱) حلیة الاولیاء (۳/ ۲۸۰) وجامع بیان العلم (۱۰٤۷) میں موجود ہے۔

304۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤَمِّنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا قِرَائَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيهَا .

(ترجمہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: صحیح معنوں میں فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے، اور انہیں اللہ کی نافرمانی کی اجازت نہ دے، اور اللہ کے عذاب سے انہیں مامون قرار نہ دے، اور قرآن سے بے رغبتی نہ کرے یقیناً اس عبادت میں کوئی خیر نہیں جس میں علم وبصیرت نہ ہو، اور جس علم میں فہم نہ ہو۔ وہ علم ہی نہیں، نہ وہ قراءت قراءت ہے جس میں تدبر (سوچ وفکر) نہ ہو۔

(تخریج) اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں اور اس میں انقطاع بھی ہے دیکھئے: فضائل القرآن لابن الضريس (٦۹) العلم (۱٤۳) حلية الأولياء (۱/ ۷۷) الفقيه (۲/ ۱٦۱) جامع بيان العلم (۱۵۱۰) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۷۳٤)۔

305۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ

الْـفَـقِيـهُ حَـقُّ الْفَقِيْهِ الَّذِي لا يُقَنِّطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلا يُؤَمِّنُهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَلا يُرَخِّصُ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللّٰهِ إِنَّهُ لا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لا عِلْمَ فِيهَا وَلا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لا فَهْمَ فِيْهِ وَلا خَيْرَ فِي قِرَائَةٍ لا تَدَبُّرَ فِيهَا .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حقیقی معنوں میں فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے، اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے مامون قرار دے، اور نہ انہیں اللہ کی نافرمانی کی اجازت دے، جس عبادت میں علم نہ ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں، اور جس علم میں فہم نہیں اس میں بھی کوئی بھلائی نہیں، اور جس قرأت میں تدبر نہیں اس میں بھی کوئی خیر نہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند بھی ضعیف ہے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے اور موقوف بھی ہے لیکن اس کا شمار اقوال زرین میں ہوسکتا ہے۔

306۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي جَرِيرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ تُبَيْعًا يُحَدِّثُ عَنْ كَعْبٍ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لِغَيْرِ الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لِغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَوْ إِيَّايَ يُخَادِعُونَ فَحَلَفْتُ بِي لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ الْحَلِيْمَ فِيْهَا حَيْرَانَ .

(ترجمہ) کعب (الأحبار) نے کہا پہلی کتب میں ایسی قوم کی صفت پاتا ہوں جو بنا عمل کے لئے تعلیم حاصل کریں گے ،اور عبادت کے علاوہ میں فقہ سیکھیں گے ،اور اخروی عمل کے بدلے دنیا طلب کریں گے، جو بھیڑ کی کھال پہنیں گے دل ان کے ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ،وہ میرے ذریعے دھوکہ دہی کریں گے اور مجھ ہی کو دھوکہ دیں گے میں نے اپنی قسم کھائی ہے کہ ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کرونگا جس میں حلیم وبردبار بھی حیران ہوں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ دیکھئے: شعب الإيمان (۱۹۱۸) جامع بيان العلم (۱۱٤۱) لیکن ان کی سند میں بھی انقطاع ہے۔

307۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ هَرِمِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْعَالِمَ الْفَاسِقَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَشْفَقَ مِنْهَا مَا الْعَالِمُ الْفَاسِقُ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ هَرِمٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِهِ إِلَّا الْخَيْرَ يَكُونُ إِمَامٌ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ وَيَعْمَلُ بِالْفِسْقِ فَيُشَبِّهُ عَلَى النَّاسِ فَيَضِلُّونَ .

(ترجمہ) ہرم بن حیان نے کہا: فاسق عالم سے بچو، یہ خبر جب عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو پہنچی تو انہیں لکھا اور وہ عمر (رضی اللہ عنہ) اس سے ڈر گئے، پوچھا فاسق عالم سے تمہاری مراد کیا ہے؟ ہرم نے جواب دیا: واللہ یا امیر المومنین میری مراد اس سے خیر ہی تھی کوئی امام ایسا ہوتا ہے کہ علم کی بات تو کرتا ہے لیکن کام فسق وفجور کے کرتا ہے اور لوگوں کو شبہ میں ڈال دیتا ہے پس وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (۱۳۱/۷) نیز ذہبی نے اس روایت کو سیر میں بلاسند ذکر کیا ہے۔

308- أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُكْرِمَ دِينَهُ فَلَا يَدْخُلْ عَلَى السُّلْطَانِ وَلَا يَخْلُوَنَّ بِالنِّسْوَانِ وَلَا يُخَاصِمَنَّ أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے دین کی تعظیم کرنا چاہے وہ سلطان کے پاس نہ جائے، اور عورتوں کے ساتھ خلوت نہ کرے، اور خواہش کے بندوں سے جھگڑا نہ کرے۔

(**تخریج**) یہ روایت منقطع ہے اور ولید بن مسلم مدلس ہیں اور "عن" سے روایت کیا ہے جس میں عدم لقاء کا احتمال ہے، اس لئے یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نہیں ہوسکتا، نیز صرف امام دارمی نے اسے ذکر کیا ہے۔

309- أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَةَ وَالْجِدَالَ فِي الدِّينِ وَلَا تُجَادِلَنَّ عَالِمًا وَلَا جَاهِلًا أَمَّا الْعَالِمُ فَإِنَّهُ يَخْزُنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا يُبَالِي مَا صَنَعْتَ وَأَمَّا الْجَاهِلُ فَإِنَّهُ يُخَشِّنُ بِصَدْرِكَ وَلَا يُطِيْعُكَ .

(ترجمہ) یونس (بن عبید) نے کہا کہ میمون بن مہران نے مجھے لکھا دین میں جنگ وجدال سے بچو اور عالم وجاہل کسی سے جھگڑا نہ کرو عالم سے اس لئے نہیں کہ وہ اپنے علم کو تم سے بچالے گا، اور جو تم نے کیا اس کی پرواہ نہ کرے گا، اور جاہل سے اس لئے جھگڑا نہ کرنا کیونکہ وہ تم پر غضبناک ہوکر تمہاری اطاعت چھوڑ دے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (۸۲/٤) الإكمال (۲۵٤/۲)، الانساب (۱۸۸/۳)، اور اس کا شاهد بهى زهد ابن المبارك (۵۰) اور ترمذی (۲٤۰۶، ۲٤۰۷) میں موجود ہے۔

310- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام لِابْنِهِ دَعِ الْمِرَاءَ فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ وَهُوَ يُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ .

(ترجمہ) یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ سلیمان بن داود علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جھگڑا کرنا چھوڑ دو کیونکہ اس سے فائدہ کم ہے، اور یہ بھائیوں کے درمیان عداوت کو ہوا دیتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور انفرد به الدارمی۔

311- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنَقُّلَ .

(ترجمہ) اسماعیل بن ابی حکیم نے کہا میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سنا وہ فرماتے تھے: جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا نشانہ

بنایا (اس کا) تنقل زیادہ ہوگا۔

توضیح: ...... تنقل کا معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا یا ایک رائے سے دوسری رائے کی طرف منتقل ہونا ہے یعنی بار بار اپنی رائے یا قول بدلنا ہے۔ کما قالہ الدارمی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٥/٢٧٣)، ابانة (٥٦٦۔٥٦٩) أصول اعتقاد أهل السنه (٢١٦) الشريعه ص: ٦٢، الفقيه (١/٢٣٥)، جامع بيان العلم (١٧٧٠)۔

312۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ وَمَنْ عَدَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَمَنْ جَعَلَ دِينَهُ غَرَضًا لِلْخُصُومَةِ كَثُرَ تَنَقُّلُهُ.

(ترجمہ) عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے اہل مدینہ کو لکھا کہ جو شخص بنا علم عبادت کرے (یا عبادت کے لئے علاحدگی اختیار کرے) وہ اصلاح سے زیادہ بگاڑ پھیلائے گا، اور جو اپنے کلام کا عمل سے موازنہ کرے تو اس کا کلام بقدر ضرورت ہو جائے گا، اور جو اپنے دین کو جھگڑوں کا نشانہ بنائے اس کا تنقل زیادہ ہو جائے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لیکن رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (١٣٢) الفقيه (١٩/١)، الزهدلأحمد (٣٠٢) خطیب کا شاہد صحیح ہے اس لئے اس روایت کا معنی صحیح ہے۔

313۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَهْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِدِينِ الْأَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ فِي الْكُتَّابِ وَالْهَ عَمَّا سِوَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَثُرَ تَنَقُّلُهُ أَيْ يَنْتَقِلُ مِنْ رَأْيٍ إِلَى رَأْيٍ.

(ترجمہ) جعفر بن برقان سے مروی ہے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کسی شخص نے خواہشات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اعرابی اور غلام کے دین کو لازم پکڑو، اور جو اس کے ماسوا ہے اسے بھول جاؤ۔ امام دارمی نے کہا: کثر تنقلہ سے مراد: ایک رائے سے دوسری رائے کی طرف منتقل ہونا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند منقطع ہے اور صرف لالکائی نے شرح أصول أهل السنه (٢٥٠) میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ...... ان تمام روایات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ عالم دین کو باعمل، متواضع مخلص اور باوقار ہونا چاہئے، غرور، گھمنڈ، ہٹ دھرمی، خودغرضی، فضول قسم کی قیل وقال سے اُسے دور رہنا چاہئے۔

[30]..... بَاب فِي اجْتِنَابِ الْأَهْوَاءِ

خواہشات سے پرہیز کرنے کا بیان

314۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَتَنَجَوْنَ بِأَمْرٍ

دُونَ عَامَّتِهِمْ فَهُمْ عَلَى تَأْسِيسِ الضَّلَالَةِ .

(ترجمہ) امام اوزاعی نے کہا: عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے فرمایا: تم لوگوں کو جب کسی بارے میں دوسرے عام لوگوں سے کانا پھوسی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ گمراہی کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند منقطع ہے۔ دیکھئے: الزهد لأحمد (ص: ٢٨٩)، شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٢٥١) جامع بيان العلم (١٧٧٤)۔

توضیح: ...... کانا پھوسی یا سرگوشی نص قرآنی سے منع ہے ﴿فلا تتناجوا بالإثم والعدوان﴾ (المجادلة ٩/٢٨) یعنی گناہ وسرکشی میں کانا پھوسی نہ کرو۔

315۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ إِبْلِيسُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَأْتُونَ بَنِي آدَمَ فَقَالُوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَأْتُونَهُمْ مِنْ قِبَلِ الِاسْتِغْفَارِ قَالُوا هَيْهَاتَ ذَاكَ شَيْءٌ قُرِنَ بِالتَّوْحِيدِ قَالَ لَأَبُثَّنَّ فِيهِمْ شَيْئًا لَا يَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ مِنْهُ قَالَ فَبَثَّ فِيهِمُ الْأَهْوَاءَ .

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: ابلیس نے اپنے احباب سے کہا کہ تم انسان کو کیسے پھسلاتے (گمراہ کرتے) ہو؟ انہوں نے کہا ہم ہر طرح سے اسے پھسلاتے ہیں ابلیس نے کہا کیا تم استغفار کے ذریعہ ان پر حاوی ہوتے ہو؟ (یعنی استغفار سے روک کر)، انہوں نے کہا: ہائے افسوس استغفار تو توحید سے جڑا ہے اس سے کیسے روکیں؟ ابلیس نے کہا میں ان کے درمیان ایسی چیزیں رائج کردوں گا کہ وہ اس کی مغفرت طلب نہیں کریں گے چنانچہ اس نے وہ چیزیں خواہشات کی صورت میں پھیلا دیں (یعنی خواہشات نفسانی میں انہیں الجھا کر استغفار سے بھی دور کر دیا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح ہے۔ دیکھئے: شرح اعتقاد (٢٣٧) العلم (٣٨٩/٣)۔

316۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْمُحَارِبِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا أَدْرِي أَيُّ النِّعْمَتَيْنِ عَلَيَّ أَعْظَمُ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَوْ عَافَانِي مِنْ هٰذِهِ الْأَهْوَاءِ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے فرمایا: مجھے پتہ نہیں دو میں سے کون سی نعمت میرے لئے عظیم تر ہے، مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی بخشی یا ان خواہشات سے محفوظ رکھا یہ عظیم نعمت ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن مدلس ہیں اور "عن" سے روایت کیا ہے یہ روایت حلية الأولياء (٣٩٢/٣) میں موجود ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد شرح اعتقاد أهل السنه (٢٣٠) اور حلية الأولياء (٢١٨/٢) میں موجود ہے۔

317۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ وَقَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الرُّكْنِ

وَالْمَقَامِ لَحَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ يُرَى أَنَّهُ كَانَ عَلَى هُدًى .

(ترجمہ) حبہ بن جوین نے کہا: میں نے علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا یا یہ کہا: علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: کوئی آدمی پوری زندگی روزے رکھے اور قیام کرے پھر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے پاس قتل کر دیا جائے تو بھی اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا جن کو وہ ہدایت پر سمجھتا تھا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں مسلم بن کیسان اعور ضعیف ہیں اور دارمی کے علاوہ کسی نے اِسے روایت نہیں کیا اس کی تائید آنے والی روایات سے ہوتی ہے۔

فائدہ: ......یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے اور قیام کرنے والا اور شہید بھی ان لوگوں کے ساتھ نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا جن کو وہ محبوب رکھتا تھا، جیسا کہ آگے صحیح روایت میں آ رہا ہے۔

318- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ هَارُونَ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَوْ وَضَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَصَامَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ لَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ هَوَاهُ .

(ترجمہ) ابوصادق سے مروی ہے کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنا سر حجر اسود پر رکھے اور دن کو روزہ رات کو قیام کرے تب بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نیت کے مطابق اٹھائے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف ہیں، اور صرف امام دارمی کی روایت ہے لیکن حدیث: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ" سے اس کی تائید ہوتی ہے جو متفق علیہ حدیث ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۱۱۸) مسلم: (۲۸۸۲)

319- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ هُوَ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُونُوا فِي النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِي الطَّيْرِ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الطَّيْرِ شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ يَسْتَضْعِفُهَا وَلَوْ يَعْلَمُ الطَّيْرُ مَا فِي أَجْوَافِهَا مِنَ الْبَرَكَةِ لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَزَايِلُوهُمْ بِأَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ فَإِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .

(ترجمہ) ابوصادق نے ربیعہ بن ناجذ سے روایت کیا کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان ایسے رہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی رہتی ہے کہ ہر پرندہ اسے ضعیف وناتواں سمجھتا ہے اور اگر پرندے یہ جان لیں کہ اس کے پیٹ میں کیسی برکت ہے تو وہ اس کو حقیر نہ جانیں لوگوں سے اپنی زبان، اجسام کے ساتھ میل ملاپ رکھو اور اپنے اعمال وقلوب کے ساتھ علاحدگی رکھو کیونکہ آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا، اور وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن علی (رضی اللہ عنہ) پر موقوف ہے اس لئے ہوسکتا ہے انہیں کا قول ہو اور یہ بہترین اقوال زرین کا مجموعہ ہے آخری جملہ المرء مع من أحب کے مطابق ہے۔ اس روایت کو صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے۔ ابوصادق عبداللہ بن ناجذ الازدی ہیں۔

320۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الرَّأْيُ الْحَسَنُ.

(ترجمہ) امام زہری نے فرمایا: اچھی رائے علم کا بہترین وزیر ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور یہ اثر جامع بیان العلم (١٦١٥) میں موجود ہے۔

321۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ.

(ترجمہ) مسروق (رحمہ اللہ) نے فرمایا: آدمی کے عالم ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور جاہل کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر گھمنڈ کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند موقوف ہے۔ دیکھئے: حلیة الأولياء (٢/٩٥)، شعب الإيمان (٧٤٦، ٨٤٨) جامع بیان العلم (٩٦٢) الزهد لأحمد (١٥٨) اس کی سند میں زائدہ: ابن قدامہ اور مسلم: ابن صبیح ہیں۔

322۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ، وَقَالَ مَسْرُوقٌ الْمَرْءُ حَقِيقٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا فَيَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهَا.

(ترجمہ) مسلم بن صبیح نے کہا مسروق (رحمہ اللہ) نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اس کے لئے ایسے اوقات و مجالس ہوں جن میں وہ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت طلب کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی موقوف ہے لیکن اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (١٦٧٢٠) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے: حلیة الأولياء (٢/٩٧)۔

فائدہ: ......ان روایات میں نفس کی پیروی سے بچنے، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور اچھے عمل کرنے کی ترغیب ہے۔

[31]..... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي الْحَدِيثِ إِذَا أَصَابَ الْمَعْنَى

حدیث بالمعنی روایت کرنے کی اجازت کا بیان

323۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَعْنَاهُ فَحَسْبُكُمْ.

(ترجمہ) واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہم جب تم سے حدیث بالمعنی روایت کریں تو تم کو یہ ہی کافی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: العلم لأبی خیثمه (١٠٤) الکفایه (٢٠٤) العلل للترمذی (١/١٤٥)، المحدث الفاصل (٦٨٥) طبرانی فی الکبیر (٢٢/٥٤)، (١٢٨، ١٥٨) المستدرك (٣/٥٦٩)۔

324۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ لَمْ يُقَدِّمْ وَلَمْ يُؤَخِّرْ وَكَانَ الْحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ قَدَّمَ وَأَخَّرَ.

(ترجمہ) ہشام سے مروی ہے ابن سیرین (رحمہ اللہ) جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو اس میں تقدیم تاخیر نہ کرتے اور حسن بصری (رحمہ اللہ) جب حدیث بیان کرتے تو ان سے تقدیم تاخیر ہو جاتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور المحدث الفاصل (٦٨٦) میں موجود ہے۔

325۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ الْأَصْلُ وَاحِدٌ وَالْكَلَامُ مُخْتَلِفٌ.

(ترجمہ) جریر بن حازم نے کہا حسن (رحمہ اللہ) حدیث بیان کرتے تو بات ایک ہوتی لیکن کلام مختلف ہوتا۔ (یعنی بالمعنی روایت کرتے تھے)

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الکفایه للخطیب (ص: ٢٠٧)۔

326۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيضَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا إِنَّمَا قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ وَلَمْ يُقَصِّرْ عَنْهُ.

(ترجمہ) عبید بن عمیر نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال باڑے میں بیٹھی بکریوں کی طرح ہے۔ یا وہ مثل دو بکریوں کے ہے جو ریوڑ میں ہوں یہ سن کر ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نہیں ایسے نہیں آپ ﷺ نے اس اس طرح ارشاد فرمایا، راوی نے کہا: ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نبی کریم ﷺ سے جو سنتے اس میں کمی بیشی نہ کرتے اور نہ اس سے تجاوز کرتے نہ اس میں تقصیر کرتے۔

(**تخریج**) (۱) یہ حدیث (الکفایه ص: ١٧٣) میں اس طرح ہے مثل المنافق کمثل الشأة العائرة بین غنمین (۲) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (٢٦٤) مسند الحمیدی (٧٠٦) الکفایة ص: (١٧١، ١٧٣)۔

327۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ الشَّعْبِيُّ وَالنَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ

يُحَدِّثُوْنَ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَوْ حَدَّثُوْا بِهِ كَمَا سَمِعُوْهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمْ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عون نے فرمایا: امام شعبی وابراہیم نخعی اور حسن بصری (رحمہم اللہ) حدیث بیان کرتے تو کبھی اِس طرح کبھی اُس طرح، میں نے اس کا تذکرہ محمد بن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ اسی طرح بیان کریں جس طرح (حدیث) سنی ہے تو یہ ان کے لئے بہتر ہو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الكفاية (ص: ١٨٦) المحدث الفاصل (٦٨٩)۔

328۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ الْحَدِيثَ لَحْنًا فَأَلْحَنُ اتِّبَاعًا لِمَا سَمِعْتُ .

(ترجمہ) ابومعمر نے فرمایا: میں حدیث ایک طرز یا لہجے میں سنتا ہوں تو اتباع میں جس طرح سنی ہے اسی طرز کو اپناتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس میں عَثَّام: ابن علی، ابومعمر: عبداللہ بن سنجرہ ہیں خطیب نے اسی سند سے اس اثر کو الكفاية (ص: ١٨٦) میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ:...... ان تمام آثار واقوال سے معلوم ہوا کہ حدیث باللفظ روایت ہو تو بہت اچھا ہے جیسا کہ ابن عمر ابن سیرین وابومعمر وغیرہ جن الفاظ میں حدیث سنتے بیان کرتے تھے اور اگر معنی صحیح ہو تو روایت بالمعنی بھی جائز ہے جیسا کہ شعبی، نخعی اور حسن بصری وغیرہم سے مروی ہے لیکن بالمعنی روایت میں اوکما قال ﷺ کہنا چاہیے جیسا کہ پچھلے باب میں گذر چکا ہے۔

[32]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعَالِمِ
علم اور عالم کی فضیلت کا بیان

329۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَى مُجَاهِدٌ طَاوُسًا فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ فِي الْكَعْبَةِ يُصَلِّي مُتَقَنِّعًا وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اكْشِفْ قِنَاعَكَ وَأَظْهِرْ قِرَائَتَكَ قَالَ فَكَأَنَّهُ عَبَّرَهُ عَلَى الْعِلْمِ فَانْبَسَطَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ .

(ترجمہ) ابراہیم بن میسرہ نے کہا کہ مجاہد نے طاؤس (رحمہ اللہ) کو خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ میں نقاب لگائے نماز پڑھ رہے ہیں اور نبی (کریم) ﷺ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں: اے اللہ کے بندے! اپنا نقاب ہٹادے، اور آواز سے پڑھ (یعنی اعلانیہ حدیث بیان کر) ابراہیم نے کہا اس کی تعبیر انہوں نے علم سے کی، اور اس کے بعد مسرور ہو کر حدیث بیان کرنے لگے۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل ہے اور حلية الأولياء (٤/٥) میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

330۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مُتَعَلِّمَ خَيْرٍ أَوْ مُعَلِّمَهُ.

(ترجمہ) کعب نے کہا: دنیا ملعونہ ہے اور جو اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے خیر کے سیکھنے اور سکھانے والے کے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن اور کعب پر موقوف ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۲۳۲۲) ابن ماجه (٤١١٢) مصنف ابن أبي شيبه (۷۲۷۷) شعب الإيمان (۱۷۰۸) وغیرہم، لیکن یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بھی مروی ہے اور امام ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے، الفاظ یہ ہیں: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعلِّم"۔

توضیح:......ملعون سے مراد یہ ہے کہ عالم و متعلم کے علاوہ سب اللہ کی رحمت سے دور ہیں۔

331۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ النَّاسُ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ هَمَجٌ لَا خَيْرَ فِيهِ.

(ترجمہ) خالد بن معدان نے فرمایا: لوگ یا تو عالم ہیں یا متعلم اور ان دونوں کے درمیان جو ہیں وہ رذیل لوگ ہیں جن میں کوئی خیر نہیں۔

(تخریج) اس اثر کی سند میں محمد بن کثیر بن ابی عطاء ضعیف ہیں لیکن اس کا شاہد موجود ہے اس لئے معنی صحیح اور اس کی نسبت معدان کی طرف درست ہے۔ دیکھئے: الزهد لأحمد (ص: ١٣٦)، جامع بيان العلم (١١٤) مجمع الزوائد (٥٠٣، ٥٠٥)۔

332۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلَامِ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ.

(ترجمہ) ہشام نے روایت کیا کہ حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: لوگ کہتے تھے کہ عالم کی موت اسلام میں ایک شگاف ہے جس کو رہتی دنیا تک کوئی چیز بند نہ کر سکے گی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن یہ حسن رحمہ اللہ کا قول ہے حدیث نہیں ہے، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا بھی مروی ہے لیکن سنداً ضعیف ہے۔ دیکھئے: الزهد لأحمد (ص: ٢٦٢)، جامع بيان العلم (١٠٢١) شعب الإيمان (١٧١٩) المقاصد الحسنه (٧٩) كشف الخفاء (٢٧٣) وغيرهم۔

333۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَجْلِسٌ يُتَنَازَعُ فِيهِ الْعِلْمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَدْرِهِ صَلَاةً لَعَلَّ أَحَدَهُمْ يَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا سَنَةً أَوْ مَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ.

(ترجمہ) وہب بن منبہ نے فرمایا: میرے نزدیک ایسی مجلس جس میں علم کے بارے میں مناقشہ ہو اسی قدر نماز سے زیادہ پسندیدہ ومحبوب ہے اس لئے کہ شاید ان میں سے کوئی ایسا کلمہ سن لے جو اس کو سال بھر یا باقی ماندہ عمر میں فائدہ دے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے وانفرد به الدارمی۔

توضیح:......اس کا مطلب یہ ہے کہ علم سیکھنا اور سکھانا نفلی نماز سے بہتر ہے جس کا فائدہ دوسرے لوگوں تک ممتد ہے اور نماز صرف اپنے لئے فائدہ مند ہے۔

334۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ: مَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ لِمَنْ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً.

(ترجمہ) سفیان ثوری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی بھلائی چاہے اس کے لئے علم حاصل کرنے اور اس کے حفظ سے بہتر کوئی عمل نہیں جانتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (٦/٣٦٣) جامع بيان العلم (٩٩، ١٠٠) اس میں ہے: لَيْسَ عَمَلَ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ یعنی فرائض کے بعد طلب علم سے بہتر کوئی عمل نہیں۔

335۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا وَكِيعٌ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ فِي دِينِهِمْ كَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي دُنْيَاهُمْ.

(ترجمہ) حسن بن صالح نے فرمایا: لوگ یقیناً اپنے دینی معاملات میں اسی طرح اس علم کے محتاج ہوں گے جس طرح اپنی دنیا میں کھانے پینے کے محتاج ہوتے ہیں۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح مثل سابق ہے نیز دیکھئے: شرف اصحاب الحديث (١٧٨)۔

336۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ قَبْضُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ.

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: علم حاصل کرو اس سے قبل کہ وہ سمیٹ لیا جائے بیشک علم کا سمٹنا علماء کا سمٹ جانا (ختم ہو جانا) ہے یقیناً عالم اور متعلم (طالب علم) اجر میں برابر ہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں انقطاع ہے لیکن شاہد موجود ہے جیسا کہ رقم (٢٥١، ٢٥٢) میں گزر چکا ہے۔ نیز دیکھئے: ابن ابی شیبه (٦١٧٢)۔

337۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ﴾ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَنْ يَكُونَ فَقِيهًا.

(ترجمہ) ضحاک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آیت شریفہ: ﴿وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ....﴾ (آل عمران: ۳/۷۹) کا مطلب ہے کہ جو بھی قرآن پڑھے اس پر واجب ہے کہ وہ فقیہ (یعنی عالم ربانی) بنے۔

(**تخریج**) اس اثر کے رواۃ ثقات ہیں۔ دیکھئے: تفسیر ابن کثیر (۲/۵۵)، الدرالمنثور (۲/۴۷)، تفسیر الطبری (۳/۳۲۵)، الفقیہ (۱/۵۱) وتهذيب الكمال (۱۳/۲۹۶)۔

338۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ ﴿لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ﴾ قَالَ الْحُكَمَاءُ الْعُلَمَاءُ.

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے اس آیت ﴿لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالأَحْبَارِ ....﴾ (المائدة: ٦/٦٣) (انہیں ان کے عابد و عالم کیوں نہیں روکتے ہیں) کی تفسیر میں فرمایا کہ الربانیون سے مراد حکماء اور علماء ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

339۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ﴿كُونُوا رَبَّانِيِّينَ﴾ قَالَ عُلَمَاءُ فُقَهَاءُ.

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے کونوا ربانیین (تم سب رب کے ہو جاؤ) کے بارے میں کہا ربانیین سے مراد علماء وفقہاء ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کے رواۃ ثقات ہیں۔ دیکھئے: تفسیر طبری (۳/۳۲۷)، شعب الإيمان (۱۸۵۶) والفقيه والمتفقه (۱/۵۱)۔

340۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ يُرَادُ لِلْعِلْمِ الْحِفْظُ وَالْعَمَلُ وَالِاسْتِمَاعُ وَالْإِنْصَاتُ وَالنَّشْرُ.

(ترجمہ) عبیداللہ بن سعید نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا علم سے مراد حفظ، عمل، استماع، خاموشی اور تبلیغ ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: شعب الإيمان (۱۷۹۷) الحلیه (۷/۲۷٤)، الإلماع (ص: ۲۲۱)، جامع بيان العلم (۷۶۰، ۷۶۱)۔

توضیح: ......یعنی جو علم حاصل کرے اسے حفظ کر لے اس پر عمل پیرا ہو خاموشی سے سنے پھر اس کو دوسروں تک پہنچائے تب عالم کہلائے گا ورنہ نہیں۔

341۔ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ مَا يَعْلَمُ وَأَعْلَمُ النَّاسِ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَأَفْضَلُ النَّاسِ أَخْشَعُهُمْ لِلّٰهِ.

(ترجمہ) سفیان بن عیینہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا جاہل وہ ہے جو علم ہوتے ہوئے اُسے چھوڑ دے (یعنی نہ عمل کرے نہ تبلیغ) اور سب سے بڑا عالم وہ ہے جو علم کے مطابق عمل کرے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جو اللہ عزوجل سے سب سے زیادہ خشیت والا ہو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن دوسری جگہ نہیں مل سکی۔

فائدہ:......اس قول میں (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ) کی تفسیر ہے۔

342۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا فَمَنْ تَكُنِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يَكْفِي اللهُ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَمَنْ تَكُنِ الدُّنْيَا هَمَّهُ وَبَثَّهُ وَسَدَمَهُ يُفْشِي اللهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَجْعَلُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ لَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمْسِي إِلَّا فَقِيرًا.

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: دو حرص کرنے والے کبھی اکتاتے نہیں ایک تو علم کا حریص جو علم سے کبھی اکتاتا نہیں، دوسرا دنیا کی چاہت رکھنے والا جو دنیا سے نہیں اکتاتا، پس جس آدمی کا ہم وارادہ اوڑھنا بچھونا اور چاہت وذکر سب کچھ آخرت ہی ہو اللہ اس کے ہر کام وکاروبار میں کافی ہوگا، اور اس کا غنیٰ اس کے دل میں ڈال دے گا اور جس کا ہم وچاہت ومحبت دنیا ہو اللہ اس کے کاروبار کو منتشر دے گا اور اس کی غریبی محتاجی کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا پھر وہ صبح بھی فقیر ہوگا اور شام کو بھی فقیر ہوگا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن بصری تک صحیح ہے نیز ابن عدی نے اسے مرسل کو نبی کریم ﷺ سے موصولاً روایت کیا ہے دیکھئے: الکامل (۲۲۹۸/۶) نیز اگلی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

343۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى o أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى﴾ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: دو حریص آدمی کبھی اکتاتے نہیں ایک صاحب علم دوسرا طالب دنیا اور دونوں برابر نہیں ہوسکتے صاحب علم اللہ کی خوشنودی میں اضافہ کرتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی وطغیانی میں پڑا اٹا مک ٹوئیاں مارتا رہتا ہے۔ پھر عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت پڑھی: ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى o أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى﴾ (العلق ۳۰/ ۶، ۷) سچ مچ انسان تو آپے سے باہر ہوجاتا ہے وہ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو بے پروا (یا تونگر) سمجھتا ہے۔ ابن مسعود نے کہا: کسی اور نے کہا: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ....﴾ (فاطر: ۲۸/۲۲) بیشک اللہ تعالی سے اس کے

عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔

(**تخریج**) اس اُثر کی سند منقطع ہے اور معجم طبرانی (۲۲۳/۱۰)(۱۰۳۸۸) میں موصولاً مذکور ہے۔ لیکن وہ بھی سنداً ضعیف ہے معجم طبرانی (۷۷-۷۶/۱۱) (۱۱۰۹۵) میں ایک اور شاہد ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے لیکن دوسرے شواہد بھی ہیں دیکھئے حدیث ابن عباس رقم (۳٤٦) مصنف ابن أبی شیبه (٦١٦٩) جامع بیان العلم (٥٨٣) العلم لأبی خیثمه (١٤١) المقاصد (١٢٠٦) وغیرھا۔

344۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ الْأَزْهَرِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ قَالَ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ فَهُوَ عَالِمٌ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ جو اللہ سے ڈرے وہ عالم ہے۔ دو حریص آدمی کبھی آسودہ نہیں ہو سکتے طالب علم اور طالب دنیا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن معنی بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسیر طبری (۱۳۲/۲۲)، الدر المنثور (۲۵۰/۵) جس میں اس کے بہت سے شواہد مذکور ہیں نیز دیکھئے: جامع بیان العلم (۱۱۹۵، ۱۵٤٤، ۱۵٤٥)۔

345۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: دو مشتاق (حریص) آدمی کبھی اکتاتے نہیں طالب علم اور طالب دنیا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے اس کی تخریج اثر رقم (۳٤٤) میں گزر چکی ہے نیز دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦١٦٩) جامع بیان العلم (٥٨٣) العلم (١٤١)۔

346۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ .

(ترجمہ) واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم طلب کیا اور اسے حاصل بھی کر لیا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے اور اگر علم حاصل نہ کر سکا تو بھی اس کے لئے ایک حصہ اجر ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں یزید بن ربیعہ متروک و منکر الحدیث ہیں گرچہ یہ روایت معجم الطبرانی: ٦٨/٢٢ (١٦٥) جامع بیان العلم (٢١٣) الفقیه (٨٥/٢) مسند الشهاب (٤٨١) وفوائد تمام (١٥١٣) وغیرہ میں موجود ہے لیکن سب کے طرق ضعیف ہیں۔

347- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ وَجَعَلْتَ خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ وَمَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ .

(ترجمہ) عباس العمي نے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی داؤد علیہ السلام اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: اے اللہ تو پاک ہے (ہر عیب سے) تو میرا رب ہے عرش کے اوپر جلوہ افروز ہے، اور تو نے اپنی خشیت ان لوگوں میں پیدا کردی ہے جو زمین وآسمان میں ہیں، پس مقام ومرتبے میں تیری مخلوق میں تیرے قریب ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ تیری خشیت وخوف والا ہے، اور وہ علم ہی کیا جو تجھ سے نہ ڈرے اور وہ حکمت کیسی جو تیرے حکم کی پیروی نہ کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں عباس العمي مجهول ہیں باقی رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (٩٤٣٠) الدر المنثور (٥/٢٥٠)۔

348- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ هُوَ ابْنُ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْهَزْهَازِ يُحَدِّثُ عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا .

(ترجمہ) ضحاک (رحمہ اللہ) سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یا تو عالم بنو یا متعلم اور ان دونوں کے علاوہ کسی میں خیر نہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں انقطاع ہے ضحاک بن مزاحم نے ابن مسعود سے کچھ نہیں سنا باقی رجال ثقات ہیں اور یہ اثر شاہد کی بنا پر صحیح ہے جو رقم (٢٥٤) میں گزر چکا ہے۔

349- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ فِتَنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللّٰهُ بِالْعِلْمِ .

(ترجمہ) ابوامامۃ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اتنے فتنے رونما ہوں گے جس میں صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام میں کافر ہوجائے گا سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ زندہ رکھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔ دیکھئے: ابن ماجہ (٣٩٥٤) المعجم الکبیر (٨/٢٧٨) (٧٩١٠) کنز العمال (٣٠٨٨٣)۔

توضیح: ......یعنی علم کی وجہ سے انسان فتنوں سے محفوظ رہے گا اور فتنوں سے مراد ہر قسم کے فتنے ہیں جو دین، ایمان اور عقیدے سے بھی تعلق رکھتے ہیں، لہٰذا انسان کو کتاب وسنت کا علم ضرور حاصل کرنا چاہئے۔

350۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ رِيَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا وَلَا تَغْدُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ فَإِنَّ مَا بَيْنَ ذَلِكَ جَاهِلٌ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْسُطُ أَجْنِحَتَهَا لِلرَّجُلِ غَدَا يَبْتَغِي الْعِلْمَ مِنَ الرِّضَا بِمَا يَصْنَعُ .

(ترجمہ) ہارون بن رباب نے کہا عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے۔ یا عالم بنو یا متعلم ان دونوں کے درمیانی نہ بنو اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان (کے لوگ) جاہل ہیں بیشک فرشتے ایسے آدمی کے فعل سے خوش ہوکر اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں جو علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند کے سب رواۃ ثقات ہیں لیکن ہارون بن رباب نے ابن مسعود سے نہیں سنا اس لیے یہ روایت منقطع ہے دیکھئے المعرفة والتاريخ (٣٩٩/٣)، جامع بيان العلم (١٤٦) اس کا شاہد صحیح موجود ہے۔ دیکھئے: اثر رقم (٢٥٤)

351۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ رَجُلًا .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا ایک ان میں سے عالم تھا جو نماز پڑھتا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا، دوسرا آدمی دن کو روزے رکھتا اور رات میں قیام کرتا ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو نماز پڑھتا ہے اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات میں تہجد پڑھتا ہے ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنی آدمی پر ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں انقطاع اور ارسال ہے اوزاعی کا لقاء حسن بصری سے ثابت نہیں اور حسن بصری نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔ وانفرد به الدارمی۔

فائدہ: ...... یہ حسن بصری کا قول ہے اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے ساتھ تعلیم دینا بہت کار فضیلت ہے اور ایسا معلم عابد سے بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

352۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَرِيعٍ يَقُصُّ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَذْكُرُ الْعِلْمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَمَيَّلْتُ إِلَى أَيِّهِمَا أَجْلِسُ فَنَعَسْتُ فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ مَيَّلْتَ إِلَى أَيِّهِمَا تَجْلِسُ إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مَكَانَ

جِبْرَائِيلَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(ترجمہ) ابن سیرین (رحمہ اللہ) نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا (تو دیکھا) اسود بن سریع قصہ بیان کررہے ہیں، اور حمید بن عبدالرحمٰن مسجد کے ایک گوشے میں علمی گفتگو کررہے ہیں مجھے تردد ہوا کہ کون سے حلقے میں جا کر بیٹھوں؟ مجھے اونگھ آ گئی اور ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا تمہیں تردد ہے کہ کہاں بیٹھو؟ اگر تم چاہو تو میں تمہیں حمید بن عبدالرحمٰن کے حلقے میں جبریل علیہ السلام کے بیٹھنے کے جگہ بتاؤں؟۔

(**تخریج**) اس روایت میں حسن بن ذکوان مدلس ہیں اور روایت معنعن ہے ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۲۱۹) میں اسے ذکر کیا ہے۔

توضیح:......اس سے معلوم ہوا علمی مجالس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، گرچہ یہ ابن سیرین کا قول ہے لیکن حدیث صحیح: (ما اجتمع قوم) سے اس کی تائید ہوتی ہے جو رقم (۳۶۷) پر آگے آرہی ہے۔

353۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَمَا جَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَاءَ بِكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظِّهِ أَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

(ترجمہ) کثیر بن قیس نے کہا میں ابو درداء (رضی اللہ عنہ) کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے ابو درداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے آیا ہوں اس حدیث کے لئے جس کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں ابو درداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا تم تجارت کے واسطے آئے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا اور کوئی چیز بھی تمہیں یہاں نہیں لائی؟ کہا: نہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص کسی راستے میں علم کی تلاش میں نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ذریعہ جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بیشک فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بیشک طالب علم کے لئے جو زمین آسمان میں ہیں مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں (طالب علم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں) اور بیشک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء

نے یقیناً دینار و درہم کا ورثہ نہیں چھوڑا بلکہ علم کا ورثہ چھوڑا ہے پس جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا نصیب یا وافر نصیب حاصل کرلیا۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں دیکھئے: ابوداود (٣٦٤١) ترمذی (٢٦٨٢) ابن ماجه (٢٢٣) مسند أحمد (١٩٦/٥)، مشكل الآثار (٤٢٩/١)، جامع بيان العلم (١٧٣، ١٧٤) سنن البيهقي (١٦٩٧) الترغيب والترهيب (٩٤/١) وغيرهم۔

فائدہ: ......اس حدیث میں علم اور عالم اور متعلم کی فضیلت بیان کی گئی ہے جس کے لئے زمین وآسمان کی تمام مخلوق استغفار کرتی ہے۔

354۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

(**تخریج**) یہ عبداللہ بن عباس کا قول ہے اور اُن تک سند جید ہے مرفوع روایت بھی موجود ہے جیسا کہ گذر چکا ہے حوالہ کے لئے دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (٦١٦٤) وجامع بيان العلم (٧٩٦)۔

355۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی آدمی علم کی طلب میں کسی راستے میں چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس ذریعہ سے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور جس کے ساتھ اُس کے عمل نے دیر لگائی تو اس کے ساتھ اس کا نسب کچھ جلدی نہیں کرے گا۔

توضیح: ......یعنی عمل صالح کے بغیر نسب کام نہ آئے گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحيح مسلم (٢٩٩٩) ابوداود (٣٦٤٣) ترمذی (٢٦٤٨) مصنف ابن أبي شيبه (٦١٦٨)۔

356۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَلَكَ رَجُلٌ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ الْعِلْمَ إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ يُبْطِءْ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نہیں چلا کوئی آدمی علم کی تلاش میں کوئی راستہ مگر اللہ تعالی نے اس کے ذریعہ جنت کا راستہ اس کے لئے آسان فرمادیا اور جس کے ساتھ اس کے عمل نے تاخیر کی اس کا عمل اس کے لئے جلدی نہ کرے گا۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے مزید دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦١٦٥) شعب الإیمان (٦٧١)۔

357۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ خَيْرٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ.

(ترجمہ) مطر الوراق نے کہا آیت شریفہ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ..﴾ (قمر: ١٧/٢٧) کا مطلب ہے کوئی طالب خیر ہے جس کی اعانت ومدد کی جائے۔

(تخریج) اس کی سند میں محمد بن کثیر ضعیف ہے دیکھئے تفسیر طبری (٩٦/٢٧)۔

358۔ وَأَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ ضَمْرَةَ قَالَ طَالِبُ عِلْمٍ.

(ترجمہ) مروان سے روایت ہے ضمرۃ نے کہا اس (مُدَّكِر) سے مراد طالب علم ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے دیکھئے تفسیر ابن کثیر (٤٥٣/٧)، تفسیر الطبری (٩٧/٢٧)، الدرالمنثور (١٣٥/٦) وغیرهم نیز امام بخاری نے (٧٥٥١) سے قبل بھی اس اثر کو تعلیقاً ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری ٥٢١/١٣ میں کہا کہ فریابی نے اسے موصولاً ذکر کیا ہے۔

359۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ هُوَ الْقُمِّيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا رَأَى طَلَبَةَ الْعِلْمِ قَالَ مَرْحَبًا بِطَلَبَةِ الْعِلْمِ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْصَى بِكُمْ.

(ترجمہ) عامر بن ابراہیم سے مروی ہے کہ ابو درداء (رضی اللہ عنہ) جب طلاب العلم کو دیکھتے تو فرماتے مرحبا بطلبۃ العلم طلاب العلم کو مرحبا (خوش آمدید) کہتے اور فرماتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بارے میں وصیت کی ہے۔

(تخریج) یہ روایت معضل ہے اور اس کے دو شاہد ہیں۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٢٠) وشعب الایمان (١٧٢٩) اس لئے قابل حجت ہوسکتی ہے۔

360۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے

تو فرمایا: دونوں ہی خیر پر ہیں لیکن ایک مجلس دوسری مجلس سے افضل ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور التجائیں کررہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو عطاء فرمادے اور چاہے تو محروم رکھے، دوسری مجلس کے لوگ علم وفقہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھارہے ہیں اس لئے یہ افضل ہیں، اور میں بھی تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، راوی نے کہا پھر آپ بھی ان کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد اور عبدالرحمٰن بن رافع ضعیف ہیں اس روایت کو ابن المبارک نے الزهد (١٣٨٩) میں اور انہیں کے طریق سے طیالسی نے المسند (٨٢) میں اور خطیب نے الفقیہ والمتفقه (١/١٠) میں ذکر کیا ہے ابن ماجہ نے بھی سنن (٢٢٩) میں اس کو ذکر کیا ہے لیکن اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

361۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ الْعِلْمَ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ.

(ترجمہ) مطرف بن عبداللہ الشخیر نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹے! علم عمل سے بہتر ہے۔

توضیح:......یعنی عمل وعبادت اگر علم وبصیرت کے ساتھ ہو تو اس میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

(**تخریج**) عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی اس روایت میں ضعیف ہیں اور عون کا لقاء مطرف سے ثابت نہیں لیکن حلية الأولياء (٢/٢٠٩) میں اس کا صحیح شاہد موجود ہے جس سے مطرف کے اس کلام کو تقویت ملتی ہے۔

362۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ لَيْسَ هَدِيَّةٌ أَفْضَلَ مِنْ كَلِمَةِ حِكْمَةٍ تُهْدِيهَا لِأَخِيكَ.

(ترجمہ) شرحبیل بن شریک نے ابوعبدالرحمٰن حبلی کو کہتے ہوئے سنا: تم اپنے بھائی کو حکمت کی بات کا جو ہدیہ دیتے ہو اس سے بہتر کوئی ہدیہ نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے لیکن کہیں اور نہ مل سکی نیز اس کے شواہد ملتے ہیں لیکن وہ بھی ضعف سے خالی نہیں دیکھئے: شعب الایمان (١٧٦٤) جامع بیان العلم (٣٢٣) المقاصد الحسنة (٩٣٨) کشف الخفاء (٢١٨٢) معجم الطبرانی الکبیر ١٢/٤٣ (١٢٤٢٠)۔

363۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْمُجْتَهِدِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ حُضْرُ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ.

(ترجمہ) امام زہری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: عالم کی مجتہد پر فضیلت سو درجہ زیادہ ہے، اور ہر دو درجوں کے درمیان تیز دوڑنے والے مضمّر گھوڑوں کی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (مضمّر وہ گھوڑا جس کو (ریس) دوڑ کے لئے تیار کیا جائے)۔

(**تخریج**) یہ امام زہری کا قول ہے جو سند کے لحاظ سے ضعیف ہے۔ حلية الأولياء (٣/٣٦٥) میں مذکور ہے لیکن اس

کی سند بھی کمزور ہے۔

364۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّكَنُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ قَالَ يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا بِدَرَجَاتٍ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ....﴾ (المجادلة: ١١/٢٨) سے مراد وہ اہل علم ہیں جن کے درجات اللہ تعالی اہل ایمان پر بلند فرمائے گا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المستدرك (٤٨١/٢) وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه۔

365۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کی موت اس حال میں آئے کہ وہ احیائے اسلام کے لئے علم کی تلاش میں ہو تو انبیاء اور اس کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(تخریج) حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف منسوب اس قول میں کئی راوی مجہول ہیں اور دیگر کتب میں بھی یہ اثر منقول ہے لیکن سب کے طرق ضعیف ہیں دیکھئے: المعجم الأوسط (٩٤٥٠) تاريخ بغداد (٧٨/٣) ومجمع الزوائد (٥١١)۔

366۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مِهْرَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِثُلُثَيِ الْعِلْمِ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ ذَهَبَ عُمَرُ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ.

(ترجمہ) عمرو بن میمون (رحمہ اللہ) نے کہا عمر (رضی اللہ عنہ) علم کے دو ثلث لے گئے عمرو نے کہا یہ بات ابراہیم (نخعی) سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) علم کے دس میں سے نو حصے لے گئے۔

(تخریج) اس روایت میں محمد بن حمید ضعیف اور ابوسنان سعید بن سنان کا ابواسحاق سبیعی سے سماع مؤخر ہے اور اس روایت کو امام دارمی کے علاوہ کسی محدث نے ذکر نہیں کیا البتہ ابراہیم نخعی کا قول ابوخیثمہ کی کتاب العلم (٦١) میں مذکور ہے۔

367۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتَذَاكَرُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَظَلَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي بِهِ الْعِلْمَ سَهَّلَ اللّٰهُ طَرِيقَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوں اللہ کی کتاب پڑھیں (دہرائیں) اور دوسروں کو پڑھائیں تو فرشتے ان کو اپنے پروں کے سایہ میں لے لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں۔

اور جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا نسب (خاندان) کچھ کام نہ آوے گا۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے موصولاً بھی مروی ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (۲٦۹۹) ابو داؤد (۱٤٥٥) ترمذی (۲۹٤٥) شعب الإیمان (٦۷۱) نیز دیکھئے اثر رقم (۳٥۷)۔

368۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ غَدَوْتُ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ .

(ترجمہ) زِرّ سے مروی ہے کہ میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس گیا (کیونکہ) میں ان سے جرابوں پر مسح کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا انہوں نے فرمایا: تمہیں میرے پاس کیا چیز لائی ہے؟ میں نے کہا علم کی تلاش انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سنادوں؟ میں نے عرض کیا ضرور سنائیے تو انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فرشتے علم طلب کرنے والے کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ طلب کر رہا ہے اس سے پسندیدگی کے طور پر۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (۱۳۱۹) مسند الحمیدی (۹۰٦) العلم لأبی خیثمه(٥)۔

فائدہ:......ان تمام روایات سے علم حاصل کرنے کی ترغیب اور عالم دین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

[33]......بَاب مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَيْرِ نِيَّةٍ فَرَدَّهُ الْعِلْمُ إِلَى النِّيَّةِ

جو بنا سوچے بغیر نیت کے علم طلب کرے تو بھی علم اس کی نیت درست کر دیتا ہے

369۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا كَانَ طَلَبُ الْحَدِيثِ أَفْضَلَ مِنْهُ الْيَوْمَ قَالُوا لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَطْلُبُونَهُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ قَالَ طَلَبُهُمْ إِيَّاهُ نِيَّةٌ .

(ترجمہ) یحییٰ بن یمان نے کہا میں نے سفیان (رحمہ اللہ) کو چالیس سال سے کہتے سنا: آج سے زیادہ طلب حدیث کبھی اتنی افضل نہ تھی۔

لوگوں نے سفیان سے دریافت کیا: لوگ بنا نیت کے حدیث طلب کرتے ہیں کہا: ان کا طلب کرنا ہی نیت ہے۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوى (٧٧٨، ٧٧٩) المحدث الفاصل (٤٠) وجامع بيان العلم (١٣٨٢)۔

370۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طَلَبْنَا هَذَا الْعِلْمَ وَمَا لَنَا فِيهِ كَبِيرُ نِيَّةٍ ثُمَّ رَزَقَ اللّٰهُ بَعْدُ فِيهِ النِّيَّةَ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے فرمایا: ہم نے اس علم کو بلا کسی بڑی نیت کے ڈھونڈا پھر اللہ تعالیٰ نے بعد کو نیت (صالح) عطاء فرمادی۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: المعرفة والتاريخ للفسوى (٧١٢/١) والمحدث الفاصل (٣٩)۔

371۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَقَدْ طَلَبَ أَقْوَامٌ الْعِلْمَ مَا أَرَادُوا بِهِ اللّٰهَ وَلَا مَا عِنْدَهُ قَالَ فَمَا زَالَ بِهِمُ الْعِلْمُ حَتّٰى أَرَادُوا بِهِ اللّٰهَ وَمَا عِنْدَهُ .

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: لوگوں نے علم تلاش کیا حالانکہ وہ اس کے ذریعہ نہ اللہ کا اور نہ جو اللہ (تعالیٰ) کے پاس ہے اس کا ارادہ رکھتے تھے فرمایا: وہ علم حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی نیت خالص ہوگئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور جو اللہ کے پاس ہے اس کی نیت کرلی۔

(**تخريج**) اس روایت میں حسان بن مسلم کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون ہیں باقی رواۃ معروفین وثقات ہیں۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (١٣٨٣) ذكره بدون سند۔

توضیح: ......ان آثار سے ثابت ہوا کہ شروع میں حصول علم کے لئے کوئی مقصد اور نیت نہ بھی ہو تو علم کی روشنی خلوص وللّٰہیت پیدا کردیتی ہے۔ واضح ہو کہ علم سے مرادِ علمِ کتاب وسنت ہے۔

[34]......بَابُ التَّوْبِيخِ لِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ

بغیر خلوص وللّٰہیت کے جو علم تلاش کرے اس پر ملامت کا بیان

372۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ فَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَعَاشَ مَعَهُ النَّاسُ فِيهِ وَرَجُلٌ عَاشَ فِي عِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ مَعَهُ فِيهِ أَحَدٌ وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ فِي عِلْمِهِ وَكَانَ وَبَالًا عَلَيْهِ .

(ترجمہ) ابو مسلم خولانی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: علماء کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ آدمی جو علم میں زندگی بسر کرے اور اسی میں اس کے ساتھ دوسرے لوگ زندگی گزاریں، دوسرا وہ شخص جو خود تو علمی دنیا میں رہے لیکن اس کے ساتھ اور کوئی نہ ہو، تیسرا وہ شخص کہ لوگ اس کے علم سے فائدہ اٹھائیں اور (وہ خود بے عمل ہو) علم اس پر وبال ہوگا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔مزید دیکھئے: المصنف (١٧٥٤٧) حلية الاولياء (١٢١/٥) و(٢/ ٢٨٣)، الجامع لمعمر (٢٠٤٧٢) جامع بيان العلم (١٥٤٦) ۔

373۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:قَالَ مُوْسٰى يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ قَالَ الَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ۔قَالَ يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى قَالَ أَرْضَاهُمْ بِمَا قَسَمْتَ لَهُ۔قَالَ :يَا رَبِّ أَيُّ عِبَادِكَ أَخْشَى لَكَ قَالَ أَعْلَمُهُمْ بِي .

(ترجمہ) عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ دانا وبینا کون ہے؟ فرمایا: وہی جولوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرتا ہے جواپنے نفس کے لئے فیصلہ کرتا ہے،عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: جوسب سے زیادہ اپنی قسمت سے راضی ہو۔عرض کیا: اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ خشیت والا کون ہے فرمایا: جوسب سے زیادہ میرے بارے میں علم والا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن منقطع ہے اور الزهد لابن المبارك (٢٢٣، ٥٣٣) والعلم لأبي خيثمة (٨٦) میں مذکور ہے۔

374۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللّٰهِ يَخْشَى اللّٰهَ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَعَالِمٌ بِاللّٰهِ عَالِمٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ يَخْشَى اللّٰهَ فَذَاكَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ وَعَالِمٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَيْسَ بِعَالِمٍ بِاللّٰهِ لَا يَخْشَى اللّٰهَ فَذَلِكَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ .

(ترجمہ) سفیان (رحمہ اللہ) نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ علماء تین قسم کے ہیں: ایک تو وہ جو اللہ کا علم رکھتا ہے اللہ سے ڈرتا ہے لیکن اللہ کے حکم سے لاعلم ہے۔دوسرا اللہ کو جاننے والا اور اللہ کے حکم کا عالم اللہ سے ڈرتا بھی ہے یہ کامل عالم (دین) ہے، تیسرا اللہ کے حکم کو جاننے والا اللہ کو نہ جانے نہ اس سے ڈرے یہ عالم فاجر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: شعب الايمان (١٩١٩) حلية الاولياء (٢٨٠/٧) جامع بيان العلم (١٥٤٣) الدرالمنثور (٢٥٠/٥) وتفسير ابن كثير (٥٣١/٦)۔

375۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ علم دو طرح کا ہے جو علم دل میں گھر کر جائے یہ علم نافع ہے۔دوسرا علم (جو صرف) زبان تک رہے تو یہ علم ابن آدم پر اللہ کی طرف سے حجت ہے۔

(**تخریج**) یہ اثر حسن بصری پر موقوف ہے اور ان تک سند صحیح ہے۔مزید دیکھئے: المصنف (٢٣٥/١٣)، تاريخ بغداد (٣٤٦/٤) العلل المتناهية (٨٨)۔

فائدہ:......یعنی جو علم صرف زبان تک محدود رہے اور دل میں نہ بیٹھے تو عمل سے قاصر رہے گا اور کوئی فائدہ نہ دے گا اس لئے علم کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہیے۔

376۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا نص کے مثل روایت کی ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے دوسری جگہ یہ روایت نہیں مل سکی نیز مذکورہ بالا تخریج دیکھئے۔

377۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَلَّمُوْا تَعَلَّمُوْا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوْا .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: علم سیکھو علم سیکھو اور جب علم حاصل کر لو تو عمل کرو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں یزید بن ابی زیاد ضعیف ہیں دیکھئے: المصنف (۱۳/۲۹۴) (۱۶۳۹۴) اقتضاء العلم والعمل للخطيب (۱۰) جامع بيان العلم (۱۲۶۶) حلية الأولياء (۱۳۱/۱) سب نے اسی طریق سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

378۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْمَعِيلَ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِأَرْبَعٍ دَخَلَ النَّارَ أَوْ نَحْوَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَوْ لِيَأْخُذَ بِهِ مِنَ الْأُمَرَاءِ .

(ترجمہ) عبداللہ مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جس نے چار چیزوں کے لئے علم طلب کیا وہ جہنم میں چلا گیا۔ یا اسی طرح کا جملہ کہا (وہ چیزیں یہ ہیں)

(۱) تاکہ اس علم کے ذریعہ علماء پر گھمنڈ کرے (۲) یا بے وقوف جاہلوں سے اس کے ذریعہ تکرار کرے، لڑے (۳) یا اس کے ذریعہ لوگوں کے (دل) چہرے اپنی طرف موڑ لے۔ (۴) یا اس علم کے ذریعہ امراء سے کچھ حاصل کرے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف اور ابن مسعود پر موقوف ہے دیکھئے: المطالب العاليه (۳۰۲۸) و اثر رقم (۳۸۵،۳۸۴) اس کے شواہد مجمع الزوائد (۸۷۵) میں موجود ہیں۔

379۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ بَلَغَنِي أَنَّهُ مِنْ كَلَامِ عِيسَى تَعْمَلُوْنَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُوْنَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَإِنَّكُمْ عُلَمَاءَ السَّوْءِ الْأَجْرَ تَأْخُذُوْنَ وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَطْلُبَ عَمَلَهُ وَتُوشِكُوْنَ أَنْ تَخْرُجُوْا مِنَ الدُّنْيَا الْعَرِيضَةِ إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِيقِهِ اللَّهُ نَهَاكُمْ عَنِ الْخَطَايَا كَمَا أَمَرَكُمْ

بِـالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ سَخِطَ رِزْقَهُ وَاحْتَقَرَ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنِ اتَّهَمَ اللَّهَ فِيمَا قَضَى لَهُ فَلَيْسَ يَرْضَى شَيْئًا أَصَابَهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ دُنْيَاهُ آثَرُ عِنْدَهُ مِنْ آخِرَتِهِ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا أَفْضَلُ رَغْبَةً كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ مَصِيرُهُ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَشْهَى إِلَيْهِ أَوْ قَالَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يَطْلُبُ الْكَلَامَ لِيُخْبِرَ بِهِ وَلَا يَطْلُبُهُ لِيَعْمَلَ بِهِ.

(ترجمہ) ہشام دستوائی کے شاگرد نے کہا: میں نے کسی کتاب میں پڑھا مجھے خبر ملی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے: تم دنیا کے لئے کام کرتے ہو اور تم کو اس دنیا میں بنا عمل کے رزق مہیا کیا جاتا ہے۔ اور تم آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے ہو حالانکہ آخرت میں تم کو عمل کے عوض ہی رزق دیا جائے گا۔ علمائے سوء تمہاری خرابی ہو اجرت لے لیتے ہو اور عمل ضائع کر دیتے ہو قریب ہے کہ رب (العمل) اپنا کام طلب کر لے اور تم قریب ہے کہ اس وسیع دنیا سے نکل کر اندھیری اور تنگ قبر کی طرف چلے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ تم کو گناہوں سے منع کرتا ہے جس طرح تم کو صلاۃ وصیام کا حکم دیتا ہے۔ وہ آدمی کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جو اپنے رزق سے ناراض اور اپنے مقام کو حقیر جانے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے ہے، وہ آدمی کیسے اہل علم میں سے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جو فیصلہ کر دیا ہے اس پر اللہ کو الزام دے اور جو چیز اللہ کی طرف سے اسے ملی اس پر راضی نہ ہو، وہ آدمی کیسے اہل علم میں سے ہوگا جس کے نزدیک اس کی دنیا آخرت سے زیادہ راجح ہو اور وہ دنیا کی زیادہ رغبت رکھے۔

وہ آدمی کیسے علماء میں سے ہوگا جس کا ٹھکانہ آخرت ہو لیکن وہ دنیا کی طرف متوجہ رہے اور جو (چیز) اسے نقصان دے اس کی زیادہ خواہش رکھے یا جو اس کو نفع دے اس سے زیادہ محبوب ہو، وہ کیسے اہل علم میں سے ہوگا جو علم طلب کرے تاکہ اس کو عام کرے اور عمل کے لئے علم طلب نہ کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں اعضال ہے۔ دیکھئے: حلية الاولياء (٢٧٩/٦)، الزهد لأحمد (٧٥)۔

380۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَعَلَّمُوهُ لِتَتَجَمَّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ إِنْ طَالَ بِكُمْ عُمُرٌ أَنْ يَتَجَمَّلَ ذُو الْعِلْمِ بِعِلْمِهِ كَمَا يَتَجَمَّلُ ذُو الْبَزَّةِ بِبَزَّتِهِ.

(ترجمہ) حبیب بن عبید نے کہا: کہا جاتا ہے علم سیکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ اور علم اس لئے نہ حاصل کرو کہ اس سے زیب وزینت حاصل کرو اگر تمہاری عمر دراز ہو تو قریب ہے (کہ تم دیکھو) عالم اپنے علم سے خوبصورتی حاصل کرے گا جس طرح پارچہ فروش پارچے (کپڑے) سے زیب وزینت حاصل کرتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: الزهد لأحمد(ص: ٣٨٦)و الزهد لابن المبارك (١٣٤٥) وحلية الاولياء(١٠٢/٦)۔

381۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ .

(ترجمہ) احوص بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: شر (برائی) کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے بارے میں مجھ سے سوال کرو تین بار اسی طرح فرمایا پھر فرمایا: خبردار سب سے بڑی برائی اور شر علماء کا شر ہے اور سب سے بڑی بھلائی علماء کی بھلائی ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں کئی علتیں ہیں مرسل بھی ہے اور کسی محدث نے اسے روایت نہیں کیا۔

382۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا بِهِ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عِيسَى قَالَ:سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَ يَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ مَنِ اجْتَمَعَتْ فِيهِ خَصْلَتَانِ الْعَقْلُ وَالنُّسُكُ فَإِنْ كَانَ نَاسِكًا وَلَمْ يَكُنْ عَاقِلًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا الْعُقَلَاءُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَإِنْ كَانَ عَاقِلًا وَلَمْ يَكُنْ نَاسِكًا قَالَ هَذَا أَمْرٌ لَا يَنَالُهُ إِلَّا النُّسَّاكُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ يَكُونَ يَطْلُبُهُ الْيَوْمَ مَنْ لَيْسَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَا عَقْلٌ وَلَا نُسُكٌ .

(ترجمہ) عیسیٰ نے کہا میں نے شعبی (رحمہ اللہ) کو کہتے سنا: اس علم کو وہی شخص طلب کرے گا جس میں دو خصلتیں ہونگی: عقل اور عبادت اگر عبادت گذار ہوگا اور عاقل نہ ہوگا تو کہے گا اس (علم) کو صرف عاقل لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں اور اس کی طلب چھوڑ دے گا۔

اور اگر سمجھ دار (عاقل) ہوگا عبادت گزار نہیں تو کہے گا اس چیز کو تو عبادت گزار ہی حاصل کر سکتے ہیں لہٰذا اس (علم) کی طلب چھوڑ دے گا۔

امام شعبی نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ آج جو علم کی تلاش میں ہیں ان میں دونوں میں سے ایک چیز بھی نہ ہو نہ عقل مندی اور نہ عبادت گذاری۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے ابن ابی الدنیا نے اسے العقل وفضله (٥١) میں اور بیہقی نے شعب الإيمان (١٨٠١) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

384۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ زَعَمَ لِي سُفْيَانُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى يَتَعَبَّدَ قَبْلَ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

(ترجمہ) ابوعاصم نے کہا کہ سفیان نے اپنا عندیہ بتاتے ہوئے فرمایا: آدمی پہلے چالیس سال تک عبادت کرتا تھا پھر علم کی

طلب وتلاش میں نکلتا تھا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: المحدث الفاصل (٥١)۔

توضیح:......ابوعاصم ضحاک بن مخلد ہیں۔(رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال بعد نبوت ملی)۔

384۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَلِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ.

(ترجمہ) مکحول (رحمہ اللہ) نے فرمایا جوعلم کو اس لئے طلب کرے کہ اس کے ذریعہ جاہل وبے وقوفوں سے جھگڑا وتکرار کرے، اور علماء سے اس پر فخر کرے، اور لوگوں کے دل اس کے ذریعے اپنی طرف موڑ لے تو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔

(**تخریج**) اس قول کے رواۃ ثقات ہیں۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (٦١٧٧) جامع بیان العلم (١١٣٢) لیکن یہ موقوف ہے۔

385۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُقْبِلَ بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ.

(ترجمہ) مکحول نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے علم اس لئے طلب کیا کہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرے سفہاء سے تکرار کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کے دل اپنی طرف متوجہ کرنا چاہے اللہ تعالی اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کے رجال ثقات ہیں اور مرسل روایت ہے لیکن صحیح ابن حبان (٧٧) میں اس کا شاہد موجود ہے۔مزید دیکھئے: ابن ماجه (٢٥٤) مستدرك الحاكم (٨٦/١)، ترمذی ٢٦٥٦، واسناده ضعيف لیکن ان شواہد سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے اور حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔

386۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا يُحْفَظُ حَدِيثُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: آدمی کی بات اس کے خلوص نیت کے بمقدار یاد رکھی جاتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے وانفرد به الدارمی۔

387۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي لَأَحْسَبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَانَ يَعْلَمُهُ لِلْخَطِيئَةِ كَانَ يَعْمَلُهَا.

(ترجمہ) قاسم نے کہا عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے کہا: میرے خیال میں آدمی جوعلم رکھتا ہے پھر جو گناہ کرتا ہے اس کی وجہ سے علم کو بھول جاتا ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: العلم لأبی خیثمه (۱۳۲) الزهدلابن المبارك(۸۳) الزهد لوكيع (۲٦۹) الزهدلأحمد: (ص ۱۹۵،۱۹٦)، حلية الأولياء (۱۳۱/۱) جامع بيان العلم (۱۱۹۵)۔

388۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِتُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ تُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زُهْدًا فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا يُعَلِّمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِعَذَابٍ فَيُصِيبَكَ مَعَهُمْ.

(ترجمہ) شہر بن حوشب نے کہا ہمیں یہ بات ملی (پہنچی) ہے کہ لقمان حکیم اپنے بیٹے سے کہتے تھے: بیٹے! علم اس لئے نہ سیکھو کہ اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرو یا سفہاء سے تکرار کرو یا اس کے ذریعہ مجلسوں میں ریا کاری کرو، اور علم کو بے رغبتی سے اور جہالت میں رغبت سے نہ چھوڑو۔

اے بیٹے! دیکھ بھال کر مجالس اختیار کرو، پس جب تم کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ کیونکہ اگر تم عالم ہو گے تو تمہارا علم تمہیں نفع دے گا اور اگر جاہل ہو گے تو وہ لوگ تمہیں سکھائیں گے اور ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر فرمائے تو تم کو بھی اس رحمت سے حصہ مل جائے۔

اور اگر تم ایسی جماعت کو دیکھو جو اللہ کے ذکر سے غافل ہیں تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم نفع نہ دیگا اور اگر تم جاہل ہو تو وہ تمہاری بے چارگی اور بڑھادیں گے اور ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب ڈال دے اور تمہیں بھی اس کا مزہ چکھنا پڑ جائے۔

(**تخریج**) یہ روایت موقوف ہے اور شہر بن حوشب تک سند حسن ہے اس کو ابن عبدالبر نے جامع بيان العلم (٦٧٨) میں ذکر کیا ہے اور اسی کے ہم معنی امام احمد نے الزهد (۱۵۳/۱) میں اور انہیں کی سند سے ابونعیم نے حلية (۵۵/۹) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے رقم (۳۹۲)۔

389۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ لَا تُحَدِّثِ الْبَاطِلَ الْحُكَمَاءَ فَيَمْقُتُوكَ وَلَا تُحَدِّثِ الْحِكْمَةَ لِلسُّفَهَاءِ فَيُكَذِّبُوكَ وَلَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ أَهْلَهُ فَتَأْثَمَ وَلَا تَضَعْهُ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ إِنَّ عَلَيْكَ فِي عِلْمِكَ حَقًّا كَمَا أَنَّ عَلَيْكَ فِي مَالِكَ حَقًّا.

(ترجمہ) کثیر بن مرہ نے کہا: باطل کو حکماء (دانشمندوں) سے بیان نہ کرو وہ تم سے نفرت کرنے لگیں گے، اور حکمت کی بات سفہاء (بے وقوفوں) سے نہ کہو وہ تمہیں جھٹلا دیں گے، علم کے اہل لوگوں سے علم کو نہ چھپاؤ تم گنہگار ہوگے اور نا اہل لوگوں کو علم نہ سکھاؤ وہ تم کو جاہل سمجھیں گے، تمہارے علم کا تمہارے اوپر حق ہے جس طرح سے تمہارے مال میں تمہارا حق ہے۔

(تخریج) اس کی سند صحیح ہے اور یہ کثیر بن مرۃ کا قول ہے۔ دیکھئے: الزهد لأحمد (٣٨٦) المحدث الفاصل (٨٠٤) الجامع لأخلاق الراوى (٧٩٠)۔

390۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّ أَبَا فَرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ لَا تَمْنَعِ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ فَتَأْثَمَ وَلَا تَنْشُرْهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ فَتُجَهَّلَ وَكُنْ طَبِيبًا رَفِيقًا يَضَعُ دَوَائَهُ حَيْثُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفَعُ.

(ترجمہ) ابوفروہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کہا کرتے تھے: علم کے اہل سے علم نہ روکو کیونکہ تم گنہگار ہوگے، اور نا اہل لوگوں میں علم نہ پھیلاؤ کہ تم کو جاہل بنایا جائے، نرم خو طبیب بنو جو دوا کو ایسی جگہ رکھتا ہے جہاں وہ فائدہ دے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں لیکن جامع بيان العلم (٦٩٧) میں اس کا تابع موجود ہے نیز دیکھئے: المحدث الفاصل (٨٠٨) وحلية الأولياء (٧/٢٧٣)۔

391۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ لَا تُطْعِمْ طَعَامَكَ مَنْ لَا يَشْتَهِيهِ.

(ترجمہ) مطرف نے کہا: اپنا کھانا ایسے آدمی کو نہ کھلاؤ جس کو اس کی اشتہاء نہ ہو۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٨٤٣) الجامع لأخلاق الراوى (٧٣٨)۔

392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَعَلَّمِ الْعِلْمَ لِتُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ تُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَتُرَائِيَ بِهِ فِي الْمَجَالِسِ وَلَا تَتْرُكِ الْعِلْمَ زَهَادَةً فِيهِ وَرَغْبَةً فِي الْجَهَالَةِ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِرَحْمَتِهِ فَيُصِيبَكَ بِهَا مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ إِنْ تَكُنْ عَالِمًا لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا زَادُوكَ غَيًّا أَوْ عِيًّا وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ بِسَخَطٍ فَيُصِيبَكَ بِهِ مَعَهُمْ.

(ترجمہ) داؤد بن سابور نے شہر بن حوشب کو کہتے سنا: لقمان (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے علم! اس لئے نہ سیکھو کہ اس کے ذریعہ ریا کاری کرو علم سے بے رغبتی اور جہالت میں رغبت کرتے ہوئے علم کو نہ چھوڑو، اور جب تم کسی جماعت کو دیکھو جو اللہ کو یاد کرتی ہے تو ان کے ساتھ بیٹھو، اگر تم علم والے ہو گے تو تمہارا علم تمہیں فائدہ دے گا، اور اگر جاہل ہو گے تو وہ تمہیں آگاہ کریں گے اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر ڈالے اور ان کے ساتھ تمہیں بھی اس سے کچھ حصہ نصیب ہو جائے۔

اور اگر تم ایسی جماعت کو دیکھو جو اللہ کے ذکر سے غافل ہیں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ تمہارے پاس علم ہو تو بھی تمہارا علم فائدہ نہ دے گا اور اگر جاہل ہو تو وہ تمہاری گمراہی یا بیچارگی میں اضافہ ہی کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو کر ناراض ہو تو تم بھی اس ناراضگی میں شامل ہو۔

(**تخریج**) شہر بن حوشب تک اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن موقوف بلکہ معضل ہے۔ دیکھئے: الزهد لابن المبارك (۹۵۲) حلية الأولياء (۶/۶۲) جامع بيان العلم (۶۷۹) نیز دیکھئے: اثر رقم (۳۸۸)۔

393۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ اعْمَلُوا بِهِ فَإِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهُ عَمَلَهُ وَسَيَكُونُ أَقْوَامٌ يَحْمِلُونَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ وَتُخَالِفُ سَرِيرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ يَجْلِسُونَ حِلَقًا فَيُبَاهِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلَى جَلِيسِهِ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى غَيْرِهِ وَيَدَعَهُ أُولَئِكَ لَا تَصْعَدُ أَعْمَالُهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے علم کے حاصل کرنے والو! اس پر عمل کرو بیشک عالم وہی ہے جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا اور اس کے علم و عمل میں موافقت ہو عنقریب ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو علم کے حامل ہوں گے لیکن وہ علم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا ان کا عمل ان کے علم کے خلاف ہوگا اور ان کا اندرونی معاملہ ظاہر کے خلاف ہوتا ہے حلقوں میں بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں یہاں تک کہ آدمی اپنے ہمنشین سے بھی اگر وہ اس کو چھوڑ کر کسی اور کے پاس بیٹھے تو ناراض ہو جاتا ہے یہ لوگ ایسے ہیں جن کے اعمال ان کی مجالس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ کر جاتے ہی نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت میں بشر بن سلمہ منکر الحدیث ہیں، ثویر بن فاختہ ضعیف یحییٰ بن جعدہ غیر معروف ہیں لہذا یہ اثر ضعیف ہے گرچہ اقتضاء العلم (۹) والجامع لأخلاق الراوی (۳۲۱) میں یہ اثر موجود ہے۔

394۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ.

(ترجمہ) مسروق (رحمہ اللہ) نے کہا: آدمی کے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر گھمنڈ کرے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے اثر نمبر (۳۲۲)۔

توضیح: ......یعنی آدمی عالم ہو کر اللہ سے ڈرتا ہے اور جاہل اپنے علم پر گھمنڈ کرتا ہے۔

395۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ لَوْ

أَنَّ أَدْنَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ عِلْمًا أَخَذَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ بِعِلْمِهِ لَرَشَدَتْ تِلْكَ الْأُمَّةُ.

(ترجمہ) معاویہ بن قرۃ (رحمہ اللہ) نے فرمایا: دیگر امم میں سے کوئی بھی امت اگر اس امت کے ادنی عالم کی پیروی کرے تو وہ امت ہدایت یافتہ ہو جائے۔

(تخریج) اس قول کی سند حسن ہے مگر کسی مرجع میں نہیں مل سکی۔

396- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُصِيبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُوْنُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الْآخِرَةِ.

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: اگر آدمی کو علم کا باب حاصل ہو اور وہ اس پر عمل کرے تو یہ اس کے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اگر دنیا اس کے پاس ہو تو اُسے آخرت کے لئے رکھ چھوڑے۔

(تخریج) اس قول کی تخریج آگے آرہی ہے نیز دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (١٧٠٥٠) جامع بیان العلم (٣١٥،٢٧٣)۔

397- قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَبَ الْعِلْمَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ يُرَى ذَلِكَ فِي بَصَرِهِ وَتَخَشُّعِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَصِلَتِهِ وَزُهْدِهِ.

(ترجمہ) حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: (اسلاف میں سے) جب آدمی علم طلب کرتا تھا تو اس کی آنکھ، خشوع، زبان، ہاتھ، نماز اور زہد میں اس کا اثر دیکھا جاتا تھا۔

(تخریج) دیکھئے: الزهد لابن المبارك(٧٩) جامع بیان العلم (٣١٥) والزهد لأحمد (ص: ٢٦١)

398- قَالَ وقَالَ مُحَمَّدٌ انْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّمَا هُوَ دِيْنُكُمْ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے فرمایا: یہ حدیث کس سے لیتے ہو دیکھ لو، اس لئے کہ یہی تمہارا دین ہے۔

(تخریج) یہ تینوں اثر ایک سند سے صحیح اور محمد بن سیرین کے اقوال ہیں امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں باب باندھا ہے باب بیان أن الاسناد من الدین، نیز خطیب نے اس اثر کو الفقیه(٢/٩٦) ابو نعیم نے الحلیة (٢/٢٧٨) والخطیب نے الکفایه(ص ١٢١) میں ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھئے: العلل المتناهیه (١٨٨) ، کشف الخفا (٧٩٦) وغیرها۔

399- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَازْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا.

(ترجمہ) بشر بن حکم نے خبر دی کہ میں نے سفیان (رحمہ اللہ) کو کہتے ہوئے سنا جس بندے نے علم میں اضافے کے ساتھ دنیا میں رغبت زیادہ کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوری میں اضافہ کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کہیں مل نہ سکی۔

400- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ازْدَادَ عَبْدٌ بِاللّٰهِ عِلْمًا إِلَّا ازْدَادَ النَّاسُ مِنْهُ قُرْبًا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) حسان نے کہا جس بندے نے علم الٰہی میں جتنی پیش قدمی کی اللہ کی رحمت سے لوگ اس سے اتنے ہی زیادہ قریب ہوں گے۔

(**تخریج**) ابوالمغیرۃ کا نام عبدالقدوس بن الحجاج ہے اوراس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (٦/ ٧٤) وجامع بيان العلم (١٥٠٨)۔

401- وَقَالَ فِي حَدِيْثٍ أَخَرُ مَا ازْدَادُ عَبْدَ عِلْمَا اِلَّا ازْدَادَ قَصْدًا، وَلَا قَلَّدَاللّٰهُ عَبْدًا قِلَادَةٌ خَيْرًا مِنْ سَكِيْنَةٌ .

(ترجمہ) اورحسان نے دوسری حدیث میں کہا: کوئی بندہ علم میں جتنی ترقی واضافہ کرتا ہے قصد وارادہ میں صحیح ہوجاتا ہے اوراللہ تعالیٰ نے کسی بندے کوسکون واطمینان سے بہتر کوئی قلادہ نہیں پہنایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح کہیں اورنہیں مل سکی، لیکن الحلية (١٢٣/٥) والزهد لابن مبارك (١٧٨) میں اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔

402- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ:إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبْ فَاطْلُبْ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ فَغَابَ عَنْهُ أَيْضًا زَمَانًا ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبْ اطْلُبِ الْعِلْمَ فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ قَالَ إِذًا لَمْ أَلُمْ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدْ الَّذِي يَمْدَحُنِي . قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ؟ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ إِذًا لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ .

(ترجمہ) عمیرہ نے کہا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤعلم حاصل کرو، لڑکا نکلا اور غائب ہوگیا پھر جب واپس آیا توباپ سے کچھ احادیث بیان کیں، باپ نے کہا جاؤ بیٹے (ابھی اور) علم تلاش کرو کچھ زمانے تک وہ غائب رہا پھر کچھ کتاب کاغذ لے کرواپس آیا اوراپنے باپ کو پڑھ کر سنائیں، توباپ نے اس سے کہا: یہ سفیدی میں سیاہی ہے ابھی جاؤ اورعلم سیکھو چنانچہ وہ پھران کے پاس سے غائب ہوکر چلا گیا، پھرواپس آیا تواپنے والد سے کہا: اباجان! اب آپ جوچاہیں مجھ سے سوال کرلیں، اس کے باپ نے کہا: اگرتم کسی آدمی کے پاس سے گزرو جوتمہاری مدح سرائی کرتا ہے اوردوسرا آدمی تمہاری عیب جوئی کرتا ہے توتمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ لڑکے نے جواب دیا ایسی صورت میں جوعیب جوئی

کرے نہ اس کو ملامت کروں گا اور جو مدح سرائی کرتا ہے نہ اس کی تعریف کروں گا۔

باپ نے کہا: اگر تم نے کوئی ورق دیکھا تو کیا کروگے؟ ابوشریح نے کہا پتہ نہیں یہ کہا کہ سونے کا ورق یا یہ کہا کہ چاندی کا ورق دیکھوتو کیا کروگے؟ اس نے کہا: نہ میں اسے اٹھاؤں گا اور نہ اس کے قریب جاؤں گا۔ باپ نے کہا: جاؤ اب تم عالم بن گئے۔

(**تخریج**) عمیرہ: ابن ابی ناجیۃ ہیں اس روایت کی سند صحیح ہے وانفرد بہ الدارمی۔

403۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنِ السَّكَنِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْحِكْمَةِ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي الْحِكْمَةِ كُلَّهُ وَتُشَرِّفُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْعَبْدَ عَلَى الْحُرِّ وَتَزِيدُ السَّيِّدَ سُؤْدُدًا وَتُجْلِسُ الْفَقِيرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ.

(ترجمہ) سکن بن عمیر نے کہا: میں نے وہب بن منبہ (رحمہ اللہ) کو کہتے سنا ہے: بیٹے! حکمت ودانائی کو لازم پکڑو بیشک تمام تر بھلائی حکمت میں ہے جو حکمت چھوٹے کو بڑے پر اور غلام کو آزاد پر شرف دلاتی ہے۔ اور مالک کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے اور فقیر کو شاہوں کے مقام پر بٹھاتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (٦٢٥، ٦٢٦)۔

404۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَمَا نَحْنُ لَوْلَا كَلِمَاتُ الْعُلَمَاءِ؟

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر علماء کے ارشادات نہ ہوتے تو ہم کچھ نہیں ہوتے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں بقیہ مدلس ہیں اور عتبہ بن ابی حکیم نے ابودرداء کو نہیں پایا لیکن اس کو خطیب نے الفقیہ (١٤١) میں صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

توضیح: ......ان تمام آثار واقوال میں علم وحکمت اور دانائی کی باتیں ہیں، نیز ان میں علم حاصل کرنے، اور علم کے ساتھ عمل، اور حصول علم میں خلوص وللّٰہیت کی ترغیب ہے۔

[35]......بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ وَالْخُصُومَةِ

اہل ہوس بدعتی اور متکلمین سے بچنے کا بیان

405۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوهُمْ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَغْمِسُوكُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ أَوْ يَلْبِسُوا عَلَيْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ.

(ترجمہ) ابوقلابہ نے کہا: خواہشات کے بندوں (اہل ہوس) کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے تکرار کرو کیونکہ میں تم کو ان سے محفوظ نہیں سمجھتا کہ وہ تمہیں گمراہی میں ڈبودیں گے یا جس چیز کی تم معرفت رکھتے ہو اس میں بھی خلط ملط کردیں گے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور یہ روایت ابانہ (٣٦٣) طبقات ابن سعد (١٣٤/٧) وشرح أصول اعتقاد

اهل السنه (٢٤٣) میں اسی سند سے مروی ہے نیز ابانه (٦١٠) البدع لابن وضاح (١٣٢) الشريعه (ص: ٦٧) میں دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

406- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ جَلَسْتُ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ لِي أَلَمْ أَرَكَ جَلَسْتَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ لَا تُجَالِسَنَّهُ.

(ترجمہ) ایوب نے کہا: سعید بن جبیر نے مجھے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے دیکھا تو مجھ سے کہا: کیا میں نے تمہیں طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے نہیں دیکھا؟ تم (ہرگز) ان کے پاس نہ بیٹھو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: البدع (١٤٥) والإبانه (٤١٣)۔

فائدہ: ......سعید بن جبیر نے اس لئے طلق بن حبیب کے پاس بیٹھنے سے منع کیا کیونکہ وہ مرجئہ میں سے تھے اور انہوں نے دین میں نئی باتیں ایجاد کر لی تھیں۔ کلام اور فلسفہ میں ٹامک ٹوئیاں مارتے تھے۔

407- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: کہ فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے بدعت ایجاد کی ہے اگر اس نے ایسا کیا ہے تو میرا سلام اُسے نہ کہنا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن یہ اثر کہیں اور نہیں مل سکی۔

ابوعاصم کا نام: ضحاک بن مخلد اور ابوصخر: حمید بن زیاد ہیں۔

408- أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَرَى غِيبَةً لِلْمُبْتَدِعِ.

(ترجمہ) اعمش نے کہا ابراہیم (نخعی) بدعتی کے بارے میں کچھ کہنے کو غیبت میں شمار نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں لیکن عبدالرحمٰن بن مغراء کی اعمش سے روایت میں کلام ہے نیز شرح اصول اعتقاد أهل السنه (٢٧٦) میں لالکائی نے اِسے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

409- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْهَوَى لِأَنَّهُ يَهْوِي بِصَاحِبِهِ.

(ترجمہ) امام شعبی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: خواہش نفس کا نام ''ھوی'' اس لئے رکھا گیا کیونکہ وہ صاحب ھوی کو لے کر (جہنم میں) گرتی چلی جاتی ہے۔

توضیح: ......ھوی یہوی کے معنی گرنے کے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند محمد بن حمید کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: شرح اصول (۲۲۹) حلیة الأولیاء (۳/۳۲۰)۔

410۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فَإِنَّهَا سَاعَةُ جَهْلِ الْعَالِمِ وَبِهَا يَبْتَغِي الشَّيْطَانُ زَلَّتَهُ.

(ترجمہ) محمد بن واسع نے کہا کہ مسلم بن یسار فرماتے تھے اپنے کو مراء (دکھاوے) سے بچاؤ کیونکہ یہ عالم کی نادانی کی گھڑی ہوتی ہے اور شیطان ایسی لغزش کی تلاش میں رہتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الشریعة (ص: ٦١)، الحلیة (٢/٢٩٤)، الإبانة (٥٤٧، ٥٤٨)
اس روایت کی سند میں عفان: ابن مسلم ہیں۔

411۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا لَتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ. قَالَ: فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى؟ قَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَا عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيُحَرِّفَانِهَا فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِي قَلْبِي.

(ترجمہ) اسماء بن عبید نے کہا کہ اہل ہوس (متکلمین وفلاسفہ) میں سے دو آدمی ابن سیرین (رحمہ اللہ) کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابوبکر! ہم آپ کے لئے حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: نہیں (اس کی ضرورت نہیں) انہوں نے کہا: پھر ہم آپ کو قرآن پاک کی کوئی آیت سناتے ہیں؟ فرمایا نہیں، یا تم میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں خود چلا جاؤں گا۔ راوی نے کہا: لہٰذا وہ دونوں نکل گئے اہل مجلس میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر! کیا برائی تھی اگر وہ قرآن پاک کی کوئی آیت سنا دیتے؟ فرمایا: مجھے ڈر تھا کہ وہ کوئی آیت سنائیں اور اس میں تحریف کر دیں اور وہ میرے دل میں بیٹھ جائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانه (٣٩٨) شرح أصول (٢٤٢) الشریعه (ص: ٦٤)، والبدع (١٥٠)۔

412۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ قَالَ لِأَيُّوبَ يَا أَبَابَكْرٍ أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلَّى وَهُوَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَأَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنَى.

(ترجمہ) سلام بن ابی مطیع سے مروی ہے کہ اھل الأھواء (بدعتیوں) میں سے ایک آدمی نے ایوب (السختیانی رحمہ اللہ) سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں راوی نے کہا: ایوب نے پیٹھ پھیر لی اور انگلی سے اشارہ کیا کہ آدھی بات بھی نہیں۔ سعید بن عامر نے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانه (٤٠٢) شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٢٩١) الحلية (٩/٣)۔

413۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَزِيشَانْ . أى من أهل الأهواء .

(ترجمہ) کلثوم بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا توانہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب ان سے اس (اعراض) کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: یہ انہیں میں سے ہے (یعنی بدعتی ہے)

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے وانفرد بہ الدارمی۔

توضیح:...... یہ کلمہ فارسی زبان کا ہے جس کے معنی ہیں۔ انہیں (یعنی بدعتیوں) میں سے ہے۔

414۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا تُجَالِسُوْا أَصْحَابَ الْخُصُوْمَاتِ فَإِنَّهُمُ الَّذِينَ يَخُوْضُوْنَ فِي آيَاتِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) ابوجعفر محمد بن علی سے مروی ہے انہوں نے کہا اھل کلام (منطق وفلسفہ والے) کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں کلام کرتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں۔ دیکھئے: الإبانة (٣٨٣، ٤٠٥، ٥٤٣، ٨٠٨)۔

415۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالَا لَا تُجَالِسُوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ وَلَا تُجَادِلُوْهُمْ وَلَا تَسْمَعُوْا مِنْهُمْ .

(ترجمہ) حسن اور محمد بن سیرین (رحمہما اللہ) نے فرمایا: اہل کلام کے ساتھ نہ بیٹھو نہ ان سے بحث مباحثہ کرو اور نہ ان سے سماع کرو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانة (٣٩٥، ٤٥٨) جامع بيان العلم (١٨٠٣) شرح اعتقاد أهل السنة (٢٤٠)۔

416۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أُمِّيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ الْأَهْوَاءِ لِأَنَّهُمْ يَهْوُونَ فِي النَّارِ .

(ترجمہ) امام شعبی نے فرمایا: ہوی وہوس اور نفس کے بندے یہ اس لئے نام زد کئے گئے کیونکہ یہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند حسن ہے احمد سے مراد احمد بن عبداللہ بن یونس اور امی: ابن ربیعہ ہیں اس روایت کو لالکائی نے

شرح اصول اعتقاد أهل السنة (٢٢٩) میں ذکر کیا ہے نیز اس معنی کی روایت (۴۰۹) میں گذر چکی ہے۔

توضیح: ......الأهواء: هوی کی جمع ہے اور هوی یهوی کے معنی نیچے گرنا پس اصحاب الاهواء خواہش نفس کے سامنے گر جاتے ہیں اور اسی طرح جہنم میں گر جائیں گے جیسا کہ مثل مشہور ہے الجزاء من جنس العمل (جیسی کرنی ویسی بھرنی)۔

ان تمام آثار سے یہ ثابت ہوا کہ اہل بدعت، فلسفی، نفس پرست خواہشات کے اسیر لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا چاہیے اور نہ ان کی بات سننی چاہیے۔

[36]......بَاب التَّسْوِيَةِ فِي الْعِلْمِ
علم میں مساوات و برابری کا بیان

417۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ عِنْدَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ طَاوُسٍ وَهُوَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ.

(ترجمہ) ابراہیم بن میسرہ نے کہا میں نے لوگوں میں سے کسی کو امام طاؤس (رحمہ اللہ) کے علاوہ ایسا نہیں دیکھا جس کے نزدیک شریف و کمین برابر ہوں۔ (ابراہیم) ابن میسرہ اس پر قسم کھاتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (١٦/٤)۔

418۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَكْرَهُ كِتَابَةَ الْعِلْمِ حَتَّى أَكْرَهَنَا عَلَيْهِ السُّلْطَانُ فَكَرِهْنَا أَنْ نَمْنَعَهُ أَحَدًا.

(ترجمہ) امام زہری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: ہم علم کو لکھنا ناپسند کرتے تھے لیکن سلطان نے ہمیں اس پر مجبور کر دیا اور اب ہم کتابت علم سے کسی کو روکنا ناپسند کرتے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (٤٣٩، ١٠٩٦) مصنف عبدالرزاق (٢٠٤٨٦) تقييد العلم للخطيب (ص ١٠٧)، المعرفة والتاريخ للفسوى (٦٣٣/١)۔

419۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَلَّمُوا مُحَمَّدًا فِي رَجُلٍ يَعْنِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنَ الزِّنْجِ لَكَانَ عِنْدِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا سَوَاءً.

(ترجمہ) عبداللہ بن عون (رحمہ اللہ) نے بیان کیا کہ لوگوں نے محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) سے ایک آدمی کے بارے میں عرض کیا کہ وہ (خصوصیت کے ساتھ) اس کو حدیث کا درس دیں، تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ آدمی حبشی ہو تب بھی وہ اور (میرا بیٹا) عبداللہ بن محمد اس سلسلے میں برابر ہیں۔ (یعنی قدر و منزلت میں)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے لیکن امام دارمی کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔

420۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ سَأَلَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ طَاوُسًا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ذَلِكَ أَهْوَنُ لَهُ عَلَيَّ .

(ترجمہ) صلت بن راشد نے کہا: سلم بن قتیبہ نے کسی مسئلہ میں طاؤس (رحمہ اللہ) سے سوال کیا جس کا انہوں نے جواب نہیں دیا عرض کیا گیا یہ سلم بن قتیبہ ہیں، فرمایا یہ اور بھی میرے اوپر آسان ہے۔یعنی بڑے چھوٹے علم کے سلسلے میں سب برابر ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کسی اور مرجع ومصدر میں نہیں مل سکی۔اس میں سلم بن قتیبہ الباہلی کا ذکر ہے جو امیر بصرہ تھے جنہیں خلیفہ المنصور نے معزول کردیا تھا اور وہ بڑے رعب ودبدبہ کے مالک تھے۔دیکھئے: الکامل لابن اثیر(۱۰٦/٤)۔

[37].....بَاب فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ
علمائے کرام کی تعظیم وتوقیر کا بیان

421۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ مَا خِفْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَخَافَةَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ .

(ترجمہ) حبیب بن صالح نے فرمایا: لوگوں میں خالد بن معدان سے زیادہ کسی سے میں نے خوف نہیں کھایا۔(یعنی ان کے علم کی وجہ سے رعب طاری رہتا تھا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے بقیہ مدلس ہیں لیکن حدثنی سے تصریح کی ہے لہٰذا درست ہے۔

422۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا نَهَابُ إِبْرَاهِيمَ هَيْبَةَ الْأَمِيرِ .

(ترجمہ) مغیرہ بن مقسم نے کہا ہم ابراہیم (نخعی) سے امیر وگورنر کی طرح ڈرتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: المعرفة للفسوی(۲/ ٦۰٤)، الجامع لأخلاق الراوی (۲۹۷)۔

423۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاسْتَعَدْتُهُ فَقَالَ لِي مَا كُلَّ سَاعَةٍ أَحْلُبُ فَأُشْرَبُ .

(ترجمہ) ایوب (السختیانی) نے کہا: سعید بن جبیر نے ایک دن ایک حدیث بیان کی تو میں نے کھڑے ہوکر عرض کیا: دوبار دہرا دیجئے فرمایا: میں نہ ہر گھڑی دودھ نکالتا ہوں اور نہ پیتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٦٨٨) المحدث الفاصل (۷۸۰) الجامع (۹۷٤)۔

توضیح: ......یعنی ہر وقت ایسا نہیں ہوتا کہ تم کوئی چیز طلب کرو اور وہ تمہیں مل ہی جائے اس لئے موقع غنیمت

سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھایا کرو اور اس میں بے پروائی نہ کرو۔ (مَا كُلُّ سَاعَةٍ أَحْلُبُ) یہ مثل ہے اس کا معنی ومطلب بیان کر دیا گیا دیکھئے: مجمع الأمثال للميداني (٢/ ١٩٠)۔

424۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ وَيَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ الْحَدِيثَ فِي الطَّرِيقِ .

(ترجمہ) عطاء بن السائب نے کہا ابو عبدالرحمٰن نے راستہ چلتے حدیث بیان کرنا ناپسند فرمایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے خطیب نے الجامع میں دوسری سند سے بھی یہ روایت ذکر کی ہے۔ جس کا لفظ ہے: "كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْأَلَ وَهُوَ يَمْشِيْ" دیکھئے: الجامع (٣٩٥)۔

425۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ ضُرَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا أَوْ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا فَغَضِبَ وَمَنَعَنَا حَدِيثَهُ حَتّٰى قَامَ .

(ترجمہ) حبیب بن ثابت نے کہا کہ ہم سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے ان سے عرض کیا آپ سے کس نے یہ حدیث بیان کی؟ یا یہ کس سے آپ نے سنی؟ تو سعید ناراض ہو گئے اور ہم کو اس سے بات کرنے سے روک دیا یہاں تک کہ وہ اٹھ کر چلا گیا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند جید ہے وانفرد بہ الدارمی۔

426۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا .

(ترجمہ) ابوسلمہ نے کہا کاش میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی رفاقت اختیار کی ہوتی تو ان کے علم کا وافر حصہ حاصل کر لیا ہوتا۔

(**تخریج**) قول کی سند صحیح ہے اور ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ دیکھئے: المعرفة (١/ ٥٥٩) الجامع (٣٨٥) جامع بيان العلم (١/ ١٥٦) نیز روایت رقم (٥٨٧)۔

427۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ لِلْعِلْمِ مِنْ أَبِي .

(ترجمہ) ام عبداللہ بنت خالد نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے زیادہ علم کی توقیر کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے بقیہ اس میں مدلس اور عنعن سے روایت کیا ہے ام عبداللہ عبدہ بنت خالد بن معدان ہیں امام بخاری نے التاريخ الكبير (٣/ ١٧٦) میں اسے صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔

فائدہ:......ان تمام روایات سے علماء کا وقار وھیبت اور ان کی قدر ومنزلت ثابت ہوتی ہے۔

[38]......بَاب فِي الْحَدِيثِ عَنِ الثِّقَاتِ

صرف ثقہ راویوں سے حدیث روایت کرنے کا بیان

428۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

(ترجمہ) سلیمان بن موسیٰ نے کہا میں نے طاؤس (رحمہ اللہ) سے کہا: فلاں آدمی نے اس اس طرح مجھے حدیث بیان کی: فرمایا: تمہارے یہ حدیث بیان کرنے والے (حدیث کے) غنی ہیں تو ان کی روایت لے لو۔

(تخریج) اس قول کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: الضعفاء للعقیلی (١/١٢)، التاریخ لأبی زرعة (٦٠١) المحدث الفاصل (٤٢٦) الکفایه (ص: ٣٤) وأسدالغابه (٦/٢٨٤)۔

توضیح:......یعنی وہ احادیث شریفہ کا علم رکھتے ہیں اور اس سے مالا مال ہیں تو ان سے حدیث لے سکتے ہیں۔

429۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَّا الثِّقَاتُ.

(ترجمہ) سعد بن ابراہیم نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے ثقات راوی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں اسے ذکر کیا ہے۔ دیکھئے مقدمہ صحیح مسلم (١/١٥)، الکفایه (ص: ٣٢) وتاریخ أبی زرعة (١٤٨٤)۔

فائدہ: ...... مذکورہ بالا اثر میں اس بات کی ترغیب ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت اور حدیث بیان کرنے والا ثقہ ہونا چاہیے جس طرح حدیث میں ہے: لَا يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ إِلَّا عُدُولُهُ (أو كما قال عليه السلام)۔

430۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ ثُمَّ سَأَلُوا بَعْدُ لِيَعْرِفُوا مَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ أَخَذُوا عَنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ لَمْ يَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَاصِمٍ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا لوگ پہلے اسناد کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے پھر سوال کرنے لگے (یعنی پوچھنے لگے کہ راوی کون اور کیسا ہے) جو صاحب سنت ہوتا اس سے حدیث لے لیتے اور جو صاحب سنت نہ ہوتا ہے اس سے حدیث نہیں لیتے تھے۔

امام دارمی نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ جریر نے عاصم سے اسے سنا ہوگا۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف اور جریر: ابن عبدالحمید و عاصم: ابن سلیمان ہیں نیز ان میں انقطاع کا

احتمال ہے اس کو خطیب نے الکفایة (ص: ۱۲۲)، اور ابو نعیم نے حلیة الأولیاء (۲۷۸/۲) میں روایت کیا ہے جس کی سند صحیح ہے۔

431۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِيْ فَلَا تُحَدِّثْنِيْ عَنْ رَجُلَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد عَبْدُ اللّٰهِ لَا أَظُنُّهُ سَمِعَهُ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے فرمایا: جو حدیث تم نے مجھ سے بیان کی اب ان دو آدمیوں کے طریق سے بیان نہ کرنا کیونکہ یہ دونوں اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ حدیث کس سے لے رہے ہیں۔

امام دارمی نے فرمایا: مجھے یقین نہیں کہ جریر نے عاصم سے یہ سنا ہو۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: تخریج مذکورہ بالا (۴۳۰)۔

432۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتَنِى فَحَدِّثْنِى عَنْ أَبِى زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَةٍ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابوزرعة کے طریق سے بیان کرو اس لئے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر میں نے ایک سال کے بعد ان سے اسی حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کی۔

توضیح: ......یعنی من وعن ویسی ہی بیان کر دی اس سے ابوزرعہ رحمہ اللہ کے حفظ واتقان کا پتہ چلتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند محمد بن حمید کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: سنن الترمذی (۵/ ۵۱)۔

433۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ دِينَهُ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: یہ علم (حدیث) دین ہے آدمی کو خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا دین کیسے آدمی سے لے رہا ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے اور تخریج اثر رقم (۳۹۸) میں گذر چکی ہے۔

434۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ لِيَأْخُذُوْا عَنْهُ نَظَرُوْا إِلَىٰ صَلَاتِهِ وَإِلَى سَمْتِهِ وَإِلَىٰ هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُوْنَ عَنْهُ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: (سلف صالحین) جب کسی کے پاس علم حدیث لینے جاتے تو اس کی نماز طور طریقہ اور ہیئت کو غور سے دیکھتے تھے۔ پھر اس سے حدیث لیتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلیة الأولیاء (۴/ ۲۲۵) والجامع لأخلاق الراوی (۱۳۶)۔

435- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا إِذَا أَتَوُا الرَّجُلَ يَأْخُذُونَ عَنْهُ الْعِلْمَ نَظَرُوا إِلَىٰ صَلَاتِهِ وَإِلَىٰ سَمْتِهِ وَإِلَىٰ هَيْئَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُونَ عَنْهُ.

(ترجمہ) ابراہیم نخعی نے فرمایا جب وہ (یعنی سلف صالحین) کسی ایسے آدمی کے پاس آتے جس سے علم لینا ہوتا تو اس کی نماز، چال چلن، صورت شکل دیکھتے پھر اس سے علم اُخذ کرتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الجرح والتعدیل (۲/۱۶) والکفایہ (۱۵۷)۔

436- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ.

حسن بصری نے بھی ابراہیم کی طرح بیان کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مذکورہ بالا تخریج اس روایت میں روح سے ابن عبادہ اور ہشام سے مراد ہشام بن حسان ہیں۔

437- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ فَنَنْظُرُ إِذَا صَلَّى فَإِنْ أَحْسَنَهَا جَلَسْنَا إِلَيْهِ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَحْسَنُ وَإِنْ أَسَاءَ هَا قُمْنَا عَنْهُ وَقُلْنَا هُوَ لِغَيْرِهَا أَسْوَأُ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ لَفْظُهُ نَحْوُ هٰذَا.

(ترجمہ) ابوالعالیہ نے فرمایا: کہ ہم آدمی کے پاس جاتے تھے کہ اس سے روایت لیں تو جب وہ نماز پڑھتا ہم دیکھتے تھے اگر ٹھیک طرح سے نماز پڑھی ہے تو بیٹھ جاتے اور کہتے وہ نماز کے علاوہ (اعمال) میں بھی اچھا ہوگا اور اگر اچھی طرح نماز نہیں پڑھتا تو اس کے پاس سے اٹھ آتے اور کہتے وہ نماز کے علاوہ میں اور زیادہ خراب ہوگا۔

ابومعمر نے کہا: اس کے لفظ اسی طرح ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (۴۳۰) حلیۃ الأولیاء (۲/۲۲۰)۔

438- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَوْ لَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے فرمایا: یہ علم (علم اسناد الحدیث) دین ہے تو تم دیکھو کیسے آدمی سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے اس کی تخریج بھی اثر رقم (۳۹۹، ۴۳۳) میں گذر چکی ہے۔

439- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا؟ قَالَ فَإِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ.

(ترجمہ) سلیمان بن موسیٰ نے کہا: میں نے طاؤس (رحمہ اللہ) سے کہا کہ فلاں آدمی نے اس طرح سے حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حدیث بیان کرنے والا غنی ہے تو اس سے روایت لے لو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور پیچھے گذر چکی ہے دیکھئے رقم (۴۲۸)۔

440۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قَالَ لَهُ بُشَيْرٌ مَا أَدْرِي عَرَفْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هَذَا أَوْ عَرَفْتَ هَذَا وَأَنْكَرْتَ حَدِيثِي كُلَّهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ.

(ترجمہ) طاؤس (رحمہ اللہ) نے کہا بشیر بن کعب عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور حدیث بیان کرنے لگے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: پہلی حدیث مجھے دوبارہ سناؤ بشیر نے ان سے کہا پتہ نہیں آپ نے میری تمام احادیث کو صحیح جانا اور پہلی حدیث پر انکار کیا یا اس پہلی حدیث کو صحیح سمجھا اور باقی کو صحیح نہیں جانا؟

ابن عباس نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ سے اس وقت حدیث بیان کرتے تھے جس وقت آپ پر جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا پھر جب لوگ نرم وگرم میں پڑ گئے (یعنی جھوٹ سچ میں) تو ہم نے آپ سے روایت حدیث ترک کردی۔ (یعنی جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا شروع کردیا تو ہم احتیاط کرنے لگے اور کہنے والے کے بارے میں چھان بین ہونے لگی۔)

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی ہے۔ دیکھئے: مقدمہ صحیح مسلم (۱/۱۲)، تاريخ أبي زرعة (۱۴۸۶) الكامل لابن عدی (۱/۶۱)۔

441۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ہم حدیث یاد کرتے تھے تا آنکہ تم نے اس میں ملاوٹ کردی اور حدیث تو رسول اللہ ﷺ سے یاد کی جاتی ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مقدمہ مسلم (۱/۱۳)، والكامل لابن عدی (۱/۶۲)۔

442۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَظْهَرَ شَيَاطِينُ قَدْ أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُفَقِّهُونَ النَّاسَ فِي الدِّينِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: قریب ہے کہ شیاطین ظہور پذیر ہوں جنہیں سلیمان علیہ السلام نے باندھ رکھا تھا جو لوگوں کو دین کی سمجھ اور فقہ سکھائیں گے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مقدمہ صحیح مسلم (۱/۷)، الكامل لابن عدی (۱/۵۹)، اللآلی

المصنوعه(١/ ٢٥٠)، الفقيه(١٥٣/٢)، مصنف عبدالرزاق (٢٠٨٠٧)۔

443۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ دِينُكُمْ.

(ترجمہ) محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) نے فرمایا: خیال رکھو کہ تم یہ حدیث کس سے یا کیسے آدمی سے لے رہے ہو کیونکہ یہی تمہارا دین ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے جیسا کہ گزر چکا ہے دیکھئے اثر رقم (٣٩٨، ٤٣٣)۔

فائدہ: ......ان تمام آثار سے معلوم ہوا کہ علم الحدیث والا سانید اصل دین ہے جس کا اہتمام ضروری ہے۔ اور محدثین کرام رحمہم اللہ روایت حدیث میں بہت باریک بینی اور احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

[39].....بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِ وَقَوْلِ غَيْرِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ ﷺ

حدیث کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کے قول میں دوسروں کے قول سے بچنے کا بیان

444۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِيُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ.

(ترجمہ) معتمر نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تفسیر سے اُسی طرح بچنا چاہیے جس طرح قرآن پاک کی تفسیر سے بچا جاتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے لیکن امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

445۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوْا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ وَقَالَ فُلَانٌ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: کیا تمہیں خوف نہیں آتا کہ تم عذاب دیئے جاؤ یا تمہیں دھنسا دیا جائے یہ کہنے کے عوض: قال رسول اللہ وقال فلان یعنی اللہ کے رسول نے یہ فرمایا اور فلاں نے یہ کہا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الفقیہ (٣٧٩، ٣٨٠) وجامع بیان العلم (٢٠٩٥، ٢٠٩٧)۔

446۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رضی اللہ عنہ إِنَّهُ لَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَإِنَّمَا رَأْيُ الْأَئِمَّةِ فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ كِتَابٌ وَلَمْ تَمْضِ بِهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا رَأْيَ لِأَحَدٍ فِي سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) نے کہا: عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے تحریر فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں کسی کی رائے (قابل

قبول) نہیں اور ائمہ کرام کی رائے بھی اس بارے میں قبول ہوگی جس میں کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ میں کچھ نہ ملے اور جس سنت کو رسول اللہ ﷺ نے جاری کیا اس میں رائے کی گنجائش نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانه (١٠٠) الشريعة : (٥٩)، جامع بيان العلم (١٣٠٧)۔

447۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ نَبِيًّا وَلَمْ يُنْزِلْ بَعْدَ هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا فَمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا حَرَّمَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَا وَإِنِّي لَسْتُ بِقَاضٍ وَلَكِنِّي مُنَفِّذٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ وَلَكِنِّي مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِخَيْرٍ مِنْكُمْ غَيْرَ أَنِّي أَثْقَلُكُمْ حِمْلًا أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ أَلَا هَلْ أَسْمَعْتُ.

(ترجمہ) عبیداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے خطبہ دیا تو فرمایا: لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجا، اور نہ اس کتاب کے بعد جو آپ پر نازل فرمائی کوئی کتاب نازل کی، پس جو اپنے نبی ﷺ کی زبان میں حلال فرمادیا وہ قیامت تک حلال ہے اور جو اپنے نبی کی زبان سے حرام فرمادیا وہ قیامت تک حرام ہے سنو! میں قاضی نہیں بلکہ تنفیذ کرنے والا ہوں، اور میں بدعت ایجاد کرنے والا بھی نہیں بلکہ اتباع کرنے والا ہوں، اور تم سے بہتر بھی نہیں ہوں سوائے اس کے کہ میرے اوپر تم سے زیادہ بوجھ (ذمے داری) ہے اور سنو! اللہ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی اللہ کی معصیت میں اطاعت کی جائے، سنو! کیا میں نے تمہیں سنا دیا؟

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٥/٢٥٠) والمعرفة للفسوی (١/٥٧٤)۔

448۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتْرُكْهُمَا قَالَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْهَا أَنْ تُتَّخَذَ سُلَّمًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا أَدْرِي أَتُعَذَّبُ عَلَيْهَا أَمْ تُؤْجَرُ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ﴾ قَالَ سُفْيَانُ تُتَّخَذَ سُلَّمًا يَقُولُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ.

(ترجمہ) ہشام بن حجیر نے کہا طاؤس (رحمہ اللہ) نماز عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے ان سے کہا اسے ترک کردیجئے، طاؤس نے کہا اس سے اس لئے منع کیا گیا ہے تاکہ یہ سیڑھی نہ بنائی جائے۔ ابن عباس نے کہا: بلاشبہ عصر کے بعد کسی بھی نماز سے روکا گیا ہے اس لئے میں نہیں جانتا کہ تمہیں اس پر عذاب دیا جائے گا یا اجر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کسی مومن مرد یا عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور اللہ اور اس

کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا (الاحزاب ۳۶/۲۲)۔
سفیان نے کہا: تتخذ سلما (یعنی) فرماتے ہیں عصر کے بعد سے رات تک نماز پڑھے۔
(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ امام بیہقی نے سنن (۴۵۳/۲) میں، ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۲۳۳۹) میں اور خطیب نے الفقیہ والمتفقہ (۳۸۶) میں اسی سند سے نیز (۳۸۵) میں دوسری سند سے اور عبدالرزاق نے مصنف (۳۹۷۵) میں ذکر کیا ہے۔

449۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلٰى وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِيْ.

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہم اجمعین) رسول اللہ ﷺ کے پاس توراۃ کا ایک نسخہ لیکر تشریف لائے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ توریت کا نسخہ ہے آپ ﷺ خاموش رہے اور عمر (رضی اللہ عنہ) اسے پڑھنے لگے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدلنے لگا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: کھونے (گم کرنے) والی مائیں تمہیں کھودیں (گم کردیں) کیا رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو دیکھتے نہیں ہو؟ چنانچہ عمر نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھا تو کہا: میں اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین اور محمد کے نبی ہونے سے راضی ہیں۔
پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے لئے ظاہر ہوجائیں اور تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤگے (گمراہ ہوجاؤگے) اگر وہ (موسیٰ) زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پالیتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔
(تخریج) یہ سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن حدیث حسن ہے، اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۶۴۷۲) میں، ابن ابی عاصم نے السنة (۵۰) میں اور ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۱۴۹۵، ۱۴۹۷) میں اسی سند سے ذکر کیا ہے۔

450۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ شَيْخٌ مِنْ آلِ عُمَرَ قَالَ رَأٰى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ يُكْثِرُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللّٰهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ.

آل عمر کے ایک شیخ ابورباح نے کہا سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) نے عصر کے بعد ایک آدمی کو کثرت سے دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا اس نے دریافت کیا اے ابومحمد! (سعید بن المسیب کی کنیت) کیا اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے پر مجھے عذاب دے گا؟ انہوں نے کہا نہیں (نماز پڑھنے پر تونہیں) بلکہ سنت کی خلاف ورزی پر اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور عذاب دے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے اور ابورباح کا نام عبداللہ بن رباح القرشی ہے اور اسے خطیب نے الفقیہ والمتفقہ (۳۸۷) میں سند حسن سے ذکر کیا ہے۔

فوائد: ......ان آثار واقوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کی ترغیب اور بدعات ومختلف آراء سے بچنے کی تلقین ہے، اور وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اس سے دور رہنے کی ہدایت اور دردناک عذاب کی وعید شدید ہے، چاہے وہ خلافِ سنت کام نماز ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اس آخری روایت میں مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔

[40]......بَاب تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ مَنْ بَلَغَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فَلَمْ يُعَظِّمْهُ وَلَمْ يُوَقِّرْهُ.

حدیث رسول کی توہین وتحقیر پر فوری سزا کا بیان

451- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْعَجْلَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَتًى قَدْ سَمَّاهُ وَهُوَ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ أَهَكَذَا كَانَ يَمْشِي ذَلِكَ الْفَتَى الَّذِي خُسِفَ بِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَعَثَرَ عَثْرَةً كَادَ يَتَكَسَّرُ مِنْهَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَنْخَرَيْنِ وَلِلْفَمِ ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی دو چادروں میں اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا لہٰذا وہ قیامت تک دھنستا رہے گا۔

ایک نوجوان نے کہا: جس کا نام انہوں نے بتایا جو اپنے لباس (حلة) میں تھا اے ابوھریرہ کیا وہ جوان جو چلتے ہوئے دھنسا دیا گیا اس طرح چلتا تھا؟ ابوھریرہ نے اپنا ہاتھ مارا تو وہ لڑکھڑا کر گرا قریب تھا کہ چور چور ہو جائے، پھر ابوھریرہ نے کہا: اللہ اسے اس کے چہرے کے بل گرائے اور پڑھا: ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ﴾ (الحجر: ۹۵/۱۵) یعنی آپ سے جو لوگ استہزاء کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن زمین میں دھنسائے جانے کا واقعہ صحیح ہے، اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۴۸۵) مسلم (۲۰۸۸) نیز اس روایت کے شواهد بهی هیں دیکھئے مسند أبي یعلی (۴۳۰۲) وفتح الباری (۲۶۱/۱۰)۔

فائدہ: ......حدیث پاک کے ساتھ ہنسی مذاق پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سخت سرزنش کی اور یہ پیغام دیا کہ حدیث رسول کی توقیر وعظمت نہ کرنے والے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے۔

452۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ خِرَاشِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَتًى يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ شَيْخٌ لَا تَخْذِفْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ فَغَفَلَ الْفَتَى وَظَنَّ أَنَّ الشَّيْخَ لَا يَفْطِنُ لَهُ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ أُحَدِّثُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ تَخْذِفُ وَاللّٰهِ لَا أَشْهَدُ لَكَ جَنَازَةً وَلَا أَعُودُكَ فِي مَرَضٍ وَلَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا فَقُلْتُ لِصَاحِبٍ لِي يُقَالُ لَهُ مُهَاجِرٌ انْطَلِقْ إِلَى خِرَاشٍ فَاسْأَلْهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَحَدَّثَهُ.

(ترجمہ) خراش بن جبیر نے کہا: میں نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا جو کنکری پھینک رہا تھا ایک شیخ نے اس سے کہا کنکری نہ پھینکو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکری پھینکنے سے منع کرتے سنا ہے۔

اس جوان نے غفلت برتی اور سمجھا کہ شیخ اس کو دیکھ نہیں رہے ہیں چنانچہ پھر کنکری پھینکنے لگا تو شیخ نے اس سے کہا: میں تمہیں حدیث بتاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکری پھینکنے سے منع فرماتے سنا پھر بھی تم وہی کر رہے ہو قسم خدا کی میں نہ تمہارے جنازے میں آؤں گا نہ بیمار ہوئے تو تمہاری عیادت کروں گا اور نہ کبھی تم سے بات کروں گا۔

میں نے اپنے ساتھی سے جس کا نام مہاجر تھا کہا: خراش کے پاس جاؤ اور پوچھو چنانچہ وہ ان کے پاس گئے اور اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث ان سے بھی بیان کی۔ (یعنی اس کی تصدیق کردی)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف اور خراش مجہول ہیں لیکن حدیث الخذف صحیح ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے دیکھئے رقم: (٤٥٤،٤٥٣)۔

453۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصْطَادُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ فَرَفَعَ رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعِيدٍ قَرَابَةٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ هَذِهِ وَمَا تَكُونُ هَذِهِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَهَاوَنُ بِهِ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

(ترجمہ) عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا اور فرمایا: یہ کنکری نہ پرند کا شکار کرسکتی ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچا سکتی ہے سوائے اس کے کہ دانت توڑ دے گی یا آنکھ پھوڑ دے گی۔

پھر سعید بن جبیر اور وہ شخص جس کے درمیان رشتے داری تھی اس نے زمین سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا یہ اس کی کیا اہمیت ہوسکتی ہے؟ سعید بن جبیر نے کہا کیا تم دیکھتے نہیں میں تمہیں حدیث رسول اللہ ﷺ سنا تا ہوں پھر تم اس کو معمولی سمجھتے ہو تم سے میں کبھی بات نہیں کروں گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے امام بخاری (٥٤٧٩) اور امام مسلم (١٩٥٤) وامام احمد (٨٦/٤) نے

اسے ذکر کیا ہے اور اصحاب السنن نے بھی اسے روایت کیا ہے دیکھئے: ابوداود (٥٢٧٠) نسائی (٤٧/٨)، ابن ماجہ(٢١٧، ٣٢٢٦)۔

فائدہ: ......مولانا داؤد راز رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے معلوم ہوا حدیث پر چلنا اور اس کے سامنے رائے قیاس کو چھوڑنا ایمان کا تقاضا ہے اور یہ ہی صراط مستقیم ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے ان لوگوں سے ترک سلام وکلام جائز ثابت ہوا جو سنت کی مخالفت کریں، اور یہ عمل اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں تین دن سے زیادہ ترک کلام کی مخالفت آئی ہے اس لئے کہ وہ اپنے نفس کے لئے ہے اور یہ محبت سنت نبوی کے لئے ہے۔

454- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ وَكَانَ يَكْرَهُهُ وَإِنَّهُ لا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَكِنَّهُ قَدْ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ وَاللّٰهِ لا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن بریدہ نے کہا: عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا: کنکری نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کنکری پھینکنے سے منع فرماتے تھے (دوسری روایت میں ہے) کنکری پھینکنے کو پسند نہیں کرتے تھے نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ذریعہ نہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور نہ شکار کیا جاسکتا ہے البتہ یہ کبھی آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔

اس کے بعد پھر اسے کنکری پھینکتے دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے؟ اس کے باوجود بھی میں تمہیں کنکری پھینکتے دیکھ رہا ہوں قسم اللہ کی اب میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی صحیح ہے اور تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

455- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ فَقَالَ: قَالَ رَجُلٌ قَالَ فُلانٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَقُولُ قَالَ فُلانٌ لا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا .

(ترجمہ) قتادہ نے کہا محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) نے ایک آدمی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی تو اس آدمی نے کہا: فلاں نے تو اس طرح کہا ہے؟ ابن سیرین نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ فلاں فلاں نے یہ کہا ہے میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند حسن ہے اور یہ روایت مجمع الزوائد (١٤٤٢) میں مذکور ہے۔

456- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا فَقَالَ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِذًا وَاللّٰهِ أَمْنَعُهَا فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَشَتَمَهُ شَتِيمَةً لَمْ أَرَهُ يَشْتِمُهَا أَحَدًا قَبْلَهُ قَطُّ ثُمَّ قَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ إِذًا وَاللّٰهِ أَمْنَعُهَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کی بیوی اگر مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے روکے نہیں، عبداللہ کے ایک بیٹے نے کہا: میں تو اللہ کی قسم اس وقت اسے روکوں گا، عبداللہ بن عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اتنا بُرا بھلا کہا کہ میں نے اس سے پہلے انہیں کبھی کسی کو اتنا بُرا بھلا کہتے نہیں سنا پھر فرمایا: میں تمہیں حدیث رسول سناتا ہوں پھر بھی تم کہتے ہو ہم اس وقت واللہ اسے روکیں گے۔

(تخریج) اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن عورت کا مسجد جانے کی اجازت والی حدیث دوسری سند سے صحیح ومتفق علیہ ہے، دیکھئے: تخریج حدیث نمبر (۴۵۹)۔اور مذکور بالا حدیث کے لئے دیکھئے: بخاری (٨٧٣) مسلم(٤٤٢) مسند ابی یعلی (٥٤٢٦) وصحیح ابن حبان (٢٢٠٨) مسند الحمیدی (٦٢٥)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت اگر مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے مسجد جانے سے روکنا نہیں چاہیے بشرطیکہ فتنے میں پڑنے کا ڈر نہ ہو اور مکان آمن ہو راستہ محفوظ ہو اور عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اتنی شدت سے ان کو ڈانٹا تو اس کا سبب ان کے بیٹے کا طرز کلام تھا اور قسم کھا کر یہ کہنا کہ واللہ ہم روکیں گے حدیث رسول کی صریح مخالفت ہے۔جس کے بارے میں آیا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عن أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْيُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (النور ٦٣/١٨) یعنی جو لوگ آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کریں انھیں ڈرنا چاہیے کہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں یا دردناک عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔

457۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ ذَكَرَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ . فَقَالَ فُلَانٌ مَا أَرَى بِهٰذَا بَأْسًا يَدًا بِيَدٍ . فَقَالَ عُبَادَةُ أَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَتَقُولُ لَا أَرَى بِهِ بَأْسًا وَاللّٰهِ لَا يُظِلُّنِي وَإِيَّاكَ سَقْفٌ أَبَدًا .

(ترجمہ) ابو المخارق نے کہا کہ عبادۃ بن صامت (رضی اللہ عنہ) نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک درہم کے بدلے دو درہم لینے سے منع فرمایا ہے ایک آدمی نے کہا کہ جب نقداً (لین دین) ہو تو میں اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتا اس پر عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور تم کہتے ہو کہ میں اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتا قسم اللہ کی میں کبھی تمہارے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہ بیٹھوں گا۔

(تخریج) یہ روایت ضعیف ہے کیوں کہ ابو المخارق اور معروف مجہول ہیں اور محمد بن حمید ضعیف ہیں لیکن اس طرح کے شواہد موجود ہیں جیسا کہ گذر چکا ہے۔

458۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَطْرُقُوْا النِّسَاءَ لَيْلًا . قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَافِلًا فَانْسَاقَ رَجُلَانِ إِلَى أَهْلَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس رات میں نہ جاؤ۔ راوی نے کہا اس وقت رسول اللہ ﷺ سفر سے لوٹے تھے دو آدمی چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے اور دونوں نے اپنی بیویوں کے پاس آدمی پایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث (عورتوں کے پاس رات میں نہ جاؤ) صحیح ہے تفصیل کے لئے دیکھئے: کشف الأستار (١٤٨٧) ومعجم الكبير (١١/٢٤٥)(١١٦٢٦)۔

فائدہ:......اگر یہ روایت صحیح ہے تو یہ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا تھی جو دنیا ہی میں مل گئی۔

459۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَزَلَ الْمُعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ لا تَطْرُقُوْا النِّسَاءَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَجُلَانِ مِمَّنْ سَمِعَ مَقَالَتَهُ فَطَرَقَا أَهْلَيْهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا .

(ترجمہ) سعید بن مسیّب (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آئے تو معرّس میں نزول فرمایا پھر حکم دیا: عورتوں کے پاس رات میں نہ جانا لیکن دو آدمی جنہوں نے آپ کا فرمان سنا تھا نکل گئے اور اپنے گھر کا دروازہ جا کھٹکھٹایا اور ان میں سے دنوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی پایا۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل ہے لیکن اس کی سند صحیح ہے اور خرائطی نے اسے مساوی الأخلاق (٨٤٦) میں ذکر کیا ہے اور حدیث (لا تطرقوا النساء ليلا) حاکم نے مستدرك (٧٧٩٨) اور طبرانی نے المعجم الكبير (١١/٢٤٥) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد (٤/٣٣٠) میں ذکر کی ہے۔

توضیح: ...... یہ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ترجمہ: جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا وہ دردناک عذاب میں مبتلا کر دیے جائیں۔ (نور: ١٨/٦٣) کی تفسیر اور عقوبت عاجلہ اور آپ کا فرمان نہ ماننے کی سزا ہے۔

460۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُوَدِّعُهُ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَالَ لَهُ لا تَبْرَحْ حَتّٰى تُصَلِّيَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا يَخْرُجُ بَعْدَ النِّدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا مُنَافِقٌ إِلَّا رَجُلٌ أَخْرَجَتْهُ حَاجَتُهُ وَهُوَ يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ . فَقَالَ إِنَّ

أَصْحَابِي بِالْحَرَّةِ قَالَ فَخَرَجَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ سَعِيدٌ يُولَعُ بِذِكْرِهِ حَتَّى أُخْبِرَ أَنَّهُ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَانْكَسَرَتْ فَخِذُهُ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن حرملة نے کہا کہ سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) کے پاس ایک آدمی انہیں حج یا عمرے کے لئے رخصت کرنے آیا تو سعید بن المسیب نے کہا مسجد سے بنا نماز پڑھے نہ نکلنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان کے بعد مسجد سے صرف منافق نکل بھاگتا ہے سوائے اس آدمی کے جو کسی ضرورت سے مسجد سے نکلا اور مسجد واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہے اس شخص نے کہا میرے ساتھی حرہ میں ہیں اور وہ نکل گیا سعید بڑی فکر سے اس کو پوچھتے رہے یہاں تک کہ انہیں بتایا گیا کہ وہ آدمی اپنی سواری سے گرا اور اس کی ران ٹوٹ گئی۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے اور حدیث (لا يخرج بعد النداء إلا منافق) کو امام بیہقی نے السنن الكبرى (٥٦/٣) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٩٤٥) ومراسيل ابی داود (٢٥) ومجمع الزوائد (٥/٢)، والكامل لابن عدی (١٩٦٢/٥)۔

فائدہ: ...... اذان سن کر مسجد سے نکلنے کے ممانعت کی حدیث آگے (۱۲۳۹) نمبر پر بھی آرہی ہے اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا بار بار اس شخص کے بارے میں پوچھنا ظاہر کرتا ہے کہ انہیں یقین تھا کہ سنت کی مخالفت پر اللہ تعالیٰ اس شخص کو ضرور کوئی سزا دے گا جو ثابت ہو کر رہی اور دنیا ہی میں اسے سنت کی مخالفت پر سزا مل گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مخالفت رسول سے بچائے اللہ تعالی نے فرعون کے بارے میں فرمایا: ﴿فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيْلًا﴾ ترجمہ: تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی جس کی وجہ سے ہم نے اسے سخت وبال کی پکڑ میں جکڑ لیا۔ (المزمل: ١٦/٢٩) یعنی موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے جرم میں اسے غرق کر دیا۔

[41]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُمِلَّ النَّاسَ

لوگوں کو اکتا دینے سے ناپسندیدگی کا بیان

461- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا تُمِلُّوا النَّاسَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا لوگوں کو زچ نہ کرو۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے العلم لأبی خیثمه (٩٩) الجامع لأخلاق الراوی (١٤٢٢)۔

462- أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ عَنْ كُرْدُوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ إِنَّ لِلْقُلُوْبِ نَشَاطًا وَإِقْبَالًا وَإِنَّ لَهَا تَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوْا عَلَيْكُمْ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: لوگوں پر سرور و چاہت بھی طاری ہوتی ہے اور بے کیفی و خمول بھی سو تم لوگوں

سے اس وقت حدیث بیان کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں (یعنی چاہت ونشاط میں ہوں)۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے۔حوالہ دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوی (٧٥٠) مصنف ابن أبی شیبه (٦٩/٩)، أبو نعیم نے حلیة الأولیاء (١٣٤/١) میں دوسری سند سے اس کو روایت کیا ہے جس کے رواۃ ثقات ہیں لیکن اس میں اعضال ہے۔

463۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ حَدِّثِ الْقَوْمَ مَا أَقْبَلُوْا عَلَيْكَ بِوُجُوْهِهِمْ فَإِذَا الْتَفَتُوْا فَاعْلَمْ أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ .

(ترجمہ) ابو ہلال الراسبی نے کہا میں نے حسن بصری (رحمہ اللہ) کو کہتے سنا: یہ کہا جاتا ہے کہ لوگوں کو اس وقت حدیث سناؤ جب وہ تمہاری طرف (چاہت سے) متوجہ ہوں اور اگر ادھر ادھر التفات کریں تو سمجھ لو کہ ان کی کچھ ضروریات ہیں (یعنی سماع حدیث کے لئے یک سو نہیں)۔

(**تخریج**) حسن بصری رحمہ اللہ تک یہ سند حسن ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٩/٩)۔

[42].....بَاب مَنْ لَمْ يَرَ كِتَابَةَ الْحَدِيثِ

حدیث کی عدم کتابت کا بیان

464۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي شَيْئًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّي شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے قرآن کریم کے علاوہ کچھ نہ لکھو، اور کسی نے مجھ سے قرآن کے علاوہ جو کچھ بھی لکھا ہے اسے مٹا دے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أبی یعلی (١٢٨٨) صحیح ابن حبان (٦٤) تقیید العلم (ص: ٣١-٣٢) نیز دیکھئے: فتح الباری (٢٠٨/١)۔

توضیح: ...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے حدیث لکھنے کو ناپسند کیا اور یہ اچھا سمجھا تھا کہ جس طرح انہوں نے حدیث یاد کی وہ بھی حدیث حفظ کر لیں۔

اور کتابت حدیث سے ابتدائے امر میں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا اور یہ اس لئے کہ قرآن و حدیث خلط ملط نہ ہو جائے بعد میں آپ نے حدیث لکھنے کی اجازت دیدی تھی چنانچہ عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) وغیرہ لکھا کرتے تھے جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

465۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ اسْتَأْذَنُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي أَنْ يَكْتُبُوْا عَنْهُ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ .

(ترجمہ) ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت حدیث کی اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: ترمذی (٢٦٦٧) الالماع للقاضی (ص: ١٤٨)، المحدث الفاصل (٣٦٢) الجامع للخطیب (٤٦١) تقييدالعلم (ص: ٣٢) وجامع بيان العلم (٣٢٥) یہ حکم شروع اسلام میں تھا۔

466- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ يَا شِبَاكُ أُرَدُّ عَلَيْكَ يَعْنِي الْحَدِيثَ؟ مَا أَرَدْتُ أَنْ يُرَدَّ عَلَيَّ حَدِيثٌ قَطُّ .

(ترجمہ) امام شعبی کہا کرتے تھے: اے شباک! کیا تمہارے لئے کوئی حدیث لوٹائی گئی ہے؟ میں نہیں چاہتا کہ میرے لئے کبھی کوئی حدیث دوبارہ لوٹائی جائے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تاريخ أبى زرعه (١٩٨١) الجامع (٤٦١) لیکن اس میں ہے: يقول ياشباك أردعليك؟ ماقلت لأحد قط رد على (باب) إعاده المحدث الحديث حال الرواية ليحفظ۔

467- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَأَخَذْتُ بِلِجَامِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَعِدْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَا بِهِ . قَالَ وَتَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ وَمَا كُنْتَ تَسْتَعِيدُ الْحَدِيثَ؟قَالَ لَا قُلْتُ وَلَا تَكْتُبُ قَالَ لَا .

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں میں نے (امام) مالک بن انس کو کہتے سنا کہ ابن شہاب زہری ایک حدیث لے کر آئے میں نے ان سے راستے میں ملاقات کی اور لگام تھام لی پھر عرض کیا اے ابوبکر! مجھے وہی حدیث دوبارہ سنایئے جو آپ بیان کر چکے ہیں فرمایا: کیا دوبارہ سننا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا آپ دوبارہ نہیں سنتے تھے؟ فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا اور لکھتے بھی نہیں تھے؟ فرمایا: نہیں۔

توضیح: اس سے ان کی قوت حافظہ، توجہ اور چاہت ثابت ہوتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تاريخ أبى زرعه (١٣٨١) المحدث الفاصل (٧٨٢) والجامع (٤٦١)۔

468- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ الْكِتَابَةَ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعَ الْكِتَابِ أَنْكَرَهُ وَالْتَمَسَهُ بِيَدِهِ .

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: قتادہ حدیث لکھنا ناپسند کرتے تھے۔ اور جب معلوم ہوتا کہ لکھا جاچکا ہے تو ناپسند

کرتے اور اپنے ہاتھ سے مٹا دیتے۔

(**تخریج**) محمد بن کثیر کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے نیز امام اوزاعی سے کتابت حدیث کی اباحت بھی مروی ہے دیکھئے: المحدث الفاصل (٣٤٠)۔

469- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ يَكْرَهُهُ .

(ترجمہ) ابوالمغیرہ (حجاج بن عبدالقدوس) نے خبر دی کہ اوزاعی اس کو مکروہ سمجھتے تھے (یعنی حدیث کی کتابت)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کہیں دوسری جگہ نہیں مل سکی۔

470- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ الْكِتَابَ يَعْنِي الْعِلْمَ .

(ترجمہ) منصور سے مروی ہے کہ ابراہیم (نخعی) علم کی کتابت مکروہ سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے اور ابراہیم (نخعی) نے ایسا فرمایا ہے۔ دیکھئے: العلم (١٦٠)۔

471- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا كِتَابًا لَاتَّخَذْتُ رَسَائِلَ النَّبِيِّ ﷺ .

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے فرمایا: اگر مجھے کتاب بنانی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے خطوط کی کتاب بناتا۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تقييد العلم (ص: ٤٨)، والمحدث الفاصل (٣٦٦، ٣٦٨)۔

472- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَمَّادًا يَكْتُبُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَنْهَكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَطْرَافٌ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عون سے مروی ہے کہ میں نے حماد کو ابراہیم (نخعی) کے پاس لکھتے دیکھا تو ابراہیم نے کہا: کیا میں نے تم کو لکھنے سے منع نہیں کیا تھا؟ حماد نے جواب دیا کہ بس اَطراف لکھے ہیں (یعنی اشارے لکھے ہیں)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٤٨١) العلم (١٣٥، ١٢٦، ١٦١) جامع بيان العلم (٤٠٠)، حلية الأولياء (٤/٢٢٥)۔

473- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ لِي عَبِيدَةُ لَا تُخَلِّدَنَّ عَلَيَّ كِتَابًا .

(ترجمہ) ابراہیم سے مروی ہے کہ عبیدہ نے مجھ سے کہا: میری طرف سے کوئی کتاب نہ بنانا۔

(یعنی کچھ لکھنا نہیں کہ کتاب بن جائے اور باقی رہے۔)

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٥٠٢، ٦٤٩٤) جامع بيان العلم (٣٦٢) وتقييد العلم ص: ٤٦۔

474۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ مَا كَتَبْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ إِلَّا حَدِيثَ الْأَعْمَاقِ فَلَمَّا حَفِظْتُهُ مَحَوْتُهُ.

(ترجمہ) ہشام بن حسان نے کہا میں نے محمد بن سیرین سے صرف حدیث الأعماق لکھی تھی پھر جب یاد کرلی تو اسے مٹادیا۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٣٧٣) ۔

توضیح: ......حدیث الأعماق سے مراد غالبا امام مسلم کی یہ حدیث ہے: ((لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق .)) دیکھئے صحیح مسلم (٢٨٩٧)۔

475۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ .

(ترجمہ) مروان بن محمد نے کہا میں نے سنا سعید بن عبدالعزیز فرماتے تھے: میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

تخریج اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (٣٦٧)۔

476۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا كَتَبْتُ شَيْئًا قَطُّ .

(ترجمہ) ابراہیم (بن یزید) نے فرمایا: میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المحدث الفاصل(٣٦٧)۔

477۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ عَبِيدَةَ قِطْعَةَ جِلْدٍ أَكْتُبُ فِيهِ فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا تُخَلِّدَنَّ عَنِّي كِتَابًا .

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا میں نے عبیدہ (ابن عمر السلمانی) سے چمڑے کا ٹکڑا طلب کیا تاکہ اس میں لکھ لوں تو انہوں نے کہا: اے ابراہیم! مجھ سے کوئی کتاب باقی نہ رکھنا (یعنی لکھی ہوئی چیز باقی نہ رکھنا)۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے تخریج کے لئے اثر رقم (۴۷۳) ملاحظہ کیجئے۔

478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيْدَةَ مِثْلَهُ.

(ترجمہ) ابراہیم نے عبیدہ سے مذکورہ بالا الفاظ بیان کئے۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے طبقات ابن سعد(٦٣/٦) نیز مذکورہ بالا اثر ملاحظہ کیجئے۔

479۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ . وَيَقُولُ يُشَبَّهُ بِالْمَصَاحِفِ .

(ترجمہ) ابراہیم کاپیوں میں حدیث لکھنا ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ مصحف کے مانند ہو جائے گا۔

تخریج اس روایت کی سند جید ہے دیکھئے مصنف ابن أبی شیبه (٦٣٦٠) جامع بیان العلم (٣٦٥) و تقیید العلم

(ص : ٤٨) اس سند میں ابوعوانہ کا نام وضاح بن عبداللہ اور ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

480۔ قَالَ يَحْيَى وَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ زِيَادٍ الْكَاتِبِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ وَاكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ .

(ترجمہ) یحییٰ نے کہا میں نے اپنی کتاب میں دیکھا کہ زیاد الکاتب نے لکھا: ابومعشر سے مروی ہے جس طرح چاہو لکھو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور طرق تحمل حدیث میں یہ وجادۃ کی قسم سے ہے وانفرد به الدارمي۔

481۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبِيدَةَ دَعَا بِكُتُبِهِ فَمَحَاهَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَلِيَهَا قَوْمٌ فَلَا يَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا .

(ترجمہ) نعمان بن قیس سے مروی ہے کہ عبیدہ (بن عمرو) نے وفات سے پہلے اپنی کتابیں منگائیں اور انہیں مٹادیا نیز فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کچھ لوگ انہیں پائیں اور انہیں ان کے مناسب مقام پر نہ رکھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (٦٣٥٣) وطبقات ابن سعد (٦٣/٦) ،العلم لأبي خيثمه (١١٢) تقييد العلم (ص: ٦١، ٦٢)، وجامع بيان العلم (٣٦٣، ٣٦٤)۔

482۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْعِلْمُ فِي الْكَرَارِيسِ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے کاپیوں میں علم کی باتیں لکھنے کو ناپسند فرمایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن کچھ اسلاف سے بسند صحیح کتابت کی کراہت ثابت ہے یہ اثر دیکھئے: مصنف ابن ابي شيبه (٦٣٥٩) وتقييد العلم (ص: ٤٧)۔

483۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ مَا زَالَ هَذَا الْعِلْمُ عَزِيزًا تَتَلَاقَاهُ الرِّجَالُ حَتَّى وَقَعَ فِي الصُّحُفِ فَحَمَلَهُ أَوْ دَخَلَ فِيهِ غَيْرُ أَهْلِهِ .

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) نے فرمایا یہ علم جب تک لوگوں سے زبانی حاصل کیا جاتا رہا تو قوی تھا تا آنکہ صحف میں لکھا جانے لگا تو پھر نا اہل لوگوں نے اسے اٹھانا یا اس میں داخل ہونا شروع کر دیا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تقييد العلم(ص : ٦٤) وجامع بيان العلم (٣٧١)۔

484۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَكْتُبُ وَيُكْتِبُ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ .

(ترجمہ) یونس بن عبید نے کہا حسن بصری لکھتے لکھاتے تھے اور محمد بن سیرین نہ لکھتے اور نہ لکھاتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (٣٨٧، ٣٩٠)۔

485۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ بَلَغَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّ عِنْدَ نَاسٍ كِتَابًا يُعْجَبُونَ بِهِ

فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ أَقْبَلُوْا عَلَى كُتُبِ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوْا كِتَابَ رَبِّهِمْ .

(ترجمہ) ابراہیم تیمی نے کہا ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کو خبر لگی کہ کچھ لوگوں کے پاس کتاب ہے جس پر وہ فخر کرتے ہیں، ابن مسعود نے اسے مٹا دیا اور پھر فرمایا: تم سے پہلے اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے علماء کی کتابوں کی طرف متوجہ ہو گئے اور رب کی کتاب کو ترک کر دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تقييد العلم(ص: ٥٦) وجامع بيان العلم (٣١٩) نحوه۔

486۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ كِتَابًا أَقْرَؤُهُ قَالَ لَا .

(ترجمہ) محمد بن سیرین نے عبیدہ (بن عمرو السلمانی) سے کہا میں آپ سے جو سنتا ہوں اسے لکھ لوں؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا اگر لکھا ہوا مل جائے تو اسے پڑھ لوں؟ فرمایا: نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تقييدالعلم (ص: ٤٥) وجامع بيان العلم (٣٦٠) **مصنف** ابن أبي شيبه (٦٣٥٦) العلم لأبي خيثمه (١٥٠)۔

487۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَلَا تُكْتِبُنَا فَإِنَّا لَا نَحْفَظُ . فَقَالَ لَا إِنَّا لَنْ نُكْتِبَكُمْ وَلَنْ نَجْعَلَهُ قُرْآنًا وَلَكِنِ احْفَظُوْا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(ترجمہ) ابونضرہ نے کہا میں نے أبوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا کہ آپ ہمیں لکھائیں گے نہیں؟ ہم حفظ نہیں کر سکتے انہوں نے فرمایا: نہیں ہم تمہیں ہرگز نہیں لکھائیں گے اور اس لکھے ہوئے کو قرآن نہیں بننے دیں گے، ہاں ہم سے أحادیث یاد کر لو جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ سے یاد کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ ابونضرۃ کا نام منذر بن مالک ہے۔ حوالہ دیکھئے: تقييد العلم (ص: ٣٧)جامع بيان العلم (٣٤٠،٣٣٨) مصنف ابن أبي شيبه (٦٤٩١) المحدث الفاصل (٣٦٣) ۔

488۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَكْتُبُ وَلَا يُكْتِبُ .

(ترجمہ) امام اوزاعی سے مروی ہے میں نے ابوکثیر کو کہتے سنا کہا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے: ابو ہریرہ نہ لکھتے ہیں اور نہ لکھاتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند محمد بن کثیر کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن المعافی بن عمران سے بھی اسی طرح مروی ہے جو ثقہ

ہیں۔ دیکھئے: تقييد العلم(ص: ٤٢)، العلم (١٤٠) جامع بيان العلم (٣٥٧)۔

489۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ مُوسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ حَدِيثَ أَبِيْهِ فَرَآهُ أَبُو مُوسٰى فَمَحَاهُ.

(ترجمہ) ابوبردہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد کی حدیث لکھا لیا کرتے تھے ابوموسیٰ نے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو اس کو مٹادیا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ابوموسیٰ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن المحدث الفاصل (٣٦٩) وتقييد العلم (ص: ٣٩، ٤٠) میں صحیح سند سے مروی ہے نیز دیکھئے: مصنف ابن أبی شيبه (٦٤٩٥) العلم (١٥٣) وجامع بيان العلم (٣٤٧)۔

490۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَوْنٍ وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا قَطُّ.

(ترجمہ) قریش بن انس نے بیان کیا کہ ابن عون نے مجھ سے کہا قسم اللہ کی میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی اور ابن عون نے کہا: ابن سیرین نے بھی فرمایا: نہیں قسم اللہ کی میں نے کبھی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں قریش بن انس کو اختلاط ہو گیا تھا اور اس اثر کو رامہرمزی نے المحدث الفاصل (٣٦٨) میں ذکر کیا ہے۔

491۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَرَادَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنْ أُكْتِبَهُ شَيْئًا قَالَ فَلَمْ أَفْعَلْ قَالَ فَجَعَلَ سِتْرًا بَيْنَ مَجْلِسِهِ وَبَيْنَ بَقِيَّةِ دَارِهِ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ وَيَتَحَدَّثُونَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَقْبَلَ مَرْوَانُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ خُنَّاكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا رَجُلًا يَقْعُدُ خَلْفَ هٰذَا السِّتْرِ فَيَكْتُبُ مَا تُفْتِي هٰؤُلَاءِ وَمَا تَقُولُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عون نے کہا مجھ سے محمد بن سیرین نے فرمایا زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ مروان بن الحکم نے جو مدینہ کے گورنر تھے مجھ سے چاہا کہ میں انہیں کچھ لکھاؤں لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ راوی نے کہا امیر (محترم) نے اپنے اور باقی زنان خانہ (گھر کے لوگوں) کے درمیان پردہ کرادیا پھر گورنر (صاحب) کے مصاحب ان کے پاس اس جگہ آئے اور باتیں کرنے لگے پھر مروان اپنے مصاحبین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرا خیال ہے ہم نے ان کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پھر میری (زید بن ثابت کی) طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا: کیسی خیانت؟ کہا: میرے خیال میں ہم نے آپ کی خیانت کی ہے کہا بات کیا ہے؟ کہا: ہم نے ایک آدمی کو حکم دیا تھا کہ اس پردے کے پیچھے بیٹھ جائے اور جو کچھ یہ

لوگ فتویٰ دیں وہ اور جو کچھ آپ کہیں اس کو لکھ لے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور یہ روایت مصنف ابن ابی شیبه (٦٤٩٧) جامع بیان العلم (٣٤٩) میں صحیح سند سے مروی ہے نیز ابن سعد نے الطبقات (١١٧/٢/٢) اور طبری نے المعجم الکبیر (٤٨٧١) میں بھی اسے ذکر کیا ہے لیکن ان کی سند ضعیف ہے۔

492۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ سَالِمًا أَتَمُّ مِنْكَ حَدِيثًا قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ.

(ترجمہ) منصور (بن المعتمر) نے کہا میں نے ابراہیم سے کہا کہ سالم (ابن ابی الجعد) آپ سے زیادہ حدیث میں کامل ہیں ابراہیم نے کہا: کیونکہ سالم لکھ لیا کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٢٠٣/٦)، المحدث الفاصل (٣٤٩) تقييد العلم (ص: ١٠٨-١٠٩)، وجامع بيان العلم (٣٨٥)۔

493۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَفَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحُوَّارَيْنَ حِينَ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ نُعَزِّيهِ وَنُهَنِّيهِ بِالْخِلَافَةِ فَإِذَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتْلَى الْمَثْنَاةُ فَلَا يُوجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا قِيلَ لَهُ وَمَا الْمَثْنَاةُ قَالَ مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَبِهِ هُدِيتُمْ وَبِهِ تُجْزَوْنَ وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ فَلَمْ أَدْرِ مَنِ الرَّجُلُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوَ مَا تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو.

(ترجمہ) عمرو بن قیس نے کہا: معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات پر میں اپنے والد کے ساتھ تعزیت اور خلافت کی مبارکباد دینے کے لئے یزید بن معاویہ کے پاس حوارّین گیا کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی مسجد میں ایک آدمی کہہ رہا ہے خبر دار دیکھو قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اشرار سر چڑھائے جائیں گے اور اخیار (اچھے لوگ) گرائے جائیں گے سنو! قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ قول کا اظہار ہوگا اور عمل محفوظ رہے گا۔ سنو! اشراط ساعۃ میں سے ہے کہ ''مثناۃ'' (ثانوی کتاب) پڑھی جائے گی اور کوئی اس میں تغیر کرنے والا نہ ہوگا، عرض کیا گیا یہ ''مثناۃ'' کیا ہے فرمایا: قرآن کے علاوہ کسی کتاب لکھنے کی درخواست کرنا لہٰذا تم قرآن کو ہی تھامے رکھنا اسی کے ذریعہ تم کو ہدایت ملی ہے اور اسی کے ذریعہ تم کو اجر ملے گا اور اس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

میں نے نہیں پہچانا کہ یہ کون آدمی ہیں؟ پھر میں نے یہ حدیث حمص میں بیان کی تو جماعت کے ایک آدمی نے مجھ سے کہا

کہ تم انہیں پہچانتے نہیں؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا یہ عبداللہ بن عمرو ابن العاص (رضی اللہ عنہما) تھے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے۔ دیکھئے: المستدرك (٥٥٤/٤)، غريب الحديث لأبی عبيد (٢٨٢/٤)۔

توضیح:......حوارین حمص کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے جس میں یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا۔

494- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الشَّامِ فَحَمَلَهُ فَدَفَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَنَظَرَ فِيهِ فَدَعَا بِطَسْتٍ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَرَسَهُ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاتِّبَاعِهِمْ الْكُتُبَ وَتَرْكِهِمْ كِتَابَهُمْ قَالَ حُصَيْنٌ فَقَالَ مُرَّةُ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ لَمْ يَمْحُهُ وَلَكِنْ كَانَ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(ترجمہ) مُرہ ہمدانی نے کہا کہ ابوقرہ کندی شام سے ایک کتاب لے کر آئے اور اسے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے حوالے کر دیا انہوں نے اس کتاب کو پڑھا اور ایک تھالی منگائی اور پانی طلب کیا اور اس کو رگڑ رگڑ کر دھو دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ ان کی دیگر کتاب کے پیچھے لگنے اور اپنی اصلی کتاب ترک کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

حصین سے مروی ہے: مرہ نے کہا اگر وہ کتاب وسنت میں سے کچھ ہوتا تو ابن مسعود اسے نہ مٹاتے وہ نوشتہ اہل کتاب کی کتب میں سے تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اس میں ابوزبید کا نام عبثر بن قاسم ہے اور حصین: ابن عبدالرحمٰن اور مرۃ: ابن شرحبیل ہیں تخریج کے لئے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٦٣٥٥) تقييد العلم (ص : ٥٣)۔

495- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَتِفٍ فِيهِ كِتَابٌ فَقَالَ كَفَى بِقَوْمٍ ضَلَالًا أَنْ يَرْغَبُوا عَمَّا جَاءَ بِهِ نَبِيُّهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيٌّ غَيْرُ نَبِيِّهِمْ أَوْ كِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿أَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ الْآيَةَ.

(ترجمہ) یحییٰ بن جعدہ نے کہا نبی کریم ﷺ کے پاس لکھی ہوئی کندھے کی ہڈی لائی گئی آپ نے فرمایا: کسی قوم کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے نبی کی لائی ہوئی چیز سے بے رغبتی کریں اور اپنے نبی کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی طرف مائل ہوں یا اپنی کتاب کو چھوڑ کر کسی اور کتاب کی طرف مائل ہوں اور اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ﴾ (عنكبوت : ٥١/٢١)

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے اس میں رحمت بھی ہے اور نصیحت بھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں۔

(**تخریج**) یہ روایت مرسل صحیح ہے دیکھئے: مراسيل ابی داود (٤٥٤) تفسير ابن جرير (٧/٢١)، وفتح الباری (٦٨/٩)۔

496۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَحِيفَةً فِيهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنْسِخْنِيهَا فَكَأَنَّهُ بَخِلَ بِهَا ثُمَّ وَعَدَنِي أَنْ يُعْطِيَنِيهَا فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ فَإِذَا هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ بِدْعَةٌ وَفِتْنَةٌ وَضَلَالَةٌ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا وَأَشْبَاهُ هَذَا إِنَّهُمْ كَتَبُوهَا فَاسْتَلَذَّتْهَا أَلْسِنَتُهُمْ وَأُشْرِبَتْهَا قُلُوبُهُمْ فَأَعْزِمُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ يَعْلَمُ بِمَكَانِ كِتَابٍ إِلَّا دَلَّ عَلَيْهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ فَأَقْسَمَ بِاللّٰهِ قَالَ أَحْسَبُهُ أَقْسَمَ لَوْ أَنَّهَا ذُكِرَتْ لَهُ بِدَارِ الْهِنْدِ أُرَاهُ يَعْنِي مَكَانًا بِالْكُوفَةِ بَعِيدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ وَلَوْ مَشْيًا .

(ترجمہ) اشعث (ابن ابی الشعثاء) نے اپنے والد سے روایت کیا جو کہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے تھے کہ میں نے ایک آدمی کے پاس صحیفہ دیکھا جس میں مکتوب تھا: "سبحان اللّٰه والحمد اللّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه أكبر" میں نے کہا مجھے بھی لکھا دو اس نے گویا بخل سے کام لیا پھر مجھ سے وعدہ کیا کہ اس صحیفہ کو مجھے دیدے گا پھر میں عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو دیکھا وہی صحیفہ ان کے سامنے ہے۔ فرمانے لگے اس مکتوب میں بدعت فتنہ اور گمراہی ہے تم سے پہلے لوگوں کو یہ اور اسی طرح کی چیزوں نے ہلاک کیا انہوں نے اسے لکھا اور ان کی زبانوں نے اس کا چٹخارہ لیا اور وہی دلوں میں بیٹھ گیا، پس میں ہر آدمی کو تاکید کرتا ہوں کہ کسی بھی کتاب کی وہ جگہ جانتا ہو تو اسے بتادے اور اسے قسم دیتا ہوں شعبہ نے کہا اور انہوں نے قسم کھلائی: راوی نے کہا میرا گمان ہے کہ انہوں نے قسم کھا کر بتایا کہ اگر وہ کتاب ہند کے کسی مقام پر جو کوفہ سے دور ہوگی میں وہاں پہنچوں گا چاہے پیدل چل کر ہی جانا پڑے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے دیکھئے: تقييد العلم (ص: ٥٥)، ومصنف ابن ابی شیبہ (٦٤٩٨)۔

497۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَتَبُوا كِتَابًا فَتَبِعُوهُ وَتَرَكُوا التَّوْرَاةَ .

(ترجمہ) ابوموسی اشعری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: بنی اسرائیل نے ایک کتاب لکھی انہوں نے اسی کی پیروی کی اور توراۃ کو چھوڑ دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند تو صحیح ہے لیکن موقوف ہے۔ دیکھئے: تقييد العلم (ص: ٥٦)، ومجمع الزوائد (٦٧٦، ٩٤٠)۔

498۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بن أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَفَّاقٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَسْمَعُونَ كَلَامِي ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ فَيَكْتُبُونَهُ وَإِنِّي لَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْتُبَ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(ترجمہ) عفان (بن عبداللہ بن مرداس المحاربی) نے اپنے والد (عبداللہ) سے روایت کیا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ فرماتے تھے: بیشک کچھ لوگ میرا کلام سنتے ہیں پھر جا کر اسے لکھتے ہیں اور میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے علاوہ کچھ لکھے۔

(تخریج) اس اثر کی سند جید ہے اور اس معنی کی روایت اثر رقم (٤٩٤، ٤٩٦) پر گذر چکی ہے۔

توضیح: ...... یہ سب اس خوف کی بنا پر تھا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ خلط ملط نہ ہو جائے۔

499- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ مَا كَتَبْتُ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ وَلَا اسْتَعَدْتُ حَدِيثًا مِنْ إِنْسَانٍ.

(ترجمہ) ابن شبرمہ نے کہا میں نے امام شعبی کو کہتے سنا میں نے سوداء کو بیضاء میں کبھی نہیں لکھا اور نہ کبھی کسی انسان سے دوبارہ کوئی حدیث سننے کی درخواست کی۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٣٦٥) العلم (٢٨) تاریخ بغداد (١٢/٢٢٩)، الجامع لأخلاق الراوی (١٨٣٢) جامع بیان العلم (٣٦٨) والحلیة (٤/٣٢١)۔

توضیح: ...... اس سے ان کی قوت حافظ کا پتہ چلتا ہے ان تمام آثار سے یہ معلوم ہوا کہ اسلاف کرام کتابت حدیث سے زیادہ قوت حافظہ کو ترجیح دیتے تھے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری ١/٢٠٨ میں لکھا ہے، اسلاف کرام نے کہا ہے: صحابہ کرام کی ایک جماعت کچھ بھی لکھنے کو ناپسند کرتی تھی، وہ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح انہوں نے حدیث رسول کو دلوں میں محفوظ رکھا ہے اسی طرح وہ بھی حفظ کریں، لکھیں نہیں، لیکن جب انہوں نے سستی و کاہلی اور طلاب علم میں پست ہمتی دیکھی تو علم نبوت کے ضائع ہو جانے سے ڈر گئے اور لکھنے کی اجازت دے دی۔ جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

[43]..... بَاب مَنْ رَخَّصَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ

کتابت حدیث کی اجازت کا بیان

500- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

(ترجمہ) وهب منبہ نے اپنے بھائی سے روایت کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے پاس آپ کی حدیث مجھ سے زیادہ ہو سوائے عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح البخاری (١١٣) صحیح ابن حبان (٧١٥٢) وغیرهما۔

501۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ﷺ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُرِيدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی سنتا حفظ کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا پس قریش نے مجھے منع کیا اور کہا تم رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی سنتے ہو لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی بشر ہیں اور ناراضگی وخوشی میں کلام کرتے ہیں، چنانچہ میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اپنی انگلی سے اپنے دھن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔اس سے حق وصداقت کے سوا کچھ نہیں نکلا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۱۶۳/۲، ۱۹۲، ۱۷٤)، ابوداود (۳٦٤٦، ۳۵۰٤) ترمذی (۱۲۳٤) نسائی (۲۸۸/۷، ۲۹۵)، دارقطنی (۷٤/۳۔۷۵) شرح معانی الآثار (٦٤/٤) ،المنتقی لابن الجارود (٦۰۱) الحاکم (۱۷/۲)، وغیرھم۔

502۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَ مِنْ حَدِيثِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكِتَابِ يَدِي مَعَ قَلْبِي إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَالَهُ عِ حَدِيثِي ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں آپ کی حدیث روایت کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ مناسب خیال فرمائیں تو میرا ارادہ ہے کہ دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کی کتابت سے بھی مدد لوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے میری حدیث کو اچھی طرح یاد کرلو پھر اپنے ہاتھ کی کتابت سے دل کے ساتھ مدد بھی لے لو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں اور ابن عمرو سے روایت کرنے والے مجہول ہیں۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (۹/۲/٤) تقیید العلم (ص ۸۱) واسنادہ مظلم۔

503۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ

تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ أَوَّلًا .

(ترجمہ) ابوقبیل نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) کو کہتے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا سب سے پہلے کون سا شہر فتح ہوگا قسطنطنیہ یا رومیہ؟ نبی (کریم) ﷺ نے جواب دیا نہیں پہلے ہرقل کا شہر فتح کیا جائے گا۔ (یعنی رومیہ)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٣٢٩/٥) المعجم الكبير (٦١)۔

توضیح: ......اس سے کتابت حدیث ثابت ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی بھی صحیح ثابت ہوئی۔

504۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِحَدِيثِ عَمْرَةَ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن دینار نے کہا: عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ آپ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی اور عمرہ سے (مروی) جو ثابت شدہ حدیث موجود ہو وہ ہمارے پاس لکھ بھیجئے کیونکہ میں علم کے مٹ جانے اور چلے جانے سے ڈرتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابوضمرۃ کا نام انس بن عیاض ہے دیکھئے: تقييد العلم (ص: ١٠٥)۔

505۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنِ انْظُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاكْتُبُوهُ فَإِنِّي قَدْ خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ أَهْلِهِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن دینار نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے اہل مدینہ کو لکھا کہ حدیث رسول ﷺ تلاش کر کے اس کو لکھ لیں مجھے علم کے مٹ جانے اور اہل علم کے ختم ہو جانے یا چلے جانے کا خوف ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٣٤٦) تقييد العلم (ص: ١٠٦)، مفتاح الجنة (ص: ٣٢) ومجمع الزوائد محقق (٤١٨/٢)۔

506۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ﴾ .

(ترجمہ) ابوملیح (اسامہ بن عمیر) نے کہا ہم کو لوگ کتابت کرنے کا عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ﴾ یعنی اس کا علم میرے رب کے پاس مکتوب ہے (طه: ٥٢/١٦)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٤٧٨) تقييد العلم (ص: ١١٠)، وجامع

بیان العلم (٤٠٧)۔

507۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ أَبَا إِيَاسٍ يَقُوْلُ كَانَ يُقَالُ مَنْ لَمْ يَكْتُبْ عِلْمَهُ لَمْ يُعَدَّ عِلْمُهُ عِلْمًا .

(ترجمہ) سوادہ بن حیان نے بیان کیا کہ میں نے ابوایاس معاویہ بن قرہ کو سنا فرماتے تھے: جو اپنے علم کو قلم بند نہ کرے اس کا علم علم نہیں رہے گا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تقیید العلم (ص: ١٠٩)، جامع بیان العلم وفضلہ (٤١٧) والمحدث الفاصل (٣٤١)۔

508۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ يَا بَنِيَّ قَيِّدُوا هٰذَا الْعِلْمَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن المثنی نے کہا مجھ سے ثمامہ بن انس نے بیان کیا کہ انس (رضی اللہ عنہ) اپنے بیٹوں سے فرماتے تھے: بیٹو! اس علم کو قید کرلو یعنی لکھ لیا کرو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: تقیید العلم : (٩٦-٩٧)، العلم (١٢٠) المعجم الطبرانی الکبیر (٧٠٠) المستدرك (١٠٦/١) جامع بیان العلم (٤١٠) میں موقوفاً اور المحدث الفاصل (٣٢٧) الناسخ والمنسوخ (٥٩٩) وجامع بیان العلم (٣٩٥) تاریخ بغداد (٥٦/١٠) میں یہ روایت **موصولاً** موجود ہے۔

509۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَانَ يَكْتُبُ عِنْدَ أَنَسٍ فِي سَبُّوْرَةٍ .

(ترجمہ) مسلم بن قیس العلوی نے کہا میں نے ابان (ابن ابی عیاش) کو انس (رضی اللہ عنہ) کے پاس (بورڈ) تختی پر لکھتے دیکھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے گرچہ مسلم العلوی اور ابان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے دیکھئے: تقیید العلم ص: ١٠٩۔

510۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ عَنْ كِتَابِ الْعِلْمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .

(ترجمہ) حسن بن جابر سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوامامہ باہلی (رضی اللہ عنہ) سے علم کو لکھنے کی بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ اسناد جید ہے۔ دیکھئے: تقیید العلم ص: ٩٨، جامع بیان العلم (٤١١) وطبقات ابن سعد (١٣٢/٢/٧)۔

511۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْتُهُ بِكِتَابِهِ فَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ هٰذَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) بشیر بن نہیک نے کہا میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے جو کچھ سنتا لکھ لیا کرتا تھا جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو میں اپنا لکھا ہوا ان کے پاس لے گیا اور انہیں پڑھ کر سنایا اور عرض کیا کہ یہ ہی میں نے آپ سے سنا تھا فرمایا: ٹھیک ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: العلم لأبي خيثمه (١٣٧) مصنف ابن أبي شيبه (٦٤٨٣) تقييد العلم (ص: ١٠١)، جامع بيان العلم (٤٠٣) المحدث الفاصل (٧٠٢) اس میں ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

توضیح:......اس میں کتابت حدیث پر رضامندی کا اظہار ہے۔

512۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ.

(ترجمہ) سعید بن جبیر نے کہا میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) سے رات میں حدیث کا سماع کرتا اور کجاوے کے ہتھے پر لکھ لیا کرتا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: تقييدالعلم (ص: ١٠٢۔١٠٣)۔

513۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا يُرَغِّبُنِي فِي الْحَيَاةِ إِلَّا الصَّادِقَةُ وَالْوَهْطُ فَأَمَّا الصَّادِقَةُ فَصَحِيفَةٌ كَتَبْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّا الْوَهْطُ فَأَرْضٌ تَصَدَّقَ بِهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رضي الله عنه كَانَ يَقُومُ عَلَيْهَا.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نے کہا: مجھے زندگی میں صادقہ اور وہط کے سوا کوئی چیز عزیز و مرغوب نہیں۔ "صادقہ" احادیث کا مجموعہ اور وہ صحیفہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے لکھا اور "وہط" طائف کی وہ زمین تھی جس کو (والد محترم) عمرو بن العاص نے صدقہ کر دیا جس پر وہ کام کرتے تھے۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے: تقييد العلم (ص: ٨٤)، جامع بيان العلم (٣٩٤)۔

514۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

(ترجمہ) عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان نے اپنے چچا عمرو بن ابی سفیان سے روایت کیا کہ انہوں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے سنا وہ فرماتے تھے: علم کو کتابت کے ذریعہ قید کر لو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں عبدالملک متکلم فیہ ہیں اور ابن جریج نے عنعنہ سے روایت کیا ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٤٧٨) جامع بیان العلم (٣٩٦) المحدث الفاصل (٣٥٨) تقیید العلم (ص: ٨٨) والمستدرك (١٠٦/١)۔

515۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَيِّدُوْا هٰذَا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: اس علم کو کتابت کے ذریعہ قید کرلو۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں لیکن اس میں انقطاع ہے کیونکہ عبدالملک بن عبداللہ نے ابن عمر کو پایا ہی نہیں۔حوالہ دیکھئے: المعجم الأوسط (٨٥٢) والمستدرك (١٠٦/١)۔

516۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ يُحَدِّثُنِيْ بِالْحَدِيْثِ فَأَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتّٰى أُصْبِحَ فَأَكْتُبُهُ .

(ترجمہ) عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا کہ میں ابن عباس کے ہمراہ مکہ کے راستے میں چل رہا تھا اور وہ جو بھی حدیث بیان کرتے تو میں کجاوے کے ہتھے پر اسے لکھ لیتا تا کہ صبح کو (کاپی میں) لکھ لوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٦٤٨٥) جامع بیان العلم (٤٠٥) تقیید العلم (ص: ١٠٢-١٠٣) اس کی سند میں ابوالنعمان: محمد بن الفضل ہیں اور عبدالواحد: ابن زیاد ہیں۔

517۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ صَحِيْفَةٍ وَأَكْتُبُ فِي نَعْلَيَّ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر نے کہا میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس صحیفہ میں لکھتا تھا اور کچھ نہیں تو جوتے پر بھی لکھ لیتا۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں سوائے جعفر بن ابی مغیرہ کے جو سعید بن جبیر سے روایت میں قوی نہیں دیکھئے: تقیید العلم ص: ١٠٢۔

518۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَكْتُبُ فِي الصَّحِيفَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثُمَّ أَقْلِبُ نَعْلَيَّ فَأَكْتُبُ فِي ظُهُورِهِمَا .

(ترجمہ) سعید بن جبیر نے کہا میں عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھتا تھا اور صحیفہ میں لکھتا یہاں تک کہ وہ بھر جاتا تو میں اپنے جوتے الٹتا اور ان کے تلے میں لکھ لیتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں مندل بن علی ضعیف ہیں۔حوالہ دیکھئے: تقييد العلم(ص: ١٠٢)، والمحدث الفاصل (٣٤٧) ۔

519۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ التَّفْسِيرَ عِنْدَ مُجَاهِدٍ .

(ترجمہ) عبید (بن مہران) مُکَتِّب نے کہا میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مجاہد سے تفسیر لکھتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: تقييد العلم(ص: ١٠٥) فضیل: ابن عیاض اور عبید: ابن مہران ہیں۔

520۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُهُمْ يَكْتُبُونَ عِنْدَ الْبَرَاءِ بِأَطْرَافِ الْقَصَبِ عَلَى أَكُفِّهِمْ .

(ترجمہ) عبداللہ بن حنش نے کہا میں نے لوگوں کو براء (بن عازب) (رضی اللہ عنہما) کے پاس سرکنڈوں کے کنارے سے اپنے ہاتھ پر لکھتے دیکھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: العلم (١٤٧) ومصنف ابن أبی شیبه (٦٤٨٩) وجامع بيان العلم (٤٠٨) وتقييد العلم (ص: ١٠٥)۔

521۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِحَدِيثٍ فَقُلْتُ أَكْتُبُهُ عَنْكَ قَالَ فَرَخَّصَ لِي وَلَمْ يَكَدْ .

(ترجمہ) ہارون بن عنترہ سے مروی ہے ان کے والد نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے مجھ کو ایک حدیث بیان کی میں نے عرض کیا میں اس کو آپ سے لکھ لوں؟ انہوں نے کہا ابن عباس نے مجھ کو اس کی اجازت دے دی اور روکا نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٥٠٣) جامع بيان العلم (٤٠٩) ۔

522۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَتَبَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ رَجَاءٌ فَكُنْتُ قَدْ نَسِيتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَكْتُوبًا .

(ترجمہ) رجاء بن حیوہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہشام بن عبدالملک نے اپنے گورنر کو لکھا کہ وہ مجھ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرے، رجاء نے کہا اگر وہ میرے پاس لکھی نہ ہوتی تو میں اس کو بھول گیا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: تاریخ أبی زرعه (٧٩٣) تقييد العلم(ص: ١٠٨)۔

523۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ كَانَ يُسْأَلُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَيُكْتَبُ مَا يُجِيبُ فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ .

(ترجمہ) ہشام بن غاز نے کہا کہ وہ عطاء بن أبی رباح (رحمہ اللہ) سے سوال کرتے تھے اور وہ جو جواب دیتے اسے ان کے

سامنے لکھ لیتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کسی اور کتاب میں نہ مل سکی۔

توضیح:......اس سے بھی کتابت اور لکھنے کی اجازت اور رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔

524- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ رَأَى نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُمْلِي عِلْمَهُ وَيُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ .

(ترجمہ) سلیمان بن موسیٰ نے نافع مولی ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا وہ اپنے علم کو املاء کراتے تھے اور وہ (یعنی سلیمان) ان کے سامنے لکھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تاریخ أبی زرعه (٧٩٢)۔

525- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَكَّهُ .

(ترجمہ) مبارک بن سعید نے بیان کیا سفیان رات میں دیوار پر حدیث لکھ لیتے تھے اور جب صبح ہوتی تو اس کو نسخ کر لیتے اور جو دیوار پر لکھا تھا اسے کھرچ دیتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دوسری جگہ یہ روایت نہیں مل سکی۔

526- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنُ سَعْدٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَهُ عُمَرُ قُلْتُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْعَفَافَ وَالْعِيَّ عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ وَالْفِقْهَ مِنَ الْإِيمَانِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ وَيُنْقِصْنَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَزِدْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ وَإِنَّ الْبَذَاءَ وَالْجَفَاءَ وَالشُّحَّ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا يُنْقِصْنَ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ .

(ترجمہ) عون بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) سے کہا: فلاں صحابی رسول ﷺ نے مجھے حدیث بیان کی، عمر بن عبدالعزیز نے انہیں پہچان لیا میں نے عرض کیا انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یقیناً حیا، پاکبازی اور دل کی عاجزی نہیں بلکہ زبان کی عاجزی اور فقہ وتدبر ایمان میں سے ہیں اور یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو آخرت کے اعمال میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا کے افعال میں کمی کرتی ہیں اور آخرت میں جو اضافہ کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہے۔ اور یقیناً بے ہودگی بدسلوکی اور بخیلی نفاق میں سے ہیں اور یہ سب ان چیزوں میں سے ہیں جو دنیا میں اضافہ کرتی ہیں لیکن آخرت میں کمی کرتی ہیں اور جو آخرت میں کمی ہوتی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور أبواسامہ کا نام حماد بن أسامة ہے۔ دیکھئے: المعجم الکبیر (٢٩/١٩) (٦٣)

التاريخ الكبير للبخاری(۲/۸۸،۷/۱۸۱)، المعرفة والتاريخ للفسوی(۱/۳۱۱) سنن البيهقی (۱۰/۱۹٤)، حلية الاولياء (۳/۱۲۵)، ومكارم الاخلاق لابن أبی الدنيا (۸۷) والمصنف (۱۷٤۲۳) بسند ضعيف ۔

527۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَعَهُ قِرْطَاسٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ مَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْجَبَنِي فَكَتَبْتُهُ فَإِذَا فِيهِ هَذَا الْحَدِيثُ .

(ترجمہ) ابوقلابہ نے کہا عمر بن عبدالعزیز نماز ظہر کے لئے نکل کر آئے اوران کے ساتھ ایک کاغذ تھا پھر جب نماز عصر کے لئے تشریف لائے تو اس وقت بھی وہ کاغذ ان کے ساتھ تھا لہٰذا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین یہ کیسی کتاب ہے؟ فرمایا: یہ وہ حدیث ہے جو عون بن عبداللہ نے مجھ سے بیان کی مجھے پسند آئی تو میں نے لکھ لی دیکھا تو وہی حدیث لکھی تھی۔ یعنی مذکور بالا حدیث

(**تخريج**) اس روایت کی سند صحیح ہے کسی دوسری کتاب میں نہ مل سکی۔

528۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا الْحَسَنُ بَنِيهِ وَبَنِي أَخِيهِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ وَبَنِي أَخِي إِنَّكُمْ صِغَارُ قَوْمٍ يُوشِكُ أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ أَنْ يَرْوِيَهُ أَوْ قَالَ يَحْفَظَهُ فَلْيَكْتُبْهُ وَلْيَضَعْهُ فِي بَيْتِهِ .

(ترجمہ) شرحبیل بن سعد نے کہا کہ حسن نے اپنے بیٹے اور بھتیجوں کو بلایا اور فرمایا: میرے اور میرے بھائی کے بیٹو! تم خاندان کے چھوٹے ہو اور قریب ہی بڑوں میں شمار ہو گے لہٰذا علم حاصل کرو اور تم میں سے جو روایت وحفظ کی استطاعت نہ پائے وہ اس کو لکھے اور اپنے گھر میں رکھ لے۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند شرحبیل بن سعد کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے: تقييد العلم (ص: ۹۱)، جامع بيان العلم (٤٤۸) ۔

توضيح: ......ان تمام روایات سے احادیث یا علمی باتیں لکھ لینے کی ترغیب واجازت اوراہمیت ثابت ہوتی ہے اورصحابہ کرام وتابعین سے کتابت حدیث کی کراہت یا ناپسندیدگی اس وقت کے لئے تھی جب قرآن کریم اوراحادیث شریفہ کے خلط ملط ہونے کا خدشہ تھا خود اللہ کے نبی ﷺ نے کتابت حدیث سے منع فرمایا لیکن بعد میں اجازت دے دی تھی جیسا کہ مختلف احادیث میں گزر چکا ہے لہٰذا آج کے زمانے میں جب کہ قرآن وحدیث مدون ہیں حدیث لکھنے یا دروس اور نوٹس بنانے یا لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب کی احادیث، آثار واقوالِ صحابہ تابعین سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔

[44]..... بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

اچھا یا برا طریقہ رائج کرنے کا بیان

529- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَاهُ عَاصِمٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِ شَيْءٌ .

(ترجمہ) جریر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اچھی بات رائج کرے اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کے لئے اتنا ثواب ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ثواب ہوگا اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو بری بات جاری کرے اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ ہوگا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند حسن ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۱۰۱۷) صحیح ابن حبان (۳۳۰۸) مسند الحمیدی (۸۲۵) وصحیح ابن خزیمہ (۲٤۷۷)۔

توضیح: ......مطلب یہ ہے کہ شرع میں جس چیز کی خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہوگا جیسے صدقہ وخیرات وغیرہ اور جو بری چیز رائج کرے بدعت وگمراہی وغیرہ تو اس کا گناہ رائج کرنے والے پر زیادہ ہوگا۔

واضح رہے کہ من سن سنۃ حسنۃ سے یہ مراد قطعانہیں کہ کوئی نئی بات ایجاد کرے جیسا کہ بعض افراد کا خیال ہے اور وہ اس سے بدعت حسنہ کی دلیل پکڑتے ہیں۔

530- أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا .

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والے کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جوشخص اپنی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کے اوپر اس کی اتباع وعمل کرنے والے کا بھی گناہ ہوگا اور اتباع کرنے والوں کا گناہ سے کچھ کم نہ ہوگا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (۲٦۷٤) صحیح ابن حبان (۱۱۲) مسند أبی یعلی (٦٤۸۹) والسنة لابن أبی عاصم (۱۱۲)۔

531۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا حَتّٰى بَانَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورُ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

(ترجمہ) جریر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقے کی ترغیب دی لیکن لوگوں نے تاخیر کی حتی کہ آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہوگئے بعدہ انصار کا ایک آدمی ایک تھیلی لے کر آیا پھر لوگوں کا تانتا لگ گیا یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار دیکھے گئے پھر آپ نے فرمایا: جو شخص اچھی بات جاری کرے تو اس کے لئے اپنا اجر بھی ہے اور عمل کرنے والے کا بھی اجر ہے اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی، اور جو بری بات رائج کرے تو اس پر اپنے کئے کا بوجھ ہوگا اور جو اس پر عمل کرے گا اس کا بھی بوجھ ہوگا عمل کرنے والوں کے بوجھ و گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔لا لکائی نے شرح أصول اعتقاد اهل السنه (۵) میں اسے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے تخریج رقم(۵۲۹)۔

532۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَا أَعْظَمُكُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَنَّ لِي أَجْرِي وَمِثْلَ أَجْرِ مَنْ اتَّبَعَنِي.

(ترجمہ) حسان بن عطیہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سب سے زیادہ میرا اجر ہوگا، ایک تو میرا اپنا اجر دوسرے مجھے میری اتباع کرنے والے کا بھی اجر ملے گا۔

(**تخریج**) یہ مرسل روایت ہے لیکن سند صحیح ہے وانفر بہ الدارمی، لیکن اس کی تائید حدیث "من سن سنة حسنة" سے ہوتی ہے جو اس باب کے شروع میں مذکور ہے۔

533۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلٰى أَمْرٍ وَلَوْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَوْقُوفًا بِهِ لَازِمًا بِغَارِبِهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کی طرف بلائے چاہے ایک آدمی ہی کو دعوت دے تو وہ قیامت کے دن اس دعوت کی بنا پر روک دیا جائے گا اس کی دعوت کا وبال اسے چمٹا ہوگا پھر آپ ﷺ

نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾ (انہیں روک لو کیونکہ ان سے سوال کئے جائیں گے) (الصافات: ٢٣/٢٤)

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٣٢٢٦) التاريخ الكبير للبخاری (٨٦/٢) والمستدرك (٤٣٠/٢) تفسیر طبری (٤٨/٢٣)، الدرالمنثور (٢٧٣/٥)، **امام ترمذی نے اس حدیث** کو حسن غریب کہا ہے۔

534۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَرْبَعٌ يُعْطَاهَا الرَّجُلُ بَعْدَ مَوْتِهِ ثُلُثُ مَالِهِ إِذَا كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ لِلَّهِ مُطِيعًا وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَدْعُو لَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ وَالسُّنَّةُ الْحَسَنَةُ يَسُنُّهَا الرَّجُلُ فَيُعْمَلُ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَالْمِائَةُ إِذَا شَفَعُوا لِلرَّجُلِ شُفِّعُوا فِيهِ .

(ترجمہ) امام شعبی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: چار چیزیں ہیں جو آدمی کو قیامت کے دن عطا کی جائیں گی: اس کے مال کا تہائی حصہ اگر اس میں موت سے قبل اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار تھا، دوسرے نیک صالح اولاد جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے دعا کرتی رہے، تیسرے وہ اچھا طریقہ جو انسان رائج کرے اور اس کی موت کے بعد اس پر عمل کیا جاتا رہے۔ چوتھے سو آدمی جو اس شخص کے لئے سفارش کریں ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جائے گی۔

(**تخریج**) عبداللہ بن مسعود تک اس روایت کی سند صحیح ہے نیز اس طرح کی باتیں اپنی طرف سے یا رائے اور قیاس سے نہیں کہی جاسکتی ہیں اس روایت کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا نیز صدقۂ جاریہ، الولد الصالح، والسنۃ الحسنۃ کے شواہد صحیحہ موجود ہیں۔ حدیث میں ہے: ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین قسم کے اعمال کے: صدقۂ جاریہ، وہ علم جس سے فائدہ اٹھا جائے، اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ یہ حدیث آگے (٥٧٨) نمبر پر آرہی ہے۔

[45]..... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّهْرَةَ وَالْمَعْرِفَةَ

جس نے شہرت اور خاص پہچان کو ناپسند کیا اس کا بیان

535۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ جَهَدْنَا بِإِبْرَاهِيمَ حَتَّى أَنْ نُجْلِسَهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَأَبَى .

(ترجمہ) اعمش (سلیمان بن مہران) نے کہا ہم نے ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) کو مجبور کیا کہ انہیں ستون کے پاس بٹھادیں لیکن انہوں نے انکار کردیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تاريخ أبي زرعه (١٩٩٧) ومصنف ابن أبي شيبه (٦٦٨٠)۔

توضیح:......یعنی انہیں کسی خاص جگہ بیٹھنے سے انکار تھا کہ یہ نہ کہا جائے کہ ابراہیم فلاں جگہ بیٹھتے تھے۔

536۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنِدَ إِلَى السَّارِيَةِ .

(ترجمہ) مغیرہ بن مقسم سے مروی ہے کہ ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) ساریہ سے لگ کر بیٹھنا ناپسند کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٦/ ١٩٠) اس میں عفان: ابن مسلم ہیں اور ابوعوانہ کا نام وضاح بن عبداللہ ہے اور مغیرہ: ابن مقسم ہیں۔

537۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَبْتَدِئُ الْحَدِيثَ حَتَّى يُسْأَلَ .

(ترجمہ) مغیرہ بن مقسم نے کہا ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) کسی کے طلب کئے بنا حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بيان العلم وفضله (٣٦٢) طبقات ابن سعد (٦/ ١٩٢)۔

538۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْجُعْفِيُّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانُوا مُعْجَبِينَ بِهِ فَكَانَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُحَدِّثُهُمَا فَإِذَا كَثُرُوا قَامَ وَتَرَكَهُمْ .

(ترجمہ) خیثمہ نے کہا حارث بن قیس الجعفی جو عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے شاگردوں میں سے تھے اور لوگ ان پر فخر کیا کرتے تھے ان کے پاس ایک یا دو آدمی بیٹھتے تو انہیں کوئی حدیث بیان کرنے لگتے تھے پھر جب ان کی تعداد بڑھ جاتی تو کھڑے ہو کر چلے جاتے اور انہیں چھوڑ دیتے۔ (یعنی زیادہ لوگوں میں شہرت پانا انہیں پسند نہ تھا۔)

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور خیثمۃ: ابن عبدالرحمٰن ہیں۔

539۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قِيلَ لَهُ حِينَ مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ قَعَدْتَ فَعَلَّمْتَ النَّاسَ السُّنَّةَ فَقَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ يُوطَأَ عَقِبِي .

(ترجمہ) ابراہیم سے مروی ہے جب عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہوا تو علقمہ (بن قیس) سے کہا گیا کاش آپ (ابن مسعود کی جگہ) بیٹھیں اور لوگوں کو (ان کی طرح) سنت کی تعلیم دیں، کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میری ایڑی کچل دی جائے؟ (یعنی اپنے پیچھے آنے والوں سے میں فتنے میں پڑ جاؤں)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: طبقات ابن سعد (٦/ ٦٠) وحلية الأولياء (٢/ ١٠٠)۔

540۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ هَارُونَ بْنَ عَنْتَرَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا وَنَحْنُ نَمْشِي خَلْفَهُ فَرَهِقَنَا عُمَرُ فَتَبِعَهُ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ قَالَ فَاتَّقَاهُ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَصْنَعُ قَالَ أَوَ مَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةً لِلتَّابِعِ .

(ترجمہ) سلیم بن حنظلہ نے کہا: کہ ہم ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئے تا کہ بات چیت کریں جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوگئے اوران کے پیچھے چلنے لگے پس عمر (رضی اللہ عنہ) ہم سے قریب ہوئے اورابی کے پیچھے جا کرانہیں درے سے ضرب لگائی۔ راوی نے کہا۔ جسے انہوں نے اپنی کلائی سے روکا، اور کہا: اے امیر المؤمنین کیا کرتے ہو؟ فرمایا: دیکھتے نہیں (یہ لوگوں کا پیچھے چلنا) متبوع کے لئے فتنہ اور پیچھے چلنے والے کے لئے ذلت ورسوائی ہے۔

توضیح: ......یعنی متبوع جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اس کے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہے کہ دل میں بڑا پن اور ریاء نہ آ جائے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٣٦٦) والزهد الكبير للبيهقي (٣٠٣) الجامع لأخلاق الراوی (٩٣١) وحلية الأولياء (١٢/٩)۔

541۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ تُوْطَأَ أَعْقَابُهُمْ.

(ترجمہ) منصور (بن المعتمر) سے مروی ہے کہ ابراہیم نے کہا پیچھے پیچھے چلنے کو (اسلاف کرام) ناپسند کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: العلم (١٥٨) مصنف ابن أبی شیبه (٥٨٦٤)۔

542۔ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ إِذَا مَشَى مَعَهُ الرَّجُلُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا وَإِنْ عَادَ يَمْشِي مَعَهُ قَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ.

(ترجمہ) بسطام بن مسلم نے کہا محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) کے پیچھے جب کوئی آدمی چلتا تو وہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ اگر اس کی کوئی حاجت ہوتی تو پوری فرماتے پھر بھی اگر وہ آپ کے پیچھے چلتا تو پوچھتے کوئی اور حاجت ہے؟

توضیح: ......یعنی وہ اپنے پیچھے کسی کا چلنا پسند نہ کرتے تھے یہ ان لوگوں کے لئے باعث نصیحت ہے جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے آگے پیچھے حاشیہ برداری کریں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (٢٦٧/٢)۔

543۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُكُمْ.

(ترجمہ) ابوحمزہ سے مروی ہے ابراہیم نے کہا: اس سے ہوشیار رہو کہ تمہارے پیچھے چلا جائے۔

(یعنی اس سے بچنا کہ تمہارے نقش پا پر چلا جائے۔)

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں ابوحمزہ میمون الاعور ضعیف ہیں اور اسے صرف امام دارمی نے ذکر کیا ہے ابونعیم: فضل بن دکین ہیں (۵۴۱) پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

544۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّهُ رَأَى أُنَاسًا يَتْبَعُوْنَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ نَهَاهُمْ وَقَالَ إِنَّ صَنِيعَكُمْ هَذَا أَوْ مَشْيَكُمْ هَذَا مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ وَفِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ .

(ترجمہ) عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دیکھا کچھ لوگ سعید بن جبیر کے پیچھے چل رہے ہیں راوی نے کہا میرا خیال ہے عاصم نے کہا۔انہوں نے انہیں اپنے پیچھے چلنے سے روکا اور فرمایا: تمہارا یہ فعل یا کہا تمہارا یہ میرے پیچھے چلنا متابعت کرنے والے کے لئے خواری ہے اور (متبوع) جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اس کے لئے فتنہ ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوی (٩٣٢) العلم (١٢٣) مصنف أبن أبی شیبه (٦٣٦٤) الزهد للبيهقی (٣٠٤)۔

545۔ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَسْوَدَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ شَاوَرْتُ مُحَمَّدًا فِي بِنَاءٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبْنِيَهُ فِي الْكَلَّاءِ قَالَ فَأَشَارَ عَلَيَّ وَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَسَاسَ الْبِنَاءِ فَآذِنِّي حَتَّى أَجِيءَ مَعَكَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ قَالَ لَا قَالَ أَمَّا لَا فَاذْهَبْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَنْتَ أَيْضًا فَاذْهَبْ قَالَ فَذَهَبْتُ حَتَّى خَالَفْتُ الطَّرِيقَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عون نے کہا میں نے محمد (ابن سیرین رحمہ اللہ) سے کھیت میں گھر بنانے کے بارے میں مشورہ کیا انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: جب تمہارا بنیاد رکھنے کا ارادہ ہو تو مجھے خبر کرنا لہٰذا جب میں ان کے پاس آیا اور ہم دونوں چلنے لگے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور ان کے پیچھے چلنے لگا محمد کھڑے ہو گئے اور فرمایا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ اس نے کہا: نہیں فرمایا جب کوئی حاجت نہیں ہے تو جاؤ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جاؤ تم بھی جاؤ لہٰذا میں بھی (انہیں چھوڑ کر) دوسرے راستے سے روانہ ہو گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: حلية الأولياء (٢٦٧/٢)۔

فائدہ: ......ان آثار سے معلوم ہوتا ہے اسلاف کرام شہرت سے اور اپنے پیچھے کسی کے چلنے سے احتیاط برتتے تھے کیوں کہ اپنے پیچھے شاگردوں یا متبعین کی بھیڑ دیکھ کر کبر وغرور کے فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ بہت ہے۔

546۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نُسَيْرٍ أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ إِذَا أَتَوْهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكُمْ يَعْنِي أَصْحَابَهُ .

(ترجمہ) نسیر (ابن ذعلوق) سے مروی ہے ربیع (رحمہ اللہ) کے پاس جب لوگ (ان کے شاگرد) آتے تو وہ کہتے تھے میں تمہارے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے العلم (١٢٩) زوائد نعیم بن حماد علی زهد ابن المبارك (٥٥) ۔

547۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُ أَصْحَابَكَ قَالَ أَخَافُ أَنْ أَقُولَ لَهُمْ مَا لَا أَفْعَلُ .

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن بشر نے کہا ہم خباب بن الارت (رضی اللہ عنہ) کے پاس تھے ان کے شاگرد اُن کے پاس آئے اور وہ چپ بیٹھے رہے کہا گیا کیا آپ اپنے شاگردوں کو حدیث بیان نہیں کریں گے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ایسی چیز ان سے بیان کردوں جس پر خود عمل نہیں کرتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن کے درجہ کو پہنچتی ہے۔ ابوخیثمہ نے العلم (۱٦) میں اسے روایت کیا ہے لیکن ان کی سند ضعیف ہے۔

فائدہ:......قول وعمل میں مطابقت ضروری ہے اسی کے پیش نظر حضرت خباب (رضی اللہ عنہ) نے احتیاط کیا کہ قول عمل کے خلاف نہ ہو۔

548۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْ عَمَلِي كَفَافًا لَا لِيْ وَلَا عَلَيَّ .

(ترجمہ) صالح (بن صالح بن حی) نے کہا میں نے شعبی کو کہتے سنا: میری آرزو ہے کاش میں اپنے علم میں برابر سرابر ہی چھوٹ جاؤں نہ مجھے کچھ ملے (نہ مؤاخذہ ہو) نا گناہ کا مجھ پر بوجھ ہو۔

توضیح:......ایسا شدت مؤاخذہ کے ڈر سے انہوں نے کہا: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (البروج: ۱۲/۳۰).

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المعرفة للفسوی (۲/۵۹۲)۔

549۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَمْشِي وَنَاسٌ يَطَئُوْنَ عَقِبَهُ فَقَالَ لَا تَطَئُوْا عَقِبِيْ فَوَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابِيْ مَا تَبِعَنِيْ رَجُلٌ مِنْكُمْ .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) سے مروی ہے ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) جا رہے تھے کہ لوگ ان کے پیچھے چلنے لگے انہوں نے فرمایا: میرے پیچھے نہ چلو قسم اللہ کی اگر تم جان لو کہ میں کس وجہ سے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہوں تو تم میں سے کوئی آدمی میرے پیچھے نہ آئے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں لیکن اس میں انقطاع ہے حسن بصری نے ابن مسعود کو پایا ہی نہیں حوالہ کے لئے دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦٣٦٥) المستدرك (۳/۳۱٦)۔

550۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ

لِلتَّابِعِ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے فرمایا: جس کے پیچھے چلا جارہا ہے اس کے لئے فتنہ اور پیچھے چلنے والے کے لئے ذلت وخواری ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند محمد بن حمید کی وجہ سے ضعیف ہے اور تخریج رقم (۵۴۴) پر گذر چکی ہے۔

551۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمَيٍّ قَالَ مَشَوْا خَلْفَ عَلِيٍّ فَقَالَ عَنِّى خَفْقَ نِعَالِكُمْ فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوْكَى الرِّجَالِ .

(ترجمہ) اُمی (بن ربیعہ) نے کہا لوگ علی (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے چل رہے تھے انہوں نے کہا مجھ سے اپنے جوتوں کی چراہٹ دور رکھو کیونکہ یہ بے وقوف وعاجز لوگوں کے دلوں کوخراب کردینے والی (چیز) ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (۸۹۹) لیکن ابن عبدالبر نے اسے تعلیقا روایت کیا ہے۔

552۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ خَفْقَ النِّعَالِ حَوْلَ الرِّجَالِ قَلَّ مَا يُلَبِّثُ الْحَمْقَى .

(ترجمہ) یزید بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حسن بصری (رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرماتے تھے: لوگوں کے پیچھے جوتے چرانا بے وقوفوں کوعلم میں اضافے سے باز رکھتا ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الجامع الاخلاق الراوی (۹۳٤) طبقات ابن سعد (۷/۱/ ۱۲۲)، زیادات نعیم بن حماد علی زهد بن المبارك(۵۰)۔

553۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ أَوِ الرَّجُلَانِ قَامَ فَتَنَحَّى .

(ترجمہ) لیث نے بیان کیا کہ طاؤس کے پاس جب ایک یا دو آدمی آ بیٹھتے تو وہ کھڑے ہوکر وہاں سے پرے ہٹ جاتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں اور امام دارمی کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا۔ نیز اسی طرح کی روایت (۵۳۸) میں گذر چکی ہے۔

فائدہ: ......ان تمام روایات سے سلف صالحین کی تواضع اور خاکساری ظاہر ہوتی ہے، انہیں شہرت قطعا پسند نہ تھی اسی لئے اپنے آگے پیچھے بھیڑ لگانا وہ پسند نہیں کرتے تھے۔

554۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِى بَرْزَةَ

الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا فَعَلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ.

(ترجمہ) ابوبرزہ اسلمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی بندے کے قدم (قیامت) کے دن نہ ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے پوچھ نہ لیا جاوے کہ اپنی عمر کس میں گذاری؟ اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا؟ اور جسم کو کس (کام) میں لگایا؟

(تخریج) اس روایت کی یہ سند حسن ہے لیکن حدیث کا متن صحیح ہے۔ دیکھئے: سنن الترمذی (٢٤١٧) المعجم الأوسط (٢٢١٢) مسند أبی یعلی (٧٤٣٤) مجمع البحرين (٤٧٨٣) ومجمع الزوائد (١٠/٣٤٦)۔

555- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنِي فُلَانٌ الْعُرَنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا يَدَعُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتّٰى يَسْأَلَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا أَفْنَوْا فِيهِ أَعْمَارَهُمْ وَعَمَّا أَبْلَوْا فِيهِ أَجْسَادَهُمْ وَعَمَّا كَسَبُوْا فِيمَا أَنْفَقُوْا وَعَمَّا عَمِلُوْا فِيمَا عَلِمُوْا.

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے انہوں نے کہا: قیامت کے دن جب کہ لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ بندوں کو چار چیزیں پوچھنے سے پہلے نہیں چھوڑے گا۔ اپنی عمر کیسے گزاری؟ اپنے جسم کس کام میں استعمال کئے؟ مال کیسے کمایا اور کس میں خرچ کیا؟ اور جو علم حاصل کیا اس پر عمل کتنا کیا؟

(تخریج) اس روایت کی سند میں فلاں العرنی مجہول ہیں اور معاذ بن جبل پر موقوف ہے۔

556- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا وَضَعَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ.

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بھی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے اپنی عمر کس میں گنوائی؟ اپنے جسم کو کس میں لگایا؟ اپنا مال کیسے کمایا اور کہاں اس کو خرچ کیا؟ اور اپنے علم پر عمل کتنا کیا؟۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے اور موقوف بھی یہ روایت کشف الاستار (٣٤٣٨) الاقتضاء (٣) میں موجود ہے لیکن سند ضعیف ہے لیکن الاقتضاء (٢) تاریخ بغداد (١١/٤٤١) شعب الایمان (١٧٨٥) میں صحیح سند سے مروی ہے نیز ابوبرزہ اسلمی کی ہم معنی روایت صحیح سند سے گزر چکی ہے اس لئے معنی کے اعتبار سے یہ روایت صحیح اور موصول ہے۔

فائدہ: ......ان روایات سے قیامت کے دن حساب کتاب اور پوچھ گچھ ثابت ہوتی ہے، نیز یہ کہ علم، عمر، جسم اور

مال کے بارے میں حساب ہوگا، اس لئے ہر بندے کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے، زندگی اچھے کاموں میں گذر رہی ہے یا نہیں؟ جسم وصحت کو اچھے کام میں لگایا یا نہیں؟ اور مال کہاں سے حاصل کیا، کہاں خرچ کیا؟ اچھے کاموں میں یا لہو ولعب اور منکرات وخواہش میں؟ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ اور عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

557ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ مَا تَعَلَّمْتَ فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمُ الْأَمَانَةُ .

(ترجمہ) لیث بن ابی سلیم سے مروی ہے طاووس (رحمہ اللہ) نے مجھ سے کہا: تم نے جو علم سیکھا اسے اپنے لئے سیکھو کیونکہ لوگوں سے امانت اٹھ گئی ہے۔

تخریج لیث کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: المصنف (١٧٠٨٦) المحدث الفاصل (٧٠٤) حلية الأولياء (١١/٤) جامع بيان العلم وفضله (٨٨٤ـ١١٥٥)۔

558ـ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَالنَّاسِكُ إِذَا نَسَكَ لَمْ يُعْرَفْ مِنْ قِبَلِ مَنْطِقِهِ وَلَكِنْ يُعْرَفُ مِنْ قِبَلِ عَمَلِهِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ .

(ترجمہ) عمارۃ بن مہران سے مروی ہے حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے ایسی جماعت کو پایا کہ ان میں کوئی عبادت گزار جب عبادت کرتا تو اس کی گفتگو سے اس کا پتہ نہیں لگ پاتا تھا، لیکن اپنے عمل سے وہ پہچان لئے جاتے، نفع بخش علم یہی ہے۔

توضیح:......یعنی جس علم کے ساتھ عمل ہو وہی فائدے مند ہے نیز دکھاوا اور ریا ونمود عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے اور اسے صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

[46]..... بَابُ الْبَلَاغِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلِيمِ السُّنَنِ

رسول اللہ ﷺ سے سن کر تبلیغ اور سنتوں کی تعلیم کا بیان

559ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

(ترجمہ) ابوکبشہ سلولی نے عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ گرچہ ایک ہی آیت ہو، اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

تخریج اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أحمد (٢١٤/٢، ١٥٩، ٢٠٢) وصحيح البخاری (٣٤٦١) ترمذی (٢٦٧١) مصنف عبدالرزاق (١٠١٥٧) شرح معانی الآثار (١٢٨/٤)، ومشکل الآثار

(١/ ٤٠، ١٦٩) اس سند میں ابوالمغیرة: عبدالقدوس بن حجاج اور حسان: ابن عطیہ ہیں۔

560- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ أَبُو عِيسَى الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ.

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ لوگ ہم پر تین چیزوں میں غالب نہ آ جائیں یہ کہ ہم معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں اور لوگوں کو سنت کی تعلیم دیں۔

(تخریج) قاسم بن عوف کا لقاء ابوذر سے ثابت نہیں اس لئے اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ دیکھئے مسند أحمد (١٦٥/٥) الاعتقاد للبیهقی (ص: ١٥٤)، لیکن اس کی سند میں بھی ایک راوی مجہول ہے۔

561- أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو أُمَامَةَ إِذَا قَعَدْنَا إِلَيْهِ يَجِيئُنَا مِنَ الْحَدِيثِ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَيَقُولُ لَنَا اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَبَلِّغُوا عَنَّا مَا تَسْمَعُونَ قَالَ سُلَيْمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُشْهِدُ عَلَى مَا عَلِمَ.

(ترجمہ) سلیم بن عامر نے بیان کیا کہ جب ہم ابوامامہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھتے تھے تو وہ ہمیں بہت بڑی چیز کے بارے میں حدیث سناتے اور فرماتے تھے سنو اور سمجھو! اور جو ہم سے سنو دوسروں تک پہنچا دو۔ سلیم نے کہا: جیسے کہ انہوں نے جو علم حاصل کیا اس پر گواہ بنا رہے ہوں۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے دیکھئے: المعجم الکبیر: (١٨٧/٨)(٧٦٧٣) مجمع الزوائد (١/ ١٤٠) وجامع بیان العلم (٧٢٦)۔

562- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَسْتَفْتُونَهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ تُنْهَ عَنِ الْفُتْيَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيبٌ أَنْتَ عَلَيَّ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا.

(ترجمہ) ابوکثیر نے بیان کیا کہ میرے والد نے کہا میں ابوذر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا جب کہ وہ جمرہ وسطی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع ہو کر فتوے پوچھ رہے تھے ایک شخص آ کر ان کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کیا تم فتوی دینے سے باز نہ آ‌ؤ گے؟ ابوذر نے اپنی نظریں اوپر اٹھائیں اور کہا کیا تم میرے اوپر نگراں ہو؟ اگر تم میری گردن پر تلوار بھی رکھ دو اور مجھے ایک کلمہ کہنے کی بھی مہلت محسوس ہو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تو گردن کٹنے سے پہلے میں اس

کوضرور سنا دونگا۔

(**تخریج**) اس روایت میں ابوکثیر کا نام مختلف فیہ ہے اوران کے والد مجہول ہیں۔ دیکھئے: حلية الأولياء (١/ ١٦٠)۔

563۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْعَالِيَةِ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مُفْتِيًا فَقُلْتُ لا وَلَكِنْ لا آمَنُ أَنْ تَذْهَبُوا وَنَبْقَى . فَقَالَ صَدَقَ أَبُو الْعَالِيَةِ .

(ترجمہ) ابوالعالیہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اے أبو العالیہ! کیا تم مفتی بننا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں لیکن اس سے مامون بھی نہیں ہوں کہ آپ لوگ رخصت ہوجائیں، اور ہم باقی رہ جائیں فرمایا: ابوالعالیہ صحیح کہتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اسے امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا۔

564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبِيْدَةُ يَأْتِي عَبْدَ اللّٰهِ كُلَّ خَمِيْسٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ غَابَ عَنْهَا فَكَانَ عَامَّةُ مَا يُحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِمَّا يَسْأَلُهُ عَبِيْدَةُ عَنْهُ .

(ترجمہ) ابراہیم سے مروی ہے کہ عبیدہ (بن عمر السلمانی) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس ہر جمعرات کو حاضر ہوا کرتے تھے اور جو بات سمجھ میں نہ آتی اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اس لئے عمومی طور پر ابراہیم کے پاس عبداللہ بن مسعود سے جو کچھ تھا وہ وہی مسائل تھے جو عبیدہ ان سے پوچھا کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (٦٤٦٩) وطبقات ابن سعد (١٢٤/٦)۔

565۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مَا لَكُمْ لا تَسْأَلُوْنِي أَفَشِلْتُمْ .

(ترجمہ) سعید بن یزید نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے: کیا بات ہے تم مجھ سے سوال نہیں کرتے ہو؟ کیا تم تھک گئے ہو؟ (اُکتا گئے ہو)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (١٠٧٠) وجامع بيان العلم (٧٤٤) واضح ہو کہ ایک نسخہ میں افشلتم کے بجائے أفلستم آیا ہے یعنی کیا تم کنگال ہوگئے ہو۔

566۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَتَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ .

(ترجمہ) یونس بن یزید سے مروی ہے ابن شہاب زہری نے فرمایا: علم خزانے ہیں اور یہ پوچھنے سے کھلتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں عامر بن صالح بن عبداللہ بن عروہ متروک ہیں باقی رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے: المعرفة

للفسوی (١/٦٣٤)، حلیة الأولیاء (٣/٣٦٢)، جامع بیان العلم (٥٣٤)۔

567۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

(ترجمہ) جریر (بن عبدالحمید) سے مروی ہے ابراہیم (نخعی) نے کہا جس نے شرم وحیا کی اس کا علم رقیق ہوا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اوراس سند سے یہ روایت کہیں نہیں ملی۔

568۔ وَوَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

(ترجمہ) (امام) شعبی نے فرمایا: جس نے شرم وحیا کی اس کا علم رقیق ہوا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی نیز اگلی اور پچھلی روایات بھی اس کی شاہد ہیں۔

569۔ وَعَنْ ضَمْرَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

(ترجمہ) حفص بن عمر سے مروی ہے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا جس نے حیا کی اس کا علم رقیق ہوا (کمزور ہوا)

(**تخریج**) اس روایت میں حفص بن عمر الشامی مجہول ہیں باقی رجال ثقات ہیں وانفرد به الدارمی۔

570۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لا يَتَعَلَّمُ مَنِ اسْتَحْيَا وَاسْتَكْبَرَ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے کہا: جو شرم اور تکبر کرے علم حاصل نہیں کرسکتا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے امام بخاری نے کتاب العلم باب الحیاء فی العلم میں تعلیقاً روایت کیا ہے اورابونعیم نے الحلیة (٣/٢٨٧) خطیب نے الفقیه (١٠٠٨) سخاوی نے المقاصد الحسنة (١٣١٨) میں ذکر کیا ہے۔

571۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَنِيهِ فَيَقُولُ يَا بَنِيَّ تَعَلَّمُوا فَإِنْ تَكُونُوا صِغَارَ قَوْمٍ فَعَسَى أَنْ تَكُونُوا كِبَارَ آخَرِينَ وَمَا أَقْبَحَ عَلَى شَيْخٍ يُسْأَلُ لَيْسَ عِنْدَهُ عِلْمٌ .

(ترجمہ) ہشام بن عروہ نے کہا ان کے والد اپنے بیٹوں کو جمع کر کے فرماتے تھے: بیٹو! علم حاصل کرو اگر جماعت میں تم سب سے چھوٹے ہو تو آخر میں تم ہی کبھی دوسروں کے بڑے ہو گے اور کتنا قبیح ہے وہ شیخ جس سے سوال کیا جائے اور اس کے پاس علم نہ ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٦٨) المعرفة (١/٥٥١)، والمقاصد الحسنة ص: ٢٦١ وجامع بیان العلم (٤٨٧)۔

572۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَضَعُ فِي رِجْلَيَّ الْكَبْلَ وَيُعَلِّمُنِي الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ .

(ترجمہ) عکرمہ (مولی ابن عباس) نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) میرے پیر میں بیڑی لگا دیتے اور مجھے قرآن وسنت کی تعلیم

دیتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: المعرفة والتاريخ للفسوى (٢/٥)، والفقيه (١٧٢) ۔

573۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ تَرَأَّسَ سَرِيعًا أَضَرَّ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ وَمَنْ لَمْ يَتَرَأَّسْ طَلَبَ وَطَلَبَ حَتَّى يَبْلُغَ .

(ترجمہ) یحییٰ بن ضریس نے بیان کیا میں نے سفیان کو سنا فرماتے تھے: جو جلدی رئیس ہو گیا وہ بہت سے علم سے محروم رہ گیا، اور جو رئیس نہ ہوا تو وہ علم کی طلب میں رہا یہاں تک کہ بلند مقام کو پہنچا۔

توضیح: ...... غالباً اس سے مراد یہ ہے کہ تھوڑا علم حاصل کر کے جو شخص مسند درس لگائے وہ بہت سا علم حاصل کرنے سے محروم ہو جائے گا اس لیے پہلے خوب علم حاصل کرنا چاہیے اور پھر مسند درس پر بیٹھے۔ واللہ اعلم

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف ہے دیکھئے: شعب الايمان (١٦٧٠) میں اس کے ہم معنی روایت موجود ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔

574۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ .

(ترجمہ) حصین بن عقبہ سے مروی ہے سلمان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جس علم کو پھیلایا نہ جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (١٦٥١٤) والعلم (١٢) ۔

575۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ایسے خزانے کی ہے جس سے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کیا جائے۔

(**تخریج**) ابراہیم بن مسلم ہجری کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: مسند أحمد (٢/٤٤٩) مسند البزار (١٧٦) العلم (١٦٢) المعجم الاوسط (٦٩٣) مجمع البحرين (٢٢٩) ان روایات میں بعض سے بعض کو تقویت ملتی ہے۔

576۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ الْعِلْمَ كَالْيَنَابِيعِ يَغْشَاهُنَّ النَّاسُ فَيَخْتَلِجُهُ هٰذَا وَهٰذَا فَيَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّ حِكْمَةً لَا يُتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لَا رُوحَ فِيهِ وَإِنَّ عِلْمًا لَا يُخْرَجُ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ

كَمَثَلِ رَجُلٍ حَمَلَ سِرَاجًا فِي طَرِيقٍ مُظْلِمٍ يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ مَرَّ بِهِ وَكُلٌّ يَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ .

(ترجمہ) محمد بن اسحاق نے اپنے چچا موسیٰ بن یسار سے بیان کیا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے ابو درداء کو لکھا: علم چشموں کی طرح ہے جس پر لوگ وارد ہوتے ہیں اور وہ سب اس کو کھنگالتے ہیں اور کئی آدمی اس سے مستفید ہوتے ہیں، اور وہ حدیث حکمت جس کی تبلیغ نہ کی جائے اس جسم کے مانند ہے جس میں روح نہ ہو، اور وہ علم جو پھیلا یا نہ جائے اس خزانے کے مانند ہے جس سے خرچ نہ کیا جائے عالم کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے اندھیرے راستے میں چراغ رکھ دیا جس سے ہر گزرنے والے کو روشنی ملتی ہے اور ہر آدمی اس کیلئے دعائے خیر کرتا ہے۔

توضیح:...... اختلج یختلج کسی چیز کو کھینچ کر نکالنا۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے ابن اسحاق مدلس اور موسیٰ وسلمان کے درمیان انقطاع ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبه (١٦٥١٥) ۔

577- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَتْبَعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُ خِلَالٍ صَدَقَةٌ تَجْرِي بَعْدَهُ وَصَلَاةُ وَلَدِهِ عَلَيْهِ وَعِلْمٌ أَفْشَاهُ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ .

(ترجمہ) ابراہیم نے فرمایا: آدمی اپنی موت کے بعد تین چیزیں چھوڑ جاتا ہے، صدقہ جاریہ، اولاد کی اس کے لئے دعا، اور علم جس کو پھیلایا اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے اور ابراہیم پر موقوف ہے کہیں اور یہ روایت ان سے نہ مل سکی لیکن یہ الفاظ صحیح حدیث کے ہم معنی ہیں جو آگے آرہی ہے۔

578- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ صَدَقَةٍ تَجْرِي لَهُ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے وہ علم جس سے انتفاع کیا جائے، یا وہ صدقہ جو اس کے لئے جاری رہے، یا وہ صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحيح مسلم (١٦٣١) مسند أبي يعلى (٦٤٥٧) صحيح ابن حبان (٣٠١٦) الكنى للدولابي (١ / ١٩٠)، شرح السنه للبغوى (١٣٩) ومعرفة السنن والآثار للبيهقى (١٢٨٦٥) ۔

579۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ حِينَ قَدِمَ الْبَصْرَةَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُعَلِّمُكُمْ كِتَابَ رَبِّكُمْ وَسُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفُ طُرُقَكُمْ.

(ترجمہ) حسن سے مروی ہے ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) جب بصرہ تشریف لائے تو فرمایا: عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم کو تمہارے رب کی کتاب اور تمہاری سنت کی تعلیم دوں اور تمہارے راستے کو صاف کردوں۔

(**تخریج**) حسن بصری کے عنعنہ اور صالح بن رستم کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (۵۹۷۴) لیکن اس کی سند میں بھی انقطاع ہے۔

580۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى.

(ترجمہ) سخبرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم کو طلب کیا تو جو کچھ گذر گیا اس کے لئے کفارہ ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند محمد بن حمید اور ابوداود نفیع بن الحارث کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۲۶۵۰)۔

فائدہ: ...... ان تمام احادیث و آثار میں علم حاصل کرنے، علم کو پھیلانے اور عام کرنے کی ترغیب ہے جو الباقیات الصالحات میں سے ہے۔

[47]..... بَابُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ

علم کی طلب میں سفر کرنا اور اس میں مشقت برداشت کرنے کا بیان

581۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَقَدْ أَقَمْتُ فِي الْمَدِينَةِ ثَلَاثًا مَا لِيَ حَاجَةٌ إِلَّا وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّ رَجُلًا كَانُوا يَتَوَقَّعُونَهُ كَانَ يَرْوِي حَدِيثًا فَأَقَمْتُ حَتَّى قَدِمَ فَسَأَلْتُهُ.

(ترجمہ) ابوقلابہ نے کہا میں نے مدینہ (طیبہ) میں تین دن قیام کیا اور تمام ضروریات سے فراغت حاصل کر لی، سوائے ایک آدمی کے (انتظار کے) جس کے آنے کی لوگ توقع رکھتے تھے جو حدیث بیان کرتے تھے میں مدینہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ آ گئے اور میں نے ان سے مسائل دریافت کئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ایوب: ابن ابی تمیمہ، اور ابوقلابہ: عبداللہ بن زید ہیں۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (۱۱۲) الرحلة فی طلب العلم للخطیب (۵۳، ۵٤) الجامع لأخلاق الراوی (۱۷۵۲)۔

582۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحمن بن يزيد بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْكَبُ إِلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فِي الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ لِأَسْمَعَهُ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا میں نے بسر بن عبیداللہ کو سنا وہ فرماتے تھے میں ایک حدیث سننے کے لئے شہر در شہر سفر کرتا ہوں۔

(تخریج) اس روایت میں ولید بن مسلم مدلس ہیں اور روایت معنعن ہے اس لئے یہ سند ضعیف ہے اسے فسوی نے المعرفه والتاریخ (۳/۳۸٦) میں اور انہی کے طریق سے خطیب نے الرحلة فی طلب العلم (۵۷) میں اور ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم (۵۷٦) میں ذکر کیا ہے۔

583۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا نَسْمَعُ الرِّوَايَةَ بِالْبَصْرَةِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَرْضَ حَتَّى رَكِبْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَمِعْنَاهَا مِنْ أَفْوَاهِهِمْ.

(ترجمہ) ابوالعالیۃ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے مروی روایات بصرہ میں سنتے، چین نہ آتا تو مدینے کا سفر کرتے اور ان (صحابہ) کے دہن مبارک سے ان روایات کو سنتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابوالعالیہ: رفیع بن مہران ہیں اس روایت کو دیکھئے: المعرفة (۱/٤٤۱)، الرحلة فی طلب العلم (۲۱) تاریخ أبی زرعة (۹۲٤) والتمهید (۱/٥٦) ذکروه بسند صحیح۔

584۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّسْتَرِيِّ قَالَ قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ ﷺ قُلْ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ يَتَّخِذْ عَصًا مِنْ حَدِيدٍ وَنَعْلَيْنِ مِنْ حَدِيدٍ وَيَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى تَنْكَسِرَ الْعَصَا وَتَنْخَرِقَ النَّعْلَانِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عبدالرحمٰن القشیری نے کہا نبی داود علیہ السلام نے فرمایا: صاحب علم سے کہو کہ لوہے کا عصا اور لوہے کے جوتے بنا رکھے اور علم طلب کرتا رہے یہاں تک کہ لاٹھی ٹوٹ جائے اور جوتے پھٹ جائیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند مظلم و ناقابل اعتبار ہے دیکھئے: جامع بیان العلم وفضله (۵۷۷) لیکن اس میں اس روایت کو موسیٰ علیہ السلام سے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے: الرحلة للخطیب (ص: ۸٦)۔

توضیح: ......اس میں علم کی طلب میں نکلنے اور سفر کرنے کی ترغیب ہے لیکن یہ داود علیہ السلام کا فرمان نہیں ہے عام مسلمان کی عام نصیحت ہو سکتی ہے۔

585۔ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَبْتُ الْعِلْمَ فَلَمْ أَجِدْهُ أَكْثَرَ مِنْهُ فِي الْأَنْصَارِ فَكُنْتُ آتِي الرَّجُلَ فَأَسْأَلُ عَنْهُ فَيُقَالُ لِي نَائِمٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي ثُمَّ أَضْطَجِعُ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الظُّهْرِ فَيَقُولُ مَتَى

كُنْتَ هَاهُنَا يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَأَقُولُ مُنْذُ زَمَنٍ طَوِيلٍ فَيَقُولُ بِئْسَ مَا صَنَعْتَ هَلَّا أَعْلَمْتَنِي؟ فَأَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ وَقَدْ قَضَيْتَ حَاجَتَكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں نے علم تلاش کیا تو انصار کے پاس سے زیادہ کہیں نہیں پایا لہٰذا میں آدمی کے پاس جاتا اور اس کے بارے میں پوچھتا مجھ سے کہا جاتا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں میں اپنی چادر کا تکیہ بناتا اور پھر لیٹ جاتا جب وہ ظہر کے وقت باہر آتے تو فرماتے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے تم کب سے یہاں ہو؟ میں عرض کرتا کافی دیر سے بیٹھا ہوں فرماتے یہ تم اچھا نہیں کرتے تم نے مجھے (اپنی آمد کے بارے میں) بتا کیوں نہیں دیا؟ میں عرض کرتا میں نے چاہا کہ آپ اپنی ضروریات پوری کر کے باہر نکلیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہیں ابن عبدالبر نے معلقاً جامع بیان العلم (۵۹۲) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے الجامع لأخلاق الراوی (۲۲۱) سند منقطع ہے لیکن یہ اثر صحیح ہے۔

توضیح:......اس روایت سے اہل علم کا ادب واحترام اور طلب علم کے لئے نکلنا ثابت ہوا۔

586- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وُجِدَ أَكْثَرُ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَآتِي الرَّجُلَ مِنْهُمْ فَيُقَالُ هُوَ نَائِمٌ فَلَوْ شِئْتُ أَنْ يُوقَظَ لِي فَأَدَعُهُ حَتَّى يَخْرُجَ لِأَسْتَطِيبَ بِذَلِكَ حَدِيثَهُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیادہ تر احادیث انصار کے اس محلے میں پائیں، قسم اللہ کی میں ان کے آدمی کے پاس جاتا تو کہا جاتا وہ سوئے ہوئے ہیں، اگر میں چاہتا تو میرے لئے انہیں جگا دیا جاتا لیکن میں انہیں سوتا رہنے دیتا تا آنکہ وہ خود بخود باہر تشریف لائیں اور میں اس طرح ان سے اچھی طرح سے حدیث پڑھوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: العلم (۱۳۳) الجامع لأخلاق الراوی (۲۲۵) والمعرفة (۵۴۰/۱)، الفقیه والمتفقه (۱۰۰۱)۔

587- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا .

(ترجمہ) ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف) نے کہا: اگر میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی رفاقت اختیار کی ہوتی تو ان سے بہت سا علم حاصل کر لیتا۔

توضیح:......رفق بہ: إذا لان جانبه وحسن صنیعه یہ اس لئے تھا کہ ابوسلمہ ابن عباس کے ہم عصر تھے اور درمیان

میں کچھ اختلافات تھے ابوسلمہ حسرت سے کہتے تھے کاش میں نے ان سے علم حاصل کیا ہوتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المعرفة والتاريخ (١/٥٥٩)، الجامع لأخلاق الراوی (٣٨٥) جامع بیان العلم (٨٤٣) نیز دیکھئے اثر رقم (٤٢٦)۔

588۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ آتِي بَابَ عُرْوَةَ فَأَجْلِسُ بِالْبَابِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَدْخُلَ لَدَخَلْتُ وَلَكِنْ إِجْلَالًا لَهُ .

(ترجمہ) امام زہری نے کہا: میں عروہ بن الزبیر کے دروازے پر جاتا تو ان کی جلالت شان وتوقیر کے سبب وہیں بیٹھ رہتا حالانکہ چاہتا تو (اندر) داخل بھی ہو جاتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوی (٢٢٢) والمعرفة (١/٦٣٨)، والحلية (٣/٣٦٢)۔

589۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَا عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَى فَتَرَكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَآتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي التُّرَابَ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ؟ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ فَقَالَ كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے انصار کے ایک آدمی سے کہا اے بھائی آؤ ہم نبی ﷺ کے صحابہ سے استفسار کریں آج وہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ انہوں نے جواب دیا عباس کے بیٹے کیسی عجیب بات کہتے ہو کیا تم سوچتے ہو کہ لوگ اتنے سارے اصحاب رسول کی موجودگی میں تمہارے محتاج ہوں گے؟ پس انہوں نے ترک کیا اور میں نے سوال کرنے کی طرف توجہ کی پس جب مجھے کوئی حدیث پہنچتی تو میں ان (انصاری بھائی) کے پاس جاتا وہ قیلولہ کرتے ہوتے ان کے دروازے پر چادر کا تکیہ لگالیتا ہوا سے میرے چہرے پر غبار چھا جاتا وہ باہر آتے مجھے دیکھتے تو فرماتے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! کیوں آئے؟ کسی کو بھیج دیتے میں خود حاضر ہو جاتا میں عرض کرتا: نہیں، میں ہی زیادہ محتاج ہوں کہ آپ کے پاس آؤں پھر میں ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھتا۔ ابن عباس نے کہا وہ (انصاری صحابی) لمبی مدت تک حیات رہے یہاں تک کہ مجھے دیکھا لوگ میرے پاس جمع ہوتے ہیں، فرمایا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقل مند تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المعرفة للفسوی (۱/۵۴۲)، المستدرك (۱/۱۰۶)، الجامع لأخلاق الراوی (۲۱۵) نیز دیکھئے: اثر رقم (۵۸۵، ۵۸۶)۔

590۔ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلٰى فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ لِنَاقَةٍ لَهُ فَقَالَ مَرْحَبًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ قَالَ مَا هُوَ قَالَ كَذَا وَكَذَا۔

(ترجمہ) عبداللہ بن بریدہ نے کہا نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص فضالۃ بن عبید (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئے جو مصر میں تھے وہ جب ان کے پاس پہنچے تو فضالہ اپنی اونٹنی کو پانی پلا رہے تھے، کہا خوش آمدید، اس شخص نے کہا آپ کی زیارت کے لئے نہیں آیا، ہاں میں نے اور آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی امید ہے تمہیں یاد ہوگی؟ کہا وہ کیا ہے؟ کہا یہ اور یہ حدیث۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے دیکھئے مسند الحمیدی (۳۸۸)۔

فائدہ: ان تمام نصوص سے حدیث کے لئے سفر کرنا اور ایک حدیث کے لئے صحابہ کرام کا مشقتیں برداشت کرنا ثابت ہوتا ہے۔

[48]..... بَاب صِيَانَةِ الْعِلْمِ
علم کی حفاظت کا بیان

591۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ دَخَلَ السُّوقَ فَسَاوَمَ رَجُلًا بِثَوْبٍ فَقَالَ هُوَ لَكَ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ غَيْرَكَ مَا أَعْطَيْتُهُ۔ فَقَالَ فَعَلْتُمُوهَا فَمَا رُئِيَ بَعْدَهَا مُشْتَرِيًا مِنَ السُّوقِ وَلَا بَائِعًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(ترجمہ) عبدالاعلیٰ سے مروی ہے حسن (بصری رحمہ اللہ) بازار میں داخل ہوئے ایک آدمی سے کسی کپڑے کا بھاؤ کیا تو اس نے کہا: آپ کے لئے اتنے کا ہے قسم اللہ کی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو اتنی قیمت پر نہ دیتا حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے بعد ان کو بازار میں خرید و فروخت کرتے نہ دیکھا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس کو صرف امام دارمی نے ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ..... حسن رحمہ اللہ کا تقویٰ و پرہیزگاری دیکھئے ان کو یہ گوارہ نہ تھا کہ ان کے علم اور مقام و مرتبے کی وجہ سے کوئی ان کے ساتھ رعایت کرے اور علم کی قیمت لگائی جائے۔

592۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ حُسَامٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَشْتَرِي مِمَّنْ يَعْرِفُهُ۔

(ترجمہ) ابومعشر (زیاد بن کلیب) نے کہا: ابراہیم (نخعی) جس سے جان پہچان ہوتی اس سے خرید نہ کرتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسام بن مصک کی وجہ سے ضعیف ہے۔

593۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ قَسَمَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَالًا فِي قُرَّاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ حِينَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَبَعَثَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اسْتَعِنْ بِهَا فِي شَهْرِكَ هَذَا فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ لَمْ نَقْرَأْ الْقُرْآنَ لِهَذَا.

(ترجمہ) عبید بن الحسن سے مروی ہے کہ مصعب بن زبیر نے رمضان شروع ہوتے وقت کچھ مال کوفہ کے قراء میں تقسیم کیا، اورعبدالرحمٰن بن معقل کے پاس دو ہزار درہم بھیجے اور کہا کہ اس ماہ مبارک میں اس مال سے مدد لیجئے ،لیکن عبدالرحمٰن بن معقل نے وہ درہم واپس کر دیئے اور کہا، ہم قرآن اس کے لئے نہیں پڑھتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور عبدالسلام: ابن حرب ہیں۔

594۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يَنْفِي الْعِلْمَ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ الطَّمَعُ.

(ترجمہ) عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) سے دریافت فرمایا اہل علم کون ہیں؟ عرض کیا: جو علم کے مطابق عمل کریں پوچھا: لوگوں کے دلوں سے کون سی چیز علم کو دور کر دیتی ہے فرمایا: لالچ۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے اور مذکورہ بالا تینوں روایات کہیں اور نہیں مل سکیں۔ نیز دیکھئے: رقم (٦٠٤)۔

فائدہ: ......اس قول سے معلوم ہوا کہ عمل کے ذریعہ اور لالچ سے دور رہتے ہوئے علم محفوظ رہ سکتا ہے۔

595۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَا أُوِيَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ حِلْمٍ إِلَى عِلْمٍ.

(ترجمہ) زید سے مروی ہے کوئی چیز کسی چیز سے زیادہ اچھی نہیں جتنا کہ حلم سے لیکر علم تک ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے اور تمام رجال ثقات ہیں لیکن امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا۔

596۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ.

(ترجمہ) عاصم الاحول سے مروی ہے عامر شعبی نے فرمایا: علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: العلم لأبي خيثمه (٨١) جامع بيان العلم (٨٠٦، ٨٠٧) شعب الايمان

(٨٥٢٠) ۔

597۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ .

(ترجمہ) سلمہ بن وھرام سے مروی ہے طاؤس نے کہا: بردباری کی تھیلی کی طرح کسی چیز میں علم نہیں اٹھایا گیا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند زمعۃ بن صالح کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (٥٦٧٥) حلية الأولياء (٩/٢٤)، شعب الايمان (٨٥٣١) نیز اس کا شاہد مصنف ابن أبي شيبه (٥٦٧٦) میں موجود ہے جس سے روایت کو تقویت ملتی ہے نیز رقم (٥٩٧) بھی اس کی شاہد ہے جو صحیح ہے۔

598۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ زَيْنُ الْعِلْمِ حِلْمُ أَهْلِهِ .

(ترجمہ) ابن شبرمہ سے مروی ہے شعبی نے کہا: علم کی زینت اہل علم کی بردباری ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابي شيبه (٥٦٧٣) الحلية (٤/٣١٨) شعب الايمان (٨٥٣٠)۔

تشریح:......اس کا مطلب یہ ہے کہ علم پر عمل کرتے ہوئے حلم و بردباری اختیار کرنا علم کو آرائش و زینت عطا کرتا ہے۔

599۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ إِنَّ الْحِكْمَةَ تَسْكُنُ الْقَلْبَ الْوَادِعَ السَّاكِنَ .

(ترجمہ) یعلی بن مقسم سے مروی ہے وھب بن منبہ نے فرمایا: حکمت حلیم و بردبار اور مطمئن دل میں رہتی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف لیکن معنی صحیح ہے دیکھئے الأثر السابق۔

600۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ شِنْتُمُ الْعِلْمَ وَأَذْهَبْتُمْ نُورَهُ وَلَوْ أَدْرَكَنِي وَإِيَّاكُمْ عُمَرُ لَأَوْجَعَنَا .

(ترجمہ) سفیان کہتے تھے عبیداللہ (ابن عمر) نے فرمایا: تم نے علم کو دھبہ لگایا اور اس کے نور کو ضائع کر دیا ہے اگر مجھے اور تم کو عمر (رضی اللہ عنہم اجمعین) پا لیتے تو مار لگاتے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: شرف أصحاب الحديث (٢٨٤)۔

601۔ أَخْبَرَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيٍّ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَاكْظِمُوا عَلَيْهِ وَلَا تَشُوبُوهُ بِضَحِكٍ وَلَا بِلَعِبٍ فَتَمُجَّهُ الْقُلُوبُ .

(ترجمہ) اُمی المرادی سے مروی ہے علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا علم سیکھو، اور جب علم حاصل کر چکو تو اس کی حفاظت کرو، ہنسی مذاق، کھیل کود سے اسے خلط ملط نہ کرو کہ دل اسے نکال پھینکیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: حلية الأولياء (٧/ ٣٠٠)، الجامع (٢١٣)۔

602۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ مَنْ ضَحِكَ ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِنَ الْعِلْمِ .

(ترجمہ) فضیل بن غزوان سے مروی ہے علی بن حسین۔ رحمہ اللہ ۔ نے فرمایا: جوایک بار ہنسااس نے علم کی ایک بار کلی کر دی۔ یعنی ہنسنا اور قہقہے لگانا عالم کی شان نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند محمد بن حمید کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے زوائد عبدالله على زهد الإمام أحمد (١٦٦) لیکن حلية الأولياء (٣/ ١٣٣) اور شعب الايمان (١٨٣٠) میں یہ روایت صحیح سند سے موجود ہے۔

603۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ .

(ترجمہ) سفیان سے مروی ہے عمر (رضی اللہ عنہ) نے کعب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: اہل علم کون لوگ ہیں؟ کہا: جوعلم کے مطابق عمل کرتے ہیں، فرمایا: اور علماء کے دل سے علم کو کس چیز نے خارج کر دیا؟ جواب دیا: (طمع) لالچ نے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند سے دوراوی ساقط ہیں لہٰذا یہ روایت معضل ہے دیگر کسی محدث نے اسے روایت نہیں کیا لیکن عبداللہ بن سلام سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت (۵۹۴) پر گزر چکی ہے۔

604۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ فَأَتَاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلَّا وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا فَقَالَ أَقْرِئِ الْأَمِيرَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا .

(ترجمہ) ابوایاس نے کہا میں عمرو بن نعمان کے پاس مقیم تھا کہ مصعب بن زبیر کا قاصد رمضان میں دوسو درہم لیکر ان کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا، امیر (محترم) نے آپ کو سلام کہا ہے اور حکم دیا ہے کہ ہم کسی بھی معزز قاری کو بنا کسی تحفہ تحائف کے نہ چھوڑیں اس لئے یہ دو ہزار اس مہینہ کا خرچ قبول فرمائیے۔ عمرو بن نعمان نے کہا: ان امیر محترم کو میرا سلام کہو اور ان سے کہد واللہ کی قسم ہم نے قرآن (کریم) کو دنیا اور دراہم کی چاہت میں نہیں پڑھا ہے۔

توضیح: خلوص وللّٰہیت کا یہ بہترین نمونہ ہے اور اپنے علم کو مال و دولت کی طمع سے بچا کر محفوظ رکھا جا سکتا ہے اسی میں عزت ہے، وقار ہے، اور علم کی سربلندی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف ہیں لیکن مصنف ابن أبي شيبه (١٠٠٥٤) میں جید سند سے یہ

روایت موجود ہے۔

[49]..... بَاب السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ

حدیث قرآن کی تشریح کرنے والی ہے

605- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ وَغَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَيُوشِكُ بِالرَّجُلِ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدَّثُ بِحَدِيثِي يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ هُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(ترجمہ) مقدام بن معدیکرب (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کچھ چیزیں گدھا وغیرہ حرام فرمائیں پھر فرمایا: عنقریب آدمی اپنی مسند پر تکیہ لگائے میری حدیث بیان کرتے ہوئے کہے گا ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اس میں ہم کو جو حلال چیز ملے اسی کو ہم حلال سمجھیں اور جو کچھ اس میں حرام پائیں اسے حرام سمجھیں سنو! اللہ کے رسول نے جو حرام کر دیا وہ بیشک حرام اور اسی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرما دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أحمد (١٣٢/٤)، ترمذی (٢٦٦٦) ابن ماجه (١٢) دارقطنی (٥٨) بیهقی (٣٣١/٩) وغیرهم۔

606- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْآنِ وَلَيْسَ الْقُرْآنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ.

(ترجمہ) امام اوزاعی سے مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے فرمایا: سنت قرآن کی تشریح و فیصلہ کرنے والی ہے اور قرآن سنت کی شرح یا فیصلہ کرنے والا نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الإبانة (٨٨، ٨٩) السنة للمروزی (١٠٣) جامع بيان العلم (٢٣٥٣) جو صحیح سند سے مذکور ہے۔

607- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ.

(ترجمہ) امام اوزاعی سے مروی ہے حسان نے کہا: جبریل (علیہ السلام) رسول اللہ ﷺ پر اسی طرح سنت لے کر آتے جس طرح قرآن لے کر آپ پر نازل ہوتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند محمد بن کثیر کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسرے صحیح طرق سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے: الإبانة (٢١٩، ٢٢٠) مراسیل ابی داود (٥٣٦) شرح اعتقاد اهل السنة (٩٩) والسنة للمروزی (١٠٢)۔

608۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَرِيضَةٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ وَسُنَّةٌ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ حَرَجٍ .

(ترجمہ) امام اوزاعی سے مروی ہے مکحول (رحمہ اللہ) نے فرمایا: سنت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جس کو پکڑنا (تھامنا) فرض اور چھوڑنا کفر ہے، دوسری وہ سنت کہ اس پر عمل کرنا (باعث) فضیلت اور ترک کرنے میں کوئی حرج نہ ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی محمد بن کثیر کے باعث ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔ دیکھئے: السنة المروزی (۱۰۵) الإبانه(۱۰۱)۔

609۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا يُخَالِفُ هَذَا قَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتُعَرِّضُ فِيهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْكَ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے کہا: اللہ کی کتاب میں اس کے مخالف (حکم) ہے؟ انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں تم اسے اللہ کی کتاب پر پیش کرتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کی کتاب کو تم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

توضیح: ......یعنی ناممکن ہے کہ حدیث صحیح کلام الٰہی کے مخالف ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے الشریعه للآجری (ص: ۵۸)، الإبانه (۸۱) الجامع (۳۵۲)۔

[50]..... بَاب تَأْوِيلِ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حدیث رسول ﷺ کی تاویل کرنے کا بیان

610۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ بِالْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْيَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى .

(ترجمہ) عون بن عبداللہ سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی جائے تو یہ یقین رکھو کہ وہ بات بہت زیادہ موافقت والی، بہت زیادہ ہدایت والی، وبہت زیادہ تقوی والی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ عون کا لقاء ابن مسعود سے ثابت نہیں اس روایت کو دیکھئے: ابن ماجه (۱۹) مسند احمد(۳۸۵/۱)، ومسند ابی یعلی (۵۲۵۹)۔

611۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا حُدِّثْتُمْ شَيْئًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَظُنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى وَالَّذِي هُوَ

أَهْيأُ .

(ترجمہ) ابوعبدالرحمٰن السلمی سے مروی ہے علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جائے تو یقین رکھو کہ وہ سب سے زیادہ ہدایت والی، تقویٰ والی، اور موافقت والی ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أبي يعلى (٥٩١) ابن ماجه (٢٠) ۔

توضیح:......علامہ نواب وحید الزماں خاں نے لکھا ہے: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو انتہائی درجہ کا تقویٰ وہدایت سمجھو حدیثوں کو محامل صحیحہ پر اتارو اور ان میں تعارض وتناقض کا خیال نہ کرو اور جو منطوق حدیث ہو اسی کو تقویٰ اور ہدایت جانو اس کے خلاف کو مطلق بہتر نہ سمجھو۔

612۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) جب حدیث رسول بیان کرتے تو کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسندابی یعلی (٦١٢٣) صحيح ابن حبان (٢٨) مسند الحميدی (١٢٠٠) نیز یہ حدیث (٥٥٩) پر گذر چکی ہے۔

613۔ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا حَدَّثَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُوْنِيْ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ تَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَوْ حَسَنًا عِنْدَ النَّاسِ فَاعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) جب حدیث بیان کرتے فرماتے: جب تم مجھ کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے سنو اور اسے کتاب اللہ میں نہ پاؤ اور لوگوں کے پاس بھی بہتر نہ ملے تو جان لو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا۔

(**تخریج**) یہ روایت منقطع ہے۔ دیکھئے: مفتاح الجنة للسيوطی۔

614۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ أَزْهَدَ النَّاسِ فِي عَالِمٍ أَهْلُهُ .

(ترجمہ) سلیمان الأحول سے مروی ہے عکرمہ (مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: عالم کے بارے میں سب سے زیادہ بے خوف اس کے گھر والے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔ دیکھئے: جامع بيان العلم (٤٨٧) الجامع لأخلاق الراوی (١٩٩٣) حلية الأولياء (٤/٢٤٥)۔

[51]..... بَاب مُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ
علمی گفتگو کرنے کا بیان

615- أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حدیث کا مذاکرہ کرو اس لئے کہ حدیث سے حدیث یاد آتی ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اس میں ابونضرۃ کا نام: منذر بن مالک ہے۔ تخریج آگے آ رہی ہے۔

توضیح:...... مذاکرہ: گفتگو کرنے، یاد کرنے اور دہرانے کو کہتے ہیں۔

616- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ.

دوسری سند سے ابوسعید کی مذکورہ بالا روایت

617- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ.

ابونضرۃ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دِلاتی ہے۔

618- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

ابونضرۃ، ابوسعید سے نقل کرتے ہیں اور اس میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

619- وَابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

(۶۱۸ و۶۲۰) حدیث کا مذاکرہ کرو اس لئے کہ حدیث سے حدیث یاد آتی ہے۔

(**تخریج**) دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (٦١٨٤) المحدث الفاصل (٧٢٣) الجامع لأخلاق الراوی (٤٧٠، ١٨٨٢) وجامع بيان العلم (٦٢٦، ٧٠٦) اور سب کی سند صحیح ہے۔

توضیح:...... یہ تمام روایات ابوسعید خدری سے مروی ہیں معنی اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور اس میں حدیث یاد کرنے اور دھراتے رہنے کی ترغیب ہے۔

620- أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِيهِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

ابوسلمۃ ابونضرۃ کے طریق سے ابوسعید سے یہی قول روایت کرتے ہیں اس میں اُس نے زیادہ کلام ہے۔

توضیح:...... یہ روایت بھی بالکل مذکور بالا الفاظ میں مروی ہے اور اس میں کچھ زیادہ کلام ہے۔ اور اس کی بھی

سند صحیح ہے۔

621۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي طَاوُسٌ اذْهَبْ بِنَا نُجَالِسِ النَّاسَ .

(ترجمہ) عمرو بن مسلم سے مروی ہے کہ طاؤس (رحمہ اللہ) نے مجھ سے کہا: ہمیں لے چلو لوگوں کے پاس بیٹھیں گے (یعنی مذاکرہ حدیث کے لئے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دوسری جگہ نہیں مل سکی۔

622۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوْا هَذَا الْحَدِيثَ لَا يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْآنِ مَجْمُوعٌ مَحْفُوظٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ أَمْسِ فَلَا أُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدِّثْ أَمْسِ وَلْتُحَدِّثْ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا .

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: حدیث دہرالیا کرو تاکہ تم بھول نہ جاؤ، کیونکہ حدیث قرآن کی طرح مجموع ومحفوظ نہیں ہے اگر تم اس کا مذاکرہ نہیں کروگے تو بھول جاؤ گے نیز تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے کل تو حدیث بیان کی ہے لہٰذا آج بیان نہیں کروں بلکہ گذشتہ کل حدیث بیان کی ہو تو آج بھی بیان کرو اور آنے والے کل بھی بیان کرو۔

(**تخریج**) اس سند کے رواۃ ثقات ہیں صرف جعفر بن ابی المغیرۃ کے بارے میں ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ سعید بن جبیر سے روایت کرنے میں قوی نہیں۔ تخریج دیکھئے: المحدث الفاصل (۷۲۹)۔

623۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رُدُّوا الْحَدِيثَ وَاسْتَذْكِرُوْهُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ تَذْكُرُوْهُ ذَهَبَ وَلَا يَقُولَنَّ رَجُلٌ لِحَدِيثٍ قَدْ حَدَّثَهُ قَدْ حَدَّثْتُهُ مَرَّةً فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ سَمِعَهُ يَزْدَادُ بِهِ عِلْمًا وَيَسْمَعُ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر سے ہی مروی ہے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: حدیث کو دہراؤ اور یاد کرو اگر یاد نہ کروگے تو بھول جاؤ گے اور کوئی آدمی کسی حدیث کو بیان کرنے کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے ایک بار بیان کر دی، کیونکہ جس نے پہلے حدیث سنی اس کے علم میں اضافہ ہوگا اور جس نے نہیں سنی وہ اب سن لے گا۔

(**تخریج**) مندل بن علی کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے مذکورہ بالا تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

624۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ تَذَاكَرُوا فَإِنَّ إِحْيَاءَ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ .

(ترجمہ) یزید بن ابی زیاد سے مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا: مذاکرہ کرو، حدیث کو زندہ رکھنے کا طریقہ اس کا دہرانا

ونداکرہ کرنا ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٧٢٧) **نیز آنے والا اثر** رقم (٦٤١) ۔

625۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ .

(ترجمہ) ابراہیم سے مروی ہے علقمہ نے کہا: **حدیث کا مذاکرہ کرو اس کا یاد کرنا ہی اس کی زندگی ہے۔**

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوی (١٨٨٤) العلم (٧١) المحدث الفاصل (٧٢٥) حلية الأولياء (١٠١/٢)، وجامع بيان العلم (٦٢٧)۔

626۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ يُحَدِّثُ الْأَعْرَابَ .

توضیح:...... یہ بھی مذاکرہ حدیث کا ایک طریقہ ہے۔

(ترجمہ) سفیان بن عیینہ سے مروی ہے زیاد بن سعد نے کہا: **ابن شہاب الزہری دیہاتیوں کو بھی حدیث سنایا کرتے تھے۔**

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے الجامع لأخلاق الراوی (١٨٨٨) ۔

627۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذٰلِكَ .

(ترجمہ) اعمش (سلیمان بن مہران) نے کہا: **اسماعیل بن رجاء مکتبوں کے بچوں کو جمع کر کے انہیں حدیث سنایا کرتے تھے وہ اسی طرح یاد کرتے تھے۔**

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: جامع بیان العلم (٧١٢) والجامع لأخلاق الراوی (٦٨٠) مصنف ابن أبی شيبه (٦١٨٧) ومن طريقه أخرجه ابن عبدالبرفی جامع بيان العلم (٧٢٩، ٧٣٨) والعلم لأبی خيثمه (٧٣)۔

628۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدِّثْ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَؤُهُ .

(ترجمہ) ابوعبداللہ الشقری سے مروی ہے ابراہیم (رحمہ اللہ) نے فرمایا: **اپنی حدیث ہر کسی کو سناؤ چاہے وہ اس کو سننے کی خواہش رکھے یا نہ رکھے، اس لئے کہ وہی تمہارے لئے اصل ہو جائیں گے گو کہ تم اصل کو دیکھ کر پڑھ رہے ہو۔**

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابوالنعمان کا نام محمد بن الفضل اور ابوعبداللہ الشقری کا نام سلمہ بن تمام ہے۔ تخریج کے لئے دیکھئے: مصنف ابن ابی شيبه (٦١٨٨) الجامع لأخلاق الراوی (١٨٨٥، ١٨٨٦) جامع بيان العلم

وفضله (٦٣٠) ـ

629ـ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا فَتَذَاكَرُوْهُ بَيْنَكُمْ .

(ترجمہ) عطاء (ابن ابی رباح) سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جب تم ہم سے کوئی حدیث سنو تو آپس میں اس کا مذاکرہ کرلیا کرو۔

(**تخریج**) اس روایت میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہیں ابومعمر کا نام اسماعیل بن ابراہیم بن معمر ہے اور عبدالسلام: ابن حرب ہیں۔تخریج دیکھئے: الجامع (٤٦٩) والمحدث الفاصل (٧٢٨)۔

630ـ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي الْحَسَنَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا .

(ترجمہ) ہشیم نے کہا یونس بن عبید نے خبر دی کہ ہم حسن (رحمہ اللہ) کے پاس جاتے تھے اور جب ان کے پاس سے لوٹتے تو آپس میں مذاکرہ کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

631ـ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُنَيْنِ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حدیث بیان کرنا چاہے تو اس حدیث کو تین بار دہرالے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: الجامع لأخلاق الراوی (٦٤٠) ـ

632ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي لَيْلىٰ قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي كَانَ قَدْ مَاتَ .

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے کہا: حدیث کو زندہ رکھنے کا طریقہ اس کا مذاکرہ کرنا ہے عبداللہ بن شداد نے ان سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کتنی احادیث ہیں جو مٹ گئی تھیں آپ نے انہیں میرے دل میں زندہ کردیا۔

(**تخریج**) یہ روایت یزید بن ابی زیادہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔دیکھئے: الجامع (٤٧٢، ١٨٩٥) **مصنف** ابن ابی شیبه (٦١٨٩) جامع بیان العلم (٦٣١، ٧٠٧) العلم (٧٢) نیز دیکھئے اثر رقم (٦٢٦)۔

633ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ وَابْنُ شُبْرُمَةَ وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ وَمُغِيرَةُ إِذَا صَلَّوُا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ جَلَسُوا فِي الْفِقْهِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا

أَذَانُ الصُّبْحِ .

(ترجمہ) محمد بن فضیل نے بیان کیا ان کے والد نے کہا: حارث بن یزید عکلی، ابن شبرمہ اور قعقاع بن یزید ومغیرہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے فقہ (کے مذاکرے) میں بیٹھ جاتے اور پھر صبح کی اذان ہی انہیں جدا کرتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: العلم لأبی خیثمه (۱۰۸) والمعرفة للفسوی (۶۱۴/۲)، الفقیه والمتفقه (۹۵۷،۹۵۶)نیز اثر رقم (۶۴۲)۔

634- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ شَرِيكًا ذَكَرَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالَ عَنْ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ .

(ترجمہ) مالک بن اسماعیل نے خبر دی کہ میں نے شریک کو کہتے سنا انہوں نے لیث کے طریق سے کہا عطاء وطاؤس ومجاہد میں سے دو نے کہا: فقہی امور میں رات جاگنے میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

635- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ .

(ترجمہ) لیث سے مروی ہے مجاہد نے کہا: فقہی مذاکرہ میں جاگنے سے کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں بھی لیث بن ابی سلیم ہیں جن کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: العلم لأبی خیثمه (۱۱۰) الفقیه والمتفقه (۹۵۵)۔

636- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا .

(ترجمہ) ابن جریج سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ایک گھڑی مل جل کر پڑھنا پوری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے ابن جریج نے ابن عباس کو پایا ہی نہیں۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۲۰۴۶۹) جامع بیان العلم (۱۰۷) نیز یہ روایت (۲۷۰) میں گذر چکی ہے۔

637- أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ تَذَاكَرْنَا فَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ .

(ترجمہ) عطا نے کہا ہم جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کے پاس جاتے تھے اور جب ان کے پاس سے واپس آتے تو آپس میں مذاکرہ کرتے نیز ابوالزبیر ہم میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ العلم (۷۹) والجامع (۴۷۱) میں بھی یہ روایت موجود

ہے لیکن سند سب کی ضعیف ہے۔

638۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذَلِكَ مَجْلِسَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيثَ .

(ترجمہ) مروان بن محمد نے خبر دی کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا انہوں نے کہا: ابن شہاب (زہری) ایک رات عشاء کے بعد بیٹھے وضوء کررہے تھے کہ حدیث یاد کرنے لگے پھر بیٹھے یاد ہی کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ مروان نے کہا: حدیث کا مذاکرہ کرتے رہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تاریخ ابن عساکر (۹۵، ۹٦) زہری میں دیکھئے۔

639۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَأَنَّمَا أَفْجُرُ بِهٖ بَحْرًا .

(ترجمہ) محمد بن اسحاق سے مروی ہے زہری نے کہا: میں جب عبیداللہ بن عتبہ سے ملاقات کرتا تو ایسا لگتا کہ گویا میں نے سمندر کو چیر دیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور عنعنہ سے روایت کی ہے۔ دیکھئے مصنف ابن أبی شیبه (٦١٠٨، ١٥٧٨٣) المعرفة والتاريخ (١/٥٦١،٥٥٢، ٦٢٢) وتاريخ دمشق (٢٢٧) ۔

640۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ وَأَصْحَابُهُ يَتَجَالَسُوْنَ بِاللَّيْلِ وَيَذْكُرُوْنَ الْفِقْهَ .

(ترجمہ) عثمان بن عبداللہ نے کہا: حارث عکلی اور ان کے ساتھی رات میں بیٹھ کر فقہی مسائل یاد کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور رقم (٦٣٣) میں گذر چکی ہے۔

641۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ .

(ترجمہ) ابوالاحوص سے مروی ہے عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حدیث یاد کرو، کیونکہ اس کی زندگی اس کا یاد کرنا یا مذاکرہ کرنا ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ابواسرائیل اسماعیل بن خلیفہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: المحدث الفاصل (٧٢٦) لیکن اس کے شواہد موجود ہیں دیکھئے اثر رقم (٦١٧، ٦٢٦، ٦٢٧)۔

642۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لِأَصْحَابِهٖ حِينَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ هَلْ تَجَالَسُونَ قَالُوا لَيْسَ نَتْرُكُ ذَاكَ قَالَ فَهَلْ تَزَاوَرُونَ قَالُوْا نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنَّا لَيَفْقِدُ أَخَاهُ

فَيَمْشِى فِى طَلَبِهٖ إِلَى أَقْصَى الْكُوْفَةِ حَتّٰى يَلْقَاهُ . قَالَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) عون (بن عبداللہ) سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے شاگردان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا: کیا تم مجلس جماتے ہو؟ جواب دیا اسے تو ہم چھوڑتے ہی نہیں فرمایا: کیا تم ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہو؟ جواب دیا جی ہاں اے ابوعبدالرحمٰن! ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنے ساتھی کو نہ دیکھے تو کوفے کے آخری کنارے تک اس کو دیکھنے جاتا ہے۔

ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم جب تک ایسا کرتے رہو گے خیر سے رہو گے۔

تخریج اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: المعجم الکبیر(۸۹۷۹)۔

643- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَتَرْكُ الْمُذَاكَرَةِ .

(ترجمہ) اوزاعی سے مروی ہے زہری نے فرمایا: علم کی آفت نسیان اور ترک مذاکرہ ہے۔

تخریج اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: تاریخ دمشق (۲۳۵)

644- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ آفَةُ الْحَدِيثِ النِّسْيَانُ .

(ترجمہ) قاسم بن عبدالرحمٰن مسعودی سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حدیث کی آفت نسیان ہے (یعنی بھلا دینا)۔

تخریج اس روایت کی سند میں انقطاع ہے ابوعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ بن عتبہ ہے۔ تخریج دیکھئے: **مصنف** ابن ابی شیبہ (۶۱۹۱) جامع بیان العلم (۶۹۱) اس کے دیگر اسانید سے شواہد موجود ہیں کما سیاتی۔

645- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةً وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ .

(ترجمہ) حکیم بن جابر سے مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہر چیز کی ایک آفت ہوتی ہے علم کی آفت نسیان ہے۔

تخریج اس اثر کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

646- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهٗ أَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ أَهْلِهٖ .

(ترجمہ) اعمش سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی آفت نسیان ہے اور اس کا ضیاع یہ ہے کہ تم نااہل کو اس کی تعلیم دو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند سے دوراوی ساقط ہیں لہٰذا یہ روایت **معضل**، ضعیف ہے۔ دیکھئے: **مصنف** ابن أبی شیبه (٦١٩٠) جامع بیان العلم (٦٩٠) المحدث الفاصل (٧٩٣)۔

647۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ التَمَّار عَنِ الْحَسَنِ قَالَ غَائِلَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ .

(ترجمہ) ابوحمزہ التمار سے مروی ہے حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: علم کی برائی نسیان ہے۔

(**تخریج**) اس روایت میں ابوحمزہ کو شیخ کہا گیا ہے باقی رجال ثقات ہیں دیکھئے: جامع بیان العلم (٦٨٩) اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں لہٰذا صحیح ہے۔

648۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَذَاكَرُوْا هَذَا الْحَدِيثَ وَتَزَاوَرُوْا فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا يَدْرُسْ .

(ترجمہ) ابن بریدۃ سے مروی ہے علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اس (علم) حدیث کو یاد کرو (دہراؤ) ایک دوسرے کی زیارت کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو یہ (علم) مٹ جائے گا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور یہ علی (رضی اللہ عنہ) کا قول ہے دیکھئے: **مصنف** ابن أبی شیبه (٦١٨٥) جامع بیان العلم وفضله (٦٢٤) المحدث الفاصل (٧٢١) والجامع لأخلاق الراوی (٤٦٧، ٤٦٨)۔

649۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ قَالَ الزُّهْرِيُّ كُنْتُ أَحْسَبُ بِأَنِّي أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ فَجَالَسْتُ عُبَيْدَ اللهِ فَكَأَنِّيْ كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ .

(ترجمہ) سفیان (رحمہ اللہ) سے مروی ہے زہری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں سمجھتا تھا کہ میں نے علم کی تکمیل کر لی لیکن جب عبیداللہ (بن عبداللہ بن مسعود) کی مجالست اختیار کی تو لگا کہ میں تو علم کی بہت ساری گھاٹی یا وادیوں میں سے صرف ایک وادی میں تھا (یعنی ان کے مقابلہ میں میرا علم بہت تھوڑا تھا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: تاریخ ابی زرعة (١٣٩٥)

فائدہ: ......ان تمام آثار سے علماء کی قدر ومنزلت ان کی زیارت کی اہمیت وفضیلت اور علمی مذاکرہ احادیث واصول یاد کرنے کی ضرورت ثابت ہوتی ہے نیز یہ کہ احادیث کا یاد کرنا دہرانا سمر میں داخل نہیں جس سے احادیث میں روکا گیا ہے اور علمی مذاکرہ رات بھر تہجد پڑھنے سے بہتر ہے۔

[52]..... بَاب اخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ

فقہاء (کرام) کے اختلاف کا بیان

650۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ وَإِلَى الْأَمْصَارِ لِيَقْضِ كُلُّ

قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ .

(ترجمہ) حمید نے کہا میں نے عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ علیہ) سے عرض کیا کاش آپ سارے لوگوں کو ایک چیز پر جمع کر دیتے، انہوں نے جواب دیا: اگر وہ اختلاف نہ کرتے تو مجھے مسرت نہ ہوتی، حمید نے کہا: پھر عمر بن عبدالعزیز نے تمام شہروں اور صوبوں میں لکھ بھیجا کہ ہر جماعت اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر اس کے فقہاء کا اجماع ہو۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے ان الفاظ میں یہ روایت نہیں مل سکی لیکن اس کے ہم معنی روایات موجود ہیں دیکھئے: الفقیه والمتفقه (٧٤٣،٧٤٤،٧٤٥)۔

651۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَخْتَلِفُوا فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ شَيْءٍ فَتَرَكَهُ رَجُلٌ تَرَكَ السُّنَّةَ وَلَوِ اخْتَلَفُوا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِقَوْلِ أَحَدٍ أَخَذَ بِالسُّنَّةِ .

(ترجمہ) عون بن عبداللہ نے کہا مجھے پسند نہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اختلاف نہ کریں اس لئے کہ اگر انہوں نے کسی چیز پر اجماع کر لیا اور وہ چیز کسی آدمی نے ترک کی تو گویا اس نے سنت ترک کر دی اور اگر وہ اختلاف کریں اور کوئی آدمی ان صحابہ میں سے کسی کے بھی قول پر عمل پیرا ہوا تو (گویا) اس نے سنت ہی پر عمل کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند عبدالرحمٰن المسعودی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

652۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ .

(ترجمہ) لیث (ابن ابی سلیم) سے مروی ہے کہ طاؤس (رحمہ اللہ) نے فرمایا: کبھی کبھی ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے ایک رائے قائم کی پھر اسے ترک کر دیا۔

(تخریج) لیث کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

653۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِنَّ عُمَرَ قَالَ لِي إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ قَالَ عُثْمَانُ إِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشَدٌ وَإِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنِعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْعَلُهُ أَبًا .

(ترجمہ) مروان بن الحکم نے کہا مجھ سے عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ مجھ سے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: دادا کی میراث میں میری ایک رائے ہے اگر تم مناسب سمجھو تو اتباع کرو، عثمان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر ہم آپ کی اتباع کریں تو یہ رشد وہدایت ہے اور اگر ہم آپ سے پہلے شیخ کی اتباع کریں جو بڑی اچھی رائے رکھتے تھے، راوی نے کہا: (وہ شیخ یعنی) ابوبکر دادا کو باپ کے درجے میں رکھتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: المستدرک (٣٤٠/٤) نیز اثر رقم (٢٩٦٠)

فائدہ: ...... یہ تمام آثار واقوال اور سلف صالحین کی آراء ہیں اوران کی نسبت میں بھی کلام ہے، اس سلسلہ میں (اِخْتِلَافُ أُمَّتِیْ رَحْمَةٌ) بھی حدیث کے طور پر بیان کی جاتی ہے لیکن وہ بھی صحیح نہیں ہے۔

[53]..... بَاب فِی الْعَرْضِ

عرض کا بیان

654- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ أَحَادِيثَ الْفِقْهِ فَأَجَازَهَا لِي.

(ترجمہ) عاصم الاحول نے بیان کیا کہ میں نے امام شعبی پر احادیث احکام پیش کیں اورانہوں نے مجھے ان کی روایت کرنے کی اجازت دی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے المعرفة والتاريخ (٢/٨٢٦)، الكفايه(ص: ٢٦٤)، المحدث الفاصل (٤٦٦،٤٨٥)۔

توضیح: ......"عرض" طرق تحمل کے آٹھ طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے جس میں شاگرد استاذ کے سامنے احادیث وروایات پیش کرے اوراستاذ ان کی روایت کرنے کی اجازت دیں اوراس طریق میں عموماً یہ کہا جاتا ہے عرضت علی فلان فأجازنی۔

655- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن دینار سے عرض کیا! کیا آپ نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا جو کہ مسجد میں تیر لے کر گذر رہا تھا: اس کی نوک (کی طرف سے) پکڑو۔عمرو بن دینار نے کہا: ہاں میں نے انہیں یہ کہتے سنا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اورحدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٤٥١) مسلم (٢٦١٤) لیکن اس میں "نعم" کا اضافہ نہیں ہے اس کے لئے دیکھئے: مسند ابی یعلی (١٨٢٧) وصحیح ابن حبان (١٦٤٧) ومسند الحمیدی (١٢٨٩)۔

656- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) سفیان بن عیینہ نے بیان کیا میں نے عبدالرحمٰن بن القاسم سے کہا: کیا تم نے اپنے والد کو عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے انہیں یہ کہتے سنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث التقبیل متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٢٧) مسلم (١١٠٦) بہذا اللفظ نیز دیکھئے: مسند ابی یعلی (٤٤٢٨) صحیح ابن حبان (٥٣٧) و مسند الحمیدی (١٩٨)

فائدہ: ......ان روایات میں سماع حدیث تصدیق طلب کرنا ہی ''اجازہ'' ہے جو روایت حدیث کی ایک قسم ہے۔

657۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ بِحَدِيثٍ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ أُحَدِّثُ بِهِ عَنْكَ قَالَ أَوَ لَيْسَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَيْكَ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ .

(ترجمہ) شعبہ نے بیان کیا کہ منصور نے میرے پاس ایک حدیث لکھ کر بھیجی، میں (جب) ان سے ملا تو میں نے کہا: اس حدیث کو آپ کے واسطے سے میں روایت کرسکتا ہوں؟ انہوں نے کہا جب میں تمہیں کوئی بات لکھوں تو وہ بیان اور روایت کرنے ہی کے مرادف ہے۔ (یعنی گویا کہ میں نے تم سے دوبدو بیان کیا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المعرفة (٢/٨٢٥۔٨٢٧) الکفایه (ص: ٣٠٦، ٣٤٣) المحدث الفاصل (٤٦٣)۔

658۔ قَالَ وَسَأَلْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ .

(ترجمہ) شعبہ (بن الحجاج) نے کہا میں نے ایوب السختیانی سے پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(**تخریج**) اس اثر کو بھی فسوی نے المعرفة (٢/٨٢٥) میں اور خطیب نے الکفایة (ص: ٣٤٣) میں ذکر کیا ہے۔

659۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَيْهِ كِتَابًا فَقُلْتُ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ وَمَنْ حَدَّثَكَ بِهِ غَيْرِي .

(ترجمہ) معمر سے مروی ہے انہوں نے (امام) زہری کو کتاب پیش کی اور کہا: کیا میں اسے آپ سے روایت کرسکتا ہوں؟ فرمایا: میرے علاوہ کسی اور نے اسے تمہارے لئے روایت کیا؟

توضیح: ......یعنی میں نے بیان کیا ہے اس لئے مجھ سے روایت کرسکتے ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المعرفة (٢/٨٢٧)، الکفایه (ص: ٢٦٦، ٢٨٣)، المحدث الفاصل (٤٧٧) وجامع بیان العلم (٢٢٧١، ٢٢٨٠)۔

660۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى الْمُزَنِيِّينَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ .

(ترجمہ) ہشام بن عروہ سے مروی ہے ان کے باپ (عروۃ) نے کہا: کتاب اور حدیث کا استاذ پر پیش کرنا ایک جیسا ہے۔

توضیح: ......یعنی کتاب لے جا کر دکھائے یا حدیث پڑھ کر سنائے اور روایت کرنے کی اجازت طلب کرے تو یہ ایک ہی بات ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند داود بن عطا کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن قواعد حدیث کے مطابق یہ بات صحیح ہے۔

661ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرْضُ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثُ سَوَاءٌ .

(ترجمہ) جعفر بن محمد سے مروی ہے ان کے والد نے کہا: کتاب یا حدیث کا عرض (پیش کرنا) ایک ہی بات ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: المعرفة (٢/٨٢٦) الكفاية (ص: ٢٦٤) لیکن قول صحیح ہے۔

662ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ يَرَى عَرْضَ الْكِتَابِ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً وَكَانَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ يَرَى ذَلِكَ .

(ترجمہ) داود بن عطاء (مولی المزنيين) نے کہا زید بن اسلم کتاب یا حدیث پیش کرنا برابر سمجھتے تھے اور ابن ابی ذئب کا بھی یہی خیال تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند داود کی وجہ سے ضعیف ہے اور کہیں یہ روایت نہیں ملی۔

663ـ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعَرْضَ وَالْحَدِيثَ سَوَاءً .

(ترجمہ) مطرف (بن عبداللہ بن مطرف) نے کہا امام مالک (رحمہ اللہ) کتاب پیش کرنا یا حدیث پڑھ کر سنانا برابر سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: الكفايه ص: ٢٧٠، اس اثر کی سند میں ابراہیم: ابن المنذر ہیں اور مطرف: ابن عبداللہ ہیں۔

[54]..... بَاب الرَّجُلِ يُفْتِي بِشَيْءٍ ثُمَّ يَبْلُغُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

فتویٰ دینے کے بعد اس سے رجوع کرنے کا بیان

664ـ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ يَقُومُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَدَّثْتُهُ عَنْ سُمَيْعٍ الزَّيَّاتِ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ فَأَخَذَ بِهِ .

(ترجمہ) اعمش سے مروی ہے ابراہیم نے کہا (دوسرا شخص) امام کے بائیں کھڑا ہوگا میں نے انہیں بنایا سمیع الزیات کے طریق سے عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (نماز میں) اپنے دائیں جانب کھڑا کیا، اور پھر انہوں نے (ابراہیم نے) اسی کو اپنا مسلک بنالیا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور یہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی خالہ میمونہ (رضی اللہ عنہا) کی متفق علیہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ دیکھئے: صحيح بخاری (٨٥٩) وصحيح مسلم (٧٦٣) نیز دیکھئے: مسند الموصلی (٢٤٦٥) ابن حبان (١١٩٠) و مسند الحميدی (٤٧٧)۔

665۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ نَشَدَ عُمَرُ النَّاسَ أَسَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدٌ مِنْكُمْ فِي الْجَنِينِ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ قَضَى فِيهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَنَشَدَ النَّاسَ أَيْضًا فَقَامَ الْمَقْضِيُّ لَهُ فَقَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِي بِهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَنَشَدَ النَّاسَ أَيْضًا فَقَامَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ فَقَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقُلْتُ أَتَقْضِي عَلَيَّ فِيهِ فِيمَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ أَنْ تُطِلَّهُ فَهُوَ أَحَقُّ مَا يُطَلُّ فَهَمَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ مَعَهُ فَقَالَ أَشِعْرٌ فَقَالَ عُمَرُ لَوْلَا مَا بَلَغَنِي مِنْ قَضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لَجَعَلْتُهُ دِيَةً بَيْنَ دِيَتَيْنِ.

(ترجمہ) عقار بن مغیرہ بن شعبہ نے روایت کیا اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے جنین کے بارے میں سنا؟ پس مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے کھڑے ہوکر کہا آپ ﷺ نے اس بارے میں غلام یا لونڈی (دیت میں) دینے کا فیصلہ کیا۔

عمر (رضی اللہ عنہ) نے پھر لوگوں سے پوچھا تو جس کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا وہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا نبی ﷺ نے جنین کے بدلے میں میرے لئے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا تھا عمر (رضی اللہ عنہ) نے پھر لوگوں سے پوچھا، تو جس پر یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا (مقضی علیہ) نے کھڑے ہوکر عرض کیا نبی ﷺ نے میرے اوپر جنین کے گرنے پر ایک غلام یا کنیز کا فیصلہ فرمایا تو میں نے عرض کیا کیا آپ میرے اوپر ایسے جنین کی دیت کا فیصلہ فرماتے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ رویا نہ چلایا یعنی نہ ولادت کے وقت آواز نکالی نہ بولا اگر آپ اس کو چھوڑ دیں کہ یہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا دم معاف کیا جائے، پس نبی کریم ﷺ اپنی کسی چیز کے ساتھ اس کی طرف جھکے اور فرمایا شعر کہتے ہو؟

یہ سن کر عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر نبی ﷺ کا فیصلہ مجھے معلوم نہ ہو جاتا تو میں دو دیتوں کو ایک ہی قرار دیدیتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف ہے لیکن حدیث دية الجنين متفق علیہ ہے۔ دیکھئے بخاری (٥٧٦٠، ٦٩٠٤) ومسلم (١٦٨٢) ومسند موصلی (٥٩١٧) وصحيح ابن حبان (٦٠١٨، ٦٠٢٠)۔

فائدہ:......اس روایت سے عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی رائے سے رجوع کرنا ثابت ہوا۔

666۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ كَانَ سَلَّامٌ يَذْكُرُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ خَطَأَ مُعَلِّمِكَ فَجَالِسْ غَيْرَهُ.

(ترجمہ) ایوب نے فرمایا: اگر تم اپنے استاذ کی غلطی جاننا چاہو تو ان کے علاوہ کسی دوسرے کی مجالست اختیار کرو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے سلام: ابن ابی مطیع ہیں، دیکھئے: حلية الأولياء (٣/ ٩) وتاريخ أبي زرعة (٢٠٧٢)۔

667۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ تَذَاكَرْنَا بِمَكَّةَ الرَّجُلَ يَمُوتُ فَقُلْتُ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ لِقَوْلِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ وَأَصْحَابِنَا قَالَ فَلَقِيَنِي طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ الْعَنَزِيُّ فَقَالَ إِنَّكَ عَلَيَّ كَرِيمٌ وَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِ بَلَدِ الْعَيْنُ إِلَيْهِمْ سَرِيعَةٌ وَإِنِّي لَسْتُ آمَنُ عَلَيْكَ قَالَ وَإِنَّكَ قُلْتَ قَوْلًا هَا هُنَا خِلَافَ قَوْلِ أَهْلِ الْبَلَدِ وَلَسْتُ آمَنُ ۔فَقُلْتُ وَفِي ذَا اخْتِلَافٌ . قَالَ نَعَمْ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ قَالَ وَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا فَقَالَ عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . وَسَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . وَسَأَلْتُ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ فَقَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . قَالَ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . قَالَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ . قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَقُولُ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ .

(ترجمہ) ایوب نے بیان کیا کہ ہم نے (عدت کا) تذکرہ کیا کہ ایک آدمی مکہ میں مرتا ہے میں نے کہا: جس دن اس کی خبر ملے گی اسی دن سے عدت شمار ہوگی جیسا کہ حسن قتادہ اور ہمارے دیگر اصحاب کا قول ہے۔ایوب نے کہا مجھ سے طلق بن حبیب نے ملاقات کی اور کہا: آپ میرے لئے بہت معزز ہیں اور آپ ایسے شہر میں ہیں جہاں نظر زیادہ لگتی ہے اور میں آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا نیز طلق نے کہا: آپ نے اس شہر کے رہنے والوں کے خلاف فتوی دیا ہے۔اس لئے بھی آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا میں نے کہا: کیا اس مسئلے میں اختلاف ہے؟ طلق نے کہا: جی ہاں اس عورت کی عدت جس دن اس کا شوہر مرا ہے اسی دن سے شمار ہوگی، ایوب نے کہا میں سعید بن جبیر سے ملا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی کہا: جس دن وفات ہوئی اسی دن سے عدت شمار ہوگی۔ پھر میں نے مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے بھی کہا عدت تھا جس دن اس کی وفات ہوئی پھر عطاء بن ابی رباح سے میں نے پوچھا انہوں نے بھی کہا جس دن وفات پائی اور ابو قلابہ سے پوچھا انہوں نے بھی کہا وفات کے دن سے عدت شمار ہوگی۔محمد بن سیرین سے پوچھا انہوں نے بھی کہا وفات کے دن سے شمار ہوگی ۔ایوب نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے بھی یہی کہا کہ وفات کے دن سے عدت شمار ہوگی اور میں نے عکرمہ کو بھی کہتے سنا من یوم توفی کہا اور جابر بن زید نے کہا: من یوم توفی اور کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بھی یہی کہتے تھے کہ جس دن وفات پائی ہے۔

حماد نے کہا: میں نے لیث (ابن ابی سلیم) کو سنا حکم سے بیان کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: من یوم توفی۔

ایوب نے کہا: علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: (۱) جس دن خبر ملے اس دن سے عدت شمار ہوگی، امام دارمی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا میری رائے ہے جس دن وفات پائی اسی دن سے عدت شمار ہوگی۔(۲)

(**تخریج**) (۱) علی (رضی اللہ عنہ) کے اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۱۹۸/۵) میں دو سند سے ذکر کیا ہے جن میں سے ایک سند ضعیف ہے۔ (۲) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المصنف (۱۹۶/۵۔۱۹۸) سنن سعید بن منصور (۲۸۸/۱) ومصنف عبدالرزاق (۳۲۷/۶) والمحلی (۳۱۱/۱۰) وسنن البیھقی (۴۲۵/۷)۔

فائدہ: ......امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صحابہ وتابعین کے فیصلے کی وجہ سے میں نے اپنی رائے بدل دی اور وہ یہ کہ شوہر کا جس دن انتقال ہوا اسی دن سے عدت شمار ہوگی۔

[55]..... بَاب الرَّجُلُ يُفْتِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَرَى غَيْرَهُ
کسی چیز کا فتویٰ دینے کے بعد اس کے خلاف رائے بدل کر فتویٰ دینے کا بیان

668۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي الْمُشَرَّكَةِ فَلَمْ يُشَرِّكْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَشَرَّكَ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ تِلْكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا وَهَذِهِ عَلَى مَا قَضَيْنَا .

(ترجمہ) حکم بن مسعود سے مروی ہے کہ ہم نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے اخوت میں شریک بھائیوں کے بارے میں پوچھا (یعنی حقیقی، علاتی اور اخیافی بھائی) تو انہوں نے انہیں شریک نہیں ٹھہرایا، اگلے سال پھر ہم ان کے پاس گئے تو کہا (میراث میں) سب شریک ہیں ہم نے کہا پچھلے سال تو آپ نے اس کے برعکس کہا تھا فرمایا: وہ اُس وقت کا فیصلہ تھا اور یہ اس وقت کا فیصلہ ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۱۱۴۴) التاریخ الکبیر للبخاری (۳۳۲/۲) المعرفة والتاریخ (۲۲۳/۲) البیھقی (۲۵۵/۶) الفرائض باب الشرکة مصنف عبدالرزاق (۱۹۰۰۵)۔

فائدہ: ......اس روایت سے عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی رائے کو بدلنا ثابت ہوا جو امت محمدیہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

[56]..... بَاب فِي إِعْظَامِ الْعِلْمِ
علم کی عظمت کا بیان

669۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَسْوَدُ قَالَ قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا مَضَى يَضَنُّونَ بِعِلْمِهِمْ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا فَيَرْغَبُ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَيَبْذُلُونَ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ الْيَوْمَ بَذَلُوا عِلْمَهُمْ لِأَهْلِ الدُّنْيَا فَزَهِدَ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي عِلْمِهِمْ فَضَنُّوا عَلَيْهِمْ بِدُنْيَاهُمْ .

(ترجمہ) حجاج الاسود سے مروی ہے وھب بن منبہ نے فرمایا: ماضی میں اہل علم اپنے علم کو دنیا داروں سے بچاتے تھے تو دنیا

داران کے علم میں رغبت رکھتے تھے اور اپنی دنیا ان پر لٹادیتے تھے، لیکن آج کے اہل علم نے اپنے علم کو دنیا داروں پر لٹایا ہے تو دنیاداران کے علم سے دست کش ہوگئے اور اپنی دنیا کو ان سے بچالیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ حجاج (بن ابی زیاد) نے وہب کو نہیں پایا دیکھئے: حلية الأولياء (٤/٢٩)، الجرح والتعديل (٣/١٦٠) وميزان الاعتدال (١/٤٦٠)۔

670۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ الْهَمْدَانِي حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُوسَى قَالَ مَرَّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا أَيَّامًا فَقَالَ هَلْ بِالْمَدِينَةِ أَحَدٌ أَدْرَكَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا هَذَا الْجَفَاءُ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ جَفَاءٍ رَأَيْتَ مِنِّي. قَالَ أَتَانِي وُجُوهُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَمْ تَأْتِنِي. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَقُولَ مَا لَمْ يَكُنْ مَا عَرَفْتَنِي قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ وَلَا أَنَا رَأَيْتُكَ. قَالَ فَالْتَفَتَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ أَصَابَ الشَّيْخُ وَأَخْطَأْتُ. قَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ لِأَنَّكُمْ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ وَعَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا فَكَرِهْتُمْ أَنْ تُنْقَلُوا مِنَ الْعُمْرَانِ إِلَى الْخَرَابِ. قَالَ أَصَبْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ فَكَيْفَ الْقُدُومُ غَدًا عَلَى اللَّهِ. قَالَ أَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ فَكَالْآبِقِ يَقْدَمُ عَلَى مَوْلَاهُ. فَبَكَى سُلَيْمَانُ وَقَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَا لَنَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ اعْرِضْ عَمَلَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَأَيُّ مَكَانٍ أَجِدُهُ قَالَ ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ ﴿رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ يَا أَبَا حَازِمٍ فَأَيُّ عِبَادِ اللَّهِ أَكْرَمُ قَالَ أُولُو الْمُرُوءَةِ وَالنُّهَى. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ مَعَ اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَأَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ دُعَاءُ الْمُحْسَنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ. قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ لِلسَّائِلِ الْبَائِسِ وَجُهْدُ الْمُقِلِّ لَيْسَ فِيهَا مَنٌّ وَلَا أَذًى. قَالَ فَأَيُّ الْقَوْلِ أَعْدَلُ قَالَ قَوْلُ الْحَقِّ عِنْدَ مَنْ تَخَافُهُ أَوْ تَرْجُوهُ. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ رَجُلٌ عَمِلَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَدَلَّ النَّاسَ عَلَيْهَا. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَحْمَقُ قَالَ رَجُلٌ انْحَطَّ فِي هَوَى أَخِيهِ وَهُوَ ظَالِمٌ فَبَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَصَبْتَ فَمَا تَقُولُ فِيمَا نَحْنُ فِيهِ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوَ تُعْفِينِي. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ لَا وَلَكِنْ نَصِيحَةٌ تُلْقِيهَا إِلَيَّ. قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ آبَائَكَ قَهَرُوا النَّاسَ بِالسَّيْفِ وَأَخَذُوا هَذَا الْمُلْكَ عَنْوَةً عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا رِضَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا مِنْهُمْ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً فَقَدِ ارْتَحَلُوا عَنْهَا فَلَوْ أُشْعِرْتَ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا أَبَا حَازِمٍ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ

كَذَبْتَ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْعُلَمَاءِ لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُونَهُ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ فَكَيْفَ لَنَا أَنْ نُصْلِحَ قَالَ تَدَعُونَ الصَّلَفَ وَتَمَسَّكُونَ بِالْمَرُوئَةِ وَتَقْسِمُونَ بِالسَّوِيَّةِ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ كَيْفَ لَنَا بِالْمَأْخَذِ بِهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ تَأْخُذُهُ مِنْ حِلِّهِ وَتَضَعُهُ فِي أَهْلِهِ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا حَازِمٍ أَنْ تَصْحَبَنَا فَتُصِيبَ مِنَّا وَنُصِيبَ مِنْكَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ وَلِمَ ذَاكَ قَالَ أَخْشَى أَنْ أَرْكَنَ إِلَيْكُمْ شَيْئًا قَلِيلًا فَيُذِيقَنِي اللَّهُ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ قَالَ تُنْجِينِي مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ . قَالَ سُلَيْمَانُ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيَّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَمَا لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ غَيْرُهَا . قَالَ فَادْعُ لِي قَالَ أَبُو حَازِمٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ وَلِيَّكَ فَيَسِّرْهُ لِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ عَدُوَّكَ فَخُذْ بِنَاصِيَتِهِ إِلَى مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ قَطُّ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَدْ أَوْجَزْتُ وَأَكْثَرْتُ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ فَمَا يَنْفَعُنِي أَنْ أَرْمِيَ عَنْ قَوْسٍ لَيْسَ لَهَا وَتَرٌ . قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَوْصِنِي قَالَ سَأُوصِيكَ وَأُوجِزُ عَظِّمْ رَبَّكَ وَنَزِّهْهُ أَنْ يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ أَوْ يَفْقِدَكَ حَيْثُ أَمَرَكَ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ بَعَثَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَنْفِقْهَا وَلَكَ عِنْدِي مِثْلُهَا كَثِيرٌ . قَالَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ يَكُونَ سُؤَالُكَ إِيَّايَ هَزْلًا أَوْ رَدِّي عَلَيْكَ بَذْلًا وَمَا أَرْضَاهَا لَكَ فَكَيْفَ أَرْضَاهَا لِنَفْسِي . وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهَا رِعَاءً يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ جَارِيَتَيْنِ تَذُودَانِ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ جَائِعًا خَائِفًا لَا يَأْمَنُ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَلَمْ يَسْأَلِ النَّاسَ فَلَمْ يَفْطِنْ الرِّعَاءُ وَفَطِنَتِ الْجَارِيَتَانِ فَلَمَّا رَجَعَتَا إِلَى أَبِيهِمَا أَخْبَرَتَاهُ بِالْقِصَّةِ وَبِقَوْلِهِ فَقَالَ أَبُوهُمَا وَهُوَ شُعَيْبٌ هَذَا رَجُلٌ جَائِعٌ فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا اذْهَبِي فَادْعِيهِ فَلَمَّا أَتَتْهُ عَظَّمَتْهُ وَغَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَشَقَّ عَلَى مُوسَى حِينَ ذَكَرَتْ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا وَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ أَنْ يَتْبَعَهَا إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْجِبَالِ جَائِعًا مُسْتَوْحِشًا فَلَمَّا تَبِعَهَا هَبَّتْ الرِّيحُ فَجَعَلَتْ تَصْفِقُ ثِيَابَهَا عَلَى ظَهْرِهَا فَتَصِفُ لَهُ عَجِيزَتَهَا وَكَانَتْ ذَاتَ عَجُزٍ وَجَعَلَ مُوسَى يُعْرِضُ مَرَّةً وَيَغُضُّ أُخْرَى فَلَمَّا عِيلَ صَبْرُهُ نَادَاهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ كُونِي خَلْفِي وَأَرِينِي السَّمْتَ بِقَوْلِكِ ذَا . فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى شُعَيْبٍ إِذَا هُوَ بِالْعَشَاءِ مُهَيَّأً فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ اجْلِسْ يَا شَابُّ فَتَعَشَّ . فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَعُوذُ بِاللَّهِ فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لِمَ أَمَا أَنْتَ جَائِعٌ . قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا عِوَضًا لِمَا سَقَيْتُ لَهُمَا وَإِنَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ لَا نَبِيعُ شَيْئًا مِنْ دِينِنَا بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا . فَقَالَ لَهُ شُعَيْبٌ لَا يَا شَابُّ وَلَكِنَّهَا عَادَتِي وَعَادَةُ آبَائِي نَقْرِي الضَّيْفَ وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ فَجَلَسَ مُوسَى فَأَكَلَ . فَإِنْ كَانَتْ هَذِهِ الْمِائَةُ دِينَارٍ عِوَضًا لِمَا حَدَّثْتُ فَالْمَيْتَةُ

وَالـدَّمُ وَلَـحْـمُ الْـخِـنْـزِيرِ فِي حَالِ الِاضْطِرَارِ أَحَلُّ مِنْ هَذِهِ وَإِنْ كَانَ لِحَقٍّ لِي فِي بَيْتِ الْمَالِ فَلِي فِيهَا نُظَرَاءُ فَإِنْ سَاوَيْتَ بَيْنَنَا وَإِلَّا فَلَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ .

(ترجمہ) ضحاک بن موسی نے بیان کیا کہ سلیمان بن عبدالملک مکہ جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے تو وہاں کچھ دن قیام کیا پوچھا کیا مدینہ میں کسی نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو پایا؟ لوگوں نے کہا ابو حازم نے چنانچہ ان کو بلایا اور جب وہ ان کے پاس داخل ہوئے تو سلیمان نے کہا ابوحازم یہ کیا بے رخی ہے؟

ابو حازم نے عرض کیا: امیر المؤمنین کیسی۔ بے رخی آپ نے مجھ سے محسوس کی؟ کہا: اہل مدینہ کے بہت سے لوگ میرے پاس آئے لیکن تم نہیں آئے؟ عرض کیا امیر المومنین میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس چیز سے جو سرزد نہیں ہوئی آپ نے آج سے قبل مجھے پہچانا نہیں اور نہ میں نے آپ کو دیکھا۔

راوی نے کہا سلیمان، محمد بن شہاب زہری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا شیخ صحیح فرماتے ہیں میں نے ہی غلط کہا پھر خلیفہ سلیمان نے دیارفت کیا ابوحازم کیا بات ہے ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ عرض کیا اس لئے کہ آپ نے آخرت کو برباد کرلیا اور دنیا بسالی ہے اس لئے آبادی سے ویرانی کی طرف جانا ناپسند کرتے ہو فرمایا: ابوحازم تم نے سچ کہا لیکن کل کو اللہ تعالی کے سامنے حاضری کیسے ہوگی؟

عرض کیا نیکی کرنے والا اس غائب کی طرح ہے جو اپنے اہل کے پاس آتا ہے لیکن برائی کرنے والا اس بھگوڑے غلام کی طرح جو اپنے آقا کے پاس آتا ہے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین سلیمان بن عبدالملک رونے لگے اور کہا: پتہ نہیں اللہ کے پاس ہمارے لئے کیا ہے؟ ابوحازم نے کہا: اپنے عمل کا کتاب اللہ سے موازنہ کیجئے۔ سلیمان نے کہا قرآن میں کہاں اس چیز کو دیکھوں؟ ابوحازم نے کہا:

ترجمہ: بیشک اچھے نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور فساق وفجار جہنم میں ہوں گے۔ الانفطار (۱۲/۳۰)

سلیمان نے کہا: پھر اللہ تعالی کی رحمت کہاں ہے؟

ابوحازم نے جواب دیا۔ ﴿رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔

خلیفہ سلیمان نے کہا: ابوحازم! اللہ کے کون سے بندے سب سے زیادہ معزز مکرم ہیں۔

عرض کیا اخلاق وعمل والے۔

کہا: اے ابوحازم! کون سے اعمال سب سے بہتر ہیں؟ عرض کیا: فرائض کی ادائیگی اور حرام کاموں سے اجتناب۔

پوچھا: کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ عرض کیا: محسن الیہ کی دعا (اپنے) محسن کے لئے۔

کہا: اور سب سے زیادہ اچھا کون سا صدقہ ہے؟ عرض کیا: جو صدقہ بھوکے سوالی کے لئے اور کم مال والا محنت کر کے صدقہ کرے اور جس میں احسان جتانا اور ایذا رسانی نہ ہو۔

سلیمان: تو سب سے انصاف والا قول کیا ہے؟ عرض کیا: جس سے ڈرتے اور امید رکھتے ہو اس کے سامنے سچی بات۔
سلیمان: اور ایمان والوں میں سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے؟۔
ابوحازم: وہ آدمی جو اللہ کی اطاعت گزاری کرے اور اسی کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرے سلیمان! اور اہل ایمان میں سب سے زیادہ بے وقوف کون ہے؟
جواب: وہ آدمی جو اپنے بھائی کی غلط خواہش میں ملوث ہو اور وہ بھائی اپنی اس خواہش میں ظالم ہو۔
سلیمان نے کہا: آپ نے سچ کہا: ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں؟
عرض کیا: امیر المومنین کیا آپ مجھے اس سے معاف فرمائیں گے؟
کہا: نہیں بس مجھے نصیحت کر دو۔
عرض کیا: اے امیر المومنین آپ کے آباء نے لوگوں کو تلوار کے ذریعے زیر کیا اور یہ بادشاہت بنا مسلمانوں کے مشورے ورضامندی کے زبردستی حاصل کی۔ یہاں تک کے بے شمار قتل کئے اور وہ سب ہمیں چھوڑ کر چلے گئے، کاش آپ سمجھیں کہ انہوں نے کیا کیا اور لوگوں نے ان کے بارے میں کیا کہا؟
سلیمان کے مصاحبین میں سے کسی نے کہا: ابوحازم! تم نے کتنی بری بات کہی ہے؟ ابو حازم نے کہا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ نے علماء سے عہد لیا ہے کہ لوگوں کے لئے بیان کر دیں اور چھپائیں نہیں۔
خلیفہ سلیمان نے ان سے کہا: ہم کس طرح اس کی اصلاح کر سکتے ہیں؟
عرض کیا: جب تم غرور و گھمنڈ چھوڑ دو گے، اخلاق کو اپناؤ گے، اور انصاف سے کام لو گے۔
سلیمان نے کہا: ہم اس کو کس طرح لے سکتے ہیں؟
ابوحازم نے کہا: جب اس کو حلال طریق سے لو گے اور جو اس کے اہل ہیں انہیں دو گے۔
سلیمان: ابوحازم کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمارے مصاحب رہیں ہمیں آپ سے فائدہ پہنچے اور آپ ہم سے مستفید ہوں کہا: میں (اس سے) اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
سلیمان: ایسا کیوں؟ عرض کیا، مجھے ڈر ہے کہ اگر تھوڑا سا آپ کی طرف جھکاؤ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دنیا وآخرت میں ڈبل عذاب کا مزہ چکھائے۔
سلیمان: اپنی حاجات وضروریات پیش کیجئے۔
عرض کیا: آپ مجھے جہنم سے نجات دلا دیجئے اور جنت میں داخل کرا دیجئے۔
فرمایا: یہ تو میرے بس میں نہیں ہے، ابو حازم نے کہا: اس کے علاوہ آپ سے مجھے کوئی حاجت نہیں۔
فرمایا: پھر میرے لئے دعا کر دیجئے۔ ابوحازم دعا گو ہوئے۔

اے اللہ! اگر سلیمان تیرے ولی ہیں تو دنیا وآخرت کی بھلائی ان کے لئے آسان کردے، اور اگر وہ تیرا دشمن ہے تو اس کی پیشانی اپنی محبت ورضا مندی کی طرف پھیر لے۔

سلیمان: کافی ہے۔

ابوحازم: میں نے اختصار اور کچھ تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ شاید تم اس کے اہل ہو اور اگر اس کے اہل نہیں تو مجھے ایسی کمان سے تیر پھینکنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جس میں تانت نہ ہو۔

سلیمان: مجھے وصیت کیجئے۔ عرض کیا: میں آپ کو مختصر وصیت کروں گا۔ اپنے رب کی تعظیم کیجئے اور اس سے اپنے آپ کو بچائیے کہ آپ کو وہ وہاں دیکھے: جہاں دیکھنے سے آپ کو منع کیا ہے، یا وہاں گم پائے جہاں موجود رہنے کا آپ کو حکم دیا ہے۔

جب ابوحازم خلفیہ کے پاس سے چلے گئے تو خلیفہ نے سو دینا ران کے لئے بھیجے اور لکھا کہ یہ خرچ کیجئے، اور آپ کے لئے اس کے مثل میرے پاس بہت کچھ ہے۔

راوی نے کہا ابوحازم نے وہ دنانیر واپس کر دیئے اور لکھ بھیجا: اے امیر المومنین میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس چیز سے کہ آپ کے مجھ سے سوالات بکواس ہوں یا آپ کے لئے میرے جوابات بے کار ہوں، اور جو چیز مجھے آپ کیلئے پسند نہیں اپنے لئے اسے کیسے پسند کرسکتا ہوں۔

ان کے لئے مزید لکھا کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب مدین کے کنوئیں کے پاس پہنچے تو چرواہوں کو پانی پلاتے پایا اور وہیں دو لڑکیوں کو الگ کھڑے اپنی بکریوں کو روکتے دیکھا تو ان سے ماجرا پوچھا لڑکیوں نے جواب دیا: جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں۔ اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں، پس انہوں نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا۔ پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو نے جو کچھ بھلائی میری طرف اتاری ہے میں اس کا محتاج ہوں۔ (قصص: ۲۰/۲۳-۲٤)

اور یہ اس لئے کہ وہ بھوکے اور ڈرے ہوئے غیر محفوظ تھے (اس حال میں بھی) اپنے رب سے مانگا لوگوں سے نہیں مانگا وہ چرواہے کچھ نہ سمجھے لڑکیاں سمجھ گئیں اور جب اپنے باپ کے پاس آئیں تو یہ قصہ اور ان کی دعا سنائی ان کے والد جو شعیب [illegible] انہوں نے کہا یہ آدمی بھوکا لگتا ہے اور ان میں سے ایک لڑکی سے کہا جاؤ اسے بلا لاؤ پس جب وہ لڑکی ان کے پاس آئی تو تعظیم بجالائی اپنے چہرے کو چھپایا اور عرض کیا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے جانوروں کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں (قصص ۲۰/۲۵) موسیٰ علیہ السلام پر یہ شاق گزرا کہ اپنے عمل کی اجرت لیں۔ لیکن لبیک کہنے کے سوا چارہ نہ تھا کیونکہ ڈرے سہمے بھوکے پیاسے پہاڑوں میں تھے۔ لہٰذا اس لڑکی کے پیچھے چلنے لگے جب ہوا چلتی تو وہ اپنے کپڑوں کو اپنی کمر پر کس لیتی جس سے اس کے کولہے ظاہر ہوجاتے وہ کولہے والی تو تھی ہی اور موسیٰ علیہ السلام کی یہ

حالت تھی کہ کبھی منہ پھیر لیتے اور کبھی آنکھ بند کر لیتے جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو کہا: اے اللہ کی بندی میرے پیچھے ہوجا اور اپنی آواز سے راستہ بتاتی جا پھر جب شعیب (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ کھانے کا انتظام کئے ہوئے ہیں شعیب علیہ السلام نے کہا بیٹھو اے نوجوان، اور کھانا تناول کرو موسیٰ (علیہ السلام) نے اعوذ باللہ پڑھا شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیوں کیا تم بھوکے نہیں ہو عرض کیا جی بھوکا تو ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہ یہ میرے عمل کا بدلہ نہ ہو اور میں ایسے گھرانے کا فرد ہوں کہ ہم اپنے دین کو زمین کے برابر سونے کے بدلے بھی نہیں بیچتے۔

شعیب علیہ السلام نے کہا: نہیں اے نوجوان یہ اجرت نہیں بلکہ میری اور میرے آباء واجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کرتے کھانا کھلاتے ہیں۔

لہٰذا موسیٰ علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھالیا۔

سو یہ سو دینار اگر میرے بیان کا بدل تھے تو مردار خون اور خنزیر اضطراری حالت میں اس سے زیادہ حلال ہیں اور اگر بیت المال سے میرا حق ہیں تو مجھ جیسے دوسرے بھی ہیں کاش آپ ہمارے درمیان مساوات برتیں ورنہ ان دیناروں کی مجھے کوئی حاجت نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں اس لئے ضعیف ہے محمد بن عمر، علی بن وھب، ضحاک بن موسیٰ ان میں سے کسی کا بھی ترجمہ نہیں مل سکا۔ تخریج دیکھئے حلیہ الأولیاء (۳/۲۳۴۔ ۲۳۷) یہ روایت اقوال زرین کا بہترین مجموعہ ہیں۔

671۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ اعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَأَعْطِ فَضْلَ مَالِكَ وَاحْبِسِ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْفَعُكَ عِنْدَ رَبِّكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي عَلِمْتَ ثُمَّ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ قَاطِعٌ حُجَّتَكَ وَمَعْذِرَتَكَ عِنْدَ رَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّ الَّذِي أُمِرْتَ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ لَيَشْغَلُكَ عَمَّا نُهِيتَ عَنْهُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَكُونَنَّ قَوِيًّا فِي عَمَلِ غَيْرِكَ ضَعِيفًا فِي عَمَلِ نَفْسِكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا يَشْغَلَنَّكَ الَّذِي لِغَيْرِكَ عَنِ الَّذِي لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَاحِمْهُمْ وَاسْتَمِعْ مِنْهُمْ وَدَعْ مُنَازَعَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ عَظِّمِ الْعُلَمَاءَ لِعِلْمِهِمْ وَصَغِّرِ الْجُهَّالَ لِجَهْلِهِمْ وَلَا تُبَاعِدْهُمْ وَقَرِّبْهُمْ وَعَلِّمْهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تُحَدِّثْ بِحَدِيثٍ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَفْهَمَهُ وَلَا تُجِبْ امْرَأً فِي قَوْلِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مَا قَالَ لَكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ لَا تَغْتَرَّ بِاللَّهِ وَلَا تَغْتَرَّ بِالنَّاسِ فَإِنَّ الْغِرَّةَ بِاللَّهِ تَرْكُ أَمْرِهِ وَالْغِرَّةَ بِالنَّاسِ اتِّبَاعُ أَهْوَائِهِمْ وَاحْذَرْ مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكَ مِنْ نَفْسِهِ وَاحْذَرْ مِنَ النَّاسِ فِتْنَتَهُمْ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَكْمُلُ ضَوْءُ النَّهَارِ إِلَّا بِالشَّمْسِ كَذَلِكَ لَا تَكْمُلُ الْحِكْمَةُ إِلَّا بِطَاعَةِ اللَّهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ

الزَّرْعُ إِلَّا بِالْمَاءِ وَالتُّرَابِ كَذَلِكَ لا يَصْلُحُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ كُلُّ مُسَافِرٍ مُتَزَوِّدٌ وَسَيَجِدُ إِذَا احْتَاجَ إِلَى زَادِهِ مَا تَزَوَّدَ وَكَذَلِكَ سَيَجِدُ كُلُّ عَامِلٍ إِذَا احْتَاجَ إِلَى عَمَلِهِ فِي الْآخِرَةِ مَا عَمِلَ فِي الدُّنْيَا يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَحُضَّكَ عَلَى عِبَادَتِهِ فَاعْلَمْ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ كَرَامَتَكَ عَلَيْهِ فَلَا تَحَوَّلَنَّ إِلَى غَيْرِهِ فَتَرْجِعَ مِنْ كَرَامَتِهِ إِلَى هَوَانِهِ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِنْ تَنْقُلِ الْحِجَارَةَ وَالْحَدِيدَ أَهْوَنُ عَلَيْكَ مِنْ أَنْ تُحَدِّثَ مَنْ لا يَعْقِلُ حَدِيثَكَ وَمَثَلُ الَّذِي يُحَدِّثُ مَنْ لا يَعْقِلُ حَدِيثَهُ كَمَثَلِ الَّذِي يُنَادِي الْمَيِّتَ وَيَضَعُ الْمَائِدَةَ لِأَهْلِ الْقُبُورِ.

(ترجمہ) زید العمی نے بعض فقہاء سے خبر دی کہ انہوں نے کہا: اے صاحب علم اپنے علم کے مطابق عمل کر اور اپنے زائد مال کا عطیہ دے اور زیادہ باتوں سے پرہیز کر سوائے اس بات کے جو اللہ کے پاس تمہیں نفع دے۔

اے صاحب علم! تم نے جو علم حاصل کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے تو یہ (بے عملی) تمہارے اوپر حجت اور معذرت کو ختم کرنے والی ہوگی۔

اے صاحب علم! تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دیا گیا ہے تو وہ اس لئے کہ تم کو اللہ کی نافرمانی میں جس چیز سے روکا گیا ہے اس سے دور رہو۔

اے علم دانو! دوسرے کام میں قوی اور اپنے کام میں ضعیف نہ ہونا۔

اے صاحب علم! جو چیز تمہارے علاوہ کسی اور کے لئے ہے وہ تمہیں اس چیز سے مشغول نہ کردے جو خود تمہارے لئے ہے۔

اے صاحب علم! علماء کی تعظیم کرو ان کے پاس بھیڑ لگاؤ اور ان سے سنو اور ان سے لڑائی جھگڑا نہ کرو۔

اے صاحب علم! علماء کے علم کی وجہ سے ان کی عزت و تعظیم کرو (بڑا سمجھو) اور جاہلوں کو ان کے جہل کی وجہ سے چھوٹا جانو لیکن انہیں دور نہ بھگاؤ بلکہ قریب کرو اور انہیں علم سکھاؤ۔

اے علم داں! کسی مجلس میں ایسی حدیث بیان نہ کرو جس کو تم سمجھتے نہیں اور نہ کسی آدمی کو جواب دو اس وقت تک کہ یہ نہ سمجھ لو کہ اس نے تم سے کیا پوچھا ہے۔

اے علم والے! اللہ کو دھوکہ نہ دے اور نہ لوگوں کو دھوکے میں ڈال، اللہ کو دھوکہ دینا اس کے حکم سے روگردانی کرنا ہے، اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا ان کی خواہشات کی پیروی کرنا ہے، اور اللہ سے ڈرو جس میں اللہ نے اپنے سے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور لوگوں سے ڈرو کہ فتنوں میں نہ ڈال دیں۔

اے علم والے! بیشک جس طرح دن کی روشنی صرف سورج سے کامل ہوئی ہے اسی طرح حکمت اللہ کی اطاعت سے کامل ہوتی ہے۔

اے صاحب علم! جس طرح کھیتی پانی و مٹی سے صحیح رہتی ہے اسی طرح ایمان علم و عمل سے ٹھیک رہتا ہے۔

اے صاحب علم! جس طرح ہر مسافر زاد راہ اکٹھا کرتا ہے اور جب ضرورت ہوتی ہے زاد راہ پا لیتا ہے۔ اسی طرح ہر عامل آخرت میں اپنے اس عمل کا محتاج ہوگا جو اس نے دنیا میں کیا۔

اے صاحب علم! جب اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی عبادت پر ابھارے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس تمہاری قدر و منزلت بیان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے پس تم اس کے سوا کسی اور کی طرف نہ مڑ جانا کہ تم اس کی قدر و منزلت سے ذلت و رسوائی کی طرف پلٹ جاؤ۔

اے صاحب علم! اگر تم پتھر اور لوہا منتقل کرو تو یہ آسان ہے اس کے بہ نسبت کہ تم ایسے شخص سے حدیث بیان کرو جو تمہاری بات سمجھتا ہی نہیں ہے اور اس شخص کی مثال جو بے عقل سے اپنی حدیث بیان کرے ایسی ہے جیسے کوئی میت کو پکارے اور مردوں کے لئے دستر خوان لگائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بہت ضعیف ہے دیگر کسی کتاب میں بھی نہیں مل سکی۔ مجرد اقوال ہیں جن میں نصیحت ہے اور اس طرح کے مختلف اقوال و آثار مختلف ابواب میں گذر چکے ہیں۔

[57]..... بَاب رِسَالَةِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ

عباد بن عباد خواص الشامی (۱) کا مکتوب

672- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْخَوَّاصِ الشَّامِيِّ أَبِي عُتْبَةَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ اعْقِلُوا وَالْعَقْلُ نِعْمَةٌ فَرُبَّ ذِي عَقْلٍ قَدْ شُغِلَ قَلْبُهُ بِالتَّعَمُّقِ فِيمَا هُوَ عَلَيْهِ ضَرَرٌ عَنِ الِانْتِفَاعِ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى صَارَ عَنْ ذَلِكَ سَاهِيًا وَمِنْ فَضْلِ عَقْلِ الْمَرْءِ تَرْكُ النَّظَرِ فِيمَا لَا نَظَرَ فِيهِ حَتَّى لَا يَكُونَ فَضْلُ عَقْلِهِ وَبَالًا عَلَيْهِ فِي تَرْكِ مُنَافَسَةِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ أَوْ رَجُلٍ شُغِلَ قَلْبُهُ بِبِدْعَةٍ قَلَّدَ فِيهَا دِينَهُ رِجَالًا دُونَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوِ اكْتَفَى بِرَأْيِهِ فِيمَا لَا يَرَى الْهُدَى إِلَّا فِيهَا وَلَا يَرَى الضَّلَالَةَ إِلَّا بِتَرْكِهَا يَزْعُمُ أَنَّهُ أَخَذَهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى فِرَاقِ الْقُرْآنِ أَفَمَا كَانَ لِلْقُرْآنِ حَمَلَةٌ قَبْلَهُ وَقَبْلَ أَصْحَابِهِ يَعْمَلُونَ بِمُحْكَمِهِ وَيُؤْمِنُونَ بِمُتَشَابِهِهِ وَكَانُوا مِنْهُ عَلَى مَنَارٍ كَوَضَحِ الطَّرِيقِ فَكَانَ الْقُرْآنُ إِمَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِمَامًا لِأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ أَئِمَّةً لِمَنْ بَعْدَهُمْ رِجَالٌ مَعْرُوفُونَ مَنْسُوبُونَ فِي الْبُلْدَانِ مُتَّفِقُونَ فِي الرَّدِّ عَلَى أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ مَعَ مَا كَانَ بَيْنَهُمْ مِنَ الِاخْتِلَافِ وَتَسَكَّعَ أَصْحَابُ الْأَهْوَاءِ بِرَأْيِهِمْ فِي سُبُلٍ مُخْتَلِفَةٍ جَائِرَةٍ عَنِ الْقَصْدِ مُفَارِقَةٍ لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَتَوَّهَتْ بِهِمْ أَدِلَّاؤُهُمْ فِي مَهَامِهِ مُضِلَّةٍ فَأَمْعَنُوا فِيهَا مُتَعَسِّفِينَ فِي تِيهِهِمْ كُلَّمَا أَحْدَثَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ بِدْعَةً فِي ضَلَالَتِهِمُ انْتَقَلُوا مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَطْلُبُوا أَثَرَ السَّالِفِينَ وَلَمْ يَقْتَدُوا بِالْمُهَاجِرِينَ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِزِيَادٍ هَلْ تَدْرِي مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ عَالِمٍ وَجِدَالُ مُنَافِقٍ

بِالْقُرْآنِ وَأَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ اتَّقُوا اللَّهَ وَمَا حَدَثَ فِي قُرَّائِكُمْ وَأَهْلِ مَسَاجِدِكُمْ مِنَ الْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ النَّاسِ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي النَّارِ يَلْقَاكَ صَاحِبُ الْغِيبَةِ فَيَغْتَابُ عِنْدَكَ مَنْ يَرَى أَنَّكَ تُحِبُّ غِيبَتَهُ وَيُخَالِفُكَ إِلَى صَاحِبِكَ فَيَأْتِيهِ عَنْكَ بِمِثْلِهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَصَابَ عِنْدَ كُلٍّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَاجَتَهُ وَخَفِيَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مَا أُتِيَ بِهِ عِنْدَ صَاحِبِهِ حُضُورُهُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ حُضُورُ الْإِخْوَانِ وَغَيْبَتُهُ عَلَى مَنْ غَابَ عَنْهُ غَيْبَةُ الْأَعْدَاءِ مَنْ حَضَرَ مِنْهُمْ كَانَتْ لَهُ الْأَثَرَةُ وَمَنْ غَابَ مِنْهُمْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حُرْمَةٌ يَفْتِنُ مَنْ حَضَرَهُ بِالتَّزْكِيَةِ وَيَغْتَابُ مَنْ غَابَ عَنْهُ بِالْغِيبَةِ فَيَا لَعِبَادَ اللَّهِ أَمَا فِي الْقَوْمِ مِنْ رَشِيدٍ وَلَا مُصْلِحٍ يَقْمَعُ هَذَا عَنْ مَكِيدَتِهِ وَيَرُدُّهُ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بَلْ عَرَفَ هَوَاهُمْ فِيمَا مَشَى بِهِ إِلَيْهِمْ فَاسْتَمْكَنَ مِنْهُمْ وَأَمْكَنُوهُ مِنْ حَاجَتِهِ فَأَكَلَ بِدِينِهِ مَعَ أَدْيَانِهِمْ فَاللَّهَ اللَّهَ ذُبُّوا عَنْ حُرَمِ أَغْيَابِكُمْ وَكُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ عَنْهُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَنَاصِحُوا اللَّهَ فِي أُمَّتِكُمْ إِذْ كُنْتُمْ حَمَلَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَإِنَّ الْكِتَابَ لَا يَنْطِقُ حَتَّى يُنْطَقَ بِهِ وَإِنَّ السُّنَّةَ لَا تَعْمَلُ حَتَّى يُعْمَلَ بِهَا فَمَتَى يَتَعَلَّمُ الْجَاهِلُ إِذَا سَكَتَ الْعَالِمُ فَلَمْ يُنْكِرْ مَا ظَهَرَ وَلَمْ يَأْمُرْ بِمَا تُرِكَ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ رَقَّ فِيهِ الْوَرَعُ وَقَلَّ فِيهِ الْخُشُوعُ وَحَمَلَ الْعِلْمَ مُفْسِدُوهُ فَأَحَبُّوا أَنْ يُعْرَفُوا بِحَمْلِهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُعْرَفُوا بِإِضَاعَتِهِ فَنَطَقُوا فِيهِ بِالْهَوَى لَمَّا أَدْخَلُوا فِيهِ مِنَ الْخَطَإِ وَحَرَّفُوا الْكَلِمَ عَمَّا تَرَكُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَى مَا عَمِلُوا بِهِ مِنْ بَاطِلٍ فَذُنُوبُهُمْ ذُنُوبٌ لَا يُسْتَغْفَرُ مِنْهَا وَتَقْصِيرُهُمْ تَقْصِيرٌ لَا يُعْتَرَفُ بِهِ كَيْفَ يَهْتَدِي الْمُسْتَدِلُّ الْمُسْتَرْشِدُ إِذَا كَانَ الدَّلِيلُ حَائِرًا؟ أَحَبُّوا الدُّنْيَا وَكَرِهُوا مَنْزِلَةَ أَهْلِهَا فَشَارَكُوهُمْ فِي الْعَيْشِ وَزَايَلُوهُمْ بِالْقَوْلِ وَدَافَعُوا بِالْقَوْلِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ أَنْ يُنْسَبُوا إِلَى عَمَلِهِمْ فَلَمْ يَتَبَرَّءُوا مِمَّا انْتَفَوْا مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِيمَا نَسَبُوا إِلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ لِأَنَّ الْعَامِلَ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ وَإِنْ سَكَتَ وَقَدْ ذُكِرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلَكِنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَمِّهِ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ لِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا وَوَقَارًا لِي وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا لَمْ يَعْمَلُوا بِهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا كُتُبًا وَقَالَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ قَالَ الْعَمَلُ بِمَا فِيهِ وَلَا تَكْتَفُوا مِنَ السُّنَّةِ بِانْتِحَالِهَا بِالْقَوْلِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا فَإِنَّ انْتِحَالَ السُّنَّةِ دُونَ الْعَمَلِ بِهَا كَذِبٌ بِالْقَوْلِ مَعَ إِضَاعَةِ الْعَمَلِ وَلَا تَعِيبُوا بِالْبِدَعِ تَزَيُّنًا بِعَيْبِهَا فَإِنَّ فَسَادَ أَهْلِ الْبِدَعِ لَيْسَ بِزَائِدٍ فِي صَلَاحِكُمْ وَلَا تَعِيبُوهَا بَغْيًا عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ الْبَغْيَ مِنْ فَسَادِ أَنْفُسِكُمْ وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِلطَّبِيبِ أَنْ يُدَاوِيَ الْمَرْضَى بِمَا يُبَرِّئُهُمْ وَيُمْرِضُهُ فَإِنَّهُ إِذَا مَرِضَ اشْتَغَلَ بِمَرَضِهِ عَنْ مُدَاوَاتِهِمْ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَلْتَمِسَ لِنَفْسِهِ الصِّحَّةَ لِيَقْوَى بِهِ عَلَى عِلَاجِ الْمَرْضَى فَلْيَكُنْ أَمْرُكُمْ فِيمَا تُنْكِرُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ نَظَرًا

مِنْكُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَنَصِيحَةً مِنْكُمْ لِرَبِّكُمْ وَشَفَقَةً مِنْكُمْ عَلَى إِخْوَانِكُمْ وَأَنْ تَكُونُوا مَعَ ذَلِكَ بِعُيُوبِ أَنْفُسِكُمْ أَعْنَى مِنْكُمْ بِعُيُوبِ غَيْرِكُمْ وَأَنْ يَسْتَطْعِمَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا النَّصِيحَةَ وَأَنْ يَحْظَى عِنْدَكُمْ مَنْ بَذَلَهَا لَكُمْ وَقَبِلَهَا مِنْكُمْ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي تُحِبُّونَ أَنْ تَقُولُوا فَيُحْتَمَلَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ مِثْلُ الَّذِي قُلْتُمْ غَضِبْتُمْ تَجِدُونَ عَلَى النَّاسِ فِيمَا تُنْكِرُونَ مِنْ أُمُورِهِمْ وَتَأْتُونَ مِثْلَ ذَلِكَ فَلا تُحِبُّونَ أَنْ يُوجَدَ عَلَيْكُمْ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَرَأْيَ أَهْلِ زَمَانِكُمْ وَتَثَبَّتُوا قَبْلَ أَنْ تَكَلَّمُوا وَتَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ تَعْمَلُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي زَمَانٌ يَشْتَبِهُ فِيهِ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ وَيَكُونُ الْمَعْرُوفُ فِيهِ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرُ فِيهِ مَعْرُوفًا فَكَمْ مِنْ مُتَقَرِّبٍ إِلَى اللَّهِ بِمَا يُبَاعِدُهُ وَمُتَحَبِّبٍ إِلَيْهِ بِمَا يُغْضِبُهُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا الْآيَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ حَتَّى يَبْرُزَ لَكُمْ وَاضِحُ الْحَقِّ بِالْبَيِّنَةِ فَإِنَّ الدَّاخِلَ فِيمَا لا يَعْلَمُ بِغَيْرِ عِلْمٍ آثِمٌ وَمَنْ نَظَرَ لِلَّهِ نَظَرَ اللَّهُ لَهُ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَأْتَمُّوا بِهِ وَأُمُّوا بِهِ وَعَلَيْكُمْ بِطَلَبِ أَثَرِ الْمَاضِينَ فِيهِ وَلَوْ أَنَّ الْأَحْبَارَ وَالرُّهْبَانَ لَمْ يَتَّقُوا زَوَالَ مَرَاتِبِهِمْ وَفَسَادَ مَنْزِلَتِهِمْ بِإِقَامَةِ الْكِتَابِ وَتِبْيَانِهِ مَا حَرَّفُوهُ وَلَا كَتَمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَمَّا خَالَفُوا الْكِتَابَ بِأَعْمَالِهِمْ الْتَمَسُوا أَنْ يَخْدَعُوا قَوْمَهُمْ عَمَّا صَنَعُوا مَخَافَةَ أَنْ تَفْسُدَ مَنَازِلُهُمْ وَأَنْ يَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ فَسَادُهُمْ فَحَرَّفُوا الْكِتَابَ بِالتَّفْسِيرِ وَمَا لَمْ يَسْتَطِيعُوا تَحْرِيفَهُ كَتَمُوهُ فَسَكَتُوا عَنْ صَنِيعِ أَنْفُسِهِمْ إِبْقَاءً عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَسَكَتُوا عَمَّا صَنَعَ قَوْمُهُمْ مُصَانَعَةً لَهُمْ وَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ بَلْ مَالَئُوا عَلَيْهِ وَرَقَّقُوا لَهُمْ فِيهِ .

(ترجمہ) عباد شامی نے کہا: امابعد! لوگو! عقل سے کام لو عقل تو بڑی نعمت ہے۔ کتنے ایسے ذی عقل ہیں جنہوں نے اس چیز کے انتفاع سے جس کا وہ محتاج تھا ضرررساں چیزوں میں تعمق و گہرائی سے اپنے دل کو مشغول کررکھا ہے یہاں تک کہ وہ دل انتفاع (فائدہ حاصل کرنے) سے بالکل غافل ہو چکا ہے۔

آدمی کی عقل کا کمال یہ ہے کہ وہ جس امر میں دانائی نہیں غور ہی نہ کرے تاکہ اس کی عقل (ان بے مقصد چیزوں میں تعمق سے) اس کے لئے وبال جان نہ بن جائے اور وہ اپنے سے کم تر کے ساتھ اعمال صالحہ میں منافست کو ترک دے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اصحاب رسول کو چھوڑ کر دوسروں کی تقلید اپنالی اور اپنے دل کو بدعت وخرافات میں مشغول کردیا ہے۔

کچھ اپنی رائے لے کر بیٹھ گئے ہیں اور ہدایت کو اپنی رائے میں محصور ومحدود سمجھ لیا ہے اور اس رائے کے چھوڑنے کو ضلالت وگمراہی تصور کرنے لگے ہیں وہ اپنے اس زعم (باطل) میں مبتلا ہیں کہ اس (بدعت) کا ماخذ قرآن ہے حالانکہ حقیقتاً وہ قرآن سے کوسوں دور ہیں۔ کیا ان سے اوران جیسے لوگوں سے پہلے حاملین قرآن نہ تھے جو اس کے محکم (حکم) کا علم رکھتے

اور متشابہ پر ایمان رکھتے تھے؟ جو بیچ راستے میں روشن مینار تھے؟

قرآن پاک رسول اللہ ﷺ کا اصل ماخذ وامام تھا اور رسول اللہ ﷺ ان کی سنت، ان کے صحابہ اس کا ماخذ ومصدر تھے اورآپ کے صحابہ ان کے بعد آنے والوں کے امام تھے جو اپنے وطن میں معروف ومشہور تھے اوروہ اختلاف رائے کے باوجود اہل الأھواء پرنکیر اورردمیں اتفاق رائے رکھتے تھے وہ ہوی وہوس کے بندے جو اپنی آراء میں جادہ حق سے ہٹے ہوئے تھے صراط مستقیم کو چھوڑ بیٹھے تھے گمراہی میں ٹامک ٹوئیاں مارہے تھے اوران رہنماؤں نے انہیں گمراہی کے غار میں ڈھکیل دیا تھا چنانچہ وہ اس میں دھنستے چلے گئے اورشیطان ان کے لئے نت نئی بدعتیں ایجاد کرتا رہا اوروہ ایک بدعت سے دوسری بدعت کی طرف منتقل ہوتے رہے اورانہوں نے نہ سابقین اولین کا طریقہ اورراستہ تلاش کیا نہ مہاجرین کی اقتداء کی۔

عمر سے روایت کیا گیا ہے انہوں نے زیاد سے فرمایا: جانتے ہو اسلام کو کون سی چیز ڈھادے گی؟ عالم کی لغزش قرآن کے ذریعہ منافق کا جدال اورگمراہ کرنے والے امام (یعنی یہ تینوں اسلام کو منہدم کردیں گے) پھر فرمایا: اللہ سے ڈرو، اوراس چیز سے جو تمہارے علماء (قراء) اوراہل مساجد میں پیدا ہوگئی ہیں جیسے غیبت وچغلی (اورہاں میں ہاں ملانے) دو چہرے دو زباں لے کر لوگوں کے درمیان چلنے سے بچو کیونکہ روایت کیا گیا ہے کہ دنیا میں جس کے دو چہرے ہیں جہنم میں بھی اس کے دو چہرے ہوں گے۔

غیبت کرنے والا تم سے ملتا ہے تو تمہارے سامنے اس کی غیبت کرتا ہے جس کی برائی تمہیں پسند ہو اور جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو تمہاری مخالفت اور برائی ویسے ہی کرتا ہے جیسے تمہارے سامنے کی اس طرح تم دونوں سے اس کی مراد پوری ہوجاتی ہے حالانکہ تم دونوں سے یہ بات مخفی رہتی ہے کہ وہ تمہارے درمیان کیا زہر گھول گیا؟ اس کی حاضری بھائیوں کے حاضر ہونے جیسی اورغیر حاضری ایسے ہے جیسے تمہارا وہ دشمن ہو ان غیبت کرنے والوں میں سے جو حاضری دے تو اُسے پسندیدگی ملتی ہے اور جب غائب ہو تو اس کی کوئی حرمت نہیں ہوتی ہے اور جو ان کے پاس جائے وہ تزکیہ کے فتنہ میں مبتلا ہوجاتا ہے اورجو ان سے غائب رہے اس کی غیبت ہوتی ہے ہائے اللہ کے بندوں کے لئے کوئی سمجھدار بندہ یا ایسا مصلح نہیں جو ان کی مکاریوں کو طشت از بام کرے اوراپنے مسلمان بھائیوں کی عزت وآبرو سے انہیں کھلواڑ نہ کرنے دے اوران کی چال وفریب کو سمجھ لے انہیں زیر کرے اورحاجت براری نہ کرنے دے کہ وہ غیبت کرنے والا اپنے دین کے ذریعہ ان کے دین کو کھا جائے۔

لِـلّٰـہ: اپنے اعیان کی عزت وآبرو کا دفاع کرو اوراپنی زبانوں کو اُن سے بھلائی کے علاوہ ہر چیز سے لگام دو، اگر تم حاملین کتاب وسنت ہو تو اپنی امت کے ساتھ خیر خواہی کرو کیونکہ کتاب بولتی نہیں جب تک کہ اس کو واضح نہ کیا جائے اسی طرح سنت کا اثر بھی نہیں ہوتا جب تک کہ اس پر عمل نہ کیا جائے۔ جاہل کیسے علم حاصل کرے گا۔ جب عالم چپ سادھ لے، اور جو بری چیز ظاہر ہوئی اس پر نکیر نہ کرے اورجو معروف چھوڑ دیا گیا اس کا حکم نہ دے، حالانکہ جو لوگ کتاب دئے گئے تھے ان

سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ اس کوٹھیک ٹھیک طرح سے بیان کردیں گے اوراسے چھپائیں گے نہیں۔

لوگو! اللہ کا تقوی اختیار کرو تم ایسے زمانے میں ہو جس میں زہدو ورع رقیق اور خشوع کم ہوگیا ہے فساد برپا کرنے والوں نے علم کا بوجھ اٹھالیا ہے، جو چاہتے ہیں کہ انہیں علم کا اہل گردانا جائے اور وہ نہیں چاہتے کہ انہیں علم کو ضائع کرنے والا کہا جائے ۔یہ علم کے نام سے اپنی خواہشات کی ترجمانی کرتے ہیں کیونکہ اپنی غلط روی سے انہوں نے علم کو بدل ڈالا ہے اوراپنی بری اورغلط روش کی تاویل میں جملے ہی تحریف کرڈالے ہیں ان کے گناہ اتنے زبردست ہیں کہ ان کی مغفرت ہی نہیں اوراتنی خامیاں ہیں کہ نظرانداز نہیں کی جاسکتی ہیں۔ رشد وہدایت طلب کرنے والے کو کس طرح روشنی اور ہدایت ملے گی جب رہنما ہی لٹیرے، جادۂ حق سے بھٹکے ہوئے ہوں۔

انہوں نے دنیا کو محبوب بنایا اوراس کے اہل کی منزلت کو ناپسند کیا عیش وعشرت میں تو ان کے ساتھ رہے لیکن قول وکردار میں ان کے مخالف یہ اپنے نفس کا اس بات سے دفاع کرتے ہیں کہ برے افعال کی نسبت ان کی طرف ہو اور نیک لوگ جن افعال شنیعہ سے بچے ان سے یہ بچے نہیں اور جس کی طرف ان صالحین کی نسبت تھی اس میں داخل ہی نہ ہوئے حق پر عمل کرنیوالا چاہے چپ ہی رہے عمل بولتا ہے۔

روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: میں ہر دانا کے قول کو قبول نہیں کرلیتا ہوں بلکہ اس کے ارادے اورخواہش ونیت کو دیکھتا ہوں اس کا ھم وارادہ میرے لئے ہوتو اس کا خاموش رہنا بھی حمد ووقار بنادیتا ہوں چاہے وہ نہ کچھ کہے نہ کچھ بولے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے: جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ (الجمعہ ۲۸/۵)

نیز فرمایا: جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑلو (بقرہ ۱/۶۳) یعنی جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کے ذریعہ اسے مضبوطی سے تھام لو۔ سنت کو بنا عمل باتوں میں اپنانے پر اکتفا نہ کرو بنا عمل کے سنت کو اپنانا چھوٹی بات اور علم کا ضیاع ہے۔

بدعات کے عیب کو مزین کرکے پیش نہ کرو کیونکہ اہل بدعت کا فساد تمہاری صلاح سے زیادہ نہیں۔ اور نہ اہل بدعت پر زیادتی کرکے بدعت کی برائی کرو کیونکہ یہ زیادتی تمہارے نفس کے فساد کی وجہ سے ہوگی۔ طبیب کے لئے مناسب نہیں کہ بیماروں کا علاج ایسی چیز سے کرے جو انہیں کو بے زار کرے یا اورمرض بڑھادے اور جب طبیب ہی بیمار ہوجائے تو ان کا علاج چھوڑ کر اپنی ہی بیماری میں مشغول ہوجائے گا لہٰذا اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنے لئے صحت تلاش کرے تاکہ قوت کے ساتھ بیماروں کا علاج کرسکے۔ پس اپنے بھائیوں سے تمہارا معاملہ اپنے نفس کے لئے جو ناپسند کرتے ہو اس جیسا ہونا چاہیے اورتمہاری طرف سے رب کے لئے نصیحت اور بھائیوں کے لئے شفقت ہونی چاہیے مزید یہ کہ تم اپنے نفس کے عیوب پر غیروں کے عیوب سے زیادہ توجہ دو اور ایک دوسرے کو نصیحت کرو اور جو تم کو نصیحت کرے یا نصیحت قبول کرلے وہ تمہارے نزدیک صاحب حظ ونصیب ہو۔

عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے جس نے مجھے میرے عیوب سے آگاہ کیا۔ تم چاہتے ہو کہ جو کچھ تم کہتے ہو اسے برداشت کیا جائے اور اگر ایسا ہی تم سے کہا جائے تو تم ناراض ہو جاتے ہو تم لوگوں کے پاس ایسے امور پاؤ گے جن پر تم نکیر کرو گے حالانکہ تم خود ویسے ہی کاموں کا ارتکاب کرو گے تمہیں یہ کیوں پسند نہیں کہ تمہاری بھی اس پر گرفت کی جائے؟ اپنی اور اپنے ہم عصر لوگوں کی رائے کو بھی قابل تنقید سمجھو اور بات کہنے سے پہلے تحقیق کر لو اور عمل سے پہلے علم حاصل کرو ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں حق و باطل خلط ملط ہو جائے گا جس میں معروف (بھلائی) منکر (برائی) ہو جائے گی اور منکر معروف ہو جائے گا اس کی وجہ سے کتنے اللہ کا قرب چاہنے والے اس سے دور ہو جائیں گے اور اللہ سے محبت کرنے والے اس کو ناراض کر دیں گے اللہ تعالی نے فرمایا: کیا پس وہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے۔ (فاطر ۸/۲۲)

لہٰذا شبہات کی موجودگی میں توقف کو لازم پکڑنا یہاں تک کہ دلیل واضح کے ساتھ تمہارے لئے حق ظاہر ہو جائے اس لئے کہ جو نہیں جاننا اس میں بنا علم کے داخل ہونے والا گنہگار ہے اور جو اللہ کے لئے دیکھے تو اللہ تعالی اس کے لئے دیکھتا ہے۔

قرآن کریم کو لازم پکڑو اس کی اقتداء کرو اور اسی کو اپنا امام مانو اور اس بارے میں پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو اگر احبار ورہبان (علماء یہود ونصاری) کو اپنی کتاب کے مطابق عمل کے ذریعے اور اُس کو بیان کر کے اپنی قدر ومنزلت خطرے میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو وہ نہ اس (کتاب) میں تحریف کرتے اور نہ اس کو چھپاتے۔

لیکن جب انہوں نے اپنے اعمال سے کتاب کی مخالفت کی تو قوم کو دھوکہ دینے کے لئے حیلے بہانے تلاش کرنے لگے کہ لوگوں پر ان کا فساد ظاہر ہو کر ان کے مراتب میں بگاڑ اور بربادی نہ ہو پائے اس لئے انہوں نے کتاب اللہ میں تحریف کر ڈالی اور جس میں تحریف نہ کر سکے اسے چھپا گئے اپنی عزت ومرتبے کے خوف سے اپنے کرتوت پر خاموشی اختیار کئے رہے اور اپنے عمل کی وجہ سے ہی اپنی قوم کے اعمال پر بھی خاموشی اختیار کئے رہے حالانکہ اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ وہ اس (کتاب) کو لوگوں کیلئے کھول کھول کر بیان وواضح کر دیں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں بجائے اس کے انہوں نے قوم کے کرتوت پر ان کی مدد کی اور ان کے ساتھ نرمی برتی۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے اس میں عبدالملک بن سلیمان مجہول اور خود عباد متکلم فیہ ہیں۔ دیکھئے: حلیة الأولیاء (۲۸۲/۸)۔ لیکن یہ وعظ اقوال زرین کا بہترین مجموعہ اور بہترین نصائح ہیں۔ حکمت و دانائی رشد و رہنمائی مومن کی گمشدہ پونجی ہے، جہاں بھی مل جائے اس کو قبول کر لے بشرطیکہ قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔

تمت المقدمة وتليها كتاب الطهارة

وضواور طہارت کے مسائل

[1].....بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ

وضوءاور نماز کی فرضیت کا بیان

673- أَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نُهِينَا أَنْ نَبْتَدِئَ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَقْدَمَ الْبَدَوِىُّ وَالْأَعْرَابِىُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِىَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِىٌّ فَجَثَا بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ أَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ۔ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِى رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ۔ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ صَدَقَ۔ قَالَ فَبِالَّذِى أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ نَعَمْ۔ قَالَ فَإِنَّ

رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ۔قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِيَ أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ۔قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ۔قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ۔قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ قَالَ ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب ہم کو نبی کریم ﷺ سے کلام میں پہل کرنے سے منع کر دیا گیا تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی ہوشیار سمجھدار دیہاتی بدوی آئے اور نبی ﷺ سے سوال کرے اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوں۔

اتفاق سے ایک بار ہم بیٹھے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا، اے محمد! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور ہم سے کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے بالکل سچ کہا۔

اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند فرمایا، زمین کو پھیلایا، پہاڑوں کو کھڑا کر دیا، کیا اس اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

عرض کیا آپ کے مبلغ نے بتایا کہ آپ فرماتے ہیں کہ دن رات میں ہمارے اوپر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اس اللہ نے اس کا آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

اعرابی نے عرض کیا کہ آپ کے داعی نے ہمیں بتایا کہ آپ فرماتے ہیں ہمارے اوپر سال میں ایک مہینے کے روزے فرض ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں پھر عرض کیا آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اللہ (تعالیٰ) نے آپ کو اس کا حکم دیا: فرمایا: ہاں۔

دیہاتی نے عرض کیا آپ کے مبلغ نے بتایا کہ آپ نے ہمارے مال میں زکاۃ فرض کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالکل سچ ہے۔

عرض کیا اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنایا، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

اعرابی نے عرض کیا آپ کے مبلغ نے بتایا کہ آپ نے فرمایا: جو استطاعت رکھے اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا، کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا فرمایا: ہاں۔
دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان باتوں میں سے کسی کو نہ چھوڑوں گا اور نہ ان سے تجاوز کروں گا آپ نے فرمایا: اگر اس اعرابی نے (اپنی بات کو) سچ کر دکھایا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

تخریج اس حدیث کی سند صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے۔ دیکھئے بخاری (٦٣) ومسلم (١٢) ابو یعلی (٣٣٣٣) ابن حبان (١٥٤)۔

توضیح: ......اعرابی کے ان تمام سوالات کا تعلق اصول وفرائض دین سے ہے۔ آپ ﷺ نے بھی اصولی طور پر صرف فرائض ہی ذکر فرمائے اور نوافل چونکہ فرائض کے تابع ہیں اس لئے ان کے ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ اس لئے آپ نے سکوت فرمایا اس سے سنن ونوافل کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔ لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ حدیث کی روشنی میں اگر کوئی شخص صرف فرائض پر صدق دل سے عمل پیرا ہو تو جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

674- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَإِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتِي إِلَيْكَ وَمُنَاشِدُكَ فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ . قَالَ خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ قَالَ مَنْ خَلَقَكَ وَخَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ اللَّهُ! قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرٰى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ؟ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْتُ بِسَائِلِكَ عَنْهَا وَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے فرزند بنی عبدالمطلب السلام علیک، آپ نے فرمایا وعلیک، دیہاتی نے کہا میں آپ کے ننہال بنی سعد بن بکر میں سے ہوں اور اپنی قوم کا قاصد بن کر آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھوں گا اور آپ سے سخت لہجے میں گفتگو کروں گا، (وفی روایۃ: آپ برا نہ مانیے گا) آپ نے فرمایا: اے برادر بنو سعد جس طرح چاہو گفتگو کرو،

تب اس نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا؟ آپ سے پہلے جو لوگ تھے انہیں کس نے پیدا کیا؟ اور آپ کے بعد پیدا کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ، عرض کیا، میں اسی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اسی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا، ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کس نے پیدا کئے اور ان کے درمیان رزق کس نے جاری فرمایا؟ جواب دیا: اللہ نے، عرض کیا کیا اسی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔ فرمایا: ہاں۔

عرض کیا! ہم نے آپ کی تحریر میں دیکھا اور آپ کے مبلغین نے ہمیں حکم دیا کہ دن رات میں ہم پانچ وقتوں میں نماز پڑھیں، میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اس نے آپ کو حکم دیا، فرمایا: ہاں۔

عرض کیا: ہم نے آپ کی تحریر میں پڑھا اور آپ کے دعاۃ نے حکم دیا کہ ہم اپنے مال کا کچھ حصہ فقیروں کو لوٹا دیں میں قسم دیتا ہوں کیا اس نے ہی اس کا بھی حکم دیا؟ فرمایا: ہاں۔

پھر اس اعرابی نے عرض کیا۔ پانچویں بات جو میں آپ سے نہیں پوچھتا اور مجھے اس کی حاجت بھی نہیں، پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا میں اور جس نے میری قوم میں سے میری اطاعت کی اس پر ضرور ضرور عمل کریں گے، پھر وہ اعرابی واپس چلا گیا، نبی کریم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر اس نے سچ کہا (اور کر دکھایا) تو ضرور ضرور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(تخریج) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن اس کا متن اور معنی صحیح ہے۔ جیسا کہ پچھلی حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے۔ نیز دیکھئے مسند أبی یعلی (٥٠٨٨) ومجمع الزوائد مع تحقیق حسین الدارانی رقم (١٦٢٣)۔

675- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنُ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي أَصْحَابِهِ وَكَانَ ضِمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي فَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُولًا؟ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَعْبُدَهُ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَنْ نَخْلَعَ هٰذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ آبَاؤُنَا تَعْبُدُهَا مِنْ دُونِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلٰهِكَ وَإِلٰهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَإِلٰهِ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ

هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْإِسْلَامِ فَرِيضَةً فَرِيضَةً الزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَشَرَائِعَ الْإِسْلَامِ كُلَّهَا وَيُنَاشِدُهُ عِنْدَ كُلِّ فَرِيضَةٍ كَمَا نَاشَدَهُ فِي الَّتِي قَبْلَهَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَأُؤَدِّيْ هٰذِهِ الْفَرِيضَةَ وَأَجْتَنِبُ مَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقِصُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وَلَّى إِنْ يَصْدُقْ ذُو الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَأَتَى إِلٰى بَعِيرِهِ فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ أَنْ قَالَ بِاسْتِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى قَالُوْا مَهْ يَا ضِمَامُ اتَّقِ الْبَرَصَ وَاتَّقِ الْجُنُونَ وَاتَّقِ الْجُذَامَ قَالَ وَيْلَكُمْ إِنَّهُمَا وَاللّٰهِ مَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ رَسُولًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَمْسَى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِي حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا بنوسعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبۃ (رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا چنانچہ وہ آئے اور مسجد کے دروازے پر اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر اُسے باندھا پھر مسجد میں داخل ہوئے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور ضمام مضبوط آدمی بڑے بالوں اور دو چوٹیوں والے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کونسا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اس نے کہا: محمد؟ فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اے ابن عبدالمطلب میں آپ سے دینی مسائل دریافت کرنے والا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا تو آپ مجھ پر غصہ نہ کیجئے گا۔ آپ نے فرمایا میں غصہ نہیں کروں جو دل چاہے پوچھئے، وہ بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ اور آپ سے پہلے لوگوں کا اور آپ کے بعد والے لوگوں کا معبود ہے کیا اُسی اللہ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ہاں بے شک۔

اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو آپ کا اور جو آپ سے پہلے تھے ان کا اور جو آپ کے بعد آنے والے ہیں ان کا معبود ہے کیا اس اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ پنجوقتہ نمازیں پڑھیں؟ فرمایا: اللھم نعم (ہاں)۔

راوی نے کہا پھر اسی طرح وہ فرائض اسلام روزہ اور حج و دیگر شعائر اسلام کا ایک ایک کر کے ذکر کرتا رہا اور ہر فریضہ کے پہلے قسم دلاتا تھا جیسا کہ پہلی بار کیا پھر جب پوچھ چکا تو کہا: اشھد ان ۔۔۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں اس فریضے کو ادا کروں گا اور جس چیز سے اجتناب کا آپ نے حکم دیا ہے اس سے بچوں گا پھر عرض کیا کہ نہ اس میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی پھر وہ اپنے اونٹ کی طرف واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دو چوٹیوں والے نے سچ کر دکھایا تو جنت میں داخل ہوگا'' پھر وہ اپنے اونٹ کے

پاس پہنچا اور اس کی رسی کھولی اور واپس اپنی قوم میں پہنچا تو لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس نے سب سے پہلی جو بات کہی تھی وہ یہ کہ لات و عزی کی بربادی ہو انہوں نے کہا ٹھہر واے ضمام کوڑھ اور پاگل پن وجذام سے ڈرو، اس نے جواب دیا تمہاری خرابی ہو اللہ کی قسم بیشک یہ دونوں کچھ نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک رسول مبعوث فرمایا ہے اور اس کے اوپر ایک کتاب نازل فرمائی ہے جس کے ذریعے وہ تم کو اس (نجاست) سے نکالنا چاہتا ہے اور میں تو گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں انہیں کے پاس سے تمہارے پاس وہ چیز لے کر آیا ہو جس کا انہوں نے تم کو حکم دیا ہے اور جس سے انہوں نے تمہیں روکا ہے۔

راوی نے کہا: قسم اللہ کی اس دن شام ہونے تک کوئی مرد اور عورت ایسا نہیں تھا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو۔

راوی نے کہا ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے تھے ہم نے کسی قوم کے ایسے وافد و قاصد کو نہیں سنا جو ضمام بن ثعلبہ سے افضل ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے جیسا کہ پہلی احادیث کی تخریج میں ذکر کیا جا چکا ہے نیز دیکھئے مجمع الزوائد (۱۶۲۲) تحقیق حسین سلیم۔

[2].....بَاب مَا جَاءَ فِي الطُّهُورِ
طہارت (پاکیزگی) کا بیان

676- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالْوُضُوءُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ وَكُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا.

(ترجمہ) ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دے گا میزان کو اور (لا اله الا الله والله اكبر) دونوں بھر دیں گے آسمان اور زمین کے بیچ کی جگہ کو اور نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، اور وضو روشنی ہے، اور قرآن تمہارے لیے یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر آدمی صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے یا اپنے آپ کو برباد کرتا ہے۔

توضیح: ......یعنی اچھے کام کر کے اپنے آپ کو خدا کے عذاب سے آزاد کرتا ہے یا برے کام کر کے اپنے آپ کو ہلاک و برباد کرتا ہے۔ "حجة لك او عليك" کا مطلب ہے کہ سمجھ کر پڑھا اور عمل کیا تو تمہارے لئے حجت اور عمل نہ کیا تو تمہارے خلاف حجت ہے۔ نیز اس حدیث سے الحمد لله "لا اله الا الله والله اكبر" کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ بعض علماء نے کہا تلاوت قرآن کے بعد سب سے بہتر ذکر یہی کلمہ ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے ابو مالک کا نام حارث یا عبید ہے اور زید: ابن سلام اور ابو سلام: ممطور الحبشی ہیں۔

تخریج کے لئے دیکھئے: صحیح مسلم (٢٢٣) ترمذی (٣٥١٧) ابن ماجه (٢٨٠) وصحیح ابن حبان (٨٤٤) ومعرفة السنن والآثار للبیهقی (٥٩٠)۔

677- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَقَدَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِي أَوْ قَالَ عَقَدَهُنَّ فِي يَدِهِ وَيَدُهُ فِي يَدِي سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ .

(ترجمہ) بنوسلیم کے ایک آدمی نے کہا کہ ان تسبیحات کو رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پر گنا ایک روایت میں ہے کہ انہیں اپنے ہاتھ پر گنا اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے اور "الحمد للہ" ساری میزان بھر دیتا ہے اور "اللہ اکبر" آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ بھر دیتا ہے اور وضو نصف ایمان ہے، اور روزہ نصف صبر ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے جری: ابن کلیب النہدی ہیں۔ دیکھئے: مسند أحمد أ(٤/ ٢٦٠، ٥/ ٣٧٠)، وشعب الایمان (٣٥٧٥) وترمذی (٣٥١٤) نیز امام احمد (٥/٣٦٥) نے میں بسند حسن یہ حدیث ذکر کی ہے۔

678- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ .

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھے اور مضبوط رہو اور سب نیکیوں کو نہ گھیر سکو گے اور جان لو کہ تمہارے بہتر اعمال میں سے نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الموطأ فی الطهارة(٣٧) ابن ماجه (٢٧٧،٢٧٨،٢٧٩) اس کی اسانید ضعیفه هیں، وصحیح ابن حبان (١٠٣٧) وتاریخ الخطیب(١/٢٩٣) والمستدرك (٤٤٨) وقال صحیح علی شرطهما۔

فائدہ: ......علامہ وحید الزماں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "استقیموا" کا مطلب ہے کہ عقائد واعمال میں اتباع حق اور صراط مستقیم پر قائم رہو اور توحید وسنت سے میل کر کے شرک و بدعت کی طرف نہ جھکو، اور "لن تُحْصُوا" کا مطلب ہے: تمام نیکیاں تم پوری طرح ادا نہ کر سکو گے اس لئے نماز جو سب سے عمدہ اور افضل ہے اس کی زیادہ احتیاط کرو، اور وضو کی حفاظت یہ ہے کہ اکثر اوقات باوضو رہو اور اس کے سنن ومستحبات اور فرائض کو بخوبی ادا کرو، تکلیفوں اور سردیوں میں پوری طرح سے اعضائے وضو کو دھونا اور حقیقت میں وضو بڑی نعمت ہے اور ایمان کو تازہ کرتا ہے۔

679۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

(ترجمہ) ابوکبشہ سلولی نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متوسط طریقہ اختیار کرو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ۔ اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے، اور وضو پر سوائے مومن کے اور کوئی محافظت نہیں کرتا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے لیکن حدیث صحیح ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے نیز دیکھئے: المسند (٥/٢٨٢)، ابن حبان (١٠٣٧) المعجم الكبير (١٤٤٤،١٠١/٢)۔

توضیح: ......ان احادیث میں وضو اور طہارت کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ مومن بندوں کی صفات میں سے ہے کہ وہ طہارت کا خیال رکھتے ہیں اور باوضو رہتے ہیں۔ اور پچھلی احادیث میں وضو اور طہارت کو ایمان کے نصف حصے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

[3]..... بَاب قَوْلِهِ ﴿ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ ﴾..... الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ کا بیان

680۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ﴾ الْآيَةَ.

(ترجمہ) عکرمہ سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) پانچوں نمازیں ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے، لیکن علی (رضی اللہ عنہ) ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور انہوں نے یہ آیت پڑھی: (جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ ہاتھ دھو لو) (مائدہ: ٦/٦)

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں لیکن منقطع ہے کیونکہ عکرمہ کا سعد (رضی اللہ عنہ) سے لقا ثابت نہیں ہے تخریج کے لئے دیکھئے: تفسیر طبری (١١٢/٧)، والدرالمنثور (٢٦٢/٢) فی تفسیر الآیة المذکورة۔

681۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذٰلِكَ قَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

يَرٰى أَنَّ بِهِ عَلٰى ذٰلِكَ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلاةٍ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر کے بیٹے عبید اللہ نے کہا میں نے سوچا ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کے ہر نماز کے لئے چاہے وہ طاہر رہے ہوں یا غیر طاہر وضو کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے ایسا کیوں کرتے تھے؟۔ انہوں نے کہا اسماء بنت زید بن الخطاب نے ان سے بیان کیا تھا کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا باوضو طاہر ہوں یا بے وضو پھر جب ایسا کرنا ان کے لئے مشکل ہوگیا تو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم فرمایا اور ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کا خیال تھا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کی طاقت رکھتے ہیں اس لئے وہ کسی نماز کے لئے وضو ترک نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المسند (٥/ ٢٢٥) بوداود (٤٨) البيهقي (١/ ٣٧)، والمستدرك (١/ ١٥٥)۔

682۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاةٍ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنِّي عَمْدًا صَنَعْتُ يَا عُمَرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَدَلَّ فِعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ الْآيَةَ لِكُلِّ مُحْدِثٍ لَيْسَ لِلطَّاهِرِ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

(ترجمہ) ابن بریدہ نے اپنے باپ بریدہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے حتی کہ جب مکہ فتح ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نمازیں ایک وضوء سے پڑھیں اور خفین پر مسح فرمایا، عمر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا میں نے دیکھا آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہ کرتے تھے؟ فرمایا: میں نے عمدا ایسا کیا ہے۔

ابو محمد امام دارمی نے فرمایا: پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دال ہے اس بات پر کہ اس آیت ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (مائدہ: ٦/٦) کا مطلب ہے کہ ہر حدث والے پر ہر نماز کے لئے وضوء ہے اور باوضو کے لئے نہیں اور اسی قبیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''وضو صرف حدث سے ہے'' واللہ اعلم۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المسند (٥/ ٣٥٠) ومسلم (٢٧٧) أبوداؤد (١٧٢) ترمذي (٦١) نسائي (١/ ٦) وغيرهم۔

فائدہ:...... ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی وقت کی نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں، اور وضو ہوتے ہوئے ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا بھی درست ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بیان جواز ہی کے لئے کیا تھا۔

[4]..... بَاب فِي الذَّهَابِ إِلَى الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے لئے (دور) جانے کا بیان

683- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى الْحَاجَةِ أَبْعَدَ.

(ترجمہ) مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں بعض اسفار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا اور رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے تخریج کے لئے دیکھئے مسند احمد، (٢٤٨/٤) ابوداؤد (١) ترمذی (٢٠) نسائی (١٨/١، ١٩)، ابن ماجه (٣٣٤) المنتقى (٢٧) البيهقى (٩٣/١) ابن خزيمة (٥٠) والمستدرك (١٤٠/١) وأصله فى البخارى (٣٦٣) ومسلم (٢٧٤)۔

684- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ تَبَاعَدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ الْأَدَبُ.

(ترجمہ) مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جب پاخانے کے لئے جاتے تو بہت دور چلے جاتے۔

امام أبو محمد الدارمی نے فرمایا: یہ قضائے حاجت کے آداب میں سے ہے۔

یعنی آدمی جنگل میں جائے تو دور آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تب حاجت رفع کرے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

[5]..... بَاب التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت پردہ پوشی کا بیان

685- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبَ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ يَتَلَاعَبُونَ بِمَقَاعِدِ بَنِي اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سرمہ لگائے تو طاق بار لگائے جو کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، اور جو ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق بار کرے، جو کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ،اور جو شخص کھانا کھائے تو خلال کرے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسے پھینک دے اور جو زبان سے لگا رہے اسے نگل جائے

جو ایسا کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص پائخانہ کو جائے تو آڑ میں ہو جائے اگر کچھ بھی آڑ نہ ہو ریت کے ایک ڈھیر کے سوا اس کی آڑ میں بیٹھ جائے اس لئے کہ شیاطین آدمی کی شرم گاہ سے کھیلتے ہیں جو شخص ایسا کرے گا تو بہتر نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (١٤١٠) موارد الظمان (١٣٢) العلل للدارقطنی (١٥٧٠) ومشکل الآثار (٤١/١) نیز دیکھئے ابو داود (٢٥) وابن ماجه (٣٢٧)۔

686۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ .

(ترجمہ) عبداللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو حاجت کے وقت ٹیلے یا کھجور کے درختوں کی آڑ بہت پسند تھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (٣٤٢) ومسند ابویعلی (٦٧٨٧) والبیهقی (٩٤/١) نیز دیکھئے حدیث رقم (٧٨٣)۔

فائدہ: ......ان احادیث شریفہ میں سرمہ لگانے، ڈھیلے سے استنجاء کرنے اور دانتوں کا خلال کرنے کی اجازت اور قضائے حاجت پردے اور آڑ میں کرنے کا حکم ہے، نیز شیطان کے تلاعب سے بچنے کی تلقین ہے۔

[6]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت کا بیان

687۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا .

(ترجمہ) سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تم مکہ والوں کے لئے میرے قاصد ومبلغ ہو سو (ان سے) کہو کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ جب (قضائے حاجت کے لئے) نکلو تو قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (١٠٢٣، ٦٩٨٥) لیکن اس حدیث کے شواہد موجود ہیں، جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے، نیز دیکھئے المستدرك (٤١٢/٣) وحدیث رقم (٦٩٧)۔

688۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ عِنْدَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ شِبْهُ الْمَتْرُوكِ .

(ترجمہ) ابوایوب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم پائخانہ کو جاؤ تو پائخانہ یا پیشاب (کرنے) میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو۔

راوی نے کہا: اَبوایوب نے فرمایا پھر ہم شام کے ملک میں آئے تو دیکھا کہ کھڈیاں قبلہ کی طرف بنی ہوئی ہیں ہم ان پر سے منہ پھیر لیتے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔

امام ابومحمد الدارمی نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت عبدالکریم سے زیادہ صحیح ہے اور عبدالکریم شبہ متروک ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور دوسری سند سے حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (٣٩٤) وصحیح مسلم (٢٦٤) ابن حبان (١٤١٦) ابن خزیمه (٥٧) وغیرهم۔

فائدہ:......اس حدیث میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنے کی سخت ممانعت ہے۔

[7]..... باب حديث عمرو بن عون (لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ)

آداب قضائے حاجت میں عمرو بن عون کا بیان

689۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ . قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَدَبٌ وَهُوَ أَشْبَهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین سے قریب نہ ہو جاتے۔

امام دارمی ابومحمد نے کہا: یہ بھی آداب الخلاء میں سے ہے اور حدیث مغیرہ کے مشابہ ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اعمش کا سماع انس (رضی اللہ عنہ) سے ثابت نہیں۔ تخریج کے لئے دیکھئے: ابوداود (١٤) ترمذی (١٤) بهذا السند ، وله شاهد صحیح عند البیهقی (٩٦/١) ۔

[8].....بَاب الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کی رخصت کا بیان

690۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کئے دو اینٹوں پر بیٹھے ہیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (۱٤۸، ۱٤۹) وصحیح مسلم (۲٦٦) ابن حبان (۱٤۱۸) دار قطنی (۱/ ٦۱) وغیرهم۔

توضیح: ...... نہی اور رخصت کی احادیث میں تطبیق وتوفیق کے سلسلے میں علمائے کرام نے یہ وضاحت کی ہے کہ جنگل میں قبلہ رو ہو کر قضائے حاجت منع ہے۔ مذکورہ بالا فعل رسول ﷺ کے تحت پختہ بنے ہوئے مکان میں اس کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم۔

[9]..... بَاب فِي الْبَوْلِ قَائِمًا
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان

691۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ فِيهِ كَرَاهِيَةً .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے کوڑے (گندگی کا ڈھیر) پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ابو محمد نے فرمایا: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارے میں مجھے کراہت کا علم نہیں۔

(تخریج) یہ سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے صحیح بخاری (۲۲٤) وصحیح مسلم (۲۷۳) تفصیل کے لئے دیکھئے کتب السنن ونیل الأوطار (۱/ ۱۰۹) وابن حبان (۱٤۲٤) الحمیدی (٤٤۷)۔

توضیح: ...... اس حدیث سے وقت ضرورت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت معلوم ہوئی۔

[10]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَخْرَجَ
بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

692۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں (قضائے حاجت کے لئے) داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" یعنی اے اللہ میں ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے ابو النعمان کا نام محمد بن الفضل ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری

(١٤٢) ومسلم (٣٧٥) وغیرھم نیز دیکھئے : ابویعلی (٣٩٠٢) ابن حبان(١٤٠٧) نیل الاوطار(١/٨٧)۔

فائدہ:...... بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

[11]..... بَاب الِاسْتِطَابَةِ استنجا کا بیان

693۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ .

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب پائخانہ کو جائے تو تین پتھر اپنے ساتھ لے جائے ان سے استنجا کرے وہ کافی ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مسند احمد(٦/١٣٣) وابوداود (٤٠) ونسائی(١/٤١)، البیھقی (١/١٠٣) دار قطنی(١/٥٤) وشرح معانی الآثار (١/١٢١) ونیل الاوطار(١/١١٠)۔

694۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ رَجِيعٌ يَعْنِي الِاسْتِطَابَةَ .

(ترجمہ) عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت الانصاری نے اپنے باپ خزیمہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (استنجاء) تین پتھروں سے کرنا چاہیے جن میں گوبر نہ ہو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: المصنف (١/١٥٤)، مسند أحمد (٥/٢١٣)، أبو داد (٤١) ابن ماجه (٣١٥) والبيهقى (١/١٠٣) نیز دیکھئے نیل الأوطار (١/١٧٧)۔

[12]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ
ہڈی یا گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت کا بیان

695۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكُمْ أَنْ لَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ۔ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً وَيَنْهَاكُمْ أَوْ يَأْمُرُكُمْ .

(ترجمہ) سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا کہ تم اہل مکہ کے لئے میرے قاصد ومبلغ ہوسوان سے کہہ دینا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں سلام کہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ ہڈی اور لید یا گوبر سے استنجاء نہ کرو۔

ابوعاصم نے ایک روایت میں کہا: ینھا کم أو یأمرکم۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی صحیح ہے جیسا کہ اثر رقم (٦٩٤) میں بھی گذر چکا ہے۔

[13]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت کا بیان

696۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی شرم گاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے صحیح بخاری (١٥٣) صحیح مسلم (٢٦٧) نیز دیکھئے السنن الاربع و صحیح ابن حبان (١٤٣٤) و مسند الحمیدی (٤٣٢)۔

[14]..... بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کا بیان

697۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أُعَلِّمُكُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَإِذَا اسْتَطَبْتَ فَلَا تَسْتَطِبْ بِيَمِينِكَ وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ قَالَ زَكَرِيَّا يَعْنِي الْعِظَامَ الْبَالِيَةَ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اسی طرح ہوں جیسے والد اولاد کیلئے ہوتا ہے تم کو تعلیم دیتا ہوں لہذا تم قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرو اور جب تم استنجاء کرو تو داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرو اور آپ ہم کو تین پتھر لینے کا حکم دیتے تھے اور لید و ہڈی سے منع کرتے تھے۔ زکریا نے کہا: الرمة سے مراد پرانی ہڈیاں ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٦٥) رواہ مختصرا، ابوداود (٨) نسائی (٤٠) ابن ماجه (٣١٣) صحیح ابن حبان (١٤٣١، ١٤٤٠) وفی الموارد (١٢٨، ١٢٩، ١٣٠) الام للشافعی (٢٢/١) والمعرفة للبیهقی (٨٤٦)۔

فوائد: ......اس حدیث شریف سے اور پچھلے ابواب کی احادیث مبارکہ سے استنجاء اور طہارت کے آداب معلوم ہوئے، اور وہ یہ کہ اگر پانی نہ ملے تو استنجاء تین ڈھیلے یا پتھروں سے کر لینا چاہئے، قضائے حاجت کے وقت قبلہ رو ہونا یا پیٹھ

کر کے بیٹھنا منع ہے، اسی طرح ہڈی یا گوبر اور لید وغیرہ سے استنجاء، صفائی کرنا منع ہے، منادیل اور ٹشوز پیپر سے بھی صفائی کرنا جائز ہے۔

[15]..... بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی سے استنجا کرنے کا بیان

698۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ بِعَنَزَةٍ وَإِدَاوَةٍ فَيَتَوَضَّأُ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا نیزہ اور پانی کا برتن لے آتے جس سے آپ وضوء فرماتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: صحيح بخارى (١٥٠) وصحيح مسلم (٢٧١) ومسند أبي يعلى (٣٦٥٩) صحيح ابن حبان (١٤٤٢)۔

699۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ جَاءَ الْغُلَامُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ كَانَ يَسْتَنْجِي بِهِ۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو مُعَاذٍ اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ مَنِيعٍ أَبِي مَيْمُونَةَ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو ایک لڑکا پانی کی ایک ڈولچی لے آتا جس سے آپ استنجاء فرماتے تھے۔

امام دارمی ابومحمد نے فرمایا: ابومعاذ کا نام عطاء بن منیع ابی میمونہ ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحيح بخاری (١٥٠) نیز دیکھئے: نيل الاوطار (١٢١/١)۔

700۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي وَكَانَتْ تَحْتَ حُذَيْفَةَ أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ.

(ترجمہ) مسیّب بن نجبۃ نے کہا کہ میری پھوپھی جو حذیفہ (رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں تھیں انہوں نے بیان کیا کہ حذیفہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں راوی مجہول ہیں اور اس کو ابوداؤد (٤٥) نسائی (٥٠) وأبن ابی شیبه (١٥٢/١) نے روایت کیا ہے۔

توضیح:......ان نصوص سے پانی سے استنجاء کرنا ثابت ہوا۔

[16]..... بَاب فِيمَنْ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ
استنجا کے بعد مٹی سے ہاتھ صاف کرنے کا بیان

701۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَخَلَ غَيْضَةً فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ پھر آپ درختوں کے جھنڈ میں گھس گئے، میں پانی لیکر آیا تو آپ نے استنجاء کیا، پھر اپنے ہاتھ کو مٹی پر رگڑا پھر دونوں ہاتھ دھوئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں مولی ابی ہریرۃ ضعیف ہیں ابان بھی لین ہیں۔تخریج کے لیے دیکھئے: مسند ابی یعلی (٦١٣٦) صحیح ابن حبان (١٤٠٥) والموارد (١٣٩) لیکن بمجموع طرق یہ حدیث حسن ہے۔

702۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) ابراہیم بن جریر بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسی کے مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(**تخریج**) تخریج کے لیے دیکھئے: مذکورہ بالا حدیث۔

تشریح: ......اس حدیث سے قضائے حاجت سے طہارت کے بعد مٹی یا صابون سے ہاتھ دھونا ثابت ہوا، پاکی وطہارت کی اسلام میں نمایاں تعلیمات ہیں۔

[17].....بَاب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ
بیت الخلاء سے نکلے تو کیا کہے؟

703۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ .

(ترجمہ) یوسف بن ابی بردہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے: "غُفْرَانَکَ" (یعنی اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔)

(**تخریج**) بعض محققین نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔دیکھئے احمد(٢٦٩/١)، ابوداود (٣٠) ترمذی (٧) ابن ماجه (٣٠٠) المستدرك(١٥٨/١) صحیح ابن حبان (١٤٤٤) وشرح السنة (٣٧٩/١)۔

توضیح: ......اس حدیث سے بیت الخلاء سے نکلنے پر "غُفْرَانَکَ" کہنا ثابت ہوا یعنی: اے اللہ میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔گویا کہ آپ سے اس مدت میں جو ذکر الٰہی نہ ہوسکا اس تقصیر پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں سبحان اللہ کیا شان عبودیت اور تشکر وامتنان ہے۔

[18]..... بَاب فِي السِّوَاكِ

مسواک کرنے کا بیان

704۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ، حَدَّثَنَا سَعيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

705۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ (یعنی مسواک کی تم کو بہت رغبت دلائی ہے)۔

(**تخریج**) یہ دونوں حدیث صحیح ہیں۔ دیکھئے: بخاری (٨٨٨) مسند الموصلی (٤١٧١) صحیح ابن حبان (١٠٦٦) وابن ابی شیبه (١٧١/١)۔

706۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِهِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي السِّوَاكَ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت اس کا (مسواک کرنے کا) حکم دیتا۔

امام دارمی ابومحمد نے فرمایا: لَأَمَرْتُهُمْ بِهِ کا مرجع مسواک ہے۔ (صحیحین میں ضمیر کے بجائے السواک ہی مذکور ہے۔ مترجم)

(**تخریج**) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٨٧) مسلم (٢٥٢) مسند ابی یعلی (٦٢٧٠) صحیح ابن حبان (١٠٦٨)۔

فائدہ: ......ان احادیث شریفہ سے مسواک کرنے کی اہمیت وفضیلت ثابت ہوتی ہے، نیز یہ کہ رحمت عالم ﷺ کی اپنی امت سے محبت و شفقت معلوم ہوئی کہ مشقت میں نہ پڑ جائیں، اس خوف سے مسواک کرنے کا حکم دینے سے احتراز کیا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا لازم و واجب نہ ہو جائے۔

[19]..... بَاب السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ

مسواک منہ کو صاف رکھتی ہے

707۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ الْقَطْوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ

الْحُصَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک (صاف) کرنے والی اور رب کو خوش کرنے والی ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند أحمد (٦/ ٤٧، ٦٢) نسائی (١/ ١٠) (٥) ومسند أبی یعلی (٤٥٦٩) ابن حبان (١٠٦٧) نیزدیکھئے نیل الأوطار (١/ ١٢٥)۔

تشریح:...... اس حدیث سے مسواک کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی شریعت اسلامیہ نے دانت اور منہ صاف کرنے اور صاف رکھنے کی بڑی ترغیب دی ہے، منجن یا ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، تجربات شاہد ہیں جو لوگ مسواک کا استعمال رکھتے ہیں ان کے دانت صاف اور مضبوط کیڑے وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

[20]..... بَاب السِّوَاكِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

تہجد کے وقت مسواک کرنے کا بیان

708- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: صحیح بخاری (٢٤٥) صحیح مسلم (٢٥٥) صحیح ابن حبان (١٠٧٢)۔

[21]..... بَاب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی ہے

709- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

(ترجمہ) ابوالملیح نے اپنے والد اسامہ بن عمیر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر وضو کوئی نماز قبول نہیں کرتا ہے اور نہ چور (یا خیانت) کے مال سے کوئی صدقہ قبول کرتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٢٤) ابوداود (٥٩) ترمذی (١) نسائی (١٣٩) ابن ماجه (٢٧١) ابن حبان (١٧٠٥) الموارد (١٤٥)۔

فوائد: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے، بنا وضو کوئی نماز قبول نہ ہوگی خواہ وہ نفلی نماز ہو یا فرض، اور ہر نماز سے پہلے حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر (بول و براز) دونوں سے پاکی ضروری ہے، نیز یہ کہ نماز وصدقہ دونوں ہی کے لئے ظاہری و باطنی پاکی وصفائی ضروری ہے، نماز کے لئے ظاہری پاکی غسل اور وضو ہے تو صدقہ کی پاکیزگی اس کا حلال مال سے ہونا ہے، اگر مال حرام کا ہو اور اس سے صدقہ دیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قبول نہ ہوگا۔

باطنی پاکیزگی یہ ہے کہ نماز اور صدقہ میں اخلاص ہو اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ہو۔ واللہ اعلم۔

[22]..... بَاب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ
نماز کی کنجی طہارت ہے

710- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر ہے اور تحلیل اس کی سلام ہے۔

توضیح: ......یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد جتنے افعال نماز کے منافی تھے وہ نادرست ہو گئے اور سلام پھیرنے کے بعد تمام افعال درست ہو گئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٦١) ترمذی (٣) ابن ماجه (٢٧٥) مسند أبی یعلی (٦١٦)۔

[23]..... بَاب كَمْ يَكْفِي فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ
وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟

711- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .

(ترجمہ) سفینہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم ﷺ ایک مُد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٣٢٦،٥٣) ابن ماجه (٢٦٧) ترمذی: (٥٦، ٢٦٧) المصنف (١/٦٥) واحمد (٥/٢٢٢) وابو عوانه (١/٢٣٢) ابن الجارود (٦٢)۔

712- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عبداللہ نے کہا میں نے انس (رضی اللہ عنہ) کو سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ ایک مکوک سے وضو کرتے اور

پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

توضیح: ......مکوک مد کو کہتے ہیں اور مد و صاع ناپ کے پیمانے ہیں ایک صاع تقریباً ڈھائی کیلوگرام کا ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ وضو اور غسل میں پانی کے اسراف سے بچنا چاہیے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: بخاری (۲۰۱) ومسلم (۳۲۵) ابوداود (۹۵) ترمذی (۶۰۹) نسائی (۷۳)۔

[24]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمِيضَأَةِ
لوٹے سے وضوء کرنے کا بیان

713۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِينَا فِي مَنْزِلِنَا فَأَخُذُ مِيضَأَةً لَنَا تَكُونُ مُدًّا وَثُلُثَ مُدٍّ أَوْ رُبُعَ مُدٍّ فَأَسْكُبُ عَلَيْهِ فَيَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

(ترجمہ) ربیع بنت معوذ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے پس میں اپنے گھر کا ایک لوٹا لیتی جو ایک مد اور ثلث مد یا ربع مد پانی کا ہوتا اور پانی ڈالتی آپ تین تین بار اعضائے وضو کو دھوتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (۳۹۰) بیهقی (۲۳۷) ابوداود (۱۲۶) ترمذی (۳۳) واحمد (۳۵۸/٦) نیز دیکھئے: فتح الباری (۲۸٦/۱) ونیل الاوطار (۱۷۹/۱)۔

[25]..... بَاب التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ
وضو کے لئے بسم اللہ کہنا

714۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي رُبَيْحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بسم اللہ نہ کہے اس کا وضوء نہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (۳۹۷) مسند ابی یعلی (۱۰٦۰، ۱۲۲۱) دارقطنی (۷۱/۱) وابن ابی شیبه (۳/۱)۔

فوائد: ......اس حدیث کے پیش نظر امام احمد (رحمہ اللہ) نے وضو سے پہلے بسم اللہ کہنا واجب قرار دیا ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ (رحمہم اللہ) نے مسنون کہا ہے۔ اسحاق بن راہویہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا جس نے عمداً بسم اللہ نہ کہا اس کا وضو نہیں ہوا۔

[26]..... بَاب فِيمَنْ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا

پانی کے برتن میں دھونے سے پہلے ہاتھ ڈالنے کا بیان

715۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَاسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا فَقُلْتُ أَنَا لَهُ أَيُّ شَيْءٍ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا قَالَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا.

(ترجمہ) اوس بن ابی اوس سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے دونوں پہنچوں پر تین بار پانی ڈالا۔ میں نے عرض کیا: استوکف ثلاثا سے کیا مراد ہے توانہوں نے کہا: اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (٨٣) الطیالسی (١٦٨) احمد (٤/٨، ٩)۔

توضیح: ......اس حدیث سے وضو میں تین تین بار ہاتھ کا دھونا ثابت ہوا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

[27]..... بَاب الْوُضُوءُ ثَلَاثًا

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونے کا بیان

716۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(ترجمہ) حمران مولی عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے وضو کیا تو کلی کی، ناک صاف کی، اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) تین بار دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پیر (ٹخنے تک) تین بار دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ٹھیک اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت پڑھیں جن میں کچھ اور نہیں سوچا تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٥٩، ١٦٠) ومسلم (٢٢٦) ابوداود (١٠٠) ترمذی (٤٨) نسائی (٩٧) ابن ماجہ (٤٠٥)۔

تشریح: ......اس حدیث سے اعضائے وضو تین تین بار دھونا ثابت ہوا اور مسح صرف ایک بار، اور یہ وضوئے کامل ہے جو شخص ایسا وضو کرنے کے بعد دل لگا کر دو رکعت پڑھے اس کی یہ فضیلت ہے کہ اس کے تمام پچھلے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ دو رکعت تحیۃ الوضو ہیں اس سے تحیۃ الوضو کی اہمیت وفضیلت بھی ثابت ہوئی، اور اسی کی وجہ سے

رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کی آہٹ جنت میں اپنے سے آگے محسوس کی۔

[28]..... بَاب الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

دو دو بار وضو کے اعضاء دھونے کا بیان

717۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ.

(ترجمہ) عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید (جو عمرو کے دادا ہیں) (رضی اللہ عنہ) نے پانی کا لوٹا منگوایا پہلے پانی اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور تین مرتبہ ہاتھ دھوئے (بخاری میں دو مرتبہ) پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک اپنے ہاتھ دو دو مرتبہ دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۸۵) مسلم (۲۳۵) صحیح ابن حبان (۱۰۷۷، ۱۰۸۳) مسند الحمیدی (۴۲۱)۔

718۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْهُ.

(ترجمہ) وضو کی مذکورہ بالا کیفیت عبداللہ بن زید (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

(**تخریج**) دیکھئے مذکورہ بالا تخریج۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرتے وقت کچھ اعضاء تین بار کچھ اعضاء دو بار دھوئے تب بھی وضو صحیح ہوگا، اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

[29]..... بَاب الْوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

اعضائے وضو کو ایک بار دھونے کا بیان

719۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَوْ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ مَرَّةً مَرَّةً.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اس کے بعد انہوں نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا، راوی نے کہا یا فرمایا: کہ وضو ایک ایک بار ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۵۷) ابوداؤد (۱۳۸) نسائی (۸۰) ابن ماجہ (۴۱۱) ابن حبان (۱۰۹۵)۔

720۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اعضائے وضوء کو ایک ایک بار دھویا، اور کلی واستنشاق ایک چلو سے کئے۔

(**تخریج**) دیکھئے تخریج سابق وابن حبان (١٠٧٦) حاكم (١٥٠/١) والبيهقى (٥٠/١) وابن الجارود (٦٩)۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا جائے تب بھی وضو ہو جاتا ہے۔اور استنشاق سے مراد ناک میں پانی چڑھانا اور ناک کو جھاڑنا ہے۔

[30]..... بَاب مَا جَاءَ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
اچھی طرح وضو کرنے کا بیان

721۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى . قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی چیز جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تکلیف کے وقت (سردی وغیرہ میں) اچھی طرح وضو کرنا اور بہت چلنا مسجدوں کی طرف، اور ایک نماز سے دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔دیکھئے: ابن ماجه (٤٢٧) مسند أبي يعلى (١٣٥٥) صحيح ابن حبان (٤٠٢)۔

وضاحت:......یعنی یہ تینوں چیزیں گناہوں کا کفارہ اور حسنات میں اضافہ کا باعث ہیں۔

722۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے دوسرے طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(**تخریج**) تخریج سابق ملاحظہ کیجئے۔

723۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْنَا بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اسباغ وضو کا حکم دیا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۲۳۲/۱)، ابوداود (۸۰۸) ترمذی (۱۷۰۱) نسائی (۱۴۳) ابن ماجه (۴۲۶) بيهقى فى السنن (۲۳/۱۰) وفى معرفة السنن (۱۹۲۷۵)۔

[31]..... بَاب فِي الْمَضْمَضَةِ

وضو میں کلی کرنے کا بیان

724۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحَبَةَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ فَجَلَسَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ ائْتِنِي بِطَهُوْرٍ قَالَ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُورُهُ .

(ترجمہ) عبد خیر نے بیان کیا کہ علی (رضی اللہ عنہ) نماز فجر پڑھنے کے بعد رحبہ میں تشریف لائے (جو کوفے کا ایک مقام ہے) اور بیٹھ گئے پھر اپنے غلام سے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ، راوی نے کہا: غلام پانی کا برتن اور طشت لے کر آیا۔

عبد خیر نے کہا: ہم بیٹھے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہے تھے انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ (پانی میں ڈالا) اور منہ میں پانی بھرا، کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے اسے جھاڑا، اس طرح تین بار کیا پھر فرمایا: جو رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے تو یہی آپ کا وضو ہے۔

(یعنی کلی استنشاق اور استنثار)

(تخریج) دیکھئے: مسند ابی یعلی (۲۸۶) وصحیح ابن حبان (۱۰۵۶) موارد الظمان (۱۵۰) کلی اور ناک میں پانی ڈالنا اور صاف کرنے کا ذکر بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۶۴) مسلم (۲۳۵)

725۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ خَيْرٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(تخریج) تخریج کے لیے دیکھئے مذکورہ بالا حدیث۔

فائدہ: ......کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے اور جھاڑنے کا ذکر قرآن پاک میں نہیں ہے، لیکن احادیث صحیحہ سے یہ امور ثابت ہیں، اس لئے بنا کلی اور ناک صاف کئے وضو درست نہ ہوگا۔

[32]..... بَاب فِي الِاسْتِنْشَاقِ وَالِاسْتِجْمَارِ
ناک میں پانی چڑھانے اور استنجا کرنے کا بیان

726۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَنْشَقَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

(ترجمہ) عائذ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے: جو ناک میں پانی چڑھائے وہ جھاڑے صاف کرے، اور جو استنجا کرے تو طاق عدد سے کرے۔

(تخریج) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن حدیث اور معنی صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (۱۶۱) ومسلم (۲۳۷) ابویعلی (۵۹۰۹) ابن حبان (۱۴۳۸) الحمیدی (۹۸۷)۔

[33]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ
داڑھی کا خلال کرنے کا بیان

727۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ.

(ترجمہ) شقیق بن سلمہ نے کہا میں نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا وہ وضو کر رہے تھے پس انہوں نے اپنی داڑھی میں خلال کیا اور فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۳۱) ابن ماجہ (۴۳۰) صحیح ابن حبان (۱۰۸۱) الموارد (۱۵۴) نیل الأوطار (۱۸۴/۱)۔

[34]..... بَاب فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ
انگلیوں میں خلال کرنے کا بیان

728۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ اَنْبَأَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ وَخَلِّلْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ.

(ترجمہ) عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا جو بنی منتفق کے وفد میں تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب وضو کرو تو پوری طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۴۲، ۱۴۳) ترمذی (۳۸) نسائی (۸۷) ابن ماجہ (۴۴۸) صحیح ابن حبان (۱۰۵۴) موارد الظمآن (۱۵۹) المنتقی (۸۰) نیل الأوطار (۱۷۹/۱)۔

فائدہ: ......اس حدیث اور پچھلی حدیث سے داڑھی اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا اور انہیں اچھی طرح سے

دھونا ثابت ہوا اور یہ دونوں چیزیں وضو کے سنن میں سے ہیں۔

[35]..... بَاب وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے

729۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے، چنانچہ اچھی طرح وضو کرو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی یہ سند حسن لیکن متن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱٦۳) مسلم (۲٤۱) ابوداود (۹۷) نسائی (۱۱۱) ابن ماجه (٤٥۰) ابن حبان (۱۰٥٥)۔

730۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ وَيَقُولُ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

(ترجمہ) محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو سنا جو ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ لوٹے سے وضو کر رہے تھے وہ کہہ رہے تھے اچھی طرح وضو کرو۔ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خشک ایڑیوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ ابومحمد نے کہا: یہ روایت میرے نزدیک عبداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

توضیح: ......اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ "اِسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو کرتے وقت اگر ایڑی سوکھی رہ جائے تو ایسا شخص عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱٦٥) مسلم (۲٤۲) ترمذی (٤۱) نسائی (۱۱۰) ابن ماجه (٤٥۳) ابن حبان (۱۰۸۸)۔

[36]..... بَاب فِي مَسْحِ الرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ
سر اور کانوں کے مسح کرنے کا بیان

731۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ أَوْ كَالَّذِي صَنَعْتُ.

(ترجمہ) شقیق بن سلمہ نے کہا: میں نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کو وضو کرتے دیکھا انہوں نے اپنے سر اور دونوں کانوں کے ظاہر وباطن کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ویسے ہی وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۱۰) ابن الجارود (۷۲) نیز دیکھئے: نیل الأوطار (۱۹۸/۱)۔

فائدہ:......اس حدیث سے کان کا مسح کرنا ثابت ہوا اور یہ بھی سنن الوضوء میں سے ہے۔

[37]..... بَاب كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

رسول اللہ ﷺ سر کے مسح کے لئے نیا پانی لیتے تھے

732۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْجُحْفَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُرِيدُ بِهِ تَفْسِيرَ مَسْحِ الْأَوَّلِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پس آپ نے کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) تین بار دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، اور اپنے دونوں پیروں کو دھویا یہاں تک کہ ان کو صاف کرلیا، اور سر کا مسح ہاتھ میں بچے پانی کے بجائے نئے پانی سے کیا۔

ابومحمد نے فرمایا: آخری جملے سے، پہلے مسح کی تفسیر مقصود ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کی اصل صحیح مسلم (۲۳٦) ابوداود (۱۲۰) ترمذی (۳۵) میں موجود ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ نیز بعض نسخ میں عبداللہ بن زید المازنی عن عمہ عاصم ہے اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[38]..... بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

عمامة پر مسح کرنے کا بیان

733۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ إِي وَاللّٰهِ.

(ترجمہ) عمرو بن امیہ ضمری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزے اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا۔

ابومحمد (دارمی) سے پوچھا گیا کیا آپ اس کو حجت مانتے ہیں فرمایا: ہاں قسم اللہ کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: بخاری (۲۰۵) نسائی (۱۱۹) ابن ماجه (٥٦٢) صحيح ابن حبان (١٣٤٣) ابن الجارود (٨٣) نیز دیکھئے نيل الأوطار (١/٢٠٤) والتلخيص الحبير (١/١٥٧)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے موزوں اور عمامے پر مسح کرنا ثابت ہوا، بعض علماء نے عمامے پر مسح کرنے سے انکار کیا ہے اور اس جیسی احادیث کی تاویلات کی ہیں جو صحیح نہیں۔ آیت شریفہ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ ''اور جو کچھ تم کو رسول دیں اسے اپنا لو......'' (الحشر: ۷/۲۸) پر ایسے علماء کو غور کر کے عمل کرنا چاہئے۔

[39]..... بَاب فِي نَضْحِ الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضوء کے بعد شرم گاہ (رومالی) پر پانی چھڑکنے کا بیان

734۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَنَضَحَ فَرْجَهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا اور شرم گاہ (رومالی) پر پانی چھڑکا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (١٦٨) سنن البيهقی (١/١٦١-١٦٢)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے وضو کے بعد رومالی پر پانی چھڑکنا ثابت ہوا۔

[40]..... بَاب الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضوء کے بعد تولیہ (یا رومال) استعمال کرنے کا بیان

735۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ خَالَتِي عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْدِيلِ فَيَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَنْفُضُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَمَسُّهُ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نے اپنی خالہ میمونہ (رضی اللہ عنہا) سے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: پانی کا برتن لایا جاتا آپ ﷺ داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، پھر شرم گاہ اور جہاں گندگی لگی ہوتی اس کو دھوتے، پھر جیسا نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کرتے، پھر اپنے سر اور سارے جسم کو دھوتے، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوتے، پھر تولیہ لائی جاتی تو آپ اسے اپنے سامنے رکھ لیتے اور اپنی انگلیوں سے ہی پانی جھاڑتے اور اس (تولیہ) کو ہاتھ نہ لگاتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند ضعیف لیکن دوسری سند سے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: بخاری (۲۴۹، ۲۲۰) مسلم

(٣١٧) ابوداؤد (٢٤٥) ترمذی (١٠٣) نسائی (٢٥٣) ابن ماجه (٤٦٧) ابویعلی (٧١٠١) ابن حبان (١١٩٠) الحمیدی(٣١٨)۔

تشریح:......بعض روایات میں رومال یا تولیہ سے منہ ہاتھ اور بدن پونچھنے کا بھی ذکر ہے اس لئے پونچھنا یا خشک کرنا بھی مکروہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

[41]..... بَاب فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کا بیان

736۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتّٰى تَوَارَىٰ عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

(ترجمہ) مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں ایک رات سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا ہاں، آپ سواری پر سے اترے اور چلے یہاں تک کہ اندھیری رات میں مجھ سے اوجھل ہو گئے، پھر لوٹ کر آئے تو میں نے ڈولچی سے پانی ڈالا پس آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھویا، آپ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے تو ہاتھ آستینوں سے نہ نکال سکے آپ نے نیچے سے ہاتھوں کو باہر نکالا پھر کہنیوں کو دھویا، اور سر پر مسح کیا، پھر میں آپ کے موزے اتارنے کو جھکا تو آپ نے فرمایا: انہیں رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا ہے پس آپ نے ان (دونوں موزوں) پر مسح کیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٨٢،٢٠٦)مسلم (٢٧٤) ابوداؤد (١٤٩) نسائی (٧٩) ابن ماجه (٥٤٥) ابن حبان (١٣٤٧) الحمیدی(٧٧٥)۔

فائدة:......وضو کے بعد طہارت کی حالت میں پہنے ہوئے موزوں پر جب کہ وہ زیادہ پتلے اور پھٹے نہ ہوں مسح کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور تقریباً ٨٠ صحابہ کرام نے اس کو روایت کیا ہے لہٰذا متواتر ہے اور اس مسح کا انکار حدیث کا انکار ہے۔

[42]..... بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ
مسح کرنے کی مدت کا بیان

737۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(ترجمہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن تین راتیں، اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات مدت مقرر فرمائی۔ یعنی موزوں پر مسح کے لئے۔

تخریج اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٧٦) مسند ابی یعلی (٢٦٤) صحیح ابن حبان (١٣٢٢، ١٣٢٧)۔ نیز دیکھئے: نیل الاوطار (٢٣٠/١) نصب الراية (١٦٢/١) وتلخيص الحبير (١٥٧/١)، بعض نسخ میں حکم بن عتیبہ کی جگہ ابن عطیہ ہے جو غلط ہے واللہ اعلم۔

[43]..... بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح کرنے کا بیان

738۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَوَسَّعَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

(ترجمہ) عبد خیر نے کہا میں نے علی (رضی اللہ عنہ) کو وضو کرتے اور دونوں جوتوں پر مسح کرتے دیکھا پھر فرمایا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا جیسا تم نے مجھے (مسح) کرتے دیکھا ہے تو میرے خیال میں تلووں کا مسح اوپری قدم سے مقدم ہوتا۔

امام دارمی ابومحمد نے فرمایا: یہ حدیث ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدہ: ٦/٦) سے منسوخ ہے کیونکہ: ﴿وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ میں قدم دھونے کا حکم ہے)۔

لہٰذا وضو کرتے وقت پیروں پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ حضرات وضو میں قدم دھوتے نہیں ہیں بلکہ ان پر مسح کرتے ہیں، یہ غلط ہے۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (١٦٢، ١٦٣، ١٦٤) بیهقی (٢٩٢/١) دارقطنی (٢٠٤/١) نیل الاوطار (٢٣١/١)۔

[44]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد کی دعا

739۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَ عُقْبَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ تُجَاهِي جَالِسًا أَتَعْجَبُ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْجَبَ مِنْ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ وَمَا ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ قَالَ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهِنَّ شَاءَ.

(ترجمہ) عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ وہ رسول ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں نکلے تو ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

''سورج جب بلند ہو جائے تو کوئی شخص اٹھے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے ابھی آج ہی اس کی ماں نے اسے پیدا کیا ہو''

عقبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سننے کی توفیق بخشی، عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کیا تم اس حدیث پر تعجب کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے تمہارے آنے سے پہلے اس سے بھی اچھی بات کہی ہے، میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کیا بات ہے؟ چنانچہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہے (أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں جہالت پائی جاتی ہے، لیکن اس کی اصل موجود ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٣٤) ابوداود (١٦٩) نسائی (١٥١) لیکن کسی میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ نیز دیکھئے: ابو یعلی (١٨٠) صحيح ابن حبان (١٠٥٠) مسند ابی عوانه (٢٢٥/١)، وصحيح ابن خزيمة (٢٢٢) وحاكم (٣٩٨/٢)، ترغیب وترهیب (٢٥٢/١)۔

وضاحت: ......ترمذی میں (أَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ) کے بعد اتنا زیادہ ہے: (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.)

پوری دعا کا معنی یہ ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ بیشک اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں میں

بنا۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے، اور آسمان کی طرف نظر اٹھانا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم

[45]..... بَاب فَضْلِ الْوُضُوءِ

وضو کی فضیلت کا بیان

740۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَرَجَعُوْا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ أَبُو أَيُّوْبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَاكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) عاصم بن سفیان سے مروی ہے کہ وہ لوگ غزوہ سلاسل کے بعد معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس واپس آئے تو ان کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہما) موجود تھے۔ ابوایوب نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: جو شخص وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے، اور نماز پڑھے جس طرح حکم دیا گیا ہے تو پچھلے (برے) عمل سے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے نا؟ انہوں نے کہا جی ہاں (یعنی بالکل اسی طرح)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (۱۰۴۴) الموارد (۱۶۶) المعجم الکبیر (۳۹۹۵،۳۹۹۴) مجمع الزوائد (۱۱۶۲،۳۹)۔

741۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ.

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ سب گناہ (صغیرہ) نکل جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کئے پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر گناہ جو اس نے ہاتھ سے کیا تھا پانی کے ساتھ، یا آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سب گناہ (صغیرہ) سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (۲۴۴) ترمذی (۲) صحیح ابن حبان (۱۰۴۰) شعب الإیمان (۲۷۳۲) والترغیب والترھیب (۱۱۶۴)۔

742۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ قَالَ أَمَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا قُلْتُ

لَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَصَلَّى الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحَاتَّ هٰذَا الْوَرَقُ ثُمَّ قَالَ ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ذٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾

(ترجمہ) ابوعثمان سے روایت ہے کہ میں سلمان (فارسی) (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے تھا کہ انہوں نے اس کی ایک سوکھی شاخ کو توڑا اور ہلایا تو اس کے سارے پتے جھڑ گئے، فرمایا کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا جب میں آپ کے ہمراہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں ادا کرے تو اس کے گناہ انہیں پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ذٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ (هود ۱۲/ ۱۱٤)

ترجمہ: دن کے دونوں سروں پر اور رات کی کچھ ساعتوں میں نماز پڑھو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے۔

(تخریج) دیکھئے: مجمع الزوائد (۱٦۷٤، ۱٦۹۱) الترغیب والترهیب (۱/ ۲۳٦) اگرچہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جس سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

فائدہ:...... ان احادیث سے وضو اور نماز کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

[46]..... بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا بیان

743۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے، اور ہم میں سے ہر ایک کو وضو اس وقت تک کافی ہوتا جب تک کوئی وضو توڑنے والی چیز پیش نہ آ جاتی۔ (یعنی پیشاب، پاخانہ، نیند وغیرہ)۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۱٤) معجم الکبیر (٦/ ۳٦٥) البیهقی (۱/ ۱٦۲) شرح السنه (۲۳۰) ترمذی (٦۰) احمد (۳/ ۱۳۲)۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو مستحب ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔

[47]..... بَاب لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ
جس کا وضوٹوٹ جائے صرف وہی وضو کرے

744۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا .

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں سرین کے اندر حرکت محسوس ہو اور یہ (یقین) مشکل ہو جائے کہ وضوٹوٹا ہے یا نہیں تو وہ نماز نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بو نہ محسوس کر لے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٣٦٢) احمد (٤١٤/٢) ابوداود (١٧٧) ونحوه وترمذی (٧٤) وبیهقی (١١٧/١)۔

[48]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ
نیند کی وجہ سے وضو کرنے کا بیان

745۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا إِذَا نَامَ قَائِمًا لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ .

(ترجمہ) معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک آنکھیں دُبر کا بندھن ہیں پس جب آنکھیں سو جائیں تو (وہ) بندھن کھل جاتا ہے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہ ہی کہتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، جب کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے گرچہ بعض علماء نے اس حدیث کو متعدد طرق کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے۔ حوالہ دیکھئے: مسند أبي يعلى (٧٣٧٢) المعجم الكبير ٢٧٢/١٩ (٨٧٥) مشكل الآثار (٣٥٥/٤) البيهقي (٩٣١) حلية الأولياء (٣٠٥/٩) نيل الأوطار (٢٤١/١)۔

توضیح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیند سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ دیگر احادیث صحیحہ سے وضاحت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بیٹھے بیٹھے نماز کے انتظار میں سو جاتے اور پھر بنا وضو کئے فریضہ نماز ادا کر لیتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور لیٹ کر گہری نیند سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[49]..... بَاب فِي الْمَذْيِ ..... مذی کا بیان

746۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ . قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ خُذْ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَانْضَحْهُ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَهُ .

(ترجمہ) سہل بن حنیف (رضی اللہ عنہ) نے کہا مجھے مذی کی سخت شکایت تھی جس کی وجہ سے میں اکثر غسل کیا کرتا تھا لہٰذا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس بارے میں آپ سے (حکم) دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے (اس صورت میں) وضو کر لینا کافی ہوگا۔ سہل نے کہا: میں نے عرض کیا: اور جو میرے کپڑوں پر لگ گئی اس کا کیا کروں؟ فرمایا: پانی کا ایک چلو بھر کر جہاں مذی لگی ہے اس پر چھڑک دو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۹۱)، وصحیح ابن خزیمہ (۲۹۱) أبوداود (۲۱۰) ترمذی (۱۱۵) ابن ماجۃ (۵۰۶) صحیح ابن حبان (۱۱۰۲) مواردالظمآن (۲۴۱)۔

توضیح: ...... مذی سفید چکنا پانی ہے جو ملاعبت یا بوس و کنار سے آ جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ ناپاک ہے دھو لینا چاہئے۔

[50]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ
ذکر کے چھونے سے وضو کا بیان

747۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .

(ترجمہ) بسرہ بنت صفوان (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: آدمی عضو مخصوص کو چھولے تو وضو کرے گا۔

یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور اس کو نماز کے لئے تجدید وضو کرنا چاہیے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۸۱) ترمذی (۸۲، ۸۴) نسائی (۱۶۳) ابن ماجہ (۴۷۹) نیز دیکھئے: شرح معانی الآثار (۱/۷۲) صحیح ابن حبان (۱۱۱۲) والموارد (۲۱۱)۔

748۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ هٰذَا أَوْثَقُ فِي مَسِّ الْفَرْجِ وَقَالَ الْوُضُوءُ أَثْبَتُ .

(ترجمہ) بُسرہ بنت صفوان (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی اپنی شرمگاہ کو مس کرے وہ وضو کرلے۔ امام دارمی نے فرمایا: شرم گاہ کے سلسلے میں یہ سب سے معتمد روایت ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت اس سند سے ضعیف ہے لیکن مذکورہ بالا سند صحیح ہے۔

توضیح: ...... مس ذکر وفرج سے وضوٹوٹنے کے بارے میں صحابہ وتابعین علماء وفقہاء میں اختلاف ہے۔ صحیح اور خلاصہ یہ ہے کہ شرمگاہ کو بنا کسی حائل کے چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث اور حدیث ابوھریرہ سے ثابت ہوتا ہے اور جن حضرات نے طلق بن علی کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہے وہ حدیث مذکور بالا بسرہ کی حدیث کے پائے کی نہیں اس لئے راجح یہی ہے کہ مس ذکر سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم

[51]..... بَاب الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتُ النَّارُ

آگ پر پکے کھانے سے وضو کا بیان

749- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِی عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِی بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَیْدٍ الْأَنْصَارِیَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ قِیلَ لِأَبِی مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا .

(ترجمہ) خارجہ بن زید انصاری نے خبر دی کہ ان کے والد زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: ''جو آگ پر پکا ہو اس کے (کھانے) سے وضو ہے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ کا عمل اس پر ہے؟ فرمایا: نہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن امام مسلم نے صحیح سند سے ذکر کیا ہے دیکھئے: مسلم کتاب الحیض (۳۵۱) والمعجم الکبیر (۴۸۳۳ و ۴۸۳۴) ونسائی (۱۷۹)، ابن حبان (۱۱۲۴) مجمع الزوائد (۱۳۱۵)۔

توضیح: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن یہ حدیث آگے آنے والی حدیث سے منسوخ ہے اور وضو سے مراد دھونا کلی کرنا ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ صدر اول کا اس پر اجماع ہوگیا تھا کہ آگ کی پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام دارمی رحمہ اللہ نواقض وضو میں سے صرف: ریح، نوم، مسِ ذکر کی احادیث ذکر کی ہیں، دیگر محدثین نے وضوتوڑنے والی چیزوں میں خارج من السبیلین، پیشاب، پائخانہ، خون، مذی، ودی، منی اور بدن کے کسی بھی حصے سے خون نکلنے سے، لیٹ کر سو جانے، اور بنا حائل کے شرمگاہ کو چھونے، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کے ٹوٹ جانے کی بھی احادیث ذکر کی ہیں۔ بکری کا گوشت کھانے یا کپڑے کے اوپر سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے اور بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، جیسا کہ امام دارمی نے اپنا مسلک بیان کیا ہے اور یہ ہی راجح ہے۔ (واللہ اعلم)۔

[52]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

بلا ضرورت وضو نہ کرنے کا بیان

750۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(ترجمہ) جعفر بن عمرو بن امیہ سے مروی ہے کہ ان کے والد عمرو بن امیہ (رضی اللہ عنہ) نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایک بکری کا دستانہ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے سکین (چھری) چھوڑ دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے پھر کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند بھی حسب سابق ضعیف ہے لیکن حدیث اور معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۰۸) وصحیح مسلم (۳۵۵) وصحیح ابن حبان (۱۱٤۱) نیل الأوطار (۱/۲۵۲)۔

توضیح:...... یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی ناسخ ہے جس سے معلوم ہوا کہ پکا ہوا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے نیز اس حدیث میں چھری سے گوشت کاٹنے کی بھی اباحت ہے۔ لہٰذا چھری سے کاٹ کر گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

[53]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

751۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْجُلَاحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رِجَالٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَصْحَابُ هٰذَا الْبَحْرِ نُعَالِجُ الصَّيْدَ عَلَى رَمَثٍ فَنَعْزُبُ فِيهِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا مِنَ الْعَذْبِ لِشِفَاهِنَا فَإِنْ نَحْنُ تَوَضَّأْنَا بِهِ خَشِينَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَإِنْ نَحْنُ آثَرْنَا بِأَنْفُسِنَا وَتَوَضَّأْنَا مِنَ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ ذٰلِكَ فَخَشِينَا أَنْ لَا يَكُونَ طَهُورًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَوَضَّئُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ الطَّاهِرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ.

(ترجمہ) ابوھریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: بنو مدلج کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں رہنے والے ہیں تختوں پر بیٹھ کر شکار کرتے ہیں، پھر رات دو رات تین رات چار چار راتیں غائب رہتے ہیں اپنے ساتھ ہونٹوں کے لئے میٹھا پانی رکھتے ہیں پس اگر اس سے وضو کرلیں تو جانوں کا خطرہ ہو جائے اور اگر اپنے نفس کو ترجیح دے کر سمندر کے پانی سے وضو کرلیں تو ہمارے دل میں خلش رہتی ہے کہ کہیں یہ پانی ناپاک نہ ہو؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر کے پانی سے وضو کرو اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں کچھ کلام ہے لیکن دوسری صحیح اسانید سے یہ حدیث مروی ہے دیکھئے: ابو داؤد (۸۳) ترمذی (۶۹) ابن ماجه (۳۸٦) الموطا (۱/ ۲/۱) مسند احمد (۲/ ۲۳۷) والمستدرك (۱/ ۱٤۱)۔

فائدة :......صحابہ کرام نے صرف پانی کے بارے میں پوچھا تھا نبی الرحمۃ نے کھانے کے لئے بھی بتلا دیا کہ اس میں مرا جانور بھی حلال ہے اور اس میں مچھلی وغیرہ سب داخل ہیں اور یہ حکم صرف مچھلی کے ساتھ خاص نہیں (واللہ اعلم)۔

752۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ قِرَاءَةً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَمَعَنَا الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

(ترجمہ) مغیرہ بن ابی بردہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو کہتے ہوئے سنا بنو عبدالدار کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ تھوڑا سا میٹھا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اس کا مردہ حلال ہے۔

(**تخریج**) مذکورہ بالا حدیث میں اس کی تخریج گذر چکی ہے مزید دیکھئے: صحیح ابن حبان (۱۲٤۳) البیهقی (۱/ ۳٦) شرح السنة للبغوی (۲۸۱) ونیل الأوطار (۱/ ۱۷۔۲۰)۔

فائدہ :......ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

[54]..... بَاب الْوُضُوءِ مِنَ الْمَاءِ الرَّاكِدِ
ٹھہرے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان

753۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی تھمے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر اسی سے غسل کرے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۳۹) مسلم (۲۸۲) ابویعلی (٦۰۷٦) ابن حبان (۱۲۵۱) الحمیدی (۹۹۹)۔

توضیح: ......اس حدیث میں ایک جگہ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرنے کا حکم ہے اور باب ہے ایسے پانی سے وضو کرنے کا توافق کی صورت یہ ہے کہ اگر ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا گیا تو اس سے وضو نہیں کر سکتے جیسا کہ

(ثُـمَّ يَـغْتَسِلُ فِيْهِ) سے واضح ہوتا ہے یعنی انسان پینے وضواور غسل کے لئے اس پانی کا محتاج ہوسکتا ہے لیکن جب اس کو پیشاب سے نجس کر دیا تو ایسا پانی استعمال میں نہیں لایا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[55]..... بَاب قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِى لَا يَنْجُسُ

اس پانی کی مقدار کا بیان جو نجس نہیں ہوتا

754۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِالْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جنگل کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے چوپائے اور درندے پانی پیتے ہیں (اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے) آپ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو قلہ تک پہنچ جائے تو اس کو کوئی چیز گندہ (ناپاک) نہیں کرتی۔

(تخریج) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن کتب احادیث میں دوسری صحیح سند سے بھی موجود ہے اس لئے اس کا معنی صحیح اور قابل استدلال ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٦٣) ترمذی (٦٧) نسائی (٥٢) ابن ماجة(٥١٧، ٥١٨) مسند أبي يعلى (٥٥٩٠) وابن حبان (١٢٤٩) وموارد الظمآن (١١٧)۔

توضیح: ......قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں اس کی تثنیہ قلتان ہے جو حالت جر میں قلتین ہوئی موجودہ پیمانوں کے مطابق قلتین کی مقدار دوسوستائیس کلوگرام ہوتی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پانی کی مقدار دو مٹکوں سے کم ہوگی تو محض نجاست کے گرنے ہی سے وہ ناپاک ہوجائے گا خواہ رنگ، بو، ذائقہ بدلے یا نہ بدلے اور اگر پانی کی مقدار دو قلہ سے زیادہ ہے تو وہ اس وقت تک نجس نہ مانا جائے گا جب تک کہ مذکورہ اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی وصف نہ بدل جائے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے شرح بلوغ المرام مولانا صفی الرحمٰن صاحب حفظہ اللہ حدیث رقم (۴)۔

755۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے درندو چرند پانی پیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو بڑے مٹکوں کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول ہی نہیں کرتا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٦٣) ترمذی (٦٧) نسائی (٥٢) ابن ماجه (٥١٧)۔

توضیح: ......یعنی ایسا پانی مجرد نجاست کے اس میں گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو جائے۔

[56]..... بَاب الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ
استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے کا بیان

756- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ مِنْ وَضُوئِهِ عَلَيَّ فَعَقَلْتُ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے کیونکہ میں بیمار تھا اور بیہوشی طاری ہوگئی تھی آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا لہٰذا مجھے ہوش آ گیا۔

(تخریج) یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٤) مسلم (١٦١٦) ومسند الموصلی (٢٠١٨) وصحيح ابن حبان (١٢٦٦) ومسند الحميدی (١٢٦٤)۔

توضیح: ......رسول اللہ ﷺ کا ان پر وضو کا مستعمل پانی ڈالنا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو یا غسل کا مستعمل پانی پاک ہے نیز اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کا معجزہ اور برکت بھی معلوم ہوئی کہ انہیں ہوش آ گیا۔

[57]..... بَاب الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ
عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان

757- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَاغْتَسَلَتْ فِي جَفْنَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَضْلِهَا يَسْتَحِمُّ فَقَالَتْ إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ فِيهِ قَبْلَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نبی (کریم) ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک عورت کھڑی ہوئی اور پانی کے ایک ٹب سے غسل جنابت کیا پھر ان کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں آپ سے پہلے اس ٹب سے غسل کر چکی ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک پانی جنبی نہیں ہوتا۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں اضطراب ہے لیکن دوسری اسانید صحیحہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس لئے متن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٦٨) ترمذی (٦٥) نسائی (٣٢٨) ابن ماجه (٣٧٠) ابویعلی (٢٤١١) ابن حبان

(١٢٤١)۔

758۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے بھی ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ایسے ہی مروی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی مثل سابق ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں دیکھئے: تخریج سابق و مسند الموصلی (٧٠٩٨)۔

توضیح: ......ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا جائز ہے اور وضو بدرجہ اولی جائز ہوگا کیونکہ ٹب سے پانی لیکر غسل کرنے سے وہ پانی نجس نہیں ہوا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: پانی جنبی نہیں ہوتا۔ کچھ صحیح روایات میں عورت کے بچے پانی سے وضو اور غسل کرنے کی ممانعت آئی ہے لیکن جواز والی احادیث پر علماء کا اتفاق ہے اور نہی تنزیہہ پر محمول کی گئی ہے۔

[58]..... بَابُ الْهِرَّةِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ

بلی کے جوٹھے برتن کا بیان

759۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي أَنْظُرُ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ أَخِي؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

(ترجمہ) کبشہ بنت کعب بن مالک سے مروی ہے جو ابوقتادہ کی بہوتھیں کہ ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) ان کے پاس تشریف لائے تو وہ (بیٹے کی بیوی) ان کے لئے وضو کا پانی لائیں اتنے میں ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی تو ابوقتادہ نے برتن کو جھکا دیا تاکہ وہ (بلی سیر ہوکر آسانی سے) پانی پی لے۔

کبشہ نے کہا: : ابوقتادہ نے مجھے اس طرح دیکھتے ہوئے پایا تو کہا: اے بھتیجی! تو تعجب کر رہی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (بلی) نجس نہیں ہے کیونکہ یہ ہر وقت تمہارے اوپر پھرنے والیوں میں سے ہے۔ (یعنی یہ ہمہ وقت آمدورفت رکھنے والا گھریلو جانور ہے)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے اصحاب السنن نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ دیکھئے ابوداود (٧٥) ترمذی (٩٢) نسائی (٦٨) ابن ماجه (٣٦٧) ابن حبان (١٢٩٩) موارد الظمآن (١٢١)۔

توضیح: ......اس سے معلوم ہوا کہ بلی کا جھوٹا نجس و ناپاک یا پلید نہیں ہے بشرطیکہ اس کے منہ پر نجاست نہ لگی ہو۔

[59]..... بَاب فِي وُلُوغِ الْكَلْبِ
کتے کے جھوٹھے کا بیان

760۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات بار دھوڈالو، اور اس کو آٹھویں بار مٹی سے رگڑو۔ (اس سے مراد ایک بار مٹی سے رگڑنا ہے اور عدد مقصود نہیں)۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (٢٨٠) ابوداود (٧٣) نسائی (٦٧) ابن ماجه (٣٦٥) مسند الوصلی (٦٦٧٨) صحيح ابن حبان (١٢٩٨) الحمیدی (٩٩٧)۔

توضیح: ..... کتا نجس ہے اور اس کا لعاب بھی ناپاک اور جراثیم سے لبریز ہوتا ہے جیسا کہ جدید سائنس نے اعتراف کیا شارع حکیم نے حفظان صحت کے لئے حکم دیا کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈالدے تو اس برتن کو سات بار پانی سے اور ایک بار مٹی سے رگڑ کر دھونا چاہئے صحیح حدیث میں ہے ''اولاهن بالتراب'' پہلی بار مٹی سے رگڑا جائے۔ کچھ لوگ کتے کے جھوٹے برتن کو تین بار دھونے کو کافی سمجھتے ہیں جو حدیث رسول کے سراسر خلاف ہے۔ نیز اس حکم میں ہر قسم کے کتے شامل ہیں خواہ وہ پالتو ہوں یا حراسہ وشکار کے یا کسی بھی نسل کے، ان کا جھوٹا پانی ناپاک ہے، اس کو پینا اور اس پانی سے وضو کرنا درست نہیں۔ پچھلی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ: سمندر کا پانی پاک ہے، اسی طرح بہت زیادہ مقدار میں ٹھہرا ہوا کنویں اور حوض وغیرہ کا پانی بھی پاک ہے، عورت کے استعمال سے بچا ہوا پانی بھی پاک ہے، بلی، کا جھوٹا پانی بھی پاک ہے، اس سے وضو کرنا جائز ہے، ہاں پانی اگر تھوڑا ہو یا اس کے اوصاف: رنگ، بو، اور ذائقہ بدل گیا ہو یا کتے نے اس پانی میں منہ ڈال دیا ہو تو وہ پانی ناپاک ہے اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

[60]..... بَاب الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ
چوھیا کے گھی میں گر جانے کا بیان

761۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ.

(ترجمہ) ام المومنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ ایک چوھیا گھی میں گر کر مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوھیا اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال پھینکو اور (باقی بچا گھی) کھالو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (٢٣٥) ابوداود (٤٨٤١) ترمذی (١٧٩٨) نسائی (٤٢٦٩) ابویعلی (٧٠٧٨) الحمیدی (٢٣١٤)۔

توضیح: ......نسائی کی ایک روایت میں ام المومنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) سے ہی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہے تو آس پاس کا گھی نکال دو اور پگھلا ہوا اگر ہے تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی اسے (کھانے پینے میں) استعمال نہ کرو۔ دیکھئے: نسائی (۴۲۶۶) ابوداؤد عن ابی ھریرۃ (۳۸۴۲)۔

[61]..... بَاب الِاتِّقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنے کا بیان

762۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ كَانَ أَحَدُهُمَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ۔ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ۔ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا فَغَرَزَ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا قِطْعَةً ثُمَّ قَالَ عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا حَتّٰى تَيْبَسَا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ دوقبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر نہیں، ان میں سے ایک تو چغل خوری کرتا پھرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

راوی نے کہا: پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لی اس کو چیرا اور ہر قبر کے سرہانے ایک ٹکڑا گاڑ دیا پھر فرمایا شاید جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں اس وقت تک ان کا عذاب ہلکا کر دیا جائے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور اصحاب السنن نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۱۸) مسلم (۲۹۲) ابوداود (۲۰) ترمذی (۷۰) نسائی (۳۱) ابن ماجه (۳۴۷) ابویعلی (۲۰۵۰) ابن حبان (۳۱۲۸)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چغل خوری اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے جس کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جائے گا، ہری ٹہنی لگانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ان کا عذاب ہلکا کر دیا جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا کسی اور کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں کیوں کہ یہ امر غیبی ہے کسی کو کیا معلوم قبر کے اندر کیا ہو رہا ہے، نیز اندازا ایسا کرنا صاحب قبر کے ساتھ بدگمانی کرنا ہے کہ اس کو عذاب ہو رہا ہے، واللہ اعلم۔

[62]..... بَاب الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب کا بیان

763۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَاحَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَفَّهُمْ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلٰى

بَوْلِهِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی (کریم) ﷺ کے پاس آیا جب کھڑا ہوا تو مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس پر چیخ پڑے تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے روکا پھر پانی کا ایک ڈول منگا کر اس (پیشاب کی) جگہ پر بہا دیا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢١٩) مسلم (٢٨٤) ونسائی (٥٤-٥٥) ابویعلی (٣٤٦٧) ابن حبان (١٤٠١) الحمیدی (١٢٣٠)۔

توضیح: ......اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کے حکمت وشفقت سے بھرپور حسن اخلاق کا پتہ چلا اور اسے پیشاب کرنے سے نہ روکنے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں ایک تو یہ کہ اس طرح ڈانٹنے سے پیشاب رک جاتا اور کوئی عارضہ لاحق ہوسکتا تھا، دوسرے وہ اسی طرح اٹھ کر بھاگتا تو کپڑے اور جگہ زیادہ نجس ہوتے، تیسرے متنفر ہو کر بھاگ جاتا اور ہدایت کی روشنی سے محروم رہ جاتا۔ نیز اس حدیث میں مسجد کی حرمت کا بیان ہے ایک حدیث میں ہے کہ مسجد (عبادت کے لئے ہے) اور (پیشاب وغیرہ کیلئے) نہیں بنائی گئی ہے، نیز یہ کہ پیشاب کی جگہ کو پانی ڈال کر دھو دینا چاہئے کیونکہ پیشاب نجس ہے، اس سے وہ جگہ ناپاک ہوگئی۔

[63]..... بَاب بَوْلِ الْغُلَامِ الَّذِی لَمْ يَطْعَمْ
دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا حکم

764۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَاهُ عَنْ يُونُسَ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ فَأَجْلَسَتْهُ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(ترجمہ) ام قیس بنت محصن (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئیں جو ابھی کھانا، نہیں سیکھا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس بچے نے پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس (کپڑے) پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٢٣) مسلم (٢٨٦) ونسائی (٥٤،٥٥) وصحیح ابن حبان (١٣٧٣)۔

توضیح: ......اس صحیح حدیث سے پتہ چلا کہ دودھ پینے والا (شیر خوار) بچہ اگر پیشاب کر دے تو کپڑے پر چھینٹے مارنا ہی کافی ہے دھونے کی ضرورت نہیں دوسری احادیث میں صراحت ہے کہ بچیوں کا پیشاب دھونا لازمی ہے اور اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، عصر حاضر میں اطباء نے اعتراف کیا ہے کہ بچی کا پیشاب ایسی رگوں سے آتا ہے جو

نجس کر دیتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

[64]..... بَاب الْأَرْضِ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا
ایک جگہ کی زمین دوسری جگہ کی زمین کو پاک کر دیتی ہے

765۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي فَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهَذَا قَالَ لَا أَدْرِي .

(ترجمہ) ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ وہ ام المومنین ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی ہوں اور گندی زمین سے گذر ہوتا ہے (یعنی دامن ناپاک ہو جاتا ہے) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: وہ زمین جو اس ناپاک زمیں کے بعد آتی ہے اسے پاک کر دیتی ہے۔

راوی نے کہا میں نے امام دارمی سے پوچھا آپ کا یہی فتوی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

(تخریج) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔ دیکھئے: ابو داود (٣٨٣) ترمذی (١٤٣) ابن ماجه (٥٣١) نیز اس کا شاهد بخاری (٢٢٢) مسلم (٢٨٦) وابویعلی (٤٦٢٣) وابن حبان (١٣٧٢) میں ہے۔

توضیح: ......امام دارمی نے اس کا جواب دینے سے گریز کیا کیونکہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ نجاست اگر مرطوب ہو تو دھونا لازمی ہے۔

[65]..... بَاب التَّيَمُّمِ
تیمّم کا بیان

766۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ .

(ترجمہ) عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے پڑاؤ ڈالا وضو کا پانی منگایا اور وضو کیا پھر اذان دی گئی اور آپ نے نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر مڑے تو دیکھا ایک آدمی الگ تھلگ کھڑا ہے نماز

بھی نہیں پڑھی؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت ہوگئی اور پانی ہے نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مٹی سے کام نکالو یہی تمہارے لئے کافی ہے۔

توضیح: ......یعنی تیمّم کرلو کافی ہے اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی غیر موجودگی میں وضو اور غسل کے بجائے تیمم کافی ہے۔ فرمان الٰہی بھی ہے۔ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِنْهُ﴾ (مائده : ٦/٦) یعنی: تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لو۔

(**تخریج**) یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بڑی تفصیل سے صحیحین میں مذکور ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٤٤) مسلم (٦٨٢) ابن حبان (١٣٠١) ابن الجارود (١٢٢) البيهقي في دلائل النبوة: (٤/٢٧٧)۔

767۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ دو شخص سفر میں تھے نماز کا وقت آ گیا ان کے ساتھ پانی نہیں تھا لہٰذا دونوں نے پاک مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھ لی پھر انہیں پانی مل گیا اور نماز کا وقت باقی تھا ایک شخص نے وضو کیا اور دوبارہ نماز دہرائی، دوسرے نے نہیں دہرائی اس کے بعد جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ماجرا بیان کیا، آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے نماز نہیں دہرائی: تم نے سنت پر عمل کیا اور تمہاری نماز ہوگئی (کافی رہی) اور دوسرے شخص سے فرمایا جس نے نماز دہرائی تھی: تمہارے لئے ڈبل ثواب ہے۔

توضیح: ......(یعنی تمہیں دو نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا) اس سے معلوم ہوا کہ ایسی صورت میں نماز دہرانا ضروری نہیں اور اگر پانی مل جائے اور نماز کا وقت باقی ہو تو نماز دہرانے میں ڈبل ثواب واجر ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے اور اسے ابوداود (٣٣٨) ونسائی (٤٣٣) ودارقطنی (١/١٨٩) بیہقی (١/٢٣١) وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

[66]..... بَابُ التَّيَمُّمِ مَرَّةً

تیمّم کے لئے ایک بار زمین پر ہاتھ مارنے کا بیان

768۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

صَحَّ إِسْنَادُهُ.

(ترجمہ) عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیمّم کے بارے میں فرماتے تھے کہ چہرے اور ہاتھوں کے لئے ایک بار زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے، امام دارمی نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔

یعنی ایک بار زمین پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر مل لیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ امام دارمی نے فرمایا: دیکھئے: صحیح ابن حبان (١٣٠٣) مسند الحمیدی (١٤٤) ابن الجارود (١٢٦) دارقطنی (١٨٢/١) وغیرهم۔

769۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا مِنْ غَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً.

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماء (رضی اللہ عنہا) سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کو اس کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا وہاں نماز کا وقت آ گیا اور پانی نہ ملا تو ان لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آئے تو یہ معاملہ بیان کیا اسی وقت تیمّم کی آیت نازل ہوتی تو اسید بن حضیر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ کو اللہ تعالیٰ اچھا بدلہ دے اللہ کی قسم جب بھی کوئی آفت آپ پر آئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ٹال دیا اور اس کو مسلمانوں کے لئے باعث برکت بنا دیا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٣٤) مسلم (٣٦٧) وصحیح ابن حبان (١٣٠٠)۔

توضیح: ......اس سے معلوم ہوا کہ مٹی، پانی کچھ بھی نہ ملے تو نماز پڑھ لی جائے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الأوطار ٢٦٧/١ میں اس حدیث کے ضمن میں لکھا ہے: کہ اہل تحقیق نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ اگر کہیں پانی اور مٹی دونوں نہ ملیں تب بھی نماز واجب ہے، حدیث میں جن لوگوں کا ذکر ہے، انہوں نے پانی نہیں پایا تھا، پھر بھی نماز کو واجب جان کر ادا کر لیا، اگر ان کا بلا وضو نماز پڑھنا درست نہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ان پر انکار فرماتے۔ لہٰذا یہی حکم اس کے لئے ہے جو پانی نہ پائے، نہ اسے مٹی ملے، اس لئے کہ طہارت انہیں دو چیزوں سے حاصل کی جاتی ہے تو اس کو نماز ادا کرنا ضروری ہوگا، جمہور محدثین کا یہی فتویٰ ہے۔

[67]..... بَاب فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت کا بیان

770۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَغْسِلُ بِهَا فَرْجَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مَسَحَهَا بِالْأَرْضِ أَوْ بِحَائِطٍ شَكَّ سُلَيْمَانُ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ مِلْحَفَةً فَأَبَى وَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ حَتَّى اغْتَسَلَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَذَكَرَ سَالِمٌ أَنَّ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ.

(ترجمہ) ام المومنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے (غسل) کے لئے پانی رکھا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر انڈیلا پھر شرمگاہ کو دھویا اس کے بعد اس ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر (یہ سلیمان کا شک ہے) رگڑا پھر کلی کی ناک جھاڑی چہرے اور ہاتھ کہنی تک دھوئے اور اپنے سر وجسد مبارک کے اوپر پانی ڈالا غسل سے فارغ ہوئے تو دور ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے آپ کو چادر پیش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور ہاتھ سے ہی پانی سونتنے لگے۔

سلیمان سے مروی ہے سالم نے کہا یہ آپ کا غسل جنابت تھا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (٢٤٩) مسلم (٣١٧) ابوداود (٢٤٥) ترمذی (١٠٣) نسائی (٢٥٣) ابن ماجہ (٤٦٧) ابویعلی (٧١٠١) ابن حبان (١١٩٠)۔

توضیح: ......اس حدیث سے غسل جنابت کا طریقہ معلوم ہوا پہلے نجاست دور کی جائے پھر وضو کر کے سارے بدن پر پانی بہایا جائے پیر اس جگہ سے دور ہٹ کر دھوئے جائیں تولیہ سے بدن پونچھنا اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا اگر تولیہ سے بدن پونچھا جائے تو کوئی حرج بھی نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے کسی وقت انکار کیا تو کسی وقت استعمال بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

771- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ فَصَبَّهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ اغْتَسَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ غسل شروع کرتے تو پہلے ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ویسا ہی وضو کرتے پھر ہاتھ میں پانی لے کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے اور جب اطمینان ہو جاتا کہ جڑوں تک پانی پہنچ گیا ہے تو تین بار چلو بھر کر اپنے سر پر پانی ڈالتے پھر غسل فرماتے۔

امام دارمی ابومحمد نے کہا: یہ طریقہ میرے نزدیک سالم بن ابی الجعد کی روایت سے زیادہ محبوب ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث بھی صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٤٨) مسلم (٣١٦) ابو داؤد (٢٤٢) ترمذی (١٠٤) ابویعلی (٤٤٨٢) ابن حبان (١١٩١) ومسند الحمیدی (١٦٣)۔

توضیح: ...... یہ روایت بھی صحیح ہے اوراس میں صرف وضو کامل کا بیان ہے یعنی وضو کرتے وقت آپ پیر بھی دھولیا کرتے تھے دونوں روایات صحیح ہیں اس لئے کوئی سا بھی طریقہ اختیار کیا جائے صحیح ہے۔

[68]..... بَاب الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

عورت مرد کا ایک ساتھ ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

772- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن دوسری کتب احادیث صحیح بخاری (۲۵۰) وصحیح مسلم (۳۱۹) میں صحیح سند سے مروی ہے جو متفق علیہ ہے نیز دیکھئے مسند موصلی (۴۴۱۲) صحیح ابن حبان (۱۱۰۸) مسند الحمیدی (۱۵۹)۔

773- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جو فرق تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے تخریج اوپر گذر چکی نیز دیکھئے: مسلم (۳۲۹) ابن ماجہ (۳۷۶)۔

توضیح: ......فرق تانبے کے ٹب کو کہتے ہیں جس میں دس لیٹر کے قریب پانی سماتا تھا اس حدیث سے میاں بیوی کا ایک ساتھ غسل جنابت کرنا ثابت ہوتا ہے ایک صحیح روایت میں ہے کہ ہمارے ہاتھ ٹکراتے اور لوٹا یا پیالہ پکڑنے کے لئے چھینا جھپٹی ہوتی آپ کہتے چھوڑو میں کہتی آپ چھوڑ دیجئے یہ حسن معاشرت کا کتنا بہترین نمونہ ہے۔

[69]..... بَاب مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں کوئی ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوڑ دے تو اس کا بیان

774- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ.

(ترجمہ) امیر المومنین علی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک بال برابر غسل جنابت میں جگہ چھوڑ دی اسے جہنم کا بڑا عذاب ہوگا۔

علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے اسی وجہ سے اپنے سر سے دشمنی کرلی اور وہ اپنے بال مونڈوایا کرتے تھے۔

(**تخریج**) دیکھئے: ابوداود (٢٤٩) ابن ماجه (٥٩٩) مصنف ابن ابی شیبه (١/ ١٠٠)، مسند احمد (١/ ٩٤) تهذيب الأثار مسند علی (٤١، ٤٢)۔

توضیح: ......اس حدیث کی سند میں بڑا کلام ہے اور علمائے کرام اس کی تصحیح وتضعیف میں مختلف ہیں لیکن غسل جنابت میں اہتمام اور اسباغ کی ضرورت ہے جس طرح وضو کرتے وقت ایڑی اگر سوکھی رہ جائے تو سخت عذاب کی وعید ہے۔علی (رضی اللہ عنہ) کا اہتمام اور بال کٹا دینے کا سبب یہی تھا۔

[70]..... بَاب الْمَجْرُوحِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ
زخمی کے جنبی ہو جانے کا بیان

775۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ وَقَالَ عَطَاءٌ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ.

(ترجمہ) عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ انہوں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کو سنا وہ خبر دیتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانے میں زخمی ہو گئے پھر انہیں احتلام ہو گیا ان کو غسل کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ مرگئے جب نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے انہیں مار ڈالا اللہ ان سے سمجھے کیا ناواقفیت کا علاج معلوم کر لینا نہیں ہے؟
عطاء بن ابی رباح نے کہا: کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس (زخمی) کو اپنا جسم دھو لینا اور سر کو جہاں زخم لگا تھا چھوڑ دینا چاہیے تھا۔
(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے منقطع ہے لیکن دوسری سند سے صحیح ہے تفصیل کے لئے دیکھئے: ابو داود (٣٣٧) دارقطنی (١/ ١٩١) والفقيه والمتفقة للخطيب (٢/ ٦٨)۔

فائدہ: ......اس میں بلا علم فتویٰ دینے والوں کے لئے بڑی تنبیہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے بڑا جرم بتاتے ہوئے فرمایا ان لوگوں نے اسے مار ڈالا اللہ ان سے سمجھے اگر معلوم نہیں تھا تو کسی صاحب علم سے معلوم کر لینا چاہیے تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت میں زخم کو دھونا ضروری نہیں۔

[71]..... بَاب فِي الَّذِي يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ
ایک غسل سے تمام بیویوں کے پاس جانے کا بیان

776۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میں اپنی سب بیویوں کے پاس چکر لگایا۔

777۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَجْمَعَ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام بیویوں کے پاس ایک رات میں چکر لگایا۔

(**تخریج**) پہلی حدیث کو ابوداود (٣٣٧) نسائی (٢٦٣) طحاوی نے شرح معانی الآثار (١٢٩/١)، ابویعلی نے مسند (٢٩٤٢) میں وابن حبان نے صحیح (١٢٠٦) میں ذکر کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

دوسری روایت کو امام احمد نے مسند (٢٥٢/٢) میں اور ابوداود نے بھی ذکر کیا ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

توضیح: ......پہلی روایت میں دن اور دوسری روایت میں رات کا ذکر ہے اور مراد اس سے جماع کرنا ہے۔لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک غسل میں چار بیویاں بھی اگر ہوں تو ان سے مباشرت کے بعد ایک بار غسل کافی ہے واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس وقت گیارہ بیویاں تھیں جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے دیکھئے بخاری (۲۸۴)، لیکن دوسری بار یا دوسری بیوی سے جماع کرنے سے پہلے صفائی اور وضو کر لینا چاہیے کیونکہ اس سے نشاط اور ہوشیاری لوٹ آتی ہے۔کما فی الحدیث۔

[72]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَتِرَ بِهِ
قضائے حاجت کے وقت سب سے اچھی آڑ (پردے) کا بیان

778۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ .

(ترجمہ) عبداللہ بن جعفر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور ایسی بات کی سرگوشی کی جو میں کبھی کسی کو نہیں بتاؤں گا، اور نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت پردے کے لئے سب سے زیادہ محبوب ٹیلہ یا کھجور کے جھنڈ تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (٣٤٢) ابوداود (٢٥٤٩) ابن ماجه (٣٤٠) ونيل الأوطار (٩٢/١)۔

توضیح: ......اس سے راز کی حفاظت کی تعلیم ملتی ہے نیز یہ کہ قضائے حاجت کے لئے آڑ ہونا ضروری ہے کھلے عام راستے یا سڑک کے کنارے بیٹھنا باعث شرم وخلاف شرع ہے والعیاذ باللہ۔

[73]..... بَاب الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ
جنبی سونا چاہے تو کیا کرے؟

779۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَرْقُدَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا عمر (رضوان اللہ علیہ) نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے رات میں جنابت لاحق ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عضو کو دھولیں وضو کریں اور سو جائیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (٢٨٧) ومسلم (٣٠٦) صحیح ابن حبان (١٢١٢) ومعرفة السنن والآثار للبيهقى (١٥١٦) والمحلى (٨٦/١)۔

780۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَتْ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن اسود سے مروی ہے ان کے والد نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ نماز کا سا وضو کرتے پھر سو جاتے تھے۔

(تخریج) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٨٦) مسلم (٣٠٥) وصحيح ابن حبان (١٢١٧) البيقهى فى معرفة السنن والآثار (١٥١٧) والمحلى (٢٢٠/٢)۔

توضیح:...... لہٰذا جو شخص حالت جنابت میں سونا چاہے اسے وضو کر لینا چاہیے یہ امت پر آسانی کے لئے ہے وضو کر کے سو جائے لیکن نماز سے پہلے غسل کر لے ورنہ سستی کاہلی میں نماز چھوڑنے پر گنہگار ہو گا۔

[74]..... بَاب الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ
منی کے نکلنے پر غسل واجب ہونے کا بیان

781۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

(ترجمہ) ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پانی سے ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند میں کلام ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (١١٧٣) موارد الظمآن (٢٢٨)۔

توضیح:......یعنی غسل منی نکلنے پر واجب ہوتا ہے اس حدیث کو علماء نے احتلام پر محمول کیا ہے۔

782۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَمِعَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتَوْنَ بِهَا فِي قَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ قَالَ غَيْرُهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ.

(ترجمہ) سہل بن سعد ساعدی (رضی اللہ عنہ) جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا سنا اور جس وقت آپ کا انتقال ہوا سہل کی عمر ۱۵/سال کی تھی انہوں نے روایت کیا کہ ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے بیان کیا کہ پانی سے پانی ہے کا فتوی جو لوگ دیا کرتے تھے تو یہ آسانی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے اسلام میں عطا فرمائی تھی لیکن پھر بعد میں آپ نے غسل کرنے کا حکم دیا۔

امام دارمی نے کہا: دوسرے راوی نے کہا: امام زہری نے فرمایا: جس کو میں پسند کرتا ہوں۔ اس نے سہل بن سعد سے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(**تخریج**) یہ روایت اس سند سے ضعیف ہے لیکن متن الحدیث صحیح ہے اور حکم وہی ہے کہ احتلام کا اثر دیکھے تب غسل واجب ہوگا اور جماع میں مجرد دخول سے غسل واجب ہو جائے گا۔ تخریج کے لئے دیکھئے: ابوداود (٢١٤) ترمذی (١١٠) نسائی (٢٠١) صحیح ابن حبان (١١٧٩) والناسخ والمنسوخ لابن شاهين (١٧) وموارد الظمآن (٢٢٨)۔

توضیح: ......یعنی: اول اسلام میں یہ اجازت تھی کہ جماع کے بعد اگر انزال نہ ہو پانی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا لیکن بعد میں پھر آپ نے حکم دیا کہ منی نکلے یا نہ نکلے ایلاج سے غسل واجب ہے جیسا کہ آگے حدیث میں آتا ہے۔ لہٰذا حدیث الماء من الماء منسوخ ہے لیکن بعض علماء نے اسے احتلام پر محمول کیا ہے کما ذکر۔

783۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيٌّ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتَوْنَ بِهَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ أَوِ الزَّمَانِ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدُ.

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے بیان کیا کہ لوگ الماء من الماء کا جو فتوی دیتے ہیں یہ رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے اول اسلام میں مرحمت فرمائی تھی پھر بعد میں آپ نے غسل کیا۔

(**تخریج**) یہ حدیث وسند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢١٥) ترمذی (١١٠) ابن ماجه (٦٠٩) نیز دیکھئے: پچھلی

حدیث کے حوالہ جات۔

فائدہ:......خلاصۂ کلام یہ کہ احتلام کی صورت میں اور جماع کرتے وقت صرف عضو مخصوص داخل کرنے سے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے، جیسا کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔

[75]..... باب فِي مَسِّ الْخِتَانِ الْخِتَانَ

شرم گاہ کا شرم گاہ سے مل جانے پر غسل کا بیان

784۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر جماع کرے تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔

(یعنی چار زانو پر بیٹھ کر جماع کے لئے کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا)۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (۲۹۱) مسلم (۳۴۸) صحیح ابن حبان (۱۱۷۴)۔

توضیح:...... یہ حدیث پانی نکلنے پر غسل واجب ہونے والی حدیث کی ناسخ ہے اور اسی پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جب آدمی جماع کرے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے اس پر غسل واجب ہو گیا۔

[76]..... بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کے احتلام کا بیان

785۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَأَلَتْ خَالَتِي خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ .

(ترجمہ) سعید بن المسیب نے کہا میری خالہ (خولہ بنت حکیم السلمیہ) نے رسول اللہ ﷺ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا جب اسے احتلام ہو جائے (یعنی وہ کیا کرے) تو آپ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا۔

(**تخریج**) سعید بن المسیب اس سوال کے وقت موجود نہ تھے یہ اس روایت کی علت ہے لیکن دوسری کتب میں بسند صحیح بھی مروی ہے دیکھئے: مسند الامام احمد (۴۰۹/۶)، نسائی (۱۹۸) ابن ماجہ (۶۰۳) المعجم الکبیر (۲۴۰/۲۴) (۶۱۳،۶۱۰) حلیۃ الاولیاء (۲۰۶/۵)۔

توضیح:......یعنی احتلام ہو جانے پر جس طرح مرد پر غسل واجب ہے عورت بھی غسل کرے گی۔

786۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرٰى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ.

(ترجمہ) عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) زوجۃ النبی ﷺ نے انہیں بتایا بنو ابوطلحہ کی ماں ام سلیم (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئیں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ہے عورت مرد کی طرح سوتے میں تری دیکھے تو غسل کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں غسل کرے گی، عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: تف ہے تمہارے اوپر کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مٹی لگے تمہارے ہاتھ کو پھر کہاں سے مشابہت ہوتی ہے؟

تربت يمينك: ...... یہ عربی محاورۃ ہے جو عموماً بددعا کے لئے استعمال ہوتا ہے مطلب ہے تم پر محتاجی وفقیری آئے لیکن یہاں بددعا مقصود نہیں بلکہ تعجب کے لئے ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن متن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۸۲) مسلم (۳۱٤) ابوداود (۲۳۷،۲۳٦) ترمذی (۱۱۳) نسائی (۱۹٦) ابن ماجه (٦۰۰) مسند احمد (۱۲۱/۳)، ومسند ابی یعلی (٤۳۹٥) وصحیح ابن حبان (۱۱٦٦)۔

توضیح: ......یعنی مرد وعورت دونوں کی منی سے بچے کی مشابہت ہوتی ہے کبھی باپ کے ساتھ اور کبھی ماں کے ساتھ اور جب یہ معلوم ہوا کہ عورت کی بھی منی ہوتی ہے تو اسے مرد کی طرح احتلام بھی ہوسکتا ہے۔

787۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُمُّ سُلَيْمٍ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ تَرٰى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَرِبَتْ يَدَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُنْتَصِرًا لِأُمِّ سُلَيْمٍ بَلْ أَنْتِ تَرِبَتْ يَدَاكِ إِنَّ خَيْرَكُنَّ الَّتِي تَسْأَلُ عَمَّا يَعْنِيهَا إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَلِلنِّسَاءِ مَاءٌ قَالَ نَعَمْ فَأَنّٰى يُشْبِهُهُنَّ الْوَلَدُ إِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُ الرِّجَالِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ام سلیم (رضی اللہ عنہا) داخل ہوئیں اور پوچھا اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام ہوجائے تو کیا کرے؟) ام سلمہ نے کہا تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم نے تو عورتوں کو رسوا کردیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ام سلیم کی طرف داری کرتے ہوئے فرمایا: بلکہ (اے بیوی) تمہارے ہی ہاتھ خاک آلود ہوں تم عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی ضرورت کے مطابق مسئلہ پوچھے پھر فرمایا جب عورت تری (پانی) دیکھے تو غسل کرے گی۔

ام سلمہ نے کہا: کیا عورتوں کا بھی پانی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، پھر بچہ ان کے مشابہ کیسے ہوتا ہے؟ وہ (یعنی عورتیں) مردوں کے مثل ہیں (طبیعت وعادات میں) یا عورتیں مردوں کا جوڑا ہیں۔

(تخریج) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن متن ومعنی صحیح ہے۔ دیکھئے مسلم (۳۱۰، ۳۱٤) احمد (۱۹۹/۳)، مسند الموصلی (۳٤۹۵) صحیح ابن حبان (۱۱٦٦)۔

[77]..... باب مَنْ يَرٰى بَلَـلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا

اس کا بیان کہ انسان تری دیکھے لیکن احتلام یاد نہ آئے

788۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ فَيَرٰى بَلَـلًا وَلَمْ يَذْكُرْ احْتِلَامًا قَالَ لِيَغْتَسِلْ فَإِنْ رَأٰى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بَلَـلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو جاگنے پر تری دیکھے خواب (احتلام) یاد نہ ہو فرمایا: وہ غسل کر لے اور اگر خواب میں احتلام ہوتے دیکھے لیکن تری نہ پائے تو اس پر غسل نہیں ہے۔ (یعنی جب منی کا اثر دیکھے تبھی غسل واجب ہوگا، صرف خواب دیکھنے سے نہیں)

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۳٦) ترمذی (۱۱۳) ابن ماجہ (٦۱۲) دارقطنی (۱۳۳/۱)، البیھقی (۱٦۸/۱)۔

[78]..... بَابٌ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ

کوئی نیند سے جاگے تو کیا کرے؟

789۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْوَضُوءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین بار ہاتھ کو دھولے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے بخاری (۱٦۲) مسلم (۲۷۸) ترمذی (۲٤) نسائی (۱) ابن ماجہ (۳۹۳) ابویعلی (۵۸٦۳) ابن حبان (۱۰٦۱) الحمیدی (۹۸۱)۔

توضیح: ...... بخاری شریف کی روایت میں ہے تم میں سے کوئی نہیں جانتا رات میں اس کا ہاتھ کس مقام پر تھا۔ مسلم شریف میں بھی ایسا ہی ذکر ہے۔ لہٰذا ہاتھ کو تین بار دھولینا ضروری ہے۔ علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ نے کہا: یہاں رات کی قید اتفاقی ہے، دن کو سو کر اٹھے جب بھی یہی حکم ہے کہ بنا ہاتھ دھوئے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے، اور یہ نہی تنزیہی ہے۔

[79]..... بَاب الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلاءِ فَيَأْكُلُ

آدمی بیت الخلاء سے نکل کر بلا وضو کھا سکتا ہے؟

790۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے آپ حمام میں داخل ہوئے جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر نکلے تو کھانا پیش کیا گیا، اور کہا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا نماز پڑھنی ہے جو وضو کروں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٣٧٤) ابوداود (٣٧٦٠) ترمذی (١٨٤٨) نسائی (١٣٢) واحمد (٣٥٩/١)، المعجم الكبير (١٢٢/١١)(١١٢٤١) والبيهقی(٣٤٨/١) وشرح السنة للبغوی (٢٨٣٥) ۔

فائدہ: ......اس سے معلوم ہوا کہ محدث (بنا وضو والے) کے لئے کھانا، پینا ذکر وتلاوت زبانی بلا وضو سب درست ہے۔ امام نووی نے کہا: اس پر امت کا اجماع ہے۔

[80]..... بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

791۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَإِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِي مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ .

(ترجمہ) عروة بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیوی عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش جو کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے عقد میں تھیں سات سال تک مرض استحاضہ میں مبتلا رہیں رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: یہ حیض کا خون نہیں ہے یہ ایک رگ کا خون ہے تو جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔

عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا! چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتیں اور نماز پڑھتی تھیں اور وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے ٹب یا تسلے میں بیٹھ جاتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر تیرنے لگتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے بخاری (۲۲۸) مسلم (۳۳۳) واصحاب السنن غیر الترمذی ابویعلی (۴۴۰۵) ابن حبان (۱۳۴۸) الحمیدی (۱۹۳) وغیرھم۔

توضیح:...... استحاضہ ایک بیماری ہے جس میں مدت حیض کے بعد بھی خون جاری رہتا ہے بند نہیں ہوتا ایسی عورت مستحاضہ کہلاتی ہے اوراس کے لئے یہ حکم ہے کہ جب حیض کی مدت شروع ہو تو نماز چھوڑ دے اور جب اس کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کرے نماز پڑھے کیونکہ یہ حیض کا خون نہیں ہوتا ہے۔

[81]..... بَاب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے مباشرت کرنے کا بیان

792۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے سے ہوتے اور اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے۔

793۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے سے ہوتے اور اپنی بیویوں سے مباشرت کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۲۷،۱۹۲۲) مسلم (۱۱۰۶) ابوداود (۲۶۸) ترمذی (۱۳۲) نسائی (۲۸۵) ابن ماجہ (۶۳۶) مسندأبی یعلی (۴۴۲۸) ابن حبان (۳۵۳۷)۔

توضیح:...... مباشرت بدن سے بدن کے مساس کو کہتے ہیں جو روزے دار کے لئے اپنی بیوی سے جائز ہے بخاری کی روایت میں بوسہ لینے کا بھی ذکر ہے نیز یہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنی خواہشات پر سب سے زیادہ کنٹرول کرنے والے تھے اس لئے جس کو غلبہ شہوت کا عارضہ ہو تو وہ احتیاط کرے اور دور رہے تو اچھا ہے۔

[82]..... بَاب الْحَائِضِ تَبْسُطُ الْخُمْرَةَ

حیض والی عورت کے چٹائی بچھانے کا بیان

794۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا مجھے چٹائی اٹھا دو عرض کیا میں تو حائضہ ہوں فرمایا: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٩٨) ابو داؤد (٢٦١) ترمذی (١٣٤) نسائی (٣٨٢) ابویعلی (٤٤٨٨) ابن حبان (١٣٥٧)۔

توضیح: ......اس حدیث سے عورت کا گھر کے کام کاج میں بحالت حیض ہاتھ لگانا ثابت ہوا، یعنی وہ برتن دھو سکتی ہے، کھانا بنا سکتی ہے، شوہر کی خدمت کر سکتی ہے۔ دوسری احادیث سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا، مباشرت کرنا، اس سے کنگھی کرانا وغیرہ سب کی وضاحت اور اباحت آئی ہے۔

[83]..... بَاب فِي دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

حیض کا خون کپڑے سے صاف کرنے کا بیان

795۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً وَهِيَ تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ بِثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا قَالَ إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِ ثَوْبِكِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ

(ترجمہ) فاطمة بنت المنذر نے اپنی دادی (یا نانی) اسماء بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہا) سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے سنا وہ کہہ رہی تھی کہ جب وہ حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑے کا کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس پر خون دیکھو تو پہلے کھرچ دو پھر پانی سے مل کر دھو ڈالو پھر سارے کپڑے پر پانی ڈال دو پھر اس میں نماز پڑھ سکتی ہو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے ابو داود (٣٥٦،٣٦١) ابن خزیمہ (٢٧٦) مسند أحمد(٣٤٥/٦) مصنف ابن أبي شيبه (٩٥/١) بلكه يه حديث متفق عليه هے۔ دیکھئے: بخاری (٣٠٧،٢٢٧) مسلم (٢٩١) وترمذی (١٣٨) نسائی (٢٩٤) وصحیح ابن حبان (١٣٩٦) ومسند الحمیدی (٣٢٢)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کپڑے پر اگر حیض کا خون لگ جائے تو صاف کر کے دھو کر اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ دوسری صحیح روایات میں ہے عائشہ وام سلمہ (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انھیں ایسا ہوتا اور وہ کپڑا دھو کر اسی میں نماز پڑھتی تھیں، جیسا کہ باب نمبر ١٠٥ میں آگے آ رہا ہے۔

[84]..... بَاب فِي غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ

زائد حیض والی (مستحاضہ) عورت کے غسل کا بیان

796۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ قَالَ خُذِي مَاءَكِ وَسِدْرَكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَأَنْقِي ثُمَّ صُبِّي عَلَى رَأْسِكِ حَتَّى تَبْلُغِي شُؤُونَ الرَّأْسِ ثُمَّ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً

قَـالَـتْ كَيْفَ أَصْـنَـعُ بِهَـا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ قَالَتْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَبَّعِي بِهَا اٰثَارَ الدَّمِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ فَمَا أَنْكَرَ عَلَيْهَا .

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے غسل کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: بیری کے پتوں کا پانی لو خون کے مقام کو اچھی طرح صاف کرو پھر سر پر پانی ڈالو تا آنکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے (اس طرح غسل کرو) پھر مشک لگا ہوا ایک روئی کا پھایا لیکر لگالو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیسے پھایا لگاؤں؟ آپ خاموش رہے انہوں نے پھر عرض کیا پھایا کیسے لگاؤں؟ پھر آپ خاموش رہے تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے سرگوشی کی کہ روئی کا پھایا مشک لگا ہوا لے کر خون کے مقام پر لگالو۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور اس کا انکار نہیں کیا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۱٤) مسلم (۳۳۲) ابوداود (۳۱۵) ابن ماجه (٦٤٢) مسندابی یعلی (٤٧٣٣) صحیح ابن حبان (١١٩٩) مسند الحمیدی (١٦٧)۔

توضیح: ......اس حدیث سے دینی معاملات میں شرم نہ کرنے کی تعلیم ملتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی شدت حیا کا پتہ چلتا ہے کیوں نہ ہو آپ کا وصف ہی پہلی کتابوں میں یہ ہے کہ نہ آپ بکواس کرنے والے ہیں اور نہ بے حیائی کرنے والے نہ فحش گو ہیں بار بار پوچھنے پر آپ صرف سبحان اللہ کہتے ہیں اور سکوت فرماتے ہیں ایک روایت میں ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے ان صحابیہ کو اپنی طرف کھینچا اور طریقہ سکھلایا، صلى الله على نبينا وقدوتنا محمد بن عبدالله وسلم تسليما كثيرا۔

797۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں مستحاضہ عورت ہوں خون رکتا نہیں ہے تو کیا میں نماز چھوڑے رکھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے (حیض نہیں) اس لئے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب مدت حیض ختم ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور نماز پڑھ لو۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (۲۲۸) مسلم (۳۳۳) ترمذی (۱۲۵) نسائی (۳۵۷) ابن ماجه (٦٢١) مسند أبی یعلی (٤٤٨٦) صحیح ابن حبان (١٣٥٠) مسند الحمیدی (١٩٣)۔

798۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَدْخُلُ

الْمِرْكَنَ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوءٌ مَاءً فَتَنْغَمِسُ فِيهِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ جحش کی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں استحاضہ کی بیماری لاحق ہوئی تو آپ نے انہیں ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔ وہ جب پانی سے بھرے ہوئے (مرکن) ٹب میں بیٹھتیں ڈبکی لگاتیں اور پانی سے نکلتیں تو خون پانی کے اوپر چھا جاتا پھر وہ نماز پڑھ لیتیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن دوسری اسانید صحیحہ کی وجہ سے حدیث صحیح ہے بلکہ متفق علیہ ہے۔ دیکھئے بخاری (٣٢٧) مسلم (٣٣٣) ابوداود (٢٨٥) نسائی (٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥) ابن ماجہ (٦٢٦)۔

توضیح: ......اس حدیث سے بیماری کی حالت میں خون جاری رہے تو ہر نماز کے لئے غسل کرنا اور نماز پڑھنا ثابت ہوا۔ تفصیل آگے آ رہی ہے اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اگر کسی کو سلسل البول ریاح یا ہوا یا مذی وغیرہ کی بیماری ہو تو وہ بھی اس مقام پر کپڑا لگا کر نماز کے وقت صفائی اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

799۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ فُلَانَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهَا أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّاسُ يَقُولُونَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ سُهَيْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا وہ فلاں عورت ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا تھا اور جب ہر نماز کے وقت نہانا ان کے لئے مشکل ہو گیا تو آپ نے حکم دیا کہ ظہر عصر ملا کر ایک غسل سے پڑھ لیں اور مغرب وعشاء ایک غسل سے اور فجر کے لئے علاحدہ غسل کریں۔

امام دارمی نے کہا: وہ خاتون لوگ کہتے ہیں سہلہ بنت سہیل تھیں اور یزید بن ہارون نے کہا وہ سہیلہ بنت سہل تھیں۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے متابع اور شاہد موجود ہیں لہٰذا متن صحیح ہے۔ دیکھئے ابوداود (٢٩٥) ونسائی (٢١٣) آگے (٨١٢) میں بھی یہ حدیث آ رہی ہے۔

800۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأُمِرَتْ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهَا قَالَ لَا أُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرض استحاضہ میں مبتلا ہوئیں تو انہیں حکم دیا گیا...... شعبہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا؟ عبدالرحمٰن نے کہا:

میں نبی کریم ﷺ سے بیان نہیں کر رہا ہوں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ ظہر کی نماز میں تاخیر کر کے عصر جلدی پڑھ لیں اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرلیں (اس طرح) مغرب میں تاخیر کر کے عشاء جلدی پڑھ لیں اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کریں اور نماز فجر کے لئے ایک بار غسل علاحدہ کریں۔

(تخریج) اس کی تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

توضیح: ......اسلاف کرام کے اقوال وافعال میں گزر چکا ہے کہ وہ کسی بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے میں بہت احتیاط کرتے تھے عبدالرحمٰن بن قاسم کا بھی اس امر کو آپ ﷺ کی طرف منسوب نہ کرنا غالباً اسی قبیل سے ہے اوپر حدیث عائشہ میں صراحت سے مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کا حکم دیا تھا۔

801۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحِيضَةٍ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تُصَلِّي قَالَتْ وَكَانَتْ تَقْعُدُ فِيْ مِرْكَنٍ لِأُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ.

اس حدیث کا ترجمہ اور تخریج بھی حدیث نمبر (۷۹۷) میں گزر چکی ہے۔

(تخریج) مزید حوالے کے لئے دیکھئے: مسند احمد(۸۳/۶) مسند ابی (۴۴۰۵)نیز حدیث رقم (۸۰۸)۔

802۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحِيضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِيْ يَقُوْلُ تَغْتَسِلُ غُسْلَ الْأَوَّلِ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّهَا تَطَّهَّرُ وَتُصَلِّي.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ استحاضہ کے خون میں مبتلا رہتی ہوں تو کیا ایسی حالت میں نماز ترک کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ تو ایک رگ ہے حیض کا خون نہیں، لہٰذا جب ایام حیض شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض کی مدت پوری ہو جائے تو خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔

ہشام نے کہا میرے والد (عروۃ) فرماتے تھے حیض کی مدت پوری ہونے پر عورت پہلا غسل کرے گی اور اس کے بعد صفائی کر کے نماز پڑھے گی۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے تخریج رقم (۸۰۱) میں گزر چکی ہے۔

803- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ بِهَا الَّذِي كَانَ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ لِذٰلِكَ فَإِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي .

(ترجمہ) ام سلمہ زوج النبی ﷺ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خون بہتا رہتا تھا، ام سلمہ نے اس کے لئے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بیماری سے پہلے ہر ماہ جتنے رات و دن انہیں حیض آتا تھا اس کو شمار کر لیں اور اتنے دن نماز ترک کر دیں پھر جب اتنے دن گزر جائیں اور نماز کا وقت آ جائے تو غسل کریں فرج پر روئی کا پھایا رکھیں پھر نماز پڑھ لیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں ایک راوی مجہول ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسندأبی یعلی (٦٨٩٤)۔

804- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غَلَبَنِي الدَّمُ قَالَ اغْتَسِلِي وَصَلِّي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا یا رسول اللہ! خون مجھ پر غالب آ گیا ہے (یعنی رکتا نہیں ہے) آپ نے فرمایا: غسل کرو اور نماز پڑھ لو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسند احمد (١٤١/٦) نیز پچھلی حدیث (٨٠٤)۔

805- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَاسْتَفْتَتْهُ فِيهِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِالْحِيضَةِ إِنَّمَا هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي ـ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَعْلُو حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ ثُمَّ تُصَلِّي .

(ترجمہ) عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے کہا میں نے ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سنا کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں انہیں سات سال سے استحاضہ کی شکایت تھی انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور فتویٰ پوچھا آپ نے ان سے فرمایا: یہ حیض کا خون نہیں ہے یہ ایک رگ ہے پس تم غسل کرو اور نماز پڑھو۔

عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: چنانچہ ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور نماز پڑھ لیتیں اور ٹب میں بیٹھ جاتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی پھر (غسل کے بعد) وہ نماز پڑھ لیتیں۔

(**تخریج**) یہ روایت صحیح ہے اور (۸۰۵) پر اس کی تخریج ملاحظہ کیجئے نیز مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: مسند أبی یعلی (۴۴۱۰) صحیح ابن حبان (۱۳۵۱) مسندابی عوانه (۱/۳۲۰)۔

806- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَتَنْغَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ وَإِنَّهُ لَمَمْلُوْءٌ مَاءً ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ وَإِنَّ الدَّمَ لَعَالِيهِ فَتُصَلِّي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں استحاضہ کی بیماری لگی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ہر نماز کے لئے غسل کریں چنانچہ وہ پانی سے بھرے ٹب میں غوطہ لگاتیں پھر اس سے نکلتیں تو خون پانی کے اوپر آ جاتا پھر وہ نماز پڑھتیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کچھ کلام ہے اور اس معنی کی حدیث (۸۰۲، ۸۰۵) میں تخریج گزر چکی ہے مزید دیکھئے مسند احمد (۶/۲۳۷)۔

807- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهَا كَانَتْ بَادِيَةَ بِنْتَ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةَ .

(ترجمہ) قاسم نے کہا جس خاتون کو استحاضہ کی بیماری ہوئی وہ بادیہ بنت غیلان الثقفیہ تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے کیونکہ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور انہوں نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

808- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: بیشک وہ خاتون سہلہ بنت سہل بن عمرو ہی تھیں جنہیں استحاضہ کی شکایت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا تھا اور جب یہ ان کے لئے مشکل ہو گیا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ظہر و عصر ایک غسل سے پڑھ لیا کریں اور مغرب و عشاء ایک غسل سے اور صبح کی نماز کے لئے غسل کر لیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے کیونکہ دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے: ابو داود (۲۹۵) شرح معانی الآثار (۱/۱۰۱) نیز دیکھئے رقم (۸۰۳)۔

809- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّهُنَّ ثَلَاثَتَهُنَّ كُنَّ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ أُمُّ حَبِيبَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ بَادِيَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ .

(ترجمہ) سعد بن ابراہیم نے کہا ان خاتون کے نام میں اختلاف اس لئے رونما ہوا کہ تینوں عورتیں (جنہیں یہ شکایت ہوئی) عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کے عقد میں تھیں اس لئے کسی نے کہا وہ ام حبیبہ تھیں کسی نے کہا بادیہ تھیں اور کسی نے کہا کہ وہ سہلہ بنت سہیل تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: اسد الغابة (۳۴/۷، ۱۵٤) والإصابة (۱۱۲، ۱۱۵) اور سابقہ تخریج (۸۰۳)۔

810۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهٰذَا مِنِّي إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ.

(ترجمہ) قعقاع بن حکیم نے سعید (ابن المسیب) سے مستحاضہ کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے کہا: بھتیجے اس مسئلہ کو مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا؟ جب حیض کے دن ہوں تو مستحاضہ نماز چھوڑ دے اور جب اس کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳۵۲) لیکن اس میں ہے کہ پہلے غسل کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے گی۔ نیز دیکھئے البیهقی (۳۳۰/۱)۔

811۔ أَخْبَرَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَسْتَثْفِرُ ثُمَّ تُصَلِّي فَقَالَ الرَّجُلُ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ قَالَ وَإِنْ كَانَ يَسِيلُ مِثْلَ هٰذَا الْمَثْعَبِ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز ترک کرے گی پھر غسل کر کے روئی کا پھایا لگائے گی پھر نماز پڑھے گی کسی نے پوچھا اگر خون بہتا ہی رہے تو؟ فرمایا چاہے اس پرنالے ہی کی طرح کیوں نہ بہتا رہے۔ یعنی مقام مخصوص پر روئی بھر کر نماز پڑھے چاہے جتنا خون نکلے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: المحلی لابن حزم (۲۵۲/۱) نیز آگے بھی یہ روایت آ رہی ہے۔

812۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ قَوْلًا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدُ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَدْخُلُ الْكَعْبَةَ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتِ تَثُجِّينَهُ ثَجًّا اسْتَدْخِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ ادْخُلِي.

(ترجمہ) عمار بن ابی عمار نے کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) مستحاضہ کے بارے میں سب سے زیادہ سخت موقف رکھتے تھے لیکن پھر نرمی اختیار کر لی، ایک خاتون ان کے پاس آئیں اور دریافت کیا کہ میں مستحاضہ ہوں کعبہ میں داخل ہو سکتی ہوں؟ فرمایا:

ہاں چاہے کتنا ہی خون بہتا ہو تم کعبہ میں داخل ہو سکتی ہو اچھی طرح روئی باندھو اور اندر چلی جاؤ۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے کہیں اور ان الفاظ میں یہ روایت نہیں مل سکی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول حدیث کے مطابق ہے۔

813- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَتْ تَنْتَظِرُ أَقْرَاءَ هَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ فِيهَا الصَّلَاةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ.

(ترجمہ) قمیر (بنت عمران زوجہ مسروق) نے کہا میں نے مستحاضہ کے بارے میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ (حیض کے) جن دنوں میں (اس سے پہلے) نماز چھوڑ دیا کرتی تھی اتنے میں انتظار کرے (یعنی نماز چھوڑ دے) اور جب (طہر) پاکی کا دن آئے جس میں وہ پاک ہوتی تھیں تو غسل کر لے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے اور نماز پڑھے۔

(**تخریج**) یہ روایت مجالد بن سعید کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسرے طرق سے بھی ایسا ہی مروی ہے اس لئے یہ اثر صحیح ہے۔ دیکھئے: شرح معانی الآثار (١/١٠٥) و ابن ابی شیبه (١٣٥١) و مصنف عبدالرزاق (١١٧٠) البیهقی (٣٤٦/١) وابوداود (١/٢١٠) بعدحدیث (٣٠٠)۔

814- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَيِّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

(ترجمہ) ابوجعفر نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مذکورہ بالا قول روایت کیا۔

(**تخریج**) اس سند میں رجل مجہول ہے لیکن صحیح سند سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے مصنف ابن أبی شیبه (١٣٤٩) نیز (٨٢٥) میں بھی یہ روایت آ رہی ہے۔

815- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ طُهْرِهَا الَّذِي كَانَتْ تَطْهُرُ فِيهِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ تَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ.

(ترجمہ) قمیر نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کیا......

اس حدیث کا ترجمہ (۸۱۳) میں گذر چکا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے ابوداؤد (٣٠٠) وحدیث رقم (٨١٧) و (٨٣٦)۔

816- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فِي كُلِّ شَهْرٍ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَصَامَتْ وَتَوَضَّأَتْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مستحاضہ ہر مہینے کے ایام حیض میں نماز چھوڑ دے اور مدت ختم ہونے پر غسل کرے اور نماز پڑھے روزہ رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس معنی کے شواہد صحیحہ موجود ہیں دیکھئے: ابوداؤد (٢٩٧) ترمذی (١٢٦،١٢٧) ابن ماجه (٦٢٥) شرح معانی الآثار(١/١٠٢)وبيهقی(١/٣٤٧)۔

817۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ وَحَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَيَطُولُ بِهَا الدَّمُ فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثَلَاثَ حِيَضٍ وَفِي الصَّلَاةِ إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْحَيْضِ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) سے اس مستحاضہ عورت کے بارے میں مروی ہے جس کو اپنے ایام ماہواری کا علم ہو جب اسے طلاق ہو جائے اور خون جاری رہے تو انہیں ایام کے مطابق تین حیض کی عدت گذارے گی۔ اور اس کی نماز کے بارے میں ان سے مروی ہے کہ ہر مہینے میں اس کے جو حیض کے دن ہوتے ہیں ان میں وہ نماز نہیں پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبي شيبه (١٨٧١٤) ومصنف عبدالرزاق (٦/٣٤٥)۔

818۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ امْرَأَةٌ كَانَ حَيْضُهَا مَعْلُومًا فَزَادَتْ عَلَيْهِ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ يَوْمَيْنِ قَالَ ذَاكَ مِنْ حَيْضِهَا وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ .

(ترجمہ) معتمر (بن سلیمان) سے مروی ہے ان کے والد نے قتادہ سے پوچھا وہ عورت جس کو اپنے حیض کے ایام معلوم ہوں اور پانچ چار یا تین دن مزید خون جاری رہے تو وہ کیا کرے گی؟ فرمایا: نماز پڑھے گی سلیمان نے کہا: اگر دو دن خون جاری رہے فرمایا یہ حیض کا ہی خون ہے۔ انہوں نے کہا اور میں نے ابن سیرین سے پوچھا تو انہوں نے کہا: عورتیں اس بات کو بہتر جانتی ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه(٢/٥٣٨) (٨٨٦٤) ابو داود (٢٨٦) المحلی (٢/٢٠٣) والتمهيد(١٦/٧٥)۔

توضیح: ......مقصد یہ کہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق ہوتا ہے اور عورت اس میں تمیز کر سکتی ہے کہ کب حیض کا خون ختم ہوا اس لئے جب حیض کا خون ہو تو نماز ترک کر دے ورنہ غسل اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ واضح رہے کہ حیض

کے ایام کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں، لہٰذا دو ایک دن بڑھ جائیں اور خون حیض کا ہی ہو تو اس پر حیض کے احکام جاری ہوں گے۔

819۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ أَيَّامَ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ .

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) سے مروی ہے وہ عورت جس کو ایام طہر میں خون آ جائے میری رائے میں وہ غسل کرے اور نماز پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۹٤/۱) نیز آگے (۸۹۰) میں بھی یہ روایت آ رہی ہے۔

820۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ قَالَ تَنْتَظِرُ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلْتُحَرِّمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ حَتَّى إِذَا كَانَ أَوَانُهَا الَّذِي تَحِيضُ فِيهِ فَلْتُحَرِّمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يُرِيدُ أَنْ يُكْفِرَ إِحْدَاهُنَّ .

(ترجمہ) شہر بن حوشب سے مروی ہے: مستحاضہ عورت کے بارے میں ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ماہواری کے ایام کے بقدر انتظار کر کے نماز چھوڑے گی پھر غسل کرے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ اس کے حیض کے ایام آ جائیں تو پھر نماز ترک کر دے پھر غسل کرے یہ خون کا جاری رہنا شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ ان میں سے کوئی عورت نماز ترک کر کے کفر میں مبتلا ہو جائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: مسند ابی یعلی (٦٣٧٠) واثر رقم (۸۱۵)۔

821۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَحْتَشِي كُرْسُفًا وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) ابوجعفر محمد بن علی نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: حیض کے ایام میں وہ نماز چھوڑ دے پھر غسل کر کے روئی کا پھایا لگائے گی اور ہر نماز کے وقت وضو کرے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور ایسی ہی روایت (۸۱۸) میں گذر چکی ہے۔

822۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: مستحاضہ ایام ماہواری میں بیٹھی رہے گی (یعنی نماز نہ پڑھے گی) پھر ایک غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو کرے گی (یعنی نہانا ضروری نہیں)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور اثر رقم (۸۱۵) میں تخریج گذر چکی ہے۔

823۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ فَأَمَرُونِي فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَمَّا مَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّيْ فَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ .

(ترجمہ) انس بن سیرین نے کہا: آل انس میں سے ایک عورت کو استحاضہ کی بیماری لگی تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مسئلہ دریافت کروں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب وہ بہت زیادہ سرخ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب دن کی کسی گھڑی میں طہر دیکھے تو غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ (یعنی تھوڑی سی دیر کو ہی حیض رک جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے گی)

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۸۶) ابن ابی شیبة (۱۲۸/۱) سنن البیهقی (۳٤۰/۱) والمحلی لابن حزم (۱٦۷/۳)۔

824۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرُونِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ .

(ترجمہ) انس بن سیرین نے کہا انس بن مالک کی لونڈی (ام ولد) مستحاضہ ہوئیں تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے فتویٰ پوچھوں لہٰذا میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب بہت زیادہ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی محسوس کرے تو غسل کر کے نماز پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

825۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ دَمًا عَبِيطًا فَأَمْسِكِي أَيَّامَ أَقْرَائِكِ .

(ترجمہ) ضحاک سے مروی ہے ایک عورت نے ان سے پوچھا مجھے استحاضہ کی بیماری ہے تو انہوں نے کہا جب تازہ خون دیکھو تو حیض کے ایام میں تم نماز سے رکی رہو۔

(**تخریج**) یہ روایت حجاج بن نصیر کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسے صرف امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

826۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَذٰلِكَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ وَلِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَلَا تَصُومُ وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ .

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا: مستحاضہ مدت حیض میں بیٹھی رہے گی (یعنی نماز نہ پڑھے گی اور پاک ہوکر) ظہر عصر کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی، مغرب کو موخر کر کے عشاء کے اول وقت میں نماز پڑھے گی اور فجر کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی اور وہ نہ روزہ رکھے گی نہ شوہر کے ساتھ صحبت کرے گی اور نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگائے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١١٧٢) والمحلى (٢/٢١٤)۔

توضیح: ......روزہ نہ رکھنا، نماز نہ پڑھنا، جماع سے پرہیز کرنا اور مصحف کو ہاتھ نہ لگانا یہ سب حائضہ کے احکام ہیں۔

827- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَغُسْلًا لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَكَانَ يَقُولُ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) مستحاضہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ وہ ظہر وعصر کے لئے ایک بار غسل کرے گی اور ایک بار مغرب وعشاء کے لئے نیز وہ فرماتے تھے کہ ظہر کو مؤخر کر کے عصر جلدی پڑھے گی اور مغرب کو موخر کر کے عشاء جلدی پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١/٢٠٨)(٢٨٦) ابن أبي شيبه (١/١٢٧)۔

828- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا خَلَفَتْ قُرُوءَهَا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْعَصْرِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءًا سَابِغًا ثُمَّ لِتَأْخُذْ ثَوْبًا فَلْتَسْتَثْفِرْ بِهِ ثُمَّ لِتُصَلِّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ لِتُصَلِّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ لِتَفْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُصَلِّي الصُّبْحَ .

(ترجمہ) مجاہد سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس کا حیض کا خون گڑ بڑ ہو جائے تو عصر کے وقت اگر یہ گڑ بڑی ہو تو وضو کر کے کپڑا لے کر روئی سے باندھ لے پھر ظہر وعصر ملا کر پڑھ لے اور اسی طرح کرتی رہے پھر مغرب عشاء ملا کر پڑھے اور ایسا ہی کرتی رہے پھر صبح کی نماز پڑھے۔

(**تخریج**) مجاہد تک اس روایت کی سند صحیح ہے اور صرف امام دارمی نے اس قول کو روایت کیا ہے۔

توضیح: ......قروء قرء کی جمع ہے اقراء بھی قرء کی جمع ہے اہل حجاز میں قرء (طہر) پاکی کے ایام کے لئے بولا جاتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک ایام حیض کے لئے بولا جاتا ہے۔

829- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَعِيدٍ وَعِكْرِمَةَ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ لِصَلَاةِ الْأُولَى وَالْعَصْرِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَتُصَلِّيهِمَا وَتَغْتَسِلُ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ .

(ترجمہ) عطاء، سعید، عکرمہ (رحمہم اللہ) مستحاضہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ وہ پہلی نماز (ظہر) اور عصر کے لئے روزانہ ایک

مرتبہ غسل کرے گی اور مغرب عشاء کے لئے ایک بار غسل کر کے دونوں نماز پڑھے گی اور صبح کی نماز کے لئے ایک بار غسل کرے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۷۱) والمحلی لابن حزم (۲/ ۲۱٤)۔

830۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا اغْتَسَلَتْ وَجَمَعَتْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن شداد نے کہا زائد حیض والی عورت غسل کرے گی پھر ظہر عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھے گی اگر کوئی چیز دیکھے تو پھر غسل کرے گی اور مغرب عشاء ملا کر پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۹۶)۔

خلاصہ: ......ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ عورت جس کو اپنے حیض کے ایام معلوم ہیں، ۵ یا ۶ یا ۷ دن، اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے گی، باقی دنوں میں غسل کر کے نماز پڑھے گی۔

کچھ روایات میں صرف ایک بار شروع میں غسل کر لے، اور جب تک بھی یہ عارضہ رہے، صفائی اور وضو کر کے نماز پڑھے گی، روزہ بھی رکھ سکتی ہے، اور شوہر کے لئے حلال ہوگی۔

بعض روایات میں ہے کہ دن میں ایک بار غسل کر لے، بعض روایات میں ہے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل، مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل اور فجر کے لئے ایک بار غسل کرے گی۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

[85]..... بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتُجَامَعُ وَتَصُومُ

مستحاضہ کے احکام کا بیان

831۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَتَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ فَقُلْتُ عَمَّنْ هٰذَا فَأَخَذَ الْحَصَا .

(ترجمہ) سُمَی نے کہا میں نے سعید بن المسیب سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے گی اور ظہر سے ظہر تک (دن میں) ایک بار غسل کرے گی اور کس کے کپڑا باندھ لے گی، اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے، وہ روزہ بھی رکھے گی۔ سمی نے کہا: اس طرح کس نے کہا ہے؟ تو انہوں نے کنکڑیاں اٹھا لیں۔

توضیح: ......یعنی ان کا سوال مناسب نہیں تھا اور ایسا مسئلہ اپنی طرف سے نہیں کہا جا سکتا اس لئے انہوں نے ... کنکریاں مارنی چاہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۲۷) ۱ و مصنف عبدالرزاق (۱۱۶۹) وسنن ابی داود (۱/۱۹۸)، نیز رقم (۸۳۹)۔

832۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ .

(ترجمہ) یحییٰ بن سعید نے سعید بن المسیب سے بیان کیا کہ (مستحاضہ) ظہر سے لیکر ظہر تک کے لئے ایک بار غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے (صرف) وضو کرے گی اگر خون کی زیادتی ہو تو کس کے کپڑا باندھ لے گی حسن بصری بھی یہی کہتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۳۰۱) ومصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۲۹)۔

833۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ سُمَيًّا مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ .

(ترجمہ) قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو سعید بن المسیب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے بارے میں دریافت کریں کہ وہ کس طرح غسل کرے؟ سعید نے کہا: ظہر سے دوسرے دن ظہر تک کے لئے ایک بار غسل کرے گی اگر خون زیادہ غالب آئے تو کپڑا کس کے باندھ لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۳۰۱) الموطا (۱۰۹) ابن أبی شیبه (۱/۱۲۷) مصنف عبدالرزاق (۱۱۶۹) اس کی سند میں سمی مولی ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام ہیں بعض روایات میں من طہر الی طہر ہے یعنی ایک پاکی سے دوسری پاکی تک۔ واللہ أعلم۔

834۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ظہر سے لیکر دوسرے دن ظہر تک کے لئے (ایک) غسل کرے گی۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن (رحمہ اللہ) تک جید ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱/۱۲۹) ومصنف عبدالرزاق (۱۲۱۰)۔

835۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ وَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي وَيَأْتِيهَا

زَوْجُهَا .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ ایام ماہواری میں نماز ترک کر دے گی پھر ظہر سے ظہر تک ایک غسل کرے گی اور ہر نماز کے لئے وضو (پر اکتفا) کرے گی روزہ رکھے گی نماز پڑھے گی اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

836- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) عباد بن منصور نے حسن اور عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج عباد بن منصور کی وجہ سے اس قول کی نسبت صحیح ہونے میں کلام ہے لیکن روایت صحیح ہے۔ دیکھئے ابوداود (۲۱۲/۱) اور ابوداود نے اسے سالم بن عبداللہ وحسن وعطاء کا قول قرار دیا ہے۔

837- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُمَيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً .

(ترجمہ) مسروق (رحمہ اللہ) کی بیوی قمیر سے مروی ہے کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ ہر دن وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح موقوف ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۳۰۰) معرفة السنن والآثار (۱۶۱/۲) والمحلی لابن حزم (۲۱٤/۲) ۔

838- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ قَالَ مَرْوَانُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ .

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) فرمایا کرتے تھے: مستحاضہ عورت ظہر سے ظہر تک کے لئے غسل کرے گی۔ مروان نے کہا (امام) اوزاعی کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج بکیر بن معروف کی وجہ سے اس کی سند حسن ہے۔ ابوداود (۲۱۱/۱) ومجمع الزوائد (۲۱۰) و مصنف عبدالرزاق (۱۱٦۷)۔

839- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْأُولَى .

(ترجمہ) عبدالکریم (بن مالک جزری) سے مروی ہے سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ ہر دن کی پہلی نماز کے لئے غسل کرے گی۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۱۰) نیز ابن ماجہ میں حکم مستحاضہ دیکھا جائے۔

بعض روایات میں "لیس هذا بمعمول" کا اضافہ ہے جس کے معانی ہیں یہ معمول بہ نہیں ہے یعنی پہلی نماز کے وقت دن میں صرف ایک بار غسل کرنا۔

[86]..... بَاب مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

جن علماء نے مستحاضہ سے جماع کرنے کو جائز کہا ان کا بیان

840- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَهَا زَوْجُهَا .

(ترجمہ) عکرمہ سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) مستحاضہ سے اس کے شوہر کے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (١١٨٨، ١١٨٩)۔

841- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ قَالَ سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَتُجَامَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ .

(ترجمہ) سالم الافطس نے کہا سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا کیا مستحاضہ سے جماع کیا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نماز جماع سے زیادہ بڑی چیز ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (١١٨٧) ومصنف ابن أبي شيبه (٤/ ٢٧٩)۔

842- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا .

(ترجمہ) سمی سے مروی ہے سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) نے فرمایا: اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ مصنف عبدالرزاق (١١٨٦)۔

843- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا .

(ترجمہ) یونس سے مروی ہے حسن (رحمہ اللہ) نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (١١٨٦)۔

844- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسلمہ سے مروی ہے سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: اس کا شوہر اس سے جماع کرسکتا ہے چاہے خون چٹائی پر ہی کیوں نہ آجائے۔

(تخریج) اس قول کی نسبت صحیح نہیں۔ دیکھئے رقم (٨٤١، ٨٤٦)۔

845- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِبَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ

يُوسُفَ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ لا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ الصَّلَاةُ أَعْظَمُ حُرْمَةً يَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(ترجمہ) حمید سے مروی ہے بکر بن عبداللہ سے کہا گیا کہ حجاج بن یوسف کہتے ہیں کہ مستحاضہ عورت سے اس کا شوہر جماع نہیں کرسکتا ہے، بکر بن عبداللہ المزنی نے فرمایا: نماز اس سے زیادہ حرمت والی ہے، شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے نسبت صحیح نہیں لیکن معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن أبي شيبه (٢٧٩/٤)۔

846۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(ترجمہ) حمید سے مروی ہے حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ اور رقم (٨٤٣) میں گذر چکی ہے۔

847۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَإِذَا حَلَّتْ لَهَا الصَّلَاةُ فَلْيَطَأْهَا.

(ترجمہ) عطاء نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے وہ ایام حیض میں نماز ترک کردے گی جب نماز اس کے لئے جائز ہوگی جماع بھی جائز ہوگا۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٧٩/٤) ورقم (٨٣٦)۔ لیکن معنی صحیح ہے۔

848۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ الْخَارِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا.

(ترجمہ) شعبی سے مروی ہے علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مستحاضہ سے اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند بھی نسبت کے لحاظ سے ضعیف ہے لیکن مطلب صحیح ہے۔ دیکھئے ابن أبي شيبه (٤/ ٢٧٩)۔

849۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَ تَصُومُ رَمَضَانَ وَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(ترجمہ) قتادہ سے مروی ہے سعید بن المسیب، حسن وعطاء نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: غسل کرکے نماز پڑھے گی رمضان کے روزے رکھے گی اور اس کا شوہر اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٧٩/٤) نیز دیکھئے رقم (٨٣٥)۔

توضیح: ......ان تمام آثار سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ مدت حیض گذر جانے کے بعد غسل کرکے نماز بھی پڑھے گی،

روزے بھی رکھے گی اور اس کا شوہر اس سے جماع بھی کر سکتا ہے۔ یہی راجح مسلک ہے۔

[87]..... بَاب مَنْ قَالَ لَا يُجَامِعُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا

مستحاضہ سے جماع کی ممانعت کا بیان

850۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ هٰذَا عَنِ الْحَسَنِ .

(ترجمہ) حفص سے مروی ہے حسن بصری کہا کرتے تھے کہ مستحاضہ سے اس کا شوہر جماع نہیں کرے گا۔

ابوالنعمان نے کہا: یحیی بن سعید القطان نے مجھ سے کہا: میں نہیں جانتا کہ حسن سے کسی نے یہ قول روایت کیا ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند تو صحیح ہے لیکن شاذ ہے اور پیچھے اس کے برعکس حسن بصری رحمہ اللہ کا قول گذر چکا ہے۔ دیکھئے اثر رقم (۸۳۵، ۸۴۳، ۸۴۹)

851۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) خالد (بن مہران) سے مروی ہے کہ محمد (بن سیرین رحمہ اللہ) مستحاضہ عورت سے جماع کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن أبی شیبه (۲۷۸/٤)۔

852۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ سے اس کا شوہر جماع نہیں کرے گا نہ وہ روزہ رکھے گی نہ مصحف کو ہاتھ لگائے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۹۳) والتمهید (۶۸/۱۶)۔

853۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا .

(ترجمہ) قمیر سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: مستحاضہ سے اس کا شوہر ہم بستری نہیں کرے گا۔

(**تخریج**) اس قول کی نسبت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه (٤ / ۲۷۸)۔

854۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ الْمُسْتَحَاضَةُ لَا تُجَامَعُ وَلَا تَصُومُ وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِنَّمَا رُخِّصَ لَهَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَزِيدُ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا وَيَحِلُّ لَهَا مَا يَحِلُّ لِلطَّاهِرِ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: یہ کہا جاتا تھا کہ مستحاضہ سے جماع نہیں کیا جائے گا نہ وہ روزے رکھے گی نہ مصحف چھوئے گی بس اس کو نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

یزید بن ہارون (اس کے راوی) نے کہا اس کا شوہر اس سے ہم بستری بھی کرے گا اور اس (مستحاضہ) کے لئے ہر وہ چیز حلال ہے جو پاکی والی عورت کے لئے حلال ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: اثر رقم (۸۴۹)۔

توضیح: ......ان تمام آثار میں مستحاضہ سے جماع کی ممانعت اور نماز کے علاوہ اس کا حکم حائضہ کے حکم سے مشابہ ہے۔ لیکن یہ اقوال وآثار صحیح ہونے کے باوجود مرجوح اور اجتہادات ہیں صحیح یہی ہے کہ مستحاضہ سے اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے وہ نماز بھی پڑھے گی مصحف کو ہاتھ بھی لگا سکتی ہے اور پڑھ بھی سکتی ہے جیسا کہ اس آخر اثر میں یزید بن ہارون نے کہا اور اس سے قبل والے باب میں اس کی تفصیل گذری ہے۔

[88]..... بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْثَرِ الْحَيْضِ
حیض کی اکثر مدت کا بیان

855ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي حَيْضِهَا سَبْعًا فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(ترجمہ) یونس (بن عبید) سے مروی ہے حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: عورت اپنے حیض کے دوران سات دن تک نماز سے رکی رہے گی پھر اگر پاکی حاصل ہوگئی تو ٹھیک ہے ورنہ حیض کے شروع ہونے سے دس دن تک نماز سے رکی رہے گی دس دن پر پاک ہوجائے تو ٹھیک ورنہ پھر غسل کر کے نماز پڑھے گی اور وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

توضیح: ......یعنی حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت اس قول کے مطابق دس دن ہے اور دس دن کے بعد وہ مستحاضہ شمار ہوگی اور اس کا حکم اس پر لاگو ہوگا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے لیکن امام دارمی کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا نیز اسی قسم کی روایت (۹۸۵) میں آرہی ہے۔

856ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(ترجمہ) ربیع نے روایت کیا حسن نے کہا حیض کی مدت دس دن ہے اس سے زیادہ مستحاضہ ہوگی۔

(**تخریج**) ربیع بن صبیح کی وجہ سے یہ روایت حسن ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۵۱) بیہقی (۳۲۱/۱)

اوراس میں حیض کی مدت حسن رحمہ اللہ سے ۱۵ دن مروی ہے۔

857۔ وقَالَ عَطاءٌ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: حیض (کی زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند بھی مثل سابق حسن ہے۔ دیکھئے: بيهقى (۱/۳۲۱) ومصنف ابن أبى شيبه (۵/۲) بیہقی نے المعرفة (۲/۱۷۱)، امام شافعی کے طریق سے عطاء سے پندرہ دن مدت حیض ذکر کی ہے۔

858۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةٌ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) انس بن مالک نے فرمایا: حیض کی مدت دس دن ہے زیادہ ہوتو مستحاضہ ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند بہت ضعیف ہے راوی جلد بن ایوب کے بارے میں کافی کلام کیا گیا ہے۔ دیکھئے: تخریج مصنف ابن ابی شیبه(۵/۲۸۳)، مصنف عبدالرزاق (۱۱۵۰) المعرفة للفسوى (۳/۴۷)، بیهقی (۱/۳۲۲) ومسند ابى يعلى (۴۱۵۰)۔

859۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے فرمایا: حیض کی مدت تیرہ دن تک کی ہے اس سے زیادہ (خون جاری رہے تو وہ) مستحاضہ ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبه(۵/۲۸۳) نیز اثر رقم (۸۶۱)۔

860۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ الْحَيْضُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) انس بن مالک نے کہا: حیض دس دن شمار ہوگا پھر وہ عورت مستحاضہ مانی جائے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند بہت کمزور ہے جیسا کہ (۸۵۸) میں گزرا اور یہ روایت ابن عدی نے الکامل (۲/۵۹۸) میں نقل کی ہے۔

861۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ إِلَى ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر نے کہا حیض تیرہ دن تک ہے اس سے زیادہ مستحاضہ ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے (۸۵۹) پر گذر چکی ہے۔

862۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ أَيَّامِ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: جب خون دیکھے تو نماز سے رک جائے اور ایام ماہواری کے بعد ایک دو دن انتظار کرلے اس کے بعد وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: اثر رقم (۸۵۵)۔

863۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا أَرْبَعًا خَمْسًا سِتًّا سَبْعًا ثَمَانِيًا تِسْعًا عَشْرًا .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: زائد حیض والی عورت تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس دن تک انتظار کرے گی (یعنی حیض والی ہی شمار ہوگی)۔

(تخریج) اس قول کی سند بہت ضعیف قابل عمل نہیں ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۵/ ۲۸۳)۔

864۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَنْتَظِرُ أَعْلٰى أَقْرَائِهَا بِيَوْمٍ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ مستحاضہ اپنے ایام ماہواری پر ایک دن انتظار کرے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۱۵۷)۔

865۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ مَا زَادَ عَلَى الْعَشْرِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) انس بن مالک فرماتے ہیں: دس سے زیادہ دن پر مستحاضہ ہوگی۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے اور انفرد به الدارمی۔

866۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَقْصَى الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے فتح الباری (۱/ ۴۲۵) دارقطنی (۱/ ۲۰۸) بیہقی (۱/ ۳۲۱) والمعرفه: (۲۲۷۴)۔

تشریح: ......حیض کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے عموماً سات دن ہوا کرتی ہے اس باب میں جو اقوال ہیں وہ علمائے کرام کے اجتہادات ہیں اور اس بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔ نیز یہ کہ ہر عورت اپنے ایام ماہواری

کی مدت اچھی طرح جانتی ہے۔

[89]..... بَاب فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ
حیض کی کم سے کم مدت کا بیان

867- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بَلَغَنِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ سُئِلَ عَبْدُاللهِ الدَّارِمِيُّ تَأْخُذُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ عَادَتَهَا وَسَأَلْتُهُ أَيْضًا عَنْ هٰذَا قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَأَكْثَرُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے۔ امام دارمی سے پوچھا گیا آپ کا بھی یہی قول ہے؟ فرمایا ہاں جب عادۃ ایسی ہو تو تین ہی دن مدت حیض ہے۔

سفیان نے کہا: میں نے امام دارمی سے اس بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: کم سے کم حیض کی مدت ایک دن ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

868- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخبرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هُوَ أَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثٌ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے کہا کم سے کم مدت حیض تین (دن) ہے۔

(**تخریج**) محمد بن ابی زکریا کی وجہ سے یہ سند کمزور ہے لیکن آنے والی روایت سے اسے تقویت ملتی ہے۔

869- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى الْحَيْضِ يَوْمٌ.

(ترجمہ) عطاء نے کہا: اقل حیض ایک دن ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: دارقطنی (۲۰۸/۱)، بیهقی (۳۲۰/۱) وعلقه البخاری الفتح (۴۵۹/۱) بیہقی نے امام شافعی سے بھی ایک دن اقل حیض ذکر کیا ہے دیکھئے المعرفة (۱۷۱/۲)۔

870- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ قَبْلَ حَيْضِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے کہا: حیض کے دن شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے ہی خون آ جائے تو وہ حیض ہی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے: وہیب: ابن خالد اور یونس: ابن عبید ہیں۔

تشریح: ......حیض کی اقل اور اکثر مدت کے بارے میں اجتہادات اور اختلافات ہیں اور کسی حدیث سے اس کی

تحدید نہیں ہوتی اور ہر عورت کی اپنی عادۃ شہر یہ ہوتی ہے اور عورت بذات خود حیض و استحاضہ میں فرق کر سکتی ہے۔

[90]..... بَاب فِي الْبِكْرِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ

کنواری لڑکی کا بیان جس کا خون جاری رہے

871۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْبِكْرِ إِذَا نَفِسَتْ فَاسْتُحِيضَتْ قَالَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ مِثْلَ مَا تُمْسِكُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهَا ،

(ترجمہ) قتادہ اور قیس بن سعد نے کنواری لڑکی کے بارے میں عطاء سے روایت کیا کہ اسے حیض آیا اور خون جاری رہا تو ایسی صورت میں وہ اپنے ہم مثل عورتوں کے مطابق نماز ترک کرے گی۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٢٠٠) بیهقی (٣٤٠/١)، امام شافعی سے بھی یہی مروی ہے۔

توضیح: ......یعنی ایسی بالغ لڑکی جس کو پہلی بار حیض آیا اور آتا ہی رہا تو وہ کتنے دن حائضہ شمار کی جائے گی اور کب مستحاضہ شمار کی جائے گی، ایسی صورت میں جتنے دن خاندان کی عورتیں عموماً حیض والی ہوتی ہیں وہ بھی انہیں کی طرح ان کے ایام ماہواری میں نماز چھوڑ دے گی باقی دن استحاضہ شمار ہوں گے۔

872۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ تَجْلِسُ فِي الْحَيْضِ مِنْ نَحْوِ نِسَائِهَا سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ هُوَ أَشْبَهُ الْأَشْيَاءِ .

(ترجمہ) سفیان نے کہا: جب عورت کو پہلی بار حیض آئے تو وہ اپنے ہم مثل عورتوں کی طرح حائضہ شمار ہوگی امام دارمی سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہی قرین قیاس ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٢٠٣)۔

[91]..... بَاب فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ

بوڑھی عورت کا بیان جس کو خون آ جائے

873۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ لَا نَرَاهُ حَيْضًا .

(ترجمہ) عطاء نے بوڑھی عورت کے بارے میں جسے خون آ جائے کہا ہم اسے حیض نہیں سمجھتے۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے اور اس کو صرف امام دارمی نے نقل کیا ہے۔

874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَهَا الْحَيْضُ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ رَأَتِ الدَّمَ فَأَمَرَ فِيهَا بِشَأْنِ الْمُسْتَحَاضَةِ .

(ترجمہ) عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے۔ جس کو تیس سال سے حیض نہیں آیا پھر وہ خون دیکھے تو انہوں نے (اس بوڑھی کو) مستحاضہ کی طرح کا حکم دیا۔
(یعنی وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے غسل ووضو کر کے نماز پڑھے گی۔)

(تخریج) ابن جریج کے عنعنہ کی وجہ سے یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۸۱)۔

875۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْكَبِيرَةِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَفْعَلُ كَمَا تَفْعَلُ الْمُسْتَحَاضَةُ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: عمر رسیدہ عورت کو خون آ جائے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے اور ویسا ہی کرے گی جیسے مستحاضہ کرتی ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند بھی ضعیف ہے کما مر آنفا۔

876۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي الَّتِي قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَغْتَسِلُ سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْكَبِيرَةِ قَالَ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَإِذَا طُلِّقَتْ تَعْتَدُّ بِالْأَشْهُرِ .

(ترجمہ) عطاء اور حکم بن عتیبہ سے ایسی بوڑھی عورت کے بارے میں منقول ہے جس کا حیض رک گیا ہو اور اسے خون آ جائے تو وہ وضو کر کے نماز پڑھے گی غسل نہیں کرے گی۔
امام دارمی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وضو کر کے نماز پڑھ لے گی اور طلاق دی جائے تو مہینے کے حساب سے عدت گذارے گی۔

(تخریج) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے کسی اور محدث نے بھی اسے ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: ...... بوڑھی عمر رسیدہ عورت کو حیض منقطع ہونے کے بعد اگر کبھی حیض آ جائے تو یہ دم حیض شمار ہوگا یا دم استحاضہ؟ اس باب میں امام دارمی رحمہ اللہ نے عطاء بن ابی رباح اور حکم بن عتیبہ کے اقوال ذکر کئے ہیں اور اپنی رائے بھی یہ ہی ظاہر کی ہے کہ یہ دم استحاضہ مانا جائے گا اور ایسی بوڑھی عورت پر حیض کے احکام جاری نہ ہوں گے۔ فقہ السنہ میں سید سابق نے کہا ہے: آخر عمر تک جب بھی خون آئے وہ حیض کا ہی خون شمار کیا جائے گا کیونکہ اس کے مستحاضہ ہونے کی کوئی دلیل حدیث میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ دیکھئے: فقه السنة ۱/۸۲-۸۳۔

[92]..... بَاب فِي أَقَلِّ الطُّهْرِ
پاکی (طہر) کی کم سے کم مدت کا بیان

877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الطُّهْرُ خَمْسَ عَشْرَةَ .

(ترجمہ) سفیان (ثوری) نے کہا طہر کی مدت پندرہ دن ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے لیکن یہ روایت اور کسی کتاب میں نہیں مل سکی۔

878۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي شَهْرٍ أَوْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثَلَاثَ حِيَضٍ قَالَ فَإِذَا شَهِدَ لَهَا الشُّهُودُ الْعُدُولُ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّهَا رَأَتْ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهَا الصَّلَاةَ مِنْ طُمُوْثِ النِّسَاءِ الَّذِي هُوَ الطَّمْثُ الْمَعْرُوفُ فَقَدْ خَلَا أَجَلُهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَمِعْت يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ أَسْتَحِبُّ الطُّهْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: جب عورت کو ایک مہینے یا چالیس دن میں تین بار حیض آئے تو؟ انہوں نے کہا: سچی عادل عورتیں گواہی دیں کہ ایسا ہوا ہے کہ اس پر حیض کی وجہ سے نماز حرام ہوگئی تو اس کی مدت پوری ہوگئی۔

ابومحمد امام دارمی نے فرمایا: میں نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے سنا میں طہر کی مدت پندرہ دن صحیح سمجھتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے المحلی لابن حزم (۲۷۲/۱۰) وفتح الباری (۴۲۵/۱)۔

فائدہ: ......یعنی مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے، اگر ایک ماہ یا چالیس دن میں تین بار عورت کو حیض آ جائے اور گھر میں رہنے والی عورتیں شہادت دیں کہ اس نے ان چالیس دنوں کے دوران تین بار نماز چھوڑ دی تھی تو اس کی طلاق کی عدت تین حیض پوری ہوگئی۔

879۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا فَقَالَتْ قَدْ حِضْتُ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ۔فَقَالَ عَلِيٌّ لِشُرَيْحٍ اقْضِ بَيْنَهُمَا۔قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ اقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْتَ هَا هُنَا قَالَ اقْضِ بَيْنَهُمَا قَالَ إِنْ جَاءَ تْ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ وَأَمَانَتُهُ تَزْعُمُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثَ حِيَضٍ تَطْهُرُ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَتُصَلِّي جَازَ لَهَا وَإِلَّا فَلَا فَقَالَ عَلِيٌّ قَالُونُ وَقَالُونُ بِلِسَانِ الرُّومِ أَحْسَنْتَ.

(ترجمہ) عامر (شعبی) نے کہا: ایک عورت علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جھگڑا لے کر آئی کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دیدی ہے اور یہ کہ مجھے ایک مہینے میں تین بار حیض آیا، علی (رضی اللہ عنہ) نے (قاضی) شریح سے کہا دونوں میاں بیوی کے درمیان فیصلہ کرو، عرض کیا: امیر المومنین آپ کی موجودگی میں کیسے فیصلہ کروں؟ فرمایا: فیصلہ کرو عرض کیا: اور آپ یہاں موجود ہیں؟ پھر فرمایا: تم ہی فیصلہ کرو، تو (قاضی) شریح نے کہا ان کے خاندان کی متدین اور امانت دار عورتیں کہیں کہ ایسا ہوا ہے اور ہر بار حیض سے پاک ہو کر اس نے نماز پڑھی ہے تو یہ اس کے لئے جائز ہے ورنہ نہیں۔

یہ سن کر علی (رضی اللہ عنہ) نے ان کی تحسین کی اور فرمایا: قالون قالون، رومی زبان میں قالون شاباش، بہت اچھے کو کہتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: سنن سعید بن منصور (۱۳۰۹، ۱۳۱۰) بیہقی (۴۱۸/۷)، فتح الباری (۴۲۵/۱) والمحلی (۳۷۲/۱۰)۔

880۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ الْحَيْضُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَتَقُولُ بِهٰذَا قَالَ لَا سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا وَقَالَ ثَلَاثُ حِيَضٍ فِي الشَّهْرِ كَيْفَ يَكُونُ.

(ترجمہ) عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) نے آیت: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ ....﴾ (البقرة ۲/۲۲۸) کی تفسیر میں فرمایا: کہ اس سے مراد حیض ہے۔ (یعنی عورتوں کے لئے جائز نہیں کہ اللہ نے جو ان کے رحم میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں، یعنی حیض کے رک جانے کو چھپائیں)۔

امام دارمی سے پوچھا گیا کیا آپ بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے تو انہوں نے کہا: نہیں، اور امام دارمی ہی سے مذکورہ بالا شریح کے فیصلے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپ بھی یہی کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں ایک مہینے میں تین بار حیض کیسے ہوسکتا ہے؟

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (۲۳۴/۵)، وفتح الباری (۴۲۵/۱)۔

فائدہ: ......امام دارمی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ امر قابل قبول نہیں کہ کسی عورت کو ایک مہینے میں تین بار حیض آئے، مطلب یہ کہ کم سے کم مدت طہر کی تحدید ممکن نہیں ہے۔ والله أعلم وعلمه أتم۔

[93]..... بَاب الطُّهْرِ كَيْفَ هُوَ

طہر (پاکی) سے مراد کیا ہے؟

881۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ لَيْلًا فِي الْمَحِيضِ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَدْ يَكُونُ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ.

(ترجمہ) عمرہ سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) عورتوں کو رات میں حیض کا خون دیکھنے سے روکتی تھیں اور فرماتی تھیں ہوسکتا ہے وہ زرد یا گدلا پانی ہو۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (۹۳/۱) وبیهقی (۳۳۶/۱)۔

توضیح: ......یعنی رات کے دیکھے پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے دن کی روشنی میں ہی صحیح اعتبار ہوگا یہ اس وقت کی بات ہے جب چراغ جلتے تھے اور تمیز مشکل تھی۔

882۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَوْلَاةِ عَمْرَةَ قَالَتْ كَانَتْ عَمْرَةُ تَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ لَا يَغْتَسِلْنَ حَتّٰى تَخْرُجَ الْقُطْنَةُ بَيْضَاءَ.

(ترجمہ) عمرہ کی لونڈی ریطہ نے کہا کہ عمرہ عورتوں کو اس وقت تک غسل سے منع کرتی تھیں جب تک کہ روئی سفید نہ نکلے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ابن أبی شیبہ نے بھی مصنف (۱/ ۹٤) میں اسے ذکر کیا ہے لیکن اس کی سند بھی بہت ضعیف ہے۔

883۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ وَكُلُّ شَيْءٍ رَأَتْهُ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ مِنْ دَمٍ أَوْ كُدْرَةٍ أَوْ صُفْرَةٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ سُئِلَ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) سفیان (ثوری) نے کہا خاکی (مٹیالا پانی) اور زردی حیض کے ایام میں حیض ہی شمار ہوگا اور ایام حیض کے بعد خون خاکی اور زردی میں سے ہر چیز استحاضہ شمار ہوگی۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ سفیان کے قول کو مانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۰۳)۔

884۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَاحِبَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَمْرَةَ قَالَتْ أَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَمْرَةَ بِكُرْسُفَةِ قُطْنٍ فِيهَا كَالصُّفْرَةِ تَسْأَلُهَا هَلْ تَرٰى إِذَا لَمْ تَرَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحِيضَةِ إِلَّا هٰذَا أَنْ قَدْ طَهُرَتْ فَقَالَتْ لَا حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا.

(ترجمہ) فاطمہ بنت محمد (جو عمرۃ کی پروردہ تھیں) نے کہا کہ قریش کی ایک عورت نے روئی کا ایک ٹکڑا عمرۃ کے پاس بھیجا جس پر زردی جیسی چیز لگی تھی اور پوچھا کہ عورت حیض کے وقت صرف اس طرح کی زردی دیکھے تو کیا وہ پاک ہوگئی؟ عمرہ نے جواب دیا کہ نہیں جب تک کہ روئی بالکل سفید نہ نکلے (یعنی وہ عورت پاک نہیں ہوئی)۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: بیهقی (۱/ ۳۳٦)۔

885۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَكُونُ فِي حِجْرِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي ثُمَّ تَنْكُسُهَا الصُّفْرَةُ الْيَسِيرَةُ فَتَأْمُرُنَا أَنْ نَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ حَتّٰى لَا نَرٰى إِلَّا الْبَيَاضَ خَالِصًا.

(ترجمہ) فاطمہ (بنت المنذر) نے کہا ہم أسماء بنت أبی بکر کی گود (وپرورش) میں تھے اور ہم میں سے کسی کو حیض آتا پھر وہ پاک ہوتی تو غسل کرتی اور نماز پڑھتی تھی پھر تھوڑی بہت زردی آتی تو وہ (اسماء رضی اللہ عنہا) ہم کو نماز چھوڑ دینے کا حکم دیتیں تاآنکہ بالکل سفیدی ظاہر نہ ہوجائے۔

توضیح: ......یعنی وہ صفرۃ اور کدرۃ کو بھی حیض ہی شمار کرتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبہ (۱/ ۹٤) والبیهقی (۱/ ۳۳٦)۔

886۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْكُدْرَةُ وَالصُّفْرَةُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ الْحَيْضِ.

(ترجمہ) عطاء نے کہا: حیض کے دنوں میں صفرة وکدرة حیض میں شمار ہوگا۔
یعنی زردی وخاکی مٹیالی رطوبت حیض کے دنوں میں آئے تو حیض ہی ہے لہٰذا وہ عورت نماز چھوڑ دے گی۔

تخریج اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه(۱/۹٤) ومصنف عبدالرزاق (۱۱۵۸)

887۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرَى الطُّهْرَ أَبْيَضَ كَالْقَصَّةِ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: جب خون آئے تو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ سفید قصہ نہ دیکھ لے اس کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھے۔

توضیح:...... قَصَّہ کا مطلب ہے روئی یا کپڑا لگانے پر بلا دھبے کے صاف نکلے تب پاک سمجھی جائے گی۔

تخریج سلیمان بن موسیٰ کی وجہ سے اس کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: بیهقی (۳۳۶/۱، ۳۳۷) معرفة السنن والآثار (۲۱۸٤) موطا الامام مالك (۹۹) مصنف عبدالرزاق (۱۱۵۵۹) نیز دیکھئے: فتح الباری(۱/۴۲۰)۔

888۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ لَا يَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ وَلَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ شَيْئًا .

(ترجمہ) عاصم الاحول نے کہا حسن (رحمہ اللہ) صفرة وکدرة اور گوشت کی دھوون جیسے کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔یعنی حیض سے نہیں گردانتے تھے۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے۔ عامر کا نام عامر بن عبدالواحد ہے وانفردبروایته الدارمی۔

889۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا .

(ترجمہ) ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: زردی ومٹیالی (رنگ) کو ہم کسی شمار میں نہ رکھتے تھے۔یعنی اسے کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۲۶) ابوداود (۳۰۷،۳۰۸) نسائی (۳۶۸) ابن ماجه (٦٤٧) مصنف ابن ابی شیبه (۱/۹۳) مصنف عبدالرزاق (۱۲۱٦) المستدرك (۱/۱۷٤) وبیهقی (۱/۳۳۷) والمحلی لابن حزم (۲/۱٦۷)۔

فائدہ:...... ان دونوں آثار سے معلوم ہوا کہ حیض کی مدت ختم ہونے کے بعد صفرہ وکدرہ کی کوئی اہمیت نہیں اور ایام حیض کے دوران اگر آئے تو حیض ہی شمار ہوگا۔امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور سعید، وعطاء، ولیث (رحمہم اللہ) وغیرہم کا یہی مسلک ہے اور یہ ہی صحیح ہے۔ دیکھئے: نیل الأوطار و شرح قسطلانی۔

[94]..... بَاب الْكُدْرَةِ إِذَا كَانَتْ بَعْدَ الْحَيْضِ

مٹیالا رنگ حیض کے بعد آئے تو اس کا بیان

890- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ فِي أَيَّامِ طُهْرِهَا قَالَ أَرَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے اس عورت کے بارے میں کہا جو طہر کے ایام میں خون دیکھے فرمایا: میری رائے میں غسل کر کے نماز پڑھے گی۔

توضیح:......یعنی یہ استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه(۹٤/۱)۔

891- وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَأْسًا .

(ترجمہ) ابن سیرین نے کہا: صفرہ وکدرہ میں لوگ کوئی برائی سمجھتے نہ تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی یہ سند صحیح ہے۔ حوالہ گذر چکا ہے نیز دیکھئے مصنف (۹۳/۱)۔

892- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ قَالَ تِلْكَ التَّرِيَّةُ تَغْسِلُهُ وَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي .

(ترجمہ) محمد بن الحنفیۃ نے اس عورت کے بارے میں کہا جس کو طہر (پاکی) کے بعد زردی دکھائی دے کہ یہ تریہ (یعنی تری رطوبت) ہے اس کو وہ دھولے وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔

توضیح:......تریہ غالباً اردو کی تری سے ہے یعنی رطوبت۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه(۹۳/۱)۔

893- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ قَالَ عَبْد اللهِ التَّرِيَّةُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ .

(ترجمہ) حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: غسل کے بعد تریہ میں طہور کے سوا کچھ نہیں۔

امام دارمی نے فرمایا: تریہ سے مراد: صفرۃ وکدرۃ ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ ابونعیم کا نام فضل بن دکین اور حجاج: ابن منہال ہیں، دیکھئے حوالہ: مصنف ابن ابی شیبه (۹٤/۱) بیهقی (۳۳٦/۱)۔

894- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ التَّرِيَّةَ بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تَطَهَّرُ وَتُصَلِّي .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نہانے کے ایک یا دو دن کے بعد عورت تری محسوس کرے تو وہ صفائی کر کے نماز پڑھے گی۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے نیز حارث الاعور بھی متکلم فیہ ہے۔ عبدالرزاق نے مصنف (١١٦١) میں لمبے سیاق سے یہ روایت نقل کی ہے اسی طرح ابن ابی شیبہ نے بھی المصنف (٩٣/١) میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

895۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي التَّرِيَّةِ بَعْدَ الْغُسْلِ إِلَّا الطُّهُورُ.

(ترجمہ) عطاء نے فرمایا: غسل کے بعد تری میں سوائے صفائی کے اور کچھ نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی یہ سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن أبي شيبه (٩٤/١) نیز آگے آنے والی اثر رقم (٩٠١)۔

896۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعْتَدُّ بِالْكُدْرَةِ وَالصُّفْرَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئًا.

(ترجمہ) ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت بھی کی تھی۔ انہوں نے کہا: غسل کے بعد ہم صفرۃ وکدرہ کی کچھ پرواہ نہیں کرتی تھیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ حماد: ابن سلمۃ اور ام ہذیل: حفصہ بنت سیرین ہیں حوالہ دیکھئے: المستدرك (١٧٤/١) ابوداود (٣٠٧) نیز یہ حدیث (٨٨٩) پر گزر چکی ہے۔

توضیح:...... صحابی یا صحابیہ جب یہ کہیں کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے تو یہ قواعد حدیث کے مطابق مرفوع مانا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہوا حیض رک جانے اور غسل کر لینے کے بعد جو رطوبت خارج ہو وہ مانع صلاۃ نہ ہوگی عورت وضو کر کے نماز پڑھے گی۔

897۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْحَائِضُ دَمًا عَبِيطًا بَعْدَ الْغُسْلِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَإِنَّهَا تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمًا ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: حیض والی عورت نہانے کے ایک یا دو دن بعد اگر جما ہوا تازہ خون دیکھے تو ایک دن اور نماز نہ پڑھے اس کے بعد وہ مستحاضہ مانی جائے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ حجاج: ابن منہال اور حماد: ابن سلمہ و یونس: ابن عبید ہیں کہیں اور یہ روایت نہ مل سکی۔ بعض نسخ میں تریا غلیظا کی جگہ دما عبیطا ہے۔

898۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا تَطَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ رَأَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيبُهَا فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ فَإِذَا رَأَتْ

مِثْلَ الرُّعَافِ أَوْ قَطْرَةِ الدَّمِ أَوْ غُسَالَةِ اللَّحْمِ تَوَضَّأَتْ وُضُوءَ هَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُصَلِّي فَإِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطًا الَّذِي لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَيَّامُ الْمَرْأَةِ سَبْعَةً فَرَأَتِ الطُّهْرَ بَيَاضًا فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتِ الدَّمَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَشْرِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ صَحِيحٌ فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ دُونَ السَّبْعِ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ رَأَتْ الدَّمَ فَلَا يَجُوزُ وَهُوَ حَيْضٌ وَسُئِلَ عَبْد اللهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: عورت جب حیض سے پاک ہوجائے پھر پاکی کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالدے تو یہ رحم میں شیطان کی حرکت ہے پس جب نکسیر کی طرح کا یا خون کا دھبہ یا گوشت کی دھوون جیسی کوئی چیز دیکھے تو نماز کا وضو کرلے اور نماز پڑھ لے اور اگر تازہ خون دیکھے جس میں شک وشبہ نہ ہو تو نماز ترک کردے (یعنی اسے حیض کا خون شمار کرے)۔

امام دارمی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے یزید بن ہارون کو کہتے سنا اگر عورت کی مدت حیض سات دن ہو اور وہ طہر کی سفیدی دیکھ لے پھر شادی کرلے اور پھر اس ۷ یوم کی مدت سے دس دن کے اندر خون دیکھے تو اس کا نکاح جائز وصحیح ہے۔ اور اگر سات دن سے کم میں پاک ہوگئی اور شادی کرلی پھر خون آ گیا تو اس کا نکاح صحیح وجائز نہیں وہ حیض کا خون ہے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہی کہتے ہیں فرمایا: ہاں۔

(**تخریج**) حارث الاعور کی وجہ سے یہ حدیث حسن ہے دیکھئے: حوالہ: مصنف ابن أبی شیبه (۱/۹۳)۔

توضیح: ...... یعنی آخری حیض کے سات دن پورے ہونے پر اس کی عدت پوری ہوگئی لہٰذا نکاح جائز ہے اور خون استحاضہ مانا جائے گا اور سات دن سے کم مدت میں خون رک کر پھر آ گیا تو وہ حیض کا خون ہے لہٰذا عدت پوری نہیں ہوئی اس لئے نکاح جائز نہیں۔

899۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ حَيْضُهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تَرىٰ كُدْرَةً أَوْ صُفْرَةً أَوْ تَرَى الْقَطْرَةَ أَوِ الْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَلَا يَضُرُّهَا شَيْءٌ .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جس کی مدت حیض چھ یا سات دن ہو پھر وہ صفرہ یا کدرہ یا ایک قطرہ یا دو قطرے خون کے دیکھے تو یہ بے کار ہے اور اس میں کوئی مضرت نہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے کیونکہ شریک کا سماع ابواسحاق سے بہت تاخیر سے ہوا نیز دیکھئے: اثر رقم (۸۹٤)۔

900۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ تَوَضَّأُ وَتَنْضَحُ .

(ترجمہ) عبدالکریم نے کہا میں نے عطاء سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حیض سے فارغ ہوکر غسل کرلے پھر

زردی آ جائے انہوں نے کہا: وہ وضو کر کے چھینٹے مار لے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند بھی شریک کی وجہ سے قابل غور ہے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۹٤)۔

901- أَخْبَرَنَا يَعْلَىٰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي قُرُوْئِهَا ذٰلِكَ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْأُولٰى نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الظُّهْرَ وَعَجَّلَتِ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَخَّرَتِ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَتْ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّتْهُمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَظَرَتْ فَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَ دَمًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْغَدَاةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَقْرَاءُ عِنْدِي الْحَيْضُ.

(ترجمہ) عطاء نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: وہ ایام حیض کے بعد ایک دودن اور نماز نہ پڑھے گی بعدہ غسل کرے گی پھر اگر تری دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے گی اور اگر خون دیکھے تو ظہر میں دیر کر کے عصر جلدی پڑھے اور دونوں نمازوں کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ جب سورج غروب ہوجائے اور تری دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے گی اور اگر وہ خون ہو تو مغرب مؤخر کر کے عشاء جلدی پڑھے گی اور دونوں نمازوں کو ایک غسل سے پڑھے گی، اور طلوع فجر کے وقت اگر تری دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے اور اگر اس وقت بھی خون نظر آئے تو ایک دن رات میں تین مرتبہ غسل کر کے نماز پڑھے۔

امام دارمی نے فرمایا: اقراء سے مراد میرے نزدیک حیض ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے یعلی: ابن عبید اور عبدالملک: ابن أبی میسرہ ہیں۔ تخریج دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۷۱،۱۱٦۱) نیز دیکھئے پچھلی اثر رقم (۹۰۳،۸۹۰)۔

902- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ وَاعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کیا آپ کے ساتھ آپ کی بعض ازواج نے بھی اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں اور خون آ رہا تھا اور خون کی وجہ سے وہ نیچے طست رکھ لیتی تھیں۔ عکرمہ نے کہا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے زرد رنگ کا پانی دیکھا تو فرمایا: اس طرح کا پانی فلاں صاحبہ کو آتا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۰۲۷،۳۱۰،۳۰۹) مسند احمد (۱۳۱/٦) ابوداود (۲٤۷٦) ابن ماجہ (۱۷۸۰) بیهقی (۳۲۹/۱)۔

توضیح: ......اس سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ اعتکاف بھی کر سکتی ہے اور زردی نماز روزے اور اعتکاف میں حائل

نہیں ہوگی۔

903۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ مِنَ الْمَحِيضِ ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ؟ قَالَ: تَوَضَّأُ.

(ترجمہ) حجاج بن ارطاۃ نے کہا میں نے عطاء سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حیض سے پاک ہوگئی پھر زردی دیکھے تو انہوں نے کہا: وضو کر لے۔

(**تخریج**) حجاج کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے حوالہ گزر چکا ہے۔

904۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ هُوَ: ابْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ كَانَ حَيْضُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَزَادَتْ حَيْضَتُهَا قَالَ: تَسْتَطْهِرُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

(ترجمہ) امام دارمی نے کہا میں نے زید بن یحیی پر مالک بن انس کی روایت پڑھی اور ان سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کی مدت حیض سات دن ہو اور خون جاری رہے تو انہوں نے فرمایا: تین دن مزید انتظار کرے گی۔
(یعنی دس دن تک حائضہ شمار ہوگی پھر مستحاضہ کے حکم میں داخل ہوگی۔)

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: التمهيد : (٧٦/١٦)(٨١٨) پر یہ مسئلہ گذر چکا ھے۔

[95]..... بَاب الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الصَّلَاةِ أَوْ تَحِيضُ
نماز کے وقت میں کوئی عورت پاک ہو یا اسے حیض آئے

905۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ وَهِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ قَضَتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: جب عورت نماز کے وقت پاک ہو اور استطاعت کے باوجود غسل نہ کرے تو وہ اس نماز کو قضا کرے۔

(**تخریج**) حسن رحمہ اللہ تک اس روایت کی سند صحیح ہے اس کو ابن ابی شیبہ نے (۲۳۷/۲) میں بسند ضعیف ذکر کیا ہے۔

906۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَا تَقْضِي إِذَا طَهُرَتْ.

(ترجمہ) حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب عورت کو دو رکعت پڑھنے کے بعد حیض آ جائے تو پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا نہیں پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ(۲/ ۳۳۹) بسند صحیح۔

907۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ أَبُو سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ...... الخ

(ترجمہ) اس اثر کا معنی وہی ہے جو (۹۰۵) میں ذکر ہے۔

(**تخریج**) قتادہ کے اس اثر کو عبدالرزاق نے مصنف (۱۲۸۸) میں ذکر کیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: "إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الطُّهْرَ فِيْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا ، فَلْتُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ ، تَقْضِيهَا" نیز (۹۱۳) میں آرہی ہے۔ بعض لوگوں نے اس اثر کو اگلے اثر نمبر (۹۱۲) سے جوڑ دیا ہے۔

908- قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتُؤَخِّرُ غُسْلَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ قَالَا: تَقْضِي الظُّهْرَ .

(ترجمہ) عطاء نے اس عورت کے بارے میں کہا جو ظہر کے وقت پاک ہو جائے اور عصر تک غسل نہ کرے دونوں نے کہا وہ ظہر قضا پڑھے گی۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن بات صحیح ہے کما مر آنفا۔

909- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ......

910- وَمُغِيرَةُ عَنْ عَامِرٍ......

911- وَعُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُفَرِّطُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُدْرِكَهَا الْحَيْضُ قَالُوا تُعِيدُ تِلْكَ الصَّلَاةَ .

(ترجمہ) حسن، عامر شعبی وابراہیم سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو نماز میں کوتاہی کرے اور اسے حیض آ جائے انہوں نے کہا اس نماز کو وہ (قضا) پڑھے گی (یعنی طہر کے بعد اسے وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی)۔

(**تخریج**) ان تینوں اسلاف کرام کے یہ اقوال صحیح اور درست ہیں حوالے کے لئے دیکھئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۳۳۷، ۳۳۹، ۳٤۰)، ومصنف عبدالرزاق (۱۲۸٦، ۱۲۸۹) والأثر الآتی (۹۱٤)۔

912- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي امْرَأَةٍ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَفَرَّطَتْ حَتَّى حَاضَتْ قَالَا: تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَاةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو کوتاہی کرے، نماز کا وقت آئے نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ اسے حیض شروع ہو جائے تو وہ نماز نہانے کے بعد قضا پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ حجاج: ابن منہال ہیں اور تخریج گذر چکی ہے۔

913- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالَا: إِذَا ضَيَّعَتِ الْمَرْأَةُ الصَّلَاةَ حَتَّى تَحِيضَ فَعَلَيْهَا الْقَضَاءُ إِذَا طَهُرَتْ .

(ترجمہ) حسن اور قتادۃ نے کہا: عورت نماز ضائع کر دے اور حیض آ جائے تو اس پر پاکی کے بعد (اس نماز کی) قضا ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ ابوشہاب کا نام عبدربہ بن نافع ہے۔ نیز یہ روایت (۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱٦) میں گذر چکی ہے۔

914۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا فَرَّطَتْ ثُمَّ حَاضَتْ قَضَتْ .

(ترجمہ) امام شعبی (رحمہ اللہ) نے فرمایا جب عورت کوتاہی کرے اور حیض آ جائے تو (اُس نماز کی) قضا کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ ابونعیم: فضل بن دکین ہیں اور حسن: ابن صالح، مغیرہ: ابن مقسم ہیں دیکھئے: اثر رقم (۹۰۵)۔

توضیح: ......ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو عورت نماز کے وقت سستی کرے اور نماز پڑھنے کی جلدی کوشش نہ کرے اور اس کو نماز کے وقت حیض آنے لگ جائے تو وہ صرف اسی نماز کی قضا کرے گی جس کو سستی اور کاہلی میں ادانہیں کرسکی، باقی نمازیں اس پر معاف ہونگی۔

915۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَنْ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقَضَاءُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ قَاضِي مَرْوٍ وَأَبُو يُوسُفَ شَيْخٌ مَكِّيٌّ .

(ترجمہ) سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے فرمایا: نماز کے وقت میں عورت کو حیض آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں ہے۔

امام دارمی نے کہا یعقوب: ابن القعقاع قاضی مرو اور ابو یوسف شیخ مکی ہیں۔

(**تخریج**) اس کی سند جید ہے کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

916۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) نے فرمایا: عورت جب مغرب سے پہلے پاک ہوجائے تو ظہر وعصر بھی پڑھے گی اور فجر سے پہلے پاک ہوتو مغرب عشاء بھی پڑھے گی۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہیں لیکن قیس بن سعد نے ان کی متابعت کی ہے اس لئے اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن أبی شیبه (۳۳۶/۲) نیز یہ روایت (۹۲۰) میں آگے آ رہی ہے۔

917۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) سعید ابن المسیب سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن دوسری اسانید سے تقویت ملتی ہے۔

918۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن مصنف ابن أبی شیبه (٢/٣٣٧) میں بسند صحیح مذکور ہے۔

919۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي الصَّلَاةَ الَّتِي طَهُرَتْ فِي وَقْتِهَا .

(ترجمہ) حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورت جس نماز کے وقت پاک ہوئی وہ نماز پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٢٨٦)۔

920۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ قَالُوا: إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ .

(ترجمہ) عطاء، طاؤس اور مجاہد (رحمہم اللہ) نے کہا کہ حائضہ عورت جب نماز فجر سے پہلے پاک ہوجائے تو مغرب وعشاء بھی پڑھے اور جب غروب آفتاب سے قبل پاک ہوجائے تو ظہر اور عصر بھی پڑھے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور یہ مذکور بالا بزرگوں کے اقوال ہیں، جو ایک احتیاطی امر ہے تاکہ عورت تارک صلاۃ شمار نہ ہو۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه(٢/٣٣٧)مصنف عبدالرزاق (١٢٨١)۔

921۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ فِي الْحَائِضِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَإِذَا طَهُرَتْ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

(ترجمہ) حکم نے حائضہ کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ دن کے آخر میں پاکی دیکھے تو ظہر وعصر ادا کرے اور رات کے آخری وقت میں طہارت دیکھے تو مغرب وعشاء بھی پڑھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢/٣٣٧) مصنف عبدالرزاق (١٢٨٢) ۔

922۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) طاؤس (رحمہ اللہ) سے بھی مثل سابق مروی ہے۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس کی سند کمزور ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه(٢/٣٣٧) ومصنف عبدالرزاق (١٢٨٣) ۔

923۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِذَا طَهُرَتْ عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ .

(ترجمہ) مغیرۃ سے مروی ہے ابراہیم (نخعی) فرماتے تھے: عصر کے وقت عورت اگر پاک ہو تو ظہر وعصر پڑھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه(٢/٣٣٦، ٣٣٧)۔

924- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ حَمَّادًا قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ .

(ترجمہ) شعبہ نے کہا: میں نے حماد (بن ابی سلیمان) سے پوچھا جب عورت نماز کے وقت میں پاک ہو تو انہوں نے کہا نماز پڑھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور کہیں یہ روایت نہیں مل سکی۔

925- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ، تِلْكَ الصَّلَاةَ وَلَا تُصَلِّي غَيْرَهَا .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب عورت کسی نماز کے وقت میں پاک ہو تو وہ نماز پڑھے اور دوسری نماز نہیں پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے حجاج: ابن منہال ہیں کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

926- قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَرَأْتُ عَلَى زَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ تُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ طُهْرُهَا قَرِيبًا مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ قَالَ: تُصَلِّي الْعَصْرَ وَلَا تُصَلِّي الظُّهْرَ وَلَوْ أَنَّهَا لَمْ تَطْهُرْ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا شَيْءٌ. سُئِلَ عَبْدَاللّٰهِ تَأْخُذُ بِهِ؟ قَالَ: لَا .

(ترجمہ) امام دارمی نے کہا میں نے زید بن یحییٰ کے پاس امام مالک سے یہ قول پڑھا کہ جو عورت عصر کے بعد پاک ہو تو انہوں نے کہا ظہر وعصر (دونوں) پڑھے گی۔

امام دارمی نے کہا: اگر طہر کا وقت غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہو تو صرف عصر پڑھے گی ظہر نہیں اور اگر وہ غروب شمس کے بعد پاک ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں امام دارمی سے پوچھا گیا: کیا آپ کا بھی یہی قول ہے، کہا نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں ملی۔

[96]..... بَاب إِذَا اخْتَلَطَتْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَيَّامُ حَيْضِهَا فِي أَيَّامِ اسْتِحَاضَتِهَا

عورت کے حیض اور استحاضہ کے ایام گڈمڈ ہو جائیں تو کیا کرے؟

927- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَتَبَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَبَلَغَنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا نَجِدُ لَهَا غَيْرَ مَا قَالَ عَلِيٌّ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے ان کے پاس ایک عورت نے لکھا کہ میں اتنے اتنے دن سے استحاضہ میں مبتلا ہوں اور مجھے یہ خبر لگی ہے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہے کہ ایسی عورت ہر نماز کے وقت غسل کرے گی؟ ابن عباس نے فرمایا: قول علی کے علاوہ ہم تمہارے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے ہیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲۷/۱)، مصنف عبدالرزاق،

(۱۱۷۸،۱۱۷۳) شرح معانی الآثار (۱/۹۹-۱۰۱)۔

928۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَوْ عِكْرِمَةُ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَعْتَكِفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تُرِيقُ الدَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا ابوسلمہ یا عکرمہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ام المومنین زینب (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کرتی تھیں اوران کو (استحاضہ کا) خون جاری رہتا تھا آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ہرنماز کے لئے غسل کریں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند منقطع ہے۔دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۷) بیہقی (۱/۳۵۱)۔

929۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ علی اور ابن مسعود (رضی اللہ عنہما) فرماتے تھے کہ مستحاضہ ہرنماز کے وقت غسل کرے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی منقطع ہے۔دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۲۷) دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔

930۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا . قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ وَمَكْحُولٌ يَقُولَانِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) امام اوزاعی نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا کہ (مستحاضہ) ہر دونمازوں کے لئے ایک غسل اور فجر کے لئے الگ غسل کرے گی۔

اوزاعی نے کہا: زہری ومکحول کہتے تھے کہ ہرنماز کے لئے غسل کرے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: آثار رقم (۹۱٦،۸۲۹،۸۲۷) ومصنف عبدالرزاق (۱۱۷۱)۔

931۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَ وَهْبٌ: أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَأَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ فَأَمَرَهَا: أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ .

(ترجمہ) ابوسلمہ سے مروی ہے ام حبیبہ نے کہا وہب نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو خون آتا رہتا تھا اورانہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے حکم فرمایا: ہرنماز کے وقت غسل کرکے نماز پڑھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔دیکھئے: ابوداود (۲۹۳) بیہقی (۱/۳۵۱)۔

توضیح: ......امام ابوداود نے اس روایت کے تحت لکھا ہے اگر طاقت ہو تو ہرنماز کے لئے غسل کرے گی

اور اگر مشقت کی وجہ سے پریشان ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے گی۔ ان مختلف روایات کا یہی حل ہے۔ واللہ اعلم۔

932۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: كَتَبَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ وَإِنِّي أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ إِلَّا أَفْتَيْتُمَانِي: وَإِنِّي سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَقَرَأْتُ وَكَتَبْتُ الْجَوَابَ بِيَدِي مَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ فَقِيلَ إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ .

(ترجمہ) ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے کہا میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا: ایک عورت نے ابن عباس اور ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) کے پاس لکھا کہ میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں ہوتی ہوں اور میں تم دونوں کو اللہ کی یاد دلا کر درخواست کرتی ہوں کہ مجھے فتوی دیجئے میں نے اس بارے میں نے پوچھا تو لوگوں نے مجھے یہ بتایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ ایسی عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

ابوبشر نے کہا میں نے یہ خط پڑھ کر سنایا اور اپنے ہاتھ سے جواب لکھا کہ میں علی کے قول کے علاوہ کچھ نہیں پاتا ہوں (یعنی انہوں نے جو کہا وہ صحیح ہے) عرض کیا گیا کہ کوفہ ٹھنڈا مقام ہے فرمایا: اگر اللہ چاہتا تو اس سے بڑی مصیبت میں انہیں مبتلا کر دیتا۔

توضیح: ......عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ سردی میں ہر نماز کے لئے غسل کرنا بہت تکلیف دہ ہوگا فرمایا یہ تو کچھ نہیں اللہ چاہے تو اس سے بڑی مصیبت میں مبتلا کر دے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١١٧٣، ١١٧٩) شرح معانی الآثار (١/١٠٠) سنن البیهقی (١/٣٣٥) والمحلی لابن حزم (٣/٢١٤)۔

933۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ أَرْضَهَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَقَالَ: تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا .

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے عرض کیا گیا کہ ان کا علاقہ ٹھنڈا علاقہ ہے تو انہوں نے فرمایا: (تب پھر) ظہر کو تاخیر اور عصر کو جلدی پڑھ لے، اور ایک بار غسل کرلے، مغرب دیر سے اور عشاء جلدی ایک غسل سے پڑھ لے اور فجر کے لئے ایک بار غسل کرلے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: شرح معانی الآثار (١/١٠١-١٠٢)۔

934۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ مِرْكَنِهَا وَإِنَّهُ لَعَالِيهِ الدَّمُ

فَتُصَلِّي .

(ترجمہ) زینب بنت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ جحش کی بیٹی عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں اور انہیں خون جاری رہتا تھا اور جب وہ تسلے یا ٹب سے نکلتیں تو خون پانی کے اوپر آ جاتا تھا پھر وہ نماز پڑھتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲۸/۱) واسد الغابة (۶۹/۷-۷۱) والاصابة (۱۹۱/۱۲) الاستذکار (۲۲۸/۳)۔

935- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَيَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولَانِ: تُفْرِدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اغْتِسَالَةً: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: وَبَلَغَنِي عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلُ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) اوزاعی نے کہا میں نے امام زہری اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہ (مستحاضہ) ہر نماز کے لئے علاحدہ غسل کرے گی۔

اوزاعی نے کہا اور مکحول سے بھی مجھے یہی روایت پہنچی ہے۔

(**تخریج**) یہ سند تو صحیح ہے لیکن دوسری جگہ کہیں نہیں ملی مکحول کی روایت ضعیف ہے نیز دیکھئے حدیث رقم (۷۹۱)۔

936- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي عطاءٌأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ: لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ اغْتِسَالَةٌ وَتُفْرِدُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ اغْتِسَالَةً .

(ترجمہ) اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے تھے۔ ہر دو نماز کے لئے غسل ہے صرف نماز فجر ایک غسل سے پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور یہ روایت (۹۳۰) میں گذر چکی ہے نیز دیکھئے: بیهقی ۸۹/۱۔

937- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ عَلَيْكِ بِالْمَاءِ فَانْضَحِيهِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكِ الدَّمَ .

(ترجمہ) ایک عورت نے ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) سے پوچھا کہ مجھے خون جاری رہتا ہے تو انہوں نے کہا پانی چھڑک لیا کرو وہ تم سے خون کو روک دے گا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے حجاج: ابن منہال ہیں۔

938- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي ارْتِيبَ بِهَا تَرَبَّصُ سَنَةً فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا تَرَبَّصَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ السَّنَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ حَاضَتْ وَإِلَّا فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے اس مطلقہ کے بارے میں مروی ہے جس کے حیض کا پتہ نہ چل سکے (یعنی آتا ہے یا رک گیا

ہے) انہوں نے کہا پورے سال وہ انتظار کرے گی حیض آیا تو ٹھیک ورنہ ایک سال کے بعد تین مہینے عدت گذارے گی پھر حیض آیا تو ٹھیک ہے نہیں آیا تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۱۰۹۸)۔

توضیح: ......مطلب یہ ہے کہ حیض رک گیا ہے اور طلاق ہوگئی تو ایک سال تک حیض کا انتظار کرے گی اور پھر تین مہینے عدت کے گذارے گی ان تین مہینوں کے اندر حیض آ جائے تو حیض کے حساب سے عدت گذارے گی اور تین ماہ کے دوران پھر حیض رک جائے تو تین مہینے گذار لے تو اس کی عدت پوری مانی جائے گی۔ جیسا کہ مصنف عبدالرزاق میں تفصیلاً ذکر ہے۔

939۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا طُلِّقَتْ فَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ:عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: هُوَ قَوْلُ مَالِكٍ .

(ترجمہ) امام مالک (رحمہ اللہ) سے مستحاضہ کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ابن شہاب (زہری) عن سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ اس کی عدت ایک سال ہے۔ امام دارمی نے فرمایا: یہ امام مالک کا قول ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الموطا الطلاق(۷۱) ابن ابی شیبہ (۱۵۸/۵) نیز رقم (۹۴۴)۔

940۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُطَلَّقُ وَهِيَ شَابَّةٌ فَتَرْتَفِعُ حِيضَتُهَا مِنْ غَيْرِ كِبَرٍ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَيْضٍ تَحَيَّضُ وَقَالَ طَاوُسٌ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ .

(ترجمہ) عمرو بن دینار نے کہا جابر بن زید سے ایسی نوجوان لڑکی کی طلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا، بنا کبرسنی کے جس کا حیض رک گیا ہو (اس کی عدت کیا ہوگی؟) تو انہوں نے فرمایا: بنا حیض کے حیض کی طرح کی مدت گذارے گی۔ امام طاؤس نے (وضاحت کی) فرمایا: تین مہینے عدت گزارے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند تو صحیح ہے لیکن جابر کا قول اور کہیں نہیں مل سکا طاؤس کا قول البتہ اسی سند سے مصنف عبدالرزاق (۱۱۱۲۲) میں موجود ہے جو صحیح ہے۔

941۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا إِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ كِبَرٍ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ كَانَتْ شَابَّةً وَارْتَابَتْ اعْتَدَّتْ سَنَةً بَعْدَ الرِّيبَةِ .

(ترجمہ) معمر سے مروی ہے امام زہری نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور ایک یا دو مرتبہ حیض آنے کے بعد رک جائے اور یہ رکاوٹ زیادہ عمر کی وجہ سے ہو تو تین مہینے عدت کے پورے کرے گی اور کم عمر ہے اور شبہ میں پڑ گئی تو شک پڑنے کے بعد ایک سال تک عدت گذارے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۰۹۷) وتفسیر طبری (۲۸/ ۱٤۰)۔

942۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لَا يَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضٌ فَتَحِيضُ فِي شَهْرٍ مَرَّةً وَفِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ عِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

(ترجمہ) قتادہ سے مروی ہے عکرمہ (مولی ابن عباس) نے کہا: مستحاضہ اور وہ عورت جس کا حیض برقرار نہ رہے کبھی مہینے میں ایک بار کبھی دو بار حیض آئے اس کی عدت تین مہینے ہوگی (یعنی طلاق کی عدت)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۱۱۲۳) وتفسیر طبری (۲۸/۱٤۱) ومصنف ابن ابی شیبه (۵/۱۵۸۔۱۵۹)۔

943۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ.

(ترجمہ) ہشام سے مروی ہے حماد نے کہا وہ تین قروء (یعنی تین حیض) عدت گذارے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه ۵/۱۵۸۔

944۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

(ترجمہ) سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے اور اثر رقم (۹۳۹) پر گذر چکا ہے۔

945۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ حیض کے حساب سے عدت گذارے گی یعنی اگر اسے طلاق دے دی جائے تو تین قروء عدت ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے ابن ابی شیبہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے: المصنف (۵/۱۵۸) ومسند ابی یعلی الموصلی (۳۱۱۱)۔

946۔ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بِالْأَقْرَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد: أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ: هُوَ الْحَيْضُ قَالَ عَبْد اللّٰهِ: وَأَنَا أَقُولُ هُوَ الْحَيْضُ.

(ترجمہ) زہری نے کہا اقراء (یعنی حیض یا طہر کے حساب) سے عدت گذارے گی۔

امام دارمی نے فرمایا: اہل حجاز ''اقراء'' سے مراد طہر پاکی کی حالت کو لیتے ہیں اور اہل عراق نے اس سے مراد حیض (کی حالت ومدت) کو لیا ہے۔ امام دارمی نے کہا اور میرے نزدیک وہ حیض ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۵/۱۲۸)۔

947۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالْأَقْرَاءِ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: مستحاضہ اقراء کے حساب سے عدت گذارے گی۔

(تخریج) یعنی تین ماہ عدت گذارے گی اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: عبدالرزاق (۱۱۱۲۷) نیز اثر رقم (۹۴۵)۔

948۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ شَابَّةٌ تَحِيضُ فَانْقَطَعَ عَنْهَا الْمَحِيضُ حِينَ طَلَّقَهَا فَلَمْ تَرَ دَمًا كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ.

(ترجمہ) اوزاعی سے مروی ہے کہ میں نے (ابن شہاب) زہری سے دریافت کیا ایسے آدمی کے بارے میں جس نے اپنی جوان بیوی کو طلاق دی اسے حیض آتا تھا لیکن طلاق کے وقت حیض کا آنا بند ہوگیا اور اس نے خون دیکھا ہی نہیں تو اس کی عدت کتنی ہوگی؟ فرمایا: تین مہینے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے وانفرد به الدارمی۔

949۔ قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا كَمْ تَرَبَّصُ؟ قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ.

(ترجمہ) اوزاعی نے کہا: اور میں نے زہری سے یہ بھی پوچھا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دی اسے دوبار حیض آیا پھر رک گیا تو کتنے دن عدت گذارے گی؟ فرمایا: اس کی عدت ایک سال ہوگی۔

(تخریج) اس قول کی سند جید مثل سابق ہے۔

950۔ قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا كَمْ تَرَبَّصُ؟ قَالَ: عِدَّتُهَا سَنَةٌ قَالَ: وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَحِيضُ تَمْكُثُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ عَنْهَا الْحَيْضُ ثُمَّ تَمْكُثُ السَّبْعَةَ الْأَشْهُرَ وَالثَّمَانِيَةَ ثُمَّ تَحِيضُ أُخْرَى تَسْتَعْجِلُ إِلَيْهَا مَرَّةً وَتَسْتَأْخِرُ أُخْرَى كَيْفَ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: إِذَا اخْتَلَفَتْ حِيضَتُهَا عَنْ أَقْرَائِهَا فَعِدَّتُهَا سَنَةٌ.

(ترجمہ) نیز فرمایا میں نے زہری سے یہ بھی پوچھا ایک آدمی نے اپنی عورت کو طلاق دے دی جسے حیض آتا تھا وہ تین مہینے تک رکی رہی (یعنی حیض نہ آیا) پھر ایک بار حیض آ گیا پھر (ایک بار آ کر) حیض رک گیا اور سات آٹھ مہینے تک وہ بیٹھی رہی (حیض نہ آیا) پھر دوسری بار حیض آ گیا پہلی بار جلدی آ گیا دوسری بار بہت دیر سے حیض آیا تو وہ عدت کیسے گذارے گی؟ فرمایا اس کا حیض وقت مقررہ میں الٹ پلٹ کر آیا تو اس کی ایک سال کی عدت ہوگی۔

(تخریج) اس قول کی سند جید ہے وانفرد به الدارمی۔

951۔ قُلْتُ: وَكَيْفَ إِنْ كَانَ طَلَّقَ وَهِيَ تَحِيضُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً كَمْ تَعْتَدُّ؟ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ أَقْرَاؤُهَا مَعْلُومَةٌ هِيَ أَقْرَاؤُهَا فَإِنَّا نُرَى أَنْ تَعْتَدَّ أَقْرَائَهَا.

اوزاعی نے کہا: اگر طلاق ہو جائے اور ہر سال میں ایک بار حیض آئے تب عدت کتنی ہوگی؟ فرمایا: اگر اس کو وقت مقررہ پر حیض اور طہر ہوتا تھا تو ہماری رائے میں وہ مدت حیض کی عدت گزارے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند مثل سابق اور جید ہے۔

952۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا بِكَمْ يَسْتَبْرِئُهَا؟ قَالَ: بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(ترجمہ) اوزاعی سے مروی ہے میں نے زہری سے دریافت کیا: آدمی نابالغ لونڈی خریدے جس کے مثل حاملہ نہ ہو سکے تو اس کے استبراء رحم کی مدت کیا ہوگی فرمایا: تین مہینے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور (۱۲۱۲) رقم پر آ رہی ہے۔

953۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(ترجمہ) یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: پینتالیس دن کی مدت ہوگی۔

(تخریج) اس قول کی سند حسب سابق ہے اور اثر رقم (۱۲۱۳) پر آ رہی ہے۔

954۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) مستحاضہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی پھر نماز پڑھے گی۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے ۱/۱۲۷ بسند منقطع اس کو ذکر کیا ہے۔

955۔ وَقَالَ حَمَّادٌ: لَوْ أَنَّ مُسْتَحَاضَةً جَهِلَتْ فَتَرَكَتِ الصَّلَاةَ أَشْهُرًا فَإِنَّهَا تَقْضِي تِلْكَ الصَّلَوَاتِ قِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَقْضِيهَا؟ قَالَ: تَقْضِيهَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ إِنِ اسْتَطَاعَتْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ.

(ترجمہ) حماد نے کہا: مستحاضہ عورت جہل کی وجہ سے کئی مہینے نماز نہ پڑھے تو وہ ان تمام نمازوں کی قضا کرے گی عرض کیا گیا کیسے قضاء کرے گی کہا کہ طاقت ہو تو ایک ہی دن میں ساری نمازیں قضا کی ادا کر لے۔

امام دارمی سے کہا گیا: آپ بھی یہی کہتے ہیں؟ فرمایا ای واللہ (ہاں واللہ میں بھی یہی کہتا ہوں)۔

(تخریج) اس قول کی سند حسب سابق صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہ مل سکی۔

توضیح: اس باب میں امام دارمی رحمہ اللہ نے اس عورت کے بارے میں جس کے حیض اور استحاضہ کے ایام خلط ملط ہو جائیں اس کے احکام اور مسائل احادیث رسول اور اقوال ائمہ سے بیان کئے ہیں۔ ۹۳۱ سے ۹۴۰ نمبر تک اس کا بیان ہے کہ مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی یا نہیں؟ اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ مشقت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے غسل کر لے، ورنہ ظہر، عصر کے لئے ایک بار، اور مغرب وعشاء کے لئے ایک بار اور فجر کے لئے ایک بار غسل کرے گی۔

دوسرا مسئلہ ایسی عورت کی عدت کا ہے، مستحاضہ عورت کو اگر طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے، اور اس کا خون رکتا نہ ہو تو عدت کتنی گذارے گی؟ اس بارے میں صحیح یہ ہے کہ ایسی عورت تین مہینے عدت گذارے گی، اور اگر مطلقہ عورت کا حیض رک گیا ہے تو وہ ایک سال کی مدت گذارے گی، نو مہینے استبراء کے اور تین مہینے عدت کے۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: فقہ السنۃ: ۳۳۱/۲۔

[97]..... بَاب فِي الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ

حاملہ عورت کا بیان جس کو خون آ جائے

956- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَقَالَ: تَدَعُ الصَّلَاةَ.

(ترجمہ) مالک بن انس نے کہا کہ میں نے زہری سے حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا جس کو خون آ جائے تو انہوں نے کہا: نماز ترک کر دے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الموطا فی الطهارة(۱۰۳) ومصنف عبدالرزاق (۱۲۰۹) والاستذكار(۱۹۸/۳)۔

957- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَتِي رَأَتْ دَمًا وَأَنَا أُرَاهَا حَامِلًا؟ قَالَ: ذَلِكَ غَيْضُ الْأَرْحَامِ ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ﴾ فَمَا غَاضَتْ مِنْ شَيْءٍ رَأَتْ مِثْلَهُ فِي الْحَمْلِ.

(ترجمہ) عثمان بن الاسود نے کہا میں نے مجاہد سے اپنی بیوی کے بارے میں دریافت کیا جس کو خون آ گیا میرا خیال تھا کہ وہ حامل ہے انہوں نے کہا یہ غیض الارحام کے قبیل سے ہے (اللہ تعالیٰ جانتا ہے مادہ اپنے شکم میں جو کچھ بھی رکھتی ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی.......... (الرعد ۸/۱۳)
پس جو چیز کم ہوتی ہے اسی کے مثل حمل میں زیادہ ہو جاتی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: تفسیر الطبری ۱۱۰/۱۳۔

958- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ﴾ قَالَ: ذَلِكَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبَلِ لَا تَحِيضُ يَوْمًا فِي الْحَبَلِ إِلَّا زَادَتْهُ طَاهِرًا فِي حَبَلِهَا.

(ترجمہ) عاصم الاحول نے عکرمہ سے روایت کیا کہ آیت (مادہ اپنے شکم میں کیا رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔(الرعد ۸/۱۳) عکرمہ نے کہا یہ حمل کا حیض ہے حالت

حمل میں ایک دن حیض آئے تو عورت اپنے حمل میں اس کی پاکی کا اضافہ کرتی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر الطبری (١٣/١١١) اور دیکھئے: اثر رقم (٩٦٠)۔

959۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَمْرٌ لا يُخْتَلَفُ فِيهِ عِنْدَنَا عَنْ عَائِشَةَ:الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى إِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَنَّهَا لا تُصَلِّيْ حَتَّى تَطْهُرَ.

(ترجمہ) یحییٰ بن سعید نے کہا ایک مسئلہ میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: حاملہ عورت کو اگر خون آ جائے تو وہ نماز نہیں پڑھے گی یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے (یعنی خون رک جائے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے اعضال بھی ہوسکتا ہے کہیں اور نہیں مل سکی لیکن آگے (٩٦٤) میں آرہی ہے۔

960۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ هُوَ الْحَيْضُ عَلَى الْحَبَلِ ﴿وَمَا تَزْدَادُ﴾ قَالَ: فَلَهَا بِكُلِّ يَوْمٍ حَاضَتْ فِي حَمْلِهَا يَوْمًا تَزْدَادُ فِي طُهْرِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ طَاهِرًا.

(ترجمہ) عاصم (الاحول) نے عکرمہ سے روایت کیا کہ (وما تغیض الارحام) سے مراد حاملہ عورت کا حیض ہے اور (وما تزداد) کے بارے میں عکرمہ نے کہا: کہ ایسی عورت کے لئے ہر دن کے بدلے جب کے اسے حیض آتا رہے اس کے طہر میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ نو مہینے پورے ہو جائیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے عاصم: ابن سلیمان ہیں۔ دیکھئے: تفسیر الطبری (١٣/١١١)۔

961۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ﴾ قَالَ: إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ يَكُونُ ذٰلِكَ نُقْصَانًا مِنَ الْوَلَدِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعَةِ أَشْهُرٍ كَانَ تَمَامًا لِمَا نَقَصَ مِنْ وَلَدِهَا.

(ترجمہ) ابوبشر سے مروی ہے مجاہد نے (وما تغیض الارحام) کے بارے میں کہا: جب حاملہ عورت کو حیض آ جائے تو یہ بچے میں نقص ہے اور جب نو مہینے سے زیادہ ہو جائے تو جو کمی ہوئی تھی وہ اس بچے کی پورتی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسیر الطبری (١٣/١٠٩، ١١٠) و کما مر آنفا نیز ابوبشر کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے۔ اور ابوالنعمان کا نام محمد بن الفضل ہے ابوعوانہ: وضاح بن عبداللہ ہیں۔

962۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ:امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى.

(ترجمہ) بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا: میری عورت کو حمل کی حالت میں حیض آتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے حجاج: ابن منہال ہیں اس کو امام دارمی کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا۔

963۔ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ: امْرَأَتِي تَحِيضُ وَهِيَ حُبْلَى .

(ترجمہ) ابو محمد امام دارمی نے فرمایا: میں نے سلیمان بن حرب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میری بیوی کو حالت حمل میں حیض آجاتا ہے۔

(**تخریج**) حسب سابق یہ سند صحیح ہے اور کہیں منقول بھی نہیں۔

964۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِذَا رَأَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ حَيْضٌ .

(ترجمہ) یحییٰ بن سعید سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: حاملہ عورت جب خون دیکھے تو نماز سے رک جائے وہ حیض کا خون ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے (۹۵۶) میں گذر چکی ہے مزید دیکھئے: الاستذکار (۳۳۸۷) وسنن البیهقی (۴۲۳/۷)۔

965۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مذکورہ بالا روایت امام مالک کے طریق سے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں اعضال ہے دو راوی سند سے ساقط ہیں کما سیاتی (۹۶۹)۔

966۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ: إِنْ كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَإِنْ كَانَتْ تَرِيَّةً تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ .

(ترجمہ) لیث (بن ابی سلیم) سے مروی ہے امام شعبی نے اس حاملہ کے بارے میں فرمایا جس کو خون آجائے: اگر تازہ خون ہے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور دوسری رطوبات ملی ہیں تو وضو کر کے نماز پڑھے۔

(**تخریج**) لیث کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲۱۲/۲) تریہ کے معنی ذکر کئے جا چکے ہیں کہ وہ حیض کے بعد آنے والی رطوبات صفرہ یا کدرہ ہیں۔

967۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) امام اوزاعی سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رجال ثقات ہیں کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی، ابوالمغیرہ: عبدالقدوس بن الحجاج ہیں نیز دیکھئے: الاستذکار ۱۹۸/۳۔

968۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَرَاهُ

كَمَا كَانَتْ تَرَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي أَقْرَائِهَا تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ أَوْ الْيَوْمَيْنِ لَمْ تَدَعِ الصَّلَاةَ .

(ترجمہ) حسن بصری نے کہا: حاملہ عورت اگر اسی طرح کا خون دیکھے جیسا اس سے قبل ایام ماہواری میں آتا تھا تو نماز ترک کردے گی اور اگر ایک دو دن ویسے ہی خون آجائے تو نماز ترک نہیں کرے گی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۲۱۲)۔

969۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: لَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنْ صَلَاةٍ .

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے حامل کے بارے میں جسے خون آجائے فرمایا: یہ خون مانع صلاة نہیں (یعنی نماز ترک نہ کرے)۔

(تخریج) مطر بن طہمان کی وجہ سے یہ روایت حسن ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۲۱۲) وبیهقی (۷/ ۴۲۳)۔

970۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي قَالَ يَزِيدُ: لَا تَغْتَسِلُ . قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَقُولُ بِقَوْلِ يَزِيدَ .

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے حاملہ کے بارے میں روایت کیا کہ جب وہ خون دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

یزید نے کہا: نہیں غسل نہیں کرے گی، امام دارمی نے کہا: میں بھی وہی کہتا ہوں جو یزید نے کہا ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: دارقطني (۱/ ۲۱۹) (۶۳) بیهقی (۷/ ۴۲۳)۔

971۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ .

(ترجمہ) یونس بن عبید سے مروی ہے حسن (بصری) نے حاملہ کے بارے میں فرمایا جس کو خون آجائے وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے اور نماز ترک نہیں کرے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۱۰) والأثر الآتي (۹۷۵)۔

972۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَغْسِلُ عَنْهَا الدَّمَ وَتَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي .

(ترجمہ) مغیرة (ابن مقسم) سے مروی ہے ابراہیم (نخعی) نے حاملہ کے بارے میں جسے خون آجائے فرمایا: خون کو دھو

ڈالے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے ابوعوانہ کا نام وضاح بن عبداللہ ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۱۲) والأثر الآتی (۹۷۸)۔

973۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ قَالَا إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ .

(ترجمہ) حجاج بن ارطاۃ نے عطاء اور حکم سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: حاملہ عورت جب خون دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(**تخریج**) حجاج کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن عطاء سے مروی اثر صحیح ہے کماسیاتی (۹۷۹)۔

974۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ هُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي .

(ترجمہ) عطاء نے حامل کے بارے میں کہا کہ جو خون دیکھے وہ وضو کرے اور نماز پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۱۲)۔

975۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ .

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ وہ مثل مستحاضہ ہے۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے (۹۷۱) پر گذر چکا ہے نیز دیکھئے: اثر رقم (۹۷۹)۔

976۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَكُونُ حَيْضٌ عَلَى حَمْلٍ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا: حالت حمل میں حیض نہیں آتا

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: اثر (۹۷۵)۔

977۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے حامل کے بارے میں جس کو خون آجائے فرمایا کہ وہ مستحاضہ کی طرح ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور ہشام: ابن حسان ہیں دیکھئے: اثر (۹۷۵، ۹۷۹)۔

978۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ لَمْ تَدَعْ الصَّلَاةَ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) نے فرمایا جب حاملہ عورت کو خون آئے تو وہ نماز ترک نہ کرے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے اثر رقم (۹۸۰، ۹۷۶)۔

979۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحُبْلَى وَالَّتِي قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيضِ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ تَوَضَّأَتَا وَصَلَّتَا وَلَا تَغْتَسِلَانِ.

(ترجمہ) حجاج بن ارطاۃ سے مروی ہے عطاء اور حکم بن عتیبہ دونوں نے حاملہ کے بارے میں اور اس عورت کے بارے میں جس کا حیض ختم ہو گیا فرمایا یہ دونوں عورتیں جب خون دیکھیں تو وضو کریں نماز پڑھ لیں غسل نہیں کریں گی۔ (یعنی یہ خون حیض شمار نہیں ہوگا بلکہ مستحاضہ کا حکم ان پر لاگو ہوگا)۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے دیکھئے: اثر (۹۷۳)۔

980۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَغْتَسِلَانِ وَتُصَلِّيَانِ.

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے کہ وہ دونوں عورتیں غسل کریں اور نماز پڑھیں گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے کیونکہ مطر کی روایت عطاء سے ضعیف ہے۔

981۔ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدِّمَشْقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ الْحُبْلَى لَا تَحِيضُ فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ.

(ترجمہ) عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: حاملہ کو حیض نہیں آتا ہے جب وہ خون دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(**تخریج**) سلیمان بن موسیٰ کی وجہ سے یہ روایت حسن ہے دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۱٤)۔

982۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ وَهِيَ تَمَخَّضُ قَالَ: هُوَ حَيْضٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ.

(ترجمہ) حکم بن عتبہ سے مروی ہے ابراہیم (نخعی) نے اس عورت کے بارے میں جس کو دردزہ کے وقت خون آ جائے فرمایا: وہ حیض کا خون ہے لہٰذا نماز ترک کر دے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند قوی ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۱۳)۔

983۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ وَرَأَتْ الدَّمَ عَلَى الْوَلَدِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: تُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ.

(ترجمہ) حسن (بصری) نے حاملہ عورت کے بارے میں جس کو درد شروع ہو جائے اور بچے پر خون دیکھے تو نماز نہیں پڑھے گی امام دارمی نے فرمایا: نماز پڑھے جب تک کہ وضع حمل نہ ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن أبی شیبہ (۲/۲۱۳)۔

تشریح: ...... حاملہ عورت یا جس عورت کا حیض کا خون آنا ختم ہو گیا ہو اس کے بارے میں صحابہ و تابعین اور

فقہائے کرام کے مختلف اقوال ہیں جس نے حیض کا خون اس کو شمار کیا نماز پڑھنے سے منع کر دیا اور جس نے حیض شمار نہیں کیا انہوں نے صفائی کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[98]..... بَاب وَقْتِ النُّفَسَاءِ وَمَا قِيلَ فِيهِ

نفاس کے احکام کا بیان

984- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي النُّفَسَاءِ: كَطُهْرِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهَا.

(ترجمہ) قتادة نے نفاس والی عورتوں کے بارے میں کہا کہ ان کی پاکی ان جیسی عورتوں کی طرح ہے۔

(**تخريج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۰۰)۔

985- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ فِي النُّفَسَاءِ: تُمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ تَرَ الطُّهْرَ أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ أَيَّامًا خَمْسًا سِتًّا: فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَمْسِينَ ، فَإِنْ طَهُرَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں مروی ہے کہ وہ چالیس دن تک نماز سے رکی رہیں گی چالیس دن میں پاکی ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پانچ یا چھ دن اور نماز سے رکی رہیں گی (۴۵ دن بعد) پھر اگر طہر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ۴۵ سے ۵۰ تک اور نماز سے رکیں گی پھر اگر پاکی ہو جائے تو ٹھیک ورنہ پھر مستحاضہ میں شمار ہوں گی۔

(**تخريج**) اس قول کی سند ضعیف ہے اور (۸۵۵) میں گزر چکی ہے نیز آنے والی تخریج دیکھئے۔

986- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ النُّفَسَاءَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقَالَ الْحَسَنُ: النُّفَسَاءُ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ إِلَى خَمْسِينَ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

(ترجمہ) عثمان بن ابی العاص نفاس والی عورت کے چالیس دن تک قریب نہیں جاتے تھے، (یعنی جماع سے پرہیز کرتے تھے)۔

اور حسن (رحمہ اللہ) نے کہا نفاس والی عورتیں ۴۵ سے پچاس دن تک ہیں اس کے بعد مستحاضہ شمار ہوں گی۔

(**تخريج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ حسن نے عثمان سے نہیں سنا۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۰۱) والمنتقى لابن الجارود (۱۱۸)۔

987- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: وَقْتُ النُّفَسَاءِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ طَهُرَتْ وَإِلَّا فَلَا تُجَاوِزْهُ حَتَّى تُصَلِّيَ .

(ترجمہ) عثمان بن ابی العاص نے کہا نفاس کی مدت چالیس دن ہے اگر پاک ہو جائے تو ٹھیک ورنہ نماز پڑھے گی اس سے تجاوز نہ کرے۔

توضیح: ......یعنی چالیس دن کے بعد بیٹھ نہ رہے بلکہ نماز پڑھے۔ مطلب یہ کہ وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے۔ وہ نماز پڑھے گی اور شوہر اس سے ہم بستری کر سکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند متعدد طرق سے مروی ہے لیکن سب ضعیف ہیں اور فلا تحاوزه حتىٰ تصلى کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ دیکھئے: دارقطنی (۱/ ۲۲۰)(٦٧) بیهقی (۱/ ۳٤۱) مصنف عبدالرزاق (۱۲۰۲) والتلخیص الحبیر (۱/ ۱۷۱)۔

988۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ كَانَ لِلنُّفَسَاءِ عَادَةٌ وَإِلَّا جَلَسَتْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(ترجمہ) عطاء نے کہا اگر نفساء کی عادت معروف ہو تو ٹھیک ورنہ چالیس دن بیٹھ رہیں گی۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٤/ ٣٦٨) وبیهقی (۱/ ۳٤۱)۔

989۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّفَاسُ حَيْضٌ.

(ترجمہ) عطاء نے کہا نفاس حیض ہی ہے۔ (یعنی اس کا حکم حیض کا حکم ہے)۔

(تخریج) اس قول کی سند ابن جریج کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ وہ مدلس ہیں اور انہوں نے عنعنہ سے روایت کی ہے۔

990۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ نَحْوَهَا.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نفاس والی عورتیں تقریباً چالیس دن تک انتظار کریں گی۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٤/ ٣٦٨) بیهقی (۱/ ۳٤۱) ورقم (۹۹۵)۔

توضیح: ......ان تمام روایات سے واضح ہوا کہ نفاس کی مدت چالیس دن ہے ان دنوں میں حائضہ کی طرح نماز ترک کر دے گی یہ مدت چالیس دن سے کم وبیش بھی ہو سکتی ہے بعض فقہاء کے نزدیک چالیس دن سے زیادہ خون جاری رہے تو پچاس دن تک اور انتظار کرے گی بعض نے کہا چالیس دن کے بعد وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے۔

[99]..... بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ

حائضہ عورت کا طہارت کے بعد حیض کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان

991۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكَانَتْ

إِحْدَانَا تَطْلِي الْوَرْسَ عَلَى وَجْهِهَا مِنَ الْكَلَفِ .

(ترجمہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن یا چالیس رات بیٹھ رہتیں اور ہم میں سے کوئی اپنے چہرے کی جھائیوں پر ورس مل لیتی تھی۔

وضاحت: ...... سنن دارمی کے مطبوعہ نسخوں میں عنوان یہی ہے کہ حائضہ عورت کا طہارت کے بعد...... لیکن روایات سب مدتِ نفاس سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ باب آگے (۱۰۵) نمبر پر آ رہا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: احمد (۳۰۳/٦) ابوداود (۳۱۱) ترمذی (۱۳۹) ابن ماجه (٦٤٨) دارقطنی (۲۲۲/۱) مصنف ابن ابی شیبه (۳٦٨/٤) والبیهقی فی المعرفة (۲۲۸۱) والمستدرك (۱۷٥/۱)۔

توضیح: ...... ورس: زرد رنگ کی خوشبودار نبات ہے جو یمن میں پائی جاتی ہے۔

992- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَلْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ امْرَأَةً لِعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو نُفِسَتْ فَجَاءَتْ بَعْدَمَا مَضَتْ عِشْرُونَ لَيْلَةً فَدَخَلَتْ فِي لِحَافِهِ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَنَا فُلَانَةُ إِنِّي قَدْ تَطَهَّرْتُ فَرَكَضَهَا بِرِجْلِهِ فَقَالَ: لَا تُغَرِّنِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً .

(ترجمہ) معاویہ بن قرۃ سے مروی ہے عائذ بن عمرو کی بیوی نے روایت کیا کہ وہ نفاس کی حالت میں بیس دن گذرنے کے بعد آئیں اور اپنے شوہر کے لحاف میں گھس گئیں عائذ نے کہا یہ کون ہے کہا میں آپ کی بیوی ہوں پاک ہوگئی ہوں تو انہوں نے پیر سے بیوی کو ٹھوکر ماری اور کہا: میرے دین میں مجھے دھوکہ نہ دو یہاں تک کہ چالیس دن گذار لو۔

دارقطنی اور مصنف میں ہے کہ وہ نہا کر ان کے پاس آئی تھیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبه (۳٦٨/٤) دارقطنی (۲۲۲/۱)۔

993- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نفاس والی عورتیں تقریباً چالیس دن بیٹھیں گی۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے (۹۹۰) میں گذر چکی ہے۔

994- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: النُّفَسَاءُ تَنْتَظِرُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نفاس والی عورتیں چالیس دن انتظار کریں گی۔

(تخریج) اس اثر کی سند حسب سابق ہے۔

995- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ فِي النُّفَسَاءِ الَّتِي تَرَى الدَّمَ: تَرَبَّصُ

أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تُصَلِّي وَقَالَ الشَّعْبِيُّ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ .

(ترجمہ) معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حسن (بصری رحمہ اللہ) نے نفساء کے بارے میں فرمایا: اگر وہ خون دیکھیں تو چالیس دن تک انتظار کریں پھر نماز پڑھیں راوی نے کہا اور امام شعبی نے کہا: دو مہینے تک انتظار کرے گی پھر وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (٣٦٧/٤-٣٦٨)۔

996- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَنْتَظِرُ مِنَ الْغُلَامِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَمِنَ الْجَارِيَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَعْنِي النُّفَسَاءَ قَالَ مَرْوَانُ: هُوَ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ هُمَا سَوَاءٌ .

(ترجمہ) مکحول نے کہا نفاس والی عورت لڑکے کی ولادت پر ۳۰ تیس دن اور لڑکی پر چالیس دن انتظار کریں گی۔

مروان نے کہا: سعید بن عبدالعزیز کا بھی یہی قول ہے۔ امام اوزاعی نے کہا: لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں (یعنی چالیس دن مدت نفاس ہے، ان ایام میں وہ حائضہ عورت کے حکم میں ہوگی)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہ مل سکی۔

997- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا رَأَتِ الدَّمَ عِنْدَ الطَّلْقِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ النِّفَاسِ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے کہا دردزہ کے وقت ایک دو دن سے اگر خون دیکھے تو وہ نفاس کا خون ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند بھی صحیح ہے لیکن کہیں اور یہ روایت نہ مل سکی۔

998- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَطْلُقُ قَالَ: تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ .

(ترجمہ) عطاء سے ایسی حاملہ کے بارے میں مروی ہے جس کو دردزہ کے وقت خون آئے تو وہ (حاملہ) وہی کرے گی جو مستحاضہ کرتی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن مصنف عبدالرزاق میں صحیح سند سے مروی ہے۔ دیکھئے (١٢١٢) ومصنف ابن ابی شیبہ (٢١٣/٢)۔

تشریح: ......اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ چالیس دن نفاس کی اکثر مدت ہے اس سے پہلے اگر عورت پاک ہو جائے تو شوہر کے لئے حلال ہوگی اور نماز پڑھے گی اگر چالیس دن سے زیادہ نفاس کا خون جاری رہے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی صفائی اور غسل کر کے نماز پڑھے گی اور شوہر کے پاس جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

[100]..... بَابُ الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ
عورت پہلے جنبی ہو پھر اسے حیض آ جائے

999۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ قَالَ: تَغْتَسِلُ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جس کو جنابت لاحق ہو پھر اسے حیض آ جائے کہا وہ غسل (جنابت) کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ(۱/۷۷) ومصنف عبدالرزاق (۱۰۵۹) نیز رقم (۱۰۰۲)۔

1000۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے بھی مثل سابق منقول ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند بھی حسب سابق ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۳۰۰ ، ۱۰۵۹) وسياتى (۱۰۰٤)۔

1001۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:الْحَيْضُ أَكْبَرُ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا حیض جنابت سے بڑی چیز ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۹۹،۱۰۶۰،۱۰۵۷)۔

1002۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ .

(ترجمہ) ابراہیم (رحمہ اللہ) سے اس مرد کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے جماع کرے پھر اسے حیض آ جائے فرمایا: میرے نزدیک اچھا یہ ہے کہ غسل کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے اثر رقم (۱۰۰۳)۔

1003۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍعَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ قَالَا لِتَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ .

(ترجمہ) عطاء اور نخعی دونوں نے فرمایا ایسی عورت غسل جنابت کرے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں امام دارمی کے استاد حجاج بن منہال ہیں اور دوسرے حجاج بن ارطاۃ ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

1004۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) حسن سے بھی ایسا ہی مروی ہے (یعنی غسل کرنا بہتر ہے)

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: اثر رقم (۱۰۰۰) اور عامر: ابن عبدالواحد ہیں۔

1005۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُئِلَ عَنْهَا حَمَّادٌ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: تَغْتَسِلُ .

(ترجمہ) حماد سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ابراہیم نے کہا ہے کہ وہ غسل جنابت کرے گی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۱/۷۷) ورقم (۱۰۰۲)۔

1006۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَغْتَسِلُ .

(ترجمہ) امام شعبی نے فرمایا: وہ عورت غسل کرے گی۔

(تخریج) اس قول کی سند ضعیف ہے۔

توضیح: ...... یہ ائمہ کرام کے اجتہادات ہیں اکثر نے یہ کہا ہے کہ ایسی عورت جس کو جماع کے بعد حیض آ جائے غسل جنابت کرے گی۔ اور یہ ہی بہتر ہے۔ واللہ أعلم۔

[101]..... بَاب الْحَائِضِ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

حیض والی عورت کا نماز کے وقت وضو کرنے کا بیان

1007۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَنْ تَوَضَّأَ وُضُوءَهَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ تُسَبِّحَ اللَّهَ وَتُكَبِّرَهُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ .

(ترجمہ) یحییٰ بن ایوب نے بیان کیا کہ میں نے حکم بن عتیبہ کو سنا فرماتے تھے: حائضہ عورت کے بارے میں اسلاف یہ پسند کرتے تھے کہ وہ نماز کے وقت میں نماز کا سا وضو کرے پھر اللہ کی تسبیح اور تکبیر کہے۔ یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر وغیرہ پڑھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کسی محدث نے اس کی تخریج نہیں کی۔

1008۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللَّهَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ لِهَذَا أَصْلًا .

(ترجمہ) سلیمان التیمی سے مروی ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا: کیا حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے اور ذکر پڑھے گی؟ انہوں نے کہا مجھے اس کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۳۴۲)۔

1009۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدَفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ عِنْدَ أَوَانِ الصَّلَاةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِسَ بِفِنَاءِ

مَسْجِدِهَا فَتَذْكُرَ اللّٰهَ وَتُسَبِّحَ .

(ترجمہ) عقبہ بن عامر جہنی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ وہ حائضہ عورت کو نماز کے وقت میں وضو کرنے اور صحن میں نماز کی جگہ بیٹھنے کا حکم دیتے تھے تا کہ وہ ذکر وتسبیح کرے۔

تخریج اس روایت میں راوی مجہول ہیں اور ابن ابی شیبہ نے اسے مصنف (۲/ ۳۴۳) میں ذکر کیا ہے۔

1010۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَتَقْرَأُ؟ قَالَ: لا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَلَكِنْ تَوَضَّأُ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتُسَبِّحُ وَتُكَبِّرُ وَتَدْعُو اللّٰهَ .

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) سے حائضہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ (قرآن) پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا: نہیں ایک آدھ جملہ پڑھ سکتی ہے۔ البتہ ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح وتکبیر کہے اور اللہ عزوجل سے دعا مانگے۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے۔ عطاء: ابن ابی رباح، یعلی: ابن عبید، عبدالملک: ابن ابی سلیمان ہیں اور اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے مصنف (۲/ ۳۴۲) میں ذکر کیا ہے۔

1011۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو مِنْ أَهْلِ الرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ قَالَ: تُؤْمَرُ الْحَائِضُ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَتَذْكُرُ اللّٰهَ .

(ترجمہ) مکحول (شامی) نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حیض والی عورت کو نماز کے اوقات میں وضو کا حکم دیا جائے پھر قبلہ رو ہو کر وہ اللہ کو یاد کرے۔ (یعنی ذکر الٰہی میں مشغول رہے)۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے لیکن کسی اور محدث نے اسے ذکر نہیں کیا ضمرۃ: ابن ربیعہ ہیں۔

توضیح: ...... ان تمام آثار سے حائضہ کا نماز کے وقت وضو وذکر کرنا ثابت ہوا صرف ایک اثر میں توقف ہے خلاصۂ کلام یہ ہے گرچہ ان تمام آثار کی سند صحیح ہیں لیکن یہ اسلاف کرام کے اجتہادات ہیں احادیث میں اس سلسلے میں کچھ نہیں ملتا اس لئے نماز کے وقت حائضہ کا وضو کرنا قبلہ رو ہو کر بیٹھنا اور پھر تسبیح وتہلیل کرنا ضروری نہیں۔ قرآن پڑھنا اور ذکر واذکار حیض اور نفاس والی عورتوں کے لئے ہر وقت جائز ہے ہاں وہ مصحف کو ہاتھ نہیں لگا سکتی ہیں بنا ہاتھ لگائے قرآن پڑھنا پڑھانا کتب تفسیر پڑھنا ذکر واذکار سب جائز ہیں۔ دیکھئے فتاوی شیخ ابن باز وفتاوی الشیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ۔

[102]..... بَاب فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

حائضہ عورت کے روزہ قضا کرنے اور نماز قضا نہ کرنے کا بیان

1012۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ السَّجْدَةَ يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ وَيَسْجُدُ وَلَا تَقْضِي الْحَائِضُ لِأَنَّهَا لَا تُصَلِّي .

(ترجمہ) ابراہیم نخعی نے فرمایا: حیض والی عورت اور جنابت والے مرد وعورت سجدہ والی آیت سنیں تو جنبی تو غسل کرے

اورسجدہ (تلاوت) کرے لیکن حائضہ ایسا نہیں کرے گی کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی ہے۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۳٤۰) ومصنف عبدالرزاق (۱۲۳۲)۔

1013- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ قَالَ: لَا تَقْضِي .

(ترجمہ) ابراہیم نے ایسی حائضہ کے بارے میں کہا جو آیت سجدہ سنے فرمایا: وہ اس کی قضاء نہیں کرے گی۔

تخریج اس روایت کی سند حسب سابق ہے۔

1014- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) نے کہا: ایسی عورت پر کچھ ضروری نہیں ہے۔

تخریج یہ اثر بھی حسب سابق ہے اور ابومعشر کا نام زید بن کلیب ہے۔

1015- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَأْمُرُ امْرَأَةً مِنَّا بِرَدِّ الصَّلَاةِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا ہم کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے حیض آتا تھا لیکن آپ ہم میں سے کسی عورت کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیتے تھے۔

تخریج عبیدہ بن معتب کی وجہ سے اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے ابن ماجہ نے صرف قضائے صوم کا ذکر کیا ہے۔
دیکھئے ابن ماجه (۱٦۷۰)۔

1016- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلَاةَ أَيَّامِ حَيْضِهَا؟ فَقَالَتْ:أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ .

(ترجمہ) معاذہ (بنت عبداللہ) سے مروی ہے ایک عورت نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا ہم میں سے کوئی اپنے ایام حیض کی نماز قضا کرے گی، عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حائضہ ہوتی تھیں اور ہم کو قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۲۱) ومسلم (۳۳۵) مسند الموصلی (۲٦۳۷) ابن حبان (۳٤۹)۔

توضیح: ......حرور ایک گاؤں کا نام ہے جس کی طرف خوارج منسوب ہوتے ہیں جو صرف قرآن کو دلیل مانتے

ہیں اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے خلاف جنہوں نے بغاوت کی قرآن پاک میں یہ مسئلہ مذکور نہیں اس لئے اس عورت سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا تم حروریہ تو نہیں ہو جسے حدیث کے ماننے سے انکار ہو۔

1017۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَ أَبُو النُّعْمَانِ: كَأَنَّ حَمَّادًا فَرَّقَ حَدِيثَ أَيُّوبَ فَجَاءَ بِهَذَا .

(ترجمہ) ابوالنعمان (محمد بن الفضل) نے کہا: گویا کہ حماد نے حدیث ایوب میں تفریق کی ہے اور یہ روایت لے آئے۔

توضیح: ......یعنی حماد نے دو طریق سے یہ روایت بیان کی ہے حماد عن ایوب وحماد عن یزید الرشک عن معاذہ۔

(**تخریج**) یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۳۳۵)۔

1018۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: إِذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدْ .

(ترجمہ) عامر (شعبی) نے کہا حائضہ اگر آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن دوسری آنے والی روایات سے اسے تقویت ملتی ہے۔

1019۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: لَا تَسْجُدُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ إِذَا سَمِعَتْ السَّجْدَةَ .

(ترجمہ) ابوقلابۃ نے فرمایا: حیض والی عورت جب آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔

1020۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْحَائِضِ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا سَمِعَتِ السَّجْدَةَ .

(ترجمہ) ابراہیم حائضہ عورت کے آیت سجدہ سن کر سجدہ کرنے کو مکروہ گردانتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱٤/۲)۔

1021۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَجْلَانَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ هَلْ تَقْضِيَانِ الصَّلَاةَ إِذَا تَطَهَّرْنَ؟ قَالَ: هُوَ ذَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ فَعَلْنَ ذَلِكَ أَمَرْنَا نِسَائَنَا بِذَلِكَ .

(ترجمہ) ابوغالب (عجلان) نے کہا میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے حیض ونفاس والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ طہارت کے بعد نماز قضاء کرے گی؟ فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں اگر وہ ایسا کرتیں تو ہم بھی اپنی عورتوں کو ایسا کرنے کا حکم دیتے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں مل سکی۔

1022ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَقْضِي مَا تَرَكْتُ مِنْ صَلَوَاتِي فِي الْحَيْضِ عِنْدَ الطُّهْرِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَتَطْهُرُ فَلَا يَأْمُرُنَا بِالْقَضَاءِ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ ایک عورت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آئی اور عرض کیا کہ طہارت کے بعد میں نمازوں کی قضا کروں جو ایام حیض میں میں نے چھوڑ دی تھیں؟ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم میں سے کسی کو حیض آ تا پھر طہارت ہوتی لیکن آپ (رسول اللہ ﷺ) ہمیں نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہ دیتے تھے۔

(یعنی اگر حکم ہوتا تو ہم ضرور ان نمازوں کی قضا کرتے۔ حروریہ کا مطلب گذر چکا ہے۔)

(**تخریج**) لیث ابن ابی سلیم کی وجہ سے اس روایت کی یہ سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے جیسا کہ (۱۰۱۶) وغیرہ میں گذر چکا ہے۔

1023ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ كَثِيرٍ أَبِي إِسْمَعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَلِيٍّ أَتَقْضِينَ صَلَاةَ أَيَّامِ حَيْضِكِ؟ قَالَتْ: لَا.

(ترجمہ) کثیر بن اسماعیل نے کہا میں نے فاطمہ بنت علی سے دریافت کیا کیا آپ ایام حیض کی نماز قضا پڑھتی ہیں؟ جواب دیا نہیں۔

(**تخریج**) کثیر کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے لیکن بات صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۲/ ۳۴۰)۔

1024ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ حِضْنَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُنَّ يَجْزِينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَعْنَاهُ أَنَّهُنَّ لَا يَقْضِينَ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے ایک عورت نے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے گی۔ جواب دیا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہم رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو حیض آ تا کیا آپ نے انہیں قضاء کا حکم دیا؟ امام دارمی نے کہا اس کا مطلب ہے ازواج مطہرات قضا نہیں کرتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور معنی الحدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۲۱) مسلم (۳۳۵)۔

توضیح: ...... کیا آپ نے انہیں قضا کا حکم دیا ہے؟ یہ استفہام انکاری ہے یعنی آپ نے ایسا کوئی حکم کسی کو نہیں دیا۔ خلاصہ یہ کہ حائضہ پر نماز کی قضاء نہیں ہے البتہ روزہ قضاء کرے گی۔

[103]..... بَاب الْحَائِضُ تَذْكُرُ اللهَ وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
حائضہ ذکر کرے لیکن قرآن نہ پڑھے

1025۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللَّهَ وَيُسَمِّيَانِ.

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا جنبی اور حائض اللہ کا ذکر کریں گے اور بسم اللہ پڑھیں گے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٣٠٥)۔

1026۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالَا: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ آيَةً تَامَّةً يَقْرَأَانِ الْحَرْفَ.

(ترجمہ) سفیان ثوری نے کہا: ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ وہ دونوں فرماتے تھے: جنبی اور حائض پوری آیت نہیں پڑھ سکتے حرف اور جملہ پڑھ سکتے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (١٠٢/١)۔

1027۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ: الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ.

(ترجمہ) عامر (شعبی) سے مروی ہے کہ جنبی اور حائضہ قرآن نہیں پڑھیں گی۔

(**تخریج**) شریک کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (١٠٢/١-١٠٣)۔

1028۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ. قَالَ شُعْبَةُ: وَجَدْتُ فِي الْكِتَابِ وَالْحَائِضُ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) جنبی کے قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے یا اس سے منع کرتے تھے۔ شعبہ نے کہا میں نے کتاب میں یہ بھی دیکھا کہ حائضہ کے بارے میں بھی ایسا ہی کہتے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (١٠٢/١، ١٠٣)، عبدالرزاق (١٣٠٧) **ابوالولید الطیالسی** ہیں اور الحکم: ابن عتیبہ ہیں۔

1029۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَفِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبُ وَالْحَائِضُ إِلَّا الْآيَةَ وَنَحْوَهَا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ.

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا: چار (شخص) قرآن نہیں پڑھیں گے جو شخص پائخانے میں ہو، اور جو حمام میں ہو، جو جنبی، اور حائضہ ہو ہاں حائضہ اور جنبی آیت یا جملہ پڑھ سکتے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۱٤) اس میں حماد: ابن ابی سلیمان ہیں۔

1030۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَسْتَفْتِحُونَ الْآيَةَ وَلَا يُتِمُّونَ آخِرَهَا .

(ترجمہ) ابراہیم اور سعید بن جبیر نے کہا: حائضہ عورت اور جنابت والے مرد وعورت آیت کا شروع حصہ پڑھ سکتے ہیں آخر تک پوری آیت نہیں پڑھیں گے۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ابن ابی شیبہ (۱/۱۰۲)۔

1031۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فِي الْحَائِضِ قَالَ: لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

(ترجمہ) ابوالعالیہ سے حائضہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قرآن نہیں پڑھے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۱۰۳) عاصم: ابن سلیمان اور ابوالعالیہ: رفیع بن مہران ہیں۔

1032۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرْقِي أَسْمَاءَ وَهِيَ عَارِكٌ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عبیداللہ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) اسماء (رضی اللہ عنہا) پر حیض کی حالت میں دم کرتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔

1033۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: الْجُنُبُ يَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ .

(ترجمہ) قتادہ نے بیان کیا کہ جنبی اللہ تعالیٰ کا نام لے سکتا ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۳۰۲) مسلم: ابن ابراہیم اور ہشام: ابن عبداللہ ہیں۔

1034۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ وَلَا يُقْرَأُ فِي الْحَمَّامِ وَحَالَانِ لَا يَذْكُرُ الْعَبْدُ فِيهِمَا اللّٰهَ عِنْدَ الْخَلَاءِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ إِلَّا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ بَدَأَ فَسَمَّى اللّٰهَ .

(ترجمہ) ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے کہا یہ کہا جاتا تھا کہ جنبی اور حائض قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں نہ بیت الخلاء میں پڑھ سکتے ہیں اور دو حالتیں ایسی ہیں جن میں بندہ اللہ کا ذکر بھی نہیں کرسکتا ہے پائخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت ہاں

جب بیوی کے پاس جائے ''کام'' شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لے لے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۰۲) مختصراً سیار: ابن ابی سیار ہیں۔

1035۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَقْرَأُ قَالَ: لَا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ.

(ترجمہ) عطاء سے حائضہ عورت کے بارے میں مروی ہے کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا: نہیں صرف شروع یا آخر کا جملہ پڑھ سکتی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور یہ روایت (۱۰۱۰) میں گذر چکی ہے۔ یعلیٰ: ابن عبید اور عبدالملک: ابن ابی سلیمان ہیں۔

1036۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَطَّافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يَحْرُمْنَ عَلَى جُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

(ترجمہ) ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: چار کلمے جنبی اور حائض پر بھی حرام نہیں: سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے یہ روایت کہیں اور نہیں ملی۔

توضیح: ...... جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس کا وقت زیادہ دیر کا نہیں البتہ ذکر الٰہی کر سکتے ہیں جیسا کہ ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ذکر کرتے تھے اور حائضہ قرآن پڑھ سکتی ہے جیسا کہ گذر چکا ہے دیکھئے: توضیح اثر رقم (۱۰۱۱)

[104]..... بَاب الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَلَا تَسْجُدُ
حائضہ اگر آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہ کرے

1037۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے حائضہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو آیت سجدہ سنے فرمایا: سجدہ نہیں کرے گی کیونکہ سجدہ بھی نماز ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/ ۱٤)۔

1038۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْ[illegible] [illegible]دِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى قَالَا: لَا تَسْجُدُ.

(ترجمہ) ابراہیم اور ابوالضحیٰ دونوں نے کہا کہ سجدہ نہ کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۲/ ۱٤)۔

1039۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهَا ذَاكَ الصَّلَاةُ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) ابراہیم اور سعید بن جبیر دونوں نے کہا: اس پر سجدہ واجب نہیں نماز اس سے بہت بڑی ہے۔ یعنی جب نماز چھوڑ دیتی ہے تو سجدہ اس سے کم ہے۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۱۳/۲)۔

1040۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ .

(ترجمہ) عطاء نے فرمایا: اس سے بہتر چیز سے روک دی گئی فرض نماز سے۔ یعنی پھر سجدہ کیا ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن صحیح سند سے بھی یہ قول ان سے مروی ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱٤/۲) ومصنف عبدالرزاق (۱۲۳۰)۔

1041۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا تَسْجُدُ .

(ترجمہ) حسن بصری (رحمہ اللہ) نے فرمایا: وہ سجدہ نہیں کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱٤/۲) اس سند میں غندر محمد بن جعفر اور اشعث: ابن عبداللہ بن جابر حدانی ہیں۔

1042۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ فَتَسْمَعُ السَّجْدَةَ؟ قَالَ: لَا تَسْجُدُ حَتّٰى تَغْتَسِلَ .

(ترجمہ) امام زہری (رحمہ اللہ) سے اس عورت کے بارے میں جو پاک ہوگئی ہو اور آیت سجدہ سنے مروی ہے کہ جب تک غسل نہ کرلے سجدہ نہیں کرے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں ملی اس معنی کی روایت مصنف عبدالرزاق (۱۲۳۱) میں دیکھئے۔

توضیح: ......ان تمام آثار واقوال سلف سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں حتیٰ کہ حیض منقطع ہونے کے بعد بھی غسل کرنے سے پہلے حائضہ عورت آیت سجدہ سنے تو سجدہ نہیں کرے گی، کیونکہ سجدہ نماز کا ایک جزء ہے، جیسا کہ نماز ہی نہیں پڑھ سکتی تو سجدہ کیونکر کرے گی۔

1043۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ لِمَ؟ أَوْ بِمَ؟ أَوْ فِيمَ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُاللهِ: مَا مِنْ نَاقِصِي الدِّينِ

وَالْعَقْلِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِاللهِ: مَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا؟ قَالَ جُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ . قَالَ: سُئِلَ مَا نُقْصَانُ دِينِهَا؟ قَالَ: تَمْكُثُ كَذَا وَكَذَا مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَا تُصَلِّي لِلَّهِ صَلَاةً .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں تم سب سے زیادہ ہوگی ایک عورت نے جو معروف نہ تھی عرض کیا: ایسا کیوں ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو، شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ راوی نے کہا: عبداللہ (بن مسعود) نے کہا میں نے دین اور عقل میں نقص کے باوجود صاحب حیثیت لوگوں پر عورتوں کے معاملے میں تم سے زیادہ غالب آنے والا نہیں دیکھا۔

ایک آدمی نے کہا: عقل کا نقص کیا ہے؟ کہا: دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے، کہا دین کے نقص کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا: وہ کتنی راتیں اور دن بیٹھی رہتی ہیں اللہ کے لئے کوئی نماز نہیں پڑھتی ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند حسن ہے لیکن اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٠٤) مسلم (٨٨٥) نیز دیکھئے: مسند ابی یعلی (٥١١٢) ومسند الحمیدی (٩٢) وصحیح ابن حبان (٣٣٢٣)۔

[105]..... بَابِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تُصَلِّي فِي ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ

حائضہ عورت کا طہارت کے بعد حیض والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان

1044۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَتَّبِعْ ثَوْبَهَا الَّذِي يَلِي جِلْدَهَا فَلْتَغْسِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: جب عورت حیض سے پاک ہوجائے تو اس کی جلد سے قریب جو کپڑا تھا اس پر جو دھبہ آیا اسے دھوڈالے پھر اس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور اصل بخاری (۳۰۸) میں موجود ہے نیز دیکھئے: بیھقی (٤٦/٢)۔

1045۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ وَفِيهِ تُجْنِبُ ثُمَّ تَرَىٰ فِيهِ الْقَطْرَةَ مِنْ دَمِ حَيْضَتِهَا فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس ایک قمیص ہوتی اسی کو حیض کے ایام میں پہنتی، اسی میں جنابت سے ہوتی، پھر اس میں حیض کا کوئی قطرہ لگ جاتا تو تھوک لگا کر اس کو مل دیتی۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے دیکھئے: ابو داؤد (٣٥٨،٣٦٤) ومصنف عبدالرزاق (١٢٢٩) اور اصل بخاری (۳۱۲) میں موجود ہے نیز دیکھئے بیھقی (٤٠٥/٢)۔

1046۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: إِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَسْبِقُهَا الْقَطْرَةُ مِنَ الدَّمِ فَإِذَا أَصَابَتْ إِحْدَاكُنَّ ذَلِكَ فَلْتَقْصَعْهُ بِرِيقِهَا .

(ترجمہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: تم میں سے کسی کے کپڑے میں خون کا دھبہ لگ جائے تو وہ اپنے لعاب سے مل ڈالے۔

(تخریج) اس روایت میں ابوبکر الھذلی متروک ہیں، اس سند سے یہ روایت اور کہیں نہیں ملی ہاں ابن ابی شیبہ نے ام سلمہ کا یہ قول ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: المصنف (۱/ ۹۵)۔

1047۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا غَسَلَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ فَلَمْ يَذْهَبْ فَلْتُغَيِّرْهُ بِصُفْرَةِ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: جب عورت خون کو دھوڈالے پھر بھی اس کا اثر زائل نہ ہو تو اس کو کسی زرد چیز یا ورس یا زعفران سے پلٹ دے۔ یعنی رگڑ دے تاکہ رنگ بدل جائے۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۳۵۷) بیهقی (۲/ ۴۰۸)۔

1048۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: الدَّمُ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَأَغْسِلُهُ فَلَا يَذْهَبُ فَأَقْطَعُهُ قَالَتْ الْمَاءُ طَهُورٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے ایک خاتون نے پوچھا کپڑے پر خون ہو میں اسے دھوڈالوں پھر بھی اثر نہ جائے تو اسے کتر دوں؟ فرمایا: پانی پاک کردیتا ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بیهقی (۲/ ۴۰۸)۔

1049۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو الْقَاسِمِ يَكُونُ مَعِي فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ إِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ وَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی تھیں: ابو القاسم رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ایک کپڑے میں ہوتے اور میں حیض سے ہوتی، اگر میرا خون آپ کے لگ جاتا تو آپ صرف اسی جگہ کو دھو لیتے اس سے تجاوز نہ کرتے، پھر اسی میں نماز ادا کرتے پھر تشریف لاتے اور خون لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے فقط اسی جگہ کو دھوتے تجاوز نہ کرتے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھتے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۶۹) نسائی (۷۷۲،۲۸۳) مسند ابی یعلی (۴۸۰۲)۔

1050۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِيمَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ وَهِيَ حَائِضٌ إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَتْهُ وَإِلَّا فَلَيْسَ عَلَيْهَا غَسْلُهُ وَإِنْ عَرِقَتْ فِيهِ فَإِنَّهُ يُجْزِئُهَا أَنْ

تَنْضَحَهُ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے وہ کپڑا جس کو حائضہ پہنتی ہے اس پر خون لگ جائے تو اس کو دھوڈالے، اگر خون نہیں لگا تو دھونا ضروری نہیں، چاہے اس میں پسینہ لگا ہو صرف پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۹۵) حماد: ابن ابی سلیمان ہیں۔

1051۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ تُصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِيضُ فِيهَا إِلَّا أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا مِنْهَا دَمٌ فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ.

(ترجمہ) مجاہد نے کہا: حائضہ عورت جن کپڑوں میں حیض سے ہوئی انہیں میں نماز پڑھ سکتی ہے، سوائے اس کے کہ ان کپڑوں میں خون لگ جائے (ایسی صورت میں) بس خون کی جگہ دھوڈالے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۹٦)۔

1052۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: حُتِّيهِ ثُمَّ رُشِّيهِ بِالْمَاءِ.

(ترجمہ) اسماء بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کھرچ دو اور پھر اسی پر پانی چھڑک دو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۲۷) مسلم (۲۹۱) صحیح ابن حبان (۱۳۹٦) ومسند الحمیدی (۳۲۲)۔

1053۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ لَا تَغْسِلُ ثَوْبَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ دَمٌ.

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا: حائضہ کے کپڑے میں خون نہ لگے تو اس کپڑے کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے لیکن یہ روایت کہیں اور نہیں ملی دیکھئے: اثر رقم (۱۰۵۰)۔

1054۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَوْبِهَا إِذَا طَهُرَتْ مِنْ مَحِيضِهَا كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: إِنْ رَأَيْتِ فِيهِ دَمًا فَحُكِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِمَاءٍ ثُمَّ انْضَحِي فِي سَائِرِهِ فَصَلِّي فِيهِ.

(ترجمہ) اسماء بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہا) نے کہا میں نے ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ سے کپڑے کے بارے میں سوال کرتے سنا کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو اس کپڑے کا کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: اگر اس پر خون لگا دیکھو تو کھرچ

دو، پانی سے مل دو پھر پورے کپڑے پر پانی چھڑک دو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور (٧٩٥) پر اس کی تخریج گذر چکی ہے۔

1055۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْحَدَّادِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحِيضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ.

(ترجمہ) ام قیس (رضی اللہ عنہا) نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کا خون لگے ہوئے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی اور بیری کے پتوں سے اسے دھوڈالو اور لکڑی سے کھرچ دو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (٣٥٦/٦) ابو داود (٣٦٣) نسائی (٢٩٣) ابن ماجه (٦٢٨) مصنف عبدالرزاق (١٢٢٦) وبيهقى (٤٠٧/٢)۔

1056۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ حِيضَتِهَا؟ فَقَالَتْ: لِتَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ قَالَتْ: فَإِنَّا نَغْسِلُهُ فَيَبْقَى أَثَرُهُ؟ قَالَتْ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

(ترجمہ) کریمہ نے کہا میں نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا عورت کے کپڑے میں اس کے حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ جواب دیا: اسے پانی سے دھوڈالے عرض کیا ہم دھوڈالتے ہیں لیکن اثر باقی رہ جاتا ہے کہا: پانی پاک کر دیتا ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (١٨٩/١) والبيهقى (٤٠٨/٢)۔

1057۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَرَى الشَّيْءَ مِنَ الْمَحِيضِ فِي ثَوْبِهَا فَتَحُتُّهُ بِالْحَجَرِ أَوْ بِالْعُودِ أَوْ بِالْقَرْنِ ثُمَّ تَرُشُّهُ.

(ترجمہ) عطاء نے کہا عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا حیض لگے کپڑے کے بارے میں خیال تھا کہ عورت اسے پتھر پر رگڑ دے لکڑی، سینگ سے رگڑ دے پھر اس پر پانی چھڑک دے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٢٢٨)۔

تشریح: ......ان تمام آثار واحادیث سے معلوم ہوا کہ عورت حیض کی حالت میں جو کپڑے پہنے ہوئی تھی ان کپڑوں میں خون لگ جائے تو اسے صاف کر کے ان میں نماز پڑھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

[106]..... بَاب فِي عَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ

جنبی اور حائضہ کے پسینے کا بیان

1058۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ

جُبَيْرٍ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ثُمَّ يَمْسَحُهُ بِهِ؟ قَالَ: لا بَأْسَ بِهِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا جنبی کو پسینہ آئے اور وہ کپڑے سے پسینہ پونچھ لے کہا: کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱۹۱/۱) نیز عبدالوہاب: ابن عبدالمجید ہیں۔

فائدہ: ......اس روایت سے معلوم ہوا وہ کپڑے جو حالت جنابت میں پہن لئے ان کو استعمال کرنے اور ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

1059- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لا يَرىٰ بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ بَأْسًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عثمان نے کہا سعید بن جبیر جنبی کے کپڑے میں پسینہ لگ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند حسب سابق صحیح ہے۔

1060- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ لا يَرىٰ بِهِ بَأْسًا .

(ترجمہ) امام شعبی (رحمہ اللہ) بھی اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱۹۱/۱)۔

1061- أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كُلُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَجِدُونَ ثَوْبَيْنِ فَقَالَ إِذَا اغْتَسَلْتَ أَلَسْتَ تَلْبَسُهُ فَذَاكَ بِذَاكَ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سب ہی اصحاب دو کپڑے یا چادر نہیں رکھتے تھے انہوں نے کہا: جب دھو لوگے تو کیا تم اس کو پہنو گے نہیں، یہ بالکل اسی طرح ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔

1062- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَلَمْ تَرَ بِهِ بَأْسًا .

(ترجمہ) قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو عورت سے جماع کرے پھر کپڑا پہن لے اور اس میں اسے پسینہ بھی آئے تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱۹۱/۱) مصنف عبدالرزاق (۱۴۳۱) وبیهقی (۴۰۹/۲)۔

1063- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لا بَأْسَ أَنْ يَعْرَقَ

الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ فِي الثَّوْبِ يُصَلَّى فِيهِ .

(ترجمہ) عطاء نے کہا: جنبی یا حائضہ کو جس کپڑے میں پسینہ آئے اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۹۱) ومصنف عبدالرزاق میں (۱۴۲۶) بسند صحیح موجود ہے۔

1064- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) سے جنبی کے بارے میں مروی ہے کہ اس کے کپڑے میں پسینہ لگ جائے کہا کوئی حرج نہیں اور اس پر پانی چھڑکنے کی بھی ضرورت نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۹۱) نیز ابوحمزہ کا نام میمون الراعی الاعور ہے۔

1065- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ إِذَا عَرِقَتْ فِي ثِيَابِهَا فَإِنَّهُ يُجْزِئُهَا أَنْ تَنْضَحَهُ بِالْمَاءِ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) سے مروی ہے حائضہ کو کپڑے میں پسینہ آئے تو اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہوگا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ ہشام: الدستوائی ہیں۔

1066- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ .

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کو حالت جنابت میں کپڑے میں پسینہ آتا پھر وہ اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الموطا (۸۹) ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۹۱) ومصنف عبدالرزاق (۱٤۲۸)۔

1067- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ .

(ترجمہ) عکرمہ سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) حائضہ اور جنبی کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت میں ہشیم مدلس ہیں اور انہوں نے عنعنہ سے روایت کیا ہے لیکن عبدالرزاق نے مصنف (۱٤۳۰) میں بسند صحیح ذکر کیا ہے۔

توضیح: ......ان تمام روایات سے یہ ثابت ہوا کہ حیض اور جنابت کی حالت میں کپڑوں میں اگر پسینہ لگ

جائے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے لہٰذا ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں نہ انہیں دھونے کی ضرورت ہے، ہاں منی یا اور کوئی نجاست کپڑے پر لگ جائے تو اس جگہ یا کپڑے کو دھو لینا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

[107]..... بَاب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حیض والی عورت سے مباشرت کرنے کا بیان

1068۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا."

(ترجمہ) زید بن اسلم سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری بیوی کے حالت حیض میں میرے لئے کیا چیز حلال ہے؟ فرمایا: وہ اپنے کپڑے (ازار کو) مضبوطی سے کس لے پھر اوپر اوپر تم مباشرت کر سکتے ہو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: المؤطا (٩٥) بیهقی (١٩١/٧) المعجم الكبير (١٠٧٦٥) لیکن سب کی سند ضعیف ہے مگر اس معنی کی روایات صحیح سند سے بھی مروی ہیں کما سیاتی۔

1069۔ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لِيَسْأَلَهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ ان سے دریافت کرے کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مباشرت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ (حائضہ عورت) نیچے تک اچھی طرح ازار کس لے پھر شوہر اس سے مباشرت کر لے۔

(**تخریج**) اس روایت کے سب رجال ثقات ہیں۔ دیکھئے: المؤطا (٩٧) مصنف عبدالرزاق (١٢٤١) ومصنف ابن ابی شیبه (٢٥٤/٤) وبیهقی (١٩٠/٧۔١٩١)۔

1070۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي مَرَاقِهَا وَبَيْنَ أَفْخَاذِهَا فَإِذَا دَفَقَ غَسَلَتْ مَا أَصَابَهَا وَاغْتَسَلَ هُوَ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) نے کہا حائضہ عورت سے اس کا شوہر ملائم جگہ اور رانوں کے درمیان مباشرت کر سکتا ہے اگر منی نکل جائے تو وہ اس جگہ کو دھولے گی اور مرد غسل کرے گا۔

توضیح:...... مراق: نرم جگہ کو کہتے ہیں جو پیڑو کے نیچے ہوتی ہے اور دفق بمعنی انزل یعنی انزال ہو جائے۔ اور مباشرت جسم سے جسم لگانے اور چمٹانے کو کہتے ہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے لیکن کہیں اور نہ مل سکا اس کے ہم معنی روایت مصنف عبدالرزاق (١٢٧١) میں ہے۔ نیز ابن ابی زائدہ: یحیی بن زکریا اور حماد: ابن ابی سلیمان ہیں۔

1071۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَائِضِ فَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَقَدْ عَلِمَتْ أُمُّ عِمْرَانَ أَنِّي أَطْعُنُ فِي أَلْيَتِهَا يَعْنِي وَهِيَ حَائِضٌ .

(ترجمہ) ابراہیم نے کہا ام عمران کو معلوم ہے کہ میں حالت حیض میں ان کی سرین میں ٹھوکر لگاتا ہوں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں ملی عبدالکریم: ابن مالک الجزری ہیں۔

فائدہ:......اس سے معلوم ہوا حائضہ عورت سے استمتاع جائز ہے۔

1072۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً عَنِ الْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ بِمَا دُونَ الدَّمِ بَأْسًا .

(ترجمہ) مالک بن مغول نے کہا: ایک آدمی نے عطاء سے حائضہ عورت (سے استمتاع) کے بارے میں پوچھا توانہوں نے خون کی جگہ کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں بتایا۔

(تخریج) مالک بن مغول کا عطاء بن ابی رباح سے سماع ثابت نہیں لہذا یہ روایت منقطع ہے کہیں اور ملی بھی نہیں اس کے ہم معنی مصنف عبدالرزاق (۱۲۴۲) میں ہے اور معنی توصحیح ہے۔

1073۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَّزِرُ وَكَانَ يُبَاشِرُنِي .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: جب مجھے حیض آتا تو رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرماتے میں ازار کس لیتی پھر آپ مجھ سے مباشرت فرماتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (۳۰۰) مسلم (۲۹۳) ومسند ابی یعلی (٤٨١٠)۔

1074۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ: مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَتْ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ .

(ترجمہ) میمون بن مہران نے بیان کیا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا گیا حالت حیض میں مرد کے لئے اس کی بیوی سے کیا چیز حلال ہے؟ جواب دیا جو ازار کے اوپر ہے۔یعنی صرف اوپر ہی اوپر استمتاع کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٥٥/٤)۔

1075۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ الْجِمَاعِ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا إِذَا كَانَا مُحْرِمَيْنِ؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ كَلَامِهَا .

(ترجمہ) مسروق نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے دریافت کیا کہ عورت جب حالت حیض میں ہو تو شوہر کے لئے کیا جائز ہے؟ جواب دیا جماع کے علاوہ ہر چیز جائز ہے۔ عرض کیا اور جب دونوں احرام میں ہوں تو کیا چیز حرام ہے؟ جواب دیا ہر چیز حرام ہے سوائے کلام و گفتگو کے۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے طرفِ اول اوپر گذر چکی ہے۔ انفرد به الدارمی۔

1076۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِإِنْسَانٍ اجْتَنِبْ شِعَارَ الدَّمِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے ایک آدمی سے کہا: خون کی جگہ سے پرہیز کرو۔

تخریج جلد بن ایوب ضعیف اور رجل مجہول ہیں اس لئے اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۱۲۴۰، ۱۲۴۱)۔

1077۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَفَّ الْأَذٰى يَعْنِي الدَّمَ .

(ترجمہ) عامر شعبی نے کہا: جب گندگی رک جائے .... دوسری روایت ہے جب خون رک جائے تو جو چاہو کرو۔

تخریج اس قول کی سند صحیح ہے اور طبرانی نے تفسیر (۲۸۴/۲) میں ذکر کیا ہے نیز دیکھئے: مصنف ابن ابی شيبه ۲۵۵/٤ بسند صحيح ۔

1078۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤْتَى الْحَائِضُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا وَفِي سُرَّتِهَا .

(ترجمہ) مجاہد نے کہا حیض والی عورت کی رانوں اور سرۃ (ناف، ٹنڈی) سے کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ۔

تخریج لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے اس کا شاہد مصنف ابن ابی شیبہ میں (۲۵۶/۴) موجود ہے۔

1079۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُقْبِلُ بِهِ وَيُدْبِرُ إِلَّا الدُّبُرَ وَالْمَحِيضَ .

(ترجمہ) مجاہد نے کہا دبر اور حیض کی جگہ کے علاوہ آگے پیچھے کہیں سے آؤ۔

تخریج لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس کی سند بھی ضعیف ہے اور کہیں یہ روایت نہیں ملی۔

1080۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافٍ فَوَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا لَكِ

أَنَفِسْتِ؟" قُلْتُ: وَجَدْتُ مَا تَجِدُ النِّسَاءُ قَالَ:"ذَاكَ مَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ" قَالَتْ: فَقُمْتُ فَأَصْلَحْتُ مِنْ شَأْنِي ثُمَّ رَجَعْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْخُلِي فِي اللِّحَافِ" فَدَخَلْتُ.

(ترجمہ) (ام المومنین) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک لحاف میں تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں کھڑی ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا وہی ہو گیا جو عورتوں کو ہو جاتا ہے فرمایا: یہ چیز بنات آدم کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دی ہے ام سلمہ نے کہا پس میں اٹھ کھڑی ہوئی اور میں نے اپنی حالت درست کی پھر (آپ کے پاس) واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحاف کے اندر آ جاؤ لہٰذا میں داخل ہو گئی۔

(تخریج) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (٦/٢٩٤) ،ابن ماجه (٦٣٧) مسند ابی یعلی (١٢/ ٤٢٦) ومصنف ابن ابی شیبه(٤/٢٥٤) ومصنف عبدالرزاق (١٢٣٥)۔

توضیح: ......اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی حسن معاشرت پر روشنی پڑتی ہے اور اس میں امت کیلئے تعلیم ہے اور آپ نے تعلیم کی خاطر ہی ایسا فرمایا: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (نجم : ٢٧/ ٣،٤) یعنی: آپ وہی چیز بتاتے ہیں جس کی آپ کے اوپر وحی کی جاتی ہے، آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک کپڑے اور لحاف میں لیٹنے میں کوئی حرج نہیں یہ امت کے لئے آسانی اور بہت بڑی رخصت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی ہم نے آپ کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

1081۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ: أَنَفِسْتِ؟" قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ: دَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(ترجمہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں اپنے کپڑے سنبھال کر چپکے سے نکل آئی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حیض آ گیا؟ عرض کیا: جی ہاں، ام سلمہ نے بتایا کہ آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔ نیز انہوں نے کہا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک تسلے سے باہم غسل جنابت کرتے، اور آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دیتے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٩٨) مسلم (٢٩٦) ومسند ابی یعلی (٦٦٩١) وصحيح ابن حبان (١٣٦٣)۔

توضیح: ......حیض والی عورت کو اپنے ساتھ لٹانا، ایک ساتھ غسل کرنا اور روزے میں بوسہ دینا یہ ساری چیز بیان جواز کے لئے تھیں تا کہ امت کو صحیح تعلیم ملے۔

1082۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهِيَ حَائِضٌ.

(ترجمہ) ام المومنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کے بھی ساتھ حالت حیض میں ازار کے اوپر سے مباشرت فرمالیتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند الموصلی (٧٠٨٢) صحیح ابن حبان (١٣٦٨) بیهقی (١٩١/٧)۔

1083۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: کہ ہم میں سے کسی کو جب حیض آتا تو رسول اللہ ﷺ کس کے ازار باندھنے کا حکم فرماتے، پھر ان سے مباشرت فرماتے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے تخریج (١٠٧٤) پر گذر چکی ہے۔

1084۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَدْخُلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي لِحَافِهِ.

(ترجمہ) ابومیسرۃ سے مروی ہے ام المومنین (رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں حالت حیض میں ازار کستی پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لحاف میں گھس جاتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بیهقی (٣١٤/١) نیز دیکھئے پچھلی اور آنے والی تخریج (١٠٩٣) ابومیسرۃ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

1085۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ جُبَيْرٍ مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا؟ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ.

(ترجمہ) یزید بن ابی زیاد سے مروی ہے ابن جبیر سے پوچھا گیا جب عورت حالت حیض میں ہو تو مرد کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ فرمایا: ازار کے اوپر اوپر حلال ہے۔

(**تخریج**) یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٥٤/٤)۔

1086۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيْدَةَ فِي الْحَائِضِ قَالَ الْفِرَاشُ وَاحِدٌ وَاللُّحُفُ شَتَّى فَإِنْ كَانُوا لَا يَجِدُونَ رَدَّ عَلَيْهَا مِنْ لِحَافِهِ.

(ترجمہ) عبیدہ (السلمانی) سے حائضہ کے بارے میں مروی ہے کہ بستر چاہے ایک ہو لیکن لحاف الگ ہونا چاہیے اگر لحاف نہ ہو تو مرد اپنا لحاف اس پر ڈال دے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر طبری (۲/۳۸۲) وتفسیر قرطبی (۳/۸۳) فی تفسیر قوله تعالیٰ: ﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ (بقرة: ۲/۲۲۲)۔

توضیح: ......اس روایت میں ہے کہ حائضہ کو مرد کے لحاف سے دور رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ قول مرجوح اور شاذ ہے صحیح حدیث میں ایک ساتھ سونے اور مباشرت یعنی صرف لپٹنے اور چپٹنے کی اجازت ہے، جیسا کہ اگلی روایت نمبر (۱۰۸۸) پر آرہا ہے۔

1087۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَهُ مَا فَوْقَ السَّرَرِ أَوِ السُّرَّةِ .

(ترجمہ) شریح (القاضی) نے فرمایا: مرد کے لئے سُرہ سے اوپر کا حصہ ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۲۳۹) تفسیر طبری ۲/۳۸۴۔

1088۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَشَّحُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَيُصِيبُ مِنْ رَأْسِي وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے حیض کی حالت میں معانقہ کرتے (چمٹا لیتے) تھے میرے سر کو چھوتے مگر ہمارے درمیان کپڑا حائل رہتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود الطیالسی (۲۳۸) مسند ابی یعلی (۴۴۸۷) بیھقی (۱/۳۱۲) نیز دیکھئے اثر رقم (۱۰۷۳)۔

1089۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَأَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَأَنْ يُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُنَّ مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَأُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةُ لَبَنٍ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ اس کے ساتھ کھاتے نہ پیتے اسے کمرے سے نکال دیتے وہ لوگوں کے ساتھ گھر میں بھی نہ رہ پاتی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ: وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے۔(بقرہ : ۲/۲۲۲) لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں کو) حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ کھائیں پئیں گھر میں رہیں ان کے ساتھ سوائے جماع کے کچھ بھی کریں ،(جب یہود کو خبر لگی تو) انہوں نے کہا: یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ ہر چیز میں ہماری مخالفت کرے (یہ سنا تو) عباد بن بشر اور اسید بن حضیر (رضی اللہ عنہما) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم حائضہ عورتوں سے جماع نہ کرلیا کریں؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ شدت سے بدل گیا ہم سمجھے آپ ان سے ناراض ہوگئے، ہم دونوں اٹھے اور چل دیئے اتنے میں دودھ کا ہدیہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا (واپس آئے تو) ان دونوں کو دودھ پلایا لہٰذا ہم کو معلوم ہوگیا کہ آپ ان سے غصہ نہیں ہوئے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (۳۰۲) ابو داود(۲۱٦٥) ترمذی (۲۹۷۷) نسائی (۲۸۷) ابن ماجه (٦٤٤) مسند الموصلی (۳٥۳۳) صحیح ابن حبان(۱۳٦۲) ۔

توضیح: ......اس طویل حدیث سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا رہن سہن کا پتہ چلا حیض کی حالت میں جماع کرنا خلاف شرع تھا اس لئے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا کیونکہ یہ چیز حرام ہے۔

1090۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ:أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَهْجُرُهُنَّ إِذَا كُنَّ حُيَّضًا .

(ترجمہ) شیبہ بن ہلال راسبی نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک لحاف میں بحالت حیض اپنی بیوی کے ساتھ لیٹے؟ (توانہوں نے کہا) ہم آل عمر عورتوں کو حالت حیض میں چھوڑ دیتے ہیں۔ (یعنی پاس نہیں لٹاتے)۔

(**تخریج**) ابو ہلال محمد سلیم راسبی کی وجہ سے یہ روایت حسن کے درجہ کو پہنچتی ہے دیکھئے: ابن ابی شیبه (٤/٢٥٥) عن طریق ابی نعیم فضل بن دکین سند حسن ہونے کے باوجود یہ ان کا فعل تھا جو صحیح احادیث کے خلاف ہے۔اور شاید یہ ان کے شدت احتیاط کی وجہ سے تھا۔

1091۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا أَوْ حَائِضًا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: عورت اگر جنبی یا حائضہ نہ ہو تو اس کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کے رواۃ ثقہ ہیں صرف ابن اسحاق مدلس ہیں اور انہوں نے عنعنہ سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۳) ومصنف عبدالرزاق (۳۹۴)۔

1092- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَيْلَانَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: تَضَعُهُ وَضْعًا يَعْنِي عَلَى الْفَرْجِ.

(ترجمہ) حکم (بن عتبہ) نے کہا: ایسی صورت میں وہ شرم گاہ پر (کپڑا) رکھ لے گی۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔

1093- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ.

(ترجمہ) ام المومنین زوجہ نبی ﷺ میمونہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی سے بھی بحالت حیض ازار کے اوپر سے مباشرت فرمالیتے تھے جو ازار کہ آدھی ران یا گھٹنے تک بندھا رہتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے دیکھئے: ابوداود (۲۶۷) نسائی (۲۸۶، ۳۷۴) ومسند ابی یعلی (۷۰۸۲، ۷۰۸۹) وصحیح ابن حبان (۱۳۶۵)۔

فائدہ: ...... ان تمام روایات سے حالت حیض میں عورت سے مباشرت کرنے، ساتھ لیٹنے اور ساتھ کھانے پینے کا ثبوت ملا، اس حالت میں صرف جماع کرنے کی ممانعت ہے۔

[108]..... بَابُ الْحَائِضِ تَمْشُطُ زَوْجَهَا
حیض والی عورتوں کا اپنے شوہر کی کنگھی کرنے کا بیان

1094- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کی کنگھی کرتی تھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: الموطا (۱۰۴) وبخاری (۲۹۵) ومسلم (۲۹۷) ابویعلی (۴۶۳۲) ابن حبان (۱۳۵۹) الحمیدی (۱۸۴)۔

1095- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مذکورہ بالا الفاظ کی روایت

(تخریج) اس روایت کی سند حسب سابق صحیح ہے۔

1096- أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِى ابْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَيُعْطِينَهُ الْخُمْرَةَ .

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کی لونڈیاں بحالت حیض ان کے پیر دھوتی تھیں اوران کو مصلّی (جائے نماز) پکڑا دیتی تھیں۔

(تخریج) یہ اثر صحیح ہے۔دیکھئے: الموطأ (٩٠) ومصنف عبدالرزاق (١٢٥٥) ومصنف ابن ابی شیبہ (٢٠٢/١)۔

1097- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُوتَى بِالْإِنَاءِ فَأَضَعُ فِمِى فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَيَضَعُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِى وَضَعْتُ فَيَشْرَبُ وَأُوتَى بِالْعَرْقِ فَأَنْتَهِسُ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِى وَضَعْتُ فَيَنْتَهِسُ ثُمَّ يَأْمُرُنِى فَأَتَّزِرُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُبَاشِرُنِى .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: میرے پاس پانی کا پیالہ لایا جاتا اور میں حالت حیض میں اس سے منہ لگا کر پانی پیتی پھر رسول اللہ ﷺ بھی اسی جگہ دہن مبارک رکھتے اور پانی پیتے، اور کچھ گوشت نکالی ہوئی ہڈی میرے پاس لائی جاتی میں دانتوں سے گوشت نوچتی پھر آپ ﷺ بھی اپنا دہن مبارک اسی جگہ رکھتے اور گوشت نکالتے، پھر آپ مجھے حکم فرماتے میں ازار کس لیتی اور آپ مجھ سے مباشرت فرماتے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (٣٠٠) ابوداود (٢٥٩) نسائی (٧٠) ابن ماجه (٦٤٣) مسند ابی یعلی (٤٧٧١) ابن حبان (١٢٩٣) والحمیدی (١٦٦)۔

1098- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْحَائِضُ لَيْسَتِ الْحِيضَةُ فِي يَدِهَا تَغْسِلُ يَدَهَا وَتَعْجِنُ وَتَنْبِذُ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ حیض والی عورت کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا، وہ ہاتھ دھو کر آٹا گوندھ سکتی اور نبیذ بنا سکتی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے مگر کہیں اور نہیں مل سکی۔

1099- أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَائِضَ حَيْضَتُهَا لَيْسَتْ

فِي يَدِهَا وَكَانَ يَقُولُ: الْحَائِضُ حِبُّ الْحَيِّ .

(ترجمہ) ابراہیم سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ حائضہ کے ہاتھ میں حیض نہیں ہوتا اور وہ کہتے تھے کہ حائض زندہ کی محبوبہ ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسب سابق ہے۔ کہیں اور یہ رویت نہیں ملی۔

1100- أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُصَافَحَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْحَائِضِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ وُضُوءًا .

(ترجمہ) حماد نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے یہودی، نصرانی، مجوسی اور حائضہ سے مصافحہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے وضو کرنے کا عندیہ نہیں دیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (٤٥٥)۔

1101- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ السُّدِّيُّ عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَهِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ. قَالَتْ: أَرَادَ أَنْ يَبْسُطَهَا وَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنَّهَا حَائِضٌ فَقَالَ: إِنَّ حِيضَتَهَا لَيْسَ فِي يَدِهَا . "

(ترجمہ) عبداللہ البہی نے کہا عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک لڑکی سے فرمایا مجھے مصلی دیدو اس نے کہا آپ ﷺ نے اسے بچھا کر نماز پڑھنا چاہا تو اس نے کہا: عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ حائضہ ہے، فرمایا: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں تھوڑے ہی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (١٣٥٦) موارد الظمآن (٣٣١) نیز اثر (١١٠٧)۔

1102- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْسِلُهُ يَعْنِي: وَهُوَ مُعْتَكِفٌ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بحالت اعتکاف مسجد سے میری طرف سر مبارک نکالتے اور میں اسے دھودیتی تھی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٩٨) سلیمان: ابن مہران الاعمش ہیں۔

1103- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ تُوَضِّئَ الْحَائِضُ الْمَرِيضَ .

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی رحمہ اللہ) حائضہ عورت کے مریض کو وضو کرانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور مفصل طور پر (۱۱۰۷) آ رہی ہے۔ ابوعوانہ وضاح: بن عبداللہ ہیں۔

1104۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو دھو دیتی تھی۔

(**تخریج**) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۰۱) مسلم (۲۹۷) ابن حبان (۳۶۶۸)۔

1105۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ عَاكِفٌ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں ہوتے اور میں حالت حیض میں (پھر بھی) میں آپ کے سر مبارک کو دھو دیتی۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے اور (۱۱۰۲) میں تخریج گذر چکی ہے۔

1106۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُغِيرَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو ظَبْيَانَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُ الْمَرِيضَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَتُسْنِدُهُ؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ: سَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَتُسْنِدُهُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ کو کہتے سنا کہ ابوظبیان نے ابراہیم کے پاس قاصد بھیجا کہ حائضہ کے بارے میں دریافت کرے کہ وہ مریض کو وضو کرا سکتی ہے؟ ابراہیم نے جواب دیا: ہاں کہا: نماز میں اس کو سہارا بھی دے سکتی ہے؟ کہا: نہیں شعبہ نے کہا میں نے مغیرہ سے پوچھا تم نے خود ابراہیم سے سنا؟ کہا نہیں۔

امام دارمی نے فرمایا: وتسندہ: یعنی اس کو نماز میں سہارا دے سکتی ہے؟ (جس کا انہوں نے جواب دیا کہ نماز میں نہیں)

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لہٰذا ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۲۰۲/۱) ومصنف عبدالرزاق (۱۲۵۹)۔

1107۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ." قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. قَالَ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ.

(ترجمہ) قاسم سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے مصلیٰ (جائے نماز) دیدو تو انہوں نے عرض کیا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (یعنی: حیض) تمہارے ہاتھ میں تھوڑے ہی ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۲۹۸) ابوداود (۲۶۱) نسائی (۲۷۲) ترمذی (۱۳۴) وابوعوانہ (۳۱۳/۱)۔

1108۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَائِضٍ شَرِبَتْ مِنْ مَاءٍ أَيَتَوَضَّأُ بِهِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا حائضہ عورت جو پانی پئے (پھر اس کے بچے ہوئے) سے وضو کیا جا سکتا ہے؟ وہ ہنسے اور فرمایا: ہاں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٣٤/١) مصنف عبدالرزاق (٣٩٣،٣٩١)۔

1109۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حكيم عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ قَالَ:" وَاكِلْهَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ کھاؤ۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (٣٤٢/٤، ٢٩٣/٥) ترمذی (١٣٣) ابن ماجة (٦٥١) سنن ابی داود (٢١٢) وغیرهم۔

تشریح:...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: تمام علماء کا یہی قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں الخ......

1110۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ جَارِيَتَهُ أَنْ تُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَقُولُ: إِنِّي حَائِضٌ فَيَقُولُ: إِنَّ حِيضَتَكِ لَيْسَتْ فِي كَفِّكِ فَتُنَاوِلُهُ .

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) اپنی لونڈی سے کہتے کہ انہیں مسجد سے مصلی اٹھا کر دیدے وہ کہتی میں حائضہ ہوں وہ جواب دیتے تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تھوڑے ہی ہے چنانچہ وہ مصلی انہیں دیدیتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه (٣٦٠/٢)۔

1111۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:" إِنَّ بَعْضَ أَهْلِي لَحَائِضٌ وَإِنَّا لَمُتَعَشُّونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَمِيعًا .

(ترجمہ) حرام بن حکیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا (عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری کوئی بیوی حیض والی ہوگی اور ہم سب ان شاء اللہ ایک ساتھ شام کا کھانا کھائیں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے مؤاکلۃ الحائض سے متعلق حدیث (۱۱۰۹) میں گذری ہے۔

1112۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لا تَرَى بَأْسًا أَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ .

(ترجمہ) قاسم سے مروی ہے عائشہ (رضی اللہ عنہا) حائضہ کے مصلی چھونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں۔

(**تخریج**) یہ عائشہ (c) کا موقوف فعل ہے جو صحیح ہے تفصیل وتخریج گذر چکی ہے۔

توضیح: ......ان تمام احادیث وآثار سے معلوم ہوا کہ جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا مباشرت کرنا اور جیسا کہ کہا گیا مافوق الازار سب کچھ جائز ہے۔

[109]..... بَاب مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ
حائضہ کے غسل کرنے سے پہلے جماع کرنے کا بیان

1113۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ الدَّمِ لا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) سے مروی ہے حائضہ عورت جب پاک ہو جائے (یعنی حیض کا خون رک جائے) تو جب تک غسل نہ کرے اس کا شوہر اس کے قریب نہ ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۹٦/۱)۔

1114۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

(ترجمہ) دوسری سند سے بھی مجاہد سے ایسے ہی مروی ہے۔

(**تخریج**) یہ سند صحیح ہے کما سبق نیز دیکھئے اثر رقم (۱۱۱۸)۔

1115۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: سُئِلَ سُفْيَانُ أَيُجَامِعُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لا . فَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكَتْ الْغُسْلَ يَوْمَيْنِ أَوْ أَيَّامًا؟ قَالَ: تُسْتَتَابُ .

(ترجمہ) سفیان (رحمہ اللہ) سے پوچھا گیا کہ حائضہ عورت کا خون رک جائے تو غسل سے پہلے شوہر اس سے جماع کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں دریافت کیا گیا اگر ایک یا دو دن تک وہ غسل نہ کرے تو؟ فرمایا: توبہ کرائی جائے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن کہیں اور یہ روایت نہیں ملی۔ توبہ شاید اس لئے کرائی جائے گی کہ اس نے بلا جواز دو دن تک غسل کر کے نماز نہیں پڑھی۔ واللہ اعلم

1116۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾

قَالَ: حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدَّمُ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْنَ.

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے آیت ﴿وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ...﴾ (بقرة: ٢/٢٢٢) کے بارے میں کہا: يَطْهُرْنَ یعنی جب خون رک جائے اور فَإِذَا تَطَهَّرْنَ سے مراد ہے جب وہ غسل کرلیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے تفصیل آگے آ رہی ہے۔

1117۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ قَالَ: إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ. ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ قَالَ: اغْتَسَلْنَ.

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے ﴿حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ سے مراد ہے جب خون کا آنا منقطع ہو جائے اور ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ فرمایا: یعنی جب غسل کرلیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر طبری (٢/٣٨٥) ومصنف عبدالرزاق (١٢٧٢) والدرالمنثور (٢/٢٦٠)۔

1118۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ أَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا. حَتّٰى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ.

(ترجمہ) عثمان بن الاسود نے کہا میں نے مجاہد سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کو حیض آیا کیا غسل کرنے سے پہلے اس کے شوہر کے لئے جائز ہے کہ اس سے جماع کرے؟ فرمایا نہیں جب تک کہ نماز جائز نہیں (جماع بھی جائز نہیں)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (١/٩٦)۔

1119۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً وَمَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: لَا يَغْشَاهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ.

(ترجمہ) حماد سے مروی ہے ابراہیم نے فرمایا: جب تک غسل نہ کرلے جماع نہ کرے۔

(**تخریج**) یہ اثر صحیح ہے اور (١١١٣) میں گذر چکا ہے اور آگے (١١٢٣) میں اس کا ذکر آ رہا ہے۔

1120۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ: هِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ.

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے پاکی کے بعد غسل کرنے سے پہلے وطی کرے فرمایا جب تک غسل نہ کرلے وہ حائضہ کے حکم میں ہے اور اس کے اوپر کفارۃ ہے اس کو چاہیے کہ غسل کے بارے میں پوچھ لے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے اور (۱۱۱۸) میں گذر چکی ہے۔

1121- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا يَغْشَاهَا زَوْجُهَا .

(ترجمہ) حسن (رحمہ اللہ) سے مروی ہے ایسی عورت سے اس کا مرد جماع نہیں کرے گا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے تفسیر طبری (۲/۳۸۶)۔

1122- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْخَيْرِ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَا أُجَامِعُ امْرَأَتِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَطْهُرُ فِيهِ حَتَّى يَمُرَّ يَوْمٌ .

(ترجمہ) ابوالخیر مرثد الیزنی نے کہا میں نے عقبہ بن عامر جہنی (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا: قسم اللہ کی میں اپنی بیوی سے جس دن وہ پاک ہوتی ہے جماع نہیں کرتا حتی کہ ایک اور دن گزر جائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور یہ عقبہ کا فعل ہے حدیث نہیں۔

1123- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الطُّهْرَ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ .

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) سے مروی ہے عورت جب پاکی دیکھے تو اس کا شوہر اس سے ہم بستری کر سکتا ہے یا نہیں؟ فرمایا: جب تک غسل نہ کر لے ہم بستری جائز نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے (۱۱۱۳) میں گذر چکی ہے نیز دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۲۴۵)۔

1124- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ قَالَ: إِنْ أَدْرَكَهُ الشَّبَقُ غَسَلَتْ فَرْجَهَا ثُمَّ أَتَاهَا .

(ترجمہ) عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جس کا خون (حیض) رک جائے فرمایا: مرد کی شہوت بڑھ جائے تو عورت اپنی شرم گاہ دھولے پھر ہم بستری کر لے۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس اثر کی سند ضعیف ہے دیکھئے: ابن ابی شیبہ ۱/۹۶۔

1125- أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ شَرِيكًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: الْمَرْأَةُ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ أَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي ذٰلِكَ لِلشَّبَقِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَا خَطَأً أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ حَدِيثِ لَيْثٍ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الشَّبَقُ الَّذِي يَشْتَهِي .

(ترجمہ) فروۃ بن ابی المغراء نے خبر دی میں نے شریک کو کہتے سنا ان سے ایک آدمی نے سوال کیا: عورت کا خون رک

جائے تو غسل کرنے سے پہلے شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ فروۃ نے: عبدالملک سے عطاء کے حوالے سے جواب دیا کہ انہوں نے شدت شہوت کے وقت غسل سے پہلے جماع کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابومحمد امام دارمی نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ ان سے غلطی ہوئی ہو اور یہ بجائے عطاء کے لیث بن ابی سلیم سے مروی ہو کیونکہ عبدالملک سے ایسی کوئی بات مجھے معلوم نہیں۔

ابومحمد نے فرمایا: الشبق اس مرد کو کہتے ہیں جسے بہت شہوت ہوتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے وانفرد به الدارمی۔

تشریح: ......ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ حیض رک جانے کے بعد غسل کرنے سے پہلے جماع کرنا درست نہیں، ہاں اگر شہوت بہت ہی غالب آ جائے تو صفائی ستھرائی کے بعد شوہر جماع کر سکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ غسل کرنے کے بعد جماع کرے۔ کیوں کہ گندگی اور جراثیم سے بچنا حفظان صحت کے اصول میں سے ہے جس کی ہمارے دین نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ واللہ اعلم

[110]..... بَاب فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَخْتَضِبُ وَالْمَرْأَةِ تُصَلِّيْ فِي الْخِضَابِ

حائضہ عورت کے خضاب لگانے اور خضاب میں عورت کے نماز پڑھنے کا بیان

1126۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ زَعَمَ لَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حُرَّةَ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ يُصَلِّينَ فِي الْخِضَابِ.

(ترجمہ) حسن (بصری رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے مدینہ کی عورتوں کو خضاب لگائے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں ہشیم اور ابوحرۃ متکلم فیہ ہیں۔

1127۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْسَحُ عَلَى الْخِضَابِ؟ فَقَالَتْ: لَأَنْ تُقْطَعَ يَدِي بِالسَّكَاكِيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو خضاب لگے ہاتھ میں مسح کرتی ہے فرمایا: مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اس کے بجائے میرے ہاتھ چھریوں سے کاٹ ڈالے جائیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں ایک راوی مجہول ہیں دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱/ ۱۲۰) وبیهقی (۱/ ۷۷) الطهارة باب في نزع الخضاب عند الوضوء..........

1128۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الْخِضَابِ؟ قَالَتْ: اسْلُتِيْهِ وَرَغْمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: أَبُوسَعِيدٍ هُوَ: ابْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ وَاسْمُ أَبِي الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ.

(ترجمہ) ابوسعید (کثیر بن عبید) سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے دریافت کیا: عورت خضاب لگا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا: سوت (کھرچ) کر اسے پھینک دو۔ امام دارمی نے فرمایا: ابوسعید ابوالعنبس کے بیٹے ہیں اور ابوالعنبس کا نام سعید بن کثیر بن عبید ہے۔

تشریح: ...... "وَرَغْماً" بعض روایت میں ہے: "وَارْغَمِيْهِ" اس کے معنی تراب کے ہیں، یعنی: مٹی سے رگڑ دے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱۱۹/۱) وبیھقی (۷۷/۱)۔

1129- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحْنَ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ ثُمَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ فَتَحْنَهُ فَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ بِأَحْسَنِ خِضَابٍ وَلَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ہماری عورتیں رات میں مہندی لگاتی تھیں جب صبح ہوتی تو اسے کھول دیتیں وضو کرتیں اور نماز پڑھ لیتی تھیں۔ اور نماز کے بعد پھر خضاب لگالیتیں اور اگر ظہر کا وقت ہوجاتا تو پھر اسے کھول دیتیں وضو کرتیں اور نماز پڑھ لیتیں اس طرح بہت اچھا رنگ چڑھ جاتا اور یہ چیز نماز سے مانع نہ ہوتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲۰/۱) بیھقی (۷۷/۱) ومصنف عبدالرزاق (۷۹۳۰)۔

1130- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ وَهُنَّ حُيَّضٌ.

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کی عورتیں حیض کی حالت میں خضاب (مہندی) لگاتی تھیں۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں ملی حجاج: ابن منہال اور ایوب: السختیانی ہیں۔

1131- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاؤُنَا إِذَا صَلَّيْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَصْبَحْنَ أَطْلَقْنَهُ وَتَوَضَّأْنَ وَصَلَّيْنَ وَإِذَا صَلَّيْنَ الظُّهْرَ اخْتَضَبْنَ فَإِذَا أَرَدْنَ أَنْ يُصَلِّينَ الْعَصْرَ أَطْلَقْنَهُ فَأَحْسَنَّ خِضَابَهُ وَلَا يَحْسَبْنَ عَنِ الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ہماری عورتیں عشاء کے بعد خضاب لگالیتی تھیں اور جب صبح ہوئی تو اسے کھول دیتیں وضو کر کے نماز پڑھتی تھیں اور جب ظہر پڑھ لیتی تھیں تو پھر باندھ لیتیں اور عصر پڑھنی ہوتی تو کھول دیتی تھیں اس سے اچھا رنگ چڑھ جاتا اور وہ خضاب (یا مہندی) کی وجہ سے نماز کو نہ چھوڑتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے جیسا کہ (۱۱۲۹) میں ابھی گذر چکا ہے۔

تشریح: ...... ان تمام آثار سے یہ بات واضح ہوئی کہ حائضہ عورت خضاب لگا سکتی ہے اور اگر کسی عام عورت نے

مہندی یا خضاب لگالیا اور نماز کا وقت آ جائے تو اس کو دھو کر اور وضوء کر کے نماز پڑھ سکتی ہے۔ لیکن صحیح یہ لگتا ہے کہ حضاب سے پہلے وضوء کر لے اور پھر خضاب لگا کر نماز پڑھ لی جائے تو اچھا ہے واللہ اعلم۔

[111]..... بَاب إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حیض کی حالت میں جماع کرنے پر کفارے کا بیان

1132۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ فِيمَنْ أَتَى أَهْلَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَا ذَنْبٌ أَتَاهُ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ وَلَا يَعُودُ.

(ترجمہ) اسماعیل بن ابی خالد اور عامر (شعبی) دونوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرے فرمایا: اس نے گناہ کا ارتکاب کیا، اللہ سے استغفار کرے توبہ کرے، اور آئندہ ایسا نہ کرے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (١٢٣٧٦)۔

1133۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(ترجمہ) عطاء سے بھی مذکورہ بالا قول مروی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند مثنی بن الصباح کی وجہ سے ضعیف ہے اور یہ اثر مصنف ابن ابی شیبه (١٢٣٨٠) ومصنف عبدالرزاق (١٢٦٩) میں موجود ہے۔

1134۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ذَنْبٌ أَتَاهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ.

(ترجمہ) سعید بن جبیر نے فرمایا: اس نے گناہ کیا لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه (١٢٣٧٤) اس کی سند میں محمد بن زید: کندی ہیں۔

1135۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَعْتَذِرُ إِلَى اللهِ وَيَتُوبُ إِلَى اللهِ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن قاسم نے روایت کیا ان کے والد قاسم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے معذرت کرے اور توبہ کرے گا۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (١٢٣٧٩)۔

1136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي إِذَا وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ.

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے اللہ سے مغفرت طلب کرے اور اس کے اوپر کوئی کفارہ نہیں۔ یعنی جب بیوی سے حالت حیض

میں جماع کرلے (تو اس پر کوئی کفارہ نہیں بس توبہ واستغفار کرے)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند ضعیف ہے اور پیچھے تخریج گذر چکی ہے۔

1137۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَنْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سُئِلَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

(ترجمہ) مالک بن الخطاب عنبری سے مروی ہے میں سن رہا تھا ابن ابی ملیکہ سے سوال کیا گیا کہ آدمی حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرے تو؟ فرمایا: وہ اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند شواہد کے پیش نظر صحیح ہے۔

1138۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا قَالَ تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَعُدْ .

(ترجمہ) ابوقلابہ سے مروی ہے ایک آدمی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خونی پیشاب کررہا ہوں انہوں نے تعبیر بتائی تم اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرتے ہو کہا ہاں ایسا تو ہے فرمایا: اللہ سے ڈرو آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١٢٣٧٢) و مصنف عبدالرزاق (١٢٧٠)۔

1139۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

(ترجمہ) محمد بن سیرین (رحمہ اللہ) سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرے فرمایا: اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (١٢٦٧) ابن ابی شیبہ (٣٢/٤/١)۔

توضیح: ...... یہ تمام روایات سند کے لحاظ سے صحیح ہونے کے باوجود آثار اور اقوال موقوفہ ہیں اور صحیح حدیث میں کفارہ بھی مذکور ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے اس لئے اگر کسی سے یہ غلطی ہو جائے تو توبہ واستغفار بھی کرے آگے ایسا نہ کرنے کا عزم مصمم کرے اور کفارہ بھی دے۔ حیض کی حالت میں جماع کرنا گناہ بھی ہے اور سخت مضر صحت بھی اسلام نے جہاں باطنی پاکی وطہارت کی تعلیم دی ہے تو ظاہری نجاست وگندگی سے بھی روکا ہے اور ظاہر کو بھی پاک وصاف رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ أسال الله التوفيق للجميع۔

[112].....بَاب مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

حیض کی حالت میں جماع کرنے پر جن حضرات نے کفارے کا کہا ان کا بیان

1140۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَ: عَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ بَدَنَةٌ أَوْ عِشْرِينَ صَاعًا لِأَرْبَعِينَ مِسْكِينًا وَفِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مِثْلُ ذَلِكَ.

(ترجمہ) یزید بن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے حسن (بصری رحمہ اللہ) کو اس شخص کے بارے میں کہتے ہوئے سنا جو رمضان کے دنوں میں روزہ نہ رکھے فرمایا: اس کے اوپر ایک غلام آزاد کرنے یا ایک اونٹ ذبح کرنے کا کفارہ ہے یا بیس صاع (تقریباً۴۵ کیلو) غلہ چالیس مسکینوں کے لئے واجب ہے۔اور اسی طرح کا کفارہ اس شخص کے اوپر واجب ہے جو بحالت حیض بیوی سے جماع کرے۔

(**تخریج**) سند اس اثر کی صحیح ہے۔دیکھئے ابن ابی شیبہ (۱۲۳۷۸)۔

توضیح: .....یعنی ایسے آدمی پر بھی ایک غلام آزاد کرنے یا ایک اونٹ ذبح کرنے یا بیس صاع صدقہ کرنے کا کفارہ ہے۔یہ ان کا قول ہے حدیث نہیں۔

1141۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے اس شخص کے بارے میں جو بحالت حیض اپنی بیوی سے ہم بستری کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(**تخریج**) اس حدیث کے حوالہ کے لئے دیکھئے: مسند احمد(۱/ ۲۷۲،۳۲۵)ابو داود(۲۶٦) ترمذی (۱۳٦) ابن ابی شیبه (۱۲۳٦۹) ومصنف عبدالرزاق (۱۲٦۱،۱۲٦٤)

توضیح: .....اس حدیث کی سند حسن ہے اور صحیح سند سے بھی مروی ہے کما سیاتی اور ایک دینار کی قیمت موجود دور میں تقریباً بیس ریال سعودی بنتی ہے، تفصیل اس باب کے آخر میں دیکھئے۔

1142۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ شَكَّ الْحَكَمُ.

(ترجمہ) مقسم سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا جو آدمی اپنی بیوی سے بحالت حیض ہم بستری کرے وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے یہ شک کہ ایک دینار کہا یا نصف دینار حکم سے واقع ہوا ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مسند احمد (۱/ ۲۳۰،۲۸٦) ابو داود (۲٦٤) نسائی (۱/ ۱۵۳) ابن

ماجه (٦٤٠) ابن ابی شیبه (١٢٣٧٠) بیهقی(١/ ٣١٤) مستدرك الحاكم (١/ ١٧١)۔

1143۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا حِفْظِي فَهُوَ مَرْفُوعٌ وَأَمَّا فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا: غَيْرُ مَرْفُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: حَدِّثْنَا بِحِفْظِكَ وَدَعْ مَا قَالَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنِّي عُمِّرْتُ فِي الدُّنْيَا عُمُرَ نُوحٍ وَأَنِّي حَدَّثْتُ بِهَذَا أَوْ سَكَتُّ عَنْ هَذَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد: عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ وَالِيَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْكُوفَةِ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جو آدمی اپنی بیوی سے بحالت حیض ہم بستری کرے اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

شعبہ نے کہا میرے حفظ میں یہ حکم مرفوع ہے اورفلاں فلاں نے غیرمرفوع ابن عباس کا قول ذکر کیا ہے۔کسی نے عرض کیا اپنے حفظ سے ہم سے بیان کیجئے اورفلاں فلاں کے قول کو پرے چھوڑیئے ،فرمایا: اللہ کی قسم مجھے عمرنوح (علیہ السلام) بھی ملے تو بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اسے بیان کروں یا خاموشی اختیار کروں۔

ابومحمد دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عبدالحمید : ابن زید بن عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب ہیں جوعمر بن عبدالعزیز کی طرف سے کوفہ کے گورنر تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی حسب سابق ہے نیز دیکھئے: المنتقیٰ (١٠٩) ومسند ابی یعلیٰ (٢٤٣٢)۔

1144۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَتَاهَا فِي دَمٍ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَتَاهَا وَقَدْ انْقَطَعَ الدَّمُ فَنِصْفُ دِينَارٍ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا جاری خون میں جماع کیا تو ایک دینار اور خون رکنے کے بعد جماع کیا تو نصف دینار ہے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں ابن عباس سے روایت کرنے والے راوی مجہول ہیں اوراثر ابن عباس پر موقوف ہے دیکھئے: ابوداود (٢٦٥)۔

1145۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی حائضہ عورت سے جماع کرتا ہے وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے اور (١١٤٢) میں گذر چکی ہے۔

1146- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ تَكْرَهُ الْجِمَاعَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهَا اعْتَلَّتْ عَلَيْهِ بِالْحَيْضِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ صَادِقَةٌ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ .

(ترجمہ) عبدالحمید بن زید بن الخطاب نے کہا عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کی ایک بیوی تھی جو جماع سے کراہت کرتی تھی وہ جب اس سے ارادہ فرماتے تو حیض کا بہانہ لگاتی (ایک مرتبہ) انہوں نے اس سے جماع کر لیا لیکن دیکھا تو سچ کہہ رہی تھی چنانچہ عمر (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو خمس دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں دو راوی ساقط ہونے کے سبب **معضل** ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٦٦) وبیہقی (٣١٦/١) اور اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

1147- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ هُوَ: ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کر لے تو؟ فرمایا: ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے ابراہیم نخعی نے فرمایا اور استغفار بھی کرے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند میں عبدالکریم کے نام کے بارے میں اختلاف ہے اگر ابوامیہ ہیں تو ضعیف اور ابن مالک جزری ہیں تو ثقہ ہیں دیکھئے المعجم الكبير (١٢١٣٥) ومسند ابی یعلی (٢٤٣٢)۔

1148- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنْ كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ وَإِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی سے بحالت حیض جماع کرے تو اگر خون نیا تازہ ہو تو ایک دینار کا صدقہ (بطور کفارہ) کرے، اور زردی مائل خون ہو تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ ابراہیم نے کہا: اور استغفار کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور موقوف علی ابن عباس ہے۔

1149- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ نِصْفِ دِينَارٍ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے ایسی حالت میں جماع کرلے جب کہ وہ حالت حیض میں ہو تو اس پر ایک دینار صدقہ کرنا ہوگا۔ ابراہیم نے کہا: اور استغفار بھی کرنا ہوگا۔

(تخریج) یہ اثر ضعیف اور موقوف بھی ہے۔ دیکھئے: اثر رقم (١١٤٧)۔

1150۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ایسے مرد کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے بحالت حیض جماع کرے فرمایا: اسے ایک دینار صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

(تخریج) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١٢٣٨١)۔

1151۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ.

(ترجمہ) مقسم سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: ایسا آدمی ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دے گا۔

(تخریج) اس اثر کی سند محمد بن ابی یعلی کی وجہ سے ضعیف اور موقوف ہے لیکن صحیح سند سے بھی ایسا ہی ذکر آیا ہے۔ دیکھئے: (۱۱۴۷)۔

1152۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي رَجُلٍ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتَصَدَّقُ بِخُمُسِ دِينَارٍ.

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) سے بھی ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا پاک ہو جانے کے بعد غسل سے پہلے ہم بستری کرلے فرمایا: وہ آدمی اللہ سے مغفرت طلب کرے اور دینار کا پانچواں حصہ صدقہ دے۔

(تخریج) اس قول کی سند تو صحیح ہے لیکن اکثر روایات دینار یا نصف دینار کی وارد ہیں۔

1153۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَإِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُعْتِقُ رَقَبَةً فَقَالَ: مَا أَنْهَاكُمْ أَنْ تَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی سے حیض کے دوران ہم بستری کرلے تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ حسن (بصری رحمہ اللہ) تو کہتے ہیں کہ ایک غلام آزاد کرے؟ فرمایا: میں تمہیں اس سے نہیں روکتا جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کی قربت اختیار کرو۔ یعنی توبہ واستغفار کے ساتھ جتنا صدقہ کردو بہتر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے یہ روایت کہیں اور نہیں مل سکی۔

1154۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ.

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: جو آدمی بحالت حیض اپنی بیوی سے جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے گا۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے اور موقوف بھی ہے پیچھے تخریج گذر چکی ہے۔

فائدہ:......خلاصہ ان تمام آثار کا یہ ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنا گناہ ہے اور استغفار و توبہ کرنی چاہیے ایک یا آدھا دینار صدقہ کر دیں تو بہتر ہے واجب نہیں۔ ایک دینار کی قیمت اس دور میں ۲۰ ریال کے قریب بنتی ہے اور ایک ریال کے اس وقت تقریباً ہندوستانی ۱۲ روپے اور پاکستانی ایک ریال کے ۲۲ روپے بنتے ہیں، اس طرح بیس ریال کی قیمت ۲۴۰ روپے ہندوستانی اور پاکستانی روپے اس وقت دینار کی قیمت ۴۴۰ روپے بنے گی۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: المجموع (۲۵۹/۲) المحلی والتلخیص (۱۶۱/۱) ونیل الاوطار (۳۵۱/۱)۔

[113]..... بَاب إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ
عورتوں کے دبر میں جماع کرنے کا بیان

1155۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ: ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ: أَسْأَلُكِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي وَكَانَتْ الْمُهَاجِرُونَ تُجَبِّي فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَبَّاهَا فَأَبَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اسْتَحْيَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "ادْعُوهَا لِي فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ لَهَا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا وَالصِّمَامُ: السَّبِيلُ الْوَاحِدُ.

(ترجمہ) ابن سابط نے کہا: میں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن سے پوچھا، عبدالرحمٰن جو ابوبکر کے بیٹے تھے۔ میں نے حفصہ سے پوچھا میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے۔ انہوں نے کہا (بیٹے) بھتیجے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو، عرض کیا عورتوں کے دبر میں جماع کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے جواب دیا کہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے مجھ سے بیان کیا کہا کہ انصار بیوی کو منہ یا پیٹ کے بل لٹا کر جماع نہیں کرتے تھے (یعنی اوندھی کر کے) اور مہاجرین ایسا کرتے تھے مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے شادی کی اور اوندھا کر کے جماع کرنا

چاہا تو اس نے انکار کر دیا، اور وہ عورت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آئی اور ماجرا بیان کیا، پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ عورت شرم کی وجہ سے باہر چلی گئی لہٰذا ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے اس کا ماجرا نبی کریم ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ، اسے بلایا گیا تو آپ نے اس آیت شریفہ کو تلاوت فرمایا: ﴿نِسَآؤُكُمْ ....﴾ (بقرہ : ۲/۲۲۳) یعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہے سو جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ فرمایا: ایک ہی سوراخ یا راستے ہیں۔

توضیح: ..... مطلب یہ ہے کہ جماع جس طرح بھی چاہیں چت لٹا کر کریں یا اوندھی لٹا کر کریں لیکن دخول فرج میں ہی ہونا ضروری ہے دوسری جگہ نہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسند احمد (۳۱۸،۳۰۵/٦) تفسیر الطبری (۹٦،۹۲/۲) ترمذی (۲۹۸۲) اختصار کے ساتھ نیز مصنف ابن ابی شیبه (۲۳۰/٤) وعبدالرزاق (۲۰۹۵۹) وبیهقی (۱۹۵/۷)۔

1156۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقَدْ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَفِيمَ كَانَتْ؟ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرة :۲۲۲) قَالَ: مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے فرمایا: میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کو تین بار قرآن پڑھ کر سنایا اس طرح کہ ہر آیت پر رک کر پوچھتا کہ کس بارے میں وہ آیت نازل ہوئی اس کا مطلب کیا تھا؟ میں نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے دریافت کیا کہ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرة : ۲۲۲/۲) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے فرمایا اس کا مطلب ہے (من حيث امركم ان تعتزلوهن) آیت کا مطلب ہے کہ جب وہ پاک ہو جائیں تو جیسا اللہ کا حکم ہے اس طرح ان کے پاس جاؤ تو انہوں نے کہا جس طرح کا حکم سے مراد ہے ان سے علاحدگی اختیار کرنا۔

توضیح: ..... یعنی حالت حیض میں جس جگہ سے دور رہو جب پاک ہو جائیں غسل کر لیں تو اسی جگہ سے اپنی حاجت ان سے پوری کرو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے ابوداود (۲۱٦٤) المعجم الکبیر (۱۱۰۹۷) المستدرك (۱۵۹/۱) وصححه، وتفسیر طبری (۳۹٥/۲) واسباب النزول للواحدی (ص: ٥۲)۔

1157۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ قَالَ: أُمِرُوا أَنْ يَأْتُوا مِنْ حَيْثُ نُهُوا .

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (بقرہ: ۲۲۲/۲) کا مطلب ہے ان کو حکم دیا گیا ہے کہ جس جگہ سے روکا گیا تھا طہارت کے بعد اسی جگہ وہ حاجت پوری کر لو۔

(یعنی جماع کر سکتے ہو اور دبر سے بچو)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٣٢/٤) تفسیر طبری (٣٨٨/٢)۔

1158۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ .

(ترجمہ) ابورزین نے آیت شریفہ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ کا مطلب یہ بتایا کہ طہارت کی جگہ سے جماع کرو یعنی دبر میں نہیں بلکہ قبل (فرج) میں

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابورزین کا نام مسعود بن مالک ہے تخریج دیکھئے: تفسیر طبری (٣٨٨/٢) مصنف ابن ابی شیبه (٢٣٣/٤)۔

1159۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ﴾ قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ الْقُبُلُ .

(ترجمہ) مجاہد سے مروی ہے: ﴿وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ..﴾ (الشعراء: ١٦٦/١٩) یعنی: اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیویوں کی صورت میں جو چیز تمہارے لئے پیدا فرمائی اسے چھوڑ دیتے ہو۔ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ کی قسم اس سے مراد عورت کی شرمگاہ فرج ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے مصنف ابن أبي شيبه (٢٣٢/٤)۔

توضیح: ......اس آیت میں قوم لوط کی عادت قبیحہ کا ذکر ہے کہ وہ اپنی عورتوں سے صحیح جگہ کو چھوڑ کر غلط جگہ میں بدفعلی کرتے تھے۔

1160۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ .

(ترجمہ) عکرمہ سے مروی ہے آیت شریفہ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة: ٢٢٣/٢) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جہاں سے چاہو آؤ فرمایا اس سے مراد شرم گاہ فرج ہے (یعنی قبل میں جماع کرو دبر میں نہیں)۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (٢٢٩/٤)۔

1161۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَقُولُونَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَائَكُمْ إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فَخَلَّى اللَّهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ .

(ترجمہ) علی بن علی رفاعی نے بیان کیا کہ میں نے حسن (رحمہ اللہ) کو سنا وہ فرماتے تھے یہودی مسلمانوں کو ستانے میں کسر نہ چھوڑتے تھے وہ کہتے تھے: اے محمد ﷺ کے ساتھیو! تمہارے اللہ کی قسم بس یہی حلال ہے کہ اپنی بیویوں سے ایک طرف سے جماع کرو، فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جس طرف سے چاہو جماع کرو (البقرہ ۲ : /۲۲۳) اس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنین کی حاجت روائی فرمائی۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۲۳۴/٤) وابونعیم: فضل بن دکین ہیں۔

1162- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: ائْتِهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الْمَأْتَى .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے آیت شریفہ: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آگے پیچھے کہیں سے بھی آ ؤ (جماع کرو) جبکہ دخول صرف مخصوص مقام میں ہو۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند ضعیف ہے لیکن معنی صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسیر طبری (۳۹۲/۲) والبیهقی (۱۹٦/۷)۔

1163- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فِي الْحَائِضِ نَحْوًا مِنْ صَنِيعِ الْمَجُوسِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ فَلَمْ يَزْدَدِ الْأَمْرُ فِيهِنَّ إِلَّا شِدَّةً .

(ترجمہ) عکرمہ نے کہا اہل جاہلیت حیض والی عورت کے ساتھ مجوس جیسا سلوک کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ﴾ (البقرة: ۲۲۲/۲) اور حیض والی عورتوں کے بارے میں مزید شدت آ گئی۔

توضیح: ......یعنی ان سے طہر سے پہلے جماع نہ کرنے کے بارے میں اور شدت آ گئی اور مجوس و یہود کا حائضہ کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا اس کا ذکر پچھلے آثار واحادیث میں گذر چکا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے اس کو مختصراً مصنف ۲۲۹/۴ میں ذکر کیا ہے۔ عبدالوہاب: ابن عبدالمجید الثقفی ہیں اور خالد: ابن مہران ہیں۔

1164- أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿قُلْ هُوَ أَذًى﴾ قَالَ: هُوَ الدَّمُ .

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) سے ﴿قُلْ هُوَ أَذًى﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ خون ہے۔ (یعنی حیض کا خون گندگی ہے۔)
اور قتادہ (رحمہ اللہ) نے کہا وہ گندگی ہے۔

(**تخریج**) مول بن اسماعیل کی وجہ سے اس اثر کی سند میں ضعف ہے اور بعض نسخ میں ہے: أخبرنا محمد بن الصلت حدثنا ابن المبارك عن معمر عن قتادة: (قُلْ هُوَ اَذىً) قال: قَذِرٌ ـ دیکھئے تفسیر طبری (۲/ ۳۸۱)۔

1165ـ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا حَدَّثَ عَنْ عِيسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ.

(ترجمہ) سعید بن المسیب (رحمہ اللہ) سے ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (بقرہ: ۲/ ۲۲۳) کے بارے میں مروی ہے فرمایا: چاہو تو عزل کرو یا چاہو تو عزل نہ کرو۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے دیکھئے: تفسیر طبری (۲/ ۳۹۵) اسباب النزول للواحدی (ص: ٥٤) ومصنف ابن ابی شیبہ (٤/ ۲۳۲)۔

1166ـ أَخْبَرَنَا خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَيْفَ شِئْتَ يَعْنِي: إِتْيَانَهَا فِي الْفَرْجِ.

(ترجمہ) حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے جس طرح چاہو کرو بس جماع مخصوص جگہ میں ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الدر المنثور (۱/ ۲٦۲)۔

1167ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.﴾

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ یہود نے مسلمانوں سے کہا کہ جو اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے جماع کرے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی: ﴿نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (بقرہ: ۲/ ۲۲۳) عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جس طرح چاہو انہیں پانی دو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٥٢٧) مسلم (١٤٣٥)۔ ابویعلی (٢٠٢٤) ابن حبان (٤١٦٦) الحمیدی (١٣٠٠)۔

1168ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِي أَهْلَهُ كَيْفَ شَاءَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا.

(ترجمہ) عکرمہ (رحمہ اللہ) سے ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ..﴾ (البقرة: ۲/ ۲۲۳) کے بارے میں مروی ہے اس

سے مراد یہ ہے کہ کھڑے بیٹھے سامنے یا پیچھے جدھر سے چاہے اپنی بیوی سے جماع کرے۔

(**تخریج**) اس اثر کی سند صحیح ہے۔دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ(٤/ ٢٢٩) ۔

1169- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ قَالَ: فِي الْفَرْجِ .

(ترجمہ) ابراہیم نخعی (رحمہ اللہ) نے فرمایا: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ ....﴾ (بقرہ: ٢/ ٢٢٢) سے مراد ہے کہ (جماع) فرج میں ہو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند بھی صحیح ہے۔دیکھئے: ابن ابی شیبہ (٤/ ٢٣٢) وتفسیر طبری (٢/ ٣٨٨) ابن ادریس عبداللہ بن ادریس بن یزید ہیں۔

خلاصہ :......ان تمام روایات سے واضح ہوا کہ شوہر اپنی بیوی سے جس طرح چاہے استمتاع کرسکتا ہے کھڑے سے بیٹھے سے آگے سے یا پیچھے سے لیکن مقام مخصوص سے تجاوز نہ کرے جماع جماع ہی کی جگہ میں کرے اور دبر سے شدت کے ساتھ اجتناب کرے کیونکہ یہ فعل حرام ہے اور جو ایسا کرے اس کو حدیث میں ملعون قرار دیا گیا ہے۔اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لئے دیکھئے زادالمعاد(٣/ ٣١١) "فصل "بعد فصل اما الجماع والباہ۔

[114]..... بَاب مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

جو آدمی اپنی بیوی کے دبر میں جماع کرے اس (کے جرم) کا بیان

1170- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَهُوَ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلُهُ مِنَ الرَّجُلِ ، ثُمَّ تَلَا ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ:الْفَرْجَ ثُمَّ تَلَا ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَائِمَةً وَقَاعِدَةً وَمُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ .

(ترجمہ) مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: جو آدمی اپنی بیوی کے دبر میں جماع کرے تو یہ مرد سے جماع کے مترادف (یعنی اغلام) ہے استشہاد میں آیت پڑھی ۔ترجمہ(اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے سو حالت حیض میں (اپنی) عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان کے قریب نہ جاؤ ،ہاں جب وہ پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ،یعنی جماع کرو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں جماع کرنے کی اجازت دی ہے (البقرہ ٢/ ٢٢٢) اس میں وضاحت ہے کہ حالت حیض میں عورتوں سے یعنی فرج سے دور رہو پھر انہوں نے سورہ بقرہ کی یہ آیت پڑھی (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اور جہاں سے چاہو اپنی کھیتیوں میں آؤ) مطلب بتایا کہ کھڑے سے بیٹھے سے چت لٹا کر یا اوندھی (پیٹ کے بل لٹا کر) جس طرح چاہو صرف فرج میں (شرم گاہ جہاں سے حیض آتا ہے صرف وہیں)

جماع کرو۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسیر طبری (۲/۳۸۷) وابن ابی شیبہ (۴/۲۳۲)، سیوطی نے اس روایت کو درمنشور ۱/۲۶۵ کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔

توضیح: ......اس آیت شریفہ کی تفسیر میں حافظ صلاح الدین یوسف نے بہت مفید حاشیہ لکھا ہے جو مختصر بھی ہے اوران مسائل کا مدلل خلاصہ بھی ہے افادہ عام کے لئے کچھ تصرف کے ساتھ اورمولانا حفظہ اللہ کے شکریہ کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

بلوغت کے بعد ہرعورت کو ایام ماہواری میں جوخون آتا ہے اسے حیض کہا جاتا ہے اور بعض دفعہ عادت کے خلاف بیماری کی وجہ سے خون آتا ہے اسے استحاضہ کہا جاتا ہے جس کا حکم حیض سے مختلف ہے۔ حیض کے ایام میں عورت سے نماز معاف ہے اورروزے رکھنے ممنوع ہیں ہاں ان کی قضاء بعد میں ضروری ہے مرد کے لئے صرف ہم بستری منع ہے البتہ بوس وکنار جائز ہے اسی طرح عورت ان دنوں میں کھانا پکانا اور دیگر گھر کا ہر کام کرسکتی ہے لیکن یہودیوں میں ان دنوں میں عورت کو بالکل نجس سمجھا جاتا تھا وہ اس کے ساتھ اختلاط اورکھانا پینا بھی جائز نہیں سمجھتے تھے صحابہ کرام نے اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں (حالت حیض میں) جماع کرنے سے روکا گیا ہے۔ علیحدہ رہنے اور قریب نہ جانے کا مطلب صرف جماع ہے (ابن کثیر وغیرہ) ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ جب وہ پاک ہوجائیں اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں ایک خون بند ہوجائے (یعنی غسل کئے بغیر بھی پاک ہیں) مرد کے لئے ان سے مباشرت کرنا جائز ہے دوسرے معنی ہے خون بند ہونے کے بعد غسل کرکے پاک ہوجائیں اس دوسرے معنی کے اعتبار سے عورت جب تک غسل نہ کرے اس سے مباشرت حرام رہے گی امام شوکانی نے اسی کو راجح قرار دیا ہے ہمارے نزدیک دونوں مسلک قابل عمل ہیں۔

﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ....﴾ ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے۔ یعنی خاص شرم گاہ سے جماع کرنے کی کیونکہ حالت حیض میں بھی اسی کے استعمال سے روکا گیا تھا اوراب پاک ہونے کے بعد جواجازت دی جارہی ہے تو اس کا مطلب اسی (فرج، شرم گاہ) کی اجازت ہے نہ کہ کسی اور حصے کی اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عورت کی دبر کا استعمال حرام ہے جیسا کہ احادیث میں اس کی مزید صراحت کردی گئی ہے۔

یہودیوں کا خیال تھا کہ اگر عورت کو (مدبرۃ) پیٹ کے بل لٹا کر مباشرت کی جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس کی تردید میں کہا جارہا ہے کہ مباشرت آگے سے کرو (چت لٹاکر) یا پیچھے سے (پیٹ کے بل) یا کروٹ پر جس طرح چاہو جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ہرصورت میں عورت کی فرج ہی استعمال ہو (یعنی جہاں سے خون آتا اور بچہ پیدا ہوتا ہے) بعض لوگ اس سے یہ استدلال کرتے ہیں (جس طرح چاہو) میں تو دبر بھی آجاتی ہے لہٰذا دبر کا استعمال بھی جائز ہے لیکن یہ

بالکل غلط ہے جب قرآن نے عورت کو کھیتی قرار دیا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ صرف کھیتی کے استعمال کے لئے کہا جارہا ہے۔ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور یہ کھیتی (موضع ولد) صرف فرج ہے نہ کہ دبر بہرحال یہ غیر فطری فعل ہے اسے حدیث میں لواطت صغری اور ایسے شخص کو جو اپنی عورت کے دبر کو استعمال کرتا ہے ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (بحوالہ ابن کثیر و فتح القدیر)۔

1171۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيْمِ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حیض والی عورت سے صحبت کرے، یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے آوے، یا کاہن کے پاس جائے جو وہ کہتا ہے اس کی تصدیق کرے تو اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر اترا (یعنی وہ قرآن کریم کا منکر ہوا)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (٢٥٢/٤) مسند احمد (٤٠٨/٣، ٤٧٦)ابوداؤد (٣٩٠٤) ترمذی (١٣٥) نسائی فی الکبری (٩٠١٦) ابن ماجہ (٦٣٩) ابن الجارود (١٠٧) وقال الترمذی: انما معنی هذا عند اهل العلم للتغليظ نیز تفصیل کے لئے دیکھئے: التلخیص الحبیر (٣/ ١٨٠۔١٨٨)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو حالت حیض میں جماع کرے، یا جو شخص دبر میں جماع کرے، یا وہ آدمی جو کاہن کے پاس جا کر اس کی بات سنے اور سچی جانے تو یہ تینوں آدمی اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتے ہیں یہ اس حدیث کا مفہوم ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا ایسا ڈرانے اور ان افعال سے بچنے کے لئے کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم

1172۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ آتِي امْرَأَتِي حَيْثُ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ وَكَيْفَ شِئْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ هَذَا يُرِيدُ السُّوءَ قَالَ: لَا، مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ: نَعَمْ.

(ترجمہ) ابوالقعقاع (عبداللہ بن خالد) الجرمی نے کہا: ایک آدمی عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! میں اپنی بیوی سے جہاں سے چاہوں آسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں عرض کیا جس طرف سے چاہوں آؤں؟ فرمایا: ہاں، اس نے پھر عرض کیا جس طرح بھی چاہوں جماع کروں؟ فرمایا: ہاں، ایک دوسرے شخص نے عرض کیا جناب اس کا مقصد (کچھ اور ہے یعنی اس کا مقصد دبر میں جماع کرنے کا ہے) برا ہے فرمایا: نہیں عورتوں کی پائخانہ کی جگہ (دبر) تم

پر حرام ہے۔ امام دارمی سے دریافت کیا گیا آپ کا بھی یہی قول ہے انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(**تخریج**) اگر ابوالقعقاع کا سماع ابن مسعود سے ثابت ہو تو اس روایت کی سند حسن ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (٢٥٢/٤) وشرح معانی الآثار (٤٦/٣) مختصر جداً، الدولابی فی الکنی (٨٥/٢) نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر (٣٨٧/١)۔

1173۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا وَيَعِيبُهُ عَيْبًا شَدِيدًا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) عورت کی دبر میں جماع کو بہت کریہہ کہتے اور شدید عیب سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: تفسیر طبری (٣٩٣/٢) وبیہقی (١٩٩/٧) اس کی سند میں ابوالنعمان کا نام محمد بن الفضل اور وہیب: ابن خالد ہیں۔

1174۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ مَا نَرَى ذَكَرٌ عَلَى ذَكَرٍ حَتَّى كَانَ قَوْمُ لُوْطٍ .

(ترجمہ) عمرو بن دینار سے مروی ہے آیت: (لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) بیشک تم بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا...... (عنکبوت : ٢٨/٢٠) اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا: جو آدمی بھی کسی آدمی پر چڑھا وہ قوم لوط میں سے ہے۔

(یعنی جو لوگ لواطت کرتے تھے ان میں ہو گیا۔)

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر طبری (١٤٤/٢٠) وشعب الایمان (٥٤٠٠)۔

1175۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا لَمْ يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنی عورت کے دبر میں جماع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (٤٤٤/٢) ابوداود (٢١٦٢) ابن ماجه (١٩٢٣) معرفة السنن (١٤٠٦٩) نسائی فی الکبری (٩٠١٥) اور اس کے لفظ ہیں جو آدمی عورت کی دبر میں جماع کرے ملعون ہے۔ نیز دیکھئے مسند ابی یعلی (٦٤٦٢) عبدالرزاق (٢٠٩٥٢) وغیرهم کثیرون۔

1176۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ

فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ يُصَلِّي وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ لَهُ صُحْبَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ .

(ترجمہ) علی بن طلق (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ نماز توڑ دے وضو کرے پھر نماز پڑھے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی دبر میں جماع نہ کرو اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا ہے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا علی بن طلق صحابی تھے؟ فرمایا: ہاں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (٢٢٣٧، ٤١٩٩) موارد الظمآن (٢٠٣) مصنف ابن ابی شیبه (٢٥١/٤) بيهقى (١٩٨/٧) والسنن الكبرى (٩٠٢٣، ٩٠٢٤)۔

1177۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي حِينَ أُحَمِّضُ بِهِنَّ؟ قَالَ وَمَا التَّحْمِيضُ؟ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ . فَقَالَ: هَلْ يَفْعَلُ ذَاكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

(ترجمہ) ابوالحباب سعید بن یسار نے کہا میں نے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے عرض کیا اگر میں لونڈیوں سے تحمیض کروں تو آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر نے کہا یہ تحمیض کیا ہے؟ میں نے کہا دبر تو انہوں نے فرمایا: کیا مسلمانوں میں سے کوئی ایسا (گندا کام) کرسکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند عبداللہ بن صالح کاتب اللیث کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے: شرح معانی الآثار (٤١/١) السنن الكبرىٰ للنسائى (٨٩٧٩) وابن كثير (٣٨٩/١) لیکن معنی صحیح ہے کوئی مسلمان ایسا گھناؤنا کام کرے تصور نہیں کیا جاسکتا یہ بہت بڑا گناہ ہے سلف صالحین سے اس پر شدید انکار ثابت ہے بلکہ جمہور علماء نے ایسا کرنے والے کو کافر گردانا ہے جیسا کہ (١١٧١) میں گذر چکا ہے۔

1178۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي حَدَّثَنِي هَرَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا شَأْنَ النِّسَاءِ فِي مَجْلِسِ بَنِي وَاقِفٍ وَمَا يُؤْتَى مِنْهُنَّ فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ .

(ترجمہ) ہرمی بن عبداللہ نے کہا بنی واقف کی ایک مجلس میں ہم عورتوں کا اور جوان سے استمتاع کیا جاتا ہے اس کا تذکرہ کررہے تھے تو خزیمہ بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے: لوگو! اللہ تعالیٰ حق سے نہیں

شرماتا ہے۔تم عورتوں کی دبر میں جماع نہ کیا کرو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔دیکھئے: ابن حبان (٤١٩٨، ٤١٩٩) موارد الظمآن (١٢٩٩) والسنن الکبریٰ للنسائی (٨٩٨٢)۔

1179۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:كَانُوا يَجْتَنِبُونَ النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَيَأْتُونَهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ فِي الْفَرْجِ وَلَا تَعْدُوهُ.

(ترجمہ) مجاہد (رحمہ اللہ) نے فرمایا: لوگ حیض کی حالت میں عورتوں سے پرہیز کرتے تھے لیکن ان کے دبر میں آتے تھے (یعنی جماع کرتے) اس بارے میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:

(ترجمہ) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے سو حالت حیض میں عورتوں سے دور رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے۔ (بقرہ: ٢/٢٢٢)۔

فرمایا: ﴿مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ کا مطلب ہے فرج استعمال کرو اور اس سے تجاوز نہ کرو۔

(**تخریج**) خصیف بن عبدالرحمٰن کی وجہ سے اس روایت کی سند حسن کے درجے میں ہے دیکھئے: تفسیر طبری (٣٨١/٢)۔

1180۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ طَاوُسٍ وَسَعِيدٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ الْكُفْرُ.

(ترجمہ) طاؤس، سعید، مجاہد، عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ عورتوں کے سرین (پائخانہ کی جگہ) جماع کرنے کا شدت سے انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ کفر ہے۔

(**تخریج**) یہ اسناد صحیح ہے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (٧٤/١) الدر المنثور (٢٦٢/١)۔

توضیح: ......اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اس فعل قبیح کی کسی نے اجازت نہیں دی کیونکہ شریعت اسلامیہ کے نصوص صریحہ میں اس کی سخت ممانعت ہے، لہٰذا سرین میں جماع کرنا حرام ہے جو کفر تک لے جاتے ہیں۔

[115]..... بَابُ اغْتِسَالِ الْحَائِضِ إِذَا وَجَبَ الْغُسْلُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ

جنبی عورت کا حیض شروع ہونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان

1181۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالَا: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

وَالْحَيْضِ وَاحِدٌ .

(ترجمہ) عطاء اور زہری دونوں نے فرمایا: جنابت اور حیض کا ایک ہی جیسا غسل ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١/٧٤)۔

1182۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: خَلِّلِي شَعْرَكِ بِالْمَاءِ قَبْلَ أَنْ تَخَلَّلَهُ نَارٌ قَلِيلَةُ الْبُقْيَا عَلَيْهِ .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی سے کہا: بالوں میں پانی کا خلال کرو اس سے پہلے کہ اس میں آگ داخل ہو۔ (البقيا والبقايا من الابقاء عليه)

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١/٧٤) وتهذيب الآثار مسند علی (٤٣٤)۔

1183۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْحَنَفِيِّ حَدَّثَنِي جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ تَصْنَعِينَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ طُهُورَهُ لِلصَّلَاةِ وَيُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّفْرِ .

(ترجمہ) بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ایک فرد جمیع بن عمیر نے کہا کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس گیا ان میں سے ایک نے ان سے پوچھا آپ غسل کس طرح کرتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ غسل کے وقت نماز کا سا وضو کرتے تھے پھر اپنے سر پر تین بار پانی بہاتے اور ہم چٹیوں کی وجہ سے پانچ بار سر پر پانی ڈالتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جمیع بن عمیر کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے ابوداود (٢٤١) بیہقی (١/١٨٠) ابن ماجہ (٥٧٤) ضَفر گندھی ہوئی زلفوں کی ایک لٹ کو کہتے ہیں۔

1184۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَاذِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ تَنْقُضُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَتْ: بَخٍ وَإِنْ أَنْفَقَتْ فِيهِ أُوقِيَّةً؟ إِنَّمَا يَكْفِيهَا أَنْ تُفْرِغَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا جو عورت غسل کرتی ہے تو وہ اپنے بال کھول دے گی؟ جواب دیا: بَخ (ہٹ تیری) کیا وہ ایک اوقیہ خرچ کرے گی؟ ارے اس کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے سر پر تین بار پانی بہائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (١٠٤٨)۔

1185- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: تُخَلِّلُهُ بِأَصَابِعِهَا .

(ترجمہ) عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے فرمایا وہ اپنی انگلیوں سے بالوں میں خلال کرے گی۔

(**تخریج**) حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۷٤)۔

1186- أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَصُبَّانِ الْمَاءَ صَبًّا وَلَا يَنْقُضَانِ شُعُورَهُمَا .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے حائضہ اور جنبیہ عورت کے (غسل کے) بارے میں مروی ہے کہ وہ دونوں سر پر پانی ڈالیں گی اور بال نہیں کھولیں گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی حسب سابق ضعیف ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۱/۷٤)۔

1187- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) عطاء سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند حسب سابق ہے ونفس المرجع

1188- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا بَلَّتْ أُصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ لَمْ تَنْقُضْهُ .

(ترجمہ) منصور سے مروی ہے ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: جب زلفوں کے کنارے اور جڑ بھیگ جائیں تو انہیں نہیں کھولے گی۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے کہیں اور یہ روایت نہیں ملی۔

1189- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ لَمْ يَنْقُضْنَ عِقَصَهُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا جَنَابَةٍ .

(ترجمہ) نافع (مولی ابن عمر) سے مروی ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کی بیویاں اور لونڈیاں جب غسلِ حیض وجنابت کرتیں تو چوٹیاں نہیں کھولتی تھیں۔

توضیح:...... عقص جمع عقیصة گوندھی ہوئی چوٹی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۷٤) وعبدالرزاق (۱۰٤۷)۔

1190- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَنْقُضْنَ عِقَصَكُنَّ مِنْ حَيْضٍ وَلَا مِنْ جَنَابَةٍ .

(ترجمہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: حیض یا جنابت (کے غسل میں) عورتیں اپنی چوٹی نہیں کھولیں گی۔

(تخریج) اس اثر کی سند قابل تحقیق ہے۔

1191۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَائَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَوْ عُقَدَهُ قَالَ: احْفِنِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ غَمْزَةً .

(ترجمہ) ام سلمہ زوج النبی ﷺ نے کہا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں سر پر چوٹی کس کر باندھتی ہوں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو اور ہر چلو پانی کا ڈالنے کے بعد گوندھو (یعنی بالوں کو ملو تا کہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: صحیح مسلم (۳۳۰) مسند ابی یعلی (۶۹۵۷) ومسند الحمیدی (۲۹۶) ومصنف ابن ابی شیبہ (۷۳/۱)۔

1192۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي الْجَنَابَةَ .

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی سے فرمایا: بالوں کو جڑوں تک سیراب کرو اس میں آگ داخل نہ کرو۔
منصور نے کہا: حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد جنابت ہے (یعنی غسل جنابت کے وقت بال اچھی طرح دھولو)۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (۷۴/۱) وعبدالرزاق (۱۰۵۳) وبیہقی (۱۸۰/۱) وتہذیب الآثار مسند علی (رضی اللہ عنہ) (۴۳۴، ۴۳۶)۔

1193۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: اسْتَأْصِلِي الشَّعْرَ بِالْمَاءِ لَا تَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ .

(ترجمہ) حذیفہ سے دوسری سند سے مذکورہ بالا روایت مروی ہے (اوپر اس کا ترجمہ گذر چکا ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ تھوڑی سی جگہ بھی پانی نہ پہنچا تو اس کو عذاب ہوگا)۔

(تخریج) جعفر بن الحارث کی وجہ سے اس روایت کی سند حسن ہے تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1194۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا وَلَكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى أُصُولِهِ وَتَبُلُّهُ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب عورت غسل جنابت کرے گی تو اپنے بال نہیں کھولے گی البتہ بالوں کی جڑوں میں پانی ڈال کر دھودے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حجاج بن ارطاۃ کی وجہ سے ضعیف ہے۔دیکھئے: ابن ابی شیبہ (۱/ ۷۴) ورقم (۱۱۸۶)۔

1195۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ وَرَأْسُهَا مَعْقُوصٌ تَحُلُّهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ صَبًّا حَتَّى تُرَوِّيَ أُصُولَ الشَّعْرِ.

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) سے مروی ہے عورت جنبی ہوجائے اور اس کے بال گوندھے ہوئے ہوں تو کیا انہیں کھولے گی؟ فرمایا نہیں البتہ اپنے سر پر اچھی طرح پانی ڈالے تاکہ جڑیں تک سیراب ہوجائیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۰۵۵، ۱۰۵۶) واثر رقم (۱۱۸۷) اس روایت کی سند میں یعلی (ابن عبید) اور عبدالملک: ابوسلیمان کے بیٹے ہیں۔

1196۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَتْنِي حَبِيبَةُ بِنْتُ حَمَّادٍ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ حَيَّانَ السَّهْمِيَّةُ قَالَتْ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا أَنْ تُدَخِّنَ شَيْئًا مِنْ قُسْطٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ نَوًى فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ مِلْحٍ.

(ترجمہ) عمرہ بنت حیان سہمیۃ نے کہا مجھ سے ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی حیض سے پاک ہونے کے بعد قسط کی دھونی لینی کی استطاعت نہیں رکھتی؟ اس کی استطاعت نہ ہو تو آس، اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کچھ گٹھلیوں سے یا پھر نمک ہی سے دھونی لے لے۔

توضیح: ......قسط ایک قسم کی لکڑی ہے اور آس: ایک قسم کا درخت جس کے پتے تروتازہ ہوتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ طہارت کے بعد عورت بدبو کو زایل کرنے کے لئے کچھ کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے اور دوسری کسی کتاب میں یہ روایت نہیں مل سکی لیکن خوشبو اور روئی کے استعمال کا ذکر طہارت کے بعد صحیح حدیثوں میں موجود ہے دیکھئے: صحیح مسلم (۳۳۲)۔

1197۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَمَسَّ أَثَرَ الدَّمِ بِطِيبٍ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: جب عورت غسل حیض کرلے تو خون کی جگہ پر طیب رکھ لے۔ (یعنی خوشبو کی کوئی چیز وہاں رکھ لے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے ابوالنعمان کا نام محمد بن الفضل ہے۔

1198۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نِسَائَهُ وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ الْحِيضَةِ وَالْجَنَابَةِ وَلَا يَنْقُضْنَ شُعُورَهُنَّ وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا.

(ترجمہ) نافع نے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ ان کی بیویاں اور لونڈیاں جب حیض و جنابت کا غسل کرتی تھیں تو اپنے بال نہیں کھولتی تھیں لیکن پانی بہانے میں مبالغہ کرتی تھیں۔
(تاکہ جڑیں اچھی طرح سیراب ہو جائیں اور ان تک پانی پہنچ جائے)

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۷٤/۱) ورقم اثر (۱۱۹۱)۔

توضیح: ......ان تمام آثار واحادیث سے پتہ چلا کہ عورت کو غسل جنابت اور حیض کے غسل میں چوٹیاں کھولنے کی ضرورت نہیں ہاں پانی جڑوں تک اچھی طرح داخل کریں تاکہ جڑیں سوکھی نہ رہ جائیں۔ واللہ اعلم۔

[116]..... بَاب دُخُولِ الْحَائِضِ الْمَسْجِدَ
حیض والی عورت کا مسجد میں داخل ہونے کا بیان

1199۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ.

(ترجمہ) ابراہیم (نخعی) سے مروی ہے کہ حائضہ کے مسجد سے کچھ اٹھا لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۳٦۰/۲)۔

1200۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَتَنَاوَلُ الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا تَدْخُلُهُ.

(ترجمہ) ابراہیم نے فرمایا: حائضہ عورت مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے داخل نہیں ہوگی۔

(**تخریج**) جعفر بن حارث کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے دیکھئے: ومصنف ابن ابی شیبه ۳٦۰/۲۔

1201۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: الْجُنُبُ يَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَا يَضَعُ فِيهِ.

(ترجمہ) قتادہ نے کہا جنبی مسجد سے (کوئی چیز) لے سکتا ہے رکھ نہیں سکتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۳٦۰/۲)، اس میں مسلم ابراہیم کے بیٹے ہیں اور ہشام: ابن أبی عبداللہ ہیں۔

1202۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَائِضِ: تَنَاوَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ قَالَ: نَعَمْ إِلَّا الْمُصْحَفَ.

(ترجمہ) عطاء (رحمہ اللہ) سے حائضہ کے مسجد میں سے کچھ لینے کے بارے میں مروی ہے انہوں نے کہا: اٹھا سکتی ہے سوائے مصحف کے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه (٦۰/۲) واثر رقم (۷۹٤)۔

توضیح: ...... حائضہ اور جنبی کے مسجد میں داخل ہونے یا کوئی چیز وہاں سے اٹھانے یا رکھنے کے بارے میں علماء کرام کی مختلف آراء ہیں صحیح یہ ہے کہ حائضہ ہاتھ داخل کر کے کوئی چیز اٹھا سکتی یا رکھ سکتی ہے اور حالت جنابت میں ضرورت کے وقت آدمی مسجد سے گذر سکتا ہے بیٹھنا یا کھڑا رہنا مناسب نہیں اگلے باب میں اس کی تفصیل آ رہی ہے۔ دیکھئے: المحلی (۲/۱۸٤)۔

[117]..... بَاب مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ
جنبی کا مسجد میں گذرنے کا بیان

1203۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ قَالَ هُوَ الْمُسَافِرُ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ..﴾ (النساء ۵/ ۴۳) میں عابری سبیل سے مراد فرمایا: مسافر ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے تفسیر طبری (۵/ ۹۷) ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

1204۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ قَالَ الْجُنُبُ يَجْتَازُ بِالْمَسْجِدِ وَلَا يَجْلِسُ فِيهِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا مذکورہ بالا آیت کا مطلب ہے کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں سے گذر جائے بیٹھے نہیں۔

(تخریج) حسن بن ابی جعفر کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: بیہقی (۲/ ٤٤٣) ومعرفة السنن للبیهقی (۵۰۹۷)۔

1205۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ﴾

(ترجمہ) ابوعبیدہ نے کہا جنبی مسجد سے گذر سکتا ہے اس میں بیٹھے گا نہیں استشہاد میں یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ﴾

(تخریج) اس قول کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: (۱/ ۱٤٦) وتفسیر طبری (۵/ ۹۹)۔

1206۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَا يَمُرُّ وَلَا يَقْعُدُ فِيهِ.

(ترجمہ) سالم اور سعید دونوں نے فرمایا: گذر سکتا ہے بیٹھے گا نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے تفسیر طبری (٩٩/٥)۔

1207۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ جُنُبٌ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا.

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں حالت جنابت میں چلتے تھے اوراس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(**تخریج**) یہ قول ضعیف ہے، محمد بن ابی لیلی اس روایت میں ضعیف ہیں۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ (١٤٦/١) بیھقی (٤٤٣/٢) الدرالمنثور (١٦٦/٢)۔

توضیح: ......ان آثار سے جنبی کے مسجد سے گذرنے کا ثبوت ہے نیز یہ روایت "لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِجُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ" متکلم فیہ ہے۔ البتہ ان کا مسجد میں بیٹھنا درست نہیں ۔ واللہ اعلم۔

[118]..... بَابُ التَّعْوِيذِ لِلْحَائِضِ ..... حائضہ کے تعویذ لٹکانے کا بیان

1208۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) حائضہ عورت کے اپنے گلے میں تعویذ یا قرآن (آیت) لٹکانے کے بارے میں عطاء (رحمہ اللہ) سے مروی ہے فرمایا: اگر چمڑے پر لکھا ہوتو عورت اس کو نکال دے اور اگر چاندی کے خول میں ہوتو کوئی حرج نہیں چاہے تو نکال دے اور چاہے تو نہ نکالے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہی کہتے ہیں فرمایا: ہاں۔

(**تخریج**) عطاء رحمہ اللہ تک اس روایت کی سند صحیح ہے اور اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف (٣٨/٧) (٣٥٩٥) میں اور عبدالرزاق نے مصنف (١٣٤٧) میں ذکر کیا ہے۔

توضیح: ..... تعویذ لٹکانا فی ذاتہ غلط ہے چہ جائیکہ حالت حیض میں وہ تعویذ چاہے آیت قرآنیہ سے لکھا گیا ہویا اعداد و ہندسوں میں لکھا گیا ہو کسی صورت جائز نہیں علمائے کرام کا اصح قول یہی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ((إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ.)) جھاڑ پھونک تعویذ محبت کیلئے اعمال سب شرک ہیں۔ لہٰذا اس سے بچا جائے۔

اس حدیث "إن الرقی" کے لئے دیکھئے: ابوداود (٣٨٨٣) ابن ماجہ (٣٥٧٦) مسند احمد (٣٨١/١)۔

[119]..... بَابُ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَلَمْ تَجِدِ الْمَاءَ
حیض والی عورت پاک ہوکر پانی نہ پائے تو کیا کرے؟

1209۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ مَطَرٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ

وَعَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فِي سَفَرٍ فَتَحِيْضُ ثُمَّ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَا تَتَيَمَّمُ وَتُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لَهُمَا يَطَؤُهَا زَوْجُهَا قَالَا نَعَمْ! الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) مطر (الوراق) نے بیان کیا کہ حسن اور عطاء (رحمہم اللہ) سے میں نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے ساتھ سفر میں اس کی بیوی ہو اور اسے حیض آ جائے پھر پاک بھی ہو جائے لیکن پانی نہ ملے؟ ان دونوں نے فرمایا: تیمّم کرے گی اور نماز پڑھے گی مطر نے کہا: کیا اس کا شوہر اس حالت میں اس سے وطی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نماز اس سے عظیم تر ہے۔ یعنی جب نماز پڑھ سکتی ہے تو شوہر سے مل بھی سکتی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبه (۱/۹۷)، بیهقی (۱/۳۱۰)۔

1210۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ قَالَ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا تَيَمَّمَتْ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ تَقُوْلُ بِهٰذَا قَالَ إِي وَاللّٰهِ .

(ترجمہ) عطاء سے مروی ہے جو عورت حیض سے پاک ہو کر پانی نہ پائے فرمایا: جب تیمّم کر لے تو شوہر مل سکتا ہے۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ کی بھی یہی رائے ہے؟ فرمایا: ای واللہ۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے: مصنف عبدالرزاق (۹۲۵)۔

توضیح: ......حیض سے پاک ہونے کے بعد پانی نہ ملنے پر یہ مسئلہ درست ہے مجبوری میں ایسا کیا جا سکتا ہے، یعنی تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور اس کا شوہر اس سے مل سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[120]..... بَاب اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

لونڈی کے استبراء کا بیان

1211۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيْضُ قَالَ خَمْسَةً وَأَرْبَعِيْنَ .

(ترجمہ) طاؤس سے مروی ہے اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی استبراء کی مدت پینتالیس (۴۵) دن ہے۔

(**تخریج**) لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ابن ابی شیبه (۲۲۶/۴) ومصنف (۱۶۶/۵) میں ہی اس کا شاہد صحیح موجود ہے۔

1212۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ .

(ترجمہ) ابوقلابہ نے کہا: تین مہینے اس کی مدت ہے۔

(**تخریج**) اس قول کی سند حسن ہے۔ دیکھئے بیهقی (۴۵۰/۷) ومصنف ابن ابی شیبه (۲۲۵/۴)۔

1213۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ

يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَلَا تَحْمِلُ مِثْلُهَا كَمْ يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ .

(ترجمہ) امام اوزاعی (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ میں نے امام زہری (رحمہ اللہ) سے دریافت کیا کہ آدمی نابالغ لونڈی خریدے جس کو نہ حیض آیا ہو اور نہ اس جیسی حاملہ ہو سکے اس کی مدت استبراء کتنی ہوگی؟ فرمایا: تین ماہ۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے اور رقم (۹۵۲) میں گذر چکی ہے۔

1214۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا .

(ترجمہ) یحییٰ بن ابی کثیر نے لونڈی کے استبراء رحم کی مدت ۴۵ دن بتائی ہے۔

(تخریج) اس قول کی سند صحیح ہے دیکھئے اثر رقم (۹۵۳)۔

1215۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ بِشَهْرٍ سُئِلَ عَبْدُاللهِ بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ أَوْثَقُ وَشَهْرٌ يَكْفِي .

(ترجمہ) یحییٰ بن بشر سے مروی ہے عکرمہ نے کہا (اس کی مدت) ایک مہینہ ہے۔امام دارمی سے پوچھا گیا آپ کی کیا رائے ہے فرمایا: تین مہینے احتیاطی مضبوط مدت ہے اور ایک مہینہ بھی کافی ہے۔

(تخریج) اس روایت کے رواۃ ثقہ ہیں۔

توضیح: ......لونڈی کی مدت استبراء میں یہ دو قول مروی ہیں، کچھ علماء نے کہا آزاد عورت کی طرح تین ماہ کی مدت ہے، کچھ علماء نے کہا لونڈی ہونے کے ناتے اس پر حرہ کی آدھی مدت یعنی ۴۵ دن کی مدت استبراء ہے امام دارمی رحمہ اللہ نے فرمایا: تین مہینے بہتر ہے اور ایک مہینہ کافی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ معلوم ہو جائے کہ حاملہ تو نہیں ہے، ایسی صورت میں اس سے ہمبستری جائز نہیں۔ نیز یہ کہ اتنی مدت میں اس لونڈی کے رحم کی صفائی ہو جائے گی اور دوسرے انسان کے جراثیم لگنے کا خطرہ باذن اللہ نہیں رہے گا۔ واللہ اعلم

انتهى كتاب الطهارة

2- كتاب الصلاة

نماز کے مسائل

[1]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ
نماز کی فضیلت کا بیان

1216- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَذْبٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کی مثال تمہارے دروازے پر بہتی میٹھی ندی کی طرح ہے جس سے کوئی ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے مسلم (٦٨٨) مسند ابی عوانہ (٢/٢١) صحیح ابن حبان (١٧٢٥) ومسند ابی یعلی (١٩٤١)۔

1217- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ

خَمْسَ مَرَّاتٍ مَاذَا تَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ مُبْقِيًا مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے: کسی آدمی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ بار نہاتا ہے، بتاؤ کیا اس سے اس پر کچھ میل باقی رہے گا؟ عرض کیا: کچھ میل نہیں بچے گا۔ فرمایا: یہی مثال پنجوقتہ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان (نمازوں) کے ذریعہ گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔

(تخریج) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٢٨) مسلم (٦٦٧) وغیرھما۔

توضیح:......مطلب یہ ہے کہ پانی جس طرح میل کچیل صاف کر دیتا ہے نماز بھی گناہ دور کر کے انسان کو پاک و صاف کر دیتی ہے، اور یہ نماز کی بڑی فضیلت ہے۔

[2]..... بَاب فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کا بیان

1218۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَهِيَ حَيَّةٌ أَوْ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ حِينَ تَجِبُ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ رُبَّمَا عَجَّلَ وَرُبَّمَا أَخَّرَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا تَأَخَّرُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ رُبَّمَا كَانُوْا أَوْ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ.

(ترجمہ) محمد بن حسن بن علی نے کہا: ہم نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے حجاج کے زمانے میں پوچھا جو کہ نماز تاخیر سے پڑھتے تھے، جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، اور عصر کی نماز (اس وقت پڑھتے) جب سورج صاف ہوجاتا، اور نماز مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز کبھی جلدی اور کبھی دیر سے پڑھتے تھے، جب لوگ جمع ہوجاتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب لوگ تاخیر کرتے تو آپ تاخیر سے نماز پڑھتے، اور صبح کی نماز وہ سب (یا یہ کہا) یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٦٠) مسلم (٦٤٦) مسند ابی یعلی (٢٠٢٩) و ابن حبان (١٧٢٨)۔ واضح رہے کہ ان تمام مصادر میں (رُبَّما) کا لفظ موجود نہیں ہے۔

1219۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو

مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ قَالَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَقَامَ وَقْتَ الصَّلَاةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ .

(ترجمہ) ابن شہاب سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے ایک دن (عصر کی) نماز میں دیر کی تو عروہ بن زبیر ان کے پاس آئے اور عرض کیا کہ (اسی طرح) مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز میں تاخیر کی تو ابومسعود انصاری (رضی اللہ عنہ) ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: مغیرہ یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جبریل (علیہ السلام) رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل (علیہ السلام) نے نماز پڑھی تو آپ نے بھی نماز پڑھی پھر انھوں نے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے بھی نماز پڑھی، پھر انھوں نے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے بھی نماز پڑھی پھر (جبریل رحمہ اللہ) نے نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے بھی نماز پڑھی پھر جبریل (علیہ السلام) نے فرمایا کہ مجھے اسی طرح کا حکم دیا گیا ہے، (اس پر) عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: عروہ تمہیں معلوم ہے کیا بیان کر رہے ہو، کیا جبریل (علیہ السلام) نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے اوقات عمل کر کے بتائے تھے؟ عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود بھی اپنے والد کے طریق سے ایسے ہی بیان کرتے تھے۔

عروہ نے کہا: مجھ سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھ لیتے تھے جب دھوپ ابھی ان کے حجرے میں موجود ہوتی تھی اس سے بھی پہلے کہ وہ دیوار پر چڑھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٢١) مسلم (٦١٠) وأصحاب السنن، احمد (٢٧٤/٥) ابن حبان (١٤٤٩) الحمیدی (٤٥٦)۔

توضیح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوقات نماز کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قولاً وعملاً تعلیم دی نیز یہ کہ ہر نماز کی ادائیگی اول وقت میں اللہ کو بہت محبوب ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: عبداللہ بن مسعود نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کونسا عمل ہے؟ فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا (او کما قال علیہ الصلاۃ والسلام) دیکھئے: رقم (۱۲۵۹) و بخاری (۵۲۷) اس حدیث میں پانچوں نمازوں کے وقت کی تحدید کے علاوہ اور بھی کتنے ہی فوائد ہیں، ایک یہ کہ سنت رسول ﷺ کی مخالفت کو دور کرنے کے لئے علماء کا امراء کے دربار میں جانا صحیح ہے، نیز یہ کہ اولِ وقت میں نماز پڑھنے کی اس حدیث میں فضیلت ہے اور صحیح بات مان لینا بھی اس سے ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

[3]..... بَاب فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

اذان کی شروعات کا بیان

1220- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَدِمَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ إِنَّمَا يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ بِالصَّلَاةِ لِحِينِ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ فَهَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَاتِهِمْ ثُمَّ كَرِهَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ إِلَى الصَّلَاةِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ أَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ طَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّ بِي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ هٰذَا النَّاقُوسَ فَقَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ كَثِيرٍ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَجَعَلَهَا وِتْرًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا خُبِّرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ سَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذَاكَ أَثْبَتُ.

(ترجمہ) محمد بن اسحاق نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ یہاں (امام دارمی نے کہا یعنی) مدینہ تشریف لائے تھے تو نماز کے اوقات میں (لوگ) بلا اذان کے جمع ہو جاتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کا سا بگل (نرسنگا) بنانے کا ارادہ فرمایا جس سے وہ (یہود) لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے تھے، لیکن پھر آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا، پھر آپ نے ناقوس کا حکم دیا جو تراشا گیا تا کہ اس کو مسلمانوں کی نمازوں کے لئے بجایا جائے اسی دوران عبداللہ بن زید بن عبدربہ (جو کہ حارث ابن لخزرج کے بھائی تھے) نے خواب دیکھا پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج رات سوتے ہوئے میرے پاس سے ایک شخص گزرا جو دو سبز کپڑے پہنے ہوئے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے بندے اس ناقوس کو فروخت کرو گے؟ اس نے کہا: تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا اس کے ذریعے نماز کے لئے بلائیں گے، تو اس نے کہا میں تم کو اس سے اچھی بات بتاؤں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم یوں کہو۔

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ	اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ	أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

پھر وہ شخص تھوڑی دیر رکا اور پھر (یہی) کلمات ایک ایک بار دہرائے سوائے:

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کے (یعنی اقامت کہی)۔

جب عبداللہ بن زید نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے سو تم بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور انہیں سکھا دو وہ تم سے بلند آواز رکھتے ہیں پھر جب بلال نے اذان دی اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سنی تو وہ اپنے ازار کو گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا ہے رسول اللہ نے فرمایا: الحمد للہ یہ اور زیادہ پکی بات ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن صحیح سند موجود ہے۔ دیکھئے: أبو داود (٤٩٩) ابن ماجه (٧٠٦) ترمذی (١٨٩) صحیح ابن حبان (١٦٧٩) موارد الظمآن (٢٨٧) و دلائل النبوة (٧/١٧-١٨)۔

1221۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِيهِ سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

محمد بن عبدربہ نے اپنے باپ سے اسی طرح (مذکورہ بالا حدیث) بیان کی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج پیچھے گذر چکی ہے۔

1222۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے کہا: میرے والد عبداللہ بن زید نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس کا حکم فرمایا......اور پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

(**تخریج**) اس حدیث کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

توضیح: ......ان تمام روایات سے اذان کی ابتداء، اس کی مشروعیت اور کیفیت ثابت ہوتی ہے نیز یہ کہ اقامت کے الفاظ (قد قامت الصلاۃ اور اللہ اکبر) کے علاوہ اکہرے یعنی ایک ایک بار ہی کہے جائیں گے۔ اور خواب کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حلت یا مشروعیت ثابت ہوگی وفات کے بعد نہیں۔ نیز یہ کہ مومن کا خواب سچا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[4]..... بَاب فِي وَقْتِ أَذَانِ الْفَجْرِ ..... فجر کی اذان کا وقت

1223۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ .

(ترجمہ) سالم نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر) سے روایت کیا وہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال تو رات میں اذان دیتے ہیں اس لئے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ام مکتوم کے بیٹے اذان دیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦١٧) مسلم (١٠٩٢) ابویعلی (٥٤٣٢) ابن حبان (٣٤٦٩) الحمیدی (٦٢٣) وغیرھم۔

1224۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ الْقَاسِمُ وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْقَى هٰذَا .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دو موذن تھے، بلال اور ام مکتوم کے بیٹے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بلال تو رات رہتے ہوئے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ قاسم نے کہا: ان دونوں کی اذانوں میں اتنا وقفہ تھا کہ ایک اترتے اور دوسرے (اذان کے لئے) چڑھتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٢) و مسلم (١٠٩٢/٣٨) و صحیح ابن حبان (٣٤٧٣)۔

توضیح: ......عہد رسالت میں یہ دستور تھا کہ سحری یا تہجد کی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے اور فجر کی اذان عبداللہ ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) دیتے تھے۔ عہد خلافت میں بھی یہی دستور رہا اور آج تک چلا آ رہا ہے لہٰذا یہ سحری اور تہجد کی اذان کا واضح ثبوت ہے۔

[5]..... بَاب التَّثْوِيبِ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ
فجر کی اذان میں تثویب کا بیان

1225۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ

أَنَّ سَعْدًا! كَانَ يُؤَذِّنُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنِي أَهْلِي أَنَّ بِلَالًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالُوا إِنَّهُ نَائِمٌ فَنَادَى بِلَالٌ بِأَعْلَى صَوْتِهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأُقِرَّتْ فِي أَذَانِ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُقَالُ سَعْدُ الْقَرَظُ .

(ترجمہ) حفص بن عمر بن سعد موذن سے مروی ہے کہ سعد مسجد نبوی میں اذان دیا کرتے تھے۔ حفص نے کہا میرے گھر والوں نے مجھ سے بیان کیا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کو نماز فجر کے لئے بلانے آئے، لوگوں نے کہا: آپ ﷺ سوئے ہوئے ہیں، بلال نے بلند آواز سے کہا: "الصلاة خير من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) لہٰذا یہ کلمہ اذان فجر میں شامل کر دیا گیا۔ امام دارمی نے فرمایا: سعد کو سعد القرظ کہا جاتا تھا۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے حفص بن عمر کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس سند سے المعجم الکبیر (٥٤٤٩) اور الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (٢٢٥٥) میں موجود ہے نیز الصلاة خیر من النوم کا ثبوت صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے: حديث ابی محذورة فی صحيح ابن حبان (١٦٨٢) و موارد الظمان (٢٨٩) ومصنف عبدالرزاق (١٨٢١)۔

توضیح: ......اس روایت سے فجر کی اذان میں الصلاة خير من النوم کہنا ثابت ہوا۔ نیز اذان فجر کے بعد جگانے کا ثبوت بھی ملا۔ اور یہی تثویب کا مطلب ہے یعنی اذان کے بعد کسی کو جگانا۔

[6]..... بَاب الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً

اذان دہری اور اقامت اکہری کہنے کا بیان

1226- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأَ أَحَدُنَا وَخَرَجَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد (مبارک) میں اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک ایک بار کہے جاتے تھے، ہاں جب قد قامت الصلاة پر آتے تو اس کو دو بار کہتے، لہٰذا جب ہم اقامت سنتے تو ہم میں سے (ہر) کوئی وضو کرتا اور گھر سے باہر آ جاتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٥١٠) نسائی (٦٢٧) صحيح ابن حبان (١٦٧٤) الموارد (٢٩٠)۔

1227- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک

مرتبہ۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٠٣) مسلم (٣٧٨) وغیرهما۔

1228۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

تخریج اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1229۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے اسی طرح مروی ہے۔

تخریج اس روایت کی تخریج بھی اوپر گذر چکی ہے۔

تشــــریح : ......ان تمام روایات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہے جائیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بلال کو ایسا ہی حکم دیا تھا، بعض روایات میں اقامت (یعنی تکبیر) کے کلمات بھی اذان کی طرح دو، دو بار کہنا مروی ہے، لیکن اکہری اقامت کہنے کی روایت اصح اور متفق علیہ ہے۔ واللہ اعلم

[7]..... بَاب التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں ترجیع کا بیان

1230۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ رَجُلًا فَأَذَّنُوا فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى .

(ترجمہ) ابومحذورہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس آدمیوں سے اذان کیلئے کہا سو انھوں نے آذان دی لیکن آپ کو ابومحذورہ کی آواز پسند آئی آپ ﷺ نے انھیں اذان سکھائی۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ

عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

اور اقامت دو دو بار۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (۳۷۹) ابو داود (۵۰۰) ترمذی (۱۹۱) نسائی (۶۲۸) ابن ماجه(۷۰۸) ابن حبان (۱۶۸۰) موارد الظمآن (۲۸۸)

1231- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً.

(ترجمہ) ابومحذورہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کے ۱۹ کلمات اور اقامت کے ۱۷ کلمات سکھائے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے ابو داود (۵۰۲) ترمذی (۱۹۲) نسائی (۶۲۹) ابن ماجه (۷۰۸)۔

تشریح: ......پہلی حدیث میں اذان کے کلمات ۱۹ ہیں جس میں شہادتین کے کلمات چار چار بار ہیں اور یہ ہی ترجیع ہے یعنی شہادتین کے دونوں کلمات پہلے آہستہ آواز سے دو دو مرتبہ کہے بعد میں بآواز بلند پھر دو دو مرتبہ شہادتین کو دہرائے۔ یہ روایت صحیح ہے اور اس طرح ترجیع کے ساتھ اذان دینا امام مالک، امام شافعی (رحمہ اللہ) اور جمہور علماء کے نزدیک مشروع ہے اور اس روایت میں اقامت کے الفاظ بلا ترجیع اذان کی طرح دو دو بار کہنا بھی ثابت ہے اور یہ فعل منکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

[8]..... بَابُ الِاسْتِدَارَةِ فِي الْأَذَانِ

اذان کے دوران دائیں بائیں منہ پھیرنے کا بیان

1232- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا أَذَّنَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا بِالْأَذَانِ.

(ترجمہ) ابوجحیفہ سے روایت ہے انہوں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، کہا: میں بھی ان کے منہ کے ساتھ اذان میں ادھر ادھر منھ پھیرنے لگا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٦٣٤) مسلم (٥٠٣) وغيرهما من أصحاب السنن وابویعلی (۸۸۷) ابن حبان (۱۲٦۸) الحمیدی(۹۱٦)۔

1233- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالًا رَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ أَذَّنَ وَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَأَيْتُهُ يَدُورُ فِي أَذَانِهِ قَالَ عَبْد اللّٰهِ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ.

(ترجمہ) ابوجحیفہ سے روایت کیا ہے کہ بلال (رضی اللہ عنہ) نے اپنی چھڑی گاڑی پھر اذان دی اور اپنے دونوں کانوں میں انگلی

رکھی میں نے دیکھا کہ وہ اذان میں گھومتے ہیں۔امام دارمی نے کہا (اوپر والی) سفیان ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٦٣٤) ومسلم (٥٠٣) ومسند ابی یعلی (٨٩٤) وموارد الظمآن (٢٣٠٠)۔

توضیح: ......ان احادیث سے اذان میں حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنے ، اور کانوں میں انگلی ڈالنے کا ثبوت ملتا ہے جو مستحب ہے واجب نہیں۔

[9]..... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے وقت دعا کا بیان

1234۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا .

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو (وقت) دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں یا کم رد کی جاتی ہیں۔ایک تو اذان کے وقت کی دعا ، دوسرے لڑائی کے وقت جب لوگ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے (برسر پیکار ہوتے) ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: ابو داود (٢٥٤٠) المنتقی (١٠٦٥) المعجم الكبير (٥٧٥٦) ابن خزیمہ (٤١٩) الحاكم (١٩٨/١) والبیهقی (٤١٠/١) وغیرهم۔

تشریح: ......اس حدیث سے دعا کی قبولیت کے اوقات معلوم ہوئے ، اذان کے بعد اور میدان جنگ میں قتال کرتے وقت دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔اس کے علاوہ فجر کی اذان سے پہلے اور جمعہ کے دن عصر سے مغرب کی اذان تک یہ اوقات بھی دعا کی قبولیت کے ہیں ، جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

[10]..... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان کے بعد کیا کہنا چاہئے ؟

1235۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم موذن کی آواز سنو تو جو وہ کہتا ہے ویسے ہی تم کہو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٦١١) مسلم (٣٨٣) وأصحاب السنن وابن

خزيمة(٤١١) ابويعلى (١١٨٩) ابن حبان (١٦٨٦)

1236۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِيْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ يَقُولُ هٰذَا .

(ترجمہ) عیسی بن طلحہ نے کہا ہم معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو موذن نے اذان دیتے ہوئے کہا: الله اکبر الله اکبر حضرت معاویہ نے بھی کہا الله اکبر الله اکبر ، موذن نے کہا اشهد ان لا الٰہ الا الله تو انھوں نے کہا وانا اشهد ان لا اله الا الله ،موذن نے کہا اشهد ان محمدا رسول الله تو انھوں نے بھی جواب میں کہا وانا اشهدان محمدا رسول الله۔

راوی حدیث یحییٰ نے کہا ہمارے بعض ساتھیوں نے بتایا کہ جب موذن نے حی علی الصلاۃ کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو اس طرح (موذن کے جواب میں) کہتے سنا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦١٢، ٦١٣) مسند أبي يعلى (٧٣٦٥) صحيح ابن حبان (١٦٨٤)۔

1237۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

(ترجمہ) محمد بن عمرو اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے موذن کو کہتے سنا الله اکبر الله اکبر تو کہا: الله اکبر الله اکبر ،موذن نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا لله ، موذن نے کہا: اشهد ان محمدا رسول الله ، اشهد ان محمد ارسول الله تو انھوں نے بھی جوابا ایسے ہی کہا: اشهد ان محمد

ارسول الله اشهدان محمدا رسول الله موذن نے کہا: حی علی الصلا ة حی علی الصلاة تو انھوں نے اس کے جواب میں لا حول ولا قوة الا بالله کہا موذن نے کہا حی علی الفلا ح حی علی الفلاح تو انہوں نے کہا: لا حو ل ولا قوة الا با الله ،موذن نے کہا: الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله تو انھوں نے بھی الله اکبر الله اکبر لا ا له الاالله کہا پھر کہا: رسول الله ﷺ نے اسی طرح (موذن کے جواب میں) فرمایا

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (٦١٢) مسند ابی یعلی (٧٣٦٥) ابن حبان (١٦٨٤)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اذان کے جواب میں جو موذن کہے ویسے ہی کہنا چاہئے صرف حی علی الصلا ة اور حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوة الا بالله کہا جائے گا اور فجر کی اذن میں الصلا ة خیر من النوم کے جواب میں الصلاة خیر من النوم ہی کہا جائے گا یہ ہی رسول الله ﷺ کی سنت ہے جیسا کہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان فرمایا: نیز یہ کہ اقامت کے جواب میں بھی ایسے ہی کہا جائے گا کیونکہ ((إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ .)) میں اقامت بھی داخل ہے سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ ایسا ہی کرتے تھے واللہ اعلم۔

[11]..... بَابٌ الشَّيْطَانُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَرَّ

شیطان جب اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے

1238- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ وَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَاقُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد ثُوِّبَ يَعْنِي أُقِيمَ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول الله ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سن سکے، جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے جب اقامت (تکبیر) ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہوتی ہے لوٹ آتا ہے تا کہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو جو بات کہ اس کو اس سے قبل یاد نہ آئی تھی۔

امام دارمی نے فرمایا: اس حدیث میں ثُوِّبَ سے مراد: اُقیم، یعنی اقامت ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٠٨) مسلم (٣٨٩) ابویعلی (٥٩٥٨) ابن حبان (١٦٦٢،١٦)۔

تشریح: ......اس حدیث سے اذان کی فضیلت معلوم ہوئی نیز یہ کہ اذان واقامت سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کا کام نماز میں وسوسے ڈالنا ہے اور اذان واقامت سننے والے کو جو موذن کہے ویسے ہی کہنا چاہئے اور حی علی الصلاة

اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا سنت ہے۔

[12]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

1239۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے ایک آدمی کو اذان کے بعد مسجد سے نکلتے دیکھا تو کہا: اس نے ابو قاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٥٥) ابوداود(٥٣٦) ترمذی(٢٠٤) نسائی (٦٨٢) ابن ماجه(٧٣٣) ابن حبان (٢٠٦٢) الحمیدی(١٠٢٨)

تشریح:......یعنی اذان دینے کے بعد بلا عذر شرعی مسجد سے نکلنا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے اور یہ فعل مکروہ ہے۔

[13]..... بَاب فِي وَقْتِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کے وقت کا بیان

1240۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لاتے اور انہیں اس وقت ظہر کی نماز پڑھاتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٤١) و مسلم (٦١٤) و نسائی (٤٩٥) ومسند ابی یعلی (٣١٠٥) ابن حبان (١٠٦)۔

توضیح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز کا وقت زوال شمس کے فوراً بعد ہے۔

[14]..... بَاب الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ

نماز ظہر (گرمی میں) ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا بیان

1241۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هٰذَا عِنْدِي عَلَى التَّأْخِيرِ إِذَا تَأَذَّوْا بِالْحَرِّ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت

میں پڑھو، کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ امام دارمی نے کہا: یہ میرے نزدیک اس وقت کی بات ہوگی جب گرمی اذیت ناک ہو۔

(تخریج) عبداللہ بن صالح کی وجہ سے اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٣٦) مسلم (٦١٥) وأصحاب السنن الأربعه وابويعلى (٥٨٧١) ابن حبان (١٥٠٤)

تشریح: ......اس حدیث میں شدید گرمی کے وقت نماز ظہر کچھ تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے نہ کہ اتنی تاخیر کی جائے کہ عصر کی نماز کا وقت آ جائے جب کہ بعض لوگ ظہر کی نماز ایک مثل سایہ ہونے پر پڑھتے ہیں لیکن احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ عصر کا اول وقت ایک مثل سایہ ہونے پر ہے اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

[15]..... بَاب وَقْتِ الْعَصْرِ
عصر کی نماز کا وقت

1242- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ لیتے تو جانے والا مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا تو وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٥٠) مسلم (٦٢١) والاربعہ، وابويعلى (٣٥٩٣) ابن حبان (١٦١٨)۔

توضیح: ......عوالی ان دیہات کو کہا گیا ہے جو مدینہ کے اطراف میں واقع تھے اور چار یا پانچ یا آٹھ میل کی دوری پر واقع تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ سورج کی شدت باقی رہتے ہوئے آپ ﷺ نماز عصر پڑھ لیتے تھے، اس لئے غروب آفتاب سے تھوڑا پہلے عصر کی نماز پڑھنا خلاف سنت ہے، اسی طرح فجر کی نماز بھی سورج طلوع ہونے سے تھوڑا سا ہی پہلے پڑھنا خلاف سنت ہے اور جو لوگ دیر سے نماز پڑھتے ہیں یا غیر وقت میں فرض نماز ادا کرتے ہیں ان کے لئے شدید وعید ہے۔ دیکھئے: حاشیہ حدیث رقم (١٢٥٨) و(١٢٦١)

[16]..... بَاب وَقْتِ الْمَغْرِبِ
مغرب کی نماز کا وقت

1243- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا.

(ترجمہ) سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز سورج غروب ہوتے وقت پڑھتے تھے

جب سورج کا اوپری کنارہ غروب ہو جاتا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے۔ بخاری (٥٦١) مسلم (٦٣٦) نحوه وأبو داود (٤١٧) مثله و ترمذی (١٦٤) وابن ماجه(٦٨٨) وابن حبان (١٥٢٣)

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد فوراً پڑھ لینی چاہیے، یہ ہی مغرب کی نماز کا اول وقت ہے۔

[17]..... بَاب كَرَاهِيَةِ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ
مغرب کی نماز کا مکروہ وقت

1244۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَنْتَظِرُوا بِالْمَغْرِبِ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ.

(ترجمہ) عباس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک بہتری میں رہے گی جب تک مغرب میں ستاروں کے گھنے ہو جانے کا انتظار نہ کرے گی۔

(تخریج) یہ سند عمرو بن ابراہیم کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری صحیح سند سے بھی یہ حدیث موجود ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: ابو داود (٤١٨) ابن ماجه(٦٨٩) بیهقی (٤٤٨/١) والحاکم (١٩٠/١) (٥٠٦)۔

توضیح: ......یعنی مغرب کی نماز میں عدم تاخیر بہتری کا سبب ہے اور مغرب میں اتنی دیر نہ کی جائے کہ ستارے چمکنے لگیں اور گھنے ہو جائیں۔

[18]..... بَاب وَقْتِ الْعِشَاءِ
عشاء کی نماز کا وقت

1245۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ قَالَ يَحْيَى أَمْلَّهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ.

(ترجمہ) نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت کا علم رکھتا ہوں۔ (یعنی عشاء کی نماز کا وقت۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت (عشاء کی نماز) پڑھتے تھے جب کہ تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے۔ یحییٰ نے کہا: امام دارمی نے اس روایت کو اپنی کتاب سے بشیر بن ثابت کے طریق سے املا کرایا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعوانہ الوضاح اور ابو بشر: جعفر بن أبي وحشیۃ ہیں۔ دیکھئے: احمد(٤/ ٢٧٤) أبو داود

(٤١٨) ترمذی : (١٦٥) نسائی (٥٢٩)۔

توضیح:......یعنی اول وقت میں غیاب شفق کے بعد فوراً آپ عشاء کی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

[19]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے

1246۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيبُهُ فَجَاءَ وَالنَّاسُ رُقُودٌ وَهُمْ عِزُونَ وَهِيَ حِلَقٌ فَغَضِبَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَى النَّاسَ وَقَالَ عَمْرٌو نَدَبَ النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوا إِلَيْهِ وَهُمْ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ لَهَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الدُّوْرِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيرَانِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ تقریباً رات کا ایک تہائی حصہ گذرنے لگا پھر آپ تشریف لائے اس حال میں کہ نمازی ٹولیوں اور حلقوں میں بیٹھے اونگھ رہے تھے، آپ ﷺ نے خفا ہوتے ہوئے فرمایا: اگر کوئی آدمی لوگوں کو ایک ہڈی یا دو کھر کے واسطے بلائے تو وہ دوڑے آئیں، لیکن اس نماز سے (عشاء کی نماز) وہ پیچھے رہ جاتے ہیں، میں نے ارادہ کرلیا کہ کسی شخص سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز (جماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھروں میں آگ لگادوں۔

(**تخریج**) اس سند وسیاق سے یہ حدیث حسن کے درجے میں ہے لیکن اس کی اصل صحیحین میں موجود ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٤٤) مسلم (٦٥١) مسند أبی یعلی (٦٣٣٨) صحیح ابن حبان (٢٠٩٦) مسند الحمیدی (٩٨٦)۔

1247۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ غَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو پکارا کہ عورتیں اور بچے سو گئے، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: تمہارے علاوہ

اہل زمین میں سے کوئی یہ نماز نہیں پڑھتا، اور مدینہ کے سوا اس وقت اور کہیں مسلمان نہ تھے یا کہ ایسی شان والی نماز کے انتظار کا ثواب اللہ نے صرف امت محمد یہ کی قسمت میں رکھا ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے بخاری (٥٦٦) مسلم (٦٣٨) نسائی (٥٣٤) صحیح ابن حبان (١٥٣٥)۔

1248- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَرَقَدَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّاهَا فَقَالَ إِنَّهَا لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي .

(ترجمہ) عائشة (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ رسول ﷺ نے ایک رات (نماز عشاء) میں تاخیر کی حتی کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا، اور مسجد میں جو لوگ تھے سو گئے، پھر آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اگر اپنی امت پر مشقت ڈالنے کا خیال نہ ہوتا تو یہی اس (نماز) کا وقت ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: أحمد (١٥٠/٦) مسلم (٦٣٨) نسائی (٥٣٧) بیهقی (٤٥٠/١)۔

1249- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ يَقُولُ هُوَ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء کو موخر کیا عرض کیا گیا: نماز اے اللہ کے رسول، عورتیں اور بچے سو چکے ہیں لہٰذا آپ باہر تشریف لائے اور آپ کے پہلو سے پانی ٹپک رہا تھا آپ ﷺ فرماتے تھے: یہی (اس نماز کا) وقت ہے اگر میری امت پر مشقت نہ ہو۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٧١) مسلم (٦٤٢) وابو یعلی (٢٣٩٨) ابن حبان (١٠٩٨) الحمیدی (٤٩٩)۔

تشریح :...... ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ عشاء کی نماز میں تاخیر افضل ہے لیکن قربان جایئے نبی رحمت پر کہ امت پر مشقت کے خیال سے اکثر آپ ﷺ نے نماز عشاء بھی اول وقت میں پڑھی۔ نماز عشاء کا وقت غیاب شفق سے رات کے پہلے ایک تہائی حصہ تک ہے، لہٰذا نماز عشاء آدھی رات میں یا آخر اللیل تک موخر کرنا درست نہیں ایسی صورت میں وہ قضا نماز ہوگی، ہاں وتر اور تہجد طلوع صبح سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

[20]..... بَاب التَّغْلِيسِ فِي الْفَجْرِ
فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کا بیان

1250۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يُصَلِّينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُعْرَفْنَ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بیویاں نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس لوٹتی تھیں اس (وقت) سے پہلے کہ وہ پہچان لی جائیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٧٢) مسلم (٦٤٥) مسند ابی یعلی (٤٤١٥) ابن حبان (١٤٩٨) الحمیدی (١٧٤) وغیرھم۔

توضیح: ...... یعنی اتنے سویرے آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے کہ واپسی میں بھی اندھیرے کی وجہ سے عورتیں پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

[21]..... بَاب الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
صبح واضح ہو جانے پر نماز فجر پڑھنے کا بیان

1251۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

(ترجمہ) رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبح ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھو کیونکہ یہ باعث اَجر عظیم ہے۔

(تخریج) اس حدیث میں ابن اسحاق کا عنعنہ ہے لیکن متابعت موجود ہے۔ دیکھئے: ترمذی (١٥٤) نسائی (٥٤٧) ابن حبان (١٤٨٩) الموارد (٢٦٣)۔

1252۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَوِّرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

(ترجمہ) رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) سے ہی مروی ہے کہ نماز فجر کو روشنی میں پڑھو یہی باعث اجر عظیم ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں محمد بن عجلان متکلم فیہ ہیں لیکن اس کے شواہد ہیں۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (١٤٨٩/١٤٩٠) موارد الظمآن (٢٦٣) مصنف عبد الرزاق (٢١٥٩)۔

1253۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ نَحْوَهُ أَوْ أَسْفِرُوا.

(ترجمہ) ابن عجلان کے طرق سے اسی طرح مروی ہے نیز اس میں اَسفروا کے ساتھ مروی ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی تخریج اوپر مذکور ہے۔

توضیح: ...... أسفروا یا نوروا دونوں کا معنی ایک ہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح واضح ہو جائے تو نماز فجر پڑھی جائے، لیکن اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ نماز فجر میں اتنی تاخیر کی جائے کہ سورج طلوع ہونے لگ جائے۔

ایک روایت صحیحہ میں ہے کہ غلس یعنی اندھیرے میں رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا کرتے اور جب عورتیں واپس گھروں کو لوٹتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں حالانکہ آپ ﷺ ۶۰ سے سو آیات تک کی نماز میں قرأت کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث نمبر (۱۲۵۰) پر گذر چکا ہے۔

بعض حضرات صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عدم رفع الیدین کا فعل تو بڑے شدّ ومدّ سے بیان کرتے ہیں اور ان کی بہت سی احادیث کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ بخاری شریف (۵۲۷) میں اور اس کتاب کی حدیث نمبر (۱۲۵۹) ہے، سب سے محبوب عمل نماز اول وقت میں پڑھنا ہے، لیکن ہمارے یہ بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے اس وقت نماز فجر ادا کرتے ہیں جب سورج نکلنے میں چند منٹ باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح عصر کی نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب سورج غروب ہونے میں بہت تھوڑا وقت باقی رہ جاتا ہے۔ (هدانا الله و إياهم)

[22]..... بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاةٍ فَقَدْ أَدْرَكَ

جب کوئی کسی نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے وہ نماز پالی

1254۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز (باجماعت) کو پالیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٨٠) مسلم (٦٠٧) ابویعلی (٥٩٦٢) ابن حبان (١٤٨٣) الحمیدی (٩٧٦)۔

1255۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے دوسرے طریق سے اسی کے مثل مروی ہے۔

(**تخریج**) تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

1256۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ

رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالے، اس نے فجر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا اور جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے عصر کی نماز (باجماعت کا ثواب) پالیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٧٩) مسلم (٦٠٨) ابن حبان (١٤٨٤)۔

توضیح: ......ان احادیث کا مطلب یہ ہے اگر کسی سے بسبب شرعی عذر نماز میں تاخیر ہو جائے اور اسے ایک رکعت ہی مل جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے پوری نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب عطا کرتے ہیں اور ایک رکعت پانے کے بعد بلاتردد انہیں باقی نماز پوری کرنی چاہئے۔

[23]..... بَاب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نماز کی پابندی کا بیان

1257- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ﴾ (الآية).

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آنے جانے کی عادت رکھتا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے۔ (توبہ: ١٠/١٨)

توضیح: ......یعنی مسجد میں آنا جانا نماز پڑھنا مسجد کی خدمت اور درس و تدریس تلاوتِ قرآن وغیرہ سارے امور مومن بندے کے اوصاف ہیں جو شخص اپنی عادت ایسی بنا لے وہ صاحب ایمان ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ امام احمد نے فرمایا: دراج کی احادیث ابی الہیثم عن ابی سعید ضعیف ہیں۔ تخریج کے لئے دیکھئے: ترمذی (٣٠٩٣) ابن ماجه (٨٠٢) صحيح ابن حبان (١٧٢١) الموارد (٣١٠)۔

1258- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ قَالَ أَنْبَانَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ .

(ترجمہ) عثمان (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اس کو آدھی رات قیام کرنے کا ثواب ہے اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کرے اسے پوری رات قیام کرنے کا ثواب ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٥٦) ابوداود (٥٥٥) ترمذی (٢٢١) ابن حبان (٢٠٥٨)۔

تشریح: ......اس حدیث سے نماز عشاء و فجر با جماعت ادا کرنے کا ثواب معلوم ہوا، نیز یہ کہ جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا بہت ثواب ہے۔ ایک نماز کا ثواب ۲۵ یا ۲۷ نمازوں کے برابر ہے اور جماعت سے پیچھے رہ جانے پر بہت وعید آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھر جلا دینے کا ارادہ فرمایا جو نماز با جماعت سے پیچھے رہ جاتے ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے۔

[24].....بَاب اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ

اول وقت میں نماز پڑھنا مستحب ہے

1259- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ أَوْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا .

(ترجمہ) ابوبکر شیبانی کہتے ہیں اس گھر کے مالک نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے گھر کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں (ابن مسعود) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر یا سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ فرمایا: نماز کو اس کے (اول) وقت میں پڑھنا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٢٧) مسلم (٨٦) ترمذی (١٧٠) ابویعلی (٥٢٥٦) ابن حبان (١٤٧٤)۔

1260- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ سَبْعَةٌ مِنَّا ثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَأَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِينَا أَوْ أَرْبَعَةٌ مِنْ عَرَبِنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ مَوَالِينَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ هَاهُنَا قُلْنَا انْتِظَارُ الصَّلَاةِ قَالَ فَنَكَتَ بِإِصْبَعِهِ فِي الْأَرْضِ وَنَكَسَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا يَقُولُ رَبُّكُمْ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا كَانَ لَهُ بِهِ عَلَيَّ عَهْدٌ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُقِمْ حَدَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ إِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَإِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ .

(ترجمہ) کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے، ہم سات اشخاص تھے تین

عربی اور چار موالی (غلام) تھے، یا چار عربی اور تین موالی میں سے تھے، نبی کریم ﷺ حجرے سے آئے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے فرمایا: یہاں کس وجہ سے بیٹھے ہو، عرض کیا: نماز کا انتظار ہے۔ راوی نے کہا: آپ ﷺ کچھ دیر سر جھکائے زمین کریدتے رہے پھر اپنا سر مبارک اٹھاتے ہوئے فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نماز کو اس کے (اول) وقت میں پڑھے اور اس کے شروط وارکان صحیح سے ادا کرے تو میرا وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردونگا، اور جو شخص نماز کو اس کے وقت میں نہ پڑھے نہ اس کے شروط وارکان ادا کرے اس سے میرا کوئی عہد و پیمان نہیں ہے اگر چاہوں تو اسے جہنم میں داخل کردوں یا چاہوں تو جنت میں پہنچا دوں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد تحقیق حسین الدارانی (۱۷۰۱)۔

تشریح: ......ان احادیث سے فرض نمازیں اول وقت میں ادا کرنے کی فضیلت اور نماز کے شروط وارکان صحیح طریق سے ادا کرنے کی ترغیب ہے جو جنت میں داخلے کا سبب ہے اور اس میں اس سے تحذیر بھی ہے کہ اگر نماز تعدیل اورارکان کے ساتھ ادا نہ کی جائے یا بے وقت ادا کی جائے تو جہنم میں لے جاسکتی ہے۔ (أعاذ نا الله منه)

[25]..... بَاب الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا

جو امام فرض نماز تاخیر سے پڑھے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان

1261- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاخْرُجْ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ مَعَهُمْ.

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو تاخیر وقت سے پڑھیں گے تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا اور (ضرورت پڑے تو مسجد سے) نکل جانا پھر اگر نماز پڑھی جائے اور تم مسجد ہی میں موجود ہو تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرنا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٤٨) نسائی (٧٧٧) ابن حبان (١٤٨٢)۔

1262- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَدْرَكْتَ أُمَرَاءَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الصَّامِتِ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي ذَرٍّ.

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے جو نماز آخر وقت میں پڑھیں گے؟ عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اس کے (اول) وقت میں ادا کر لینا اور ان کے ساتھ نفلی نماز کی نیت سے نماز پڑھ لیا کرنا۔ امام دارمی نے فرمایا: عبداللہ بن الصامت ابوذر کے بھتیجے ہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (٦٤٨ وما قبله وبعده) ابوداود (٤٣١) نسائی (٨٥٨) ابن ماجه (١٢٥٢)۔

تشریح: ......ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز اول وقت میں ادا کی جائے اگر امام یا امیر اس کو آخر وقت میں تاخیر سے پڑھیں تو اگر مسجد میں ہوں تو ان کے ساتھ نفلی نماز کی نیت سے دوبارہ نماز پڑھ لیں۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے اس لئے کہ اس سے فتنے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

[26]..... بَاب مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ أَوْ نَسِيَهَا

کوئی کسی نماز سے سوتا رہ جائے یا بھول جائے تو کیا کرے؟

1263- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی نماز کو بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو جس وقت یاد آئے فوراً وہ نماز ادا کر لے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔ (طه ١٦ / ١٤)

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٩٧) مسلم (٦٨٤) مسند ابی یعلی (٢٨٥٤) لیکن مذکورہ بالا سند سعید بن عامر کی وجہ سے ضعیف ہے دوسرے راوی سعید ابن ابی عروبہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کبھی کبھار سوتا رہ جائے تو جب آنکھ کھلے فوراً نماز پڑھ لے اسی طرح اگر بھول جائے تو جیسے ہی یاد آئے وہ نماز پڑھ لے۔ واضح رہے کہ یہ حکم صرف فرض نماز کے لئے ہے۔ فجر کی سنتوں اور وتر کے علاوہ کسی نفلی نماز کی قضا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم۔

[27]..... بَاب فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ

جس کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کا کتنا گناہ ہے

1264- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ.

(ترجمہ) سالم نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے مرفوعاً روایت کیا کہ: جس کی نماز عصر چھوٹ جائے گویا کہ اس کے اہل (خانہ) اور مال سب لٹ گئے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٥٢) مسلم (٦٢٦) مسند ابی یعلی (٥٤٤٧) وابن حبان (١٤٦٩)۔

1265۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَوْ مَالُهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز عصر چھوٹ جائے گویا کہ اس کے اہل واولاد مارڈالے (یا لوٹ لئے) گئے۔

امام دارمی نے کہا (او مالہ) یعنی اولاد کی جگہ مال ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ تخریج اوپر گزر چکی ہے۔

توضیح: ......یعنی جو شخص عصر کی نماز نہ پڑھے گویا اس کے اہل وعیال مارڈالے گئے اور یہ انسان کے لئے بہت ہی خوفناک اور پریشان کن بات ہوگی، معلوم ہوا کہ نماز عصر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ اگر نماز عصر ایک بار فوت ہو جائے تو اس کے اہل وعیال مال و دولت سب فنا ہو گئے، لہٰذا کسی مسلمان کو اس میں سستی اور تاخیر نہیں کرنی چاہیے اللہ تعالی سب کو پنجوقتہ نماز کی ادائیگی توفیق بخشے۔ آمین

[28]..... بَابٌ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى

صلاۃ الوسطی کون سی نماز ہے؟

1266۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن فرمایا: اللہ تعالی ان مشرکین کی قبریں اور ان کے گھر آگ سے بھردے اس لئے کہ انہوں نے ہمیں صلاۃ الوسطی (درمیان والی نماز) سے روکے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٩٣١) مسلم (٦٢٧) واصحاب السنن و مسند الموصلی (٣٨٥) ابن حبان (١٧٤٥)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز ہی صلاۃ الوسطی ہے نیز یہ کہ آپ ﷺ کو نماز عصر قضا ہو جانے کا اتنا زیادہ غم تھا کہ مشرکین کے حق میں بددعا کر دی حالانکہ آپ کا سلوک دشمنوں کے ساتھ بھی محبت ورحم دلی کا ہوتا تھا۔

صلاۃ الوسطیٰ کے معنی فضیلت والی نماز کے ہیں اوراس سے مراد عصر کی نماز ہے یہی صحیح قول ہے۔

[29]..... بَاب فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ
تارک صلاۃ کا بیان

1267۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَوْ قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ قَالَ لِي أَبُو مُحَمَّد الْعَبْدُ إِذَا تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَعِلَّةٍ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُقَالَ بِهِ كُفْرٌ وَلَمْ يَصِفْ بِالْكُفْرِ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور شرک یا کفر کے بیچ میں نہیں ہے کچھ سوائے نماز چھوڑنے کے۔

امام دارمی نے کہا: جو کوئی بلا عذر وعلت نماز ترک کردے اس کے بارے میں کہا جائے گا کہ اس کے ساتھ کفر ہے اور یہ نہیں کہا جائے۔ کہ وہ کافر ہو گیا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸۲) ابوداود (۴۶۷۸) ترمذی (۲۶۲۰) نسائی (۴۶۵) ابویعلی (۱۷۸۳) ابن حبان (۱۴۵۳)۔

توضیح: ......یعنی مومن و کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے اور نماز چھوڑ دی تو یہ فرق مٹ جاتا ہے اور ایمان والے یا کافر کے درمیان کوئی فرق نہیں رہ جاتا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر عمداً نماز چھوڑ دے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی توفیق بخشے آمین۔

[30]..... بَاب فِي تَحْوِيلِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَى الْكَعْبَةِ
بیت المقدس سے کعبہ کی طرف تحویل قبلہ کا بیان

1268۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي قُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا فَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ لوگ قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک صحابی ان کے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا کہ وہ کعبہ کی طرف منہ کرلیں لہٰذا وہ لوگ بھی کعبہ کی طرف پھر گئے، اوران لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا، پس وہ گھوم گئے اور کعبہ کی طرف انہوں نے منہ کر لئے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۴۰۳) مسلم (۵۲۶) ابن حبان (۱۷۱۵)۔

توضیح: ......انزل علیہ القرآن سے مراد آیت تحویل القبلہ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ہے۔

1269۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول آپ کی ان لوگوں کے بارے میں کیا رائے ہے جو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے فوت ہو گئے؟ سو اللہ تعالی نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی: اللہ تعالی تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا (بقرة: ۲/ ۱۴۳)

توضیح:......اس آیت ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ میں إِيمَانَكُمْ سے مراد صَلَاتَكُمْ ہے یعنی تمہاری نمازیں ضائع نہ ہوں گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں ضعف ہے لیکن دوسری سند سے یہ صحیح حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۴۰) مسلم (۵۲۵) ابن حبان (۱۷۱۷) الموارد (۱۷۱۸)۔

[31]..... بَاب فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کی کیفیت کا بیان

1270۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع کرتے تھے اور قرأت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کرتے تھے اور نماز کا اختتام تسلیم سے کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی یہ سند ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے یہ حدیث صحیح ہے جس کے اطراف متفرق طور پر صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ دیکھئے: بخاری (۷۴۳) مسلم (۳۹۹) ابو داود (۷۸۳) ابن ماجہ (۸۱۲) ابو یعلی (۲۸۸۱) ابن حبان (۱۷۹۸) الحمیدی (۱۲۳۳)۔

توضیح: ......یعنی نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے اور قرأت الحمد للہ سے شروع کرتے تھے اور اختتام کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے ایک اور حدیث میں ہے نماز کی کنجی وضوء ہے تحریم اس کی تکبیر، وتحلیل تسلیم ہے یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد عام کلام حرام ہو جاتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد حلال ہوتا ہے۔

يفتتح القرأة بالحمد لله رب العالمين سے بسم الله الرحمن الرحيم جہراً نہ پڑھنا ثابت ہوا تفصیل حدیث نمبر ۱۲۷۴ کے ضمن میں آرہی ہے۔

[32]..... بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرتے وقت رفع الیدین کا بیان

1271۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۷۵۳) ترمذی (۲۴۰) نسائی (۸۸۲)۔ رفع الیدین کہاں کہاں کرنی چاہیے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

[33]..... بَاب مَا يُقَالُ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ
نماز شروع کرنے کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

1272۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .

(ترجمہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: (إِنِّي وَجَّهْتُ .... وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) یعنی میں نے یکسو ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے زمین و آسمان بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں میری نماز و عبادت میرا مرنا و جینا صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب مسلمانوں میں سے پہلا ہوں، یا اللہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنے گناہ کا اعتراف کیا پس تو میرے تمام گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا، اور مجھے اچھے اخلاق و عادات کی ہدایت دے کیونکہ تو ہی

اچھے کاموں کی ہدایت دیتا ہے ،اور مجھ سے بری عادتیں دور کردے کیونکہ تیرے سوا کوئی بری عادتیں دور نہیں کرسکتا ہے، میں تیری خدمت میں حاضر ہوں ، تیرا ہی فرمانبردار ہوں ،ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے،اور شرو برائی تیری طرف نہیں کی جاسکتی ہے میں تجھ سے ہوں (یعنی تیری مخلوق ہوں)اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے (یا تجھ سے میری التجا ہے) تو بڑی برکت والا اور بلند ذات والا ہے، میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے:مسلم (٧٧١)ابوداود (٧٥١)ترمذی (٢٦٦)نسائی (٨٩٦) ابن ماجه (٨٦٤) ابويعلى (٢٨٥) ابن حبان (١٧٧١)وغيرهم ۔

1273۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيّ حَدَّثَنَا جعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ثُمَّ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ قَالَ جَعْفَرٌ وَفَسَّرَهُ مَطَرٌ هَمْزُهُ الْمُوتَةُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں قیام کرتے تو تکبیر کے بعد (سبحانك اللهم .... نفثه ونفخه) پڑھتے اے اللہ تو پاک ہے ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے تیرا نام با برکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، میں اللہ سمیع علیم کے ساتھ شیطان رجیم سے پناہ مانگتا ہوں اس کے وساوس تکبر اور سحر سے پھر نماز شروع کرتے تھے۔

راوی حدیث جعفر نے کہا: مطر نے ہمزہ،، کی تفسیر جنون اور نفثہ کی (جادو کے) بال اور نفخہ کی تکبر سے کی ہے۔

یعنی اے اللہ میں شیطان راندۂ درگاہ سے اور اس کے مسلط کئے ہوئے جنون جادو اور تکبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند بمجموع طرق جید ہے: دیکھئے : ابو داؤد (٧٦٦) ترمذی (٢٤٢) مسند ابی یعلی (١١٠٨) دارقطنی (٢٩٨/١) بیهقی (٥٣/٢) مصنف ابن ابی شیبه (٢٣٢/١) مذکورہ بالا سند میں علی بن علی الرفاعی متکلم فیہ ہیں نیز اس کا شاہد دیکھئے: مسلم (٣٩٩/٥٢) ۔

توضیح: ......نماز کے افتتاح کے وقت رسول اللہ ﷺ سے کئی دعائیں منقول ہیں۔انی وجهت وجهی اور سبحانک اللّٰھم امام دارمی نے نقل کی ہیں یہ صحیح ہیں۔صحیحین میں اللّٰھم باعد بيني وبين خطاياي ۔۔۔۔۔الخ بھی مروی ہے جو اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اس کا ذکر آگے (١٢٧٨) پر آرہا ہے۔کسی ایک دعا کا التزام کرنے کے بجائے تنوع کے ساتھ کبھی یہ اور کبھی دوسری دعائے استفتاح پڑھی جائیں تو بہت اچھا ہے تاکہ ہر سنت پر عمل ہوجائے۔اوران دعاؤں کے معانی ومفاہیم کو بھی ذہن میں رکھا جائے تو بہتر ہے۔

[34]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْجَهْرِ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز میں جہرا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے پر کراہت کا بیان

1274۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد بِهَذَا نَقُولُ وَلَا أَرَى الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر وعثمان، (رضی اللہ عنہم) سب ہی نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

امام دارمی نے کہا: یہی ہم کہتے ہیں اور میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہرا کہنا درست نہیں سمجھتا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٤٣) مسلم(٣٩٩) مسند ابی یعلی (٢٨٨١) وابن حبان (١٧٩٨)۔

توضیح: ...... جب الحمد اللہ رب العالمین سے سب قرأت شروع کرتے تو بسم اللہ یقیناً سرّا کہتے ہوں گے لہٰذا صحیح یہ ہے کہ بسم اللہ سرّا پڑھی جائے اور قرأت الحمد اللہ رب العالمین سے ہی شروع کی جائے اور اگر کبھی کبھار جہرا بھی بسم اللہ کہی جائے تو کوئی حرج نہیں بعض صحابہ سے ایسا کرنا بھی ثابت ہے۔ بعض لوگ نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ جہرا پڑھنا لازمی قرار دیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے، مذکورہ بالا حدیث ان کے قول کے سراسر خلاف ہے۔ واللہ اعلم

[35]..... بَاب قَبْضِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے پکڑنے کا بیان

1275۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَرِيبًا مِنَ الرُّسْغِ.

(ترجمہ) وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ بایاں پر رکھتے تھے گٹے پر (رُسغ پہنچے اور کلائی کے جوڑ کو کہتے ہیں)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی(٨٨٨) نیز اسی طرح یہ روایت مسلم (٤٠١) اور ابن ماجہ (٨٠١) میں بھی موجود ہے۔ نیز دیکھئے: ابن حبان (١٨٠٥) موارد الظمآن (٤٤٧)۔

توضیح: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام کی حالت میں اسی طرح دایاں ہاتھ کو بایاں پر رکھنا چاہئے، نسائی کی روایت میں قبض کا لفظ ہے یعنی دایاں ہاتھ سے بایاں ہاتھ کو پکڑتے تھے۔

[36]..... بَاب لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

بنا سورہ فاتحہ کوئی نماز نہیں

1276ـ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.

(ترجمہ) عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوام القران (فاتحہ) نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری(٧٥٦) مسلم (٣٩٤) ابو داؤد (٨٢٢) ترمذی (٢٤٧)نسائی(٩٠٩) ابن ماجه(٨٣٧) ابويعلى (٧٢٢٤) وابن حبان (١٧٨٢) وغيرهم .

تشریح: ...... حدیث کا لفظ، لا صلاۃ ہے جونکرہ ہے اور عموم پر دلالت کرتا ہے، معانی یہ ہیں کہ وہ نماز فرض ہو یا نفل، سری ہو یا جہری امام کے ساتھ ہو یا منفرد اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز صحیح نہیں ہوگی اس لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنی چاہیئے اکیلے پڑھتے ہوں یا امام کے پیچھے ہر صورت میں سورہ فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔

[37]..... بَاب فِي السَّكْتَتَيْنِ

قیام کے دوران دو بار خاموش رہنے کا بیان

1277ـ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ قَدْ صَدَقَ سَمُرَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَكَتَاتٍ وَفِي الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ سَكْتَتَانِ.

(ترجمہ) سمرہ بن جندب (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) دو جگہ خاموش رہتے (یعنی سکتہ کرتے تھے)، جس وقت نماز میں داخل ہوتے (یعنی دعائے استفتاح کے وقت) دوسرا سکتہ قراءت سے فراغت کے وقت (یعنی رکوع سے پہلے) عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) نے اس بات پر ان کا انکار کیا تو لوگوں نے اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے پاس (یہ مسئلہ) لکھ کر بھیجا تو انہوں نے جواب دیا کہ: سمرۃ نے صحیح کہا ہے۔

امام دارمی نے کہا: قتادہ تین مرتبہ سکتہ کرنے کو کہتے تھے (یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد پھر فاتحہ کے بعد پھر قرأت کے اختتام پر رکوع سے پہلے۔ (سفر السعادات میں بھی ایسا ہی ہے اس لئے کہ سورہ فاتحہ کے بعد سکتے کے دوران مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لیں) لیکن مرفوع حدیث میں دو بار ہی سکتے کا بیان ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کے راوی ثقات ہیں لیکن حسن کا سماع سمرہ سے محل نظر ہے۔ دیکھئے ابوداود (٧٧٧) ترمذی

(۲۵۱) نسائی (۸۹۸) ابن ماجه (۸٤٤)ابن حبان (۱۸۰۷)۔

1278- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً حَسِبْتُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِسْكَاتَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنْ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے۔ابو زرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ نے اسکاتۃ کے ساتھ ھنیۃ کہا۔میں (ابو ہریرہ) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ فدا، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: میں پڑھتا ہوں: (اللهم باعد .... والماء البارد) یعنی: اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب میں کی ہے، اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو ڈال۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (۷٤٤)مسلم (۵۹۸)ابو داود(۷۸۱) نسائی (۳۳۳)ابن ماجه (۸۰۵)مسند ابی یعلی (۶۰۸۱/۶۰۹۷)ابویعلی (۶۰۸۱)ابن حبان (۱۷۷۶) وغیرهم۔

توضیح:...... دعائے استفتاح کئی طرح سے وارد ہے لیکن سب میں صحیح دعا یہی ہے (اللهم باعدبيني وبين خطاياى .... الخ) اوراہل حدیث اسی کو ترجیح دیتے ہیں نیز یہ کہ مذکورہ بالا روایت میں دعا کے آخر میں بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ مذکور ہے جب کہ صحیحین اور سنن میں بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ آیا ہے جو زیادہ صحیح ہے مطلب یہ کہ اے اللہ میرے گناہوں کو پانی برف اور اولے سے دھو ڈال اور یہ تینوں چیز مبالغے کے طور پر ذکر کی گئی ہیں یعنی ایسی دھلائی ہو کہ ذرہ برابر میل کچیل باقی نہ رہ سکے۔

[38]..... بَاب فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
آمین کہنے کی فضیلت

1279- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ ذَلِكَ أَهْلَ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

کہے تو جو اس کے پیچھے (نمازی) ہیں وہ آمین کہیں اور یہ آمین آسمان والوں کے ساتھ موافقت کر گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث حسن ہے لیکن دوسری سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری : (۷۸۲) مسلم (۴۱۰) مسند ابی یعلی (۵۸۷۴) ابن حبان (۱۸۰۴)۔

1280۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۸۲) مسلم (۴۱۰) ابوداود (۹۳۶) ترمذی (۲۵۰) نسائی (۹۲۷) ابویعلی (۵۸۷۴) ابن حبان (۱۸۰۴)۔

فوائد: ......ان دونوں حدیثوں سے آمین کہنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔ نیز یہ کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتے ہیں اس لئے مقتدی حضرات کو بھی با آواز بلند آمین کہنی چاہیے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے اس کی ایک اور دلیل آگے آرہی ہے۔

[39]..... بَاب الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ
بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان

1281۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْعَنْبَسِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ آمِينَ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

(ترجمہ) وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھتے تو آمین کہتے تھے اور یہ کہتے وقت اپنی آواز بلند فرماتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۹۳۲) ترمذی (۲۴۸) ابن ماجه (۸۵۵) ابن حبان (۱۸۰۵) موارد الظمآن (۴۴۸)۔

توضیح: ......یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با آواز بلند آمین کہتے تھے۔ روایات صحیحہ سے یہی ثابت ہے، اہل حدیث

کا اسی پر عمل ہے اور بلا د حرمین شریفین میں بھی اسی پر عمل ہوتا ہے اور یہ ہی سنت رسول ﷺ ہے اور آپ کے فرمان: ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ .)) ''جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو ویسے ہی نماز پڑھو'' کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو سنتِ رسول صلی اللہ علی وسلم کے مطابق عمل کی توفیق بخشے آمین۔

[40]..... بَاب التَّكْبِيرِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ

نماز میں ہر بار بیٹھتے جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

1282- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

(ترجمہ) ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب رکوع میں گئے تو اللہ اکبر کہا، جب رکوع سے سر اٹھایا تو "سمع الله لمن حمده" کہا پھر کہا: "ربنا ولك الحمد" پھر سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ اکبر کہا پھر جب دوسری رکعت کے لئے اٹھے تو اللہ اکبر کہا، پھر کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نماز میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا ہوں، آپ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۸۵) مسلم (۳۹۲) نسائی (۱۱۵٤) مسند أبي يعلى (٥٩٤٩) ابن حبان (١٧٦٦)۔

1283- أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُودٍ.

(ترجمہ) عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر بار اٹھتے، جھکتے، کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے دیکھا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (۱۱٤٥) مسند ابی یعلی (٥١٠١/٥١٢٨)۔

توضیح:..... ان احادیث سے نماز میں ہر ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے وقت اللہ اکبر کہنا ثابت ہوا صرف رکوع سے اٹھتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" (یعنی: اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہنا چاہیے اور فقہاء وعلمائے کرام نے تکبیر تحریمہ کے بعد کی تمام تکبیرات اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه

رَبَّـنَـا وَلَكَ الْـحَمْدُ" کہنا رکوع وسجود کی تسبیحات سب کو نماز کے واجبات میں ذکر کیا ہے، اگر منفرد اور امام یہ کہنا بھول جائے تو اس کو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ واللہ اعلم ۔

[41]..... بَاب فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود کے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

1284۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ فِي السُّجُودِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسے ہی رفع یدین کرتے اور سجدتین یا سجود کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٣٥) مسلم (٣٩٠) ابو داؤد (٧٢١) ترمذی (٢٥٥) نسائی (١٠٢٤) ابن ماجه (٨٥٨) مسند ابی یعلی (٥٤٢٠، ٥٤٨١) وابن حبان (١٨٦١، ١٨٦٤) وغیرهم۔

1285۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

(ترجمہ) مالک بن الحویرث نے روایت کیا کہ جب نبی کریم ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے تو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے، اور اسی طرح رکوع میں جاتے ہوئے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٣٧) مسلم (٣٩١) ابن حبان (١٨٦٣) ۔

1286۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ وَإِذَا رَفَعَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ قُلْتُ حَتّٰى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ قَالَ نَعَمْ .

(ترجمہ) وائل حضرمی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ تکبیر کے وقت اٹھاتے تھے، اور دائیں و بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ چہرے کی سفیدی دکھنے لگتی۔ کہا: ہاں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داؤد (٩٩٧) والبیهقی (٢٦/٢) ۔

تشریح: ......ان روایات سے تین مقامات پر رفع یدین کا ثبوت ملا۔ یعنی تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور رکوع

سے سر اٹھاتے وقت، چوتھا مقام تیسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے۔ یہی سنت ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ کان کی خبر فعل مضارع ہو تو اس سے استمرار ثابت ہوتا ہے مذکورہ بالا روایت اور دیگر روایات میں ہے ((كَانَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ .)) اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ہمیشہ مذکورہ بالا مقامات پر نماز میں ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے۔اور اس سے آپ ﷺ کا ہمیشہ رفع یدین کرنا ثابت ہوا اور یہ کہنا کہ صرف ابتدائے اسلام میں رفع یدین اس وجہ سے کی جاتی کہ لوگ بغل میں بت چھپائے رہتے تھے، یہ کہانی بالکل لغو اور باطل ہے، اگر بت چھپا کر لانے والے مسلمان تھے تو یہ صحابہ کرام پر بڑا عظیم بہتان ہے اور کافر و منافق بھی ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ بعض لوگ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں اور ان مقامات پر رفع یدین کرنے کو منسوخ گردانتے ہیں، یہ غلط ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور ابن مسعود کا قول اگر صحیح سند سے ثابت بھی ہو تو وہ شاذ ہے کیونکہ اکثر صحابہ کرام نے رفع یدین کا ذکر کیا ہے، جیسا کہ دس صحابہ نے رفع الیدین کی تائید کی۔ دیکھئے: حدیث رقم (۱۳۹۴) نیز (۱۳۴۵) میں بھی رفع الیدین کا ذکر ہے۔ صرف اکیلے ابن مسعود رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اس لئے ابن مسعود کا قول و فعل شاذ ہونے کے سبب نا قابل حجت و نا قابل عمل ہوگا۔ واللہ اعلم

ہمارے احناف بھائی رفع الیدین کے سلسلے میں ان کے فعل کو حجت مانتے ہیں لیکن بہت سے مسائل میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱- ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک سورۃ الفاتحہ قرآن میں سے نہیں ہے۔

۲- قرآن پاک کی سورتوں کی ترتیب ان کے نزدیک اس طرح تھی: بقرہ، نساء، آل عمران۔

۳- وہ ہر نماز کو اول وقت میں پڑھنے کے قائل تھے، احناف آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دیکھئے: حدیث (۱۲۱۹، ۱۲۵۹) و بخاری (۵۲۷)

۴- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اللہ حلالہ کرنے والے پر اور کروانے والے پر لعنت کرے۔ دیکھئے: سنن دارمی (۲۳۰۰) لیکن احناف خوب حلالہ کرتے اور کراتے ہیں۔

۵- نماز میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک طرف سلام پھیرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ دیکھئے: حدیث نمبر (۱۳۸۴)

۶- رکوع میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے، حالانکہ یہ حکم منسوخ ہو گیا تھا اور ایسا کرنے پر سعد بن ابی وقاص نے اپنے لڑکے کو مارا بھی تھا۔ دیکھئے: (۱۳۴۵) احناف کیوں رکوع میں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ نہیں رکھتے؟

۷- تسبیح کے دانوں پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تسبیح وتہلیل پڑھنے کو سخت ناپسند کیا۔ دیکھئے: حدیث نمبر (۲۱۰) ص: ۲۲۷۔ لیکن احناف ہاتھ میں مالا لئے خوب بازاروں میں گھومتے ہیں۔

۸- ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک درود پہنچاتے ہیں۔ص:۲۸۹، پھر احناف کیوں حجاج سے سلام کہلواتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ دیگر انسانوں کی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی بتقاضۂ بشریت کچھ چوک ہوئی، اس لئے جو بات ان کی دیگر صحابۂ کرام کے اقوال کے مطابق ہے مانی جائے گی اور جو خلاف سنت یا خلاف اجماع صحابہ ہے وہ بات قابل عمل اور حجت نہ ہوگی۔

[42]..... بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کرانے کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

1287- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَكُونُوا فِيهِمْ فَمُرُوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

(ترجمہ) مالک بن حویرث (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم (بنی لیث) کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم سب ہی نوجوان تھے اور ہم نے بیس دن آپ کے پاس قیام کیا آپ بڑے نرم دل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل وعیال کے پاس چلے جانے کا ہمارا اشتیاق دیکھا تو فرمایا جاؤ اپنے اہل وعیال کے پاس چلے جاؤ اوران کے ساتھ رہو انہیں بتاؤ اور سکھاؤ اور ویسے ہی نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی تمہارے لئے اذان دے پھر تم میں جو سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری (٦٢٨) مسلم (٦٧٢) ابن حبان(١٦٥٨) بيهقی فی المعرفة(٥٨٩٥)۔

1288- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک جو سب سے زیادہ (قرآن) پڑھا ہو وہی ان کی امامت کا حقدار ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (٦٧٢)نسائی (٧٨١) مسند ابی یعلی(١٢٩١) ابن حبان (١٢٣٢)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو وہ امامت کرانے کا حق دار ہے۔ مسلم شریف (٦٧٢) میں تفصیل سے ہے کہ امامت جو سب سے زیادہ قرآن کا قاری ہو وہ کرائے اور سب ہی ایک جیسے ہوں تو جو سب سے زیادہ حدیث کا علم رکھتا ہے وہ نماز پڑھائے اس میں بھی سب برابر ہوں تو جو ہجرت کے اعتبار سے سب پر مقدم ہو وہ امامت کرائے ......الخ۔

[43]..... بَاب مَقَامِ مَنْ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ

امام کے ساتھ اکیلا آدمی کہاں کھڑا ہو

1289۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَنَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَقَامَ فَصَلَّى فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں اپنی خالہ (صاحبہ) میمونہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تھا کہ نبی کریم ﷺ عشاء کے بعد تشریف لائے اور آپ نے چار رکعت نماز پڑھی، پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: کیا بچوا سو گیا؟ یا اسی طرح کا کوئی کلمہ کہا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں جا کر آپ کے بائیں طرف مل گیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٧٨) مسلم (٤١١) مسند ابی یعلی (٣٥٥٨) والحمیدی (١٢٣٢)۔

توضیح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکیلا آدمی نماز جماعت میں امام کے دائیں طرف کھڑا ہو گا اور جو امامت کرائے وہ دو آدمیوں میں بائیں طرف رہے گا۔ نیز اس حدیث سے گھر میں نماز پڑھنا بھی ثابت ہوا۔ نبی کریم ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ سنن و نوافل زیادہ تر گھر میں ہی پڑھتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ گھروں میں نماز پڑھا کرو گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔

[44]..... بَاب فِيمَنْ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ

امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان

1290۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ اس پر سے گر پڑے اس سے آپ کا دایاں پہلوزخمی ہو گیا تو آپ نے (فرض) نمازوں میں سے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی پس ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر ہی نماز پڑھی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لئے اس (امام) کی مخالفت نہ کرو لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو اور اگر وہ امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۶۸۹) مسلم (۴۱۱) ابوداود (۶۰۱) نسائی (۸۳۱) ابویعلی (۳۵۵۸) ابن حبان (۲۱۰۲) الحمیدی (۱۲۲۳)

1291۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ بَلَى ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ بِأَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَٰلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

(ترجمہ) عبیداللہ بن عبداللہ (بن عتبہ) نے کہا: میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا آپ

مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی حالت بیان نہیں کریں گی؟ کہا: ضرور، (سنو) آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی"؟ ہم نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میرے لئے ٹب میں پانی رکھ دو، عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہم نے پانی رکھ دیا، آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا آپ اٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو پھر پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسول لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے (پھر) فرمایا: ٹب میں میرے لئے پانی رکھ دو، فرماتی ہیں: ہم نے پھر پانی رکھ دیا اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل فرمایا، پھر آپ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر بے ہوش ہو گئے جب ہوش ہوا تو پھر یہ ہی فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے بیٹھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، کہا آخر آپ ﷺ نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، وہ شخص ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ آپ نماز پڑھا دیں۔ ابو بکر بہت نرم دل کے انسان تھے۔ انہوں نے کہا: عمر! تم نماز پڑھا دو، عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس کے آپ ہی زیادہ حق دار ہیں۔ عائشۃ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: چنانچہ (آپ کی) بیماری کے ان ایام میں ابوبکر نماز پڑھاتے رہے، پھر جب رسول اللہ ﷺ کو مزاج کچھ ہلکا محسوس ہوا تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لے کر جن میں سے ایک عباس (رضی اللہ عنہ) تھے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے اس وقت ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے، جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اشارے سے انہیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹو، پھر آپ نے ان دونوں آدمیوں سے فرمایا: کہ مجھے ابو بکر کے بازو میں بٹھا دو چنانچہ ان دونوں نے آپ کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا اور اب ابو بکر کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، اور سب لوگ ابو بکر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، عبید اللہ نے کہا پھر میں عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں گیا اور ان سے عرض کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں جو حدیث بیان کی کیا میں وہ آپ کو سناؤں؟ انہوں نے کہا ضرور سناؤ چنانچہ میں نے پوری حدیث انہیں سنا دی انہوں نے اس میں کسی چیز کا انکار نہیں کیا، بس صرف یہ کہا کیا (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے اس آدمی کا نام بتایا جو عباس (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو انہوں نے بتایا کہ وہ (دوسرے شخص) علی بن ابی طالب ہیں (رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٨٧) مسلم (٤١٨) مسند ابی یعلی (٤٤٧٨) ابن حبان (٢١١٦)۔

توضیح: ...... پہلی حدیث میں ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں لیکن پہلی والی حدیث مذکورہ بالا دوسری حدیث سے منسوخ ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور سب صحابہ

کرام نے کھڑے ہوکرنماز پڑھی نیز یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کا تھا آج کے زمانے میں امام اگر بیمار ہے تو کوئی دوسرا نماز پڑھا سکتا ہے۔

[45]..... بَاب الْإِمَامِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ أَنْشَزُ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام کا نمازیوں سے اونچے مقام پر کھڑے ہونے کا بیان

1292۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فِي ذٰلِكَ رُخْصَةٌ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُوْنَ أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْرُ هَذَا الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا.

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے دیکھا: رسول اللہ ﷺ کو منبر پر بیٹھے، پھر آپ نے تکبیر تحریمہ کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے منبر پر ہی رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر اسی حالت میں آپ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور منبر کے نیچے سجدہ کیا پھر اوپر چڑھ گئے اور اسی طرح نماز پوری فرمائی۔

امام ابومحمد (دارمی رحمہ اللہ) نے فرمایا: اس سلسلے میں امام کو اجازت ہے کہ وہ نمازیوں سے اونچائی پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائے اور نماز میں اس قدر عمل کر سکتا ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۷۷) مسلم (۵٤٤) ابو داود (۱۰۸۰) نسائی (۷۳۸) ابن حبان (۲۱٤۲) الحمیدی (۹۵۵)۔

توضیح: ......یعنی نمازی نماز کی حالت میں ایک دو قدم آگے پیچھے یا اوپر نیچے اتر چڑھ سکتا ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑے گا۔

[46]..... بَاب مَا أُمِرَ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ فِي الصَّلَاةِ

امام کو خفیف (ہلکی) نماز پڑھانے کا بیان

1293۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

(ترجمہ) ابومسعود انصاری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول: قسم اللہ کی میں فلاں شخص کی لمبی نماز کی وجہ سے فجر کی نماز میں لیٹ ہو جاتا ہوں، راوی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ

کو اس دن سے زیادہ کبھی وعظ ونصیحت میں اتنے شدید غیظ وغضب میں نہیں دیکھا ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت پھیلانے والے ہیں ، جو لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ (اس کے پیچھے ان) نمازیوں میں سے کوئی بوڑھا کوئی ضعیف اور کوئی ضرورت والا ہو گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۰) مسلم (٤٦٦) ابن حبان (۲۱۳۷) الحمیدی (٤٥٨)۔

1294- أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ ، حَدَّثَنَا شعْبَةٌ ، عَنْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيّ ﷺ أَخَفَ النَّاسِ صَلاةٌ فِي تَمَامٍ .

(ترجمہ) قتادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے انس (رضی اللہ عنہ) کو کہتے سنا نبی کریم ﷺ بہت خفیف ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے، دیکھئے: بخاری (۷۰٦) مسلم (٤٦٩)

تشریح: ...... یہ دونوں حدیث قولی ہیں جن سے معلوم ہوا کہ امام کو اتنی لمبی نماز وقرأت نہیں کرنی چاہیئے کہ نمازیوں کے لئے مشکل بن جائے اور اس شخص نے ایسا کیا اس پر آپ نے انتہائی شدید غصے کا اظہار کیا آپ ﷺ بذات خود ہلکی نماز پڑھاتے تا کہ کسی بھی ضعیف و نا تواں اور صاحب حاجت کو نماز بوجھ محسوس نہ ہو لیکن آپ ﷺ تنہا اکیلے جب نماز پڑھتے تو بہت لمبی نماز ہوتی تھی ، ہلکی نماز کا مقصد یہ نہیں کہ جلدی جلدی بلا تعدیل ارکان اور رکوع وسجود میں اطمینان کے بغیر نماز پڑھائی جائے نماز ہلکی تو ہو لیکن سکون اطمینان اور تعدیل ارکان کے ساتھ ہو ورنہ نماز نہیں ہو گی جیسا کہ حدیث مسئی الصلاۃ سے ثابت ہوتا ہے جو آگے آ رہی ہے رقم الحدیث (۱۳٦٦)۔

[47]..... بَاب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ

جب اقامت کہی جائے تو لوگ کب کھڑے ہوں

1295- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَعَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي .

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٣٧) مسلم (٦٠٤) نسائی (۷۸۹) ابن حبان (۱۷۵٥)۔

1296- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي .

(ترجمہ) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو

جب تک کہ مجھے دیکھ نہ لو۔

(**تخریج**) یہ حدیث بھی صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٠٨) مسلم (٤٦٩)۔

توضیح: ......امام اگر مسجد میں موجود نہ ہو تو جب تک اس کو آتے ہوئے لوگ دیکھ نہ لیں نماز کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ یہ نبی کریم ﷺ کی رحمت وشفقت تھی مبادا آپ کو باہر نکلنے میں دیر ہو اور لوگ کھڑے کھڑے تھک جائیں۔ اس سلسلے میں علماء کے کئی اقوال ہیں صحیح یہ ہے کہ امام مسجد میں موجود ہو تو اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جائیں اور حی علی الصلاۃ یا قد قامت الصلاۃ کا انتظار نہ کریں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کھڑے بھی ہوں تو اقامت شروع ہوتے ہی بیٹھ جاتے ہیں اور جب موذن قد قامت الصلاۃ کہتا ہے تب سب کھڑے ہوتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ واللہ اعلم۔

[48]..... بَاب فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ
صفیں سیدھی کرنے کا بیان

1297۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھو، کیونکہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کو کامل کرنا ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٢٣) مسلم (٤٣٣) ابویعلی (٢٩٩٧) ابن حبان (٢١٧١)

توضیح: ......یعنی صفیں سیدھی رکھنا نماز کو تمام وکمال تک پہنچانے کا ایک سبب ہے اور رسول اللہ ﷺ صفیں سیدھی رکھنے کے لئے بڑا اہتمام فرماتے تھے اور ہمیشہ اس کی تاکید کرتے اور صف میں سیدھے کھڑے نہ ہونے پر وعید سناتے تھے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[49]..... بَاب فَضْلِ مَنْ يَصِلُ الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں جو شخص صف کی تکمیل کرے اس کی فضیلت کا بیان

1298۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ لَا تَخْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ.

(ترجمہ) براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھو تا کہ تمہارے دلوں میں اختلاف نہ پڑ جائے، راوی نے کہا: اور آپ ﷺ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا

کرتے ہیں پہلی صف والوں پر یا یہ کہا پہلی صفوں والوں پر۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: ابو داود (٦٦٣/٦٥٩) و نسائی (٨١٠) ابن حبان (٢١٥٧) موارد الظمان (٣٨٦)۔

توضیح: ......یعنی صف کو پورا کرنا باعث ثواب ہے ایک حدیث میں ہے۔ جو شخص صف ملائے گا اللہ اس کو اپنی رحمت سے ملا دے گا اور جو صف کو کاٹے گا اللہ تعالی اپنی رحمت سے اس کو کاٹ دے گا۔ دیکھئے: ابوداود (٦٦١) نسائی (٨٢٢) اس حدیث میں پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں کی فضیلت ہے۔

[50]...... بَاب فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
پہلی صف کی فضیلت کا بیان

1299- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلصَّفِّ الثَّانِي مَرَّةً.

(ترجمہ) عرباض بن ساریۃ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف کے لئے تین بار مغفرت کی دعا کرتے تھے اور دوسری صف والوں کیلئے ایک بار مغفرت طلب کرتے تھے۔

(تخریج) اس سند میں خالد بن معدان کا لقاء عرباض بن ساریۃ سے ثابت نہیں اس لئے ضعیف ہے لیکن یہ حدیث نسائی (٨١٩) اور ابن ماجه (٩٩٦) میں خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن العرباض سے صحیح سند سے مروی ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں آ رہا ہے۔

1300- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) عرباض بن ساریۃ (رضی اللہ عنہ) نے (دوسری سند سے) نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اوپر تخریج گذر چکی ہے۔

توضیح: ......ان دونوں حدیثوں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

[51]...... بَاب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ مِنَ النَّاسِ
نماز میں امام کے قریب کیسے لوگ رہیں

1301- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ

الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا .

(ترجمہ) ابومسعود انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے آگے پیچھے نہ کھڑے ہو کہ تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جائے (یعنی پھوٹ پڑ جائے گی) میرے پاس تم میں سے عقلمند و ہوشیار لوگ کھڑے ہوں، پھر وہ جوان کے قریب ہوں، پھر وہ جوان کے قریب ہوں، اس کے بعد ابومسعود نے کہا: آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٣٢) ابو داود (٦٧٤) نسائی (٨١١) ابن ماجہ (٩٧٦) ابن حبان (٢١٧٢)۔

توضیح: ...... ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ایسا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ صفوں میں برابر کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے نہ ہونے کی وجہ سے پھوٹ پڑ گئی ہے اور اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

1302۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْأَسْوَاقِ: قَالَ الْهَوْشَاتِ: الاجْتِمَاعُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر جو ان سے کم درجہ ہیں اور پھر وہ جو ان سے بھی کم درجہ ہیں، اور آگے پیچھے کھڑے نہ ہو اس سے تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی نیز بازاری حرکات سے پرہیز کرو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے مسلم (٤٣٣) ابو داود (٦٧٤) ترمذی (٢٢٨) ابویعلی (٥١١١) ابن حبان (٥١٨٠)۔

تشریح: ...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام کے پاس صاحب عقل و شعور اور پڑھے لکھے لوگ کھڑے ہوں تاکہ بوقت ضرورت وہ امام کی نیابت کر سکیں اور بھول چوک ہو تو تدارک کر سکیں پھر وہ لوگ کھڑے ہوں جو اوسط درجہ رکھتے ہوں، پھر دوسرے لوگ کھڑے ہوں واضح رہے کہ یہ حکم صرف نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں صاحبان علم و فضل کی عزت افزائی کی جائے (ملخص از شرح مسلم علامہ وحید الزماں)۔

[52] ..... بَاب أَيُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَفْضَلُ
عورتوں کی کونسی صف افضل ہے؟

1303۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں بہتر صف پہلی صف ہے اور آخری صف بدتر صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر آخری صف آخری اور بدتر پہلی صف ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث اس سند سے حسن لیکن دوسری اسانید سے صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٤١) نسائی (٨١٩) ابن حبان (٢١٧٩) الحمیدی (١٠٣٠)۔

توضیح: ...... مردوں کی پہلی صف امام سے قریب عورتوں سے بعید ہونے کے سبب بہترین صف ہے اور آخری صف بدترین ہے کیونکہ امام سے دور اور عورتوں سے قریب ہے اسی طرح عورتوں کی پہلی صف مردوں سے قریب ہونے کے سبب بدتر اور آخری صف مردوں سے دور ہونے کے سبب اچھی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایسی صورت میں ہے جب عورتوں کے لئے الگ سے مصلی نہ ہو اور مردوں اور عورتوں کے درمیان حاجز نہ ہو۔ بہتر اور بدتر سے مراد یہ ہے کہ مردوں کی پہلی صف کا ثواب واجر زیادہ اور آخری کا کم ہے اسی طرح عورتوں کی صفیں ہیں، اور یہ اس لئے کہ مرد و عورت کے آمنے سامنے صف میں کھڑے ہونے پر شیطان دل میں وسوسے ڈال سکتا ہے۔ واللہ اعلم

[53]..... بَاب أَيُّ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَثْقَلُ
منافقین پر کونسی نماز زیادہ بھاری ہے

1304۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ فَقَالُوا لَا لِنَفَرٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَمْ يَشْهَدُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا . قَالَ أَبُو مُحَمَّد عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُبَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أُبَيٍّ .

(ترجمہ) ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: فلاں شخص حاضر ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا فلان آدمی حاضر ہے؟ عرض کیا نہیں آپ نے کئی منافقین کے نام لے کر پوچھا جو نماز میں حاضر نہیں تھے (پھر) فرمایا: یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر بہت زیادہ بھاری (ہوتی) ہیں لیکن اگر وہ ان کی فضیلت (اجر وثواب) کو جان لیں تو گھسٹتے ہوئے ان دونوں نمازوں میں چلے آئیں۔

امام دارمی نے کہا: عبداللہ بن ابی بصیر نے کہا مجھ سے میرے والد نے یہ حدیث بیان کی اور انہوں نے ابی بن کعب سے اور ابی بن کعب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور میں نے اپنے باپ سے اس کو سنا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٥٥١) نسائی (٨٤٦) ابن ماجہ (٧٩٠) ابن حبان

(٢٠٥٦)الموارد(٤٢٩)۔

1305۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(ترجمہ) ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

(تخریج) اس کی تخریج گذر چکی ہے۔

1306۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(ترجمہ) ابی بن کعب نے (ایک اور طریق سے) نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

(تخریج) حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

1307۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقین پر عشاء اور فجر سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں ہے اور اگر ان دونوں نمازوں کا اجر وثواب انہیں معلوم ہو جائے تو وہ ان کے لئے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے چلے آئیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٥٧) مسلم (٦٥١) ابن ماجہ (٧٩٨) ابن حبان (٢٠٩٨)۔

تشریح: ...... ان تمام روایات سے نماز فجر اور عشاء کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ دونوں نمازیں منافقین پر بے حد شاق گذرتی ہیں کیونکہ یہ آرام اور سونے کا وقت ہوتا ہے مومن ذوق وشوق سے ان کو ادا کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور منافق آرام کرتے اور سوتے رہتے ہیں گویا کہ ان دونوں نمازوں سے پیچھے رہنا نفاق کی علامت ہے نیز یہ کہ منافق کو صرف دنیاوی لالچ ہے اور مومن آخرت کو ترجیح دیتے ہیں۔

[54]..... بَاب فِيمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ

جو نماز با جماعت سے پیچھے رہ جائے اس کا بیان

1308۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي فَيَجْمَعُوا حَطَبًا فَآمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى أَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ لَوْ كَانَ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مُعَرَّقَتَيْنِ لَشَهِدُوهَا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ

حَبْوًا .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا (تھا) کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں جمع کریں پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے ، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں (حاضر نہیں ہوتے) اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلادوں ، اگر ایک اچھے قسم کے گوشت کی ہڈی یا کم گوشت کی دو پسلیاں ملنے کا علم ہو جائے تو وہ ضرور مسجد میں حاضر ہوں ، اور اگر ان کو ان نمازوں کا اجر و فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ (گھٹنوں کے بل) گھسٹتے ہوئے چلے آئیں۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت حسن ہے لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٤٤) مسلم (٦٥١) مسند ابی یعلی (٦٣٣٨) ابن حبان (٢٠٩٦) مسند الحمیدی (٩٨٦)۔

تشریح: ......اس حدیث کے پیش نظر کچھ علمائے کرام نے نماز باجماعت کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ اگر یہ صرف سنت ہوتی تو جماعت کے چھوڑنے والے کو آگ میں زندہ جلانے کی دھمکی نہ دی جاتی ،بعض علماء نے کہا کہ یہ تنبیہ منافقین کے لئے تھی اس لئے واجب نہیں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت ہے بہر حال جماعت کی فضیلت سے انکار ممکن نہیں۔ سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو واجب قرار دیتے تھے اور ان کا فتویٰ ہے کہ قدرت رکھتے ہوئے کوئی شخص فرض نماز جماعت سے ادا نہ کرے تو گھر میں اس کی نماز نہ ہوگی۔

[55]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فِي السَّفَرِ
بارش یا سفر میں جماعت چھوڑنے کی اجازت کا بیان

1309۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ أَوْ مَطِيرَةٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ .

(ترجمہ) نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے ایک سرد رات میں مقام ''ضجنان'' پر پڑاو ڈالا تو موذن کو حکم دیا کہ کہے "الصلاۃ فی الرحال'' (یعنی نماز اپنے اپنے خیموں میں پڑھ لو) پھر بتلایا کہ نبی کریم ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات ٹھنڈی ہوتی یا بارش ہو جاتی تو موذن کو حکم دیتے کہ وہ منادی کردے کہ الصلاۃ فی الرحال ، (ایک نسخہ میں ہے آپ نے خیمہ کے اندر نماز پڑھی)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٣٢) مسلم (٦٩٧) ابو یعلی (٥٦٧٣) ابن حبان (٢٠٧٦)۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بہت سردی یا بہت بارش میں اپنی جگہ پر نماز ادا کی جاسکتی ہے ان

دونوں عذروں کے بغیر نماز گھر، دوکان، یا خیمہ کے اندر پڑھنا اور جماعت ترک کر دینا درست نہیں ہے۔

[56]..... بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

1310۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ صَلَّى فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَهُوَ يُصَلِّي أَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بِأَيَّتِهِمَا يَحْتَسِبُ قَالَ بِالَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا.

(ترجمہ) داود بن ابی ہند نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنے گھر میں نماز پڑھ لی، پھر امام کو نماز پڑھتے پالیا تو کیا وہ اس امام کے ساتھ نماز پڑھے؟ سعید بن المسیب نے کہا ہاں نماز پڑھے، میں نے عرض کیا پھر ان دو میں سے کونسی نماز (فرض) شمار ہوگی؟ ابن المسیب نے کہا وہی جو امام کے ساتھ پڑھی ہے، ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس گنا سے زیادہ بہتر ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٤٨) مسلم (٦٤٩) نیز صحیحین میں خمس وعشرین ہے یعنی ۲۵ گنا زیادہ ثواب۔

1311۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(ترجمہ) عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ کی نماز اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٤٥) مسلم (٦٥٠) ابو یعلی (٥٧٥٢) ابن حبان (٢٠٥٢)۔

تشریح:...... آدمی اکیلے نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ۲۵ یا ۲۷ نمازوں کا ثواب ملتا ہے صحیحین کی روایت میں ہے کہ نماز باجماعت ۲۷ نمازوں سے بھی افضل ہے۔ اس سے نماز باجماعت کی فضیلت معلوم ہوئی اور ان دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کسی وقت آپ ﷺ نے ۲۵ کہا ہو اور کسی وقت ۲۷ کہا ہو۔

[57]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ عَنِ الْمَسَاجِدِ وَكَيْفَ يَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ

عورتوں کو مسجد جانے سے روکنے کی ممانعت کا بیان نیز یہ کہ جب جائیں تو کس طرح باہر جائیں

1312۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ زَوْجَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ (شوہر) اس کو (مسجد جانے سے) نہ روکے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٦٥/٨٧٣) مسلم (٤٤٢) ابو یعلی (٥٤٢٦) وغیرھم۔

1313۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لونڈیوں کو مساجد سے نہ روکو اور جب وہ باہر نکلیں تو خوشبو (زینت) کے ساتھ نہ نکلیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٥٦٢) ابو یعلی (٥٩١٥) ابن حبان (٢٢١٤) الموارد (٣٢٧) مسند الحمیدی (١٠٠٨)۔

1314۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ التَّفِلَةُ الَّتِي لَا طِيبَ لَهَا .

(ترجمہ) سعید بن عامر نے کہا التفلة: (کے معنی ہیں) ایسی چیز جس میں خوشبو ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کو صرف امام دارمی نے نقل کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

توضیح: ......پچھلی حدیث میں ”تفلات“ کا لفظ گزرا ہے جو اس روایت کے مطابق تفلة کی جمع ہے یعنی عورتیں مسجد جائیں تو خوشبو لگا کر نہ جائیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا نماز اور وعظ سننے کے لئے مسجد جانا درست ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے اللہ کی بندیوں کو نہ روکنے کی تاکید کی۔ شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ نے (لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ) کے لفظ میں ایک بہت لطیف اشارہ کیا ہے لونڈیوں اور مساجد کی اضافت رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی طرف کی یعنی یہ لونڈیاں اور بندیاں بھی اللہ کی اور مساجد بھی اللہ کی اس لئے اللہ کی بندیوں کو مسجد جانے سے نہ روکو۔ بہت سے علماء کا یہی مسلک ہے، لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کچھ لوگ عورتوں کا مسجد میں جانا ممنوع قرار دیتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو ان کے زمانے کی حالت کا علم ہوتا تو عورتوں کا مسجد جانا ممنوع قرار دیتے اس کا جواب یہ ہے کہ اولا تو

یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گمان ہے دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بالکل واضح ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی کا قول وقرار قابل قبول نہیں۔ ثانیاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں کثرت سے مسجد آتی تھیں اور یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں ہے جو اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے تھے بلکہ وہی بات بتاتے جس کی وحی کی جاتی تھی: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ کیا اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) معلوم نہیں تھا کہ اگلے زمانوں میں کیا حالات رونما ہوں گے؟ یقیناً تھا اس لئے مساجد سے عورتوں کو نہ روکنے کا حکم اس علم کے باوجود ابدی ہے، پھر طرفہ تماشہ دیکھئے، مسجد جانے سے تو عورتوں کو روکا جاتا ہے اور ان کے شاپنگ، تفریح، نمائش اور میلے بلکہ فلم دیکھنے جانے میں انہیں کوئی عار نہیں ہوتا۔ فَاعتبروا یا أولی الابصار.

[58]..... بَاب إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جب کھانا سامنے ہو اور اقامت ہو جائے تو کیا حکم ہے

1315۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کا (بھی) وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(تخریج) یہ حدیث سنداو متنا صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٧١) مسلم (٥٥٨) ترمذی (٣٥٣) ابن ماجہ (٩٣٥) ابویعلی (٤٤٣١) الحمیدی (١٨٢) وغیرھم۔

1316۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام کا کھانا سامنے ہو اور اقامت کہی جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٧١) مسلم (٥٥٧) ابویعلی (٢٧٩٦) ابن حبان (٢٠٦٦) وغیرھما۔

تشریح:...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز کے وقت اگر کھانا تیار ہو اور بھوک لگی ہو تو پہلے کھانے سے فارغ ہو جائیں تاکہ نماز پورے سکون واطمینان سے ادا کی جائے اور دل دماغ کھانے میں نہ لگا رہے۔ یہ اسلام کی رحمت و برکت ہے۔

[59]..... بَاب كَيْفَ يُمْشَى إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کے لئے جاتے ہوئے کس طرح چلنا چاہئے

1317۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ اور (اپنی معمول رفتار سے) چلتے ہوئے آؤ، اور تمہارے اوپر اطمینان وسکون ہو پھر نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۰۸) مسلم (۶۰۴) وأصحاب السنن ابویعلی (۶۹۹۷) ابن حبان (۲۱۴۵) الحمیدی (۹۶۵)۔

1318۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوْا.

(ترجمہ) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے آؤ تو آرام وسکون سے آؤ پھر جو (نماز کا حصہ) ملے اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۶۰۳) ابن حبان (۱۷۵۵/۲۲۲۲) الحمیدی (۴۳۱)۔

تشریح:..... ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے لئے سکون اور اطمینان سے آنا چاہئے۔ نماز ختم ہو جانے کا ڈر ہو تب بھی دوڑ نا ممنوع ہے۔ پھر امام کے ساتھ جتنی نماز ملے وہ پڑھ لیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی نماز پوری کرلیں اور ایسی صورت میں امام کے ساتھ والی رکعتیں پہلی ہونگی۔

[60]..... بَاب فِي فَضْلِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف (دور سے) جانے کی فضیلت

1319۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ بِالْمَدِينَةِ مَنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَوِ ابْتَعْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظَّلْمَاءِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي بِلِزْقِ الْمَسْجِدِ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَخُطَايَ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي وَإِدْبَارِي أَوْ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا

احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ أَوْ كَمَا قَالَ .

(ترجمہ) اُبی بن کعب (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرے علم میں مدینے کے لوگوں میں نمازیوں میں سے کسی کا مکان مسجد (نبوی) سے اتنا دور نہ تھا جتنا ایک شخص کا تھا، (اس کے باوجود) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام نمازوں میں حاضر ہوتا تھا (یعنی جماعت سے کوئی نماز ناغہ نہ ہوتی تھی) اس سے کہا گیا، اگر تم گدھا خرید لو اور گرمی و اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آیا کرو تو مناسب ہے، اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم مجھے یہ بالکل پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد (نبوی) سے لگا ہوا ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ نے اس شخص سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے ایسا اس لئے کہا) تاکہ میرے نامہ اعمال میں میرے نقش قدم اور اہل و عیال کی طرف واپسی اور میرا آنا جانا سب لکھا جائے (اور مجھے اس کا ثواب ملے) یا اس جیسے الفاظ کہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے تمہاری نیت کے مطابق تمہیں یہ سب کچھ عنایت فرما دیا (یا اس جیسا جملہ کہا)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند میں تیمی کا نام سلیمان اور ابوعثمان: عبدالرحمٰن ہیں اور سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٦٢) ابو داود (٥٥٤) ابن ماجه (٧٨٣) ابن حبان (٢٠٤٠) الحمیدی (٣٨٠)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دور دراز مقام سے نماز کے لئے مسجد میں جانے کی بڑی فضیلت ہے ہر ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر خلوص وللّٰہیت ہو تو آنا جانا سب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے، یہاں اس صحابی کی فضیلت بھی معلوم ہوئی جو صرف حصول اجر کی خاطر مسجد سے دور رہے اور نہ سواری خریدی نہ مسجد کے قریب منتقل ہوئے۔ رضی الله عنهم وارضاهم ۔

[61]..... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ
صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کا حکم و بیان

1320- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ هُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِي عَلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي هَذَا وَالرَّجُلُ يَسْمَعُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى خَلْفَهُ رَجُلٌ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِالصُّفُوفِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يُثْبِتُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ .

(ترجمہ) ہلال بن یساف نے کہا زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور بنو اسد کے ایک شیخ کے پاس مجھے کھڑا کر دیا جن کو وابصہ بن معبد کہا جاتا تھا، پھر کہا کہ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی اور وہ شیخ (وابصہ) سن رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے (تنہا) آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور صف میں نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

امام دارمی نے کہا: سند کے اعتبار سے امام احمد بن حنبل عمرو بن مرة کی حدیث کو زیادہ صحیح کہتے تھے اور میرے نزدیک یزید بن زیاد بن ابی الجعد کی حدیث زیادہ صحیح ہے (مفہوم دونوں حدیث کا ایک ہے)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند جید اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۲۳۰) ابو یعلی (۱۵۸۸) ابن حبان (۲۱۹۸) وحديث عمر و بن مرة: ابن حبان (۲۱۹۹) موارد الظمآن (۴۰۳/ ۴۰۴)۔

1321۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهٰذَا.

(ترجمہ) وابصة (بن معبد) سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس (نماز) کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) ابو محمد نے کہا: میں یہی کہتا ہوں۔

(تخریج) اس روایت کی تخریج گذر چکی ہے نیز دیکھئے ابن حبان (۲۲۰۱)۔

1322۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوزُ وَرَائَنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ ان کی نانی ملیکہ نے کھانا بنا کر رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی، آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: آؤ تمہیں نماز پڑھا دوں، انس نے کہا، میں نے اپنا ایک بوریا اٹھایا جو کثرت استعمال سے کالا ہو گیا تھا، میں نے اس پر پانی چھڑکا اور رسول اللہ ﷺ (نماز کے لئے) اس بوریے پر کھڑے ہوئے، میں اور ایک یتیم لڑکے (ضمیرة) نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور نانی ماں ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر واپس ہو گئے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۸۰) مسلم (۶۵۸) ابو داود (۶۰۸) ترمذی (۲۳۴) نسائی (۸۰۰) ابو یعلی (۴۲۰۶) ابن حبان (۲۲۰۵) الحمیدی (۱۲۲۸)۔

تشریح: ......اوپر کی دو حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی اور اس کو نماز لوٹانی ہوگی اور تیسری حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی نانی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی گویا کہ کوئی حرج نہیں، ان احادیث کے پیش نظر بعض ائمہ کرام نے کہا کہ اکیلے نماز پڑھنا درست نہیں اور نماز

لوٹانی ہوگی، بعض ائمہ نے کہا کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز ہو جائے گی۔

نیز اس حدیث سے دن میں بھی نفلی نماز جماعت سے ادا کرنے کا ثبوت ملا اور نبی کریم ﷺ کا حسن سلوک کہ ایک بڑھیا دعوت دے اور آپ بلا تردد دعوت قبول کر لیتے ہیں، پھر برکت یا تعلیم کے لئے انہیں نماز پڑھاتے ہیں، صلى الله على نبى الرحمة والانسانية وعلى آله و صحبه وسلم تسليما كثيرا۔

[62]..... بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قراءت کی مقدار کا بیان

1323۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کے برابر قیام فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھا قیام ہوتا، اور عصر کی (پہلی دو رکعت میں) ظہر کی آخری رکعات کے برابر اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس کے نصف قیام کرتے تھے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے شواہد کتب حدیث میں موجود ہیں۔ دیکھئے: بخاری (٧٥٩) مسلم (٤٥٢) ابو داود (٧٩٥) ابن حبان (١٨٢٥/١٨٢٨)۔

1324۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ .

(ترجمہ) اس طریق سے بھی ابوسعید خدری سے ایسا ہی مروی ہے اور اس میں یہ تحدید ہے کہ آپ ﷺ سورۃ السجدۃ کے بقدر قراءت کرتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی تخریج مذکورہ بالا مراجع میں ملاحظہ فرمائیے۔ نیز دیکھئے: ابن حبان (١٨٢٧) و موارد الظمآن (٤٦٥)۔

1325۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ .

(ترجمہ) جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں والسماء والطارق اور والسماء ذات البروج کی قرأت فرماتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابو داود (۷۹۶) ترمذی (۳۰۷) نسائی (۹۸۲) ابن حبان (۱۸۲۷) موارد الظمآن (٤٦٥)۔

تشریح:......ان روایات سے ثابت ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعت میں لمبی قرأت کے ساتھ لمبا قیام کرنا چاہئے اس کی مقدار ۳۰ آیت یا سورہ الم السجدۃ کے مساوی ہو اور کبھی کبھی چھوٹی سورتیں بھی پڑھنا جائز ہے جیسا کہ اس آخری روایت سے واضح ہے۔

[63]..... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کس طرح ہو؟

1326۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.

(ترجمہ) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ کما فی البخاری) اور کبھی کبھی ہمیں آیت سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس سند میں ابوالمغیرۃ کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے سند صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۵۹) مسلم (٤٥١) نسائی (۹۷۸) ابو عوانۃ (۲/ ۱۵۲)۔

1327۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) ابو عاصم (ضحاک بن مخلد) نے خبر دی اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ سے اپنی سند سے ایسا ہی روایت کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج گذر چکی ہے۔

1328۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَبِسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن ابوقتادہ نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابوقتادہ) نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ہم کو آیت سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت لمبی کرتے دوسری رکعت اتنی لمبی نہ کرتے اسی طرح عصر کی نماز میں اور اسی طرح فجر کی نماز میں

قرأت لمبی کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٧٦) مسلم (٤٥١/١٥٥) ابو داود (٧٩٩) وابن حبان (١٨٢٩)۔

تشریح: ......ان روایات سے فجر، ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت لمبی کرنے کا ثبوت ملا، نیز یہ کہ ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی قرأت اور دوسری میں اس سے کم تیسری اور چوتھی میں صرف سورہ فاتحہ کی قرأت کرنی چاہئے کبھی کبھی سری نماز میں ایک آدھ جملہ یا آیت بآواز بلند کہنا بھی درست ہے نیز یہ کہ نماز اور قرأت منظم طریقے سے پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

[64]..... بَاب فِي قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ
مغرب کی نماز میں قراءۃ کی مقدار کا بیان

1329۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ .

(ترجمہ) ام الفضل (رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٦٣) مسلم (٤٦٢) ابویعلی (٧٠٧١) ابن حبان (١٨٣٢) الحمیدی (٣٤٠)۔

1330۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ .

(ترجمہ) محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھتے ہوئے سنا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٦٥) مسلم (٤٦٣) ابو یعلی (٧٣٩٣) ابن حبان (١٨٣٣) الحمیدی (٥٦٦)۔

تشریح: ......مغرب کی نماز کا وقت تھوڑا ہوتا ہے اس لئے چھوٹی سورتیں جنہیں قصار کہا جاتا ہے پڑھنا چاہیئے کبھی کوئی سورت طوال مفصل سے یعنی بڑی سورتوں میں سے بھی قرأت کی جائے تو مسنون ہے خصوصا سورہ مرسلات یا سورہ طور پڑھنا جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں ہے تو یہ سنت طریقہ ہے۔

[65]..... بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ ..... عشاء میں قرأت کی مقدار کا بیان

1331۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَجَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا يَنَالُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذٍ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا أَوْ فَتَّانًا فَتَّانًا فَتَّانًا ثُمَّ أَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد نَأْخُذُ بِهٰذَا.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ معاذ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس آ کر اپنی قوم (قبیلے کے لوگوں) کو نماز پڑھاتے، ایک رات آ کر عشاء کی نماز میں سورہ بقرۃ پڑھ ڈالی تو انصار میں سے ایک آدمی آیا اور نماز پڑھی (بخاری میں ہے کہ اس نے نماز توڑی اور الگ نماز پڑھی) پھر اسے معلوم ہوا کہ معاذ (رضی اللہ عنہ) نے اس کو برا بھلا کہا ہے لہٰذا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے کہا فتنہ میں ڈالنے والے ہو، فتنے میں ڈالنے والے ہو، فتنے میں ڈالنے والے ہو (فاتناً کہا یا فتاناً) پھر آپ نے انہیں حکم دیا کہ اوساط مفصل سے بس دو سورتیں پڑھا کریں یعنی: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، كَمَا فِي﴾ البخاری ابومحمد امام دارمی نے کہا: ہم اسی کے قائل ہیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۰۱، ۷۰۵) مسلم (٤٦٥) ابویعلی (۱۸۲۷) ابن حبان (۱۸٤۰) الحمیدی (۱۲۸۳) وغیرھم۔

تشریح: ...... پیچھے گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی قرأت پر معاذ رضی اللہ عنہ کی بڑی سرزنش کی اور فرمایا تھا کہ تمہارے پیچھے بوڑھے بڑے اور صاحب حاجت لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کا خیال کرتے ہوئے نماز ہلکی پڑھا کرو۔ اس روایت میں اوساط مفصل جیسے الاعلیٰ، الشمس اور سورۃ اللیل جیسی سورتیں عشاء کی نماز میں پڑھنے کی تاکید ہے۔

[66]..... بَاب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ
فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار کا بیان

1332- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَهُ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ قَالَ شُعْبَةُ وَسَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (ق).

(ترجمہ) زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات (ق:۱۰) پڑھی شعبہ نے کہا میں نے زیاد سے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے آپ کو سورہ قاف پڑھتے ہوئے سنا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٥۷) نسائی (۹٤۹) ابویعلی (٦٨٤۱) ابن حبان (۱۸۱٤)۔

1333۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ .

(ترجمہ) قطبہ بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں رسول اللہ ﷺ کو ﴿وَالنَّخْلُ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ﴾ (ق: ۲۶/۱۰) پڑھتے ہوئے سنا۔

(**تخريج**) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (۱۶۶/۴۵۷) ترمذی (۳۰۶) نسائی (۹۴۹) ابن ماجه (۸۱٦)۔

1334۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ جَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي مَا اللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ .

(ترجمہ) عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ پڑھتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ اس آیت ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ﴾ پر پہنچے تو میں اپنے دل میں سوچنے لگا ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا عَسْعَسَ﴾ کا مطلب کیا ہے؟ (رات جب ڈھل جائے)

(**تخريج**) اس روایت کی سند عبدالرحمٰن المسعودی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (٤٥٦) ترمذی (٣٠٦) نسائی (٩٥٤) ابن ماجه (٨١٦) ابو یعلی (١٤٥٧) ابن حبان (١٨١٩) الحمیدی (٥٧٧)۔

1335۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ بِنَحْوِهِ .

(ترجمہ) ابونعیم نے خبر دی کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی ولید سے اور انہوں نے عمرو بن حریث سے اسی کی طرح۔

(**تخريج**) تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1338۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَهُوَ عَلَى عُلْوِيَّةٍ مِنْ قَصَبٍ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا ذَكَرَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَ الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ .

(ترجمہ) سیار بن سلامۃ نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ ابو برزۃ اسلمی (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوا جو بانس کی ایک جھونپڑی میں تھے میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے اوقاتِ صلاۃ کے بارے میں دریافت کیا تو ابو برزہ

(رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ھجیر جس کو تم ظہر کہتے ہو زوال آفتاب کے وقت پڑھتے تھے، اور عصر کی نماز جب پڑھ لیتے تو ہم میں سے کوئی شخص مدینے کے انتہائی کنارے پر اپنے گھر واپس جاتا تو سورج اب بھی تیز ہوتا تھا، سیار نے کہا انہوں نے مغرب کے بارے میں جو کہا تھا مجھے یاد نہ رہا، اور عشاء کی نماز جسے تم عتمۃ کہتے ہو اس میں تاخیر پسند فرماتے تھے، اور صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب آدمی اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان سکتا اور آپ اس (صبح کی نماز) میں ساٹھ سے سو آیات تک قرأت کرتے تھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٤٧) مسلم (٦٤٧) ابو داود (٣٩٨) نسائی (٤٩٤) ابن ماجه (٦٧٤) ابو یعلی (٧٤٢٢) ابن حبان (١٥٠٣)۔

تشریح: ...... مذکورہ بالا تمام احادیث سے نماز فجر میں قراءت کی مقدار معلوم ہوئی جو اکثر و بیشتر لمبی ہوتی تھی جیسا کہ اس آخری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٦٠ سے ١٠٠ آیات تک فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے کبھی کبھار قصار مفصل جیسے سورہ تکویر وغیرہ بھی پڑھ لیتے تھے اس آخری حدیث میں اوقات نماز بھی مذکور ہیں جن کا ذکر پچھلے ابواب میں گذر چکا ہے۔

[67]..... بَاب كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی کراہت کا بیان

1337- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَقَدْ رَفَعُوْا أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكُمْ أَبْصَارُكُمْ.

(ترجمہ) جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے لوگوں کو نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھائے دیکھا تو فرمایا: تم اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہاری آنکھوں سے (بینائی) جاتی رہے گی۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے مسلم: (٤٢٨) ابو داود (٩١٢) نسائی (١١٨٣) ابن ماجه (١٠٤٥)۔

1338- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَتَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللّٰهُ أَبْصَارَكُمْ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے جو لوگ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہایت سختی سے روکا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: تم اس حرکت سے باز آجاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بینائی اچک لے گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٥٠) ابو داود (٩٠٥) نسائی (١١٩٢) ابن ماجه (١٠٤٤)

ابویعلی (۲۹۱۸) ابن حبان (۲۲۸٤)۔

تشریح: ......اس حدیث میں نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر اٹھانے پر سخت ترین وعید ہے اور وہ یہ کہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی ختم کردے اس لئے نماز میں اس سے بچنا چاہئے۔

[68]..... بَاب الْعَمَلِ فِي الرُّكُوعِ
رکوع میں عمل کا بیان

1339۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا رَكَعُوا جَعَلُوا أَيْدِيَهُمْ بَيْنَ أَفْخَاذِهِمْ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ سَعْدٍ فَصَنَعْتُهُ فَضَرَبَ يَدِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بُنَيَّ اضْرِبْ بِيَدَيْكَ رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ فَصَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَضَرَبَ يَدِي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ.

(ترجمہ) مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ بنوعبداللہ بن مسعود جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھ رانوں کے درمیان رکھتے تھے، لہٰذا میں نے (اپنے والد) سعد (بن ابی وقاص) کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے ایسا ہی کیا لیکن انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: بیٹے اپنے ہاتھوں کو (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھو میں نے ایک دن بعد پھر ان کے پہلو میں نماز پڑھی تو ویسے ہی کیا انہوں نے پھر میرے ہاتھ کو مارا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا ہم اسی طرح (ہاتھ ملا کر رانوں کے بیچ) رکھتے تھے ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۹۰) مسلم (٥۳٥) ابویعلی (۸۱۲) ابن حبان (۱۸۸۲)۔

1340۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) محمد بن یوسف نے خبر دی کہ روایت کیا اسرائیل نے ابواسحاق سے انہوں نے مصعب سے اسی طرح۔

(**تخریج**) تخریج گذر چکی ہے۔ نیز دیکھئے: ابو داود (۸٥۸) ترمذی (۲٥۹) ابن ماجہ (۸۷۳)۔

1341۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ وَكَانَ أَوْثَقَ عِنْدِي مِنْ نَفْسِي قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ.

(ترجمہ) ابومسعود انصاری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاؤں؟ (سالم البراد نے) کہا: چنانچہ انہوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (ہتھیلیاں) اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں کھلی رکھیں

یہاں تک کہ ہر جوڑ سیدھا ہو گیا۔

(**تخریج**) ہمام کا لقاء عطاء سے متاخر تھا اس لئے مذکورہ بالا سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۸٦۳) نسائی (۱۰۳۵) مسند احمد (۱۱۹/٤) والحاکم (۲۲٤/۱)۔

تشریح: ......ان احادیث کو ذکر کرنے سے امام دارمی کا مقصد یہ ہے کہ رکوع میں پہلے دونوں ہاتھ رانوں کے بیچ رکھے جاتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے اور انگلیاں کھلی رکھتے تھے۔

[69].....بَاب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ
رکوع میں کیا کہنا چاہئے

1342- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ.

(ترجمہ) عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: یہ رکوع میں کہا کرو، پھر جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (۸٦۹) ابن ماجہ (۸۸۷) ابو یعلی (۱۷۳۸) ابن حبان (۱۸۹۸)۔

1343- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ.

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہتے تھے، اور آیت رحمت سے گذرتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کی دعا کرتے، اور آیت عذاب پڑھتے تو پناہ طلب کرتے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۷۷۲) ابو داود (۸۷۱) ترمذی (۲٦۲) نسائی (۱۰۰۷) ابن ماجہ (۸۹۷) ابن حبان (۱۸۹۷)۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رکوع کے دوران سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہنا

سنت ہے اور تین بار سے کم نہیں کہنا چاہئے دس بار تک تسبیح کہنے کا ثبوت ہے۔ نبی کریم ﷺ سے رکوع میں تسبیح کے علاوہ بھی متعدد اذکار اور ادعیہ ثابت ہیں جن پر عمل کرنا باعث ثواب ہے۔ جیسے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.)) وغیرہا۔

[70].... بَاب التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کہنیاں پسلیوں سے دور رکھنے کا بیان

1344۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ.

(ترجمہ) عباس بن سہل سے مروی ہے کہ محمد بن مسلمہ، ابو اسید، ابوحمید اور سہل بن سعد اکٹھے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ ہوا ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، جب رسول اللہ ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے پھر جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے پھر رکوع کرتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے گویا کہ آپ انہیں پکڑے ہوئے ہوں اور اپنی دونوں کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھتے تھے اور (رکوع میں) نہ تو آپ ﷺ سر کو جھکاتے تھے اور نہ اوپر اٹھاتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: صحیح ابن حبان (١٨٦٥) موارد الظمآن (٤٩١)۔

تشریح: ......اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے رکوع کرنے کا طریقہ معلوم ہوا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلو سے دور رکھنے اور سر کو پیٹھ اور کمر کے برابر رکھنے کا ثبوت ملا کہ نہ سر پیٹھ سے اونچا رہے اور نہ نیچا یہ تھا نبی کریم ﷺ کے رکوع کرنے کا طریقہ نیز اس حدیث میں رفع یدین کرنے کا بھی ثبوت ہے اور دیگر صحابہ کرام کی اس پر تصدیق ہے۔

[71].... بَاب الْقَوْلِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کیا کہنا چاہئے

1345۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ.

(ترجمہ) سالم نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو کندھوں تک اپنے ہاتھ اٹھاتے، پھر جب رکوع کرتے تو ایسا ہی (رفع یدین) کرتے پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو ایسے ہی رفع یدین کرتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.)) کہتے، اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی رفع یدین نہیں کرتے تھے)۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۷۳۵) مسلم (۳۹۰) ابو داود (۷۲۲) ترمذی (۲۵۵) نسائی (۱۰۲٤) ابن ماجه (۸۵۸) ابو یعلی (۵٤۲۰) ابن حبان (۱۸٦۱)۔

تشریح: ......اس حدیث میں رفع یدین کرنے اوراس کی کیفیت کا بیان ہے نیز یہ بیان کیا گیا ہے کہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنا درست نہیں ہے۔

1346۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

(ترجمہ) زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے اسی طرح کی حدیث روایت کی اور صرف ربنا ولک الحمد کہا (یعنی اللهم ربنا نہیں کہا)۔

(تخریج) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1347۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۷۸) مسلم (٤۱۱) وابن حبان (۱۹۰۸)۔

1348۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک امام اس لئے ہوتا ہے کہ تم اس کی اقتدا کرو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اس کے بعد اللہ اکبر کہو، جب وہ رکوع میں چلا جائے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ (امام) "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو اور وہ اگر

کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: (۷۲۲)مسلم (٤١٤)ابو داود(٦٠٤)نسائی (٩٢٠) ابن ماجه (٨٤٦)ابويعلى (٥٩٠٩) ابن حبان (٢١٠٧)۔

تشریح:......امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو بھی مقتدی حضرات کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنی چاہئے تفصیل (۱۲۹۱) پر گذر چکی ہے۔

1349۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَسَنَّ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.

(ترجمہ) ابوموسی (اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہماری سنت بتلائی (راوی نے) کہا میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم میں کوئی امامت کرائے پس جب وہ (امام) تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر (اللہ اکبر) کہو اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرلے گا اور جب وہ (امام) اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع میں چلے جاؤ (لیکن خیال رہے) امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم سے پہلے رکوع سے اٹھے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ امام کے جواب میں ہے (یعنی تکبیر ورکوع وغیرہ) اور جب وہ (امام) "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو یا یہ فرمایا: "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان میں فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔

(یعنی آپ یہ کہیں: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" اللہ نے اس کی دعا سن لی جس نے اس کی تعریف کی)

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٠٤) ابو داود (٩٧٢) نسائی (١٠٦٢) ابن ماجه (٩٠١) ابويعلى (٧٢٢٤) ابن حبان (٢١٦٧)۔

1350۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللّٰهُمَّ لَا

مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا پڑھتے تھے: (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ...... مِنْكَ الْجَدُّ) یعنی: اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں بھر اور اس کے بعد جتنی تعریف تو چاہے، تو ہی تعریف اور بڑائی کے لائق ہے، بہتر ہے جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور تیرے سامنے مال دار (صاحب منصب) کو اس کا مال (یا منصب) فائدہ نہیں دے گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٧٧) ابو داود (٨٤٧) نسائی (١٠٦٥) ابويعلى (١١٣٧) ابن حبان (١٩٠٥)۔

1351- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ لَا وَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هَذَا فِي الْفَرِيضَةِ قَالَ عَسَى وَقَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ .

(ترجمہ) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے تھے: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالارْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ .))

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ یہی کہتے ہیں؟ کہا نہیں، پوچھا گیا کیا آپ فرض نماز میں اس طرح کہتے ہیں؟ کہا: تقریباً اور بتایا کہ سب کچھ (جو ماثور ہے وہ کہنا) درست ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٧١) ابو داود (٨٤٧) نسائی (١٠٦٥) ابو یعلی (٢٨٥) ابن حبان (١٩٠٤)۔

تشریح: ...... ان روایات سے معلوم ہوا کہ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام و منفرد کا سمع الله لمن حمده کہنا اور سب مقتدی حضرات کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا نماز کے واجبات میں سے ہے کیونکہ فرمان نبوی ہے: فقولوا: رَبَّنَا اور اس کے بعد حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ، یا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ۔ کما فی الحدیث کہنا یہ تمام اذکار احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اس لئے ان کا پڑھنا بھی سنت ہے، رکوع سے اٹھ کر فوراً بلا کچھ پڑھے سجدے میں چلے جانا خلاف سنت رسول ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

[72]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْأَئِمَّةِ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

امام سے پہلے رکوع وسجود میں جانے کی ممانعت کا بیان

1352۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَرْكَعُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ حِينَ أَسْجُدُ تُدْرِكُونِي حِينَ أَرْفَعُ.

(ترجمہ) معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا بدن بھاری ہوگیا ہے اس لئے مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں نہ جاؤ، میں تم سے کتنا ہی پہلے رکوع میں جاؤں جب رکوع سے سر اٹھاؤں گا تو تم مجھے پالو گے، اسی طرح سجدے میں کتنا ہی پہلے جاؤں سر اٹھانے سے پہلے تم مجھے (سجدے میں) پالو گے۔

(تخریج) یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٦١٩) ابن ماجہ (٩٦٣) ابن حبان (٢٢٢٩) الحمیدی (٦١٣)۔

1353۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے، یا اس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنا دے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٩١) مسلم (٤٢٧) ابو داود (٦٢٣) ترمذی (٥٨٢) نسائی (٨٢٧) ابن ماجہ (٩٦١) ابن حبان (٢٢٨٢) وغیرھم۔

1354۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَسْبِقُوهُ إِذَا كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي وَأَمَامِي.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز کی ترغیب دی اور جب وہ آپ کی امامت میں رکوع وسجدہ کریں تو مسابقت سے منع کیا اور اس سے منع کیا کہ وہ آپ ﷺ سے پہلے سلام پھیریں اور فرمایا: کہ میں تم کو اپنے پیچھے اور آگے ہر طرف سے دیکھتا ہوں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٢٦) ابو داود (٦٢٦) ابو یعلی (٣٩٥٢) ابن ابی شیبہ (٢/٣٢٨)۔

تشریح: ......ان روایات سے رکوع اور سجود یا سلام میں امام پر مسابقت کرنے یعنی امام سے پہلے رکوع و سجود میں چلے جانے کی سخت ممانعت ہے بلکہ علماء نے اسے حرام قرار دیا ہے اور ایسے شخص کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید سناتے ہوئے فرمایا کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سر یا منہ گدھے کا سا بنا دے، یہ عقوبۃ عاجلہ بھی ہو سکتی ہے اور اخروی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں دمشق کے ایک محدث کا واقعہ ذکر کیا ہے جو نقاب لگا کر درس دیا کرتے تھے استفسار پر بتایا کہ میں نے جب یہ حدیث پڑھی تو سوچا یہ تو مستحیل ہے اور عمداً وقصداً امام سے پہلے سر اٹھایا اور اللہ نے واقعی میرا سر ایسا بنا دیا (اعاذنا الله وایاکم منه) اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت سے یہ بعید نہیں ہے بعض علماء نے اس سے مراد آخرت میں ایسا ہونا لیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ گدھے کا سا سر ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عقل خبط ہو جائے گی بہرحال یہ بڑی سزا ہے جو دنیا میں ہو یا آخرت میں حقیقی ہو یا معنوی ہرصورت میں موجب عذاب ہے اس لئے امام پر سبقت لے جانے یعنی امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے سے ڈرنا اور رک جانا چاہیے۔

[73]..... بَاب السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَكَيْفَ الْعَمَلُ فِي السُّجُودِ

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا بیان اور سجدہ کیسے کرے؟

1355- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيهِ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ أُمِرْتُ بِالسُّجُودِ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور نہ بالوں کو سمیٹیں نہ کپڑوں کو۔

شعبہ نے کہا اور ایک بار عمرو بن دینار نے مجھے اس طرح یہ حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ (سجدے میں) نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۰۹) مسلم (۴۹۰) ابو داود (۸۸۹) ترمذی (۲۷۳) نسائی (۱۰۹۲) ابن ماجه (۸۸۳) ابو يعلى (۲۳۸۹) ابن حبان (۱۹۲۱) الحميدی (۵۰۰)۔

1356- أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ قَالَ وُهَيْبٌ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

پیشانی وھیب نے کہا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے ناک تک اشارہ کیا اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم کی انگلیاں اور اس کا حکم دیا کہ نہ کپڑوں کو سمیٹیں اور نہ بالوں کو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، دیکھئے: بخاری (۸۱۲) مسلم (۴۹۰)

تشریح: ...... بخاری شریف کی روایت میں بھی سات اعضاء کی تفصیل یہ ہے ناک اور پیشانی، دونوں ہاتھ، گھٹنے ،اور دونوں پیروں کی انگلیاں یہ کل سات اعضاء ہوئے جن پر سجدہ کرنا واجب ہے صرف پیشانی زمین پر رکھنا یا پیروں کی انگلیاں زمین سے اوپر رکھنا درست نہیں بلکہ ان کا رخ زمین پر قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔

[74]..... بَاب أَوَّلِ مَا يَقَعُ مِنَ الْإِنْسَانِ الْأَرْضَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ

سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھیں یا گھٹنے؟

1357۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

(ترجمہ) وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ سجدے میں جاتے تو گھٹنے ہاتھ سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوتے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

(**تخریج**) شریک بن عبداللہ کی وجہ سے اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (۸۳۸) ترمذی (۲۶۸) نسائی (۱۰۸۸) ابن ماجه (۸۸۲) ابویعلی (۶۵۴۰) ابن حبان (۱۹۱۲) موارد الظمآن (۴۸۷)۔

1358۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ كُلُّهُ طَيِّبٌ وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَخْتَارُونَ الْأَوَّلَ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔

امام دارمی سے دریافت کیا گیا آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں (یعنی سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھے یا گھٹنے) تو انہوں نے کہا دونوں طرح ٹھیک ہے اور کہا کہ کوفہ والے پہلے گھٹنے رکھنا پسند کرتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (۸۴۰) ترمذی (۲۶۹) نسائی (۱۰۸۹) ابویعلی (۶۵۴۰)

تشریح: ......امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں دونوں طرح کی حدیث ذکر کر کے اس بات کی وضاحت کردی کہ دونوں طرح صحیح ہے سجدہ میں جاتے ہوئے چاہے پہلے ہاتھ رکھیں یا پہلے گھٹنے رکھیں اس لئے اس بارے میں تشدد یا تعصب نہیں کرنا

چاہیے سند کے اعتبار سے یہ دوسری روایت پہلی روایت سے قوی ہے اور اہل حدیث کا مسلک وہی ہے جو امام دارمی کا ہے۔

[75]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الِافْتِرَاشِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ

سجدے میں کہنیاں بچھانے اور کوے کی طرح ٹھونگ مارنے کی ممانعت کا بیان

1359۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بِسَاطَ الْكَلْبِ.

(ترجمہ) قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سجدے میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلایا کرو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٢٢) مسلم (٤٩٣) ابوداود (٨٩٧) ترمذی (٢٧٦) نسائی (١١٠٩) ابویعلی (٢٨٥٣) ابن حبان (١٩٢٦)۔

1360۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ وَنَقْرَةِ الْغُرَابِ وَأَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيرُ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن شبل انصاری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا (سجدے میں) درندوں کی طرح بازو بچھانے سے اور کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے (یعنی جلدی جلدی سجدہ کرنے) سے اور مسجد میں ایک جگہ مقرر کر لینے سے جس طرح اونٹ (اپنی جگہ) مقرر کر لیتا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (٨٦٢) نسائی (١١١١) ابن ماجہ (١٤٢٩) ابن حبان (٢٢٧٧) موارد الظمآن (٤٧٦)۔

تشریح: ......ان دونوں حدیثوں میں سجدے کی حالت میں ہاتھ و بازوؤں کو زمین پر بچھانے سے منع کیا گیا ہے اور اسے کتوں اور درندوں کی صفت بتایا گیا ہے اور یہ سستی و کاہلی کی علامت ہے۔ اسی طرح جلدی جلدی سجدہ کرنا جانوروں کی طرح چونچ مارنے سے تشبیہ دے کر سجدے میں اعتدال کا حکم دیا گیا، نیز ہر دن ایک ہی جگہ نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور علمائے کرام نے ان چیزوں کو مکروہ گردانا ہے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے معزز و مکرم بنایا ہے اس لئے اس کو حیوانات کی خصلتیں اختیار کرنے اور ان کی طرح بیٹھنے اٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

[76]..... بَاب الْقَوْلِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا کا بیان

1361۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا قَالَ رُبَّمَا قُلْتُ وَرُبَّمَا سَكَتُّ.

(ترجمہ) حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان ''رب اغفرلی'' کہتے تھے۔
امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہی کہتے ہیں کہا: کبھی یہ کہتا ہوں کبھی چپ رہتا ہوں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند میں مقال ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: ابوداود (۸۷٤) نسائی (۱۰٦۸) ابن ماجه (۸۹۷) احمد (۳۹۷/۵) شرح السنه للبغوی (۹۱۰) نیل الأوطار (۲۹۳/۲)۔

تشریح:..... دونوں سجدوں کے درمیان ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ'' یا ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ'' تین بار کہنا، یا ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ'' کہنا احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے: ابوداود، ترمذی ومستدرك الحاكم (۲٦۲/۱)

[77]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
رکوع وسجود میں قرأت کرنے کی ممانعت کا بیان

1362۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا رَبَّكُمْ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا (اپنی بیماری میں) رسول اللہ ﷺ نے پردہ اٹھایا تو لوگ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے صفیں لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! نبوت کی خوش خبری دینے والی چیزوں میں سے اب کوئی باقی نہیں رہی سوائے نیک واچھے خواب کے جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو دکھایا جائے۔ سنو رکوع وسجود میں (کلام اللہ) پڑھنے کی مجھے ممانعت کی گئی ہے سو تم رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو امید ہے قبول کی جائے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤۷۹) ابوداود (۸۷٦) نسائی (۱۱۱۹) ابن ماجه (۳۸۹۹) ابویعلی (٤۱۷) ابن حبان (۱۸۹٦) الحمیدی (٤۹۵)۔

1363۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت کروں پس رکوع جو ہے اس میں تم رب کی تعظیم کرو اور سجدوں میں خوب دل لگا کر دعا کرو ممکن ہے (وہ دعا) قبول کر لی جائے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے یہ سند بھی صحیح ہے۔

تشریح: ......رکوع اور سجود میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم وَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنے کے بارے میں تفصیل گذر چکی ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا سجدے میں دعا بھی کرنی چاہیے کیونکہ سجدے میں دعا کی قبولیت کا امکان ہوتا ہے اس لئے ماثور یا غیر ماثور کوئی بھی دعا کی جاسکتی ہے خواہ سجدہ فرض نماز کا ہو یا نفلی نماز کا امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے سجدے میں صرف ماثورہ دعائیں پڑھنے کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم۔

[78]..... بَابُ فِي الَّذِي لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ
جو رکوع وسجود صحیح طریقے سے نہ کرے اس کا بیان

1364۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(ترجمہ) ابومسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز درست نہیں ہوتی ہے جب تک کہ وہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ کو درست نہ رکھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں ابومعمر کا نام عبدالرحمٰن بن ازدی ہے اور ابومسعود: عقبہ بن عمرو البدری ہیں یہ سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۸۵۵) ترمذی (۲۶۵) نسائی (۱۱۱۰) ابن ماجہ (۸۷۰) ابن حبان (۱۸۹۲) الحمیدی (۴۵۹)۔

1365۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا.

(ترجمہ) ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوری کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے جو اپنی نماز

میں چوری کرتا ہے: عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول نماز کی چوری کوئی کس طرح کرسکتا ہے؟ فرمایا: رکوع وسجدہ پوری (صحیح) طرح نہ کرے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صرف امام دارمی نے روایت کی ہے اور ولید بن مسلم کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

1366۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكٌ ابْنَيْ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ شَكَّ هَمَّامٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى وَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ هَمَّامٌ فَلَا أَدْرِي أَمَرَهُ بِذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ مَا أَلَوْتُ فَلَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتّٰى يُقِيمَ صُلْبَهُ فَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) رفاعہ اور مالک (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے جو دونوں بھائی رافع کے بیٹے اور اہل بدر میں سے تھے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یا یہ کہا رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور ہم آپ کے ارد گرد تھے (یہ شک ہمام کو ہوا) کہ اچانک ایک آدمی داخل ہوا اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنے لگا جب نماز پڑھ لی تو آیا اور رسول اللہ ﷺ اور موجود لوگوں سے سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں وعلیک کہا اور فرمایا: جاؤ پھر سے نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی چنانچہ وہ شخص واپس گیا اور نماز پڑھنے لگا ہم غور سے اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے ہم نہیں جان سکے کہ اس کی نماز میں کیا نقص تھا پھر جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور رسول اللہ ﷺ و دیگر اشخاص سے سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے وعلیک کہا اور فرمایا: جاؤ پھر سے نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی، ہمام نے کہا پتہ نہیں دو بار آپ نے اسے نماز لوٹانے کے لئے کہا یا تین بار پھر اس شخص نے کہا: میں نے تو درست نماز پڑھنے میں کسر نہ چھوڑی پتہ نہیں آپ نے میری نماز میں کیا عیب یا نقص ملاحظہ

فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وضوء پورا نہ کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے پس اپنا منہ دھوئے اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے اور ٹخنوں تک اپنے دونوں پیر دھوئے پھر تکبیر کہے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے پھر جتنا ہوسکے قرآن پڑھے (یعنی جس قدر اس بارے میں اللہ عزوجل نے اجازت دی ہے) پھر تکبیر کہے پس رکوع کرے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے یہاں تک کہ تمام جوڑ آرام پائیں اور ڈھیلے ہوجائیں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجائے کمر بھی سیدھی ہوجائے اور ہر جوڑ (ہڈی) اپنی جگہ پر آجائے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اپنے چہرے کو زمین پر جمادے، ہمام نے کہا اور کبھی یہ کہا: پیشانی زمین پر رکھ دے یہاں تک کہ تمام جوڑ آرام پاکر ڈھیلے ہوجائیں پھر اللہ اکبر کہے اور ٹھیک سے بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ کو سیدھا کرلے، اس طرح چار رکعت کا طریقہ بتایا جب بتا چکے تو فرمایا: تم میں سے کسی کی نماز اس وقت تک پوری نہ ہوگی جب تک ایسا نہ کرے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (۸۵۸) نسائی (۱۱۳۵) ابن ماجه (۴٦۰) ابویعلی (٦٦۲۳) ابن حبان (۱۷۸۷) موارد الظمآن (٤٨٤)۔

تشریح: ...... یہ حدیث ''مسیٔ الصلاۃ'' سے مشہور ہے اور اس صحابی کی نماز میں اطمینان وسکون اور اعتدال ارکان کی کمی تھی جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بار بار نماز لوٹانے کے لئے کہا اس سے معلوم ہوا تعدیل ارکان نماز کی اہم ارکان میں سے ہے جس کے بنا نماز کوے کے چونچ یا ٹھونگیں مارنے کے مرادف ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ رکوع کیسے کرے رکوع سے اٹھ کر فوراً سجدے میں نہ جائے پھر اطمینان سے سجدہ کرے اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھے اس طرح جب نماز پڑھے گا تو اس کی نماز پوری اور اللہ تعالیٰ کے حضور قابل قبول ہوگی ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح طرح سے نماز پڑھنے کی توفیق بخشے۔

[79]..... بَاب التَّجَافِي فِي السُّجُودِ
سجدے میں بازو پہلو سے جدا رکھنے کا بیان

1367۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبِطَيْهِ.

(ترجمہ) ام المؤمنین میمونہ بنت حارث (رضی اللہ عنہا) نے کہا: نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پیچھے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٩٧) ابوداؤد (۸۹۸) نسائی (۱۱۰۸) ابن ماجه (۸۸۰) ابویعلی (۷۰۹٦)۔

1368- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ تَحْتَهُ لَمَرَّتْ.

(ترجمہ) میمونہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو بازو پہلو سے دور رکھتے تھے اتنا دور کہ بکری کا بچہ چاہے تو (ہاتھوں) کے نیچے سے گذر جائے۔ (یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا)

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٩٦) ابوداود (٨٩٨) نسائی (١١٠٨) ابن ماجه (٨٨٠) ابویعلی (٧٠٩٧)۔

1369- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

(ترجمہ) میمونہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اتنا کھلا (پہلو سے جدا) رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی پیچھے سے دکھلائی دیتی اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹیکا لگاتے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٩٧) ابوداود (٨٩٨) نحوه، نسائی (١١٠٨) ابن ماجه (٨٨٠)۔

تشریح: ......ان تمام احادیث سے سجدے کی حالت میں ہاتھ و بازو کو پہلو سے دور رکھنا ثابت ہوا اس لئے سجدے میں ہاتھوں کو پسلیوں سے چپکا کر نہیں رکھنا چاہیے۔

[80]..... بَاب قَدْرُ كَمْ كَانَ يَمْكُثُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ
رکوع وسجود سے سر اٹھانے کے بعد نبی کریم ﷺ کتنی دیر توقف فرماتے تھے

1370- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ رُكُوعُهُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

(ترجمہ) براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو آپ کے رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کا وقفہ اور آپ کے سجود اور دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا تھا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٩٢) مسلم (٤٧١) ابوداود (٨٥٢) ترمذی (٢٧٩) نسائی (١٠٦٤) ابویعلی (١٦٨٠) ابن حبان (١٨٨٤)۔

1371- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ وَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد هِلَالُ بْنُ حُمَيْدٍ أُرَى أَبُو حُمَيْدٍ الْوَزَّانُ.

(ترجمہ) براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز پر غور کیا تو میں نے آپ کا قیام رکوع پھر رکوع سے سیدھے کھڑے ہونا پھر آپ کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر آپ کا سجدہ کرنا اور سلام والصراف کے درمیان کا جلسہ تقریبا برابر سرابر پایا۔ ابومحمد (امام دارمی) نے کہا: ہلال بن حمید میرے خیال میں ابوحمید الوزان ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

تشریح: ......اس حدیث سے پتہ چلا کہ رکوع، قومہ، سجدہ، قعدہ بین السجدتین یہ چاروں ارکان وقفے میں تقریباً برابر ہوتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے سوائے قیام اور تشہد کے یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کا وقفہ اور تشہد کا وقفہ ان چاروں ارکان سے نسبتاً زیادہ ہوتا تھا۔ حدیث انس میں ہے رکوع کے بعد قومے میں کھڑے ہونے کا وقفہ اتنا طویل ہوتا کہ کہنے والا کہتا شاید آپ سجدے میں جانا بھول گئے اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ کا وقفہ ہوتا تھا اور یہی اعتدال ارکان ہے اب جو لوگ رکوع سے سر اٹھا کر فوراً سجدے میں گر پڑتے ہیں یا سجدے سے سر اٹھانے کے بعد جھٹ سے دوسرے سجدے کے لئے ٹھونگ مارتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے مطابقت رکھتا ہے؟ حالانکہ حکم یہ ہے نماز ویسی پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ الحدیث

[81]..... بَابُ السُّنَّةِ فِيمَنْ سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ

نماز کا کچھ حصہ چھوٹ جائے تو اس بارے میں سنت طریقے کا بیان

1372۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَحَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَتَّى وَجَدُوا النَّاسَ قَدْ أَقَامُوا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَفَزِعَ النَّاسُ لِذَلِكَ وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ لِلنَّاسِ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ.

(ترجمہ) مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مغیرہ بھی ان کے ہمراہ تھے دیکھا کہ لوگ فجر کی نماز کھڑی کر چکے ہیں اور امامت کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کر دیا ہے وہ ایک رکعت نماز پڑھا چکے تھے

پھر جب رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے تو آپ بھی عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) کے پیچھے دوسری رکعت کے لئے صف میں کھڑے ہوگئے جب عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز مکمل کی تو لوگ گھبرا گئے سبحان اللہ سبحان اللہ کرنے لگے جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو لوگوں سے فرمایا: تم نے صحیح کیا تم نے اچھا کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اور اس کے اطراف صحیحین میں بھی ہیں۔ دیکھئے: مسلم (٢٧٤) ابوداود (١٤٩) نسائی (٨٢) ابن ماجه (٥٤٥) ابن حبان (٢٢٢٤) موارد الظمآن (٣٧١) الحميدی (٧٧٥)۔

1373- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقْنَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ فِي الْقَضَاءِ بِقَوْلِ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَجْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ قَضَاءً.

(ترجمہ) مغیرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز کھڑی کر چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) انہیں نماز فجر پڑھا رہے تھے اور رکوع میں جا چکے تھے اور جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی آمد محسوس کی تو پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا پس انہوں نے پوری نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ہم سے جو (پہلی) رکعت چھوٹ گئی تھی وہ ہم نے پڑھی۔

ابومحمد امام دارمی نے کہا: فتوے کے اعتبار سے میں اہل کوفہ کے قول کا قائل ہو کہ جو رکعت چھوٹ گئی وہ قضا کی جائے یعنی قضا مانی جائے گی اور امام کی ساتھ والی رکعت دوسری ہی ہوگی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٧٤/٨١) ابن حبان (١٣٢٦)۔

تشریح: ...... یہ امام دارمی اور اہل کوفہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ امام کے ساتھ والی رکعت پہلی رکعت ہوگی اور باقی بالترتیب دوسری یا تیسری۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی مسبوق ہو تو وہ اپنی نماز امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کرلے نیز اس سے رسول اللہ ﷺ کا تحمل اور بردباری وحسن اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ نے نماز پڑھانے پر کسی کو کوئی سرزنش نہیں کی فداہ ابی وامی ﷺ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا اور آپ کی یہ تاخیر قضائے حاجت کی وجہ سے تھی۔

[82]...... بَاب الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

گرمی وسردی میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت کا بیان

1374- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا

نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے اور جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی زمین پر نہ جما پاتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیتا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے بخاری (۳۸۵) مسلم (۶۲۰) ابوداود (۶۶۰) ترمذی (۵۸۴) نسائی (۱۱۱۵) ابن ماجہ (۱۰۳۲) ابویعلی (۴۱۵۲) ابن حبان (۲۳۵۴)۔

تشریح: ......اس سے معلوم ہوا جائے نماز چادر یا قالین پر نماز پڑھنے اور سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

[83]..... بَاب الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ
تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان

1375- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو هٰكَذَا فِي الصَّلَاةِ وَأَشَارَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِإِصْبَعِهِ وَأَشَارَ أَبُو الْوَلِيدِ بِالسَّبَّاحَةِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا نماز میں (تشہد کے وقت) اس طرح دعا (اشارہ) کرتے تھے ابن عیینہ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور ابوالولید نے (بتایا کہ) شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۵۷۹) ابوداود (۹۸۹) نسائی (۱۲۶۹) ابویعلی (۶۸۰۶،۵۷۶۷) ابن حبان (۱۹۴۳) الحمیدی (۹۰۳،۶۶۲)۔

1376- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَنَصَبَ إِصْبَعَهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے آخر میں (تشہد کے لئے) بیٹھتے بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور انگلی کھڑی رکھتے تھے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: مسلم (۵۸۰) ابوداود (۹۸۰) ترمذی (۳۲۲۰) نسائی (۱۲۸۴) ابویعلی (۵۷۶۷) ابن حبان (۱۹۴۲) الحمیدی (۶۶۲)۔

توضیح: ......یعنی تشہد میں کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اس کی کیفیت مسلم شریف میں اس طرح ہے کہ انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور سبابہ سے اشارہ کرتے تھے اور یہ اشارہ پورے تشہد میں کرتے رہتے تھے الا اللہ کے وقت

اشارہ کرنے کی کوئی دلیل نہیں سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سنا تھا کہ جب اللہ کا نام لے انگلی کو حرکت دے انگلیاں گھٹنے پر پھیلائے رکھنا اور پھر اشہد ان لا الا اللہ کے وقت عقد بنا کر انگلی سے اشارے کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے اور اشارہ کرتے وقت نگاہ انگلی پر رہنی چاہیے جیسا کہ سنن نسائی میں ہے۔

[84]..... بَاب فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

1377- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى إِسْرَافِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسْتُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مَا شَاءَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل و میکائیل پر سلام ہو اسرافیل پر، سلام ہو فلاں اور فلاں پر، ابن مسعود نے کہا پس رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (اس پر کیا سلام کرتے ہو) جب تم نماز میں (تشہد کے لئے) بیٹھ جاؤ تو کہو: (التحیات للہ ...... الی وعلی عباداللہ الصالحین) یعنی: تمام قولی و بدنی عبادتیں (یا تمام ادب و تعظیم کے کلمات) تمام عبادات (نمازیں وغیرہ) اور تمام بہترین تعریفیں و صدقات اللہ ہی کے لئے ہیں آپ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہم پر سلام اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر سلام۔ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان و زمین میں جہاں کہیں کوئی نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٣١، ٨٣٥) مسلم (٤٠٢) ابوداود (٩٦٨) نسائی (١١٦٨) ابن ماجہ (٨٩٩) ابویعلی (٥٠٨٢) ابن حبان (١٩٤٨)۔

1378- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حُرٍّ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَيْضًا

شَكَّ فِي هَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ إِذَا فَعَلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ .

(ترجمہ) قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ سے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے ان کا ہاتھ تھاما اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں نماز میں تشہد کرنا سکھایا اور (اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ...... الى الصالحين) زہیر نے کہا میرا خیال ہے ((اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .)) تک یاد کرائی شہادتین میں انہیں شک ہو گیا۔ پھر فرمایا: جب تم نے ایسا کر لیا یا کہہ لیا تو اپنی نماز پوری کر لی اگر اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے تخریج اوپر گذر چکی ہے نیز دیکھئے: ابوداود (۹۷۰)۔

تشریح: ......اس حدیث سے تشہد میں التحیات للہ پڑھنا ثابت ہوا جو کہ التحیات سے محمد اعبدہ ورسولہ تک ہے اور ثم ليتخير ماشاء کا مطلب ہے پھر اس کے جو بھی دعا چاہے کرے چاہے ماثور ہو یا غیر ماثور اور ماثور اولیٰ ہے جن کا بیان آگے آ رہا ہے۔ اور السلام عليك ايها النبى اس وقت تک کے لئے تھا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے السلام على النبى کہنا شروع کر دیا تھا جیسا کہ ابن مسعود عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٦٥) فتح البارى (٣١٤/٢) لہٰذا السلام عليك يا رسول الله کہنے کی اس سے نفی ہوتی ہے۔

[85]..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا بیان

1379- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلَامَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

(ترجمہ) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے کہا ہم نے آپ پر سلام کا طریقہ تو جان لیا آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ فرمایا: ایسے کہو (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ...... إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ) ترجمہ: اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر اس طرح رحم و کرم فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر رحم و کرم فرمایا بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو محمد

اور آل محمد کو برکتیں عطا فرما جس طرح تو نے ابراہیم کو برکتیں عطا فرمائیں تو حمد وستائش کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٣٥٧) مسلم (٤٠٦) ابوداود (٩٧٦) ترمذی (٤٨٣) نسائی (١٢٨٦) ابن ماجه (٩٠٤) ابن حبان (٩١٢) الحميدی (٧٢٨)۔

1380۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ بْنُ بَشِيرٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

(ترجمہ) نعیم مجمر عمر بن الخطاب کے آزاد کردہ غلام ۔ سے مروی ہے کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان دینے کا خواب دیکھا تھا (خواب ان کے والد عبداللہ نے دیکھا تھا کما مروکما فی مسلم)
انہوں نے بتایا کہ ابومسعود انصاری عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ کی مجلس میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، بشیر بن سعد نے آپ سے عرض کیا جو کہ ابونعمان بن بشیر ہیں ۔ اے اللہ کے رسول ہم کو اللہ تعالیٰ نے درود کا حکم دیا ہے ہم کس طرح آپ پر درود پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: اس طرح کہو:
(اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)
اور سلام کا طریقہ تو تم جانتے ہی ہو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الموطا (٧٠) مسلم (٤٠٥) ابوداود (٩٨٠) ترمذی (٣٢٢٠) نسائی (١٢٨٤) ابن حبان (١٩٥٨، ١٩٥٩)۔

تشریح: ...... درود شریف کا جو صیغہ اس حدیث میں مذکور ہے وہ پہلی والی روایت سے قدرے مختلف ہے معنی دونوں کا ایک ہی ہے ان میں سے جو چاہے درود پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن صرف وہی صیغہ جو رسول اللہ ﷺ سے بروایت صحیحہ منقول ہے اپنی طرف سے بنائے ہوئے درود پڑھنا بدعت وگمراہی ہے اس سے بچنا ازبس ضروری ہے ورنہ ٹھکانا جہنم ہے (أعاذنا اللّٰہ وایاکم منه) بعض لوگ صحیحین میں وارد درود کو صحیح نہیں کہتے جو سراسر غلط اور صحیحین کی روایات میں تشکیک کی ناروا کوشش ہے۔

[86]..... بَاب الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد میں دعا کرنے کا بیان

1381۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالی سے چار چیزوں کی پناہ طلب کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کے فتنے سے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٥٨٨) ابوداود (٩٨٣) نسائی (١٣٠٩) ابن ماجه (٩٠٩) ابویعلی (٦١٣٣) وغیرهم۔

1382۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ.

اوزاعی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(تخریج) یہ روایت اس سند سے صرف امام دارمی نے روایت کی ہے جو ضعیف ہے لیکن مذکورہ بالا سند صحیح ہے۔

تشریح: ...... تشہد میں التحیات اور درود و سلام کے بعد دعا کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا ہے جو چاہیں دعا کریں جیسا کہ گذر چکا ہے۔ مذکورہ بالا روایت میں حکم ہے کہ چار چیزوں سے پناہ مانگو اس لئے بعض علماء نے اس دعا یعنی: (اَللّٰهُمَّ أَعُوذُبِكَ) کو تشہد میں پڑھنا واجب کہا ہے۔ اسی طرح ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ.)) کہنا بھی ماثور و درست ہے نیز ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.)) کہنا بھی سنت ہے اس کے علاوہ بھی کئی دعائیں ہیں جو تشہد میں پڑھنا سنت ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تشہد میں صرف ان دعاؤں کے پڑھنے کو ترجیح دی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے پڑھنی ثابت ہیں۔

[87]..... بَاب التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

سلام پھیرنے کا بیان

1383۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ.

(ترجمہ) سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے تو (بائیں) رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۵۸۲) نسائی (۱۳۱۵) ابن ماجہ (۹۱۵) ابویعلی (۸۰۱) ابن حبان (۱۹۹۲)۔

1384۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِى مَعْمَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنّٰى عَلِقَهَا وَقَالَ الْحَكَمُ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) ابومعمر نے کہا: مکہ میں میں نے ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھی اور اس نے دونوں طرف سلام پھیرا میں نے اس کا تذکرہ عبداللہ (بن مسعود) سے کیا تو انہوں نے کہا: اسے یہ (سنت) کہاں سے مل گئی؟ اور حکم نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۵۸۱) ابویعلی (۵۲٤٤)۔

تشریح ...... حکم کے قول کے مطابق ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک طرف سلام پھیرنے کے قائل ہیں لیکن یہ درست نہیں۔ دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور یہی سنت و واجب ہے۔

[88]..... بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد دعا کا بیان

1385۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِى الْوَلِيدِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اتنا ہی بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ کہیں: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ .))

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسلم (۵۹۲) ابوداود (۱۵۱۲) ترمذی (۲۹۸) نسائی (۱۲۳۷) ابن ماجہ (۹۲٤) ابویعلی (٤۷۲۱) ابن حبان (۲۰۰۰، ۲۰۰۱)۔

1386۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ شَدَّادٍ أَبِى عَمَّارٍ عَنْ أَبِى أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار "اَسْتَغْفِرَ اللّٰهُ" کہتے پھر یہ کہتے: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلام تَبارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامْ" تک۔

ترجمہ: اے اللہ تو تمام عیوب سے پاک ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اے بزرگی وعزت والے تو بڑی برکت والا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ ابوالمغیر ہ کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے اور ابواسماء رحبی کا نام: عمرو بن مرثد ہے دیکھئے: مسلم (٥٩١) ابوداود (١٥١٣) ترمذی (٣٠٠) نسائی (١٣٣٦) ابن ماجه (٩٢٨) ابن حبان(٢٠٠٣) ۔

1387۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

(ترجمہ) مغیرہ بن شعبہ کے کاتب وارد نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے لئے ایک خط لکھوایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ (لا الہ إلا اللہ ......منک الجد تک) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! جس کو تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مال دار کو اس کی مالداری تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی۔

(**تخریج**) مذکورہ بالا حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٤٤) مسلم (٥٩٣) ابوداود (١٥٠٥) نسائی (١٣٤٠) ابن حبان (٢٠٠٥) الحمیدی (٧٨٠)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رو بیٹھے ہوئے تین بار استغفار پڑھتے پھر اللهم انت السلام کہتے اس کے بعد نمازیوں کی طرف رخ پھیرتے تھے، اور پھر بعد کے اذکار لا إلہ إلا اللہ تسبیح وتہلیل اور تکبیر کہتے آیت الکرسی اور سورہ اخلاص ومعوذتین پڑھتے اور دیر تک بیٹھتے دعا واذکار کرتے تھے جیسا کہ آگے بھی آ رہا ہے ان احادیث میں کہیں بھی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت نہیں ہے نیز یہ کہ صحیح روایات میں ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ تَبارَكْتَ يَاذَالْجَلالِ وَالإِكْرَامِ .)) تک ہی وارد ہے "وَمِنْكَ السَّلامُ" کے بعد ((وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلامُ وَادْخلنَا دَارُالسَّلام)) کی زیادتی اور اس کا التزام کسی صحیح سند سے منقول وماثور نہیں ہے اپنی طرف سے اضافہ ہے جو چھوڑ دینا چاہیے۔

[89]..... بَاب عَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَنْصَرِفُ مِنَ الصَّلَاةِ
امام نماز کے بعد کس جانب رخ کرے؟

1388- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کا حصہ نہ لگائے اس طرح کہ داہنی طرف سے ہی پلٹنا اپنے لئے ضروری قرار دے لے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز کے بعد) کثرت سے بائیں طرف سے پلٹتے دیکھا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۵۲) مسلم (۷۰۷) ابوداود (۱۰۴۲) نسائی (۱۳۵۹) ابن ماجہ (۹۳۰) ابویعلی (۵۱۷۴) ابن حبان (۱۹۹۷) الحمیدی (۱۲۷) اس کی سند میں عمارہ: ابن عمیر اور الاسود: ابن یزید ہیں۔

تشریح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب عمل کو واجب کر لینا شیطانی عمل ہے اور جب مستحب کام شیطانی ہو جائے تو مکروہ ومنکر اور بدعت کو لازم پکڑنے اور سنت سے اعراض کرنے کی کیا حیثیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس سے سب کو محفوظ رکھے۔

1389- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں طرف سے مڑتے دیکھا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند حسن ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۷۰۸) نسائی (۱۳۵۸) ابویعلی (۴۰۴۲) ابن حبان (۱۹۹۶)۔

1390- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم ﷺ نماز کے بعد اپنے دائیں طرف سے پھرے۔

(**تخریج**) یہ سند بھی حسن ہے لیکن حدیث صحیح ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

تشریح:......یعنی دائیں طرف سے نمازیوں کی طرف رخ کیا۔ ان احادیث سے دائیں بائیں دونوں طرف سے مقتدی حضرات کی طرف رخ کرنے کا ثبوت ملتا ہے احادیث انس اور یمین کی فضیلت کی وجہ سے علماء نے دائیں طرف

سے نمازیوں کی طرف رخ کرنے کو ترجیح دی ہے عمل دونوں پر ہو تو بہتر ہے۔

[90]..... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ
نماز کے بعد تسبیح کا بیان

1391- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُنَّ أَدْرَكْتَ مَنْ سَبَقَكَ وَلَمْ يَلْحَقْكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا اے اللہ کے رسول امیر لوگ تو سارے اجر وثواب کو لے گئے۔ ہم جیسے نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ وہ اپنے باقی ماندہ مال سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور ہمارے پاس کچھ ہے ہی نہیں جو صدقہ کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو تم سے (اجر میں) آگے بڑھ چکے ہیں ان کو پالو گے اور تمہارے مرتبے تک کوئی نہیں پہنچ سکتا سوائے اس کے جو تمہارے جیسا ہی عمل کرے؟ ابوذر نے کہا اے اللہ کے رسول ایسا عمل ضرور بتائیے چنانچہ آپ ﷺ نے بتایا (وہ عمل یہ ہے) کہ ہر نماز کے بعد تم ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہو، اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو، اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو، اور آخر میں ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.)) سے سو کی تکمیل کرو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۴۳) مسلم (۵۹۵) ابویعلی (٦٥٨٧) ابن حبان (۲۰۱۵)۔

توضیح: ...... مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جب لوگوں نے یہ سنا تو امیر وغریب سب نے ایسا ہی شروع کر دیا فقراء مہاجرین پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے امیر کبیر بھائیوں نے بھی یہ سن کر ایسا ہی عمل شروع کر دیا تو آپ نے فرمایا ((ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.)) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے نواز دے۔

1392- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ

بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَأُتِيَ رَجُلٌ أَوْ أُرِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا مَعَهَا التَّهْلِيلَ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوهَا .

(ترجمہ) زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمیں ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا حکم دیا گیا تو انصار میں سے ایک آدمی کو خواب میں کہا گیا کہ تمہارے پیغمبر نے تم کو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح کا ۳۳ بار تحمید کا اور ۳۴ بار تکبیر کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو اس نے کہا ان کو ۲۵، ۲۵ بار کہو اور ۲۵ بار لا إلہ إلا اللہ کہو نبی کریم ﷺ سے اس خواب کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایسا ہی کرلو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (١٣٤٩) ابن حبان (٢٠١٧)۔

تشریح: ......مومن کا خواب سچا ہوتا ہے لیکن خواب سے شرعی احکام کا ثبوت نہیں ہوتا یہ خواب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دیکھا گیا اور آپ نے اسے درست قرار دیا جو ہوسکتا ہے الہام یا وحی کے ذریعے سے ہو بہر حال اس طرح ہر کلمہ ۲۵، ۲۵ بار پڑھنا بھی درست ہے اور ۳۳، ۳۳، ۳۴ بار پڑھنا بھی صحیح ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

[91]..... بَابُ مَا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا محاسبہ ہوگا اس کا بیان

1393۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الزَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسْبِ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هٰذَا قَالَ لَا .

(ترجمہ) تمیم داری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر اس کی نماز کامل ہوئی تو کامل لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے (اس) بندے کی نفلی نماز ہے؟ اگر ہے تو اسی نفلی نماز سے اس کی فرض نماز کو پورا کردو۔ زکاۃ اور سارے فرض اعمال میں ایسا ہی حکم ہوگا۔

امام دارمی نے کہا: مجھے علم نہیں کہ حماد کے علاوہ کسی نے اس روایت کو مرفوع روایت کیا ہے۔ امام دارمی سے کہا گیا کیا اس کا

مرفوع ہونا صحیح ہے؟ کہا: نہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٨٦٦) ابن ماجه (١٤٢٦) احمد (١٠٣/٤) بيهقى (٣٨٧/٢) حاكم (٢٦٢/١)۔

تشریح: ......اس حدیث سے نماز کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ خون کا حساب ہے۔ علماء نے اس کی توجیہہ یہ کی ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔

جولوگ عمداً نماز چھوڑ دیتے ہیں نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا حساب کس طرح ہوگا؟ اور پھر جب نماز ہی میں کمی ہو تو پھر دوسرے اعمال کا کیا حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی بہتر سے بہتر ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین

[92]..... بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

1394۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا لِمَ فَمَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ حَتّٰى يَقَرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ وَلَا يُصَوِّبُ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ يَظُنُّ أَبُو عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا مُعْتَدِلًا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا فَعَلَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ أَوِ الْقَعْدَةُ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ قَالُوا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

(ترجمہ) ابوحمید ساعدی (رضی اللہ عنہ) نے کہا جو رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کے ساتھ تھے ان میں ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔

ابوحمید نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تم سب سے زیادہ علم ہے۔ انہوں نے کہا: ایسا کیوں؟ تم ہم سے زیادہ آپ ﷺ کی متابعت کرنے والے اور ہم سے زیادہ آپ کے ساتھ رہنے والے نہیں ہو؟ کہا ہاں ایسا ہی ہے انہوں نے کہا تو پھر پیش کیجئے؟ ابوحمید نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے پھر آپ قرأت کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی اصلی حالت پر آ جاتی اور (رکوع میں) نہ سر کو اٹھاتے تھے اور نہ جھکاتے تھے (پیٹھ کے برابر رکھتے) پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ ابوعاصم کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے اس وقت بھی انہوں نے کہا (رکوع سے اٹھ کر کھڑے رہتے) یہاں تک کہ ہر ہڈی (جوڑ) اپنی جگہ (اصلی حالت) پر آ جاتی پھر آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے اور سجدے میں چلے جاتے اور سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ (بازو) پہلو سے دور رکھتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے اور بایاں قدم موڑ کر اس پر بیٹھتے اور جب سجدہ کرتے پیروں کی انگلیاں کھلی رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھاتے اور بایاں پیر موڑ کر اس پر اچھی طرح بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی (جوڑ) اپنی اصلی حالت پر آ جاتی (یعنی باطمینان جلسہ استراحت فرماتے) پھر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور جب تیسری رکعت کے لئے قیام فرماتے تو پھر رفع یدین کندھوں تک کرتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت کیا تھا پھر اپنی نماز اسی طرح پوری فرماتے تھے حتی کہ جب آخری تشہد یا قعدہ جس میں سلام پھیرنا ہوتا ہے بیٹھتے تو بایاں قدم کو (دایاں پیر کے نیچے سے) نکالتے اور بائیں جانب پر تورک کرتے ہوئے بیٹھتے۔ راوی نے کہا: ان دسوں صحابہ نے کہا تم نے بالکل سچ کہا نبی کریم ﷺ کی نماز کا بالکل یہی طریقہ تھا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۲۸) ابوداود (۷۳۰) ترمذی (۳۰٤) نسائی (۱۱۸۰) ابن ماجه (۸۰۳) ابن حبان (۱۸٦٥،۱۸٦٦) موارد الظمآن (٤٩١،٤٩٢)۔

1395۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ فَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ عَلَى النَّاسِ جُلَّ الثِّيَابِ يُحَرِّكُونَ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ .

(ترجمہ) وائل بن حجر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے دل میں ٹھانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ چنانچہ میں نے آپ کو دیکھا کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے (یعنی رفع یدین کیا)، اور اپنا دایاں ہاتھ بایاں پنجے کے اوپر رکھا، پھر جب آپ نے رکوع کا ارادہ فرمایا تو اپنے ہاتھ اسی طرح اٹھائے (رفع یدین کیا) اور (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو رفع یدین کیا، پھر سجدہ کیا تو اپنے ہاتھ کو کانوں کے برابر رکھا پھر (سجدے سے اٹھ کر) بیٹھے تو بایاں پیر (قدم) کو بچھا دیا اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران اور بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران پر رکھا، پھر دو انگلیوں (یعنی انگوٹھا اور بیچ کی انگلی) کو موڑ کر حلقہ بنایا اور شہادت کی انگلی کو کھڑا رکھا۔ میں نے دیکھا آپ اسے حرکت دے رہے تھے گویا کہ اشارے سے دعا کر رہے ہیں۔ وائل نے کہا پھر میں کافی عرصے کے بعد سردیوں میں آیا تو دیکھا لوگ چادر میں (ملبوس) ہیں اور (رفع یدین کے لئے) چادر کے اندر اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہے ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: ابوداود (۹۵۷) نسائی (۱۲۶۲) ابن ماجه (۸٦۷) ابن حبان (۱۸٦۰) موارد الظمآن (٤۸٥) الحمیدی (۹۰۹)۔

1396۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا أَنَا قُلْتُهَا وَقَدْ خِفْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوَ مَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَوْ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(ترجمہ) حطان بن عبداللہ رقاشی نے کہا ابوموسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) نے ہم کو دو عشاء میں سے ایک نماز (یعنی مغرب یا عشاء)

پڑھائی تو جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا: نماز نیکی اور زکاۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے جب ابوموسی نماز سے فارغ ہوئے تو کہا یہ بات کس نے کہی ہے؟ سب لوگ خاموش رہے تو ابوموسی نے کہا: اے حطان یہ بات شاید تم نے ہی کہی ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، میں نے یہ (نماز نیکی کے ساتھ فرض کی گئی ہے) نہیں کہا اور میں کیسے کہتا مجھے تو خوف لاحق تھا کہ آپ (میری سرزنش کریں گے) مجھ سے ناراض ہو جائیں گے، ایک آدمی نے کہا یہ کلمہ میں نے کہا تھا اور میرا ارادہ خیر کا ہی تھا (یعنی آدمی نماز پڑھے تو نیکی بھی کرے زکاۃ بھی دے (واللہ أعلم) پھر ابوموسی نے کہا: تمہیں پتہ نہیں ہے تم اپنی نماز میں کیا کہہ جاتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ہم کو نماز سکھلائی اور اپنی سنت بیان فرمائی۔ راوی نے کہا: میرا خیال ہے انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت ہو تو تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے پس جب وہ امام اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم و لا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ قبول کرے گا پھر جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع میں چلے جاؤ دھیان رہے کہ امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور تم امام کی اتباع میں بعد میں رکوع میں جاؤ گے اور رکوع سے سر اٹھاؤ گے امام تم سے پہلے (رکوع سے) سر اٹھائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ایسا کرنا امام کے رکوع وغیرہ ہی کے مطابق ہے پس جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللهم ربنا ولک الحمد کہو یا یہ کہا کہ ربنا لک الحمد کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان میں کہا ہے سمع اللہ لمن حمدہ (یعنی اللہ نے اس کی دعا سن لی یا قبول کرلی جس نے اس کی تعریف کی) پھر جب امام اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے تو تم بھی (اس کے بعد) اللہ اکبر کہو اور سجدے میں چلے جاؤ امام تم سے پہلے سجدے میں جائے گا اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھائے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام ایسا کرے تو تم بھی ویسا ہی کرو پھر جب امام (تشہد) قعدہ میں بیٹھے تو تم سب سے پہلے ((اَلتَّحِيَّاتُ اَلطَّيِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ، یا: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ، یا: سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْن، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.)) کہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کلام ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٠٤) نسائی (٨٢٩، ١٢٧٩) ابن ماجه (٩٠١) ابن حبان (٢١٦٧)۔

تشریح: ......ان تینوں احادیث مبارکہ سے نبی کریم ﷺ کی نماز کا صحیح طریقہ معلوم ہوا۔ پہلی حدیث اس باب میں کافی ووافی ہے یہاں چند امور کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اتباع سنت کی توفیق دے اور صلاۃ نبی ﷺ پڑھنے کی اسی طرح توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ پہلی حدیث میں جو دس صحابہ کا ذکر ہے ان میں سے سہل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابوہریرہ اور ابوحمید ہیں جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں ہے۔

۲۔ ان احادیث سے تاکیداً یہ معلوم ہوا کہ رفع یدین رسول اللہ ﷺ کی سنت موکدہ ہے اور یہ کہنا کہ لوگ بغلوں میں بت چھپا لیتے تھے اس لئے شروع میں رفع یدین کرنے کو کہا گیا یہ سراسر غلط بیانی اور من گھڑت بات ہے کہ کسی صحابی سے ایسی توقع کی جاسکتی ہے صحابی کیا منافق بھی ایسا نہیں کرسکتے اور نہ تاریخ نے ایسا کوئی واقعہ نقل کیا ہے۔ رفع الیدین احادیث صحیحہ کے مطابق تکبیر تحریمہ میں رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھانے پر نیز تیسری رکعت پر کھڑے ہونے پر کی جانی چاہیے۔

۳۔ ایک اور اہم مسئلہ اس حدیث میں اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ ہے نماز میں اطمینان وسکون سے تمام ارکان کو ادا کرنا۔ اطمینان نماز کا رکن ہے بغیر اطمینان کے نماز درست نہیں اسی لئے ان احادیث میں بتایا گیا کہ رکوع، قومہ، سجدہ اور قعدہ میں نبی کریم ﷺ اتنا وقفہ ٹھہرے رہتے کہ ہر جوڑ اور ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے۔

۴۔ رکوع اور سجدے کی کیفیت کو بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں ہاتھ (بازو) پسلیوں اور پہلو سے دور رہیں۔

۵۔ پہلی حدیث میں تورک کا مسئلہ بھی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تفصیل حدیث کے ترجمہ میں ذکر کر دی گئی ہے۔

۶۔ ان احادیث میں تشہد اول اور ثانی دونوں میں انگلی کے اشارے کا بھی واضح ثبوت ہے۔

۷۔ آمین کہنے کا ثبوت اور اس کی فضیلت بھی ان احادیث سے معلوم ہوئی کہ جو آمین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیتا ہے۔

۸۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی بھی اللہ اکبر کہیں گے اور امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو سب کا ربنا لک الحمد یا ولک الحمد کہنا بھی لازم ہے دیگر اذکار بھی اس سلسلہ میں صحیح اسانید سے ثابت ہیں وہ بھی پڑھنے چاہئے جن کا ذکر حدیث نمبر (۱۳۵۷) میں گذر چکا ہے۔

۹۔ اس سے التحیات کا صیغہ بھی معلوم ہوا۔

۱۰۔ اور ایک اہم چیز امام کی متابعت ہے کسی بھی رکن میں امام سے پہل نہ کی جائے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی إذا کبــر فکبــروا اور دیگر جملوں میں ظرف تعقیب کے لئے ہے یعنی امام کر چکے تب وہ رکن ادا کیا جائے جب تکبیر کہہ چکے تو تکبیر کہی جائے۔ رکوع میں جا چکے تو رکوع میں جائیں رکوع سے کھڑا ہو جائے تب مقتدی کھڑے ہوں۔ جب سجدے میں امام چلا جائے اس کے بعد مقتدی سجدے میں جائیں اور اسی طرح جب سجدے سے سر اٹھائے تب سجدہ کریں اور جب دونوں طرف سلام پھیر چکے تب سلام پھیریں یہی صحیح متابعت ہے اور اسی کے لئے کہا گیا جعل الإمام لیؤتم بہ کہ امام اتباع کے لئے بنایا گیا ہے۔ واللہ اعلم

[93]..... بَاب الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں نماز کے افعال کے سوا عمل کرنے کا بیان

1397- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ هُوَ النَّبِيلُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يُصَلِّي وَقَدْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ أَوْ عَاتِقِهِ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

(ترجمہ) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے باہر تشریف لائے اور اپنی گردن یا کندھے پر امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو نیچے اتار دیتے جب کھڑے ہوتے تو پھر انہیں اٹھا لیتے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥١٦) مسلم (٥٤٣) ابوداود (٩١٧) نسائی (٧١٠)۔

1398- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

(ترجمہ) ابوقتادہ انصاری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامہ بنت زینب کو نماز میں اٹھالیا جب آپ سجدہ کرتے تو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

(**تخریج**) اس حدیث کے حوالے کے لئے مذکورہ بالا مصادر ملاحظہ فرمائیں نیز دیکھئے: ابن حبان (١١٠٩، ١١٠٠) الحمیدی (٤٢٦)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس طرح کا تھوڑا بہت عمل نماز کو خراب نہیں کرتا اس طرح اگر کوئی نمازی بچے کو گود میں اٹھالے اور رکوع سجدے کے وقت اتار دے تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سید البشر اتقی للہ واعلم باللہ ہوتے ہوئے ایسا کر کے بچے والی ماؤں کے لئے آسانی فرمادی۔ اللہ تعالی ان کی ذات مقدس پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

[94]..... بَاب كَيْفَ يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں سلام کا جواب کس طرح دیا جائے

1399- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي بُكَيْرٌ هُوَ ابْنُ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً قَالَ لَيْثٌ أَحْسَبُهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے صہیب (رضی اللہ عنہ) کے طریق سے روایت کیا کہ وہ (صہیب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے تو سلام کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اشارے سے جواب دیا راوی حدیث لیث نے کہا: میرے خیال سے انہوں نے کہا کہ انگلی کے اشارے سے آپ نے سلام کا جواب دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٩٢٥) ترمذی (٣٦٧) نسائی (١١٨٥) ابن حبان (٢٢٥٩)۔

1400۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَدَخَلَ النَّاسُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عوف بن عمرو میں تشریف لائے (جو قباء میں ہے) آپ نماز پڑھنے لگے اورلوگ بھی مسجد میں بھر آئے آپ کو سلام کہتے تھے، ابن عمر نے کہا میں نے صہیب سے پوچھا (نماز کی حالت میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب کس طرح دیتے رہے؟ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا اس طرح جواب دیتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٩٢٧) ترمذی (٣٦٨) نسائی (١١٨٦) ابن ماجه (١٠١٧) ابو یعلی (٥٦٣٨) ابن حبان (٢٢٥٨) موارد الظمآن (٥٣٢) الحمیدی (١٤٨)۔

تشریح: ......ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نماز کی حالت میں اگر کسی سے سلام کیا جائے تو اشارے سے جواب دے سکتے ہیں کیونکہ سلام کرنا اور اس کا جواب دینا قرآن وحدیث کی روشنی میں دونوں ہی واجبات دینیہ میں سے ہیں بعض لوگ کھانا کھاتے وقت سلام کا جواب نہیں دیتے اور نہ سلام کرنا پسند کرتے ہیں کیا کھانا نماز پڑھنے سے زیادہ اچھا عمل ہے؟ غور کرنا چاہیے۔

[95]..... بَابُ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

نماز میں بھول چوک ہونے پر مردوں کے تسبیح کہنے اور عورتوں کی تصفیق کا بیان

1401۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تصفیق ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٢٠٣) مسلم (٤٢٢) ابو داود (٩٣٩) نسائی

(۱۲۰٦)ابن ماجه (۱۰۳٤)ابو يعلى (٥٩٥٥)ابن حبان (۲۲٦۲)الحميدی (۹۷۸)۔

1402۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْتُصَفِّحِ النِّسَاءُ .

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز میں تم کو کوئی واقعہ پیش آ جائے (بھول چوک ہو جائے) تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں (تالی کی طرح ہاتھ پر ہاتھ مار کر آگاہ کریں)۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (٦٨٤)مسلم (٤٢١)ابو داود (٩٤٠)نسائی (٧٨٣)ابن ماجه (١٠٣٥)ابو يعلى (٧٥١٢)ابن حبان (٢٦٦٠)الحميدی (٥٩٦)۔

1403۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) اس سند سے بھی سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

(**تخریج**) اوپر اس کے حوالے گذر چکے ہیں اور یہ سند بھی صحیح ہے۔

تشریح: ......نماز میں امام سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتیں ہاتھ کی پشت پر ہاتھ ماریں تا کہ امام متنبہ ہو جائے۔ بعض نسخ میں التصفیح للنساء بھی آیا ہے جس کے معنی ہیں ہاتھ پر ہاتھ مارنا، یا ہتھیلی کو ہتھیلی پر مارنا۔ امام قسطلانی نے لکھا ہے کہ کھیل کے طور پر تالی بجانے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

[96]..... بَابُ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَفْضَلُ
نفلی نماز کہاں پڑھنا افضل ہے

1404۔ أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ .

(ترجمہ) زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کو لازم پکڑو کیونکہ آدمی کی بہترین نماز سوائے (نماز) با جماعت کے گھر میں نماز پڑھنا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس معنی کی روایت صحیحین میں بھی موجود ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٣١) مسلم (٧٨١)ابو داود(١٠٤٤)ترمذی (٤٥٠)ابن حبان (٢٤٩١)۔

تشریح: ......مردوں کے لئے فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے اور نفلی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے اور عورتوں کی بہترین نماز گھر میں ہے۔ ایک روایت صحیحہ میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی قبرستان

میں نماز نہیں پڑھی جاتی ہے اور جس گھر میں عورت مرد نماز نہ پڑھیں وہ قبرستان کی طرح ہے۔لیکن عورت نماز کے لئے مسجد جانا چاہے تو جاسکتی ہے اور اس کو باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ان شاء اللہ ضرور ملے گا۔ جیسا کہ باب التغلیس فی الفجر اور باب النہی عن منع النساء عن المساجد حدیث رقم (۱۳۱۲) میں گذر چکا ہے۔

[97]..... بَاب إِعَادَةِ الصَّلَوَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ

اگر گھر میں نماز پڑھ لی ہے تو جماعت کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھنے کا بیان

1405۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ قَالَ فَإِذَا رَجُلَانِ حِينَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدَانِ فِي نَاحِيَةٍ لَمْ يُصَلِّيَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا قَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا قَالَا صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَدْرَكْتُمَا الْإِمَامَ فَصَلِّيَا فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ قَالَ فَقَامَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ.

(ترجمہ) جابر بن یزید بن اسود اپنے والد (یزید) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، آپ کی نماز کے دوران دو آدمی ایک کونے میں بیٹھے رہے نماز نہیں پڑھی۔ یزید نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا، ان کو لایا گیا اس حال میں کہ وہ کانپ رہے تھے، آپ نے فرمایا: تم کو نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ دونوں نے عرض کیا: ہم نے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لی تھی، فرمایا: آئندہ ایسے نہ بیٹھنا، جب تم گھر میں نماز پڑھ لو، پھر امام کو نماز پڑھتے پاؤ تو امام کے ساتھ نماز پڑھو اور وہ (گھر کی نماز) تمہارے لئے نفلی نماز ہوگی، یزید نے کہا: اس کے بعد لوگ اٹھے آپ کے ہاتھ کو پکڑتے اور پھر اپنے منہ پر پھیر لیتے۔ یزید نے کہا: میں نے بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کو تھاما اور اپنے چہرے پر پھیر لیا جو کہ برف سے زیادہ سرد اور مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھا تھا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٥٧٥) ترمذی (٢١٩) نسائی (٨٥٧) ابن حبان (١٥٦٤) الموارد (٤٣٦)۔

تشریح: ......اس حدیث سے نماز با جماعت کی اہمیت معلوم ہوئی نیز یہ کہ اگر وہ نماز پڑھ لی ہو اور جماعت کھڑی مل جائے تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لے ایسی صورت میں پہلے والی نماز جو گھر مکان، دوکان یا خیمہ میں پڑھی ہے وہ نفلی ہوگی اور جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نماز فریضہ شمار ہوگی جیسا کہ ابوداود میں صراحت کے ساتھ موجود ہے لیکن ابوداود کی روایت ضعیف ہے، اسی لئے امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے پہلی جو نماز اکیلے پڑھی وہ فرض شمار ہوگی اور دوسری جو جماعت کے ساتھ پڑھی وہ نافلہ ہوگی۔ اس روایت کے آخر میں نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے تبرک

حاصل کرنے کا ذکر ہے جو راوی کا اپنا بیان ہے اور اس کا ذکر مذکورہ بالا مصادر میں کہیں نہیں ہے۔ دوسرے یہ امر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا، عصر حاضر میں امام کا ہاتھ چومنا یا سر پر رکھنا یا منہ پر پھیرنا درست نہیں ہے۔ سماحۃ الشیخ مفتی عام المملکۃ العربیہ السعودیۃ بھی اس سے منع کرتے تھے، ان کا کہنا تھا ماں باپ کا ہاتھ اور پیشانی کا بوسہ دے سکتے ہیں یہاں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے بھی یہی حکم صادر فرمایا ہے ان کا بھی کوئی شخص ہاتھ چومنا چاہے تو ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔

[98]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

جس مسجد میں ایک بار نماز با جماعت پڑھ لی گئی اس میں دوبارہ جماعت کرنے کا بیان

1406- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ.

(ترجمہ) ابوسعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: کوئی آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے؟

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٥٧٤) ترمذی (٢٢٠) ابو یعلی (١٠٥٧) ابن حبان (٢٣٩٧) الموارد (٤٣٦)۔

1407- أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَسْوَدُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ قَالَ عَبْد اللَّهِ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَلَكِنْ يَشْفَعُ.

(ترجمہ) ابوسعید (خدری رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نبی کریم ﷺ جماعت کرا چکے تھے آپ نے فرمایا: کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

امام دارمی نے کہا عصر کی نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر مغرب کی نماز دوبارہ پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی صحیح ہے حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔ نیز دیکھئے: ابن حبان (٢٣٩٨) موارد الظمآن (٤٣٧)۔

تشریح:...... ان احادیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہے وہی نماز اسی مسجد میں جماعت سے پڑھنا درست ہے اگر درست نہ ہوتا تو رسول اکرم ﷺ کیوں فرماتے کہ کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے، یا تجارت کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے تا کہ اسے بھی جماعت کا ثواب مل جائے۔ بیہقی میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ نماز پڑھی، دوسرا مسئلہ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جماعت کے ساتھ بھی اگر نماز پڑھ لی ہے

تب بھی جماعت بنانے کے لئے نماز پڑھی جاسکتی ہے اور جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہے وہ دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ جو لوگ ایک بار جماعت ہو جانے کے بعد دوسری جماعت کرنے کے منکر ہیں ان کو اس حدیث پر غور کرنا چاہئے ((اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ .)) اے اللہ حق بات کی طرف ہماری رہنمائی فرما اور اس کی اتباع کرنے کی توفیق دے اور ہمیں باطل کو سمجھنے اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔

[99]..... بَاب الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

1408- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوَ كُلُّكُم يَجِدُ ثَوْبَيْنِ أَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَان .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک دو کپڑے پاتا ہے یا ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٥٨) مسلم (٥١٥) ابو داود (٦٢٥) نسائی (٧٦٢) ابویعلی (٥٨٨٣) ابن حبان (٢٢٩٥) الحمیدی (٩٦٦)۔

توضیح: ...... اس حدیث میں استفہام انکاری ہے یعنی تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے نہیں ہیں ایک ہی کپڑا ہے تو وہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

1409- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص بھی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

(تخریج) یہ حدیث بھی صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٥٩) مسلم (٥١٦) ابو داود (٦٢٦) نسائی (٧٦٨) ابویعلی (٦٢٦٢) ابن حبان (٢٣٠٣) الحمیدی (٩٩٤) وغیرھم۔

تشریح: ...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ایک کپڑا ہو لیکن لمبا چوڑا ہو تو کندھے پر ڈال لے تاکہ کندھے ڈھک جائیں اور ستر پوشی بھی ہو جائے اور نماز پڑھ لے۔ اس کی نماز صحیح ہوگی اور اگر کپڑا چھوٹا ہو ستر پوشی نہ ہو سکے تو ازار باندھ لے لنگی کی طرح اور نماز پڑھ لے اس کی نماز بھی درست ہوگی یہ اس صورت میں ہے جب ایک کپڑا ہو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تنگ حالی تھی سب کے پاس دو کپڑے بھی نہ ہوتے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے سب کو وسعت دی ہے اس لئے نماز کپڑے پہن کر پڑھنی چاہیے۔ ﴿يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف:

۳۱/۸) ''اے بنی آدم سجدہ گاہ آتے ہوئے زینت اختیار کرو۔''

[100]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

اشتمال صماء سے ممانعت کا بیان

1410۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ وَعَنِ الصَّمَّاءِ اشْتِمَالِ الْيَهُودِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے دوطرح کے لباس سے منع فرمایا: ایک اس سے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں گوٹ مار کر اس طرح بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ اورآسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو دوسرے اشتمال صماء سے جو یہود کا پہناوا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن حدیث صحیح ہے دیکھئے: بخاری (۵۸٤،۳٦۸) نسائی (٤۵۲۹) ابن ماجه (۳۵٦۰) ابویعلی (٦۱۲٤) ابن حبان (۲۲۹۰)وغیرهم۔

توضیح: ......اشتمال صماء ایک کپڑے کو اس طرح سارے بدن پر لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکے اور احتباء کا معنی حدیث میں مذکور ہے۔ یہ بہت ہی بے شرمی کی بات ہے کہ آدمی برہنہ ہوکر کھلے آسمان کے نیچے آئے۔ اگر کوئی فرد بشر موجود نہیں تو انسان کو اللہ تعالیٰ سے شرمانا چاہیے۔

[101]..... بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹے مصلے پر نماز پڑھنے کا بیان

1411۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ .

(ترجمہ) ام المؤمنین میمونہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خمرة پر نماز پڑھتے تھے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۸۱،۳۳۳) مسلم (۵۱۳) ابوداود(٦۵٦) نسائی (۷۳۷) ابن ماجه (۱۰۲۸) ابویعلی (۷۰۹۰) الحمیدی (۳۱۳)وغیرهم۔

توضیح: ......خمرة اس چھوٹے سے ٹکڑے کو کہتے ہیں جس پر فقط سجدے کے لئے سر رکھا جاسکے چاہے وہ ٹکڑا چٹائی کا ہو کپڑے کا ہو یا چھال گھاس وغیرہ کا بنا ہو۔

1412۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز پڑھی۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۸۱) مسلم (۵۱۳) ابوداود (٦١٢) ترمذی (۲۳٤) نسائی (۸۰۰)۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ زمین پر یا مٹی پر کرنا شرط واجب نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمرہ پر چٹائی یا بوریے پر بلکہ اپنے بستر پر بھی نماز پڑھی اور سجدہ کیا ہے، اس لئے سجاد، چٹائی، جائے نماز، مصلی اور قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نقش ونگار مصلے وغیرہ پر نہ ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔ اللہ تعالی سب کو اتباع سنت کی توفیق بخشے۔ آمین

[102]..... بَاب الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ
مباشرت کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا بیان

1413- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى .

(ترجمہ) معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) جو ان کی حقیقی بہن تھیں سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جو پہن کر صحبت کرتے تھے، کہا: ہاں جب اس کپڑے میں نجاست نہ ہوتی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لیکن آنے والی روایت صحیح سند سے مروی ہے حوالہ آگے آ رہا ہے۔

1414- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى .

(ترجمہ) معاویہ بن سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ام حبیبہ سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کپڑے میں ان سے صحبت کرتے اس میں نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں (پڑھ لیتے تھے) جب اس کپڑے میں نجاست نہ دیکھتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۳٦٦) نسائی (۲۹۳) ابن ماجہ (٥٤٠) ابویعلی (۷۱۲٦) ابن حبان (۲۳۳۱)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا ہے اگر نجاست لگنے کا گمان نہ ہو تو ان میں

نماز پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ نماز کے شروط میں سے ہے کپڑے، بدن اور جائے نماز سب پاک ہوں۔

[103]..... بَاب الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنے کا بیان

1415۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) سعید بن یزید ازدی نے کہا: میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کیا رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے کہا ہاں (پڑھتے تھے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٨٦) مسلم (٥٥٥) ترمذی (٤٠٠) نسائی (٧٧٤) ابویعلی (٢٩١٢)۔

1416۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَخَلَعُوا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي أَوْ آتٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ نَعْلَيْهِ فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا أَذًى فَلْيُمِطْ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک اپنی جوتیاں اتار دیں اور اپنے بائیں طرف انہیں رکھدیا۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہیں اپنی جوتیاں اتارنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ عرض کیا آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جوتی اتار دی لہٰذا ہم نے بھی جوتی نکال دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے یا یہ کہا: جبرئیل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ آپ کی جوتیوں میں نجاست لگی ہے (اس لئے میں نے اتار دیا تھا) اس لئے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتوں کو پلٹ کر دیکھ لے اگر ان میں نجاست وگندگی دکھائی دے تو اس کو دور کرے پھر انہیں پہنے ہوئے نماز پڑھ لے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٦٥٠) ابویعلی (١١٩٤) ابن حبان (٢١٨٥) موارد الظمآن (٣٦٠)۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے۔ لہٰذا جوتے پہن کر نماز پڑھنا درست اور بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ ان میں نجاست نہ لگی ہو، اور یہ کہنا کہ نعل عربوں کا ایک خاص جوتا تھا

اوران عام جوتوں میں نماز جائز نہیں خواہ وہ پاک وصاف ہی کیوں نہ ہوں دلائل کی رو سے ایسا کہنا صحیح نہیں اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ جوتے پہن کر نماز پڑھنا یہودیوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو وہ اپنے جوتے اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ ابوداود (٦٥٢)۔

[104]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل کی ممانعت کا بیان

1417- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عِسْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے ناپسند کیا سدل کو اور ناپسندیدگی کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں عسل بن سفیان ضعیف ہیں لیکن اس حدیث کے شواہد کے پیش نظر حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٦٤٣) ترمذی (٣٧٦) ابن حبان (٢٢٨٩) موارد الظمآن (٤٧٨، ٤٧٩)۔

توضیح: ..... امام خطابی نے کہا سدل یہ ہے کہ غرور وتکبر سے کپڑے کو چھوڑ دے وہ زمین تک لٹکتا رہے۔ نہایہ میں ہے سدل یہ ہے کہ کپڑا اوپر سے اوڑھ کر لٹکا لے جس طرح یہودی کرتے ہیں، بعض علماء نے کہا سر پر چادر اوڑھ کر اس کو لٹکنے دے بکل نہ مارے بعض نے کہا جبہ میں سدل یہ ہے کہ اسے اوڑھ لے اور ہاتھ آستینوں کے اندر نہ کرے (علامہ وحید الزماں) بعض احادیث میں سدل کی صریح ممانعت ہے جیسا کہ تخریج سے معلوم ہوسکتا ہے۔

[105]..... بَاب فِي عَقْصِ الشَّعْرِ

جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان

1418- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا سَاجِدٌ وَقَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي أَوْ قَالَ عَقَدْتُ فَأَطْلَقَهُ.

(ترجمہ) ابورافع (مولی رسول اللہ ﷺ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے جوڑا باندھے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اسے کھول دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس لفظ سے صرف امام دارمی نے ذکر کیا ہے دوسری کتب میں دوسرے سیاق سے ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٦٤٦) ترمذی (٣٨٤) ابن حبان (٢٢٧٩) موارد الظمآن (٤٧٤)۔

توضیح: ..... عقص عقصا بالوں کا گوندھنے چوٹی بنانے یا جوڑا بنانے کو کہتے ہیں اس حدیث کے پیش نظر علماء نے مردوں کے لئے جوڑا بنا کر نماز پڑھنے کو ناپسند کیا اور مکروہ جانا ہے کیونکہ اس میں عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ واللہ أعلم۔

1419۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَائَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا كَمَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوفٌ.

(ترجمہ) کریب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام نے کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے عبداللہ بن حارث کو پیچھے کی طرف بالوں کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ ابن عباس ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اس جوڑے کو کھولنے لگے، ایک اور شخص نے بھی ان کی تائید کی پھر وہ (عبداللہ بن حارث) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور عرض کیا کیا بات ہے آپ نے ایسا میرے سر کے ساتھ کیوں کیا؟ ابن عباس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (جو شخص جوڑا باندھ کر نماز پڑھے) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہوں اور وہ نماز پڑھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند عبداللہ بن صالح کاتب اللیث کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٤٩٢) ابوداؤد (٦٤٧) نسائی (١١١٥) ابن حبان (٢٢٨٠)۔

[106]..... بَاب التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جمائی لینے کا بیان

1420۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَشُدَّ يَدَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي عَلَى فِيْهِ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

امام دارمی نے کہا: یعنی منہ پر ہاتھ رکھ لے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٢٩٩٥) ابوداود (٥٠٢٦، ٥٠٢٧) ابویعلی (١١٦٢) ابن حبان (٢٣٦٠)۔

توضیح: ......اس روایت میں فَلْيَسُدَّ ہے بعض نسخے میں فلیشد اور مسلم کی روایات میں فلیمسک اور فلیکظم کا لفظ ہے جس کے معنی روکنے، پی جانے کے ہیں یعنی جہاں تک ہو سکے روکے کیونکہ یہ سستی وکاہلی اور ثقل کی نشانی ہے زیادہ مجبور ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ بعض روایات میں تصریح ہے: ((إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ.)) یعنی جب تم

میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے اس لئے کہ اس فعل سے شیطان کو اندر گھسنے اور نماز میں وسوسہ ڈالنے اور بھلانے کا موقع مل جاتا ہے۔

[107]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ لِلنَّاعِسِ

اونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان

1421۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ النَّوْمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنَمْ حَتَّى يَذْهَبَ نَوْمُهُ فَإِنَّهُ عَسَى يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے غنودگی محسوس کرے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند دور ہو جائے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ مغفرت طلب کرنے کے بجائے اپنے لئے بددعا کر بیٹھے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۲۱۲) مسلم (۷۸۶) ابوداود (۱۳۱۰) ترمذی (۳۵۵) ابن ماجه (۱۳۷۰) ابویعلی (۲۸۰۰) ابن حبان (۲۵۸۳، ۲۵۸٤) الحمیدی (۱۸۵)۔

تشریح: ......نماز میں اونگھ آنے لگے تو سو جانے کا یہ حکم نفلی نماز کے لئے ہے فرض نماز اور جماعت کے لئے جاگنا لازم ہے اور اچھی طرح وضو کر کے نیند، اونگھ اور غنودگی ختم کر دینی چاہیے۔

[108]..... بَاب صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

کھڑے یا بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب

1422۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ جَالِسًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) نے کہا مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز آدھی نماز ہے، عبداللہ نے کہا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا) کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے تو خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز آدھی نماز ہے اور آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (میں نے ایسا کہا ہے) لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں (یعنی میرا معاملہ تم سے جدا ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں جعفر بن الحارث کی وجہ سے کلام ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٣٥) ابوداود (٩٥٠) نسائی (١٦٥٨) بیهقی (٦٢/٧) ابن خزيمه (١٢٣٧)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بنا کسی عذر شرعی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا آدھا ثواب ہے۔ برصغیر ہند و پاک میں لوگوں نے بیٹھ کر نفل پڑھنا سنت بنالیا ہے حالانکہ اس حدیث میں وضاحت ہے کہ تم میری طرح نہیں ہو تم تو اگر بیٹھ کر نماز پڑھو گے تو آدھی نماز کا ثواب ملے گا۔ ابوداود میں اس سلسلے میں اور بھی متعدد روایات ہیں جن کی رو سے کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا افضل ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ لوگ افضل کو چھوڑ کر غیر افضل کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہدانا اللہ وایاہم آمین۔

[109].....بَاب صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا
نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

1423۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفّٰى بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوْ عَامَيْنِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَيُرَتِّلُ السُّوْرَةَ حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا .

(ترجمہ) ام المومنین حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہا) نبی کریم ﷺ کی زوجہ مبارکہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بس آپ کی وفات سے صرف ایک یا دو سال پہلے میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا جس میں آپ ترتیل سے سورت کی قرأت کرتے اور وہ طویل سے طویل تر ہو جاتی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں لیکن یہ دوسری صحیح سند سے بھی موجود ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٣٣) ترمذی (٣٧٢) نسائی (١٦٥٧) ابو يعلى (٧٠٥٥) ابن حبان (٢٥٣٠)۔

1424۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

(ترجمہ) عثمان بن عمر کے طریق سے بھی حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے یہ حدیث مروی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کا حوالہ پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے، نیز دیکھئے: الموطأ: صلاة الجماعة: (٢٢)

تشریح: ......رسول اللہ ﷺ کا آخری عمر میں بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنا کمزوری کی وجہ سے تھا اور رسول اللہ ﷺ کی خاصیت تھی جیسا کہ پچھلے باب میں گذر چکا ہے نیز یہ فعل ہے اور پچھلے باب میں حدیث قولی کا ذکر گذر چکا ہے اور حدیث کے قواعد کی رو سے قول فعل پر مقدم ہوتا ہے ان تمام دلائل کی روشنی میں بیٹھ کر نفلی نماز پڑھنا کسی طرح سنت

نہیں ہوسکتا اور افضل کھڑے ہوکر ہی نماز پڑھنا ہے۔ واللہ اعلم

[110]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ مَسْحِ الْحَصَا

نماز میں کنکری ہٹانے کی ممانعت کا بیان

1425۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً قَالَ هِشَامٌ أُرَاهُ قَالَ مَسْحُ الْحَصَا.

(ترجمہ) معیقیب ابن ابی طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں کنکری ہٹانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر بہت زیادہ ہی ضروری ہو تو ایک بار۔

ہشام نے کہا: میرا خیال ہے مطلب یہ تھا کہ ایک بار کنکریاں ہٹا لے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے: بخاری (١٢٠٧) مسلم (٥٤٦) ابوداود (٩٤٦) نسائی (١١٩١) ترمذی (٣٨٠) ابن ماجه (١٠٢٦) ابن حبان (٢٢٧٥)۔

1426۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَا.

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہی اس کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکری نہ ہٹائے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٩٤٥) ترمذی (٣٧٩) نسائی (١١٩٠) ابن ماجه (١٠٢٧) ابن حبان (٢٢٧٣) موارد الظمآن (٤٨١) الحميدی (١٢٨) الطيالسی (٤٤٥) ابن الجارود (٢١٩)۔

تشریح:...... ان احادیث سے نماز میں سجدے کی جگہ کو بار بار صاف کرنے کی ممانعت ہے اگر بہت ہی ضروری ہو اور سجدہ کرنا مشکل ہو تو صرف ایک بار ایسا کرنے کی اجازت ہے اور یہ اس لئے کہ یکسو ہو کر نماز پڑھے نمازی کا ذہن ادھر ادھر نہیں بھٹکنا چاہیے اس لئے نماز میں ادھر ادھر التفات وتوجہ کرنے، کپڑے سمیٹنے اور بال سدھارنے سے منع کیا گیا ہے۔ مومنین کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں اور یکسو ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

[111].... بَاب الْأَرْضُ كُلُّهَا طَاهِرَةٌ مَا خَلَا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

مقبرہ اور حمام کے علاوہ ساری زمین پاک ہے

1427۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ الْفَقِيرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ

بْـنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُعْـطِيـتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَـاصَّةً وَبُـعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَحُرِّمَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَيُرْعَبُ مِنَّا عَدُوُّنَا مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔(۱) نبی خاص اپنی اپنی قوم کے لئے مبعوث ہوتے تھے اور مجھے تمام انسانوں کے لئے عام طور پر نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (۲) میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر حرام تھا (۳) اور تمام زمین میرے لئے پاک سجدہ گاہ اور طاہر بنادی گئی ۔ (۴) اور ہمارے دشمنوں کے (دلوں میں) ایک مہینے کی مسافت تک رعب ڈالدیا گیا (یعنی اتنی دور تک دشمن ہم سے ڈرتا ہے) (۵) اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ روایت ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۳۵) مسلم (۵۲۱) نسائی (۴۳۰) ابن حبان (۶۳۹۸) وغیرهم۔

فائدہ: ......اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی پانچ خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن کی وجہ سے آپ سارے انبیاء میں ممتاز ہیں اللہ تعالی نے آپ کا رعب اس قدر ڈال دیا تھا کہ بڑے بڑے بادشاہ دور دراز بیٹھے ہوئے محض آپ کا نام سن کر کانپ جایا کرتے تھے۔ کسری پرویز نے آپ کا نامہ مبارک چاک کیا اللہ تعالی نے تھوڑے ہی دنوں بعد اس کے بیٹے شیرویہ کے ہاتھ سے اس کا پیٹ چاک کرادیا اور اس کی حکومت درہم برہم اور تہہ وبالا ہوگئی۔ اب بھی دشمنان رسول کا یہی حشر ہوتا ہے کہ وہ ذلت کی موت مرتے ہیں۔ (مولانا داود راز رحمہ اللہ)

1428۔ أَخْبَـرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تُجْزِءُ الصَّلَاةُ فِي الْمَقْبَرَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَلَى الْقَبْرِ فَنَعَمْ وَقَالَ الْحَدِيثُ أَكْثَرُهُمْ أَرْسَلُوهُ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام زمین سجدہ گاہ (مسجد) ہے سوائے مقبرے اور حمام کے (یعنی مقبرے اور حمام میں نماز پڑھنا جائز نہیں)

امام دارمی سے پوچھا گیا اگر کوئی مقبرے میں نماز پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی: جواب دیا اگر ایسی جگہ نماز پڑھ لی جہاں قبر نہیں تھی تو نماز ہو جائے گی اور فرمایا: اکثر رواۃ نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۴۹۲) ترمذی (۳۱۷) ابن ماجه (۷۴۵) ابن حبان (۱۷۰۰) الموارد (۳۳۶)۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جب تک نجاست کا یقین نہ ہو زمین کا ہر حصہ پاک ہے اس پر نماز

بھی پڑھی جاسکتی ہے اور تیمّم بھی کیا جاسکتا ہے اور اس سے وہ اماکن وجگہیں مستثنیٰ ہیں جن کا ذکر صریح طور پر احادیث میں آیا ہے جیسے مقبرہ، حمام، اونٹ کے باڑے اور بیت اللہ الحرام کی چھت وغیرہ، بحالت مجبوری قبرستان کی ایسی مسجد ہو جو قبروں پر نہ بنائی گئی ہو اس میں نماز پڑھنا امام دارمی کے قول کے مطابق درست ہے۔ واللہ اعلم۔

[112]..... بَاب الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹ اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

1429۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ.

ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور تمہیں بکریوں اور اونٹ کے باڑے (ان کے بیٹھنے کی جگہ) کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٣٤٩،٣٤٨) ابن ماجه (٧٦٨) ابن حبان (١٧٠٠) موارد الظمآن (٣٣٦)۔

تشریح: ...... احکام شریعت حکمت ومنفعت سے لبریز ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث میں جگہ نہ ملنے پر بکریوں کے باڑے میں نماز کی اجازت دی گئی اور اونٹ کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ اس لئے کہ بکریوں سے ضرر کا اندیشہ نہیں اس کے برعکس اونٹ اگر بھڑک جائے تو چوٹ کیا جان تک جانے کا اندیشہ ہے اور قرآن پاک میں بھی اصول بیان کر دیا گیا: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (بقرة : ٢/١٩٥) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ قربان جائیں ایسی شریعت حقہ پر جس کا ہر امر اور ہر نہی حکمت سے پر ہے۔

[113]..... بَاب مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا

جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اس کا بیان

1430۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ.

(ترجمہ) محمود بن لبید سے مروی ہے کہ جب عثمان (رضی اللہ عنہ) نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کے لئے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس

کے لئے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنا دے گا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٥٠) مسلم (٥٣٣) ترمذی (٣١٨) ابن ماجه (٧٣٦) ابن حبان (١٦٠٩)۔

توضیح: ......اس حدیث سے مسجد بنانے والے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

امیر المؤمنین عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے ۳۰ھ میں مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کا کام شروع کیا تو کچھ لوگوں نے اسے پسند نہیں کیا اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ مرفوع حدیث پیش کی اور علی وجہ البصیرة مسجد نبوی میں توسیع کی اور ویسے ہی گھر سے مراد یہ ہے کہ جیسے مسجد کو دنیا کے گھروں پر فضیلت ہوتی ہے ویسے ہی اس گھر کو جنت کے اور گھروں پر فضیلت ہوگی، مقصود یہ نہیں ہے کہ مسجد کے برابر ہی جنت میں گھر بنے۔ (علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ)۔

[114]..... بَاب الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعت پڑھنے کا بیان

1431۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .

(ترجمہ) ابوقتادہ السلمی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٤٤) مسلم (٧١٤) ابوداود(٤٦٧) ترمذی (٣١٦) نسائی (٧٣١) ابن ماجه (١٠١٣) ابن حبان (٢٤٩٥) موارد الظمآن (٣٢٣) الحمیدی (٤٢٥)۔

توضیح: ...... مذکورہ بالا حدیث کا حکم عام ہے یعنی مسجد میں داخل ہونے والا کسی بھی وقت میں داخل ہو چاہے طلوع و غروب آفتاب کا وقت ہو یا زوال کا حکم ہے کہ بنا دو رکعت پڑھے مسجد میں نہ بیٹھے حتی کہ امام اگر خطبہ بھی دے رہا ہے تو بھی ہلکی دو رکعت پڑھ کر ہی بیٹھنا چاہیے جیسا کہ حدیث نمبر (١٥٩٠) میں صراحت موجود ہے۔ عصر حاضر میں بعض لوگ مسجد میں آتے ہی پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ یہ مسلم کی روایت: ((فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ .)) کی صریح مخالفت ہے اور فرمان الٰہی ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (نور: ٦٣/١٨) جو رسول اللہ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا ان کو دردناک عذاب نہ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اتباع سنت کی

توفیق بخشے۔

[115]..... بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ
مسجد میں دخول کے وقت کی دعا کا بیان

1432۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

(ترجمہ) ابوحمید اور ابواسید انصاری (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو پہلے نبی ﷺ پر سلام بھیجے پھر یہ کہے۔ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .)) (اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .)) (اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں) یعنی رزق اور دنیا کی دیگر نعمتیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧١٣) بدون ذکر التسلیم علی النبی، ابوداود (٤٦٥) نسائی (٧٢٨) ابن ماجه (٧٧٢) ابن حبان (٢٠٤٨) بعض روایات میں ابوحمید او ابواُسید آیا ہے۔

توضیح:...... مسجد میں داخل ہوتے وقت ((السَّلَامُ عَلَى النَّبِيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .)) کہنا چاہیے اور نکلتے وقت ((السَّلَامُ عَلَى النَّبِيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .)) کہنا چاہیے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ .)) بھی دخول مسجد کے وقت کہنا ثابت ہے دیکھئے: ابوداود (٤٦٦)

[116]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں تھوکنے کی کراہت کا بیان

1433۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ قَالَ نَعَمْ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا .

(ترجمہ) شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے پوچھا کیا تم نے انس (رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے؟ قتادہ نے کہا: ہاں اور (یہ بھی سنا کہ) اس کا کفارہ اس کو دفن کر دینا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤١٥) مسلم (٥٥٢) ابوداود (٤٧٥)

نسائی (٧٢٢) ابویعلی (٢٨٥٠) بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ تھوک کو دفن کر دینا ہے (چھپا دینا یا زائل کر دینا ہے)۔

1434۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ يَقُولُ هَكَذَا وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی (مناجات) کرتا ہے یا یہ کہا کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص تھوکنے پر مجبور ہو تو اپنے بائیں طرف تھوکے یا اپنے قدم کے نیچے یا اس طرح کرے اور آپ نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور کنارے پکڑ کر اسے مسل دیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث دوسری سند سے متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤١٣، ٤١٦، ٤١٧) مسلم (٥٥١) ابویعلی (٢٨٨٤) ابن حبان (٢٢٦٧) الحمیدی (١٢٥٣) بخاری شریف میں ہے کہ آپ نے اپنی چادر کے ایک کنارے پر تھوکا اور اسے مسل دیا۔

1435۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّعَنَّ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُكَّ مَكَانُهَا وَأَمَرَ بِهَا فَلُطِخَتْ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ بِزَعْفَرَانٍ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اسی اثناء میں مسجد کے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم کو دیکھا تو آپ کو حاضرین مسجد پر غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ جل جلالہ اس کے سامنے ہوتا ہے (خطابی وغیرہ نے کہا اللہ کی رحمت یا اللہ کا قبلہ سامنے ہوتا ہے) اس لئے وہ ہرگز اپنے سامنے نہ تھوکے یا کہا ناک کا رینٹ نہ ڈالے پھر آپ نے حکم دیا اور اس جگہ کو کھرچ دیا گیا یا حکم دیا پس اسے پوت دیا گیا۔ حماد نے کہا: مجھے اس کے سوا علم نہیں کہ کہا زعفران سے پوت دیا گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤١٧) مسلم (٥٤٧/٥١) ابوداود (٤٧٩) نسائی (٧٢٥) ابن ماجہ (٧٦٣) الموطأ (٤) احمد (٣٢/٢، ١٤١)۔

1436۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَاةً

وَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد (نبوی) کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے کنکری سے اسے کھرچ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (نماز میں) تھوکے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوکے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی صحیح ہے بلکہ متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٠٨، ٤٠٩) مسلم (٥٤٨) نسائی (٧٢٤) ابن ماجه (٧٦١) ابویعلی (٩٧٥، ٩٩٣) ابن حبان (٢٢٦٨) الحمیدی (٧٤٥، ٧٤٦)۔

توضیح: ......تھوک، رینٹ، بلغم، کھنکار، طبعی رطوبات ہیں، نزلہ وزکام وغیرہ میں انسان انہیں نکالنے اور صاف کرنے پر مجبور ہوتا ہے اب اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو ایسی صورت میں کیا کرے؟ قربان جایئے شریعت اسلامیہ مطہرہ پر کہ ہر چیز کو واضح کر دیا کوئی بات پوشیدہ نہ رہی، ایسی صورت میں حکم یہ دیا کہ نمازی سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے یا کپڑے کے ایک کنارے یا رومال پر تھوک کر اسے مل دے۔ دور حاضر میں اس کی بہترین صورت منادیل یا ٹشوز پیپر ہیں جن کو استعمال میں لانا نماز کی حالت میں درست ہے۔ اول اسلام میں مساجد خصوصاً مسجد نبوی کچی اور بلا فرش وجائے نماز کے تھی اس لئے حکم ہوا کہ اگر کسی نے مجبوری کے عالم میں تھوک ہی دیا ہے تو غلط کام کیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے مٹی سے دفن کر دیا جائے یا کھرچ دیا جائے، خود خاتم المرسلین نے جب بلغم یا تھوک مسجد یا دیوار پر دیکھا تو کھرچ دیا یا اشارہ فرمایا اور اسے کھرچ دیا گیا جیسا کہ مفصل طور پر مذکورہ بالا احادیث میں گذر چکا ہے۔ مساجد بیوت اللہ ہیں ان میں اللہ کی عبادت ذکر ودعا ہوتی ہے اور وہ روئے زمین کی سب سے بہترین جگہ ہے اس کا احترام یہ ہے کہ مساجد کو نجاست سے پاک وصاف رکھا جائے بلکہ مسجد میں عطر وخوشبو سے اور صاف ستھرے فرش وسجادہ سے مزین ہونی چاہیے اور ایسا کرنے والے کی بڑی فضیلت ہے۔ مذکورہ بالا احادیث میں سامنے نہ تھوکنے کی علت یہ ذکر کی گئی ہے کہ (اللہ اس کے سامنے ہے) اس سے مراد علماء ومحدثین نے یہ لیا ہے کہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہے اور اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ ہر نمازی کے سامنے موجود ہے جیسا کہ بعض صوفیہ جہمیہ اور مبتدعہ کا عقیدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو عرش پر ہے ﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طه: ١٦/٥) اس کا علم اس کی رحمت اس کی رؤیت اور سماعت سارے عالم اور ساری کائنات کو محیط ہے (وهو السميع العليم) علمائے کرام نے اس کی اور بھی توجیہات ذکر کی ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری وشرح النووی ودیگر شروح احادیث۔

اور دائیں طرف نہ تھوکنے کا حکم اس لئے ہے کہ دائیں طرف کاتب الحسنات فرشتہ ہوتا ہے کما فی روایۃ البخاری (۴۱۶) تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (١/٦٦٣)۔

ان تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسجد میں تھوکنا، ناک سے رینٹ نکالنا، کھنکار ڈالنا گناہ اور بے ادبی ہے۔ مسجد کا ادب اور نمازیوں کے آرام وراحت کا خیال ضروری ہے اور تھوکنا یا ناک سنکنا یا تو مسجد سے باہر کرے یا پھر اس طرح ٹشوز پیپر یا منادیل ورومال سے صفائی کرے کہ پاس بیٹھے ہوئے نمازیوں کو کراہت محسوس نہ ہو اور نماز میں بھی یا نماز کے باہر بھی اس کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ بعض روایات میں اذا صلی کا ذکر ہے اور بعض روایات میں عام حکم ہے کہ مسجد میں نہ تھوکے نا ہی ناک سنکے اور نہ ہی بلغم نکالے۔ واللہ اعلم وعلمه أتم۔

[117]..... بَاب النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کا بیان

1437۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ قَالَ أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي .

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں مسجد (نبوی) میں سویا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے پائے مبارک سے مجھے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہیں یہاں سوتے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی میری آنکھ لگ گئی تھی۔

(تخریج) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ابن حبان (٦٦٦٨) مواردالظمآن (١٥٤٨)۔

1438۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطُلِقَ بِي إِلَى بِئْرٍ فِيهَا رِجَالٌ مُعَلَّقُونَ فَقِيلَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَاتِ الْيَمِينِ فَذَكَرْتُ الرُّؤْيَا لِحَفْصَةَ فَقُلْتُ قُصِّيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَّتْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى هَذِهِ قَالَتِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَ الْفَتَى أَوْ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ لَمْ أَقُمْ حَتَّى أُصْبِحَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اللَّيْلَ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: میں مسجد نبوی میں سویا کرتا تھا کیونکہ بیوی بچے تھے نہیں، میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا جس میں آدمی لٹکے ہوئے تھے۔ کہا گیا: ان کو دائیں جانب لے جاؤ (یعنی جنتیوں کی طرف) میں نے اس خواب کو (اپنی بہن) حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے بیان کیا اور درخواست کی کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کریں لہٰذا انہوں نے آپ ﷺ سے اس کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا: کس نے یہ خواب دیکھا ہے؟ عرض کیا (میرے بھائی) ابن عمر نے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہی اچھا وہ نوجوان ہے یا یہ کہا: کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات میں نماز پڑھے، ابن عمر نے کہا: میں جب سو جاتا تو فجر سے پہلے نہیں اٹھتا تھا۔ راوی نے کہا: اس کے بعد ابن عمر (رضی اللہ عنہما)

تہجد پڑھنے لگے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جیداور حدیث صحیح ہےاوراس کے اطراف متعدد مقامات پر بخاری شریف میں موجود ہیں۔
دیکھئے: بخاری (١١٢١، ١١٢٢) مسلم (٢٤٧٩) ابن ماجه (٣٩١٩) ابن حبان (٧٠٧١، ٧٠٧٢)۔

تشریح: ......اس حدیث سے مسجد میں سونے کا جواز ثابت ہوا نیز قیام اللیل (تہجد) کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کہ تہجد عذاب جہنم سے نجات کا سبب ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام معلوم ہوا، مارے ہیبت کے خودنہیں پوچھا بلکہ اپنی بہن سے درخواست کی کہ اس کی تعبیر پوچھیں۔ رضی الله عنهم وأرضاهم۔

[118]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ اسْتِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالشِّرَى وَالْبَيْعِ

گم شدہ چیز کی مسجد میں تلاش واعلان اور خرید وفروخت کی ممانعت کا بیان

1439۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ الضَّالَّةَ فَقُولُوا لَا أَدَّى اللَّهُ عَلَيْكَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھوتو کہو: اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ بخشے اور جب کسی کوگم شدہ چیز ڈھونڈتے اور مسجد میں اس کا اعلان کرتے دیکھوتو کہو: اللہ کرے تیری چیز نہ ملے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٥٦٨) ابوداود (٤٧٣) ابن ماجه (٧٦٨) ابن حبان (١٦٥٠) موارد الظمآن (٣١٣)۔

تشریح: ...... مسلم شریف کی روایت میں ہے: مسجدیں اس لئے نہیں بنائی جاتی ہیں کہ اس میں خرید وفروخت یا گم شدہ چیزیں تلاش کی جائیں۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں یہ افعال واعمال درست نہیں ہیں اور جو شخص ایسا اعلان کرے تو اس کے لئے بددعا کے طور پر مذکورہ الفاظ کہنا جائز ہے۔

ایک بار ناچیز کی کار چوری ہوئی، مسجد میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے کان میں کہا: میری کار چوری ہوگئی ہے دعا فرما دیجئے، فرمایا: ((رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ .)) اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا فوراً قبول فرمائی دوسرے دن کار مل گئی۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

واضح رہے کہ حدیث میں گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا منع ہے۔ ناچیز نے کان میں کہا تو آپ نے دعا فرما دی۔ ایک بار رمضان میں تہجد کی نماز شروع کرنے سے پہلے لاؤڈ اسپیکر چیک کرنے کے لئے اللہ اکبر کہہ دیا تو موصوف نے فورا تنبیہ کی کہ اگر تم نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہا ہے تو ناجائز ہے۔

[119]..... باب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں اسلحہ لے کر داخل ہونے کی ممانعت کا بیان

1440۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ يَحْمِلُ نَبْلًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمْسِكْ نُصُولَهَا قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) سفیانؒ بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا: کیا تم نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے سنا کہ ایک آدمی مسجد نبوی میں آیا جو تیر لئے ہوئے تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا ان کی نوکیں بند رکھو؟ کہا: ہاں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٥١) مسلم (٢٦١٤) نسائی (٧١٧) ابویعلی (١٨٣٣) ابن حبان (١٦٤٧) الحمیدی (١٢٨٩)۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تیر وغیرہ لے کر مسجد میں نہیں چلنا چاہیے مبادا کسی کو لگ جائے اسی پر قیاس کرتے ہوئے دیگر اسلحہ جات چاقو، چھری، تلوار، پستول، نیزے، بندوق کھلی ہوئی کوئی چیز لے کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔

[120].....بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ
قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان

1441۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِالنَّبِيِّ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَٰلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا.

(ترجمہ) عائشہ اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت ہے دونوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے (یعنی مرض وفات میں) تو آپ اپنے چہرۂ مبارک پر ایک چادر ڈال لیتے تھے اور جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھولتے اور اسی حالت میں فرماتے تھے۔ یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ آپ ﷺ ڈرا رہے تھے ایسا کرنے سے جیسا کہ انہوں نے کیا۔

توضیح: ......یعنی وہاں پر عبادت کرنا شروع کر دیا جیسے کہ مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں یا اس طرح سجدہ کیا اور روشنی و آرائش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں۔ (علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٣٥، ٤٣٦) مسلم (٥٣١) نسائی (٧٠٢) ابن حبان (٦٦١٩)۔

تشریح: ......اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد داؤد راز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہت مفید کلام نقل کیا ہے افادہ

کے پیش نظر ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ نے امت کو اس لئے ڈرایا کہ کہیں وہ بھی آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں، ایک حدیث میں آپ نے فرمایا: میری قبر پر میلہ نہ لگانا، ایک دفعہ فرمایا: یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ لوگ اسے پوجیں، یہود اور نصاری ہر دو کے یہاں قبر پرستی عام تھی اور آج بھی ہے۔ حافظ ابن القیم اغاثۃ اللهفان میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص موجودہ عام مسلمانوں کا حدیث نبوی اور آثار صحابہ وتابعین سے موازنہ کرے تو وہ دیکھے گا کہ آج مسلمانوں کے ایک جم غفیر نے بھی کس طرح حدیث نبوی کی مخالفت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ مثلا رسول اللہ ﷺ نے قبور انبیاء پر بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا مگر مسلمان شوق سے کتنی ہی قبور پر نماز پڑھتے ہیں۔ (۲) رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر مساجد کی عمارات بنانے سے سختی کے ساتھ روکا ہے مگر آج ان پر بڑی بڑی عمارات بنا کر ان کا نام خانقاہ مزار شریف اور درگاہ وغیرہ رکھا جاتا ہے (۳) رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر چراغاں سے منع فرمایا مگر قبر پرست مسلمان قبروں پر خوب خوب چراغاں کرتے اور اس کام کے لئے کتنی ہی جائیدادیں وقف کرتے ہیں (۴) رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر زائد مٹی ڈالنے سے منع فرمایا مگر یہ لوگ مٹی کے بجائے چونا اور اینٹ سے ان کو پختہ بناتے ہیں (۵) رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر کتبے لکھنے سے منع فرمایا مگر یہ لوگ شاندار عمارتیں بنا کر آیات قرآنی قبروں پر (نام کے ساتھ) لکھتے ہیں گویا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کے مخالف اور دین کی ہدایت کے باغی بنے ہوئے ہیں۔

صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں کہ یہ فرقہ ضالہ غلو (حد سے بڑھنا) میں یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ بیت اللہ شریف کی طرح قبروں کے آداب اور ارکان ومناسک مقرر کرڈالے ہیں جو اسلام کی جگہ کھلی ہوئی بت پرستی ہے پھر تعجب یہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے آپ کو حنفی سنی کہلاتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز ہرگز ایسے امور کے لئے نہیں فرمایا: اللہ تعالی ایسے مسلمانوں کو نیک سمجھ عطا کرے۔ آمین

[121]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاشْتِبَاكِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ

مسجد جاتے ہوئے انگلیوں سے کھیلنے کی ممانعت کا بیان

1442- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الْحَنَّاطِ قَالَ أَدْرَكَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْبَلَاطِ وَأَنَا مُشَبِّكٌ بَيْنَ أَصَابِعِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

(ترجمہ) ابوثمامہ حناط نے کہا مجھ کو کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) نے بلاط پر پالیا (مسجد جاتے ہوئے) اور میں انگلیوں میں انگلیاں داخل کئے ہوئے تھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد میں نماز کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے (گویا کہ وہ نماز کے اندر ہے)۔

توضیح:......اشتباک یا تشبیک انگلیوں میں انگلیاں داخل کرنے کو اور انگلیاں چٹخانے کو کہتے ہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود(٥٦٢) ترمذی (٣٨٦) ابن حبان (٢٠٣٩) موارد الظمآن (٣١٦،٣١٥) ۔

1443۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَعَمَدْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فَإِنَّكَ فِي صَلَاةٍ.

(ترجمہ) کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کر کے مسجد جانے کا ارادہ کرو تو انگلیوں میں تشبیک نہ کرو کیونکہ تم نماز میں ہو۔

(**تخریج**) حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔ نیز دیکھئے: ابن حبان (٢١٤٩) موارد الظمآن (٣١٦) اور یہ حدیث صحیح ہے۔

1444۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا تَقُولُوا هٰكَذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (گھر میں) وضو کرے پھر نماز کے لئے نکلے تو وہ نماز ہی میں ہے یہاں تک کہ اپنے گھر میں واپس آ جائے تو تم اس طرح نہ کرو یعنی وہ انگلیوں میں تشبیک نہ کرے۔ انگلیاں نہ چٹخائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٣٨٦) ابن خزیمہ (٤٤٦) ابن حبان (٢١٤٩) مواردالظمآن (٣١٤) ۔

تشریح:......ان احادیث سے گھر سے وضو کر کے نکلنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے گویا کہ وہ شخص نماز میں ہی ہے ایک اور حدیث میں ہے۔ مسجد جاتے اور آتے ہوئے ایسے شخص کے لئے ہر ہر قدم پر نیکیاں ہیں نیز ان احادیث میں انگلیاں چٹخانے اور تشبیک کی ممانعت ہے ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو انگلیوں سے اس طرح کھیلتے دیکھا تو ان کو کھلوا دیا۔ کیونکہ یہ عبث کام ہے جو وضو کے بعد مسجد یا مسجد سے باہر کہیں نہیں کرنا چاہیے۔

[122]..... بَاب فَضْلِ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ

اس کی فضیلت کا بیان جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

1445۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَقُمْ أَوْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کے لئے فرشتے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس پر نماز پڑھی ہے اور اس جگہ سے نہ کھڑا ہو نہ وضو توڑے فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ اس کی مغفرت فرما دے اے اللہ اس پر رحم فرما۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٤٥) مسلم (١٤٩) ابوداود (٤٦٩) ترمذی (٣٣٠) نسائی (٧٣٢) ابن حبان (١٧٥٣)۔

تشریح: ......اس حدیث سے نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر دعاء تلاوت کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور ایسے شخص کے لئے فرشتے بھی رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں جو بہت ممکن ہے کہ قبول ہو جائے اور جس کی بخشش ہو جائے اس پر رحمتوں کا نزول ہو اس سے بڑھ کر کون خوش قسمت ہوگا۔ لیکن آج کل کچھ نمازی حضرات امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد از جلد مسجد سے نکل بھاگنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جب تک تم نماز کا انتظار کرو گے گویا کہ تم نماز ہی کی حالت میں ہو، اس میں نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

[123]..... بَاب فِي تَزْوِيقِ الْمَسَاجِدِ
مساجد کی تزئین و آرائش کا بیان

1446۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ مسجدوں پر فخر نہ کریں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٤٤٩) نسائی (٦٨٨) ابن ماجہ (٧٣٩) ابویعلی (٢٧٩٨) ابن حبان (١٦١٣) الموارد (٣٠٧)۔

تشریح: ......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت لوگ ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ میری مسجد بلند، عمدہ، مزین اور نقش و نگار والی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدوں کی آرائش و زیبائش اور روشنی کرنا ممنوع ہے۔ مسجد کی اصل آرائش مسجدوں کو آباد رکھنا، ان میں نماز ادا کرنا، تلاوت کرنا اور درس و دروس وغیرہ کا اہتمام کرنا ہے۔

[124]..... بَاب الصَّلَاةِ إِلَى سُتْرَةٍ
سترہ لگا کر نماز پڑھنے کا بیان

1447۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَإِنَّ الظُّعُنَ لَتَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(ترجمہ) ابوجحیفہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت (وادی) بطحاء میں تشریف لائے اورظہر وعصر کی دودورکعت نماز پڑھی (یعنی جمع تقدیم کے ساتھ) اورآپ کے سامنے برچھی کا سترہ تھا اورعورتوں کی سواریاں آپ کے سامنے سے گذررہی تھیں۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٤٩٥) مسلم (٥٠٣) ابوداود(٦٨٨) نسائی (٤٦٩) ابویعلی (٨٨٧) ابن حبان (١٢٦٨) الحمیدی(٩١٦)۔

1448۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ تُرْكَزُ لَهُ الْعَنَزَةُ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کے لئے برچھی (چھڑی) گاڑ دی جاتی اورآپ اس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھ لیتے (یعنی فضا میں آپ برچھی یا چھڑی کوسترہ بنا کرنماز پڑھتے تھے)۔

تخریج یہ حدیث بھی صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٤٩٤) مسلم (٥٠١) ابوداود(٦٨٧) ابن ماجہ (١٣٠٥) ابن حبان (٢٣٧٧)۔

تشریح: ......ان احادیث سے سترہ لگا کرنماز پڑھنا ثابت ہوااور یہ بھی کہ سترے کے آگے سے کوئی گذرے تونماز خراب نہیں ہوگی جس کا بیان آگے آرہاہے۔بعض علماء وفقہاء نے بناسترہ نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔

[125]..... بَاب فِي دُنُوِّ الْمُصَلِّي إِلَى السُّتْرَةِ

نمازی کا سترے سے قریب رہنے کا بیان

1449۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتواپنے سامنے سے کسی کوگذرنے نہ دے اگروہ اصرار کرے توسختی سے روکے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٥٠٩) مسلم (٥٠٥) ابوداود(٦٩٧) نسائی (٧٥٦) ابن حبان (٢٣٧٧)۔

تشریح: ......حدیث میں ہے (فَلْيُقَاتِلْهُ)یعنی گذرنے پراصرار کرے تواس سے قتال کرے۔اس حدیث سے

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت معلوم ہوئی اور اگر اصرار کرے تو سختی سے روک دے اور ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے شیطان سے تشبیہ دی کیونکہ شیطان کا کام بھی نماز میں وسوسے ڈالنا تشویش پیدا کرنا ہے اور گذرنے والا بھی یہی کام انجام دے رہا ہے تو گویا وہ بھی شیطان ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آدمی سترے سے قریب رہے کیونکہ قریب نہ ہوگا تو گذرنے والے کو کس طرح روکے گا۔ واللہ اعلم۔

[126]..... بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

سواری کا سترہ بنا کر نماز پڑھنے کا بیان

1450۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سواری (اونٹ وغیرہ) کا سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٠٧،٤٣٠) مسلم (٥٠٢) ابوداود (٦٩٢) ترمذی (٣٥٢) ابویعلی (٢٦٣٢) صحیح ابن حبان (٣٣٧٨)۔

تشریح:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ، گھوڑے یا گدھے جیسی سواری کی آڑ میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن ان کے باڑوں اور تھانوں میں نماز پڑھنا درست نہیں مبادا بھڑک جائے اور نمازی کو نقصان پہنچا دے۔ واللہ اعلم

[127]..... بَاب الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے عورت ہو تو اس کا بیان

1451۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ .

(ترجمہ) عروہ بن زبیرؒ نے بیان کیا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر ایسے لیٹی ہوتیں جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٨٣) مسلم (٥١٢) ابن ماجہ (٩٥٦) ابویعلی (٤٤٩٠) ابن حبان (٢٣٤١)۔

تشریح:..... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر اپنی بیوی سامنے لیٹی رہے تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، بس بیوی کی طرف دھیان نہ جائے، نیز اس حدیث سے گھر میں نماز پڑھنا بھی ثابت ہوا۔ اور بستر اگر پاک ہے تو اس پر بھی نماز پڑھنا ثابت ہوا۔ واللہ اعلم۔

[128]..... بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُهَا

جس چیز کے سامنے آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور جس سے نہیں ٹوٹتی اس کا بیان

1452۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ قَالَ قُلْتُ فَمَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَصْفَرِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر نہ ہوتو اس کی نماز گدھے، کالے کتے یا عورت کے گذر جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ راوی نے کہا: میں نے ابوذر سے پوچھا سرخ اور زرد کتا ہو تو کیسا ہے؟ کہا جس طرح تم نے پوچھا ہے میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: کیونکہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٥١٠) ابوداود (٧٠٢) ترمذی (٣٣٨) ابن حبان (٢٣٨٤،٢٣٨٣)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سامنے اگر سترہ نہ ہو اور گدھا، کالا کتا، یا عورت گذر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ بعض علماء نے کہا: نماز میں خلل آ جاتا ہے اور اگر سترہ موجود ہے اور اس کے آگے سے ان میں سے کوئی گذر جائے تو نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا، تفصیل آگے آ رہی ہے۔

[129]..... بَاب لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

نماز کسی کے گذرنے سے نہیں ٹوٹتی

1453۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَعْنِي عَلَى أَتَانٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْتُ عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ عَنْهَا وَتَرَكْتُهَا تَرْعَى وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں اور فضل (ان کے بھائی) گدھی پر بیٹھ کر آئے اور نبی کریم ﷺ منی یا عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے میں صف کے درمیان سے گذرا گدھی سے اترا اور اسے چرتے ہوئے چھوڑ دیا اور صف میں جا کر مل گیا۔ (بخاری کی روایت میں ہے مجھے اس پر کسی نے ٹوکا نہیں)۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٦) مسلم (٥٠٤) ابوداود (٧١٥) ترمذی (٣٣٧)

نسائی (٧٥١) ابن ماجه (٩٤٧) ابویعلی (٢٣٨٢) ابن حبان (٢١٥١) الحمیدی (٤٨١) ۔

تشریح: ...... باب ہے کسی کے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور امام دارمی رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی ہے جس میں ہے کہ گدھی اور خود ابن عباس صف کے درمیان سے گذرے لیکن کسی نے ٹوکا نہیں مطلب یہ ہوا کہ گدھے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ لیکن اس حدیث سے اس پر استدلال کہ کسی کے بھی سامنے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی صحیح نہیں کیونکہ ابن عباس اپنی گدھی کے ساتھ صف کے درمیان سے گذرے تھے اور امام کا سترہ مقتدی کا بھی سترا ہوتا ہے۔ پچھلی حدیث میں یہ جو ذکر آیا کہ گدھا، کالا کتا اور عورت کے سامنے سے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اس سلسلے میں صاحب التحفہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان تینوں مذکورہ بالا اجناس کے نمازی کے سامنے سے گذرنے سے نماز میں نقص آجاتا ہے اس لئے کہ آدمی کا دل اس سے متاثر ہو جاتا ہے نماز مطلقاً باطل یا فاسد ہو جائے ایسا نہیں ہے جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی فتویٰ ہے۔ واللہ اعلم۔

[130]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گذرنے سے کراہت کا بیان

1454۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ فَلَا أَدْرِي سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ يَوْمًا.

(ترجمہ) بسر بن سعید نے کہا: ابوجہیم انصاری نے مجھے زید بن خالد جہنی (رضی اللہ عنہ) سے یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ جو آدمی نمازی کے سامنے سے گذرے اس بارے میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی چالیس تک کھڑا رہے تو بہتر ہے اس کے لئے نمازی کے سامنے گذرنے سے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ چالیس سال کہا یا چالیس مہینے یا دن کہا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥١٠) مسلم (٥٠٧) وابن ماجه (٩٤٤) روایت بخاری ومسلم میں مرسل اور مرسل الیہ کے نام اس روایت کے بالعکس ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

1455۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي

أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً .

(ترجمہ) بسر بن سعید نے خبر دی کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم (عبداللہ) انصاری (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں ان سے یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ابوجہیم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس میں اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو اس کے سامنے سے گذرنے پر چالیس تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دے۔ ابوالنضر نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥١٠) مسلم (٥٠٧) ابوداود (٧٠٣) ترمذی (٣٣٦) نسائی (٧٥٥) ابن ماجه (٩٤٥) ابن حبان (٢٣٦٦) الحمیدی (٨٣٦)۔

توضیح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نمازی کے سامنے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی سزا اگر گزرنے والے کو معلوم ہو جائے تو کم سے کم چالیس گھنٹے بھی کھڑا رہنا پڑے تو یہ بڑی کڑی سزا ہے اس لئے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے نہیں گذرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ کتنی دور تک سے نہیں گذرنا چاہیے قرین قیاس یہ ہے کہ سجدہ کی جگہ یا تین ہاتھ کے اندر سے نہیں گذرنا چاہیے لیکن حدیث مطلق ہے اس لئے نہ گذرنا ہی بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

[131]..... بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت کا بیان

1456۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْأَغَرُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری تمام مساجد سے ایک ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١١٩٠) مسلم (١٣٩٤) ترمذی (٣٢٥) ابن ماجه (١٤٠٤) ابویعلی (٥٨٥٧) ابن حبان (١٦٢١، ١٦٢٥) الحمیدی (٩٦٩)۔

1457۔ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِيْ هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: احمد (۲/۲۹، ۵۴) مسلم (۱۳۹۵) ابن ماجه (۱۴۰۵) ابن ابی شیبه (۲/۳۷۱)۔

1458۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِيْ هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری تمام مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۹۰) مسلم (۱۳۹۴) ابویعلی (۵۸۵۷) ابن حبان (۱۶۲۱) الحمیدی (۹۶۹)۔

تشریح:......ان احادیث سے مسجد نبوی کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد الحرام کے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد الحرام روئے زمین کی ساری مساجد سے افضل ہے کیونکہ اس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے کما ورد فی بعض الروایات۔ دیکھئے: فتح الباری شرح حدیث (۱۱۹۰)۔

[132]..... بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ
شدّ رحال (یعنی سفر) صرف تین مساجد کے لئے کیا جاسکتا ہے

1459۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِيْ هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام (بیت اللہ شریف) دوسرے میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور تیسرے مسجد اقصی (یعنی بیت المقدس)

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۸۹) مسلم (۱۳۹۷) ابوداود (۲۰۳۳) نسائی (۶۹۹) ابن ماجه (۱۴۰۹) ابویعلی (۵۸۸۰) ابن حبان (۱۶۱۹) الحمیدی (۹۷۳)۔

تشریح:......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ان تین مساجد کے علاوہ ثواب کی نیت سے کسی بھی مسجد میں سفر کر کے جانا جائز نہیں اور ثواب کی نیت سے قبر اور مزاروں کے لئے سفر کرنا تو حرام ہے حتی کہ علمائے کرام نے نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے قصد سے مدینہ منورہ جانے کو بھی خلاف شرع اور مذکورہ بالا حدیث کے مخالف تصور کیا ہے ہاں جو شخص مسجد نبوی میں جائے اور نبی کریم ﷺ کے روضہ کی زیارت کے لئے جائے تو کوئی حرج نہیں وہاں جا کر درود وسلام

شرعی طریقے پر کہنا اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ودیگر صحابہ پر سلام کہنا معیوب نہیں اسی طرح قرب وجوار کے قبرستان میں عبرت وموعظت کے لئے جانا اور مرحومین کے لئے دعا کرنا بھی خلاف شرع نہیں بلکہ جائز ومستحب ہے بس شدّ رحال کی یعنی خاص طور سے کسی قبر، مزار، درگاہ اور قبرستان کی زیارت ثواب حاصل کرنے کے لئے اور صاحب قبر سے سفارش یا طلب معاش وحاجت روائی کے لئے سفر کر کے جانا خلاف شرع اور حرام ہے۔ اللہ سب کو دین کی سمجھ دے آمین۔

[133]..... بَاب فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ

تاریکی واندھیرے میں (نماز کے لئے) مسجدوں کی طرف جانے کی فضیلت کا بیان

1460- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةٍ آتَاهُ اللّٰهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کے اندھیرے میں نماز کی غرض سے نکلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نور عطا فرمائے گا۔

(**تخریج**) یہ روایت حسن اور شواہد کے پیش نظر حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن حبان (٢٠٤٦) موارد الظمآن (٤٢٢) مجمع الزوائد (٢١٠٩)۔

تشریح: ......اس حدیث سے رات کی تاریکی میں نماز کے لئے جانے کی فضیلت ثابت ہوئی ایسے آدمی کے لئے قیامت کے دن نور ہی نور ہوگا۔

[134]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر التفات مکروہ ہے

1461- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ.

(ترجمہ) ابوذر (غفاری رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک کہ ادھر ادھر التفات نہ کرے جب اپنے چہرے کو نمازی موڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔

(**تخریج**) یہ روایت اس سند سے عبداللہ بن صالح اور ابوالاحوص کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد بھی ملتے ہیں جن سے اس روایت کو تقویت ملتی ہے دیکھئے: احمد (١٧٥/٥) ابوداود (٩٠٩) نسائی (١١٩٤) مجمع الزوائد

(۲۴۵۳،۲۴۵)۔

تشریح: ......اس حدیث سے نماز میں ادھر ادھر التفات کرنے اور دیکھنے کی ممانعت ہے۔ التفات دو طرح سے ہوسکتا ہے۔ نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھنا تو اس کی احادیث کی روشنی میں گنجائش ہے اور فرض نماز میں یہ بھی نہ ہو تو بہتر ہے اور گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھنا یہ منع ہے کیونکہ نماز میں انسان کو یکسو ہو کر سجدے کی طرف نظر رکھنی چاہیے تاکہ دھیان ادھر ادھر نہ بٹے اور خشوع وخضوع برقرار رہے جو نماز کیلئے اشد ضروری ہے۔

[135]..... بَاب أَيُّ الصَّلاةِ أَفْضَلُ ..... کون سی نماز بہتر ہے؟

1462۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ مُقِلٍّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن حبشی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے پھر وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور پھر حج مبرور، دریافت کیا گیا اور سب سے زیادہ افضل (فضیلت والی) نماز کونسی ہے؟ فرمایا: جس میں قیام لمبا ہو، پوچھا گیا اور سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا: جو کم مال والا محنت کر کے صدقہ دے۔ عرض کیا گیا ہجرت کون سی افضل ہے؟ فرمایا: جو حرام کام سے ہجرت (کنارہ کشی) اختیار کرے۔ پوچھا گیا: پھر جہاد کون سا افضل ہے؟ فرمایا: جو مشرکین سے اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرتا ہو۔ پوچھا گیا سب سے افصل قتل کونسا ہے؟ فرمایا: جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے جائیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۴۴۹) نسائی (۲۵۲۵،۵۰۰۱) احمد (۴۱۱/۳) ترغیب وترهيب (۳۰)۔

[136]..... بَاب فَضْلِ صَلاةِ الْغَدَاةِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ
نماز فجر اور عصر کی فضیلت کا بیان

1463۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ مَا الْبَرْدَيْنِ قَالَ الْغَدَاةُ وَالْعَصْرُ.

(ترجمہ) ابوموسی اشعری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ٹھنڈے وقت کی دونمازیں (فجر وعصر) وقت پر پڑھیں تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

امام دارمی سے پوچھا گیا کہ بردین کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: فجر اور عصر کی نماز۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٧٤) مسلم (٦٣٥) ابویعلی (٧٢٦٥) ابن حبان (١٧٣٩)۔

1464۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ وَمَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فَهُوَ فِي جِوَارِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي جَارِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا أُمِنَ وَلَمْ يَفِ فَقَدْ غَدَرَ وَأَخْفَرَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے جوار (پڑوس یا ذمے داری اور عہد و پیمان) میں ہے پس تم اللہ کے عہد میں اس کے پیمان کو نہ توڑو اور جو شخص عصر کی نماز پڑھ لے تو وہ بھی اللہ کے جوار میں ہے پس تم اللہ کے جوار کو نہ توڑو۔

امام دارمی نے اخفر کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب انسان مامون ہوجائے اور عہد کو پورا نہ کرے تو گویا اس نے خیانت کی اور عہد کو توڑ دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے اور ان الفاظ میں یہ روایت امام دارمی کے انفرادات میں سے ہے لیکن اس کے ہم معنی صحیح حدیث موجود ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٥٧) ترمذی (٢٢٢) ابن ماجه (٢٩٤٥) الطيالسی (٩٣٨) احمد (٣١٢/٤) وغيرهم

تشریح: ......اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کی فضیلت ثابت ہوئی۔ مسلم شریف کی روایت کے الفاظ ہیں: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ .)) جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے جو اللہ کی ذمہ داری میں ہو اسے کون زچ کرسکتا ہے اور کون نقصان و تکلیف یا ضرر پہنچا سکتا ہے؟

[137]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ دَفْعِ الْأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں بول و براز روکے رکھنے کی ممانعت کا بیان

1465۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَرَادَ الرَّجُلُ الْخَلَاءَ فَابْدَأْ بِالْخَلَاءِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن ارقم نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی کو پائخانہ کی ضرورت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۸۸) ترمذی (۱٤۲) نسائی (۸۵۱) ابن حبان (۲۰۷۱) موارد الظمآن (۱۹٤) الحمیدی (۸۹٦)۔

توضیح: ......یعنی پہلے حاجت رفع کرے بعد میں نماز کو جائے کیونکہ ایسی صورت میں نماز میں یکسوئی نہ رہے گی۔ صحیح حدیث ہے: ((ولا صَلاةَ وَهوَ يُدَافِعُهُ الأَخْبَثَان.))

[138]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1466۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۲۲۰) مسلم (۵٤۵) ابوداود (۹٤۷) ترمذی (۳۸۳) نسائی (۸۸۹) ابویعلی (٦۰٤۳) ابن حبان (۲۲۸۵)۔

تشریح: ......خصر کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو کہتے ہیں جس کی نماز میں ممانعت ہے کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ دوزخی اسی طرح راحت لیں گے یا ابلیس اسی حالت میں آسمان سے اتارا گیا یا یہ کہ یہود ایسا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

[139]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا

عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کی ممانعت کا بیان

1467۔ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْمِنْهَالِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(ترجمہ) ابوبرزہ اسلمی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٤۱) مسلم (٦٤۷) ابوداود (۳۹۸) نسائی (٤۹٤)۔

تشریح: ......عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے اور عشاء کے بعد باتیں کرنا ممنوع ہے سوائے قرآن و حدیث کے مراجعہ اور تلاوت کے ذکر و اذکار اور بیوی و اہل خانہ و مہمان سے ضروری باتوں کے فالتو باتوں میں وقت ضائع کرنا منع ہے جلدی سونا اور جلدی جاگنا صحت کے لئے مفید اور شرعی لحاظ سے فائدہ مند ہے جو لوگ ٹی وی، وی سی آر، فلم بینی اور ناچ گانے میں وقت ضائع کرتے ہیں انہیں اس حدیث پر غور کرنا چاہیے (هدانا الله وایاهم) آمین۔

[140]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمُشْرِكِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
مسجد حرام میں مشرک کے داخل ہونے کی ممانعت کا بیان

1468۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَهَلَ صَوْتُهُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کو مکۃ المکرّمہ کی طرف بھیجا تو میں ان کے ہمراہ تھا انہوں نے چار چیزوں کا اعلان کیا یہاں تک کہ ان کی آواز بھرا گئی (۱) سنو جنت میں صرف ایمان والا نفس ہی داخل ہوگا (۲) اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا (۳) نہ کوئی بیت اللہ کا ننگے ہوکر طواف کرے گا (۴) اور جس کسی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہدو پیمان ہو اس کی مدت چار مہینے کی ہے۔ یہ مدت گزرنے پر اللہ اور اس کے رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید اور حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۶۹، ۱۶۲۲) مسلم (۱۳۴۷) ابوداود (۱۹۴۶) نسائی (۲۹۵۷) ابن حبان (۳۸۲۰) ابویعلی (۱۰۴،۷۶) الحمیدی (۴۸)۔

تشریح: ......سورہ توبہ کے نازل ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے کافروں کی آگاہی کے لئے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا پھر آپ کو خیال آیا کہ معاہدہ کو ختم کرنے کا حق دستور عرب کے مطابق اسی کو ہے جس نے خود معاہدہ کیا یا کوئی اس کے خاص گھر والوں میں سے ہونا چاہیے اس لئے آپ ﷺ نے ان کے پیچھے علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے قریش مکہ کی بدعہدی کی آخری مثال صلح حدیبیہ تھی طے ہوا تھا کہ ایک طرف مسلمان اور ان کے حلیف ہوں گے اور دوسری طرف قریش اور ان کے حلیف مسلمانوں کے ساتھ قبیلہ خزاعہ شریک ہوا اور قریش کے ساتھ بنوبکر، صلح کی بنیادی شرط یہ تھی کہ دس برس تک دونوں فریق صلح و امن سے رہیں گے مگر ابھی دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ بنوبکر نے خزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے ان کی مدد کی بنوخزاعہ نے کعبہ میں اللہ کے نام پر امان مانگی پھر بھی وہ بے دریغ قتل کئے گئے صرف چالیس آدمی بچ کر مدینہ پہنچے اور سارا حال زار پیغمبر اسلام ﷺ کو سنایا اب معاہدے کی رو سے آپ کے لئے ضروری ہوگیا کہ قریش کو ان کی بدعہدی کی سزا دیں چنانچہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ نے کوچ فرمایا اور بغیر کسی خون ریزی کے ۸ ھ میں مکہ فتح ہوگیا اس کے بعد ۹ ھ میں اس سورہ شریفہ کی دس ابتدائی آیات نازل ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے ابوبکر کو مسلمانوں کا امیر حج بنا کر بھیجا پھر بعد میں علی رضی اللہ عنہ کو مکہ شریف بھیجا تاکہ وہ سورہ توبہ کی ان آیات کا کھلے

عام اعلان کر دیں اور مذکورہ بالا چاروں امور کا دوٹوک انداز میں اعلان کریں۔ (مولانا داود راز رحمۃ اللہ علیہ)۔

[141]..... بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

بچے کو کب نماز کا حکم دیا جائے

1469۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ.

(ترجمہ) سبرہ (بن معبد جہنی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات سال کے بچے کو نماز پڑھنا سکھاؤ اور جب دس سال کا ہو تو نماز پڑھنے کے لئے اسے مارو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی یہ سند حسن ہے لیکن بمجموع طرق صحیح کے درجہ کو پہنچتی ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٤٩٤) ترمذی (٤٠٧) طبرانی (٦٥٤٦) مشکل الآثار للطحاوی (٣/٢٣١) ابن خزیمہ (١٠٠٢) الحاکم (١/٢٥٨) وغیرهم۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بچہ جب سات سال کا ہو تو نماز پڑھنا سکھایا جائے تاکہ نماز کی عادت پڑے اور جب دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اس کی پٹائی کی جائے۔ واضح رہے کہ یہی حکم لڑکی کے لئے بھی ہے ان کے اولیاء پر اس حکم کی تنفیذ واجب ہے، آج لوگ اپنے بچے بچیوں کو اپنی مرضی کے خلاف کام کرنے پر مارتے پیٹتے ہیں، نماز نہ پڑھیں تو کوئی انہیں کچھ نہیں کہتا کیونکہ خود والدین بھی اکثر بے نمازی ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے۔ آمین۔

[142]..... بَاب أَيُّ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

کون سے وقت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

1470۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

(ترجمہ) عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ تین گھڑیاں (وقت) ایسی تھیں جن میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے سے اور ان اوقات میں میت دفن کرنے سے روکتے تھے (۱) طلوع آفتاب کے وقت حتیٰ کہ سورج کچھ بلندی پر آجائے (۲) زوال کے وقت حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف جھک جائے (۳) غروب کے وقت حتیٰ کہ سورج بالکل غروب ہو جائے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم(۸۳۱) ابوداود(۳۱۹۲) ترمذی (۱۰۳۰) نسائی (۵۵۹) ابن ماجه (۱۵۱۹) ابویعلی (۱۷۵۵) ابن حبان (۱۵٤٦) وغیرهم۔

1471۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ مجھے کچھ پسندیدہ اشخاص نے حدیث بیان کی جن میں عمر بن الخطاب بھی ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے، اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ ابوالعالیہ کا نام رفیع بن مہران الریاحی ہے۔ دیکھئے: بخاری(۵۸۱) مسلم (۸۲٦،۲۸۷) ابوداود(۱۲۷٦) ترمذی (۱۸۳) نسائی(۵٦۱) ابن ماجه (۱۲۵۰) وغیرهم۔

تشریح: ......دن اور رات میں کچھ اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت، اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک، اور نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک، ہاں اگر کوئی فرض نماز قضا ہو گئی ہو تو اس کا پڑھ لینا جائز ہے اور فجر کی سنتیں بھی اگر فجر کی نماز سے پہلے نہ پڑھی جا سکی ہوں تو ان کو بھی بعد جماعت فجر پڑھا جا سکتا ہے جو لوگ جماعت ہوتے ہوئے فجر کی سنتیں پڑھتے رہتے ہیں وہ حدیث کے خلاف کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةِ.)) یعنی جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔ (یہ حدیث آگے ۱۴۸۸ نمبر پر آ رہی ہے) نیز اوراوقات منہیہ عنہا میں اگر کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد بھی اسے پڑھنی چاہیے۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ.)) تفصیل حدیث رقم (۱۴۳۱) میں گذر چکی ہے لہٰذا مذکورہ بالا حدیث میں جو ممانعت آئی ہے اس سے کچھ حالتیں مستثنی ہیں۔

[143].....بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

1472۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَمَسْرُوقًا يَشْهَدَانِ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا يَوْمًا إِلَّا صَلَّى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد تَعْنِي بَعْدَ الْعَصْرِ.

(ترجمہ) ابواسحاق نے کہا میں نے اسود بن یزید اور مسروق سے سنا انہوں نے گواہی دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی ان کے گھر میں تشریف لاتے تو یہ دو رکعت ضرور پڑھتے تھے۔

امام دارمی نے کہا: ان کی مراد عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعتیں تھیں۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٩٣) مسلم (٨٣٥) ابوداود (١٢٧٩) نسائی (٥٧٥) وغیرھم۔

1473۔ أَخْبَرَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ.

(تخریج) یہ حدیث بھی صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٩١) مسلم (٨٣٢) ترمذی (١٨٤) ابویعلی (٤٤٨٩) ابن حبان (١٥٧٠) الحمیدی (١٩٤)۔

1474۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنَا أَقُولُ بِحَدِيثِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(ترجمہ) کریب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ابن عباس، عبدالرحمٰن بن الازہر، اور سعود بن مخرمہ (رضی اللہ عنہم) نے انہیں عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس بھیجا اور کہا کہ ان سے ہم سب کا سلام کہنا اور عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ بھی یہ رکعت پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ

حدیث پہنچی ہے کہ آپ نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ابن عباس نے کہا اور عصر کے بعد نماز پڑھنے پر میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کو مارا تھا کریب نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اوران کو ان لوگوں کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا: جاؤ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھو چنانچہ میں ان لوگوں کے پاس واپس آیا اور انہیں عائشہ کا جواب سنادیا پھر انہوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس وہی پیغام لے کر بھیجا جو پیغام لے کر عائشہ کے پاس بھیجا تھا۔ ام سلمہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ اس سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے آپ کو عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں رکعتیں پڑھیں تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ دو رکعتیں پڑھیں تو میں نے لونڈی سے کہا جاؤ آپ کے پاس کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ ام سلمہ کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول میں نے تو آپ کو ان سے ممانعت کرتے سنا ہے پھر میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ خود پڑھ رہے ہیں؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کریں تو تھوڑا اٹھہر جانا چنانچہ لونڈی نے ایسا ہی کیا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ آپ سے پیچھے ہٹ کر ٹھہر گئی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی تم نے مجھ سے نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے بارے میں پوچھا؟ بات یہ ہے کہ میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لئے آ گئے تھے اور ان کے ساتھ گفتگو کرنے میں میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا سو یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔

امام دارمی سے پوچھا گیا اس حدیث کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہا: میری رائے وہی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہے: لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس ۔ ترجمہ کے لئے دیکھئے: رقم (۱۴۷۱)

توضیح: ......یعنی عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور یہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں چاہے وہ ظہر کی دو رکعت ہوں یا عصر کے بعد کی جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے تو یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور عام قاعدے کے مطابق قول (لا صلاۃ) اس فعل پر مقدم ہوگا، اس بارے میں امام دارمی رحمہ اللہ کی رائے راجح ہے۔ واللہ اعلم۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح، حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۲۳۳) مسلم (۸۳٤) ابوداود (۱۲۷۳) ابویعلی (٦٩٤٦) ابن حبان (١٥٧٦، ١٥٧٤)۔

[144]..... بَاب فِي صَلَاةِ السُّنَّةِ ..... نماز کی سنتوں کا بیان

1475۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي

بَيْتِهِ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر سے پہلے دو رکعت اور بعد میں دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں ادا فرماتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٣٧) مسلم (٨٨٢) ابوداود (١٢٥٢) نسائی (٨٧٢،١٤٢٦) ابویعلی (٥٤٣٥) ابن حبان (٢٤٥٤) الحمیدی (٦٩٠)۔

توضیح: ......ایک اور روایت میں فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا ثابت ہے اس طرح پنجوقتہ نماز میں سنن راتبہ کی کل تعداد دس ہوئی۔

1476۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ إِلَّا لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مِثْلَهُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم ﷺ کی زوجہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: جو بھی مسلم بندہ ۱۲ رکعت سنت فرض نماز کے علاوہ پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک گھر ہے یا فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ ام حبیبہ نے کہا: اس لئے میں برابر ان سنتوں کو پڑھتی رہتی ہوں، عمرو بن اوس اور نعمان بن سالم نے بھی اسی کے مثل کہا یعنی جب سے یہ سنا ان سنتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٢٨) ابوداود (١٢٥٠) ترمذی (٤١٥) نسائی (١٧٩٧) ابن ماجه (١١٤١) ابویعلی (٧١٢٤) ابن حبان (٢٤٥١،٢٤٥٢)۔

1477۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے پہلے چار رکعت اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت (سنت) کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١١٨٢) ابوداود (١٢٥٣) نسائی (١٧٥٧) احمد (٦٣/٦) الطیالسی (٥٢٢) وغیرهم۔

تشریح: ...... مذکورہ بالا احادیث سے سنن راتبہ کی فضیلت معلوم ہوئی تمام واردہ احادیث کے پیش نظر یہ معلوم ہوا کہ دو رکعت فجر سے پہلے چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے

بعد یہ کل ۱۲ رکعت ہوئیں اس کے علاوہ بھی کچھ سنتیں ہیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جیسے عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت۔ سنن راتبہ کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ دوسرے یہ کہ اگر فرض نماز میں کوئی کمی رہ گئی تو اللہ تعالیٰ ان سے اس کمی کو پوری فرما دے گا جیسا کہ حدیث: ((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ.)) سے ثابت ہے۔ دیکھئے: حدیث نمبر (۱۳۹۳)

[145]..... بَاب الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا بیان

1478- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ نماز ہے، ہر دو اذانوں کے بیچ نماز ہے۔ آخر میں فرمایا: ہر دو اذانوں کے بیچ جو چاہے اس کے لئے نماز ہے۔ امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہی کہتے ہیں کہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھی جائے کہا: ہاں میں بھی یہی کہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کے رواۃ ثقات ہیں اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٤) مسلم (٨٣٨،٦٢٧) ابوداود (١٢٨٣) ترمذی (١٨٥) نسائی (٦٨٠) ابن ماجه (١١٦٢) ابن حبان (١٥٦٠،١٥٥٩)۔

1479- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقُومُ لُبَابُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالَ وَقَلَّ مَا كَانَ يَلْبَثُ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موذن مغرب کی اذان دیتا تو رسول اللہ ﷺ کے برگزیدہ اصحاب ستونوں کی طرف لپکتے جب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ (سنتیں) پڑھ رہے ہوتے۔ کہا اور آپ ﷺ کم ہی انتظار کرتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے: دیکھئے: بخاری (٥٠٣) مسلم (٨٣٧) ابوداود (١٢٨٢) ابن ماجه (١١٦٣)۔

تشریح: ...... ان احادیث سے مغرب کی اذان کے بعد نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنے کا ثبوت ملا اور یہی صحیح ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعد میں اس سے روک دیا گیا یا مغرب کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو ان سب کی کوئی دلیل نہیں۔

[146]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں میں قرأت کا بیان

1480۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَذَكَرَتْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ قَالَ سَعِيدٌ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں جو پڑھتے اسے مخفی رکھتے (یعنی آواز سے نہ پڑھتے) اور ذکر کیا کہ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کی قرأت کرتے تھے۔ سعید (بن عامر) نے کہا: یعنی فجر کی سنتوں میں یہ پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: شرح معانی الآثار (۱/۲۹۷) و ابن حبان (۲۴۶۱)۔

1481۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(ترجمہ) ابن عمر نے کہا: حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ طلوع فجر کے بعد دو ہلکی سی رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ایسی گھڑی تھی جس میں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۶۱۸) مسلم (۷۲۳) ترمذی (۴۳۳) نسائی (۵۸۲) ابن ماجہ (۱۱۴۵) ابویعلی (۷۰۳۲) ابن حبان (۲۴۵۴) الحمیدی (۲۹۰)۔

1482۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

(ترجمہ) ام المومنین حفصہ (رضی اللہ عنہا) زوجہ نبی ﷺ نے کہا: جب موذن اذان فجر سے خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ ہلکی سی دو رکعت جماعت کھڑی ہونے سے پہلے پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۶۱۸) مسلم (۷۲۳)۔

1483۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَخْبَرَتْهُ حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا أَضَاءَ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ.

(ترجمہ) سالم نے روایت کیا اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے

تھے اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) نے انہیں خبر دی کہ جب صبح صادق ہو جاتی تو آپ دو رکعت سنت پڑھتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۳۷) مسلم (۸۸۲) ابویعلی (۵٤۳۵)۔

تشریح: ......ان تمام روایات سے فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت پڑھنا ثابت ہوا نیز یہ کہ آپ یہ سنتیں ہلکی پڑھتے تھے اور سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

[147]..... بَاب الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ
فجر کی سنتوں کے بعد بات کرنے کا حکم

1484۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے جب دو رکعت پڑھ لیتے تو اگر کوئی ضرورت پیش آتی تو آپ مجھ سے گفتگو کر لیتے ورنہ بنا کلام کئے ہی نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۷٤۳) ابوداود (۱۳٤۰) نسائی (۱۷۵۵) ابن ابی شیبہ (۲٤۹/۲) الحمیدی (۱۷۵)۔

تشریح: ......اس حدیث سے سنتوں کے بعد جماعت سے پہلے وقت ضرورت کلام کرنا ثابت ہوا نیز یہ کہ فجر کی یہ سنتیں رسول اللہ ﷺ گھر میں ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

[148]..... بَاب فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ
فجر کی سنتوں کے بعد پہلو پر لیٹنے کا بیان

1485۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجُ مَعَهُ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کی نمازوں کے درمیان گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک رکعت، پڑھتے تھے پھر جب موذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا تو آپ ہلکی سی دو رکعت (سنت) پڑھتے پھر پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن حاضر خدمت ہوتا اور آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٦) مسلم (٧٣٦) ابوداود (١٣٣٧) نسائی (٦٨٤) ابویعلی (٤٦٥٠) ابن حبان (٢٤٣١) وغیرھم۔

تشریح: ......اس حدیث سے تہجد گیارہ رکعت پڑھنا اور وتر ایک رکعت پڑھنا، فجر کی سنتیں گھر میں ادا کرنا اور سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا ثابت ہوا جو سنت رسول ہدی ہے۔ راقم نے شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کو ہمیشہ اس پر عمل کرتے دیکھا ہے لہٰذا جو شخص یہ سنتیں گھر میں ادا کرے اس کو اس سنت پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

[149]..... بَاب إِذَا أُقِيمَتُ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

1486۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧١٠) ابوداود (١٢٦٦) ترمذی (٤٢١) نسائی (٨٦٤) ابن ماجه (١١٥١)۔

1487۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اس سند سے ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی روایت کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے تخریج اوپر گذر چکی ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: ابویعلی (٦٣٧٩) ابن حبان (٢١٩٠)۔

1488۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا.

(ترجمہ) ابن بحینہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نماز کی اقامت ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ کی نظر ایسے شخص پر پڑی جو دو رکعت سنت پڑھ رہا تھا جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو (فجر) صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔

توضیح: ......یعنی اقامت (تکبیر) کے بعد کوئی نماز فرض نماز کے علاوہ پڑھنا حیرت انگیز اور غیر معروف تھا اسی

لئے صحابہ کرام انہیں گھیر کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے نکیر کرتے ہوئے فرمایا: کیا صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو؟

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٦٣) مسلم (٧١١) نسائی (٨٦٦) ابن ماجه (١١٥٣) احمد (٣٤٥/٥) ابن أبي شيبه (٢٥٣/٢) شرح معاني الآثار (٣٧٢/١)۔

1489۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فَالْبَيْتُ أَهْوَنُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہدی جائے (یعنی تکبیر) تو پھر سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔ امام دارمی نے فرمایا: اگر گھر میں نماز پڑھ رہا ہو اور مسجد میں اقامت کہی جائے تو یہ نسبتاً آسان ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حوالہ گذر چکا ہے۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر سنتیں نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شریک ہو جائے یہ حکم عام اور سب سنتوں کو شامل ہے چاہے وہ فجر کی ہی سنتیں کیوں نہ ہوں۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے اور بعد نماز فجر کے اختیار ہے چاہے تو اس وقت سنتیں پڑھ لے چاہے آفتاب نکلنے کے بعد پڑھے جو لوگ اقامت کے بعد بھی سنتیں پڑھنے لگ جاتے ہیں وہ حدیث رسول کی صریح مخالفت کرتے ہیں انہیں یہ مخالفت ترک کر دینی چاہیے ورنہ انجام برا ہے۔

[150]..... بَاب فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَار

دن کے شروع میں چار رکعت نماز کا بیان

1490۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بُرْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ .

(ترجمہ) نعیم بن ہمار غطفانی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے آدم کے بیٹے دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت نماز پڑھ لے، دن کے آخر تک میں تیرے لئے کافی ہوں گا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١٢٨٩) ابن حبان (٢٥٣٣) موارد الظمآن (٦٣٤)۔

توضیح: ...... یہ چار رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں اور یہ اشراق کی نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے بلند ہونے پر دن کے شروع میں پڑھی جاتی ہے۔

[151]..... بَاب صَلَاةِ الضُّحَى
صلاۃ الضحیٰ کا بیان

1491- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَنْبَأَنِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ وَلَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

(ترجمہ) ابن ابی لیلی کہتے ہیں ہمیں ام ہانی کے سوا کسی نے یہ اطلاع نہیں دی کہ نبی کریم ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی چنانچہ انہوں نے (ام ہانی نے) ذکر کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں غسل کیا پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہاں اس نماز میں بھی رکوع وسجود آپ پورے اطمینان سے اچھی طرح کرتے رہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۷۶) مسلم (۸۰/ ۳۳٦) ابوداود (۱۲۹۱) ترمذی (٤٧٤)۔

1494- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَذَلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ.

(ترجمہ) ام ہانی بنت ابی طالب (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ وہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آپ کا پردہ کئے ہوئے تھیں ام ہانی نے کہا میں نے سلام کیا اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں ام ہانی ہوں انہوں نے کہا: پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوکر آٹھ رکعت نماز ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا کیں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے ماں جائے بھائی کا خیال ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کر ڈالے گا جس کو میں نے پناہ دی ہے وہ فلاں بن ہبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے اس کو پناہ دیدی۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۵۷) مسلم (۳۳٦/۸۲) الموطأ (۳۱) ترمذی (۱۵۷۹) نسائی (۲۲۵) ابن ماجه (٤٦٥) ابن حبان (۲۵۳۷،۱۱۸۸) موارد الظمآن (۳۱) الحمیدی

(۳۳۳)۔

توضیح: ......ام ہانی رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد بہن اور علی رضی اللہ عنہ کی سگی بہن تھیں۔ اس حدیث میں محل شاہد چاشت کے وقت آپ ﷺ کا آٹھ رکعت نماز پڑھنا ہے جس کے بارے میں بعض علماء نے کہا کہ یہ چاشت کی نماز ہے اور بعض نے کہا فتح مکہ کی نماز شکرانہ تھی۔ واللہ اعلم۔

1493۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ الْوِتْرِ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَمِنْ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے میرے جانی دوست (محمد ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے جنہیں میں موت سے پہلے نہیں چھوڑ سکتا۔ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی، ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنے کی، اور دو رکعت چاشت کی نماز پڑھنے کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۷۸) مسلم (۷۲۱) نسائی (۱۶۷۶) أبویعلی (۶۲۲۶) ابن حبان (۲۵۳۶) أحمد (۲۲۹/۲)۔

تشریح: ......اشراق اور ضحیٰ (چاشت) کے بارے میں سلف وخلف میں اختلاف ہے۔ آیا یہ ایک ہی ہیں یا دونوں نمازیں الگ الگ ہیں ان روایات کی روشنی میں واضح یہی ہوتا ہے کہ دونوں الگ الگ ہیں۔ اشراق سورج نکلنے کے بعد اور چاشت جب سورج بلندی پر آ جائے زوال سے پہلے تک، مذکورہ بالا حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت تھی کہ اس کو کبھی نہ چھوڑیں، عبدالرحمٰن بن ابی یعلی کا یہ کہنا کہ ام ہانی کے سوا کسی نے ضحیٰ کی نماز کا ذکر نہیں کیا، تو ثبوت کے لئے ایک راوی کی ہی روایت وشہادت کافی ہے اور جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو چاشت کے نوافل پڑھتے نہیں دیکھا تو علماء نے اس کو ان کے عدم علم پر محمول کیا ہے نیز یہ کہ اشراق کی نماز دو یا چار رکعت اور چاشت دو رکعت سے آٹھ رکعت تک ہیں۔ واللہ اعلم۔

[152]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِيهِ
چاشت کی نماز کے مکروہ ہونے کا بیان

1494۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سفر وحضر میں کبھی چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۲۸/۱۱۷۷) مسلم (۷۱۸) ابو

داود(۱۲۹۳)صحیح ابن حبان (۳۱۲/۳۱۳)۔

1495۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةً مَا صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا عَامَّةُ أَصْحَابِهِ.

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے مروی ہے کہ انکے والد (ابوبکرہ) نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: یہ لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں جس کو نہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ہے اور نہ آپ کے عام صحابہ نے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: احمد (۴۵/۵) نسائی فی الکبری (۴۷۸)۔

توضیح: ......ان دونوں روایات کو علماء نے عائشہ اور ابوبکرہ کے عدم علم پر محمول کیا ہے یعنی کسی چیز کو نہ دیکھنے یا نہ جاننے سے اس کا عدم وجود ثابت نہیں ہوتا جب کہ ابو ہریرہ کی روایت سے صراحۃً معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے جو ثبوت کے لئے کافی ہے اور مسلم شریف کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ الضحی میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے تو چاشت کی نماز پڑھتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ چار رکعت نماز چاشت کی پڑھتے تھے۔

[153]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ ..... صلاۃ الأوابین کا بیان

1496۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ.

(ترجمہ) زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ طلوع آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے تو لوگوں کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو فرمایا: صلاۃ الأوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۷۴۸)ابن حبان (۲۵۳۹)ابن ابی شیبہ (۴۰۶/۲)۔

توضیح: ......صلاۃ الأوابین چاشت ہی کی نماز ہے جو دن چڑھے پڑھنا افضل ہے گرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے لیکن عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جائے اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں (علامہ رحمہ اللہ) اوابون اواب کی جمع ہے جس کے معنی مطیع وفرماں بردار کے ہیں۔

[154]..... بَاب صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى
رات ودن کی نماز دو دو رکعت ہیں

1497۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ

عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ أَحَدُهُمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہیں بعض رواۃ نے رکعتین رکعتین کہا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (١٣٢٦) ابن حبان (٢٤٨٢) موارد الظمآن (٦٣٦)۔

توضیح: ...... نفلی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا چاہیئے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ دن میں چار اور رات میں دو دو رکعت پڑھنی چاہیئے۔ بعض علماء نے کہا صلاۃ اللیل والنہار میں ''والنہار'' کا لفظ محفوظ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

[155] ..... بَاب فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز کا بیان

1498- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز (تہجد) کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ) دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو وہ ایک رکعت وتر پڑھ لے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٩٠/٤٧٢) مسلم (٧٤٩) ابو داود (١٣٢٦) نسائی (١٦٩٣) ابو یعلی (٢٦٢٣) ابن حبان (٢٤٢٦)۔

تشریح: ...... رات کی نماز قیام اللیل یا صلاۃ التہجد کے نام سے معروف و مشہور ہے اور اس کو صلاۃ التراویح بھی کہا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے جب اس کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے عمومی جواب دیا کہ وہ دو دو رکعت ہے کتنی ہے یہ نہیں بتایا، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ نے رمضان اور غیر رمضان میں کبھی بھی رات کی نماز گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہجد یا تراویح صرف گیارہ رکعت ہے اور تین دن جو نبی کریم ﷺ نے جماعت سے تراویح پڑھائی وہ بھی گیارہ رکعت تھی اس لئے سنت رسول گیارہ رکعت تراویح ہی ہے اگر کوئی زیادہ پڑھنا چاہے تو ممانعت نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو قاری دس دس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ٣٦ اور کسی زمانے میں ۴۲ رکعت تراویح بھی حرم شریف میں پڑھی گئی ہے اور غالباً یہ اسی لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کی اس نماز کی رکعتوں کی تحدید نہیں کی۔ واللہ اعلم اور وتر کا بیان آگے ابواب الوتر

میں آ رہا ہے کتنی پڑھنی چاہئے اور کس طرح؟

[156]..... بَاب فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ
رات کی نماز کی فضیلت کا بیان

1499۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

(ترجمہ) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کے انتظار میں تھے جب تشریف لے آئے تو لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول تشریف لے آئے ، اللہ کے رسول تشریف لے آئے۔ یہ سن کر دیگر لوگوں کے ساتھ میں بھی باہر آیا اور اب آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو یقین آ گیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں (یعنی آپ جھوٹے نہیں ہو سکتے) اس وقت جو سب سے پہلی بات میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی :اے لوگو! سلام کو رائج کرو (پھیلاؤ)، کھانا کھلاؤ ، صلہ رحمی کرو ، اور رات میں جب لوگ سوتے ہوں تو تم نماز پڑھو ، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٢٤٨٥) ابن ماجه (١٣٣٤) بدون ذكر (صلو االأرحام) ابن ابی شیبة (٥٧٩١) احمد(٤٥١/٥) شرح السنة للبغوی (٩٢٦) حاكم (١٦٠/٤١٣/٣)۔

تشریح: ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سلام ، مہمان نوازی ، صلہ رحمی اور تہجد کی نماز کا اہتمام ایسے اعمال صالحہ ہیں جو انسان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں لے جائیں گے لہٰذا اس حدیث سے دیگر نیک کاموں کے ساتھ رات کی نماز تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی ، راوی حدیث عبد اللہ بن سلام اسرائیلی تھے اور عالم تھے کتب ساویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ، ولادت اور نشانیاں جانتے تھے اسی لئے کہا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے اور کذاب کا چہرہ نہیں ہوسکتا اور اعتراف کیا کہ آپ کی نبوت آپ کی دعوت سچی ہے۔

[157]..... بَاب فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً
جو شخص اللہ کے لئے ایک سجدہ کرے اس کی فضیلت کا بیان

1500۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا رَجُلٌ يُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قُلْتُ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَنْظُرَ أَعَلَى شَفْعٍ يَدْرِي هَذَا يَنْصَرِفُ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعَلَى شَفْعٍ تَدْرِي انْصَرَفْتَ أَمْ عَلَى وِتْرٍ فَقَالَ إِنْ لَا

أَدْرِي فَإِنَّ اللّٰهَ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قُلْتُ مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَتَقَاصَرَتْ إِلَيَّ نَفْسِي.

(ترجمہ) احنف بن قیس نے کہا: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا ایک شخص کو دیکھا کثرت سے رکوع وسجود کر رہا ہے میں نے دل میں کہا کہ میں اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک کہ دیکھ نہ لوں کہ یہ صاحب دو رکعت پر سلام پھیرتے ہیں یا ایک رکعت وتر پر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے تم نے دو رکعت پر نماز پوری کی ہے یا وتر ایک رکعت پر؟ جواب دیا کہ اگر میں نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے، پھر کہا کہ میں نے اپنے جگری دوست ابوالقاسم محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا؛ جو بندہ بھی اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک خطا معاف کر دیتا ہے، میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ کہا: میں ابوذر ہوں، احنف نے کہا: اپنے تئیں میری شخصیت ان کے مقابلے میں کم ہوگئی۔

(تخریج) اس روایت میں محمد بن کثیر متکلم فیہ ہیں لیکن اس کے اور بھی طرق ہے جن کی وجہ سے یہ روایت صحیح کے درجے میں پہنچ سکتی ہے۔ دیکھئے: مصنف عبد الرزاق (۳۵۶۱) احمد (۱۶۲/۵) بیهقی (۴۸۹/۲)۔

توضیح: ......احنف بن قیس تابعی اور بہت بڑے عابد وزاہد تھے لیکن جب صحابی رسول ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی عبادت وعلم کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگے میں تو ان کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اس حدیث میں سجدہ کرنے کی فضیلت ہے جتنے سجدے ہوں گے اتنے ہی درجات بلند ہوں گے۔

[158]..... بَاب فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ
سجدۂ شکر کا بیان

1501۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَتْنَا شَعْثَاءُ قَالَتْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالْفَتْحِ أَوْ بِرَأْسِ أَبِي جَهْلٍ.

(ترجمہ) شعثاء نے بیان کیا کہ میں نے (عبداللہ) بن ابی اوفی (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب فتح مکہ کی یا ابوجہل کے سر قلم کئے جانے کی خوشخبری ملی تو آپ ﷺ نے چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھی۔

(تخریج) اس روایت میں مسلمہ بن رجاء ہیں جن کی وجہ سے یہ روایت حسن ہے اور شعثاء: بنت عبداللہ الاسدیہ ہیں حوالہ دیکھئے: ابن ماجه (۱۳۹۱) تهذيب الكمال (۲۰۶/۳۵)۔

توضیح: ......سجدہ شکر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کسی خوش کن خبر پر صرف سجدہ کیا جائے یا دو رکعت

شکرانہ ادا کی جائے۔ امام دارمی غالباً اسی کی طرف مائل ہیں اسی لئے سجدۂ شکر کا باب قائم کیا لیکن حدیث دو رکعت شکرانے کی ذکر کی ہے، بہر حال خوش خبری کے موقع پر سجدے میں گر جانا، یا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرنا دونوں عمل حسن اور جائز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں۔ دیکھئے: ابن ماجہ (١٣٩٢، ١٣٩٤)۔

[159]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

کسی کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

1502۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقُ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَسْجُدُ لَكَ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقِّهِمْ.

(ترجمہ) قیس بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں حیرہ (کوفے کا ایک شہر) گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں (واپس آ کر) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم آپ کے لئے سجدہ نہ کریں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں سے کہتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس سبب کی وجہ سے جو مردوں کا حق عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢١٤٠) بیھقی (٢٩١/٧) ابن حبان (٤١٧١) موارد الظمأن (١٢٩٠)۔

1503۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَلِأَسْجُدَ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدُ لِزَوْجِهَا.

(ترجمہ) ابو بریدہ نے روایت کیا ان کے والد نے کہا: ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو کسی کا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس کو امام حاکم نے المستدرك (١٧٢/٤) میں ذکر کیا ہے۔ لیکن دیگر شواہد کے پیش نظر حدیث صحیح ہے جیسا کہ اوپر تخریج حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

توضیح: ...... یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنا یا کسی اور کا سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ نے غیر اللہ کے سجدے سے روکا اور اللہ کے سامنے سجدے کی دعوت دی اس لئے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی نبی، ولی، شمس وقمر حجر وشجر کسی کے سامنے جھکنا اس کا سجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہی شرک اکبر ہے جس کو مٹانے کے لئے پیغمبر اسلام مبعوث

کئے گئے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ﴾ تم شمس وقمر کو سجدہ نہ کرو بلکہ سجدہ اس ذات پاک کو کرو جس نے انہیں پیدا فرمایا۔ (حم السجدہ: ۳۷/۲۴) دوسری آیت میں ہے (کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ اللہ کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں سب آسمان والے اور سب زمینوں والے، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور اور بہت سے انسان بھی، اور بہت سے وہ لوگ بھی جن پر عذاب ثابت ہو چکا ...... (الحج ۱۸/۱۷) یعنی ساری ہی کائنات اللہ کے حضور سجدہ ریز ہے پھر انسان کیوں ان کے لئے سجدہ کرے جو خود اللہ تعالی کا سجدہ کرتے ہیں۔

[160]..... بَاب السُّجُودِ فِی النَّجْمِ
سورۃ النجم کے سجدے کا بیان

1504۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا شَيْخٌ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِيْ هٰذَا.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کو پڑھا تو اس میں (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا، اور وہاں موجود تمام لوگوں نے سجدہ کیا سوائے ایک شیخ (بوڑھے) کے جس نے مٹھی بھر ریت و کنکر لیا اور اپنی پیشانی پر رکھ لیا اور کہا مجھے (سجدہ کرنے کے بجائے) یہی کافی ہے (مسلم شریف میں ہے: ابن مسعود نے کہا: میں نے دیکھا یہ شخص کفر کی حالت میں مرا)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۶۷) مسلم (۵۷۶) ابو داود (۱۴۰۶) نسائی (۹۵۸) ابو یعلی (۵۲۱۸) ابن حبان (۲۷۶۴)۔

توضیح: ...... یہاں سے امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سجود تلاوۃ کا ذکر شروع کیا ہے۔ مذکورہ بالا روایت سے سورہ نجم کا سجدہ ثابت ہوا جو آخری آیت: (فاسجدوا للہ واعبدوا) پر ہے اور جس پر مسلم و کافر اور مشرک سب ہی سجدے میں گر پڑے تھے۔ آیت کا مطلب: پس تم اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

[161]..... بَاب السُّجُودِ فِی ص
سورۃ ص کے سجدے کا بیان

1505۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُودِ

فَلَمَّا رَآنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو سورہ ص پڑھی، اور جب آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے تشریف لائے سجدہ کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا، اور پھر دوسری بار پھر (خطبہ جمعہ) میں سورہ ص پڑھی تو ہم سجدے کے لئے تیار ہو گئے جب آپ نے اس حالت میں ہمیں دیکھا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے (یعنی سجدہ ضروری نہیں) لیکن میں نے تمہیں سجدے کی تیاری کرتے دیکھ لیا ہے چنانچہ آپ نیچے تشریف لائے اور آپ نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

(تخریج) عبداللہ بن صالح کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح موجود ہے دیکھئے: ابو داود (١٤١٠) ابن حبان (٢٧٩٩،٢٧٦٥) موارد الظمآن (٦٩٠،٦٨٩)۔

1506- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فِي السُّجُودِ فِي ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے سورہ ص کے سجدے کے بارے میں کہا: یہ ضروری سجود تلاوۃ میں سے نہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سجدے کرتے دیکھا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ بخاری (٣٤٢٢،١٠٦٩) ابو داود (١٤٠٩) ترمذی (٥٧٧) نسائی (٩٥٦) ابن حبان (٢٧٦٦)۔

توضیح: ......سورہ ص میں آیت سجدہ: ﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ﴾ ہے یعنی داود علیہ السلام کے سجدہ میں گرنے کا حال بیان کیا گیا ہے اس لئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو سجود تلاوۃ میں شامل نہیں کیا جیسا کہ اگلی روایت میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

[162]..... بَاب السُّجُودِ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾
﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ کے سجدے کا بیان

1507- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي سُورَةٍ مَا يُسْجَدُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا .

(ترجمہ) ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ (سورۃ الانشقاق) میں سجدے کرتے ہیں ان سے عرض کیا گیا آپ اس سورۃ میں سجدہ کرتے ہیں جس میں سجدہ نہیں کیا جاتا تھا تو انہوں نے کہا: میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٦٨،٧٦٦) مسلم (٥٧٨)

نسائی (٩٦٠)ابو یعلی (٥٩٥٠)ابن حبان (٢٧٦١)۔

1508۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرَاكَ تَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ .

(ترجمہ) ابوسلمہ نے کہا: میں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو (سورة الانشقاق...... ١/٣٠) ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا اے ابو ہریرہ یہ کیا میں تمہیں ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ جواب دیا کہ اگر میں اس میں رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی سجدہ نہ کرتا۔

(تخریج) یہ روایت بھی صحیح ہے تخریج اوپر ذکر کی جا چکی ہے۔ دیکھئے: ابو یعلی (٥٩٩٦) یہ بھی متفق علیہ حدیث ہے۔

1509۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧٦٨)مسلم (٥٧٨)أبو یعلی (٥٩٥٠) الحمیدی (١٠٢٢)۔

تشریح: ......متعدد طرق سے ان روایات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ سورۃ الانشقاق میں سجدہ ہے اور وہ آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ پر ہے، یعنی جب کافروں کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے، اس لئے سجدہ نہ کرنا کفر کی علامت ہے لہٰذا مومن کو یہ آیت پڑھتے وقت سجدہ کرنا چاہئے۔

[163]..... بَاب السُّجُودِ فِي ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ﴾

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدے کا بیان

1510۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک (سورہ العلق) میں سجدہ کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٥٧٨)ابو داود(١٤٠٧)ترمذی (٥٧٣) نسائی (٩٦٦)ابن ماجہ (١٠٥٨)ابو یعلی (٥٩٩٠)ابن حبان (٢٧٦١)الحمیدی (١٠٢١)۔

تشــریـح: ......قرآن پاک میں پندرہ سجدے ہیں۔امام دارمی نے غالباً صرف اثباتِ سجود التلاوہ کے طور پر چار سورتوں کا ذکر کیا ہے جن میں سجدہ تلاوت ہے یہ سجدہ نماز اور خارج نماز ہر حالت میں مشروع ہے لہٰذا قاری جب بھی آیت سجدہ پڑھے سجدے میں گر جائے۔طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہے سجدہ کرے اور سجدے کی دعا پڑھے اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائے کھڑے ہونا تشہد، اور سلام پھیرنا ان سب چیزوں کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔سجدۂ تلاوت کی دعا یہ ہے ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ .)) اگر یہ دعا یاد نہ ہو اور صرف سبحان ربی الاعلی ہی پڑھ لے تو کافی ہے، واضح رہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے سننے اور پڑھنے والے کیلئے سنت ہے لیکن ترک مناسب نہیں ہے۔

[164]..... بَاب فِي الَّذِيْ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَا يَسْجُدُ
کوئی شخص آیت سجدہ سنے اور سجدہ نہ کرے

1511۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ النَّجم فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا .

(ترجمہ) زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورۃ النجم پڑھی اور آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری (١٠٧٢)مسلم (٥٧٧)ابو داود(١٤٠٤)ترمذی (٥٧٦) نسائی (٩٥٩)ابن حبان (٢٧٦٧)۔

تشــریح: ...... یہ حدیث سورہ نجم کے سجدہ تلاوت کے عدم وجوب پر دلالت کرتی ہے کیونکہ پچھلی روایت میں گذر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سورۃ میں سجدہ کیا اور تمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا اور اس روایت میں ترکِ سجدہ معلوم ہوا اگر سجدہ تلاوت واجب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے کبھی نہیں چھوڑتے۔

[165].....بَاب صِفَةِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز کا طریقہ

1512۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ فِي سُبْحَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيَخْرُجَ مَعَهُ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، اور اپنی اس صلاۃ تہجد میں سر اٹھانے سے پہلے آپ اتنا (لمبا) سجدہ کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی پچاس آیت پڑھ لے، پھر جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ ہلکی دو رکعتیں پڑھتے اور (دائیں) کروٹ پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس حاضر ہوتا اور آپ اس کے ساتھ باہر تشریف لے جاتے۔

تخریج یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٦) مسلم (٧٣٦) ابو یعلی (٤٦٥٠) ابن حبان (٢٤٣١)۔

1513- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

(ترجمہ) ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) نے کہا: میں نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ تیرہ رکعتیں (رات میں نماز) پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعت پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور دو رکعت فجر کی اذان و اقامت (تکبیر) کے درمیان پڑھتے تھے۔

تخریج اس حدیث کی سند صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦١٩) مسلم (٧٣٧) ابو داود (١٣٤٠) نسائی (١٧٥٥)۔

تشریح: ......اس روایت میں تہجد کی تیرہ رکعت کا بیان ہے اور پیچھے گذر چکا ہے کہ آپ ﷺ کبھی بھی رات میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، تو ہوسکتا ہے کبھی کبھار آپ نے تیرہ رکعت بھی پڑھی ہو بعض علماء نے کہا کہ اس میں دو رکعت عشاء کی سنتیں شامل تھیں نیز اس روایت میں وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کا ثبوت ہے حالانکہ وتر کے بعد آپ ﷺ نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ ایسا آپ ﷺ نے بیان جواز کے لئے کیا رہی بات بیٹھ کر پڑھنے کی تو ایسا بھی آپ نے ساری عمر میں ایک یا دو بار کیا ہے۔

1514- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَتَى الْمَدِينَةَ لِبَيْعِ عَقَارِهِ فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ فَلَقِيَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا أَرَادَ ذَلِكَ سِتَّةٌ مِنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنَعَهُمْ وَقَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ إِنَّهُ قَدِمَ الْبَصْرَةَ فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَحَدِّثْنِي بِمَا تُحَدِّثُكَ فَأَتَيْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَقُلْتُ لَهُ انْطَلِقْ مَعِيْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ إِنِّي لَا آتِيهَا إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذِهِ الشِّيعَتَيْنِ فَأَبَتْ إِلَّا مُضِيًّا قُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا انْطَلَقْتَ فَانْطَلَقْنَا فَسَلَّمْنَا فَعَرَفَتْ صَوْتَ حَكِيمٍ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهُ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللّٰهِ فَعَرَضَ لِي الْقِيَامُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّهَا كَانَتْ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ أُنْزِلَ أَوَّلُ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ آخِرُهَا فِي السَّمَاءِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أُنْزِلَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللّٰهِ فَعَرَضَ لِي الْوِتْرُ فَقُلْتُ أَخْبِرِينَا عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَامَ وَضَعَ سِوَاكَهُ عِنْدِيْ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ فَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي التَّاسِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَلَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي السَّابِعَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو رَبَّهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ خُلُقًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ وَمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقَتْكَ أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهْتُهَا مُشَافَهَةً قَالَ فَقُلْتُ أَمَا إِنِّي لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ.

(ترجمہ) سعد بن ہشام سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور زمین جائیداد بیچنے کے لئے مدینہ منورہ تشریف لائے تاکہ (اس کی قیمت سے) اسلحہ اور گھوڑے خریدیں، چنانچہ وہ انصار کی ایک جماعت سے ملے تو انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے چھ افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا ہی ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میرا اسوہ (اچھا) نہیں ہے؟ پھر وہ (سعد) واپس بصرہ لوٹ آئے اور بیان کیا کہ وہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ملے اور ان سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی شخصیت کا پتہ نہ بتلادوں؟ میں نے کہا: ضرور بتائیے: کہا وہ ام المومنین، عائشہ

(رضی اللہ عنہا) ہیں لہٰذا تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو پھر میرے پاس آنا اور بتانا کہ انہوں نے کیا بیان کیا میں حکیم بن افلح کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ میرے ساتھ ام المومنین عائشہ کے پاس چلئے ،حکیم نے کہا میں تو ان کے پاس نہیں جاونگا میں نے ان کو دونوں گروہوں کے بیچ بولنے سے منع کیا تھا (یعنی صحابہ کرام کی آپسی لڑائی میں) لیکن انہوں نے نہیں مانا اور چلی گئیں لیکن میں نے حکیم سے اصرار کیا قسم دلائی آخر وہ راضی ہو گئے اور ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چل پڑے انہیں جب ہم نے سلام کیا تو وہ حکیم کی آواز کو پہچان گئیں ،اور کہا یہ کون ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ سعد بن ہشام ہیں پوچھا کون سے ہشام میں نے کہا ہشام بن عامر کہنے لگیں وہ کتنے اچھے شخص تھے احد کے دن شہید ہو گئے ،میں نے عرض کیا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتایئے ،کہا کیا تم قرآن پاک نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: یقیناً پڑھتا ہوں انہوں نے کہا آپ کا خلق وہی تھا جو قرآن میں ہے ، پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں ،لیکن مجھے قیام کا مسئلہ یاد آ گیا اور میں نے عرض کیا ،آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں بتلایئے ۔جواب دیا کیا تم یا ایہا المزمل نہیں پڑھتے ہو؟ عرض کیا پڑھتا ہوں ،فرمایا: وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام تھا اس سورۃ کی ابتدائی آیات جب نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے قیام کیا یہاں تک کہ ان کے پیر سوج گئے اور آخری آیت کو آسمان میں سولہ مہینے تک (نزول سے) روک لیا گیا ،پھر جب آخری آیت نازل ہوئی تو قیام اللیل (تہجد) فرض سے نفل قرار پائی میں نے پھر ارادہ کیا کہ اٹھ جاؤں اور اللہ سے ملاقات کے وقت تک اب کسی سے کوئی سوال نہ کروں کہ وتر کا مجھے خیال آ گیا چنانچہ میں نے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں بتایئے: فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کا ارادہ کرتے تو مسواک میرے پاس رکھ دیتے پھر جب اللہ تعالی چاہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دیتا تو آپ نو رکعت نماز پڑھتے اور آٹھویں رکعت پر (تشہد کے لئے) بیٹھتے اللہ تعالی کی حمد بیان کرتے اور پروردگار سے دعا مانگتے اور پھر ایک بار ہی سلام پھیرتے جو ہمیں سنا دیتے پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوتیں تھیں ،پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور بدن بھاری ہو گیا تو آپ نے سات رکعتیں پڑھیں جن میں چھٹی رکعت میں بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اس سے دعا مانگتے اور پھر ایک بار سلام پھیرتے پھر بیٹھے بیٹھے دو رکعت نماز پڑھتے ،اس طرح اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند یا کسی بیماری کا غلبہ ہوتا (اور رات میں تہجد نہ پڑھ پاتے تو دن میں بارہ رکعت نفل نماز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی اچھے کام کو اپناتے تو اس پر ہمیشگی آپ کو محبوب تھی ،اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری رات صبح تک کبھی قیام نہیں کیا اور نہ آپ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ،اور نہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے۔

یہ سن کر میں ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوری حدیث انہیں سنا دی تو انہوں نے کہا: انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے تمہیں سچی بات بتائی ،اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو منہ در منہ ان سے یہ حدیث سنتا میں نے کہا: اگر

مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا۔

تخریج: اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٤٦) أبو داود (١٣٤٣) ترمذی (٤٤٥) ابن ماجه (١١٩١) ابو يعلى (٤٦٥٠) ابن حبان (٢٤٢٠/٢٤٢٣) ابو عوانه (٣٢١/٢)۔

تشریح: ......اس طویل حدیث سے بہت سارے مسائل معلوم ہوئے۔ چند ایک یہ ہیں: سعد بن ہشام کا دین وجہاد کی محبت میں بیوی کو طلاق دینا اور زمین وجائداد بیچ دینا، لیکن انصاری بھائیوں سے صحیح بات معلوم ہونے پر بیوی سے رجوع کر لینا ثابت ہوا اور یہی دین اسلام کی خصوصیت ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو رہبانیت اور خانقاہیت سے دور رکھتا ہے۔ سعد بن ہشام خود قرون مفضلہ اولی کے علمائے تابعین میں سے ہیں لیکن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اپنے علم کو ناقص محسوس کرتے ہیں۔ عائشہ صدیقہ نے بڑے جامع انداز میں ان کے تمام سوالوں کا شافی جواب دیا اس سے ان کی فضلیت معلوم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قرآن پاک کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومہربانی کہ تہجد کی نماز اول اسلام میں فرض ہوئی لیکن پھر نفل قرار دی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک کرنا اور اس کا رات میں بھی اہتمام نظافت کی دلیل اور سنت قرار پائی۔ اس حدیث کا اہم مسئلہ رات کی نماز کا طریقہ ہے اور اس حدیث میں ام المومنین نے بیان کیا کہ آپ نو رکعت دو تشہد اور ایک تسلیم سے پڑھتے تھے۔ آٹھویں رکعت پر پہلا تشہد پھر نویں رکعت پڑھ کر تشہد کرتے اور سلام پھیر لیتے پھر دو رکعت نماز پڑھتے اور کبھی سات رکعت پڑھتے تو چھٹی رکعت میں پہلا تشہد اور ساتویں پر دوسرا تشہد کرتے اور سلام پھیرتے پھر دو رکعت بیٹھ کر نماز پڑھتے اس طرح ۹، ۱۱، ۱۳، رکعت تہجد پڑھنا ثابت ہوا اور زیادہ تر عمل گیارہ رکعت پڑھنے کا ہے وتر کی احادیث صحیحہ میں دو کیفیات ذکر کی گئی ہیں تین رکعت ایک تشہد سے یا دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے پھر ایک رکعت وتر پڑھتے اور اکثر روایات سے یہی ثابت ہے نیز مغرب کی نماز کی طرح وتر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت نماز پڑھی ہے (ولنا فيه اسوة) اس لئے اس میں کوئی قباحت نہیں اور یہ کہنا کہ ایک رکعت کی کوئی نماز نہیں مذکورہ بالا ادلة صحيحة کے سراسر خلاف ہے۔

اس حدیث کے جملہ: (ما قام نبي الله ﷺ ليلة حتى يصبح) سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پوری رات قیام نہیں کیا۔ اسی طرح ((ولا قرأ القرآن كله ، في ليلة)) سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی پورا قرآن بھی ختم نہیں کیا اور نہ کبھی رمضان کے علاوہ آپ نے پورے مہینے کے روزے رکھے، اس لئے پوری رات تہجد پڑھنا یا ایک رات میں قرآن ختم کرنا سب خلاف سنت سید المرسلین ہے۔

نیز وتر کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھنا یہ فعل ہے جو قول "اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وِتْرًا" کے خلاف ہے اور قول فعل پر مقدم ہوتا ہے اور جیسا کہ امام نووی نے کہا ایسا کرنا صرف ایک بار ہی ثابت ہے اور یہ بھی فعل ہے جو آپ کے ساتھ خصوصیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[166]..... بَاب أَیُّ صَلاةِ اللَّیْلِ أَفْضَلُ
قیام اللیل کون سے وقت میں زیادہ افضل ہے

1515۔أَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَرِیضَةِ الصَّلاةُ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز بیچ رات کی نماز ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں یزید بن عوف مختلف فیہ ہیں لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۲۰۳/ ۱۱۶۳) ابو داود(۲٤۲۹) ترمذی (٤۳۸)نسائی (۱٦۱۲)ابو یعلی (٦۳۹۲)ابن حبان (۲٥٦۳) الحاکم (۱/ ۳۰۷) وغیرهم۔

تشریح:......اس حدیث سے تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ کہ بیچ رات میں پڑھنا افضل ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ سے اول اللیل، وسط اللیل اور اخیر رات میں نماز پڑھنا ثابت ہے جب بھی موقع ملے پڑھ لینا چاہئے کیونکہ فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے زیادہ اس کی فضیلت ہے۔

[167]..... بَاب إِذَا نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّیْلِ
کوئی شخص رات کی نماز سے سویا رہ جائے تو کیا کرے

1516۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، حَدَّثَنِی یُونَسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ ، وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، أَنَّ عَبْدَالرَّحْمنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِیمَا بَیْنَ صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الظُّهْرِ کُتِبَ لَهُ کَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّیْلِ .

(ترجمہ) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے وظیفے کو یا اس میں سے کسی چیز کو چھوڑ کر سو گیا اور اس کو فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے لئے ایسا ہی لکھ دیا جاتا ہے گویا اس نے رات میں ہی پڑھا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۷٤۷) ابو داود (۱۳۱۳) ترمذی (٥۸۱)نسائی (۱۷۸۹) ابن ماجه (۱۳٤۳)احمد(۱/ ۳۲)ابو یعلی (۲۳٥) ابن حبان (۲٦٤۳) ابن خزیمة (۱۱۷۱)وغیرهم۔

تشریح: ......ابوداود کی روایت میں ہے اس کو ثواب رات میں ہی پڑھنے کا لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا سونا (نیند)

اس کے اوپر صدقہ ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومہربانی ہے کہ بندہ اگر رات میں اٹھ کر نماز کی نیت کر کے سویا تو سونے کے باوجود اس کو رات میں ہی عبادت کرنے کا ثواب اور سونے کا بھی اجر ملتا ہے (سبحان اللہ العظیم) نیز یہ کہ جو شخص تہجد پڑھتا ہو اور کبھی کبھار نہ اٹھ سکے سوتا رہ جائے تو ظہر سے پہلے اس کو تہجد کی نماز پڑھ لینی چاہیئے البتہ گیارہ رکعت کے بجائے بارہ رکعت نماز پڑھے کیونکہ وتر رات کی نماز ہے اور جیسا کہ رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے جس کا ذکر ابھی گذر چکا ہے۔ کہ آپ ﷺ تہجد چھوٹ جانے پر دن میں ظہر سے پہلے ۱۲ رکعت پڑھ لیتے تھے۔

[168]..... بَاب يَنْزِلُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر نزول فرمانے کا بیان

1517۔ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَنْزِلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةَ لِنِصْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ ، أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ ، فَيَقُوْلُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرْنِي فَأَغْفِرَلَهُ؟ حَتَّى يَطْلَعَ الْفَجْرُ أَوْ يَنْصَرِفَ الْقَارِئُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر اترتا ہے جب رات کا آخری نصف حصہ باقی رہ جاتا ہے یا جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کرلوں؟ کون ہے مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کردوں؟ کون ہے مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ یہاں تک کہ فجر ہو جائے یا پڑھنے والا نماز فجر سے فارغ ہو جائے (یعنی اس وقت تک یہ پکار ہوتی رہتی ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند حسن ہے لیکن حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱٤٥) مسلم (۷۵۸) ابو داود (۱۳۱۵) ترمذی (۳٤۹۸) ابو یعلی (۵۹۳٦،۱۱۸۰) ابن حبان (۹۲۰،۹۱۹) الشریعة للآجری (۷۳۔۷۵) الا سماء والصفات للبیهقی (ص: ٤٤۹)۔

1518۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ صَاحِبَا أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِيْ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ حَتَّى الْفَجْرِ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار جس کا نام بابرکت ہے ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے وہ فرماتا ہے: جو کوئی مجھ سے دعا

کرے گا میں اس کی دعا کو قبول کرلوں گا، جو کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرے گا میں اسے معاف کردوں گا اور جو مجھ سے مانگے گا میں اس کی جھولی بھر دونگا (صبح) فجر تک یہ منادی ہوتی رہتی ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے حوالے اوپر درج کئے جا چکے ہیں مزید دیکھئے: التوحید لابن خزیمة ۱/ ۳۰۱ (۱۹۲) بهذا السند۔

1519۔أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ.

(ترجمہ) جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالی ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے مالا مال کردوں؟ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اسکو بخش دوں؛

(**تخریج**) اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے دیکھئے: مسند ابی یعلی (۷۴۰۸، ۷۴۰۹) الشريعة للأجری ص: (۲۷۷) السنه لابن ابی عاصم (۵۰۷) بیهقی فی الا سماء والصفات (۴۵۱)۔

1520۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَى مِنْ اللَّيْلِ نِصْفُهُ أَوْ ثُلُثَاهُ هَبَطَ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُولُ لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

(ترجمہ) رفاعہ بن عرابہ جہنی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو اللہ (تعالی) آسمان دنیا پر آتا ہے اور طلوع فجر تک اعلان فرماتا ہے: میں اپنے بندوں کے بارے میں کسی سے نہ پوچھوں گا کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطاء کردوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کرلوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی یہ سند صحیح ہے:، ابوالمغیرہ کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے دیکھئے: احمد (۴/ ۱۶) ابن ماجه (۱۳۶۷) وغيرهما۔

1521۔حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

(ترجمہ) عطاء بن یسار کی حدیث بھی اسی طرح ہے۔ ترجمہ اور تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1522-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ فَذَكَرَ النُّزُوْلَ .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا تہائی یا نصف حصہ ہوتا ہے......اور نزول کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں محمد بن حمید ضعیف اور ابن اسحاق کا عنعنہ بھی ہے اور ابراہیم بن المختار میں بھی کلام ہے لیکن یہ حدیث صحیح سند سے آگے آرہی ہے۔

1523-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ هَبَطَ اللّٰهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ يَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا دَاعٍ يُجَابُ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفِي فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَ لَهُ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ محسوس نہ کرتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا، کیونکہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آتا ہے اور طلوع فجر تک وہاں رہتا ہے اور فرشتہ منادی کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا نہیں جسے دیا جائے، کیا کوئی دعا کرنے والا نہیں کہ دعا قبول کی جائے کیا کوئی بیمار نہیں جس کو شفا دی جائے، کیا کوئی ایسا گناہ کرنے والا نہیں جو مغفرت طلب کرے اور اسے بخش دیا جائے؟

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے: دیکھئے: ابو یعلی (٦٥٧٦) اسی طرح آنے والی حدیث کی سند ہے۔

1524-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مثل مروی ہے: تخریج کے لئے مسند ابی یعلی (٦٥٧٦) دیکھئے۔

تشریح: ......ان تمام احادیث صحیحہ سے اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر آنا اور منادی کرنا ثابت ہوا جو بلا تکیف وتمثیل صحیح اور ثابت ہے: عقل کا اس میں کوئی دخل نہیں اور نہ اس کی مخلوق سے تشبیہ جائز ہے: اہل حدیث اور سلف صالحین کا یہی

عقیدہ ہے جس طرح ان کا عقیدہ رہا ہے کہ اللہ تعالی مستوی عرش ہے اور اس کی رحمت وعلم ساری کائنات کو محیط ہے: اللہ تعالی کے آسمان دنیا پر آنے کا ذکر ۷ آیات شریفہ اور ۱۵ احادیث مبارکہ صحیحہ سے ثابت ہے اس لئے یہ تاویل کرنا کہ اللہ تعالی کی رحمت اترتی ہے یا یہ کہ فرشتہ اترتا ہے بالکل لغو اور باطل ہے جس کی تفصیل علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب نزول الرب الی السماء الدنیا میں دیکھی جا سکتی ہے :بعض میں اول اللیل میں اور بعض میں بیچ رات میں اور کچھ احادیث میں آخری تہائی رات میں اللہ تعالی کا آسمان دنیا پر آنا ذکر ہے ،تو ہوسکتا ہے کبھی رات کے پہلے تہائی حصہ میں اور کبھی بیچ رات میں اور کبھی آخری تہائی حصے میں نزول جل شانہ ہو اسی لئے کبھی کبھی حبیب الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول حصے میں اور کبھی بیچ میں اور کبھی آخری تہائی میں وتر پڑھتے تھے اور آخری تہائی حصے ہی سے فجر سے پہلے تہجد پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ رب ذو الجلال کا نزول مبارک اس ساعت میں آسمان دنیا پر ہوتا ہے (اللہ تعالی اس کی توفیق بخشے آمین)۔

[169]..... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

رات میں تہجد کے وقت کی دعا کا بیان

1525۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالْبَعْثُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ....وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ)) تک ترجمہ: اے میرے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے ہے تو آسمان و زمین اور ان میں بسنے والی تمام کائنات کا نور ہے ،تو ہی آسمان و زمین اور اس میں رہنے والی تمام مخلوق کو سنبھالنے والا ہے ،تمام تعریفیں تیرے ہی لئے زیبا ہیں اور تو ہی تمام آسمانوں اور زمینوں اور ان کے اندر جو کچھ مخلوق ہے ان کا بادشاہ ہے ،تو سچا ہے ،تیرا فرمان سچا ہے ،تیرا وعدہ سچا ہے ،تیری ملاقات برحق ،جنت سچ ہے ،دوزخ سچ ہے ،مرنے کے بعد اٹھنا سچ ہے ،تمام انبیاء سچے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں ،اے اللہ میں فرماں بردار ہوں ،اور تجھی پر ایمان لایا ہوں ،اور تجھی پر بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا ہے ،اور تیرے ہی دلائل کے ذریعہ میں بحث کرتا ہوں ،اور تجھی کو حکم بنایا ہے ،پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہونگی ان سب کو معاف فرما ،خواہ وہ ظاہر ہوگئی ہوں یا

پوشیدہ ہوں، آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور طاقت وقوت تیری ہی طرف سے ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١١٢٠) مسلم (٧٦٩) ابو یعلی (٢٤٠٤) ابن حبان (٢٥٩٧) الحمیدی (٥٠٣)۔

توضیح: ......تہجد کے لئے اٹھنے والے خوش نصیبوں کیلئے نماز سے پہلے مذکورہ بالا دعا پڑھنا مسنون ہے۔

[170]..... بَاب مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورة البقرة کی آخری دو آیتوں کی فضیلت کا بیان

1526۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

(ترجمہ) ابومسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھے گا تو وہ اس کو کافی ہیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٠٠٨) مسلم (٨٠٧) ابو داود (١٣٩٧) ترمذی (٢٨٨١) ابن ماجه (١٣٦٩) ابن حبان (٧٨١، ٢٥٧٥) الحمیدی (٤٥٧)۔

توضیح: ......یعنی ہر رنج اور برائی سے یہ دو آیتیں اسے کافی ہوں گی، اور بعض نے کہا تہجد اور شب بیداری سے کافی ہوں گی، کیونکہ بہت اہم دعائیں ہیں اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو بہت کافی ہیں اس سے ان آیات کی فضیلت معلوم ہوئی۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (٥٦/٩)۔

[171]..... بَاب التَّغَنِّي بِالْقُرْآنِ

قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھنے کا بیان

1527۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کی اتنی اجازت نہیں دی جتنی اپنے نبی کو قرآن پاک جہر (بلند آواز) اور خوش الحانی سے پڑھنے کی اجازت دی۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن دوسری سند سے حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٥٠٢٤) مسلم (٧٩٢) ابو یعلی (٥٩٥٩) ابن حبان (٧٥١، ٧٥٢) الحمیدی (٩٧٩)۔

1528۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أُرَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ

النَّبِیُّ ﷺ أَبَا مُوسَى وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ابوموسی (اشعری رضی اللہ عنہ) کو قرأت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: ان کو آل داود کی آوازوں میں سے آواز دی گئی ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: ابو داود (۱۸٤۸) ابن حبان (۷۱۹۵) موارد الظمآن (۲۲۶۳) الحمیدی (۲۸٤)۔

1529۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.

(ترجمہ) سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: ابو داود (۱۸٤۸) ابو یعلی (۶۸۹) ابن حبان (۱۲۰) الحمیدی (۷۷)۔

1530۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُرِيدُ بِهِ الِاسْتِغْنَاءَ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی ایسی محبت (وتوجہ) سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے کسی نبی کو خوش الحانی سے قرآن پڑھتے سنتا ہے۔امام دارمی نے کہا: تغنی بالقرآن سے مراد استغناء ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔تخریج (۱۵۲۷) نمبر پر گذر چکی ہے۔

توضیح: ...... (ما أذن الله) اذن اور سمع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ اللہ تعالی کی صفت ہے اور مومن کو اسی پر بلا کیف مثل اور صفات کے ایمان لانا چاہئے (علامہ وحید الزماں شرح المسلم) اور من لم یتغن بالقرآن کی تفسیر میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔بعض نے کہا: جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے، مد وشد کی رعایت نہ کرے، بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ نہ ہو، اور راگنی کو دخل نہ دے (علامہ وحید شرح ابی داود) ایک روایت میں ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا قرآن مجید کی تلاوت میں سب سے زیادہ پسندیدہ آواز کون سی ہے تو آپ نے فرمایا: جس تلاوت سے اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہو، یہ بھی روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے لہجے میں پڑھو، گانے والوں اور اہل کتاب کے لب ولہجہ سے قرآن پاک کی تلاوت سے پرہیز کرو، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایک قوم ایسی پیدا ہو گی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے ایسی تلاوت قطعا ممنوع ہے۔

قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ متوسط آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔ خوش الحانی اور تغنی بالقرآن یہی ہے، گا کر پڑھنے کو مالکیہ نے حرام اور شافعیہ وحنفیہ نے مکروہ قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی حرف کی ادائیگی میں خلل نہ آئے اگر حرف میں تغیر ہو جائے تو بالا جماع حرام ہے (شرح بخاری، مولانا راز صاحب رحمہ اللہ)۔

[172]..... بَاب أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

سات آیتوں والی سورة ام القرآن ہے

1531۔أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةً أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ.

(ترجمہ) ابوسعید بن معلی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو کہا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں پڑھا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ..﴾ (انفال: ٩/ ٢٤) یعنی جب اللہ اور اس کے رسول تمہیں بلائیں تو وہاں میں جواب دو پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورہ کی تعلیم نہ دوں جو قرآن کی عظیم ترین سورہ ہے؟ پھر جب آپ نے باہر نکلنے کا ارادہ فرمایا تو کہا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دی گئی ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٤٧٤) ابویعلی (٦٨٣٧) ابن حبان (٧٧٧)۔

توضیح:..... سبع مثانی سے مراد سات آیات جو بار بار پڑھی جائیں اور اشارہ ہے اس آیت شریفہ کی طرف: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (الحجر ١٤/ ٨٧) اس حدیث کی تفصیل بخاری شریف کی روایت میں ہے۔ ابوسعید نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں مجھے بلایا میں نے کوئی جواب نہ دیا اس کے بعد میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اس پر آپ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا..... الخ۔

[173]..... بَاب فِي كَمْ يُخْتَمُ الْقُرْآنُ

کتنے دن میں قرآن پاک ختم کرنا چاہیے؟

1532۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں

پڑھا اس نے کچھ نہیں سمجھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسندأحمد(۲/۱۹۵) ترمذی (۲۹۵۰) ابوداؤد (۱۳۹۴)۔

تشریح: ......بعض اہل ظاہر کے نزدیک تین دن سے کم میں قرآن پاک ختم کرنا حرام ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ قرآن پاک چالیس دن میں پڑھو اور کچھ روایات سات دن کی بھی ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا قرآن پاک ختم کرنے کی کوئی حد نہیں جب دل لگے اور طاقت ہو پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ سات دن یا کم ازکم تین دن سے کم میں ختم نہ کرے اور معانی ومطالب پر غور وفکر کر کے قرآن پڑھے کیونکہ مطلب سمجھتے ہوئے قرآن پڑھنا باعث اجر وثواب اور مطلوب ومقصود ہے۔ شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے ناچیز سے فرمایا تھا مہینے میں ایک بار ضرور قرآن پاک ختم کر لینا چاہیے۔ آج کل قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے کم نظر آتے ہیں جو ہجر قرآن (قران کو چھوڑ دینے) کی ایک صورت ہے جو قرآن پاک کی اس تنبیہ: ﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا﴾ (فرقان: ۱۹/ ۳۰) یعنی قیامت کے دن رسول کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اس لئے روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن پاک ضرور پڑھنا چاہیے اور اگر ترجمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو نور علی نور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ہر حرف پر ایک سے دس تک نیکیاں ہیں......) ترمذی (۲۹۱۰)۔

[174]..... بَاب الرَّجُلُ لا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

آدمی کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت

1533۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَعْنِي يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر ریاح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سن سکے، جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو وہ (مردود) پھر آجاتا ہے اور جب تکبیر ہونے لگتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہوجاتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کرو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس نمازی کے ذہن میں نہ تھیں اس طرح آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے سو تم میں سے کوئی جب نہ یاد رکھ سکے کہ اس نے تین یا چار کتنی رکعت نماز پڑھی ہے تو وہ بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کر لے (یعنی سجدۂ سہو کر لے)۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (۱۲۲۲) مسلم (۳۸۹) ابویعلی (۵۹۵۸) ابن حبان (۱۶۶۲،۱۶)۔

1534۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد آخُذُ بِهِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نہ جان سکے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت تو وہ اٹھے اور ایک رکعت اور پڑھ لے پھر دو سجدہ سہو کر لے اگر وہ رکعت پانچویں ہوگی تو یہ سجدے مل کر اس کی نماز دوگانہ ہو جائے گی اور چوتھی رکعت ہوگی تو یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے۔امام دارمی نے کہا: میں اسی کا قائل و عامل ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (۵۷۱) ابوداود (۱۰۲۴) نسائی (۱۲۳۷) ابن ماجه (۱۲۱۰) ابن حبان (۲۶۶۳) الحمیدی (۱۱۴۱)۔

تشریح: ...... یہاں سے امام دارمی نے سجود سہو کا ذکر شروع کیا ہے۔پہلی حدیث میں ہے کہ شیطان وسوسے ڈالتا ہے اور نمازی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی یقین پر بنا کرے یعنی چار رکعت پر یقین ہو تو وہ سجدہ سہو کر لے اور شک میں ہو یقین نہ ہو سکے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار رکعت تو ایسی صورت میں ایک رکعت اور پڑھ لے پھر سجدہ سہو کرے اب مسئلہ یہ ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدے کرے یا بعد میں تو دونوں طرح کے ثبوت ہیں جس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آرہی ہے۔

[175]..... بَاب فِي سَجْدَتَيْ السَّهْوِ مِنْ الزِّيَادَةِ
نماز میں زیادتی پر سجدہ سہو کا بیان

1535۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيْ الْعَشِيِّ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مُعْتَرِضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَزِيدُ وَأَرَانَا ابْنُ عَوْنٍ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ الْعُلْيَا فِي السُّفْلَى وَاضِعًا وَقَامَ كَأَنَّهُ غَضْبَانُ قَالَ فَخَرَجَ السَّرَعَانُ مِنْ النَّاسِ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ قُصِرَتْ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمَا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ يُسَمَّى ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ الصَّلَاةَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا قُصِرَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ أَوَ كَذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ

قَالَ فَرَجَعَ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ فَسَجَدَ طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ مَا سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْصَرَفَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد میں رکھی ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کا سہارا لیا یزید بن ہارون نے کہا: ابن عون نے ہمیں اس طرح ہاتھ رکھ کر بتایا کہ ایک ہاتھ کو دوسرے کی پشت پر رکھا اور اوپر والے ہاتھ کی انگلیاں نیچے والے ہاتھ کی انگلیوں میں پیوست کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ غصے میں ہیں جو لوگ جلدی نکلنے والے تھے نکل گئے اور کہنے لگے کہ نماز کم کر دی گئی نماز کم کر دی گئی حاضرین میں ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) بھی موجود تھے لیکن انہیں بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی انہیں لوگوں میں سے ایک شخص تھے جنہیں ذوالیدین (لمبے ہاتھ والا) کہا جاتا تھا انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم کی گئی ہے اور آپ نے حاضرین سے پوچھا کیا ایسا ہوا ہے؟ (یعنی نماز میں کوئی کمی رہ گئی ہے) عرض کیا: جی ہاں چنانچہ آپ واپس لوٹے اور نماز پوری کی پھر سلام پھیرا اور پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اس کے بعد پھر تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا اور مڑ گئے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٨٢) مسلم (٥٧٣) ابوداود (١٠٠٨) ترمذی (٣٩٩) ابویعلی (٥٨٦٠) ابن حبان (٢٢٤٩) الحمیدی (١٠١٣)۔

توضیح:...... بخاری شریف کی روایت میں ہے عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا یعنی سلام کی تصریح ہے۔

1536۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ بْنُ عَبْدِعَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ أَقَصُرَتْ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَذَلِكَ فِيمَا يُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَيْقَنَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور ان میں سے کسی ایک نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالشمالین بن عبد بن عمرو بن نضلۃ خزاعی جو کہ بنو زہرہ کے حلیف تھے نے کہا: اے اللہ کے رسول نماز کم

ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالشمالین نے عرض کیا: کچھ تو ہے اے اللہ کے رسول چنانچہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں، لہٰذا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پوری کی اور کسی راوی نے مجھے نہیں بتایا کہ اسی حالت میں بیٹھے ہوئے اس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے دو سجدے کئے (یہ ان کے خیال میں واللہ اعلم) اس لئے کہ لوگوں نے آپ کو یقین دلایا اور آپ نے یقین کرلیا کہ نماز میں کمی رہ گئی (اور صرف دو رکعت پڑھی) ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

1537۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعت نماز پڑھی، آپ کو جب آگاہ کیا گیا تو آپ نے دو سجدے (سہو کے) کر لئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٠٤) مسلم (٥٧٢) ابوداود (١٠١٩) ترمذی (٣٩٢) نسائی (١٢٥٣، ١٢٥٤) ابن ماجه (١٢٠٥) ابو يعلى (٥٠٠٢) ابن حبان (٢٦٥٦) مسند الحميدی (٩٦)۔

تشریح: ...... مذکورہ بالا تینوں احادیث سے ثابت ہوا کہ نبیوں سے بھی بھول چوک ہوسکتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اگر اس گمان پر کہ نماز پوری ہو چکی ہے کوئی بات کرلے تو نماز کا نئے سرے سے لوٹانا واجب نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے خود نہ نئے سرے سے نماز کو لوٹایا اور نہ لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ نیز سجدہ سہو بھی ان احادیث سے ثابت ہوا، اب یہ کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کرنا چاہئے یا سلام کے بعد تو اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ یہ حدیث ذوالیدین یا ذوالشمالین سے مشہور ہے جن کا نام خرباق تھا۔

[176]..... بَاب إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ نُقْصَانٌ
نماز میں اگر کمی رہ جائے تو کیا کرنا چاہئے

1538۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ وَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مالک ابن بحینہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور کھڑے ہوگئے اور بیٹھے نہیں (یعنی تشہد نہیں کیا) اور مقتدی بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر جب آپ نے نماز پوری کرلی تو

ہم سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے کہ آپ نے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٢٩، ٨٣٠) مسلم (٥٧٠) ابو داؤد (١٠٣٤) ابو یعلی (٢٦٣٩) ابن حبان (١٩٣٨)۔

1539- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ الْوَهْمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

(ترجمہ) مالک ابن بحینہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت پر کھڑے ہو گئے اور پھر تشہد کے لئے لوٹے نہیں، یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٣٠، ١٢٢٤) مسلم (٥٧٠، ٨٧) ابو داود (١٠٣٤)۔

1540- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ يُصَحِّحُونَهُ.

(ترجمہ) زیاد بن علاقہ نے کہا: مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں نماز پڑھائی تو دو رکعت پر بیٹھے نہیں کھڑے ہو گئے، نمازیوں نے سبحان اللہ کہا لیکن انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ بھی کھڑے ہو جائیں، پھر جب نماز پوری کر لی تو سلام پھیرا اور دو سجدے کئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی ہمارے ساتھ کیا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں کلام ہے۔ دیکھئے: ابو داود (١٠٣٦، ١٠٣٧) ترمذی (٣٦٥) احمد (٢٤٧/٤، ٢٥٣) وعبدالرزاق (٣٤٨٣)۔

توضیح:...... سہو کے معنی بھول چوک کے ہیں اور نماز میں جو بھول چوک ہو جائے تو نماز کے آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کرنے کو سجود السہو کہتے ہیں، امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے پچھلے تین ابواب میں تین قسم کی بھول چوک کے بارے میں احادیث صحیحہ ذکر کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز میں خواہ وہ فرض ہو یا نفل امام ہو یا منفرد کمی، زیادتی، یا شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ جب ان امور ثلاثہ میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے اب یہ سجدہ سہو تسلیم سے پہلے ہے یا بعد میں سو علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سلام کے بعد سجدہ سہو کر لے اور بعض علماء نے ہر صورت میں سلام سے پہلے سجدہ سہو کے لئے کہا اور بہت سارے صحابہ تابعین اور ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ امام زہری نے فرمایا: آخر الأمرین السجود قبل السلام، اور امام احمد وغیرہم کا مسلک یہ ہے کہ جیسے جیسے احادیث میں وارد ہے ویسے ہی سجدہ سہو کرے اور اس کی تین صورتیں ہیں حسب ما ذکرہ الامام الدارمی۔

۱- پہلی صورت یہ ہے کہ نماز کی رکعتوں میں امام کو شک ہو جائے تین ہیں یا چار تو اقل پر یقین کرتے ہوئے ایک رکعت مغرب کی اور دو رکعت ظہر یا عصر کی اور پڑھے اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے حدیث رقم (۱۵۴۰)۔

۲- دوسری صورت نماز میں زیادتی کی ہے یعنی رکعت سجدہ یا کوئی اور رکن بھول کر زیادہ ہو جائے تو نمازی اس غلطی کو دور کرنے کے لئے دو سجدے کر لے اور پھر سلام پھیرے۔ اور اگر نماز میں کچھ زیادتی ہوئی ہے اور نماز سے فراغت کے بعد بتایا گیا کہ رکعت، رکوع یا سجدہ زیادہ ہو گیا تو ایسی صورت میں فوراً سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔

۳- تیسری صورت کمی کی ہے اور اس کی دو حالتیں ہیں اگر رکن نماز کا چھوٹ گیا تو تکبیر تحریمہ کے علاوہ وہ رکن پھر سے ادا کرنا ہوگا اور بعد کی ساری نماز باطل ہوگی۔

مثلاً اگر بھول کر تکبیر تحریمہ نہیں کہی تو نماز باطل ہے، اگر نماز کے دیگر ارکان رکوع، سجدہ، قیام، وغیرہ رہ جائے تو اسے پورا کرنا ہوگا جیسے چوتھی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا اور تشہد کے بعد سلام پھیر دیا اور تسلیم کے بعد بتایا گیا کہ آخری رکعت میں صرف ایک سجدہ ہوا ہے تو پہلے سجدہ کر لے پھر تشہد پڑھے اور پھر سجدہ سہو کرے پھر سلام پھیرے۔ اور اگر یہ کمی نماز کے واجبات میں ہوئی ہے تو صرف سجدۂ سہو کافی ہے جیسے کہ تشہد اول میں بھول کر نمازی کھڑا ہو جائے اگر پوری طرح سے کھڑا نہیں ہوا تو سبحان اللہ کہنے پر تشہد کے لئے لوٹنا لازم ہے اور سجدۂ سہو کرے اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تو نماز پوری کر لے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کر لے اور پھر سلام پھیرے، یہ سجدہ سہو کی چند حالتیں ہیں اس کی کامل معرفت کے لئے نماز کے ارکان اور واجبات کو جاننا بے حد ضروری ہے اور تفصیل کے لئے نیل الاوطار اور المغنی وغیرہ کا مراجعہ اشد ضروری ہے، قاری کی آسانی کے لئے نماز کے ارکان و واجبات یہاں درج کئے جاتے ہیں کیونکہ راقم کی نظر میں یہ مسئلہ بہت ہی اہم ہے اور نماز میں بھول چوک ہو جانے پر نماز کی صحت کا دارومدار اسی پر ہے۔

ایک اور تنبیہ بے حد ضروری ہے کہ نماز میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو اور فصل زیادہ ہو جائے یعنی مسجد سے لوگ نکل جائیں اور وضو بھی ٹوٹ جائے تو ایسی صورت میں وہ پوری نماز لوٹانی پڑے گی اس کی تکمیل اور سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا۔

ارکان صلاۃ چودہ ہیں:

(۱) قدرت ہو تو کھڑے ہونا (۲) تکبیر تحریمہ (۳) سورہ فاتحہ کا پڑھنا (۴) رکوع (۵) قومہ میں ٹھیک سے کھڑا ہونا (۶) سجدہ سات اعضاء پر کرنا (۷) سجدے سے سر اٹھانا (۸) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا (۹) تمام افعال میں اطمینان کا ہونا (۱۰) ترتیب کا ہونا (۱۱) آخری تشہد (۱۲) تشہد کے لئے بیٹھنا (۱۳) تشہد میں پڑھنا (۱۴) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

واجبات صلاۃ آٹھ ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیرات (۲) امام اور منفرد کا سمع اللہ لمن حمدہ کہنا (۳) سب کا ربنا لك الحمد کہنا (۴) رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا (۵) سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہنا (۶) دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفرلی کہنا (۷) تشہد اول میں التحیات کہنا (۸) تشہد اول کے لئے بیٹھنا۔

مختصر یہ کہ اگر ارکان نماز میں سے کوئی رکن چھوٹا ہو تو وہ رکن ادا کرنا اور سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر واجبات میں سے کوئی واجب رہ جائے تو صرف سجدۂ سہو کافی ہوگا۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: المغني (۱/ ٦٦٤) بداية المجتهد (۱/ ۲۳۹) نيل الاوطار (۳/ ۱۳۰)

[177]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بات کرنے کی ممانعت کا بیان

1541۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسْكِتُونَنِي قُلْتُ مَا لَكُمْ تُسْكِتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ.

(ترجمہ) معاویہ بن حکم سلمی (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ دفعتا ایک شخص نے چھینک دیا تو میں نے یرحمک اللہ کہہ دیا، اب لوگ مجھے گھورنے لگے میں نے کہا (گھبرا کر اپنے لئے بد دعا کی) تجھے تیری ماں روئے کیا ہے تم لوگ مجھے گھور رہے ہو، میں نے یہ کہا تو لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر چپ کرنے لگے جب میں نے یہ دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو کہا کہ مجھے کیوں خاموش کر رہے ہو، پھر میں چپ ہو گیا اور جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کوئی ایسا معلم نہیں دیکھا جو آپ سے بہتر تعلیم دے، قسم اللہ کی نہ آپ ﷺ نے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا صرف یہ کہا کہ ہماری یہ جو نماز ہے اس میں بات کرنا درست نہیں وہ تو صرف تسبیح تکبیر اور تلاوت کا نام ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٥٣٧) ابو داود (٩٣٠) نسائی (١٢١٧) شرح السنه (٧٢٦) وغیرھم۔

1542۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالٍ عَنْ

عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِنَحْوِهِ .

(ترجمہ) اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔تخریج اوپر گذر چکی ہے۔ نیز دیکھئے: مسند احمد (۴۴۷/۵)۔

تشـــریـح:......شروع اسلام میں نمازی حالت نماز میں بات چیت کرلیا کر لیتے تھے لیکن جب یہ آیت شریفہ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ نازل ہوئی تو بات چیت کرنے سے روک دیا گیا: اب جو شخص کوئی کلمہ جو نماز میں نہ ہو خارج از صلاۃ ہو تو ایسی بات کہنے سے نماز باطل ہو جائے گی، بعض علماء نے کہا کہ نمازی چھینک آنے پر اگر الحمد للہ کہے تو جائز ہے کیونکہ یہ تحمید اور نماز میں سے ہے لیکن یرحمک اللہ نہ کہے کیونکہ چھینک والے کے لئے دعا ہے جو نماز سے خارج ہے اس لئے یرحمک اللہ کہنے سے نماز باطل ہو جائے گی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں صرف تسبیح تکبیر اور تلاوت کلام ہے اور اسی کا نام نماز ہے۔

اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا حسن اخلاق وطریق تعلیم اور حلم و بردباری ثابت ہوتی ہے (فداہ ابی وامی علیہ الصلاۃ والسلام)۔

[178]..... بَاب قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سانپ بچھو مار ڈالنے کا بیان

1543۔أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْضَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَحْيَى وَالْأَسْوَدَيْنِ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو کالی چیزوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، راوی الحدیث یحییٰ (بن سعید) نے کہا: اسودان سے مراد: سانپ اور بچھو ہیں۔

(**تـخريج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے ابو داود (۹۲۱) ترمذی (۳۹۰) نسائی (۱۲۰۱) ابن ماجہ (۱۲۴۵) ابن حبان (۲۳۵۱)۔

توضیح:......دو کالوں کو نماز میں بھی مار ڈالنے کا حکم اس لئے دیا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ زہر والا ہوتا ہے ۔ان کا مارنا بہت ضروری ہے ورنہ ایذا پہنچائے گا اس لئے قتل الموذی قبل الایذاء، نیز یہ کہ سانپ اور بچھو کے مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی بشرطیکہ اور کوئی فعل ایسا نہ کرے جو نماز کو باطل کر دے۔

[179]..... بَاب قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں قصر نماز پڑھنے کا بیان

1544۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ قَالَ عَجِبْتُ

مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوهَا .

(ترجمہ) یعلی بن امیہ نے کہا میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ..﴾ (نساء: ۱۰۱/۵) یعنی اگر تمہیں کافروں کے ستانے کا ڈر ہوتو کوئی حرج نہیں کہ تم نماز قصر پڑھو۔ اب تو امن قائم ہوگیا ہے۔ عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مجھے اس پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں تعجب ہے (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا صدقہ ہے جو اس نے تم کو دیا ہے لہٰذا اس کو قبول کرو۔

توضیح: ......یعنی ہر چند کہ قصر صرف خوف کے وقت میں مشروع ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور فضل سے بندوں پر آسانی کے واسطے ہر سفر میں قصر درست قرار دیا اب تم کو قصر کرنا ضروری ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٨٦) ابوداود (١١٩٩) ترمذی (٣٠٣٤) نسائی (١٤٣٢) ابن ماجه (١٠٦٥) ابویعلی (١٨١) ابن حبان (٢٧٣٩) ابن الجارود(١٤٦) وغيرهم۔

1545۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .

(ترجمہ) سالم نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر کے ساتھ منی میں (ظہر عصر قصر کرکے) دو دو رکعت قصر پڑھی، عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی تھی لیکن بعد میں آپ اسے پوری پڑھنے لگے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری(١٠٨٢، ١٦٥٥) مسلم (٦٩٠) ابویعلی (٢٧٩٤) ابن حبان (٢٧٤٣)۔

توضیح: ......منی میں رباعی نماز کو دو رکعت قصر پڑھنا ہی صحیح ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر بہت سے صحابہ نے نکیر کی تھی اور ان کے اتمام صلاۃ کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ دیکھئے: (شرح بخاری مولانا راز رحمہ اللہ (۱۶۵۵)۔

1546۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور ذوالحلیفہ میں آپ نے عصر دو رکعت (قصر) پڑھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٠٨٩) مسلم (٦٩٠/١١) ترمذی (٥٤٦) نسائی(٤٦٨)۔

1547۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُمَا

سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (مکہ جاتے ہوئے) مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت پڑھی۔

(تخریج) تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1548- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ فَقُلْتُ مَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: نماز پہلے پہل جب فرض کی گئی تو دو ہی رکعت تھی جو سفر میں باقی رکھی گئی اور حضر (یعنی اقامت کے دوران) میں بڑھا دی گئی (امام زہری نے عروہ سے کہا) پھر عائشہ (رضی اللہ عنہا) سفر میں کیوں پوری نماز پڑھتی تھیں۔ کہا: ان کی بھی وہی رائے تھی جو عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے تھی۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۵۰) مسلم (٦٨٥) ابوداود (۱۱۹۸) نسائی (٤٥٥) ابویعلی (٢٦٣٨) ابن حبان (٢٧٣٦)۔

توضیح: ......امیر المؤمنین عثمان (رضی اللہ عنہ) نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی تو کہا کہ میں نے اس لئے ایسا کیا کہ یہاں بہت سے مسلمان جمع ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ نماز کو دو رکعت ہی سمجھ لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حج کے موقع پر نماز پوری پڑھی اور قصر نہیں کیا حالانکہ آپ مسافر تھیں کیونکہ آپ قصر کو رخصت تصور کرتی تھیں اور اتمام ان کے نزدیک بہتر تھا۔

☆ اس باب کی تمام احادیث سے سفر میں قصر ثابت ہوا جبکہ امام مالک و شافعی نے اتمام کو بھی جائز کہا اور قصر ہی افضل کہا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور بہت سے صحابہ نے قصر کو واجب کہا: صاحب التحفۃ مبارکپوری رحمہ اللہ نے کہا: سنن نبوی کے فدائیوں کے لئے ضروری ہے کہ سفر میں قصر ہی کو لازم پکڑیں گرچہ یہ غیر واجب ہے پھر بھی اتباع سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ سفر میں قصر کیا جائے اور اتمام نہیں کیا جائے اور اس بارے میں کوئی تاویل مناسب نہیں۔ جیسا کہ پہلی حدیث میں گذرا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے جس کو قبول کرنا بہتر ہے۔

☆ قصر نماز کب جائز ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جس خروج پر سفر کا اطلاق ہو یعنی انسان تیاری کرے اور دوسری جگہ چند دن قیام کا ارادہ رکھے اور اس سفر کی مسافت شیخ الحدیث عبید اللہ مبارکپوری (رحمہ اللہ) نے ۴۸ میل ہاشمی پر اتفاق کیا ہے اور شیخ محمد صالح العثیمین (رحمہ اللہ) نے موجودہ مسافات میں ۸۳ کلومیٹر کو مسافت قصر مانا ہے یعنی اتنی مسافت پر آدمی سفر کر کے جائے تو اس کے لئے قصر جائز ہے اور ایام کے بارے میں

صحیح یہ ہے کہ کسی آدمی کا ارادہ دوسرے شہر میں جو مذکورہ بالا مسافت پر ہو پوری نماز پڑھے ہاں اگر تین دن یا چار دن سے زیادہ رکنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے لیکن اگر تین دن یا چار دن کا ارادہ تھا لیکن کام نہیں ہوسکا اور زیادہ دن رکنا پڑے تو جب تک قیام رہے قصر کرنا جائز ہے۔

☆ نیز سفر پر نکلنے کے بعد آبادی سے باہر نکل جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو بھی قصر جائز ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ المکرّمہ جاتے ہوئے ذوالحلیفۃ میں دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور یہ مقام مدینہ سے تقریباً سات کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

[180]..... بَاب فِيمَنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِبَلْدَةٍ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ الصَّلَاةَ

کوئی شخص کسی شہر میں کتنے دن قیام کرے تو اس کے لئے قصر جائز ہے؟

1549۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يَقْصُرُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ وَذٰلِكَ فِي حَجِّهِ.

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے کہا (ہم حجۃ الوداع کے لئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے ارادے سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچ گئے اور آپ نے وہاں دس دن تک قیام کیا اور قصر کرتے رہے یہاں تک کہ آپ واپس آ گئے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۸۱) مسلم (۱۳۵۲) ابوداود (۱۲۳۳) ترمذی (۵۴۸) نسائی (۱۴۳۷) ابن ماجہ (۱۰۷۷) ابن حبان (۲۷۵۱)۔

1550۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ.

(ترجمہ) علاء بن حضرمی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجر حج کی ادائیگی کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔

توضیح: ...... یہ حکم صرف مہاجر کے لئے ہے یعنی جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے ان کے لئے فتح مکہ سے پہلے تین دن سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنے کا حکم نہیں تھا لیکن فتح مکہ کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور حاجی کہیں سے بھی آئے جب تک چاہے مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۹۳۳) مسلم (۱۳۵۲) ابن حبان

(٣٩٠٦، ٣٩٠٧) مسند الحميدى (٨٦٧) ومصنف عبدالرزاق (٨٨٤٢)۔

1551۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ أَنْ يُقِيمُوا ثَلَاثًا بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَقُولُ بِهِ .

(ترجمہ) علاء بن حضرمی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو حج کے بعد لوٹنے کے لیے تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت دی ابو محمد امام دارمی نے کہا: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ تخریج اوپر گذر چکی ہے۔ امام دارمی رحمہ اللہ کا مقصد بھی ان احادیث کو ذکر کرنے کا یہ ہے کہ اگر تین دن تک مسافر کسی دوسرے شہر میں رہے تو وہ قصر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

توضیح:...... علامہ وحید الزماں (رحمہ اللہ) نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جولوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج یا عمرہ کو آویں تو بعد فراغت کے تین روز سے زیادہ مکہ میں نہ رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور کوئی مسافر اگر تین روز کی اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں مسافر کے حکم میں ہے اور مسافر کی رخصتیں اس کے لیے مباح ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزے کا انتہی کلامہ اس حدیث میں بعد الصدر سے مراد یہ ہے کہ حاجی جب اپنے ارکان حج مکمل کرلے۔

[181]..... بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنے کا بیان

1552۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف منہ کئے ہوئے (نفلی) نماز پڑھتے تھے اور جب فرض پڑھتے تو سواری سے اتر جاتے اور پھر قبلے کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٠٩٩) مسلم (٥٤٠) ابو داود (١٢٢٧) نسائی (١١٨٨) ابن ماجه (١٠١٨) ابویعلی (٢١٢٠) ابن حبان (٢١٢٠)۔

1553۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَيُومِي بِرَأْسِهِ قِبَلَ

أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .

(ترجمہ) عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر نفل نماز پڑھتے دیکھا آپ سر کے اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس کا خیال کئے بغیر کہ سواری کا منہ کس طرف ہے لیکن فرض نمازوں میں آپ اس طرح نہیں کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت میں عبداللہ بن صالح سئی الحفظ جدا ہیں لیکن حدیث دوسرے طرق سے بھی مروی اور صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۹۷) مسلم (۷۰۱) ابویعلی (۷۲۰۲) ابوداود (۱۲۲٤) نسائی (٤٨٩)۔

تشریح: ......ایسی سواری جو اپنے اختیار میں ہو جیسے کار یا اونٹ، گھوڑا، خچر وغیرہ تو نفل نماز اس پر پڑھی جاسکتی ہے۔ فرض نماز کے لئے اترنا اور زمین پر پڑھنا چاہیے۔ ریل جہاز وغیرہ پر فرض نماز پڑھی جاسکتی ہے جو اختیار میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

[182]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
جمع بین الصلاتین کا بیان

1554ـ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا .

(ترجمہ) معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے سال میں نکلے تو آپ نماز جمع کر کے پڑھتے تھے اس طرح کہ ظہر اور عصر ایک ساتھ آپ نے پڑھی پھر آپ اندر ہو گئے اس کے بعد باہر آئے تو مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٠٦) ابوداود (١٢٠٦) نسائی (٥٨٦) ابن ماجه (١٠٧٠) ابن حبان (١٤٥٨) موارد الظمآن (٥٤٩)۔

1555ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

(ترجمہ) ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء پڑھی اور دونوں کو جمع کیا (یعنی یکے بعد دیگرے ایک ساتھ پڑھا)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٦٧٤) مسلم (١٢٨٧) نسائی

(٦٠٤) ابن ماجه (٣٠٢٠) ابن حبان (٣٨٥٨) مسند الحميدي (٣٨٧)۔

1556۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٠٩١، ١١٠٦) مسلم (٧٠٣) ترمذی (٥٥٥) نسائی (٥٩٩)۔

تشریح :...... جمع بین الصلاۃ دونمازوں کو ملا کر ایک وقت میں پڑھنے کو کہتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ جمع تقدیم اور جمع تاخیر، دونوں ہی جائز ہیں۔ اکثر ائمہ کے نزدیک سفر میں اور حضر میں بھی خوف اور مطر (بارش) کی وجہ سے دونمازیں ملا کر پڑھی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اور اس باب کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

[183]..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دونمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کا بیان

1557۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةِ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(ترجمہ) حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) نے ہمیں مزدلفہ میں اقامت کے بعد مغرب تین رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر کھڑے ہوئے پس دو رکعت عشاء کی پڑھی پھر حدیث بیان کی کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اس جگہ اسی طرح نماز پڑھی اور ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس جگہ ایسے ہی کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٠٩٢) مسلم (١٢٨٨) ابوداود (١٩٣١) ترمذی (٨٨٨) نسائی (٤٨٢) ابن حبان (٦٨٥٩)۔

1558۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح:...... مذکورہ بالا حدیث سے مزدلفہ میں مغرب وعشاء ملا کر ایک تکبیر (اقامت) سے پڑھنے کا ثبوت

ملتا ہے لیکن دوسری روایات صحیحہ سے دونمازیں ایک اذان دو اقامت (تکبیر) سے پڑھنے کا ثبوت ہے جو راجح ہے نیز یہ کہ دونمازوں کے درمیان صرف تکبیر ہے سنت یا نفل پڑھنا ثابت نہیں نیز عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین کیا اس سے استدلال بھی صحیح نہیں کیونکہ ابن مسعود سے خود اس کے برعکس مروی ہے نیز پچھلے باب میں بھی غزوہ تبوک وغیرہ میں جمع بین الصلاتین کا ثبوت گذر چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

[184]..... بَاب فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ

سفر سے واپسی پر پہلے نماز پڑھنے کا بیان

1559۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنَيْ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا بِالنَّهَارِ ضُحًى ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ لِلنَّاسِ.

(ترجمہ) کعب بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے دن میں سفر سے واپس ہوتے پھر مسجد میں جاتے دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر لوگوں سے بات چیت کرتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۳۰۸۸) مسلم (۷۱٦) ابو داؤد و(۲۷۷۳) نسائی (۷۳۰) ابن حبان (۳۳۷۰)۔

تشریح:......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفر سے واپسی پر پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔ کچھ علماء نے حج اور جہاد کے ساتھ اس کو خاص کیا ہے لیکن یہ حدیث عام ہے اس لئے اس سنت پر عمل کرنا لازمی ہے جو کہ عصر حاضر میں مہجور ہو چکی ہے راقم نے سماحۃ الشیخ ابن باز کو ہمیشہ اس پر عمل کرتے دیکھا جب بھی سفر سے واپس آتے پہلے مسجد میں آ کر یہ دوگانہ پڑھتے پھر گھر تشریف لے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی توفیق بخشے آمین۔

[185]..... بَاب فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

صلاۃ الخوف کا بیان

1560۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ وَأَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب غزوہ (ذات الرقاع) میں شریک تھا پس دشمن سے مقابلے کے وقت ہم نے صفیں باندھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (خوف کی) نماز پڑھائی چنانچہ ہم میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ لوٹ کر اس جماعت کی جگہ آ گئے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اب یہ جماعت آئی اور آپ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ میں سے ہر شخص کھڑا ہوا اور اس نے اکیلے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کئے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٤١٣٣،٩٤٢) مسلم (٨٣٩) ابوداود (١٢٤٣) ترمذی (٥٦٤) نسائی (١٥٣٧) ابن حبان (٢٨٧٩)۔

1561۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يُصَلِّي الْإِمَامُ بِطَائِفَةٍ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً وَيَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَقْضُونَ رَكْعَةً لِأَنْفُسِهِمْ.

(ترجمہ) سہل بن ابی حثمہ نے صلاۃ الخوف کے بارے میں کہا کہ امام ایک جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں ڈٹی رہے پس امام اپنے ساتھ شریک جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے پھر یہ جماعت اس گروہ کی جگہ چلی جائے جو دشمن کے مقابلے میں ہے اور وہ آ کر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے پھر ہر جماعت ایک ایک رکعت خود سے اپنے آپ پوری کر لے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری (٤١٣١) مسلم (٨٤١) ترمذی (٥٦٧) نسائی (١٥٣٦) ابن حبان (٢٨٨٥)۔ اس سند میں پہلے راوی یحییٰ بن سعید (ابن فروخ القطان) ہیں۔

1562۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے بھی سہل بن ابی حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری: (٤١٢٩) مسلم (٨٤١)۔

تشریح: ......صلاۃ الخوف یا ڈر کے وقت کی نماز جب دشمن سامنے ہو اور ہمہ وقت حملے کا خطرہ ہو احادیث شریفہ میں اس کی کئی صورتیں مذکور ہیں مذکورہ بالا طریقہ نماز اس وقت کے لئے ہے جب دشمن قبلہ کی جہت میں نہ ہو، دشمن کے قبلہ کی جہت میں ہونے کی صورت میں جو نماز پڑھی جائے گی اس میں تمام نمازی ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور

سجدے میں صرف اگلی صفوف امام کے ساتھ سجدہ کریں گی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: بخاری ومسلم، نیل الاوطار وسبل السلام باب صلاۃ الخوف فی کتاب الصلاۃ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حالت جنگ اور انتہائی خوف کے عالم میں بھی نماز معاف نہیں بلکہ نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا چاہیئے نیز یہ کہ نماز میں آنا جانا صف سے نکلنا یہ سب داخل نماز اور مصلحت نماز میں سے ہے اس لئے کثرت حرکت سے نماز باطل نہیں ہوگی اور یہ کہنا کہ صلاۃ خوف صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مخصوص تھی اب جائز نہیں صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا حکم قیامت تک کے لئے ہے۔ عصر حاضر میں دو بدو جنگ بھی نہیں ہوتی بآسانی اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[186]..... بَاب الْحَبْسِ عَنْ الصَّلَاةِ

نماز سے روک دیا جائے تو کیا کریں؟

1563۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى كُفِينَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا خندق کے دن ہم کو (نماز سے) روک دیا گیا یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا پھر لڑائی رک گئی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ (احزاب ۲۵/۲۱) چنانچہ نبی کریم ﷺ نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو بلایا اور انہیں اقامت (تکبیر) کا حکم دیا اور بہت اچھے طریقے سے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح آپ اس کے وقت میں پڑھتے تھے، پھر آپ نے بلال سے اقامت کے لئے کہا اور عصر پڑھی پھر بلال کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی اور آپ نے مغرب پڑھی پھر بلال کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تک صلاۃ الخوف کی آیت ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا .....﴾ (بقرة : ۲/ ۲۳۹) کا نزول نہیں ہوا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۱۷۹) نسائی (۶۶۲) ابو یعلی (۱۲۹۶) ابن حبان (۲۸۹۰) الموارد (۲۸۵)

توضیح: ......اس حدیث میں چار نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا ذکر ہے اور صحیحین میں صرف عصر اور مغرب کا ذکر ہے، بہر حال یہ صلاۃ الخوف کی مشروعیت سے پہلے کا حکم ہے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

[187]..... بَاب الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ
سورج گرہن کے وقت کی نماز کا بیان

1564- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنْ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَقُومُوا فَصَلُّوا.

(ترجمہ) ابومسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا ہے، یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۴۱) مسلم (۹۱۱) نسائی (۱۴۶۱) ابن ماجه (۱۲۶۱) الحمیدی (۴۶۰)۔

توضیح: ......دور جاہلیت میں لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ گرہن سے زمین پر موت یا نقصان کا حادثہ ہوتا ہے اتفاق ایسا ہوا کہ ربیع الاول یا ماہ رمضان ۱۰ھ میں سورج گرہن ہوا اور اسی دن رسول اکرم ﷺ کے فرزند ابراہیم کا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہے۔ رسول ہدی محمد ﷺ نے خطبہ دیا اور اس عقیدے کی بیخ کنی فرمادی کہ ستاروں کا کچھ اثر انسانی زندگی پر نہیں ہے آج بھی کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھے تو وہ سراسر اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔

1565- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفٍ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صلاۃ الکسوف میں آٹھ رکوع اور چار سجدے کئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لیکن صحیح سند سے بھی مروی ہے۔ دیکھئے: مسلم (۹۰۸) ابو داود (۱۱۸۳) ترمذی (۵۶۰) نسائی (۱۴۶۷) احمد (۲۲۵/۱) الدار قطنی (۹۴/۲)۔

1566- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَأَلَتْهُ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ. قَالَ عَائِذٌ بِاللَّهِ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ يَوْمًا مَرْكَبًا فَخَسَفَتْ الشَّمْسُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى مَقَامِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَجَلَّتْ الشَّمْسُ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ.سَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے بچائے ، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا : کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا ؟ آپ نے (اس سے) اللہ کی پناہ مانگی ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر بیٹھے اور سورج کو گرہن لگ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے سواری سے اترے اور اس مقام تک پہنچے جہاں امامت کرتے تھے ،لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے دیر تک لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا اور اس میں بھی دیر کی پھر رکوع سے اٹھے تو دوبارہ لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔لیکن پہلے رکوع سے کم تھا ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور ایسے ہی دوسری رکعت پڑھی پھر سورج صاف ہو گیا ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح فتنے میں مبتلا کئے جاؤ گے ، میں نے سنا آپ فرماتے تھے :اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (١٠٤٩، ١٠٥٥)مسلم (٩٠٣) نسائی (١٤٧٤)ابو یعلی (٤٨٤١)ابن حبان (٢٨٤٠)مسند الحمیدی (١٧٩، ١٨٠)۔

توضیح: ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم قبر میں فتنے میں مبتلا کئے جاؤ گے اور عذاب قبر سے پناہ مانگنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قبر میں لوگ عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور یہی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوال کا جواب ہے۔

1567۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ الْبُوَيْطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ هُوَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتَهُ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی ،ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ ہر رکعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کئے ، پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بیشک شمس وقمر اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت وزندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتی ہیں (یعنی گرہن نہیں لگتا ہے) لہٰذا اب تم ایسا (گرہن) دیکھو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (١٠٤٦، ١٠٥٢)مسلم (٩٠٧) مالک (٢) ابو داود (١١٧١)نسائی (١٤٦٨)ابن حبان (٢٨٣٢، ٢٨٥٣)۔

1568ـأَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ .

(ترجمہ) امام مالک نے ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

(تخریج) یہ سند بھی صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے۔دیکھئے: بخاری (١٠٤٤)مسلم (٩٠٣)مالك (١) وغيرهم۔

1569ـ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَحَكَتْ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی ہر رکعت میں دو رکوع کئے۔

(تخریج) تخریج اوپر گذر چکی ہے نیز دیکھئے: موطاامام مالك : باب الكسوف (٣)۔

1570ـأَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ حِينَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ بِعَتَاقَةٍ .

(ترجمہ) اسماء بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ جس وقت سورج کو گرہن لگا رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (٨٦، ١٠٥٤)مسلم (٩٠٥) مالك فی الموطا الكسوف(٤)ابن حبان (٢٨٥٥)۔

1571ـ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) دوسری سند سے بھی اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

توضیح: ......ان تمام احادیث صحیحہ سے صلاۃ کسوف یا خسوف کا ثبوت اوران کی مختلف کیفیات معلوم ہوئیں، کسوف یا خسوف دونوں کے ایک ہی معانی ہیں یعنی سورج اور چاند کا بے نور ہونا اور یہ بے نوری خواہ زمین کے ان دونوں کے درمیان حائل ہونے سے ہو یا کسی اور ظاہری سبب سے اس کا اہم معنوی سبب اللہ تعالی کا اپنے بندوں کو یہ آگاہی دینا ہے کہ جو ذات باری تعالی ان اجرام فلکیہ کو جزوی اور وقتی طور پر بے نور کر دیتی ہے وہ کلی طور پر ہمیشہ کے لئے ان سے روشنی چھین کر انہیں تباہ و برباد کرسکتی ہے کیونکہ یہ اس کی ادنی مخلوق ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ جلدی سے نماز و دعا اور استغفار کی طرف لپکتے اور اس کا حکم دیتے تھے صلاۃ کسوف بھی رسول اللہ ﷺ نے کئی طرح پڑھائی ہے لیکن ہمیشہ دو رکعت ہی پڑھی ہر رکعت میں دو سے چار بار رکوع کئے اور رکوع سے اٹھ کر پھر فاتحہ اور قرأت کی اور سجدے ہر رکعت میں دو ہی کئے ہیں۔صحیح بخاری میں ہر رکعت میں دو بار رکوع کرنے کا ذکر ہے جو سب روایات سے زیادہ صحیح ہے آخری احادیث

میں سورج گرہن کے وقت صدقہ وخیرات کا بھی حکم ہے۔واضح رہے کہ اس نماز میں عورت و مرد سب شریک ہو سکتے ہیں اور یہ سنت موکدۃ ہے۔

[188]..... بَاب صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

صلاۃ الاستسقاء کا بیان

1572۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن زید (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف نکلے کہ بارش کے لئے دعا کریں پس آپ قبلہ رو ہوئے اور چادر کو الٹا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔دیکھئے: بخاری (۱۰۱۲) مسلم (۸۹٤) ابو داود (۱۱٦٦) ابن حبان (۲۸٦٤) مسند الحمیدی (٤۱۹، ٤۲۰)۔

1573۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَائَهُ فَأُسْقُوا.

(ترجمہ) عباد بن تمیم نے خبر دی کہ ان کے چچا نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرنے انہیں لے کر عید گاہ کی طرف گئے، کھڑے ہوئے اور اللہ سے دعا کی پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور چادر الٹی (آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی) اور بارش ہوگئی۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری (۱۰۲۳)۔

تشریح: ......قحط سالی کے وقت بارش کے لئے دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ہے اور اس کے کئی طریقے ہیں (۱) کسی بھی وقت کوئی بھی بارش کے لئے اللہ تعالی سے دعا مانگے (۲) امام نوافل یا فرض نماز یا خطبہ کے دوران دعا کرے (۳) کامل ترین صورت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عید گاہ جائے دو رکعت جہری نماز پڑھائے جس کو صلاۃ الاستسقاء کہتے ہیں خطبہ دے اور پھر بارش کے لئے دعا کر کے چادر کو الٹے، نماز سے پہلے توبہ واستغفار صدقہ وخیرات بھی قبولیت دعا کے اسباب میں سے ہے۔ان تمام امور کا ثبوت احادیث صحیحہ میں موجود ہے جن میں سے چند احادیث امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ذکر کی ہیں۔

[189]..... بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الِاسْتِسْقَاءِ

بارش کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا بیان

1574۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۳۱) مسلم (۸۹۵) أبو داود (۱۱۷۰) نسائی (۱۵۱۲) ابن ماجه (۱۱۸۰) ابو يعلى (۲۹۳۵) ابن حبان (۲۸۶۳)۔

توضیح: ......اس حدیث سے استسقاء کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہوا، اور انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ بارش کے علاوہ کسی دعا میں آپ ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے ان کے عدم رویت پر محمول کیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے متعدد مقامات پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت احادیث صحیحہ میں موجود ہے لیکن فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے کا کسی حدیث میں ذکر نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (۲/۵۱۷)۔

[190]..... بَاب الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان

1575۔أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۷۷) مسلم (۸۴۴) ترمذی (۴۹۲/۴۹۳) ابو يعلى (۵۴۸۰) ابن حبان (۱۲۲۳) مسند الحميدی (۶۲۰)۔

1576۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ کے لئے غسل ضروری ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۵۸) مسلم (۸۴۶) ابن حبان (۱۲۲۸) واصحاب السنن وغيرهم ابويعلى (۹۷۸) ابن حبان (۱۲۲۸) الحميدی (۷۵۳)۔

1577۔أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) اس سند سے بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔ نیز دیکھئے: ابو داود (٣٤١) نسائی (١٣٧٦) ابن ماجه (١٠٨٩) ابو يعلى (٩٨٧) الحميدي (٧٥٣)۔

1578۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ أَنْ تَوَضَّأْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَقَالَ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) خطبہ دے رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک شخص داخل ہوا عمر (رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرف تعریض کی تو اس نے کہا: اے امیر المومنین اذان سن کر میں نے صرف وضو کیا ہے عمر نے کہا: صرف وضو؟ کیا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (نماز کے لئے) آنا چاہے تو اسے غسل کر لینا چاہیئے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٧٨) مسلم (٨٤٥) ابو داود (٣٤٠) نسائی (١٣٧٦) ابن ماجه (١٠٨٩) ابو يعلى (٢٥٨) ابن حبان (١٢٣٠)۔

توضیح:...... بخاری شریف میں وضاحت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا بات ہے تم لوگ نماز کے لئے آنے میں دیر کیوں کرتے ہو اس پر اس شخص نے کہا: میں نے اذان سننے کے بعد وضو کیا اور کوئی کام نہیں کیا......

1579۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ لِلْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ .

(ترجمہ) سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے لئے وضو کیا تو اچھا کیا اور جس نے غسل کر لیا تو (بہت اچھا کیا اور) یہ افضل ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کے رواۃ ثقہ ہیں بس حسن کا لقاء سمرہ سے ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٣٥٤) ترمذی (٤٩٧) نسائی (١٣٧٩) وغیرھم۔

تشریح:...... جمعہ کا دن بڑی فضیلت کا دن ہے اس دن نماز جمعہ کے لئے نہا دھو کر باوضو تیل خوشبو لگا کر اول وقت میں جامع مسجد آنے کی بڑی فضیلت ہے کما سیأتی۔ مذکورہ بالا احادیث جمعہ کے دن غسل سے متعلق ہیں جن میں بہت تاکید سے یہ حکم مروی ہے کہ جو کوئی نماز جمعہ کے لئے مسجد آئے اس کو غسل کر لینا چاہیئے۔ حدیث کے الفاظ غسل یوم

الجمعۃ واجب ہے لیکن یہ وجوب لغوی ہے شرعی نہیں اسی لئے صحابہ کرام اور علمائے امت نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب کہا ہے۔

[191]..... بَاب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ وَالطِّيبِ فِيهَا

جمعہ اور اس میں غسل کرنے اور خوشبو لگا کر جانے کی فضیلت کا بیان

1580۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى.

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ کے صحابی سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح پاکی حاصل کرے پھر تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے، پھر (جمعہ کیلئے) نکلے تو دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اور جتنی مقدر ہو نماز پڑھے پھر جب امام (خطبہ کے لئے) آئے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۸۳) نسائی (۱۴۰۲) ابن حبان (۲۷۷۶) وغیرھم۔

تشریح: ......اس حدیث سے جمعہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور حدیث میں مذکور افعال کو اپنا کر ایک مسلمان ظاہری و باطنی برکات اور نیکی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

[192]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نماز فجر میں قرأت کا بیان

1581۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ﴿تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ.﴾

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدۃ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۹۱) مسلم (۸۸۰/۶۶) نسائی (۹۵۸)۔

تشریح: ......فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل الکتاب (السجدۃ) اور ہل اتی علی الانسان (الانسان) پڑھنا سنت ہے۔ راقم نے ایک بار جمعہ کے دن دوسری سورتیں پڑھی تو شیخ محترم مفتی اعظم ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سورۃ سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھنا سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے بتایا کہ معجم الطبرانی میں یہ لفظ ہے کان یداوم یعنی

ہمیشہ اس پر آپ ﷺ نے مداومت کی ہے۔ عربی قاعدے کی رو سے بھی کان جب فعل مضارع سے پہلے آئے تو یہ اکثر استمرار و مداومت پر دلالت کرتا ہے لہٰذا اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

[193]..... بَاب فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لئے جلدی مسجد جانے کا بیان

1582۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي جَزُورًا ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي شَاةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ طُوِيَتْ الصُّحُفُ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جانے والے کی مثال اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسی ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ گائے کی قربانی کرنے والے جیسا اور جو اس کے بعد آئے وہ بکری کی قربانی کرنے والے جیسا ہے پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو دفتر بند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ (لکھنے والے فرشتے) بھی بیٹھ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور اصل حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۸۸۱) مسلم (۸۵۰) ابو داود (۳۵۱) ترمذی (۴۹۹) نسائی (۱۳۸۷) ابو یعلی (۵۹۹۴) ابن حبان (۲۷۷٤) الحمیدی (۹۶۳) مسند احمد (۲/ ۲۳۹)۔

1583۔أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا رَاحَ الْإِمَامُ طَوَتْ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْتَمِعُ الذِّكْرَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو بھی جمعہ کے لئے آتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں پس جب امام (خطبہ کے لئے) آتا ہے تو وہ فرشتے دفتر بند کر دیتے ہیں اور خود بھی داخل ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔

ابو ہریرہ نے کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے پھر جو آتا ہے گائے کی قربانی دینے والے کی طرح ہے اس کے بعد آنے والا بکری کی قربانی اور اس کے بعد بطخ کی قربانی اور اس کے بعد آنے والا مرغی کی قربانی اور اس کے بعد آنے والا انڈے کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۲۹) مسلم (۸۵۰) وغیرھما ۔

توضیح: ......اس حدیث میں بط کی قربانی کے ثواب کا ذکر ہے جو صحیحین میں نہیں ہے نیز اونٹ، گائے بکری بطخ، مرغی اور انڈے کی قربانی سے مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے لئے سویرے آنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کوئی اتنا صدقہ و خیرات کرے اور یہ بڑی فضیلت کی بات ہے جمعہ کی نماز کے لئے جلد سے جلد مسجد جانا چاہیے ہم نے شیخ ابن باز اور محمد سلیمان الیحی جیسے مالدار ترین شخص کو دیکھا ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے لئے ساڑھے دس بجے پہلی اذان کے وقت ہی گھر سے نکل کر مسجد چلے جاتے تھے (رحمہ اللہ)۔

[194]..... بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے وقت کا بیان

1584۔أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَبَادَرُ الظِّلَّ فِي أُطُمِ بَنِي غَنْمٍ فَمَا هُوَ إِلَّا مَوَاضِعُ أَقْدَامِنَا .

(ترجمہ) زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر واپس ہوتے تو بنو غنم کے قلعہ کے سائے تلے جانے میں جلدی کرتے جو ہمارے قدموں کے برابر ہوتا۔

توضیح: ......یعنی سایہ زیادہ طویل نہ ہوتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اول وقت میں جمعہ پڑھتے تھے۔ آج عصر کے وقت تک نماز جمعہ کو موخر کیا جاتا ہے جو قطعاً اسوہ حسنہ یا سنت کی پیروی نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں انقطاع ہے لیکن دوسری آنے والی حدیث اس کی شاہد ہے۔ تخریج کے لئے دیکھئے: الطیالسی (۶۷۲) بیھقی (۱۹۱/۳) مسند احمد (۱۶۷/۱۶۴/۱) ابو یعلی (۶۸۰) مجمع الزوائد (۳۱۳۷)۔

1585۔أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ .

(ترجمہ) سلمہ بن اکوع نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو دیواروں کا سایہ اتنا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں ٹھہر سکیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۴۱۶۸) مسلم (۸۶۰) ابو داود (۱۰۸۵) ابن ماجه (۱۱۰۰) ابن حبان (۱۵۱۲،۱۱۵۱) دار قطنی (۱۸/۲)۔

تشریح: ......اس صحیح متفق علیہ حدیث سے جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھنے کا واضح ثبوت ملا۔ سعودی عرب میں اسی پر عمل ہے۔ اور ساری مساجد میں ایک ہی وقت میں نماز ہوتی ہے ایسا نہیں ہے کہ کسی مسجد میں بارہ بجے کسی میں ایک

بجے اور کسی مسجد میں دو اور تین بجے تک جمعہ کی نماز ہوتی رہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھ دے۔

[195]..... بَاب فِي الِاسْتِمَاعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن خاموشی سے خطبہ سننے کا بیان

1586۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ هُوَ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ يَرُدُّهُ إِلَى أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ يَرُدُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ ثُمَّ جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَعَمَلِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا .

(ترجمہ) اوس (بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کو نہائے اور نہلائے پھر سویرے سویرے (جمعہ کے لئے) نکلے، پھر امام کے قریب بیٹھے، اور خاموشی سے خطبہ سنے ،لغو حرکت نہ کرے یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور قیام (عبادت) کا سا ثواب ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (١٤٠١)ابن حبان (٢٧٨١)موارد الظمآن (٥٥٩)۔

1587۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہو چپ ہو جاؤ تو تم نے خود لغو حرکت کی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند قوی ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٣٤) مسلم (٨٥١) الموطأ في الجمعه (٦) ابویعلی (٥٨٤٦) ابن حبان (٢٧٩٣)۔

1588۔حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اپنے پاس بیٹھے شخص سے کہا: چپ رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغوبات کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ تخریج اوپر گذر چکی ہے نیز دیکھئے: مسند الحمیدی (٩٩٦)۔

1589۔أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے اس سند سے بھی مثل سابق مروی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح: ......اس باب کی تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خطبہ جمعہ خاموشی سے سننا واجب ہے اور جو عبث کام یا بات کرے اس کا ثواب جاتا رہتا ہے حتی کہ کسی سے یہ کہنا بھی کہ چپ رہو درست نہیں ہے۔

[196] ... بَاب فِيمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن جو آدمی خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہو اس کا بیان

1590۔حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لئے نکل چکا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھ لینی چاہیے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔دیکھئے: بخاری (۹۳۱) مسلم (۸۷۵) ابویعلی (۱۹٤٦) ابن حبان (۲۵۰۰) الحمیدی (۱۲۵۷)۔

1591۔أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَبُو سَعِيدٍ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَأَتَاهُ الْحَرَسُ يَمْنَعُونَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَتْرُكُهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهِمَا.

(ترجمہ) عیاض بن عبداللہ نے کہا ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) آئے اس وقت مروان خطبہ دے رہے تھے ابوسعید کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو مروان کے سپاہی آ کر انہیں نماز پڑھنے سے روکنے لگے تو ابوسعید نے کہا میں ان دو رکعت کو ترک نہیں کروں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس کا حکم دیتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔دیکھئے: ترمذی (۵۱۱) ابویعلی (۹۹٤) ابن حبان (۲۵۰۳) الموارد (۳۲۵) الحمیدی (۷۵۸)۔

1592۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الرَّبِيعِ هُوَ ابْنُ صَبِيحٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَقَالَ الْحَسَنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ.

(ترجمہ) ربیع بن صبیح بصری نے کہا میں نے خطبہ کے دوران حسن بصری (رحمہ اللہ) کو دو رکعت پڑھتے دیکھا اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ دو ہلکی رکعت (تحیۃ المسجد)

پڑھ لے ان میں اختصار سے کام لے، امام دارمی نے فرمایا: میرا بھی یہی قول ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔ نیز دیکھئے: ابو یعلی (۲۲۷۶) اور اس روایت کی سند صحیح ہے۔

تشریح: ...... مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں اس حال میں داخل ہو کہ خطیب خطبہ دے رہا ہو تب بھی اس کو دو رکعت ہلکی تحیۃ المسجد ضرور پڑھ لینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ہی کی حالت میں ایک آنے والے شخص سلیک نامی کو دو رکعت پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رحمہ اللہ) نے (حجة الله البالغه ۲/۱۰۱) میں لکھا ہے (ترجمہ) جب کوئی نمازی ایسے حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت ہلکی خفیف پڑھ لے تا کہ سنت راتبہ اور خطبہ ہر دو کی رعایت ہو سکے اور اس مسئلہ میں تمہارے ملک کے لوگ جو شور کرتے ہیں ان کے دھوکے میں نہ آؤ کیونکہ اس مسئلہ کے حق میں حدیث صحیح وارد ہے جس کا اتباع واجب ہے۔ وباللہ التوفیق۔

[197]..... بَاب فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرأت قرآن کا بیان

1593- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَخْبَرَنِي خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو سورہ ص پڑھی پس جب آیت سجدہ سے گذرے تو نیچے اترے اور سجدہ کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اور اس کی تخریج وتفصیل (۱۵۰۵) میں گذر چکی ہے۔ مزید یہ کہ اس حدیث سے خطیب کا خطبے کے دوران قرآن پڑھنا ثابت ہوا۔

[198]..... بَاب الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران کلام کرنے کا بیان

1594- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اور نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے آپ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ جواب دیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا (اٹھو) دو رکعت پڑھ لو۔

امام دارمی نے کہا: میں بھی یہ ہی کہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۳۰) مسلم (۸۷۵) نیز دیکھئے حدیث رقم (۱۵۹۷)۔

تشریح: ..... اس حدیث سے خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد پڑھنا ثابت ہوا جس کی تفصیل حدیث رقم (۱۵۹۷) پر گذر چکی ہے، دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ اگر ضرورت پڑے تو خطیب خطبہ دیتے ہوئے کسی سے بات کر سکتا ہے اور مخاطب جواب بھی دے سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوال کرنے اور مخاطب کے جواب دینے سے واضح ہے۔ اور نماز پڑھنے یا جواب دینے سے ثواب جمعہ باطل نہ ہوگا اور خطبہ کے دوران بات چیت کرنے سے جو روکا گیا ہے وہ سامعین کا آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا ہے۔ واللہ اعلم۔

[199]..... بَاب فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

خطبہ مختصر دینے کا بیان

1595۔أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ فَقُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَوْ كُنْتَ نَفَّسْتَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا هَذِهِ الْخُطَبَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(ترجمہ) ابووائل نے کہا عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں بہت مختصر اور نہایت بلیغ خطبہ دیا تو ہم نے کہا: اے ابویقظان! اس خطبہ کو اگر اور لمبا کرتے تو اچھا تھا؟ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبے کو مختصر کرنا اس کے سمجھ دار ہونے کی نشانی ہے سو تم اس نماز کو لمبا کرو اور ان خطبوں کو چھوٹا کرو اور بعض بیان جادو (اثر) ہوتا ہے۔ (یعنی بعض مختصر کلام بھی جادو کی طرح اثر کرتا ہے)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸۶۹) ابویعلی (۱٦٤۲) ابن حبان (۲۷۹۱)۔

1596۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

(ترجمہ) جابر بن سمرۃ (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز بھی درمیانی اور خطبہ بھی درمیانہ (متوسط) تھا (یعنی نہ لمبا اور نہ بہت مختصر)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸٦٦) ترمذی (۵۰۷) نسائی (۱۵۸۱) ابن حبان (۲۸۰۲) معرفة السنن والآثار (٦۸۰۵)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کا خطبہ زیادہ لمبا نہ ہونا چاہیے نیز (وان من البیان لسحرا) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خطیب ایسا اسلوب اور بیان اختیار کرے جو موثر ہو اور معلومات سے پر عبرت وموعظت سے بھرپور ہو اور یہ ہی خطیب کی سمجھداری ہے کہ اختصار کے باوجود خطبہ فائدہ مند ہو اور نماز اطمینان وسکون کے ساتھ تعدیل ارکان کی رعایت کے ساتھ نسبتا لمبی ہو۔ رٹے رٹائے عربی میں خطبے پڑھنا جن کو سامعین سمجھ نہ سکیں خطبے کی روح کے منافی ہیں۔ (واللہ اعلم)۔

[200]..... بَاب الْقُعُودِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

1597۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر دو خطبے دیتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۲۰، ۹۲۸) مسلم (۸٦۱) ابوداؤد (۱۰۹۲) ترمذی (۵۰٦) نسائی (۱٤۱۵) ابن ماجه (۱۱۰۳) احمد (۲/۹۸)، ابن حبان (۲۸۰۲)۔

1598۔عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(ترجمہ) جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: نبی ﷺ ہمیشہ دو خطبے پڑھا کرتے تھے اور ان کے بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبے کے دوران قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸٦۲) ابوداود (۱۰۹٤) نسائی (۱٤۱۹) ابن ماجه (۱۱۰٦) ابویعلی (۲٦۲۱) وغیرھم۔

تشریح: ......ان احادیث سے کھڑے ہوکر خطبہ دینا ثابت ہوا اور یہ ایک امر مسلم ہے جیسا کہ ''وترکوک قائما'' سے ثابت ہوتا ہے۔ نیز اس حدیث سے خطبہ کے اجزاء معلوم ہوئے کہ خطبہ قرآن وحدیث اور عام نصیحت پر مشتمل ہونا چاہیے حمد وثنا اور درود ودعا بھی خطبے کے اجزاء ضروریہ میں سے ہیں جو دیگر احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔

[201]..... بَاب كَيْفَ يُشِيرُ الْإِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران امام کے ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

1599۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَذِهِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يُشِيرُ إِلَّا

بِأُصْبُعِهِ .

(ترجمہ) حصین (بن عبدالرحمٰن) نے کہا عمارہ بن رویبہ نے مروان کے بیٹے بشر کو منبر پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو کہا برا کرے اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا ہے اور آپ صرف اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے (بعض نسخ میں ایک انگلی سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸۷٤) ابوداود (۱۱۰٤) ترمذی (۵۱۵) ابن حبان (۸۸۲)۔

1600۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَسَبَّهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَا يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ عِنْدَ الْخَاصِرَةِ .

(ترجمہ) حصین بن عبدالرحمٰن نے کہا عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو انہیں برا بھلا کہا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور آپ (اس طرح نہ کرتے تھے بلکہ) صرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انہوں نے شہادت کی انگلی سے پہلو کے پاس سے اشارہ کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث بھی مثل سابق صحیح ہے۔

تشریح:...... ان دونوں حدیثوں سے خطبے کے دوران ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے یا گفتگو کے دوران ویسے ہی ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ثابت ہوئی، رسول اللہ ﷺ صرف بارش کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے یا پھر انگلی سے اشارہ کرتے تھے، علامہ وحید الزماں (رحمہ اللہ) نے شرح مسلم میں کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے اور روا نہیں ہے اور مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور دیگر فقہاء کا یہ ہی مذہب ہے۔

[202]..... بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

امام خطبہ کے لئے کہاں کھڑا ہو؟

1601۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِنْبَرُ فَلَمَّا جُعِلَ الْمِنْبَرُ حَنَّ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى سَمِعْنَا حَنِينَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ .

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ منبر بنائے جانے سے پہلے کھجور کے ایک تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بنا دیا گیا (اور آپ اس کی طرف جانے لگے) تو وہ تنا باریک آواز سے رو پڑا یہاں تک کہ ہم نے اس کی آواز سنی پس رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس کی آواز تھم گئی۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اصل بخاری شریف (۹۱۸) میں موجود ہے نیز حدیث رقم (۳۳، ۳۴) میں اس کی تفصیل گذر چکی ہے۔ مزید حوالے آگے آ رہے ہیں۔

توضیح: ......اگلی روایت اور ابن ماجہ میں ہے اگر آپ ﷺ ایسا نہ کرتے تو وہ تنا قیامت تک روتا رہتا، یہ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازی ہے کہ جمادات و اشجار اور حیوانات میں سے جسے چاہے قوت گویائی عطا فرما دے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے سچے نبی ہونے کی شہادت اور معجزہ ربانی ہے کہ آپ کی محبت میں لکڑی کا تنا ان جدائی پر رو پڑا۔ (فداہ ابی وامی علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم)۔

1602۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ منبر بنائے جانے سے قبل کھجور کے تنے سے لگ کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بن گیا اور آپ اس کی طرف جانے لگے تو وہ تنا رونے لگا آپ ﷺ نے اسے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اگر میں اسے گود میں نہ لیتا (یعنی سینے سے نہ لگاتا) تو قیامت تک روتا رہتا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث رقم (۳۹) پر اس کی تفصیل گذر چکی ہے نیز دیکھئے: ابن ماجہ (۱٤۱۵)

1603۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1604۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ وَالْقَوْمُ يَجِيئُونَ فَلَا يَكَادُونَ أَنْ يَسْمَعُوا كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَرْجِعُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَثُرُوا وَإِنَّ الْجَائِيَ يَجِيءُ فَلَا يَكَادُ يَسْمَعُ كَلَامَكَ قَالَ فَمَا شِئْتُمْ فَأَرْسِلْ إِلَى غُلَامٍ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَجَّارٍ وَإِلَى طَرْفَاءِ الْغَابَةِ فَجَعَلُوا لَهُ مِرْقَاتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَيَخْطُبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ حَنَّتْ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُومُ عِنْدَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب مدینہ میں لوگوں کی کثرت ہوئی تو لوگ آتے اور رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سن نہیں پاتے اور ایسے ہی واپس ہو جاتے چنانچہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ لوگ

بڑھ گئے ہیں آنے والا آتا ہے اور آپ کا کلام سن نہیں پاتا ،فرمایا: پھر تم جو چاہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت کے لڑکے کو جو نجار (بڑھئی) تھا بلایا اور جنگل کے جھاؤ سے منبر بنانے کو کہا، چنانچہ اس نے دو یا تین سیڑھی بنائیں پھر رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھے اور خطبہ دینے لگے جب انہوں نے ایسا کیا تو وہ لکڑی جس کے پاس کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیتے تھے باریک آواز سے رونے لگی رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوگئی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث کی اصل موجود ہے جو بخاری شریف ودیگر کتب حدیث میں مختلف مقامات پر موجود ہے دیکھئے: بخاری (۳۷۷،۴۴۸،۹۱۷) مسلم (۵۴۴) ابن ماجہ (۱۴۱۶) نیز دیکھئے حدیث رقم (۴۱)۔

تشریح:......ان احادیث مبارکہ سے متعدد مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا ثابت ہوا، منبر لکڑی کا اور تین سیڑھی والا ہو، جگہ تنگ ہو تو ایک طرف رکھ دیا جائے تا کہ صف بندی میں خلل نہ پڑے، علامہ وحیدی نے ابن ماجہ کی شرح میں (۱۴۱۵) لکھا ہے اس حدیث میں ایک مشہور معجزہ مذکور ہے یعنی تنے لکڑی کا آپ کے فراق میں رونا......اس کے بعد لکھا ہے: ایک لکڑی کو آپ ﷺ سے اس درجہ محبت ،افسوس ہے ان لوگوں پر جو لکڑی سے بھی بدتر ہیں آنحضور ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہیں، علماء نے کہا ہے کہ لکڑی جب تک ہری رہتی ہے اس میں جان رہتی ہے اور وہ تسبیح کرتی ہے احتمال ہے کہ یہ لکڑی (یا تنا) ہرا ہو نیز یہ کہ اللہ تعالی مردے کو زندہ کرنے اور اس کو قوت گویائی عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

[203]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
نماز جمعہ میں قرأت کا بیان

1605۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾

(ترجمہ) ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) سے دریافت کیا ،رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کونسی سورہ پڑھتے تھے؟ جواب دیا کہ: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۸۷۸) ابوداود (۱۱۲۳) نسائی (۱۴۲۲) ابن ماجہ (۱۱۱۹)۔

1606۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّورَةِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِيهَا الْجُمُعَةُ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ .

(ترجمہ) ضحاک بن قیس فہری نے کہا ہم نے نعمان بن بشیر انصاری سے پوچھا نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن اس سورہ کے علاوہ جس میں جمعہ کا ذکر ہے اورکونسی سورہ پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ اس کے ساتھ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے، تخریج اوپر ذکر کی جا چکی ہے، مزید دیکھئے: الموطا، كتاب الجمعة (٢١) وابن خزيمه (١٨٤٦) ۔

1607- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا .

(ترجمہ) نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ (کی نماز) میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے اور جب کبھی عید اور جمعہ جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں بھی یہ سورتیں پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث بھی صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٨٨٧/٦٣) ابن خزيمه (١٨٤٥) ابن حبان (٢٨٠٧) ۔

تشریح: ......ان احادیث سے جمعہ کی نماز میں سورۃ الأعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ وسورۃ الجمعہ کا پڑھنا ثابت ہوا۔ دوسری روایات صحیحہ میں سورۃ الجمعہ کے ساتھ سورۃ المنافقون کا پڑھنا علی وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ ان سورتوں کا جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھنا سنت ہے، دوسری سورتیں اور آیات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

[204]..... بَاب السَّاعَةِ الَّتِي تُذْكَرُ فِي الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اس گھڑی (وقت) کا بیان جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

1608- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْتَقَيْتُ أَنَا وَكَعْبٌ فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے کعب (الاحبار رحمہ اللہ) سے ملاقات کی تو میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بتانے لگا اور وہ توراۃ کے بارے میں مجھے بتانے لگے یہاں تک کہ جب جمعہ کے دن کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالی سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالی وہ چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن دوسری اسانید سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٣٥) مسلم (٨٥٢) نسائی (١٤٣١) ابن ماجه (١١٣٧) ابویعلی (٦٠٥٥) ابن حبان (٢٧٧٢) الحمیدی (١٠١٦)۔

تشریح:...... جمعہ کے دن میں ایسی ساعت ہے کہ مسلم بندہ اسے پالے تو اس کی اچھی مراد پوری ہو جائے، بعض روایات میں ہے کہ وہ نماز میں مانگے اور بعض روایات میں قائم یصلی کا لفظ نہیں ہے بلکہ عام دعا کا ذکر ہے، یصلی والی روایت سے یہ ثابت ہوا کہ نماز میں خاص طور پر سجدے میں کوئی بھی دعا کی جاسکتی ہے جمعہ کا دن ہو اور وہ گھڑی مسلمان کو مل جائے تو سعادت ہی سعادت ہے۔ علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کونسا وقت ہے جس میں قبولیت دعا کا امکان زیادہ ہے فتح الباری وغیرہ میں تقریبا ۴۵ اقوال مذکور ہیں بعض روایات میں ہے کہ وہ ساعت اس وقت ہے جب امام نماز جمعہ شروع کرتا ہے بعض روایات میں وہ وقت عصر سے مغرب تک کا ہے اور بہت سے علماء نے اسی کو ترجیح دی ہے چنانچہ اللہ کے بعض نیک بندے جوان و بوڑھے یہاں سعودی عرب میں عصر کی نماز سے لیکر مغرب تک بیٹھے تلاوت ذکر واذکار استغفار و توبہ اور مناجات کرتے رہتے ہیں۔

[205]..... بَاب فِيمَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ
جو شخص بغیر عذر کے جمعہ چھوڑ دے اس کا بیان

1609- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمْ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(ترجمہ) ابن عمر اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر کہتے سنا کہ لوگ جمعہ کے چھوڑ دینے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٨٦٥) نسائی (١٣٦٩) ابن ماجه (٧٩٤) شرح السنه (١٠٥٤) ابویعلی (٥٧٤٢) ابن حبان (٢٧٨٥) وغیرهم۔

1610- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(ترجمہ) ابوجعد ضمری (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی سے جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

تخریج اس روایت کی سند حسن ہے دیکھئے: ابوداؤد (١٠٥٢) ترمذی (٥٠٠) نسائی (١٣٦٧) ابن ماجه (١١٢٥) ابویعلی (١٦٠٠) ابن حبان (٢٥٨) موارد الظمآن (٥٥٤،٥٥،٦٢)۔

توضیح:......طبع اللہ علی قلبہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اس کے دل کو خیر وہدایت قبول کرنے سے روک کر دے گا۔

اس حدیث میں ایک جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ اللہ تعالی دل پر مہر لگا دیتا ہے اکثر روایات میں تین جمعہ چھوڑ دینے پر یہ سزا مذکور ہے ﴿ثُمَّ لَيُكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غفلت چھا جائے گی اور عبادت کا ذوق وشوق اس کے دل سے جاتا رہے گا بعض علماء نے کہا اس کے دل میں نفاق آ جائے گا (جو تین جمعہ چھوڑ دے) اور ایمان کا نور جاتا رہے گا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو دن کو روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے لیکن جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو انہوں نے کہا وہ جہنمی ہے تین بار یہی جواب دیا، جمعہ فرض عین ہے اور اس کا پڑھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے اللہ کا مقبول بندہ وہ ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی سنت نہ چھوٹے بھلا فرض کو کوئی چھوڑ دے وہ مقبول کیسے ہوسکتا ہے۔ وہ تو (مردود) ہے۔

[206]..... بَاب فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

1611- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَفْضَلَ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

(ترجمہ) اوس بن اوس (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ایام میں سب سے اچھا دن جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن صور ہوگا، اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے سو تم اس دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود کس طرح آپ پر پیش کیا جاوے گا آپ تو مٹی ہو چکے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے زمین پر نبیوں کے اجسام کو کھانا حرام

کر دیا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود(۱۰۴۷) نسائی (۱۳۷۳) ابن ماجہ (۱۰۸۵) ابن حبان (۹۱۰) موارد الظمآن (۵۵۰) ۔

تشریح: ......اس حدیث سے جمعہ کے دن کی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ قیامت اسی دن آئے گی، نیز جمعہ کے دن خصوصی طور پر رسول اللہ ﷺ پر امتیوں کے درود وسلام کو پیش کیا جاتا ہے اس لئے حکم ہوا کہ زیادہ سے زیادہ اس دن میں درود پڑھا جائے اور درود کے لئے وہی الفاظ استعمال کئے جائیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، سب سے بہتر نماز میں پڑھی جانے والی درود ہے یا پھر کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ،اور الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُول الله کہنا، یا سب نمازیوں کا ایک ساتھ مل کر اس طرح کے نعرے لگانا یہ سب بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے جو جہنم کی طرف لیجاتی ہے۔ (اعاذنا الله وایاکم منه)۔

رہی بات نبی کریم ﷺ کی حیات بعد الممات کی تو آپ ﷺ ودیگر انبیاء اور شہداء باحیات ہیں اس میں شک نہیں لیکن ان کی یہ حیات کیسی ہے اس کا کسی کو علم نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی اس زندگی کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے اتنا اعتقاد ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمان درست ہے لیکن ہمیں شعور وادراک اور سمجھ نہیں آسکتی کہ ان کی یہ حیات کیسی ہے۔ دنیاوی حیات کی طرح وہ ہر وقت سنتے، دیکھتے ہیں، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ واللہ اعلم

[207]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

1612۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (۹۳۷) مسلم (۸۸۲) ابوداؤد (۱۲۵۲) نسائی(۸۷۲)۔

1613۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ .

(ترجمہ) سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ نیز دیکھئے: ابویعلی (۵۴۳۵)۔

1614- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی بھی جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعت نماز (سنت) پڑھے۔

امام دارمی ابومحمد نے فرمایا: میں جمعہ کے بعد دو رکعت یا چار رکعت (سنت) پڑھتا ہوں۔

توضیح: ......یعنی قول رسول اللہ ﷺ کے مطابق کبھی چار اور فعل کے مطابق کبھی دو رکعت سنت پڑھتا ہوں، بعض علماء نے کہا کہ گھر میں جمعہ کے بعد دو رکعت اور مسجد میں چار رکعت پڑھنا سنت ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث بھی صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٨٨١) ابو داؤد (١١٣١) ترمذی (٥٢٣) نسائی (١٤٢٥) ابن ماجه (١١٣٢) ابن حبان (٢٤٧٧) مسند الحمیدی (١٠٠٦)۔

[208]......بَاب فِي الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1615- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ .

(ترجمہ) خارجہ بن حذافہ عدوی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز اور بڑھا دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اس کا وقت عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

توضیح: ......ابوداود و ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ جو نماز سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے۔ اس سے قیام اللیل یا وتر کی اہمیت ثابت ہوئی۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں کلام ہے لیکن مجموع طرق سے حسن کے درجہ تک پہنچ سکتی ہے۔ دیکھئے: ابو داؤد (١٤١٨) ترمذی (٤٥٢) ابن ماجه (١١٦٨) شرح معانی الآثار (٤٣٠/١)، المعجم الكبير للطبرانی (٤١٣٦) دارقطنی (٣٠/٢) وغيرهم۔

1616- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَسْكُنُ بِالشَّامِ وَكَانَ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ الْمُخْدَجِيَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَرَاحَ الْمُخْدَجِيُّ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(ترجمہ) ابن محیریز قرشی جمحی نے جو کہ ملک شام میں رہتے تھے انہوں نے معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا زمانہ پایا۔ انہوں نے خبر دی کہ بنو کنانہ کے ایک آدمی مخدجی نے انہیں بتایا کہ ملک شام میں ایک شخص جن کی کنیت ابومحمد تھی اور جو صحابی تھے انہوں نے کہا کہ وتر واجب ہے مخدجی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ بات ان سے ذکر کی تو عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا ابومحمد نے جھوٹ کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر فرض کیا جو شخص ان نمازوں کو لیکر آئے گا اس حال میں کہ ان کا پورا حق ادا کیا ہو کسی قسم کی ادائیگی میں کمی نہ کی ہو تو اس کے لئے اللہ تعالی کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے، اور جو شخص ان نمازوں کو نہیں لے کر آیا (یعنی اہمیت نہ سمجھتے ہوئے نمازوں کو ترک کیا) تو اللہ تعالی کا کوئی عہد وقرار نہیں ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اس کو جنت میں داخل کردے۔

توضیح: ......یعنی تارک صلاۃ تحت مشیۃ اللہ تعالی ہے، اللہ تعالی چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا کردے، مطلب یہ کہ وہ بڑے خطرے میں ہے، حدیث صحیح میں ہے جو جان بوجھ کر نماز ترک کردے اس نے کفر کیا اور کافر جنت میں نہیں جائے گا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۴۲۰) نسائی (۴۶۰) ابن ماجه (۱۴۰۱) الطیالسی (۲۵۴)۔

1617۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَالصِّيَامَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ.

(ترجمہ) طلحہ بن عبیداللہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے بال بکھرے ہوئے

تھے اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالی نے میرے اوپر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ فرمایا پانچ نمازیں اور روزہ (بھی) فرض کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسے دین کے احکام بتلائے پس اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت بخشی میں ان فرائض میں کوئی کمی وبیشی نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے باپ کی قسم اگر اس نے سچے دل سے یہ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ یا یہ فرمایا: قسم اس کے باپ کی اگر سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٦ وغیرها) مسلم، الایمان (١١) ابو داؤد (٣٩١) نسائی (٤٥٧) ابن حبان (١٧٢٤، ٣٢٦٢) ابن خزیمه (٣٠٦) وغیرهم۔

توضیح: ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ارکان اسلام میں صرف فرائض پر عمل کیا اور ان میں کوئی کمی وزیادتی نہ کی تو کامرانی سے ہمکنار ہو کر جنت میں داخل ہو گیا اور آپ نے اس کے باپ کی قسم کھا کر تاکیدا ایسا فرمایا: حالانکہ باپ کی قسم کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صحیحین بخاری و مسلم میں صرف افلح ان صدق اور دخل الجنة ان صدق آیا ہے یہ قسم اصح الروایات میں نہیں، نیز یہ کہ ہوسکتا ہے یہ قسم ممانعت سے پہلے کی ہو بہر حال اللہ کے سوا باپ یا کسی کی بھی قسم کھانا حرام ہے، امام خطابی نے کہا یہ قسم نہیں بلکہ عربی کا محاورہ ہے، لہٰذا آپ ﷺ نے محاورۃ ایسا کہا تھا۔ (واللہ اعلم)

1618۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ فَلَا تَدَعُوهُ.

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں وتر (فرض) نماز کی طرح واجب نہیں ہے لیکن یہ سنت ہے اور اسے چھوڑو نہیں۔

(**تخریج**) یہ روایت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف اور صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داؤد (١٤١٦) ترمذی (٤٥٣) نسائی (١٦٧٦) ابو یعلی (٣١٧)۔

تشریح: ......ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ فرض نمازیں صرف پانچ ہیں ان کے علاوہ سب سنن ونوافل ہیں اور فرض نماز کی طرح وتر یا کوئی اور نماز واجب نہیں جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن وتر کی نماز کو چھوڑنا نہیں چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سفر وحضر میں کبھی وتر کو چھوڑا نہیں ہے پس پیروی رسول یہ ہے کہ ہمیشہ وتر کی ادائیگی پر مداومت کی جائے اگر اخیر رات میں ہو تو افضل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے زیادہ تر آخر اللیل ہی میں پڑھا ہے اور اگر عشاء کے بعد پڑھ لیں تو بھی جائز ہے۔

[209]..... بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ
وتر کی ترغیب کا بیان

1619۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٤١٠) مسلم (٢٦٧٧) نیز دیکھئے: ترمذی (٤٥٣) ابن ماجه (١١٦٩) احمد (١٠٧/١) ابو یعلی (٦١٨) ابن خزیمه (١٠٦٧)۔

تشریح: ......اللہ تعالیٰ وتر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فرد واحد اور وحدہ لاشریک ہے اور وحدت کو پسند کرتا ہے اس سے وتر کی فضیلت معلوم ہوئی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وتر واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام ائمہ کرام کا یہی مسلک ہے۔

[210]..... بَاب كَمُ الْوِتْرُ
وتر کتنی رکعت ہے؟

1620۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ صَلَاتُهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمَ .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعتیں تھیں جن میں پانچ رکعت وتر پڑھتے اور بیٹھتے نہیں بس آخری رکعت میں تشہد کرتے اور سلام پھیر دیتے۔

توضیح: ......یعنی پانچ رکعت ایک تشہد سے پڑھتے اور صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تشہد پڑھتے اور سلام پھیرتے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١١٤٠) مسلم (٧٣٦) ابوداود (١٣٣٨) ترمذی (٤٥٩)۔

1621۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيمَاءً .

(ترجمہ) ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: پانچ رکعت وتر پڑھو اگر اتنی طاقت نہ ہو تو تین رکعت پڑھ لو اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک رکعت ہی پڑھ لو اس کی قوت نہ ہو تو اشارے سے پڑھ لو۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١٤٢٢) نسائی (١٧١٢) ابن ماجه (١١٩٠) ابن حبان (٢٤٠٧)۔

فائدہ: ......اس صحیح حدیث میں ایک رکعت وتر پڑھنے کا واضح ثبوت ہے اس لئے ایک رکعت وتر کا انکار کرنا حدیث کی مخالفت ہے۔

1622۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) اس سند سے بھی ابوایوب (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے مثل سابق روایت کی ہے اور تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1623۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ مَا قَدْ صَلَّى قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَأْخُذُ بِهِ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ دو دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کو طاق بنا دے گی۔ امام دارمی سے پوچھا گیا کیا آپ بھی یہ کہتے ہیں کہا: ہاں۔ (یعنی ایک رکعت وتر پڑھنا درست ہے)

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور (۱۴۹۸) نمبر پر گذر چکی ہے۔

توضیح: ......یعنی دو دو رکعت کر کے جتنی رکعت چاہے پڑھے، رسول اللہ ﷺ نے تحدید نہیں کی کہ کتنی رکعت پڑھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے زیادہ سے زیادہ ۱۳ رکعت پڑھی ہیں جیسا کہ حدیث عائشہ میں گذر چکا ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جائے تو سنت رسول کے عین مطابق ہے اور زیادہ تر آپ ﷺ ۱۱ رکعت ہی پڑھتے تھے، جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی مذکور ہے۔

1624۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

(ترجمہ) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان ۱۱ رکعت نماز پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٦٢٦) مسلم (٧٣٦) ابوداود (١٣٣٦) ترمذی (٤٤٠) نسائی (١٦٩٥) ابویعلی (٤٦٥٠) ابن حبان (٢٤٣١، ٢٤٦٧)۔

1625۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: نبی کریم ﷺ تین رکعت وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا

الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٤٦٢) نسائی (١٧٠١) ابن ماجه (١١٧٢) ابو یعلی (٢٥٥٥)۔

تشریح: ...... ان احادیث سے پانچ تین اور ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا لیکن پانچ وتر ایک سلام سے اور تین رکعت ایک تسلیم ایک تشہد سے پڑھتے تھے اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر ایک رکعت پڑھنے کا بھی ثبوت ہے لیکن تین رکعت ملا کر دو تشہد ایک تسلیم سے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ نیز تین رکعت وتر میں مذکورہ بالا سورتیں پڑھنا سنت ہے۔

[211]...... بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

وتر کے وقت کا بیان

1626۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي كُلِّ الْوَقْتِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھی ہے اور اخیر میں آپ کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٩٦) مسلم (٧٤٢) ابو داود (١٤٣٥) ترمذی (٤٥٦) نسائی (١٦٨٠) ابن ماجه (١١٨٥) ابویعلی (٤٣٧٠) ابن حبان (٢٤٤٣) مسند الحمیدی (١٨٨)۔

توضیح: ...... دوسری روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے وتر شروع رات، وسط اور آخر شب میں بھی پڑھی ہے مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ وتر کا وقت عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک کا ہے، رسول رحمت محمد ﷺ نے امت کی آسانی کے لئے عشاء کے بعد رات میں جب بھی ممکن ہو وتر ادا کرنا جائز قرار دیا۔

1627۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو نَضْرَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٧٥٤/١٦٩) ترمذی (٤٦٨) نسائی (١٦٨٣) ابن ماجه (١١٨٩) وغیرهم۔

توضیح: ...... اس حدیث سے وتر کا آخری وقت معلوم ہوا جو کہ طلوع فجر سے پہلے تک ہے۔ اگر اس وقت نہ

پڑھ سکیں تو پھر دن نکلنے کے بعد ظہر سے پہلے تک قضا کر سکتے ہیں، لیکن ایک رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھنی ہونگی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ایک بار آپ رات میں وتر نہ پڑھ سکے تو دن میں ۱۲ رکعت نماز پڑھی یعنی ۱۱ کی جگہ بارہ رکعت۔ اس کی تفصیل حدیث نمبر (۱۵۱۴) میں گذر چکی ہے۔

[212]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

وتر کی قرأت کا بیان

1628- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ ﴿يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا نبی کریم ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُون﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔

توضیح: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تین رکعت وتر میں مذکورہ بالا سورتیں: الاعلیٰ، الکافرون، الاخلاص پڑھتے تھے جو سنت ہے، کبھی کبھار دوسری سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اس حدیث کی تخریج (۱۶۲۵) میں گذر چکی ہے۔

[213]..... بَاب الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

1629- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ نَعَمْ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ امام دارمی سے پوچھا گیا آپ بھی یہی کہتے ہیں کہا: ہاں (یعنی وتر سواری پر پڑھا جاسکتا ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۹۹) مسلم (۷۰۰) ابوداود (۱۲۲۶) ترمذی (۴۷۲) نسائی (۱۶۸۷) ابن ماجہ (۱۲۰۰) ابویعلی (۵۴۵۹) ابن حبان (۲۴۱۳)۔

تشریح: ...... اس حدیث سے سواری پر بیٹھے ہوئے وتر پڑھنا ثابت ہوا، علماء کرام نے کہا یہ وتر کے عدم وجوب کی دلیل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ صرف نوافل سواری پر پڑھتے تھے اور فرض نماز پڑھنی ہوتی تو سواری سے اتر کر پڑھتے۔ واللہ اعلم۔

[214]..... بَاب الدُّعَاءِ فِي الْقُنُوتِ ..... قنوت میں دعا کا بیان

1530- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ

لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَمَلَنِي عَلَى عَاتِقِهِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلْتُهَا فِي فَمِي فَقَالَ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَكَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ .

(ترجمہ) ابوحوراء سعدی نے کہا میں نے حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز یاد ہے؟ کہا: آپ ﷺ نے ایک بار مجھے اپنے کندھے پر بٹھالیا، میں نے صدقہ کی کھجور میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی، آپ نے مجھ سے فرمایا: اگل دو کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، حسن (رضی اللہ عنہ) نے کہا اور آپ (وتر میں) یہ دعا کرتے تھے۔ (اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ...... . تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ) ۔

اے اللہ جن لوگوں کو تو ہدایت فرمائے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے اور جن کو تو عافیت دے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت دے اور جن کا تو کارساز ہے ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن، اور ان تمام چیزوں میں جو تو نے مجھے دی ہیں برکت دے اور جو تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے مجھے اس کے شر سے بچا، تیرا ہی حکم چلتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس کا تو دوست ہو گیا وہ ذلیل وخوار نہیں ہوتا تو بڑی برکت والا بڑی شان والا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١٤٢٥) ترمذی (٤٦٤) نسائی (١٧٤٤) ابن ماجه (١١٧٨)۔

1631۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

(ترجمہ) حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات یاد کرائے جو میں قنوت میں کہتا ہوں۔ پھر مذکورہ بالا دعا ذکر کی یعنی (اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْت ......الخ)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے مزید دیکھئے: ابویعلی (٦٧٥٩) ابن حبان (٩٤٥) موارد الظمآن (٥١٢)۔

1632۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو الْحَوْرَاءِ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ .

(ترجمہ) ابوحوراء سعدی سے مروی ہے حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات یاد کرائے جو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں اور ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ .)) آخر تک پڑھی ((تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ .)) تک امام دارمی ابومحمد نے کہا: ابوحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ بعض نسخ میں ابوالجوزاء طبع ہوگیا ہے جو غلط ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح: ......ان احادیث سے وتر کے قنوت میں یہ دعا: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْت......الخ)) پڑھنا ثابت ہوا امام دارمی نے صرف اسی پر اکتفا کیا ہوسکتا ہے دوسری دعا ((اَللّٰهُمَّ انا نستعينك ونستغفرك . . الخ)) ان کے نزدیک اس درجہ کی نہ ہو واللہ اعلم۔

[215]..... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
وتر کے بعد دو رکعت پڑھنے کا بیان

1633- أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّهَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ وَيُقَالُ : هَذَا السَّفَرَ ، وَأَنَا أَقُولُ : السَّهَرَ .

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جاگنا مشقت اور بوجھ ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو اس کے بعد دو رکعت اور پڑھ لے، اگر وہ رات میں اٹھ گیا تو ٹھیک ورنہ یہ دو رکعت ہی اس کے قیام اللیل میں شمار ہونگی۔

ہذا السہر کے بجائے ہذا السفر بھی کہا گیا ہے لیکن میں ہذا السہر ہی کہتا ہوں۔ یعنی سو کر جاگنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن حبان (٢٥٧٧) موارد الظمآن (٦٨٣) مجمع الزوائد (٣٠٢١) شرح معانی الآثار (٤٤٢/١) لیکن طحاوی کی سند ضعیف ھے۔

تشریح: ...... محققین نے ان ہذا السفر جہد وثقل کو اصح بتایا ہے اور امام طحاوی نے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا جائز ہے۔ نیز اس حدیث سے ان دو رکعت کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ اگر کوئی تہجد کے لئے اٹھ نہ سکے تو ان دو رکعت کا ثواب قیام اللیل کے مرادف ہے۔ لیکن اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ وتر کے بعد کوئی نماز نہیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث ہے "اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وِتْرًا" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند ایک بار ہی ثابت ہے کہ آپ نے وتر کے بعد دو رکعت پڑھیں جیسا کہ امام نووی نے کہا ہے اور اس کا تذکرہ گذر چکا ہے، مذکورہ بالا حدیث بھی اگر سفر کی مناسبت سے صحیح مان لی جائے تو سفر میں ایسا کرنا درست ہوگا نیز یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کا مذکورہ بالا حکم ان لوگوں کے لئے بیان جواز ہے جو وتر پڑھ کر سو گئے پھر رات میں جاگے تو کیا کریں، وتر تو پڑھ چکے ہیں، تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ وتر پڑھ لینے کے باوجود نوافل پڑھ سکتے ہیں اور انہیں دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ "لَا وِتْـرَانِ فِـيْ لَيْلَةٍ" ایک رات میں دو بار وتر پڑھنا جائز نہیں ہے (ہذا ما عندی واللہ اعلم) مترجم۔

[216]..... بَاب فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

رکوع کے بعد قنوت کا بیان

1634۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَيَجْهَرُ بِذَلِكَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِحَيَّيْنِ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پر بددعا کرتے یا کسی کو دعا دیتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے بعض اوقات کہا کہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کے بعد دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ ...... الـخ یعنی اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مسلمانوں میں سے جو کمزور ہیں ان کو نجات دے، اے اللہ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے اور ایسی قحط سالی میں مبتلا فرما دے جیسی قحط سالی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی، آپ ﷺ بآواز بلند یہ دعا کرتے اور عرب کے بعض قبیلوں پر بددعا کرتے اللهم العن فلانا وفلانا (اے اللہ فلاں اور فلاں پر لعنت کر) یہاں تک کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ (آل عمران: ٤/ ١٢٨) "اے پیغمبر آپ کے اختیار میں کچھ نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرلے یا انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔"

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٨٠٤) مسلم (٦٧٥) ابوداود (١٤٤٢) نسائی (١٠٧٣) ابن ماجہ (١٢٤٤) ابویعلی (٥٨٧٣) ابن حبان (١٩٧٢) مسند الحميدی (٩٦٨)۔

توضیح: ...... مفسرین نے لکھا ہے یہ قنوت نازلہ تھی مذکورہ بالا آیت شریفہ کے نزول کے بعد آپ نے بددعا کرنا

بند کر دیا۔

1635۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا زَعَمَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ .

(ترجمہ) عاصم نے کہا میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا رکوع سے پہلے ہے میں نے کہا فلاں کا تو خیال ہے کہ آپ نے کہا ہے قنوت رکوع کے بعد ہے انس نے کہا اس نے جھوٹ بولا پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی یا یہ کہا کہ ایک مہینے تک آپ بنی سلیم کے ایک قبیلے پر بددعا کرتے رہے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (۱۰۰۱) مسلم (٦٧٧) ابویعلی (۲۹۲۱) ابن حبان (۱۹۷۳)۔

توضیح:...... مقصد یہ کہ صرف ایک ماہ آپ نے قنوت نازلہ رکوع کے بعد پڑھی ہے تفصیل آگے آ رہی ہے۔

1636۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ .

(ترجمہ) براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٦٧٨) ابوداؤد (١٤٤١) ترمذی (٤٠١) نسائی (١٠٧٥) ابویعلی (١٦٧٤) ابن حبان (١٩٨٠)۔

1637۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) ابونعیم نے بھی شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔

(**تخریج**) اس کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1638۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ وَآخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى أَنْ آخُذَ بِهِ إِلَّا فِي الْحَرْبِ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں قنوت کیا؟ جواب دیا کہ ہاں دریافت کیا گیا یا (یہ کہا) میں نے کہا: رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد میں (قنوت پڑھی) کہا تھوڑے دن رکوع کے بعد۔

امام دارمی نے فرمایا: میں اسی کا قائل اور عامل ہوں اور میری رائے میں یہ قنوت صرف ایام حرب میں مشروع ہے۔

(**تخریج**) اس کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۰۰۱) مسلم (۲۹۸/۶۷۷) ابوداود (۱۴۴۴) نسائی (۱۰۷۰) ابن ماجہ (۱۱۸۴) ابویعلی (۲۸۳۲) ابن حبان (۱۹۷۳)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قنوت نازلہ کسی بھی نماز میں پڑھی جاسکتی ہے، اور یہ رکوع سے پہلے بھی جائز ہے اور رکوع کے بعد بھی جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے، امام دارمی بھی اسی طرف مائل ہیں اور اہل الحدیث کا یہی مسلک ہے کہ جب بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے تو ہر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے اور جو لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں علامہ وحید الزماں صاحب رحمہ اللہ جو پہلے حنفی تھے پھر مسلک اہل حدیث اختیار کیا فرماتے ہیں:

اہل حدیث کا مسلک یہ ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح درست ہے......شافعیہ کہتے ہیں کہ قنوت ہمیشہ رکوع کے بعد پڑھے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ رکوع سے پہلے پڑھے اور اہل حدیث سب سنتوں کا مزہ لوٹتے ہیں، گذشتہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں اور ظالموں پر بددعا کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔ (انتهى مع الملخص)

ان احادیث میں وتر میں قنوت پڑھنے کا ذکر نہیں، لیکن جب فرض نماز میں قنوت پڑھنا جائز ہوا تو وتر میں بطریق اولی جائز ہوگا۔ (داود رحمہ اللہ)

وتر میں "اللهم اهدنا فيمن هديت" اور قنوت نازلہ میں دشمن کا نام لے کر "اللهم لعن فلانا" کہنا چاہیے اور "اللهم انا نستعينك ونستغفرك" بھی قنوت نازلہ کے لئے ہے، اس کے علاوہ بھی "اللهم اغفر للمومنين والمومنات......" وغیرہ ادعیہ قنوت کے طور پر پڑھنا وتر اور دیگر نمازوں میں بوقت ضرورت جائز ہے (واللہ اعلم۔ مترجم)

عیدین کے مسائل

[217]..... بَاب فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ
عیدگاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

1639- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَطْعَمْ حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ ذَبِيحَتِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھا کر باہر نکلتے تھے اور عیدالاضحیٰ میں کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک ک واپس آ جاتے اور اپنی قربانی ہی سے کھاتے تھے۔

1640- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

(**تخریج**) پہلی روایت میں عقبہ بن عبداللہ الاصم ضعیف ہیں لیکن دوسرے طرق سے یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ اس دوسری سند سے واضح ہے جس کے تمام رجال ثقات ہیں دیکھئے: بخاری (۹۵۳) ترمذی (۵٤۲) ابن ماجہ (۱۷۵٤، ۱۷۵٦) ابن حبان (۲۸۱۲،۲۸۱۳)۔

تشریح: ......ان روایات سے معلوم ہوا کہ عیدالفطر میں نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا بہتر ہے اور کھجور میسر ہوں تو اچھا ہے ورنہ کوئی بھی میٹھی یا نمکین چیز کھا کر گھر سے نکلنا سنت اور مستحب ہے اس کے برعکس بقرہ عید کے دن بلا کچھ کھائے نماز کے لئے نکلنا اور اپنے ذبیحہ قربانی کے گوشت سے کھانا کھانا سنت ہے، بڑی عجیب بات یہ ہے کہ لوگ عید الاضحیٰ میں گوشت سے افطار کرنے کو تو واجب سمجھتے ہیں لیکن فرض نمازوں اور روزوں کو چھوڑ دیتے ہیں، قربانی سے پہلے ذوالحجہ کے چاند کو دیکھنے کے بعد سے بال یا ناخون کاٹنے کی ممانعت ہے لیکن نماز سے پہلے داڑھی منڈانے میں ذرا تامل نہیں کرتے بلکہ کلین شیو نماز عید الاضحیٰ کو جاتے ہیں اللہ تعالی انہیں ہدایت دے اور تمام سنتوں کی پیروی کی توفیق بخشے۔ آمین

[218]..... بَاب صَلاةِ الْعِيدَيْنِ بِلا أَذَانٍ وَلا إِقَامَةٍ وَالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

نمازعیدین بلا اذان واقامت خطبے سے پہلے پڑھنے کا بیان

1641۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلا إِقَامَةٍ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے بلا اذان واقامت خطبے سے پہلے نماز پڑھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۵۸) مسلم (۸۸۵) ابوداؤد (۱۱۴۱) نسائی (۱۵۷۴) ابن حبان (۲۸۱۹) ابویعلی (۲۰۳۳)۔

1642۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ وَبِلالٌ قَابِضٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَجِيءُ بِالْخُرْصِ وَالشَّيْءِ ثُمَّ تُلْقِيهِ فِي ثَوْبِ بِلالٍ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز شروع کی پھر خطبہ دیا، خیال کیا گیا کہ خواتین نہیں سن سکیں چنانچہ آپ ان کے پاس گئے ان کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا بلال (رضی اللہ عنہ) اپنے کپڑے کو پکڑے ہوئے تھے اور خواتین سونے چاندی کے زیور لے کر آتیں اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے کپڑے میں ڈالتی رہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۶۱) مسلم (۸۸۴) ابوداود (۱۱۴۲) نسائی (۱۵۶۸) ابن ماجہ (۱۲۲۳)۔

1643۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدِ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ عید کے دن حاضر ہوتا رہا سب ہی عید میں خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۹۶۲) مسلم (۸۸۴) ابوداود (۱۱۴۷) ابن ماجہ (۱۲۷۳)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے۔ اور عیدین کی نماز کے لئے نہ اذان

ہے اور نہ اقامت (تکبیر)، عید کی نماز کے بارے میں اختلاف ہے کہ سنت ہے یا واجب، وجوب کے قائلین نے ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ سے عید کی نماز مراد لی ہے جس کا امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ نیز مذکورہ بالا طویل حدیث سے عورتوں کا نماز کے لئے عید گاہ جانا بھی ثابت ہوا حتی کہ حیض والی عورتوں کو بھی آپ ﷺ نے عید گاہ جانے کے لئے کہا تا کہ کم از کم دعا میں شریک رہیں تفصیلی حدیث آگے نمبر (۱۶۴۸) پر آ رہی ہے۔ نیز اس حدیث سے اجنبی عورتوں سے کلام کرنا اور عورتوں کا اجنبی مرد کا کلام سننا بھی ثابت ہوا نیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ وخیرات کرنا بھی ثابت ہوا (واللہ اعلم)۔

[219]..... بَاب لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهَا
عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفلی) نماز نہیں

1644۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دوگانہ نماز ادا کی اور اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٦٤) مسلم (٨٨٤/١٣) ابو داؤد (١١٥٩) ترمذی (٥٣٧) نسائی (١٥٨٦) ابن ماجہ (١٢٩١)۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں عید گاہ میں کوئی نماز نہیں، اگر مسجد میں نماز پڑھی جائے اور نماز سے پہلے کوئی مسجد میں داخل ہو تو تحیۃ المسجد پڑھ سکتا ہے، ایک روایت میں ہے ابن عباسؓ نے ایک شخص کو عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھتے دیکھا تو انہوں نے اس کو منع کیا وہ شخص بولا نماز پڑھنے پر اللہ تعالیٰ مجھ کو عذاب نہ کرے گا ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ سنت کی مخالفت پر تمہیں عذاب ضرور کرے گا کما نقلہ العلامہ وحید الدین فی شرح سنن ابن ماجہ (۱۲۹۱)۔ اسی طرح کا قول سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے امام دارمی رحمہ اللہ نے (۴۴۹) پر ذکر کیا ہے۔

[220]..... بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
عیدین کی نماز میں تکبیرات (زائدہ) کا بیان

1645۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأُخْرَى خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

(ترجمہ) عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) نے کہا نبی کریم ﷺ عیدین کی پہلی رکعت میں سات بار تکبیر کہتے اور دوسری رکعت میں

پانچ تکبیریں کہتے اور خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کرتے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن سعد المؤذن ضعیف ہیں لیکن دوسرے طرق سے بھی مروی ہونے کے سبب حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (١٢٧٧، ١٢٧٨)۔

تشریح: ......اس حدیث سے عیدین میں بارہ تکبیرات زائدہ کہنا ثابت ہوا امام احمد اور اہل الحدیث کا یہ ہی مسلک ہے اور دلیل کی رو سے یہ ہی راجح ہے، ابن ماجہ میں دوسری صحیح سند سے بھی ایسا ہی مروی ہے جس کے بارے میں عراقی نے کہا اس کی سند جید ہے اور امام ترمذی نے امام بخاری سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے دارقطنی میں بھی روایت ہے کہ عید الفطر میں تکبیرات پہلی رکعت میں سات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ اور دونوں رکعت میں تکبیرات کے بعد قرأت کرے، احناف کے نزدیک پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین تکبیر اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیر کہنے کا رواج ہے جو احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔ سعودی عرب میں اور بلاد عربیہ میں ہر جگہ امام احمد اور اہل الحدیث کا طریقہ رائج ہے اور یہی صحیح ہے۔

[221]..... بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین میں قرأت کا بیان

1646۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فَقَرَأَ بِهِمَا.

(ترجمہ) نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: نبی کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں ''سبح اسم ربک الأعلیٰ'' اور ''ہل أتاک حدیث الغاشیہ'' پڑھتے تھے اور جب کبھی عید و جمعہ ایک ساتھ ہو جاتے تو بھی انہیں دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔ (یعنی سورۃ الأعلیٰ والغاشیہ کو)۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٨٧٨/٦٣) یہ حدیث (١٦٠٧) گذر چکی ہے۔

تشریح: ......اس صحیح حدیث سے نماز جمعہ و عیدین میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا ثابت ہوا جو سنت رسول ہے دوسری سورتیں اور آیات بھی پڑھی جا سکتی ہیں لیکن افضل یہ ہی سورتیں ہیں۔ نیز یہ کہنا کہ کسی نماز کے لئے کوئی سورت خاص کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ بات درست نہیں۔ (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ)۔

[222]..... بَاب الْخُطْبَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر خطبہ دینے کا بیان

1647۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ نُبَيْطٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَوْ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي قَالَ حَجَجْتُ

مَعَ أَبِي وَعَمِّي فَقَالَ لِي أَبِي تَرٰى ذٰلِكَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ الَّذِي يَخْطُبُ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

(ترجمہ) سلمہ بن نبیط نے بیان کیا کہ میرے والد یا نعیم بن ابی ہند نے کہا میں نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ حج کیا تو میرے والد نے کہا: دیکھو وہ سرخ اونٹ پر جو خطبہ دے رہے ہیں وہی رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (١٢٨٦) ابوداؤد (١٩١٦) نسائی (٥/ ٢٥٣) فی المناسك واحمد (٤/ ٣٠٦)۔

تشریح: ......اس حدیث سے وقت ضرورت سواری پر بیٹھے ہوئے خطبہ دینا ثابت ہوا، مذکورہ بالا خطبہ عرفات کے دن رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں دے رہے تھے جیسا کہ مسند احمد میں اس کی تصریح موجود ہے۔

[223]..... بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کے لئے عورتوں کے نکلنے کا بیان

1648۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا بِأَبِي هُوَ أَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَإِنَّهُنَّ يَعْتَزِلْنَ الصَّفَّ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ الْجِلْبَابُ قَالَ تُلْبِسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

(ترجمہ) ام عطیہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: میرے باپ ان پر فدا (نبی کریم) ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں جوان کنواری لڑکیوں اور پردے والیوں کو بھی ساتھ لے جائیں اور حیض والی عورتیں (بھی عیدگاہ آئیں لیکن) صف سے دور رہیں اور اچھے عمل (یعنی خطبہ سننے) و مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل رہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اگر ہم میں سے کسی کے پاس پردے کی چادر نہ ہو تو؟ فرمایا: اس کی بہن اپنی چادر اس کو اوڑھا دے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٣٥١) مسلم (٨٩٠) ترمذی (٥٤٠) ابن ماجه (١٣٠٧) ابن خزیمه (١٤٦٦) وغیرهم۔

تشریح: ......اس حدیث سے عورتوں کے عیدین میں نماز کے لئے جانے کی تاکید ثابت ہوئی جوان بوڑھی حتی کہ حیض کی حالت میں بھی اور وہ غریب عورتیں بھی جن کے پاس اوڑھنی، چادر یا شرعی برقعہ نہ ہو وہ بھی عیدگاہ جائیں اور نماز ودعا اور تکبیرات میں شریک ہوں حائضہ عورت صرف نماز میں شریک نہ ہوگی۔ یہ ہی سنت ہے اور قیامت تک یہ حکم جاری ہے ان شرطوں کے ساتھ کہ عورت پردے کے ساتھ گھر سے نکلے اور زیب وزینت ظاہر نہ کرے اور عطر وخوشبو اور سینٹ وغیرہ استعمال نہ کرے۔ تمام ازواج مطہرات مہاجرین وانصار کی بیویاں مائیں اور بیٹیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے قرون اولی مفضلہ میں ہمیشہ عیدگاہ جاتی رہی ہیں، یہ کہنا کہ یہ حکم صرف رسول اللہ ﷺ کے زمانے تک تھا سراسر ہٹ

دھرمی ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ فتنہ وفساد کو دیکھتے تو عورتوں کو منع فرما دیتے بھی دلیل نہیں کیونکہ خود وہ ہمیشہ عیدگاہ جاتی رہیں حتی کہ بصرہ میں بھی جنگ جمل کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے گئیں، پھر یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال ہے جو صریح قول پیغمبر کے خلاف ہونے کے سبب قابل قبول نہیں، حیرت ان لوگوں پر ہے جو بازاروں، عرس، گانے، مشاعرے اور قوالیوں میں اپنی بیگمات کو جانے سے نہیں روکتے لیکن نماز، خطبہ اور دعا سے روکنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور بے جا تعصب اور ہٹ دھرمی سے دور رکھے۔ آمین۔

[224]..... بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن صدقے پر ابھارنے کا بیان

1649- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُفْشِينَ الشَّكَاءَ وَاللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَأْخُذْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَأَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَطْرَحْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ .

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی پھر بلال (رضی اللہ عنہ) کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس پہنچے اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا فرمایا صدقہ وخیرات کرو، پھر کچھ جہنم کے بارے میں ذکر کیا (کہ تم میں سے بہت سی جہنم کا ایندھن ہونگی) پس ایک عورت کم درجہ کی کالے گالوں والی کھڑی ہوئی عرض کیا ایسا کیوں ہے اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ فرمایا: اس لئے کہ گلا شکوہ لعن طعن اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہیں، یہ سن کر وہ اپنے زیور بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں وہ صدقہ دیتی تھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٦١) مسلم (٨٨٥) ابوداود (١١٥٩، ١١٤١) ترمذی (٥٣٧) نسائی وهذا لفظه (١٥٨٦) ابن ماجه (١٢٩١)۔

1650- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہے۔

(**تخریج**) تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح:......اس حدیث کی باب سے مطابقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ وخیرات کرنے کی

رغبت دلائی دیگر روایات میں ہے کہ آپ نے عورتوں کے لئے فرمایا کہ اکثر عورتیں جہنم کا ایندھن ہونگی اور سبب یہ بتایا کہ شکوے شکایت لعن طعن اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہیں اور یہ حال واقع ہے عام طور سے عورتوں کا یہ ہی حال ہے شوہر زندگی بھر بھلائی وشرافت کا سلوک کرے اگر خدانخواستہ تھوڑی سی تکلیف ہوئی تو واویلا کرنے لگتی ہیں اور سناتی ہیں کہ ہم نے اس گھر میں چین سکون دیکھا ہی نہیں اس طرح شوہر کی ناشکری کرکے جہنم کا ایندھن بنتی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ دے۔ اس حدیث میں عورتوں کا اپنے زیورات کو صدقہ وخیرات میں دینا ثابت ہوا، نیز عورتوں کا جوق درجوق عیدگاہ میں حاضر ہونا بھی ثابت ہوا اور کیوں نہ ہو حبیب کائنات فخر دوعالم ﷺ کا یہ حکم تھا جو اس دور کی خواتین نے آج کل کے (بزعم خود) فقہاء سے زیادہ اچھی طرح سمجھا اور اس پر عمل کیا اس حدیث میں عورتوں کے لئے خاص طور پر خطبہ دینے کا ثبوت بھی ملا اور انہیں وعظ ونصیحت تقوی وشعائر دینیہ کی تعلیم دینا بھی اور صدقہ وخیرات پر ابھارنا بھی ثابت ہوا (واللہ اعلم)۔

[225]..... بَاب إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ

عید وجمعہ ایک ہی دن پڑ جائے تو کیا کریں

1651- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

(ترجمہ) ایاس بن ابی رملۃ نے کہا میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ موجود تھا کہ انہوں نے زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کیا تم نے عید اور جمعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن میں پایا تھا، انہوں نے کہا: جی ہاں، معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا تب پھر آپ ﷺ نے کیا کیا؟ زید نے کہا آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھ لی پھر جمعہ میں رخصت دی اور فرمایا جس کا جی چاہے پڑھ لے۔

توضیح: ......صحیح ابن خزیمہ میں ہے اور جس کا جی نہ چاہے نہ پڑھے مگر نماز ظہر ضروری پڑھنی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے دیکھئے: ابوداود (۱۰۷۰) نسائی (۱۵۹۰) ابن ماجہ (۱۳۱۰) وغیرھم۔

تشریح: ......اس حدیث میں عید اور جمعہ ایک دن پڑ جانے پر عید کی نماز پڑھ لینے کے بعد اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو جمعہ پڑھے اور چاہے تو ظہر کی نماز پڑھ لے۔ افضل ترین یہ ہے کہ امام اگر جمعہ پڑھائے تو جمعہ پڑھ لیا جائے اور اگر ظہر کی نماز پڑھائے تو ظہر کی نماز پڑھ لے انفرادی طور پر کوئی عمل اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اس حدیث میں اسلاف کرام کا آپس میں ایک دوسرے کا احترام کرنا بھی معلوم ہوا معاویہ کس طرح زید بن ارقم سے معلومات حاصل کر رہے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ میرا مرتبہ ومقام تو ان سے بلند ہے میں کیوں ان سے سوال کروں (رضی الله عنهم وارضاهم)

[226]..... بَاب الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِى خَرَجَ مِنْهُ

عیدگاہ سے واپسی میں دوسرے راستے سے لوٹنے کا بیان

1652۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ رَجَعَ فِى طَرِيقٍ آخَرَ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کی نماز کے لئے نکلتے تو واپس دوسرے راستے سے ہوتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٨٦) ترمذی (٥٤١) ابن حبان (٢٨١٥) موارد الظمآن (٥٩٢)

تشریح:......اس حدیث سے عید کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا دوسرے سے واپس آنے کی سنت معلوم ہوئی تا کہ ہر طرف کے اشجار واحجار اور بقعات الارض پر نقش ثبت ہوں اور قیامت کے دن اس اطاعت وفرماں برداری کی سب شہادت دیں (واللہ اعلم)۔

زکوٰۃ کے مسائل

[1]..... بَاب فِي فَرْضِ الزَّكَاةِ ..... زکاۃ کی فضیلت کا بیان

1653- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ أَطَاعُوْا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لَكَ فِي ذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ حِجَابٌ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ (رضی اللہ عنہ) کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم ایک ایسی قوم

کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں تم ان کو دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، وہ اس بات میں جب تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں پھر جب وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ دینا فرض کیا ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں میں تقسیم کردی جائے گی پھر جب وہ اس میں بھی تمہاری بات مان لیں تو ان کے اچھے (زیادہ نفیس) مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی آہ (بددعا) سے بچنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٣٩٥) مسلم (١٩) ابوداود (١٥٨٤) ترمذی (٦٢٥) نسائی (٢٤٣٤) ابن ماجه (١٧٨٣) ابن حبان (١٥٦، ٢٤١٩)۔

تشریح: ......زکاۃ کا مطلب ہے مخصوص مال میں سے سال گذرنے پر ایک مخصوص مقدار نکال کر غریبوں میں تقسیم کرنا، اس کے قواعد وضوابط ہیں جو آگے آرہے ہیں، اور زکاۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے مذکور بالا حدیث سے یہ ہی ثابت کرنا مقصود ہے۔ صاحب نصاب ہونے کے باوجود کوئی آدمی اپنے مال کی زکاۃ نہ دے تو اس کے لئے بڑی وعید شدید ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکاۃ کے لئے بہت سخت الفاظ میں کہا تھا۔ اللہ کی قسم اگر انہوں نے زکاۃ میں چار مہینے کے بکری کے بچے کو بھی دینے سے انکار کیا جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا، پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے شروع میں اعتراض کیا لیکن بعد میں کہنے لگے: ((فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.)) (بخاری/ ١٤٠٠) (قسم اللہ کی زکاۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور مجھے معلوم ہوگیا کہ وہی حق پر ہیں) بلکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا، واللہ میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں تفریق کرے گا، بہرحال اس سے زکاۃ کی فرضیت اور فضیلت ثابت ہوئی، حدیث الباب سے یہ بھی ثابت ہوا کہ داعی الی اللہ کو سب سے پہلے توحید کی دعوت دینی چاہیے پھر دیگر ارکان اسلام کی، اس حدیث سے نماز کی فضیلت بھی ثابت ہوئی جو شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے پہلا رکن ہے، اس میں مظلوم کی بددعا سے بھی بچنے کا حکم ہے جو سیدھی عرش بریں پر جاتی ہے اور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ بھی روزانہ گھر سے نکلتے وقت ظلم سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.)) (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، پھسلوں یا پھسلا دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا نادانی کروں، یا میرے ساتھ نادانی کی جائے) ابو داود (٥٠٩٤) نسائی (٥٥٥٤) ترمذی (٣٤٢٧) ابن ماجه (٣٨٨٤)

[2].....بَاب عَنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

اس مسکین کا بیان جس کو زکاۃ دی جاسکتی ہے

1654۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالْكِسْرَةُ وَالْكِسْرَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى يُغْنِيهِ يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ إِلْحَافًا أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقمے یا ایک دو ٹکڑے یا ایک دو کھجور در در پھرائیں، مسکین تو وہ ہے جس کے پاس مال نہیں لیکن اس کو مانگنے سے شرم آتی ہے یا وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٧٦) مسلم(١٠٢٩) ابوداؤد (٣١) ابویعلی (٦٣٣٧) ابن حبان (٣٢٩٨) مسند الحمیدی (١٠٩٠)۔

تشریح: ......اس حدیث سے مسکین کی تحدید ہوگئی اصلا روزانہ پھیری لگانے والے سب ہی مسکین نہیں ہوتے بلکہ حقیقتاً مسکین تو وہ ہے جو فقیر اور محتاج ہو، لیکن شرم کی وجہ سے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے ایسے مسکین کو تلاش کر کے ایسے ہی لوگوں کو زکاۃ دینی چاہیے اور یہ ہی زکاۃ کے زیادہ مستحق ہیں۔ واللہ اعلم

[3]..... بَاب مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

جو شخص اونٹ، گائے، بکریوں کی زکاۃ نہ دے اس کی سزا کا بیان

1655۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمِنْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

(ترجمہ) جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی اونٹ والا گائے والا بکری والا ان کا حق ادا نہیں کرتا ہے وہ قیامت کے دن سپاٹ زمین پر بٹھایا جائے گا اور کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں والا اپنے سینگوں سے مارے گا اور اس دن کوئی جانور بے سینگ یا ٹوٹے ہوئے سینگ کا نہ ہوگا، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: اس کے نر کو جفتی کے لئے دینا، اور اس کے ڈول کو مانگنے پر دینا، اور دودھ پینے کے لئے مانگنے پر دینا، اور پانی پر اس کا دوھنا، اور اس کو اللہ کے راستے میں سواری یا سامان لادنے کے لئے دینا۔

توضیح: ......(حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ) کا مطلب ہے اونٹنی کا پانی پر دوہنا (اونٹوں کو کئی دن بعد پانی پلانے کے

لئے لے جایا جاتا ہے پہلے زمانے میں اس جگہ پر لوگ جمع ہوجایا کرتے تھے اوروہاں دودھ دوہنے پر کئی فوائد تھے جانوروں کوآرام ملتا صفائی ستھرائی ہوتی اورفقراء ومساکین کو دودھ مل جاتا تھا۔بعض علماء نے کہا کہ یہ حکم فرضیت زکاۃ سے پہلے کا ہے جب زکاۃ فرض ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہوگیا۔واللہ اعلم۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث بھی صحیح ہے۔دیکھئے: مسلم (۹۸۸/۲۸) نسائی (۲۴۵۳) ابن ابی شیبه (۲۱۳/۳)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا جب جانوروں کی زکاۃ نہ دی جائے یا ان کا حق ادا نہ کیا جائے تو وہ قیامت کے دن اپنے مالک کو کھروں اورسینگوں سے روندڈالیں گے لہٰذا ان کا حق ادا کرنا چاہیے تا کہ قیامت کے دن اس عذاب سے محفوظ رہیں۔اس حدیث سے زکاۃ کے وجوب کی مزید تشریح اس باب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

1656۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّأْتَهُ قَالَ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فَمِهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنْحُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: جواونٹ والا اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بہت سے ہوکر آئیں گے اوران کا مالک سپاٹ زمین پر بٹھا دیا جائے گا اوروہ اس کو اپنے پیروں اورکھروں سے روندیں گے، اور جوگائے والا اس کا حق ادا نہ کرے گا وہ قیامت کے دن بہت سی گائیں بن کر آئیں گی اوراس کوایک مسطح زمین پر بٹھا دیا جائے گا اوروہ گائیں اسے سینگوں سے ماریں گی اورپیروں سے روندیں گی اور جوبکری والا اس کا حق ادانہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی ہوکر آئیں گی اوران کے مالک کوایک پٹ زمین پر بٹھادیا جائے گا اوروہ بکریاں اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی اوراپنے کھروں سے اسے کچل ڈالیں گی، اوراس دن ان میں سے

کوئی بے سینگ اور ٹوٹے ہوئے سینگ کی نہ ہوگی، اور جو صاحب خزانہ اس خزانے کا حق ادا نہیں کرتا وہ خزانہ قیامت کے دن گنجا ازدہا بن کر آئے گا منہ کھولے ہوئے (اپنے دنیاوی مالک کا) پیچھا کرے گا جب وہ اژدہے کی صورت میں (اس مالک) کے پاس پہنچے گا تو وہ بھاگے گا تو وہ پکارے گا لے اپنا خزانہ جو تو نے چھپا رکھا تھا وہ کہے گا مجھے اس کی حاجت نہیں پھر جب وہ مالک دیکھے گا کہ یہ ازدہا اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اسے ایسا چبائے گا جیسے اونٹ چباتا ہے راوی نے کہا: ابوالزبیر نے کہا ہم نے عبید بن عمیر سے سنا وہ یہی کہتے تھے پھر ہم نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا انہوں نے بھی عبید بن عمیر ہی کی طرح بتایا، اور ابوالزبیر نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اونٹی کا کیا حق ہے؟ فرمایا: اس کو پانی پر دوہنا، اس کا ڈول عاریتا دینا اور اس کے نر کو نطفے (جفتی) کے لئے مانگنے پر (بلا اجرت کے) دینا اور اللہ کی راہ میں اس کو سواری میں دینا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٩٨٧) نسائی (٢٤٥٣) ابن حبان (٣٢٥٥) المنتقى (٣٣٥) المحلى (٦/٨٠)۔

1657۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ .

(ترجمہ) ابوذر (رضی اللہ عنہ) نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پچھلی حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٦٠) مسلم (٩٩٠) ترمذی (١٦١٧) نسائی (٢٤٣٩) ابن حبان (٣٢٥٦)۔

تشریح: ......ان احادیث میں جانوروں کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرنے کا حکم اوران کا حق ادا نہ کرنے پر سخت سزا کی وعید شدید ہے، مذکورہ بالا اُحادیث میں زکاۃ کا ذکر نہیں ہے لیکن امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھی اس حدیث کو زکاۃ البقر میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور باب اثم مانع الزکاۃ (١٤٠٢) میں یہ لفظ ہے (إِذَا هُوَلَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا) لیکن اس کا حق کیا ہے اس کی تشریح مذکور نہیں، ہاں (٢٣٧٨) میں اس کا حق مختصرا یہ ذکر ہوا ہے (اَنْ تَحْلِبَ عَلَى الْمَآءِ) اور مسلم شریف کی روایت میں تشریح ہے (لا تُوَدِّيْ زَكَاتَهَا) جس سے ثابت ہوا کہ ان بہائم کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں تو ان کی زکاۃ ادا کی جائے، جو شخص ایسا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس کے یہ چوپائے اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے، نیز اس حدیث سے قیامت کا ثبوت بھی ملا جو پچاس ہزار دنوں کے برابر ہوگا۔ ﴿فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (المعارج ٤/٢٩) بعض روایات میں ہے ایک جماعت ان جانوروں کی آئے گی اور اپنا کام کر کے چلی جائے گی اور پھر دوسری تازہ دم جماعت آئے گی اور یہ کام انجام دے گی (سلمنا الله وایاکم منه)۔

ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قیامت کے دن گناہ مثالی جسم اختیار کر لیں گے اور وہ جسمانی شکلوں میں سامنے آئیں گے۔

[4]...... بَاب فِي زَكَاةِ الْغَنَمِ ...... بکری کی زکاۃ کا بیان

1658۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَكَانَ فِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ سَائِمَةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ شَاةً لَمْ يَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعَ مِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کے بارے میں لکھا جو کہ بکری کے بارے میں تھا کہ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس بکریوں تک، پھر اس سے زیادہ ہوں تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں، پھر دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، پھر اگر ایک بکری زیادہ ہو تو اس میں بھی تین بکریاں ہی زکاۃ ہوگی چار سو تک، پھر ہر ایک سینکڑے پر ایک بکری، اور زکاۃ میں بوڑھی، اندھی یا عیب دار بکری قبول نہ کی جائے گی۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (١٥٦٨) ترمذی (٦٢١) ابن ماجه (١٧٩٨) ابویعلی (٥٤٧٠) ابن حبان (٣٢٦٦) مسند الحمیدی (١٢٧)۔

تشریح: ...... (فَإِنْ زَادَتْ شَاةً فَلَمْ تَجِبْ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثَ شِيَاهٍ) یعنی اگر تین سو پر ایک بکری زیادہ ہو تب بھی چار سو تک تین بکریاں ہی واجب ہیں، مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں کسی کے پاس ہوں تو ساٹھ کا اعتبار نہ ہوگا جب تک کہ چوتھا سینکڑا پورا نہ ہو جائے جب چار سو پورے ہوں گے تو ۴۹۹ تک چار بکریاں لازم ہونگی پھر پانچ سو میں پانچ بکریاں علی ہذا القیاس۔

1659۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثَةٌ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ.

(ترجمہ) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا (عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے یمن والوں کے لئے عمرو بن حزم کو لکھ کر دیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خطاب محمد ﷺ کی طرف سے شرحبیل بن عبدکلال، حارث بن عبدکلال، اورنعیم بن عبدکلال کے لئے ہے کہ چالیس بکریوں میں ایک سوبیس تک ایک بکری (زکاۃ) ہے پس جب ایک سوبیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو دوسو تک دو بکریاں ہیں پھر اگر ایک بکری بھی دوسو کے اوپر ہو تو ان میں تین سو تک تین بکریاں ہیں اس سے زیادہ جتنی بھی ہونگی ہر سینکڑے پر ایک ایک بکری (زکاۃ کی) ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔حوالے کے لئے دیکھئے: نسائی (٤٨٦٨) ابن حبان (٦٥٥٩) الموارد (٧٩٣) ۔

1660۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے خط لکھا..........اور مذکور بالا کی طرح حدیث بیان کی۔

(**تخریج**) تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

فائدہ: ......ان احادیث سے بکریوں کی زکاۃ کا نصاب معلوم ہوا جو کہ چالیس ہے، اس سے کم میں زکاۃ نہیں، اور چار سو بکری سے زیادہ ہوں تو ہر ایک سو پر ایک بکری بڑھاتے جائیں۔ واللہ اعلم۔

[5]..... بَاب زَكَاةِ الْبَقَرِ ..... گائے کی زکاۃ کا بیان

1661۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً.

(ترجمہ) معاذ (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائے (بیلوں) میں سے دو برس کی بچھیا یا بیل زکاۃ کا لے لوں اور ہر تیس گائے میں ایک سال کا نر یا مادہ لوں۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (١٥٧٦) ترمذی (٦٢٣) نسائی (٢٤٥٢) ابن ماجہ (١٨٠٣) ۔

1662۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا حَوْلِيًّا وَمِنْ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةً.

(ترجمہ) معاذ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مجھے حکم فرمایا کہ میں گائے بیل میں سے

تیس میں ایک تبیعہ سالانہ لوں اور چالیس گائے میں سے ایک دو برس کا بیل یا گائے (زکاۃ) کا لوں۔

توضیح: ......تبیعہ تبیع کا مونث ہے اور گائے کے ایک سال کے بچے پر بولا جاتا ہے، مسنہ: گائے کا وہ بچہ (نر یا مادہ) ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں اور دو سال پورے کر کے تیسرے سال میں لگ چکا ہو۔

1663۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ بِنَحْوِهِ.

(ترجمہ) احمد بن یونس نے ابوبکر بن عیاش سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

(**تخریج**) ان دونوں حدیثوں کی تخریج اوپر گذر چکی ہے مزید دیکھئے: ابن حبان (٤٨٨٦) موارد الظمآن (٧٩٤) ابويعلى (٥٠١٦)۔

تشریح: ......ان احادیث سے گائے اور بیل کا نصاب معلوم ہوا اور وہ حولان حول کے بعد تیس گائے میں ایک سال کا ایک بچھڑا یا بچھیا ہے اور چالیس گائے اور بیل میں دو دانت والا دو سالہ مسنہ، اور پھر ہر چالیس میں دو سالہ مسنہ ہے۔

[6]...... بَاب زَكَاةِ الْإِبِلِ ...... اونٹ کی زکاۃ کا بیان

1664۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَلَمْ تُخْرَجْ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قُبِضَ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَهَا عُمَرُ فَعَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَلَقَدْ قُتِلَ عُمَرُ وَإِنَّهَا لَمَقْرُونَةٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِوَصِيَّتِهِ وَكَانَ فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِلَى خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ (زکاۃ کا بیان) لکھا جو ابھی زکاۃ وصول کرنے والوں تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کے بعد اسے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے نافذ کیا اور اس پر عمل درآمد کیا۔ ابوبکر کے بعد عمر (رضی اللہ عنہما) نے اس پر عمل کیا، اور جب عمر (رضی اللہ عنہ) شہید کئے گئے تو وہ زکاۃ کا بیان) ان کی تلوار یا وصیت کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور اس میں اونٹ کی زکاۃ اس طرح تھی کہ ہر پانچ اونٹ میں پچیس اونٹ تک ایک ایک بکری تھی پچیس اونٹ میں ۳۵ تک ایک سالہ اونٹنی اور اگر یہ نہ ہو تو دو سالہ اونٹ، ۳۵ سے زیادہ ہوں ۴۵ تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) اور ۴۶ سے ساٹھ تک ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی) ساٹھ سے زیادہ ہوں تو ۷۵ تک جذعہ (چار سالا اونٹنی) ۷۵ سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو بنت لبون (دو دو سالہ اونٹنی) اکانوے سے ایک سو بیس (۱۲۰) تک دو حقے (تین تین سالہ اونٹنی) اس

سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس پر ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی) اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد صحیحہ موجود ہیں۔ دیکھئے: ابو داود (١٥٦٨) ترمذی (٦٢) ابن ماجه (١٧٩٨) ابو يعلى (٥٤٧٠) وغيرهم۔

1665۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) اس سند سے بھی ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی تخریج بھی گزر چکی ہے۔

تشریح: ......حدیث الباب سے اونٹ کی زکاۃ کا نصاب معلوم ہوا جو پانچ عدد اونٹ پر ایک بکری ۱۰ پر دو ۱۵ پر تین ۲۰ پر چار اور پچیس پر بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہیں اس سے زیادہ پر جس طرح حدیث میں مذکور ہے پانچ سے کم پر زکاۃ نہیں۔

[7]..... بَاب فِي زَكَاةِ الْوَرِقِ ..... چاندی کی زکاۃ کا بیان

1666۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ.

(ترجمہ) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم (رضی اللہ عنہ) کو شرحبیل بن عبد کلال، حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کے لئے لکھ کر دیا کہ چاندی کے پانچ اوقیہ میں پانچ درہم زکاۃ ہے اور اس سے زیادہ چاندی ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم بڑھا دیا جائے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔

توضیح: ......اوقیہ تولنے کا پیمانہ ہے ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے، لہٰذا دوسو درہم چاندی زکاۃ کا نصاب ہوئی جس میں پانچ درہم زکاۃ ہے۔ دوسو درہم تقریباً ساڑھے باون تولہ ہوتے ہیں اور ایک درہم تین ماشے ایک رتی کا ہوتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن (لیس فیما دون خمس اواق صدقہ) یہ حدیث ابی سعید خدری سے مروی متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (١٤٠٥) مسلم (٩٧٩) لہٰذا چاندی کا جو نصاب ذکر کیا گیا ہے بالکل صحیح ہے۔

1667۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَفَعَهُ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ هَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ.

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کیا کہ میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکاۃ معاف کر دی پس تم چاندی کی زکاۃ دو، ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور ۱۹۹ درہم میں زکاۃ نہیں ہے، حتی کہ ۲۰۰ درہم ہو جائیں۔

(تخریج) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (١٥٧٤) ترمذی(٦٢٠) نسائی (٢٤٧٧) ابویعلی (٢٩٩) ابن خزیمه (٣٢٨٤)وغیرهم۔

تشریح: ......ان احادیث سے چاندی کا نصاب معلوم ہوا جو کہ دوسو میں سے چالیسواں حصہ ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ استعمال کی چیز: گھوڑے، خادم خادماؤں میں زکاۃ نہیں جو نجی استعمال واستخدام کے لئے ہوں، کاریں وغیرہ بھی اسی پر قیاس کی جائیں گی، ان میں سے جو بھی چیز تجارت یا کرائے کے لئے ہو اس پر زکاۃ دینی ہوگی امام دارمی رحمہ اللہ نے ان ابواب میں سونے کی زکاۃ کا ذکر نہیں کیا ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے سونے کا نصاب بیس دینار کا چالیسواں حصہ یعنی نصف دینار ہے اور بیس دینار ساڑھے سات تولہ کا ہوتا ہے۔

موجودہ اوزان میں چاندی کا نصاب تقریبا ۵۹۵ گرام اور سونے کا نصاب ۹۲ گرام ہے یعنی جب اس حد تک سونا یا چاندی پہنچ جائے تو چالیسواں حصہ زکاۃ دینا واجب ہے چاہے سونا یا چاندی سکوں کی صورت میں ہوں یا زیورات کی صورت میں، شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی یہی ہے کہ زیورات میں زکاۃ واجب ہے، بہتر طریقہ یہ ہے کہ چاندی سونا اس مذکورہ مقدار میں موجود ہوں تو سال گذرنے پر ان کی قیمت کا حساب لگا کر ہر سینکڑے پر ڈھائی پرسنٹ زکاۃ ہے۔ ایک ہزار پر ۲۵، دس ہزار پر ۲۵۰ اور ایک لاکھ پر ۲۵۰۰ علی ہذا القیاس واضح رہے کہ روپے پیسے ریال یا کسی بھی کرنسی کا بھی وہی نصاب ہے جو دراہم اور دینار کا ہے اور اس میں سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کرنی ہے جیسا کہ ابھی اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ واللہ اعلم

[8]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ

اکٹھے مال کو جدا کرنا اور جدا جدا مال کو اکٹھا کرنے کی ممانعت

1668ـ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْكِنْدِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

(ترجمہ) سوید بن غفلہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زکاۃ وصول کرنے والا آیا تو میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اس کے قانون کو پڑھا جس میں لکھا تھا کہ متفرق مال جمع نہ کیا جائے اور نہ جمع شدہ مال زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ کیا جائے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۵۷۹، ۱۵۸۰) ابن ماجه (۱۸۰۱) نسائی (۲٤٥٦) ابو یعلی (۱۲۷)۔

توضیح: ......اس کی مثال اس طرح ہے کہ تین آدمیوں کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہوں، زکاۃ کے وقت وہ سب کو ملا کر اکٹھا کر دیں تا کہ ایک بکری زکاۃ میں دینی پڑے کیونکہ الگ الگ ہونگی تو ہر ایک کو ایک ایک بکری دینی پڑے گی یا یہ کہ دو آدمیوں کے پاس ایک ریوڑ میں سو سو بکریاں تھیں جن میں زکاۃ کی تین بکریاں واجب ہیں اب وہ دونوں زکاۃ کے وقت اپنی اپنی سو بکریاں الگ کر لیں تا کہ ایک ایک بکری ہی دینی پڑے تو یہ ناجائز ہے اسی طرح مصدق کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ اکٹھے مال یا ریوڑ کو الگ کرے یا الگ الگ مال یا ریوڑ کو اکٹھا ایک جگہ کر کے زبردستی زکاۃ لے۔

[9]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ

لوگوں کے بہت نفیس مال سے زکاۃ لینے کی ممانعت کا بیان

1669- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ (رضی اللہ عنہ) کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا ان کے نفیس مال کو (زکاۃ میں) لینے سے بچنا۔

(**تخریج**) اس حدیث کا حوالہ حدیث (۱۶۵۳) پر گذر چکا ہے۔

تشریح: ......اس حدیث میں زکاۃ میں اچھا اچھا مال چھانٹ کر لینے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے یعنی زکاۃ میں جو مال لیا جائے وہ نہ تو بہت زیادہ اچھا ہو اور نہ خراب ہو بلکہ دونوں کے بیچ کا متوسط مال ہونا چاہیے۔

[10]..... بَاب مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَيَوَانِ

جن حیوانات میں زکاۃ واجب نہیں ان کا بیان

1670- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى فَرَسِ الْمُسْلِمِ وَلَا عَلَى غُلَامِهِ صَدَقَةٌ.

(ترجمہ) ابو ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی کوئی زکاۃ نہیں ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱٤٦٣) مسلم (۹۸۲) ابوداود (۱۵۹٤) ترمذی (٦۲۸) نسائی (۲٤٦۷) ابن ماجه (۱۸۱۲) ابو یعلی (٦۱۳۸) ابن حبان (۳۲۷۱) مسند

الحمیدی (١١٠٤) وغیرهم۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑے اور غلام میں زکاۃ واجب نہیں ہے۔ تفصیل (١٦٦٧) پر گذر چکی ہے۔

[11]..... بَاب مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحُبُوبِ وَالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

اناج چاندی اور سونے کی جس مقدار میں زکاۃ واجب نہیں اس کا بیان

1671- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا وَالصَّاعُ مَنَوَانِ وَنِصْفٌ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَرْبَعَةُ أَمْنَاءٍ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ واجب ہے اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں زکاۃ واجب ہے۔

ابومحمد امام دارمی نے فرمایا: ایک وسق ٦٠ صاع کا ہوتا ہے اور صاع اہل حجاز کے نزدیک ڈھائی من کا اور اہل عراق کے نزدیک ۴ من کا ایک صاع ہوتا ہے۔ (من عربی زبان میں ایک پیمانے کا نام تھا جو تقریبا ڈھائی کلو کا ہوتا ہے) اس طرح تین سو صاع اناج کا نصاب ہوا اور ایک صاع موجودہ حساب میں دو کلو اور کچھ گرام ہے تقریبا سوا دو کلو)۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٠٥) مسلم (٩٧٩) ابوداود (١٥٥٨) ترمذی (٦٢٦) نسائی (٢٤٤٥) ابن ماجه (١٧٩٣) ابویعلی (٩٧٩) ابن حبان (٣٢٦٨) مسند الحمیدی (٧٥٢)۔

1672- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ مِنْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم دانے (غلے) اور کھجور میں زکاۃ نہیں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ ہے اور نہ پانچ سے کم اونٹ میں زکاۃ واجب ہے۔

تخریج تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1673- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنِي

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ مَعَ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ إِنَّ فِي كُلِّ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ شَيْءٌ .

(ترجمہ) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کو شرحبیل بن عبدکلال، حارث بن عبدکلال نعیم بن عبدکلال کے لئے لکھ کر دیا کہ چاندی کے پانچ اوقیہ میں پانچ درہم زکاۃ کے واجب ہیں اس سے زیادہ چاندی ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم زکاۃ کے زیادہ کرنے ہونگے اور پانچ اوقیہ سے کم میں کوئی زکاۃ نہیں ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے اور تخریج (۱۶۷۱) گذر چکی ہے۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ پانچ وسق سے کم غلے میں زکاۃ نہیں اسی طرح پانچ سے کم اونٹ میں بھی زکاۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ ہے یعنی چاندی کے دو سو درہم (۵۲.۵۰ تولہ) سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔

[12]..... بَاب فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ
وقت سے پہلے زکاۃ نکالنے کا بیان

1674- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ فِي ذٰلِكَ .

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ آخُذُ بِهِ وَلَا أَرَى فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ بَأْسًا .

(ترجمہ) علی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ عباس (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے وقت سے پہلے (صدقہ زکاۃ) نکالنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

ابومحمد امام دارمی نے کہا: میں اسی کا قائل ہوں اور زکاۃ واجب ہونے کے وقت سے پہلے زکاۃ نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔

(**تخریج**) یہ حدیث مجموع طرق سے جید ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۱۶۲۴) ترمذی (۶۷۸) ابن ماجہ (۱۷۹۵)۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سال گذرنے سے پہلے بھی زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

[13]..... بَاب مَا يَجِبُ فِي مَالٍ سِوَى الزَّكَاةِ
مال میں سے زکاۃ کے علاوہ بھی کچھ دینا واجب ہے

1675- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِى أَمْوَالِكُمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ .

(ترجمہ) فاطمہ بنت قیس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: بیشک تمہارے اموال میں زکاۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔

(تخریج) ابوحمزہ میمون الاعور کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے اور ابن ماجہ نے اس کے برعکس روایت کی ہے: مال میں زکاۃ کے سوا کوئی حق نہیں۔ دیکھئے ترمذی (٦٥٩) ابن ماجه (١٧٨٩) دارقطنی (١٢٥/٢) وغیرهم اصحاب الکتب الضعیفه۔

تشریح: …… یہ حدیث بیشک ضعیف ہے لیکن عام آیات الصدقات سے معلوم ہوتا ہے کہ زکاۃ کے علاوہ بھی غریبوں کا حق ہے، جیسا کہ مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُوْمٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ (المعارج: ٢٩/٢٤، ٢٥) (ترجمہ: ان کے مالوں میں ایک مقررہ حصہ ہے، مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی) اس آیت سے مفسرین نے صدقہ واجبہ اور نافلہ دونوں مراد لیا ہے اور جیسا کہ آیت شریفہ ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ (مزمل: ٢٩/ ٢٠) ودیگر اسی طرح کی آیات سے واضح ہوتا ہے لہٰذا زکاۃ کے علاوہ بھی اپنے مال میں سے صدقہ وخیرات کرنا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صدقہ کرنے پر اتنا زور دیتے کہ ہمیں لگتا ہمارے بچے ہوئے مال میں ہمارا کوئی حق ہی نہیں، او کما قال علیه السلام۔

[14]..... بَاب فِيمَنْ يَتَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ
جو شخص مال دار کو زکاۃ دیدے اس کی زکاۃ کا بیان

1676۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ بِهَا فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ يَا مَعْنُ مَا أَخَذْتَ .

(ترجمہ) معن بن یزید (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ میں نے اور میرے والد اور دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی آپ نے میری منگنی بھی کرائی اور آپ ہی نے میرا نکاح بھی پڑھایا تھا، میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ وہ یہ کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار خیرات کی نیت سے نکالے اور ان کو والد صاحب نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا، میں گیا اور ان دنانیر کو اس شخص سے لے لیا پھر جب میں انہیں لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: قسم اللہ کی میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا (بلکہ صدقہ کرنا مقصود تھا) چنانچہ میں یہ قضیہ لے کر رسول

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ یزید تم نے جونیت کی اس کا ثواب تمہیں مل گیا اور معن تم نے جو لے لیا وہ اب تیرا ہو گیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند اور حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٢٢) ابویعلی (١٥٥١)۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر انجانے میں کوئی مالدار کو خیرات دیدے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، خواہ وہ صدقہ لینے والا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کی حکمت اور ہمدردی و دلجوئی بھی ثابت ہوتی ہے کس طرح آپ نے سمجھایا کہ تمہاری نیت کے مطابق یزید تمہیں ثواب مل گیا اور معن مال تمہارا ہو گیا دونوں راضی ہو گئے اور کوئی جھگڑا نہ رہا (فداہ ابی و امی ﷺ)۔

[15]..... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ لینا کس کے لئے درست ہے اس کا بیان

1677- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي قَوِيٍّ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ غنی (مالدار) کے لئے صدقہ لینا حلال ہے اور نہ طاقت ور مضبوط آدمی کے واسطے۔

امام دارمی نے فرمایا: سوی کے معنی قوی کے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند اور یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١٦٣٤) ترمذی (٦٥٢) الطیالسی (٨٤٢) احمد (١٩٢/٢) الحاکم (٤٠٧/١) ابویعلی (٣٢٩٠) ابن حبان (٣٢٩٠) موارد الظمآن (٨٠٦) وغیرھم۔

توضیح: ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غنی اپنے مال میں سے کھائے اور ہٹا کٹا محنت مزدوری کر کے کھائے اور دست سوال دراز نہ کرے۔

1678- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غنی ہوتے ہوئے مانگے وہ قیامت کے دن چہرے پر زخموں کے نشان لئے ہوئے آئے گا، عرض کیا گیا مالداری کی حد کیا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اسی کے مساوی سونا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے دیکھئے: ابوداود (١٦٢٦) ترمذی (٦٥٠) نسائی (٢٥٩١) ابن ماجہ (١٨٤٠) ابویعلی (٥٢١٧) وغیرھم۔

توضیح: ......یعنی جس کے پاس ۵۰ درہم یا اتنی ہی قیمت کا سونا ہوتو وہ غنی ہے اور اس کو مانگنا جائز نہیں خموش، خدوش کدوح سب کے معنی تقریباً ایک ہیں بعض لوگوں نے کہا خموش کھال چھلنا ناخوں سے، خدوش چھلنا لکڑی سے، اور کدوح کھال چھلنا دانتوں سے۔

1679۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

(ترجمہ) اس دوسری سند سے بھی عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(**تخریج**) اس کی تخریج اوپر گذر چکی ہے نیز دیکھئے: المعرفة والتاريخ للفسوی (۹۸/۳)۔

تشریح: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غنی اور طاقت ور آدمی کے لئے مانگنا جائز نہیں اور دوسری حدیث کے مطابق غنی وہ ہے جس کے پاس پچاس درہم ہو، بعض علماء نے کہا جس کے پاس صبح شام ایک دن کے کھانے کی استطاعت ہو، بعض علماء نے کہا کہ جو صاحب نصاب ہو وہ غنی ہے بہر حال مانگنا بری چیز ہے اس سے بچنا چاہیے، محنت اور ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کمائی نہیں ہے اور پیسے ہونے کے باوجود جو شخص اپنے لئے دست سوال دراز کرے وہ قیامت کے دن چھلے ہوئے زخمی چہرے کے ساتھ اٹھایا جائے گا ایک حدیث ہے کہ اس کے چہرے پر گوشت ہی نہ ہوگا۔

[16]..... بَاب الصَّدَقَةِ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ
صدقہ لینا نبی کریم ﷺ اور آپ کے اہل بیت کیلئے جائز نہیں

1680۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِخْ كِخْ أَلْقِهَا أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(ترجمہ) ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) نے زکاۃ کی کھجور میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھی چھی، نکالو اسے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے؟

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (۱۴۹۱) مسلم (۱۰۶۹) ابن حبان (۳۲۹۴) شرح معانی الآثار (۹/۲)۔

1681۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(ترجمہ) ابولیلی بلال انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) آپ کے پاس تھے انہوں نے صدقہ کی کھجور میں سے ایک کھجور اٹھا لی آپ ﷺ نے ان سے اس کو چھین لیا اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے؟

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے مسند احمد (٤/٢٤٨) ابن أبی شیبه (٣/٢١٥) شرح معانی الآثار (٢/١٠)

تشــــریـــح: ......ان دونوں حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ محمد ﷺ اور آپ کے اہل بیت کے لئے جائز نہیں اور اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات اور آل اولاد سب شامل ہیں، بعض علماء نے کہا کہ صرف فرض زکاۃ حرام ہے جیسا کہ امام جعفر صادق سے مروی ہے زکاۃ وصدقات کو میل کچیل گردانا گیا ہے لہٰذا آل محمد کا اس سے بچنا لازمی ہے۔

[17]..... بَاب التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ
جو شخص غنی ہو کر مانگے اس کے لئے سخت وعید کا بیان

1682- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تُلْحِفُوا بِي فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا فَأُعْطِيَهُ وَأَنَا كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ.

(ترجمہ) معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے چمٹ کر نہ مانگو قسم اللہ کی جو کوئی مجھ سے مانگے اور میں ناپسند کرنے کے باوجود اسے دیدوں ممکن نہیں کہ اس میں اس کے لئے برکت ہو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (١٠٣٨) نسائی (٢٥٩٢) ابن حبان (٣٣٨٩) مسند الحمیدی (٦١٥)۔

1683- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ.

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مال داری کے باوجود کسی سے کچھ مانگے وہ اس کے چہرے پر داغ ہوگی۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٤٥٨٩)۔

تشــریح: ......ان احادیث میں گڑگڑا کر اصرار کے ساتھ بھیک مانگنے کی ممانعت ہے اور جو ایسا کرے گا تو چاہے دینے والے رسول اکرم ﷺ ہی کیوں نہ ہوں اس میں برکت نہ ہوگی، دوسری حدیث میں بے ضرورت اور مال ہوتے ہوئے مانگنے والے کے لئے شدید وعید ہے۔ قرآن پاک میں ہے جو لوگ چمٹ کر نہیں مانگتے وہی لوگ صدقات کے مستحق ہیں۔ ﴿تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ....﴾ (البقره : ٢٧٣/٣) (ترجمہ: آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافے سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے) گویا اہل ایمان کی صفت یہ ہے کہ فقر و

غربت کے باوجود وہ مانگنے سے بچتے ہیں اور چمٹ کر سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

[18]..... بَابٌ فِي الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

مانگنے سے بچنے کا بیان

1684۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطاء فرمادیا، انہوں نے پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں دیدیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہے میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا، مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے (یعنی اس کو مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی) اور جو شخص (سوال سے) بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز (غنی) بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی ایسا عطیہ نہیں دیا گیا ہے جو صبر سے زیادہ بہتر اور بے پایاں ہو۔ (یعنی صبر قدرت کا بہت بہتر اور بے پایاں عطیہ ہے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٦٩) مسلم (١٠٥٣) ابوداود (١٦٤٤) ترمذی (٢٠٤٤) نسائی (٢٥٨٧) ابویعلی (١١٢٩) ابن حبان (٣٤٠٠)۔

تشریح: ......شریعت اسلامیہ کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک یہ خوبی کس قدر اہم ہے کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سوال کرنے (مانگنے) سے مختلف طریقوں کے ساتھ ممانعت کی ہے اور ساتھ ہی اپنے زور بازو سے کمانے اور رزق حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے مگر پھر بھی کتنے ہی ایسے معذورین مرد و عورت ہوتے ہیں جن کو بغیر سوال کئے چارہ نہیں ان کے لئے فرمایا: "وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ" یعنی سوال کرنے والوں کو نہ ڈانٹو بلکہ نرمی سے ان کو جواب دے دو۔ (راز)

اس حدیث سے صبر کی اور قناعت پسندی کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے اور یہ کہ "اَلْجَزَاءُ مِنْ جِنسِ الْعَمَلِ" ہے اگر انسان بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستغنی کر دیتا ہے اور ہوس تو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

[19]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَدِّ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ (تحفہ) کو رد کرنے کا بیان

1685۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ قَالَ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا آتَاكَ اللّٰهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ مجھے مال دیتے تھے میں عرض کرتا جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہو اسے دے دیجئے، آپ ﷺ فرماتے: بنا حرص وہوس اور سوال کے اس مال سے اللہ تعالیٰ تمہیں جو کچھ نصیب فرمائے اسے لے لو اور جو نہ ملے اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگاؤ۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (١٤٧٣) مسلم (١٠٤٥) نسائی (٢٦٠٧) ابویعلی (١٦٧) ابن حبان (٤٣٠٥) مسند الحمیدی (٢١)۔

1686۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(ترجمہ) اس دوسری سند سے بھی عمر (رضی اللہ عنہ) سے ایسا ہی مروی ہے۔

(تخریج) تخریج اوپر گذر چکی ہے نیز دیکھئے: بخاری (٧١٦٣)۔

1687۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْهُ.

(ترجمہ) اس سند سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے مثل سابق مروی ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے، نیز دیکھئے: مسلم (١٠٤٥) باب: إباحة الأخذ لمن أُعطي من غير مسألة ولا إشراف۔

تشریح: ......ان روایات سے ثابت ہوا کہ بنا مانگے اور بنا طمع کے اگر بیت المال سے انسان کو کچھ عطیہ مال ودولت مل جائے تو اسے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور لینے کے بعد اختیار ہے کہ آدمی اپنے مال میں ملا لے یا صدقہ کر دے، نسائی کی روایت میں فتموله اوتصدق به کا اضافہ بھی ہے۔ یعنی اپنا مال بنالو یا صدقہ کردو۔ واللہ اعلم۔

[20]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ
مانگنے سوال کرنے کی ممانعت کا بیان

1688۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ

يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ .

(ترجمہ) حکیم بن حزام (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ نے پھر بھی عطا فرمایا اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال بڑا سرسبز وشیریں ہے لیکن جو شخص اس کو اپنے دل کو سخی رکھ کر لے گا تو اس کے مال میں برکت ہوگی اور جو لالچ کے ساتھ اس مال کو لے گا تو اس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہ ہوگی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ بخاری (١٤٧٢) مسلم (١٠٣٥) نسائی (٢٦٠٠) ابن حبان (٣٢٢٠) الحمیدی (٥٦٣)۔

تشریح: ......اس حدیث میں حکیم انسانیت رسول کریم ﷺ نے قناعت پسند اور حریص کی مثال بیان فرمائی کہ جو بھی کوئی دنیاوی دولت کے سلسلہ میں قناعت سے کام لے گا اور حرص اور لالچ کی بیماری سے بچے گا اس کے لئے برکتوں کے دروازے کھلیں گے اور تھوڑا مال بھی اس کے لئے کافی ہو سکے گا، اس کی زندگی بڑے ہی سکون اور اطمینان کی زندگی ہوگی۔ اور جو شخص حرص کی بیماری اور لالچ کے بخار میں مبتلا ہوگا اس کا پیٹ بھر ہی نہیں سکتا ہے خواہ اس کو ساری دنیا کی دولت حاصل ہو جائے وہ پھر بھی اسی چکر میں رہے گا کہ کسی نہ کسی طرح سے اور زیادہ مال حاصل کیا جائے ایسے طماع لوگ نہ اللہ کے نام پر خرچ کرنا جانتے ہیں نہ مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہیں (راز رحمہ اللہ)۔

رسول اکرم ﷺ کی اس نصیحت کے بعد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا حالانکہ لمبی عمر پائی اور ۶۴ ھ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کو ہمیشہ دل سے لگائے رکھا، یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہنا پڑا: لوگو! گواہ رہنا میں حکیم بن حزام کو مال دیتا ہوں وہ لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

[21]..... بَاب مَتَى يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّدَقَةُ
آدمی کے لئے صدقہ کرنا کب مستحب ہے

1689۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَلْيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں: بہترین صدقہ (خیرات) وہ ہے جس کے دینے کے بعد بھی آدمی مالدار رہے، پھر تم میں سے کوئی صدقہ پہلے انہیں دے جو اس کے زیر پرورش ہیں۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٢٦) ابن حبان (٣٣٦٣) شرح السنہ للبغوی (١٦٧٤)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی صدقہ کرے لیکن اس وقت صدقہ کرنا مستحب ہے جبکہ اہل وعیال

اورخود اس کے لئے کچھ مال بچا بھی رہے جس سے وہ تجارت کرے اپنے اہل وعیال کے حقوق بھی ادا کرے ایسا شریعت میں نہیں ہے کہ سب کچھ صدقہ وخیرات میں دیدے اور خود کنگال ہو کر بیٹھ جائے اور صدقہ واحسان پہلے اپنوں پر کرے، انہیں پہلے نوازے پھر دوسروں کے ساتھ احسان وسلوک کرے "وابدأ بمن تعول" کی مزید وضاحت اگلے باب میں آرہی ہے۔اسی طرح اپنا کل مال یا اثاثہ صدقہ کرنے کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

[22]..... بَاب فِي فَضْلِ الْيَدِ الْعُلْيَا

اوپر والے ہاتھ کی فضیلت کا بیان

1690۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا يَدُ الْمُعْطِي وَالْيَدُ السُّفْلَى يَدُ السَّائِلِ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہاتھ ہے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد مانگنے والے کا ہاتھ ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٢٩) مسلم (١٠٣٣) ابوداود (١٦٤٨) نسائی (٢٥٣٢) ابویعلی (٥٧٣٠) ابن حبان (٣٣٦١)۔

1691۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.

(ترجمہ) حکیم بن حزام (رضی اللہ عنہ) نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری رہتے ہوئے کیا جائے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم صدقہ پہلے اس کو دو جس کی تم پرورش کر رہے ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٢٦) مسلم (١٠٣٤) نسائی (٢٥٤٢) وغیرهم۔

تشریح: ......ابدأ بمن تعول (اس سے ابتداء کرو جس کی تم پرورش کرتے ہو) اس کی تفسیر نسائی شریف کی روایت میں ہے: جیسے تمہاری ماں تمہارے والد تمہاری بہن پھر ان سے ادنی لوگ، یعنی حسن سلوک کرتے ہوئے مذکورہ اشخاص پر انسان پہلے احسان کرے ان کے اوپر خرچ کرے پھر استطاعت ہو تو دوسرے لوگوں پر صدقہ وخیرات کرے، واضح رہے کہ ماں باپ کو زکاۃ دینا صحیح نہیں بلکہ اصل مال سے ان پر خرچ کرے۔ واللہ اعلم

مولانا داؤد راز (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔ ہر مسلمان مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ صاحب دولت بن کر اور دولت میں سے اللہ کا حق زکاۃ ادا کر کے ایسے رہنے کی کوشش کرے کہ اس کا ہاتھ ہمیشہ اوپر کا ہاتھ (دینے والا) رہے اور تا زیست نیچے والا نہ بنے یعنی دینے والا بن کر رہے نہ کہ لینے والا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا نہ بنے۔ اس حدیث میں اس کی

بھی ترغیب ہے کہ احتیاج کے باوجود بھی لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا چاہیے بلکہ صبر واستقلال سے کام لے کر اپنے توکل علی اللہ اور خودداری کو قائم رکھتے ہوئے اپنے قوت بازو کی محنت پر گزارہ کرنا چاہیے۔

[23]..... بَاب أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

سب سے بہتر صدقہ کونسا ہے؟

1692۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فَوَافَقَتْ زَيْنَبَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ أَضَعُ صَدَقَتِي عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ فِي قَرَابَتِي فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ .

(ترجمہ) عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب (رضی اللہ عنہا وعنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو چاہے اپنے زیور ہی سے دو۔ اور عبداللہ ہلکے ہاتھ کے (یعنی غریب) تھے لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسئلہ دریافت کرنے حاضر ہوئی تو مجھے ایک انصاری عورت زینب بھی ملی جو وہی پوچھنا چاہتی تھی جو مجھے پوچھنا تھا، چنانچہ میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرو کہ ہم اپنا صدقہ کس کو دیں (اپنے شوہر) عبداللہ کو یا اپنے رشتے داروں کو؟ بلال نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ کونسی زینب ہیں؟ عرض کیا عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: (عبداللہ کو دینے میں) ان کے لئے ڈبل (دوگنا) ثواب ہے قرابت داری کا بھی اور صدقہ کا بھی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۴۶۶، ۱۴۲۷) مسلم (۱۰۳٤) ترمذی (٦٣٥) ابن ماجه (۱۸۳٤) ابویعلی (٦٥٨٥)۔

1693۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا نَخْلًا وَكَانَتْ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا طَيِّبٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَّمَهُ أَبُو طَلْحَةَ فِي قَرَابَةِ بَنِي عَمِّهِ .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) مدینہ کے انصار میں مال و باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ مال دار تھے، اوراپنے باغات میں سب سے زیادہ محبوب انہیں بیرحاء کا باغ تھا، جو مسجد نبوی کے سامنے تھا، اور نبی کریم ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اوراس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ....﴾ نازل ہوئی یعنی تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ (آل عمران: ٤/ ٩٢)۔

تو یہ سن کر ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرا محبوب ترین مال بیرحاء ہے، اس لئے اب وہ صدقہ ہے اس کی نیکی اوراس کے ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں، اس لئے اے اللہ کے رسول آپ جہاں جیسے اس کو چاہیں استعمال کیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوب یہ تو بڑا ہی نفع بخش مال ہے یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے، تم نے جو بات کہی وہ میں نے سن لی اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ دراوں میں تقسیم کردو، ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا اے اللہ کے رسول میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں میں تقسیم کردیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٦١) مسلم (٩٩٨) مالك فی الموطا فی الصدقة (٢) ابوداود(١٦٨٩) ابویعلی (٣٧٣٢) ابن حبان (٣٣٤٠)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو سب سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ ہو، اس حدیث میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ہے کہ محبوب ترین باغ اپنے اقارب میں تقسیم کردیا، یہ صلہ رحمی کی اعلیٰ ترین مثال ہے جس پر اخلاص ومحبت سے عمل کیا جائے تو بہت سارے خاندانی مسائل دم توڑ دیں، پہلی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند اگر محتاج ہو تو بیوی اس پر خرچ کرسکتی ہے اسی طرح دیگر عزیز ورشتے دار پر صدقہ کرنے کا ثبوت ملا اوراس کا دوگناہ ثواب ہے نیز یہ کہ صدقے میں گھٹیا چیز نہیں دینی چاہیے اور قریبی رشتے دار پر احسان اور صدقہ کرنے کا ڈبل ثواب ہے، اور یہ صلہ رحمی بھی ہے، احسان وصدقہ بھی جس کا اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑا اجر ہے۔

[24]..... بَاب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے پر ابھارنے کا بیان

1694۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا أَمَرَنَا فِيهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ .

(ترجمہ) عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو بھی خطبہ دیا اس میں ہم کو صدقہ کرنے کا حکم ضرور دیا، اور ہم کو مثلہ کرنے سے منع کیا۔ (مثلہ مرے ہوئے آدمی کے کان ناک وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں)

(تخریج) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری: (٢٩١، ٤١٩٢) مسلم (٣٤٨) ابوداؤد (٢٦٦٧)۔

1695۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .

(ترجمہ) عدی بن حاتم طائی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم آگ سے بچو گرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی اگر یہ نہ کر سکو تو اچھی بات کہہ کر (آگ سے بچو)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤١٧) مسلم (١٠١٦) نسائی (٢٥٥٢) ابن حبان (٤٧٣)۔

تشریح: ......پہلی حدیث سے صدقے کی اہمیت ثابت ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ میں اس کا حکم دیتے تھے، نیز اس میں مثلہ کرنے کی ممانعت بھی ہے کیونکہ اسلام میں انسان زندہ بھی معزز اور مکرم ہے اور مرنے کے بعد بھی، اسی لئے فرمایا کہ میت کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا جو سخت گناہ ہے اور اس میں قصاص جاری ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں جہنم کی آگ سے بچنے کا حکم ہے چاہے ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کر کے اس عذاب سے بچا جائے اور اگر کوئی صدقہ خیرات نہ کر سکے تو یہ بھی بڑا صدقہ ہے کہ سائل کو نرمی سے جواب دے کر کہے میں اس وقت مجبور ہوں معاف کرنا اور سائل کو گھڑکنا، اس سے جھگڑنا درست نہیں جیسا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں تم ہر وقت مانگتے رہتے ہو تمارا پیٹ نہیں بھرتا، ہم خیرات ہی کرتے رہیں اس طرح کے الفاظ کہنا درست نہیں بلکہ نرمی سے کہہ دیا جائے بھائی اس وقت میں کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحیٰ: ٩٣/ ١٠) ''اور نہ مانگنے والے کو ڈنٹ ڈپٹ کرو''

[25]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ الصَّدَقَةِ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَ الرَّجُلِ
آدمی کے پاس جو کچھ ہو سب کو صدقہ کر دینے کی ممانعت کا بیان

1696۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا رَضِيَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي وَأُسَاكِنَكَ وَأَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ .

(ترجمہ) ابولبابہ انصاری (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے قبیلہ کی رہائش گاہ ترک کر کے آپ کے ساتھ سکونت اختیار کر لوں اور اپنے مال سے دست بردار ہو کر اسے اللہ اور رسول کے لئے صدقہ کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری طرف سے اس کا

ثلث کافی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں سعید بن مسلمہ ضعیف اور عبدالرحمٰن بن ابی لبابہ مجہول الحال ہیں دیکھئے: ابن حبان (٣٣٧١) الموارد (٨٤١) نیز اسی طرح کا قصہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کہ وہ غزوہ تبوک میں شرکت سے محروم رہ گئے تھے۔ دیکھئے: ابوداود (٣٣١٩) نسائی (٣٨٣٣، ٣٨٣٤) ابولبابہ کے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا ذکر الاستیعاب میں بھی ہے۔

1697۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِمِثْلِ الْبَيْضَةِ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا فِي بَعْضِ الْمَغَازِي قَالَ أَحْمَدُ فِي بَعْضِ الْمَعَادِنِ وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُذْهَا مِنِّي صَدَقَةً فَوَاللّٰهِ مَا لِي مَالٌ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَنْ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هَاتِهَا مُغْضَبًا فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَأَوْجَعَهُ أَوْ عَقَرَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَالِهِ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهُ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى خُذِ الَّذِي لَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ مَالَهُ وَذَهَبَ.

قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ يَتَصَدَّقُ بِثُلُثِ مَالِهِ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی انڈے کے برابر سونا لے کر آیا جو اسے کسی غزوے میں ملا تھا۔ اور احمد (بن خالد) نے کہا کہ کسی سونے کی کان سے حاصل ہوا تھا اور یہ ہی صحیح ہے۔ اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول اسے لے لیجئے یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللہ کی قسم اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی مال نہیں ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر وہ شخص آپ کے بائیں طرف سے آیا اور یہی عرض کیا، پھر وہ آپ ﷺ کے سامنے سے آیا اور یہی عرض کیا تو آپ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا لاؤ پھر اس سونے کو آپ ﷺ نے دور پھینک دیا جو اگر کسی کے لگ جاتا تو یا تو اسے زخمی کر دیتا یا اچھی ضرب لگا دیتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا سارا مال لے کر چلا آتا ہے اور اس کے پاس اس مال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا پھر وہ اس مال کو صدقہ کر دیتا ہے، پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، اصلی صدقہ وہ ہے جس کا مالک صدقہ دینے کے بعد بھی مالدار رہے، چلو اپنا مال لے جاؤ ہمیں اس کی ضرورت نہیں، چنانچہ اس شخص نے وہ انڈے کے برابر سونا اٹھایا اور چلا گیا۔

امام دارمی نے فرمایا: امام مالک (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے جب کوئی آدمی اپنا مال مساکین پر صدقہ کرے تو اپنے مال کا ایک تہائی حصہ صدقہ کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کے کل رواۃ ثقات ہیں۔ حوالہ دیکھئے: ابوداؤد (١٦٧٣) ابویعلی (٢٠٨٤) ابن حبان

(۳۳۷۲) موارد الظمآن (۸۳۹)۔

تشریح: ......رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث میں یہ صدقہ اس لئے قبول نہیں فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ محتاج ہو جائے گا، اپنے اہل وعیال کو کیا کھلائے گا؟ سب سے مقدم اپنے اہل وعیال کی پرورش ہے پھر جو حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینوں کو دیوے، پھر یہ کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی جب کل مال صدقہ کر دیتا ہے تو اس کو ندامت وشرمندگی ہوتی ہے اور وہ مفلسی سے گھبراتا ہے پھر ایسی نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اس کے یہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ کرے اور کچھ اپنے پاس بھی رکھے (وحیدی) لہٰذا اس حدیث سے کل مال صدقہ کر دینے کی ممانعت ثابت ہوئی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا کل مال لا کر حاضر خدمت کیا اور آپ نے اسے قبول بھی فرمالیا جیسا کہ آگے آرہا ہے تو یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے اور فقر سے ڈرتے نہیں ہیں یا جن کو مال مل جانے کی توقع ہو وہ اپنا سارا مال صدقہ کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم

[26]..... بَاب الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا عِنْدَهُ

آدمی کے پاس جو کچھ ہو سب صدقہ کر دے

1698۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

(ترجمہ) اسلم نے کہا میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں اتفاق سے اس وقت میرے پاس بہت مال تھا، میں نے دل میں کہا: آج اگر میں نے سبقت کی تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) پر بازی لے جاؤں گا، چنانچہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر خدمت ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اہل وعیال کے لئے تم نے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اسی قدر چھوڑ آیا ہوں، پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بھی جو کچھ ان کے پاس تھا سب لے کر آگئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر گھر بار کے لئے کیا چھوڑا ہے، عرض کیا ان کے واسطے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں، تب میں نے کہا (اے ابوبکر) میں تم سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

(**تخریج**) یہ روایت حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداؤد (۱٦۷۸) ترمذی (۳٦۷۵) السنة لابن ابی عاصم (۱۲٤۰) شرح السنة (٦/۱۸۰)۔

فوائد: ......اس حدیث سے ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کی فضیلت ثابت ہوئی جو اللہ کے راستے میں اپنا مال ودولت قربان کرنے میں سبقت کرتے ہیں۔ پھر بڑوں کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوتے گویا ہوئے کہ میں کبھی آپ سے بازی نہیں

لے جا سکتا ہوں نیز اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آدمی اپنے اہل وعیال گھربار کا بھی خیال رکھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یقین و توکل ہو تو سب کچھ خیرات بھی کر سکتا ہے۔ نیز یہ کہ قدر ومنزلت مال کی مقدار میں نہیں بلکہ نیت واخلاص میں ہے۔ واللہ اعلم۔

[27]..... بَاب فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ ..... صدقہ فطر کا بیان

1699- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهِ قَالَ مَالِكٌ كَانَ يَقُولُ بِهِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے فطرے کی زکاۃ (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دی تھی ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد وعورت پر۔

امام دارمی سے پوچھا گیا کیا آپ بھی یہی کہتے ہیں یعنی ایک صاع کے قائل ہیں فرمایا امام مالک بھی اسی کے قائل تھے۔

توضیح: ......صاع ایک پیمانہ ہے جو یہاں سعودی عرب میں آج بھی رائج ہے اس کا وزن شیخ محمد صالح العثیمن رحمہ اللہ نے دو کلو چالیس گرام بتایا ہے پرانے حساب میں تقریباً پونے تین سیر ہوتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٥٠٤) مسلم (٩٨٤) مسند ابی یعلی (٥٨٣٤) ابن حبان (٣٣٠٠) والحمیدی (٧١٨)۔

1700- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ہر چھوٹے، بڑے، آزاد وغلام کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر کا حکم دیا، ابن عمر نے فرمایا پس لوگوں نے اس کو گیہوں کے دو مد کے مساوی قرار دیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

توضیح: ......چھوٹے بڑے یا غلام کے صدقہ فطر سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ان کا کفیل ہو وہ ان کی طرف سے زکاۃ فطر (فطرہ) ادا کرے جو ایک صاع کھجور ہو یا جو اور گیہوں، واضح رہے کہ ایک صاع عربی حساب میں چار مد کا ہوتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع فرض قرار دیا اور لوگ نصف صاع دینے لگے تفصیل آگے آ رہی ہے۔

1701- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ

عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَقَالَ إِنِّي أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَرَى صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے اور غلام کی طرف سے ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش کا صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے، اور اسی طرح ہوتا رہا یہاں تک کہ حج یا عمرے کے بعد معاویہ (رضی اللہ عنہ) ہمارے پاس مدینہ میں تشریف لائے تو کہا کہ میرے خیال سے اس شامی گیہوں کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پس لوگوں نے یہ ہی بات پکڑ لی (یعنی گیہوں کا فطرہ آدھا صاع) ابوسعید خدری نے کہا لیکن میں تو اتنا ہی فطرہ نکالتا ہوں جتنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) نکالا کرتا تھا (یعنی پورا ایک صاع) امام دارمی نے فرمایا؛ میری رائے میں مذکورہ کسی بھی جنس کا ایک صاع فطرۃ نکالنا چاہئے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے دیکھئے: بخاری (۱۵۰۶) مسلم (۹۸۵) ابوداود (۱۶۱۶) ترمذی (۶۷۳) نسائی (۲۵۱۰) ابن ماجه (۱۸۲۹) ابویعلی (۱۲۲۷) ابن حبان (۳۳۰۵) مسندالحمیدی (۷۱۸)۔

تشریح: ......اس حدیث میں صاعا من طعام کا لفظ آیا ہے جس سے اکثر علماء کے نزدیک گیہوں ہی مقصود ہے بعض نے کہا کہ جو کے علاوہ دوسرے غلہ جات مراد ہیں اس حدیث میں فطرے کی اجناس ذکر کی گئی ہیں. جو غلہ، کھجور، جو، پنیر یا زبیب ہیں (زبیب سوکھا انگور کشمش یا انجیر کو کہتے ہیں) ان اجناس میں سے کوئی ایک چیز ہر فرد کی طرف سے ایک صاع فطرے کے دینا فرض ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک صاع چھوڑ کر صرف نصف صاع ڈیڑھ کلو فطرہ دینا معاویہ رضی اللہ عنہ کی رائے سے تھا جس کو بہت سے صحابہ نے قبول نہیں کیا ان میں سے اس حدیث کے راوی ابوسعید بھی ہیں جو فرماتے ہیں کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایک صاع فطرہ نکالتا تھا اور اب بھی ایک صاع ہی نکالتا ہوں، اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو اپنی طرف سے کچھ نہ کہتے تھے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ (النجم: ۲۷/۳،۴) امام دارمی رحمہ اللہ نے بھی ایک صاع فطرہ نکالنے کو ترجیح دی ہے۔

1702۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم رمضان کا صدقۂ فطر غلے میں سے ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو میں سے ایک صاع یا زبیب کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند قوی ہے اور تخریج گذر چکی ہے نیز دیکھئے: موطا امام مالك كتاب الزكاة (٥٤) باب مكيلة الزكاة۔

1703۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُعْطِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صدقۂ فطر نکالتے تھے اور پھر اوپر جیسا ذکر کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج بھی اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح: ......صدقۃ الفطر یا زکاۃ الفطر یا زکاۃ الصیام وہ صدقہ ہے جو عید الفطر کی نماز سے پہلے ہر مسلمان مرد عورت چھوٹے بڑے، غلام و آزاد کی طرف سے صدقہ کیا جاتا ہے اور یہ ہر مسلمان پر فرض ہے اس کا فائدہ شریعت میں یہ بتلایا گیا کہ ((طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ طُعْمَةٌ لِلمَسَاكِيْنَ .)) روزے دار کے روزوں میں جو خلل واقع ہوا ہو اس کا کفارہ اور عید کے دن مساکین کے لئے کھانا ہے۔

[28]..... بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ عَشَّارًا

زکاۃ وصول کرنے والے کا اپنے لئے تاواں لینے کا بیان

1704۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ . قَالَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي عَشَّارًا .

(ترجمہ) عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا صاحب مکس جنت میں داخل نہ ہوگا۔ امام دارمی نے کہا: صاحب مکس سے مراد عشر لینے والا ہے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں کلام ہے ابن اسحاق مدلس ہیں اور عن سے روایت کیا ہے۔ حوالہ دیکھئے: ابو داود (٢٩٣٧) ابويعلى (١٧٥٦) شرح معانی الآثار(٢/ ٣١)معجم الطبرانی (٨٧٨) المقاصد الحسنه (١٣٢١) اسنى المطالب وقال: صححه ابن خزيمه والحاكم۔

تشریح: ......اس حدیث میں مکس کے معنی ظلم و زیادتی کے ہیں اور صاحب مکس سے مراد وہ عامل اور زکاۃ وصول کرنے والا ہے جو قدر واجب سے زیادہ لے یعنی (مسٹرٹین پرسنٹ) زکاۃ سو روپے واجب ہو لیکن اپنا حصہ ٹیکس لگا کر سو روپے سے زیادہ وصول کرے یہ سراسر ظلم ہے ایسا کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ گرچہ حدیث ضعیف ہے لیکن اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

[29]..... بَاب الْعُشْرِ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ
زراعت میں عشر کا بیان

1705- أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الثِّمَارِ مَا سُقِيَ بَعْلًا الْعُشْرَ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ فَنِصْفَ الْعُشْرِ.

(ترجمہ) معاذ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ میں ان پھلوں میں سے (زکاۃ کا) عشر (دسواں حصہ) وصول کروں جو زمین کی تری سے پیدا ہوتے ہوں اور جو اونٹوں سے سینچے جائیں اس میں سے بیسواں حصہ زکاۃ لوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے اور اصل اس کی صحیحین میں ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۴۸۳) مسلم (۹۸۱) نسائی (۲۴۹۳) ابن ماجہ (۱۸۱۸)۔

تشریح: ......مولانا وحید الزماں صاحب (رحمہ اللہ) نے لکھا ہے اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ گیہوں جو، جوار، کھجور اور انگور میں جب ان کی مقدار پانچ وسق یا اس سے زیادہ ہو تو زکاۃ واجب ہے، ان کے سوا دوسری چیزوں میں جیسے ترکاریاں اور میوے وغیرہ میں مطلقا زکاۃ نہیں خواہ وہ کتنے ہی ہوں قسطلانی نے کہا: میووں میں صرف کھجور اور انگور میں اور اناجوں میں سے ہر ایک اناج میں جو ذخیرہ رکھے جاتے ہیں جیسے گیہوں جو، جوار، مسور، ماش، باجرہ، چنا، لوبیا وغیرہ ان سب میں زکاۃ ہے اور حنفیہ کے نزدیک پانچ وسق کی قید بھی نہیں ہے قلیل ہو یا کثیر سب میں زکاۃ واجب ہے اور امام بخاری نے یہ حدیث لا کر ان کا رد کیا ہے، خلاصۂ کلام یہ کہ مذکورہ اجناس پانچ وسق پورے ہونے پر اگر بارش کے پانی نہر وغیرہ سے سیرابی ہوئی ہے تو دسواں حصہ زکاۃ ہے اور کنویں سے اونٹ یا بیل کے ذریعہ جو پانی کھیتی کو دیا گیا اس میں پانچ وسق پورے ہونے پر نصف العشر یعنی بیسواں حصہ زکوۃ ہے اور یہ دین رحمت کا بہت ہی عادلانہ نظام ہے جس میں خیر ہی خیر اور برکت ہی برکت ہے۔

[30]..... بَاب فِي الرِّكَازِ ..... دفینے کا بیان

1706- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(ترجمہ) ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جانور سے جو زخم لگے اس کا کچھ بدلہ نہیں، کنویں میں جو گر جائے وہ بھی معاف اور کان میں جو فوت ہو جائے اس کا خون بھی معاف اور دفینے میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٤٩٩) مسلم (١٧١٠) ابوداود (٣٠٨٥) نسائی (٢٤٩٤) ابن ماجہ (٢٥٠٩) سنن میں صرف رکاز کا ذکر ہے۔

تشریح: ......اصح الاقوال میں رکاز وہ پرانا دفینہ ہے جو کسی کو کہیں مل جائے اور اس میں سے بیت المال میں پانچواں حصہ دیا جائے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور اگر کسی کو مار دے تو اس کا کوئی بدلہ نہیں اسی طرح کوئی شخص کنویں میں گر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں اور کان میں کوئی گر کر مر جائے تو اس کا بھی کوئی بدلہ نہیں۔

[31]..... بَاب مَا يُهْدَى لِعُمَّالِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ هُوَ

زکاۃ وصول کرنے والوں کو جو ہدیہ دیا جائے وہ کس کیلئے ہے؟

1707۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ . قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلُوهُ .

(ترجمہ) ابوحمید انصاری ساعدی (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو زکاۃ کی وصولی کی ذمہ داری سونپی، اپنا کام پورا کر کے جب وہ تحصیلدار واپس آیا تو کہا: اے اللہ کے رسول یہ جو کچھ ہے آپ کے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہیں ہدیہ تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر شام کو رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر اللہ تعالیٰ کے لائق اس کی تعریف کی پھر فرمایا: امابعد، اس عامل کو کیا ہوا ہے جس کو ہم وصولی کے لئے عامل بناتے ہیں تو وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ آپ کے عمل کا حصہ ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے وہ اپنے باپ اور ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے ہدیہ تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کسی نے اس کام میں خیانت کی تو وہ اسے قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔

اگر وہ اونٹ ہوگا تو اسی کو لے کر آئے گا اور وہ آواز نکال رہا ہوگا، اور وہ خیانت اگر گائے کی ہوگی تو اس گائے کو لے کر آئے

گا جو اپنی آواز نکالتی ہوگی، اور اگر وہ بکری ہوگی تو اسے لیکر آئے گا اس حال میں کہ وہ ہنہناتی آئے گی، میں نے تبلیغ کر دی (یعنی بات لوگوں تک پہنچا دی)

ابوحمید نے کہا پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم کو آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، ابوحمید نے یہ بھی کہا کہ اس (حدیث) کو میرے ساتھ نبی کریم ﷺ سے زید بن ثابت نے بھی سنا ہے ان سے پوچھ لو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٧١٧٤) مسلم (١٨٣٢) ابوداود (٢٩٤٦) ابن حبان (٤٥١٥) الحمیدی (٨٦٣)۔

فوائد: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عامل یا آفیسر کو جو ہدیہ تحفہ دیا جائے وہ بھی حکومت اور بیت المال کا ہے اگر اس بات پر عمل ہو تو رشوت کی لعنت ہی ختم ہو جائے، نیز اس حدیث میں خیانت سے بچنے کی تعلیم ہے چھوٹی بڑی کیسی ہی خیانت ہو قیامت کے دن خائن کے گلے پڑ جائے گی اور وہ اسے اٹھائے پھرے گا جیسی کہ حدیث میں تفصیل ہے۔ اس حدیث میں وقت ضرورت خطبہ دینے کا ثبوت بھی ملا، نیز یہ کہ خطبے میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پھر نصیحت ہونی چاہئے اور خلاف شرع امور کی نشاندہی اور عقاب و سزا کا ذکر ہونا چاہئے تا کہ لوگ اس خلاف شرع فعل سے بچیں۔ نیز یہ کہ خطبے میں کسی بھی شخصیت کا نام نہیں لینا چاہئے۔ نبی کریم کے تمام خطبے اسی طرح کے ہوتے تھے: مَا بَالَ أَقْوَامٌ ، مَا بَالَ فُلَانٌ اور جیسا کہ اس حدیث میں ہے مَا بَالَ الْعَامِلِ آپ نے اس عامل کا نام نہیں لیا۔

[32]..... بَاب لِيَرْجِعْ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ وَهُوَ رَاضٍ

محصول لینے والا تم سے راضی ہو کر واپس جائے

1708ـ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ وَمُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَصْدُرَنَّ عَنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ .

(ترجمہ) جریر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب زکاۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو وہ تمہارے پاس سے راضی وخوشی ہو کر لوٹے۔

(**تخریج**) اس روایت میں ہشیم کا عنعنہ ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (٩٨٩) ابوداود (١٥٨٩) نسائی (٢٤٥٣) الحمیدی(٨١٤)۔

1709ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

(ترجمہ) اس سند سے بھی جریر رضی اللہ عنہ نے حسب سابق حدیث روایت کی۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور تخریج اوپر ذکر کی جا چکی ہے۔

تشریح: ......اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کر وان کو راضی رکھو اور تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ اسی میں صلاح طرفین ہے۔ دین اسلام بڑا عادلانہ و منصفانہ نظام ہے، ایک طرف زکاۃ وعشر وصول کرنے والوں کو ہدیہ تحفہ قبول کرنے سے اور اپنے لئے پرسنٹیز لگانے سے منع کیا تو دوسری طرف زکاۃ دینے والوں کو بھی حکم دیا کہ آفیسران اور ذمہ داران کو زبردستی کرنے پر مجبور نہ کرو اور ہنسی خوشی مسلمانوں کا حق اپنے مال میں سے انہیں دے دو تاکہ وہ بھی راضی خوشی تمہارے پاس سے واپس ہوں۔ (سُبْحَانَ مَنْ شَرَعَ الْاَحْکَامَ)

[33]..... بَاب كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ بِغَيْرِ شَيْءٍ
سائل کو بنا کچھ دیئے لوٹانے کی کراہت کا بیان

1710۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ يُقَالُ لَهَا حَوَّاءُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحَرَّقٌ.

(ترجمہ) حواء (رضی اللہ عنہا) نے کہا: رسول ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کے لئے کسی بھی چیز کو ہدیہ دینا حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا جلا ہوا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔ (یا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو)

(تخریج) یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٥٦٦) مسلم (١٠٣٠) ابوداؤد (١٦٦٧) ترمذی (٦٦٥) نسائی (٢٥٦٤) وغیرھم

توضیح: ......کراع چوپائے یا انسان کے ٹخنے سے نیچے کے حصہ کو کہتے ہیں صحیحین میں ''ولو فرسن شاۃ'' کا لفظ آیا ہے۔ یعنی بکری کا کھر۔

پائے پر بہت تھوڑا سا گوشت ہوتا ہے اور بہت کم قیمت کی چیز ہے لیکن اگر کسی کے پاس یہ ہی چیز ہو تو اس کا صدقہ کرنا حقیر نہ جانے، سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ ہونے دے اور اگر سائل یا سائلہ مانگنے والی پڑوسن ہو تو اس کا حق بہت زیادہ ہے اور تحفے تحائف سے محبت بڑھتی ہے۔

[34]..... بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ
کوئی آدمی جب اسلام لائے تو وہ چیز اسی کی ہوگی جو اس کے پاس تھی

1711۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَسَأَلُوهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ فَدَفَعْتُهُ.

(ترجمہ) صخر بن عیلۃ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو گرفتار کیا اور انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ماجرا پوچھا پھر فرمایا: اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اس لونڈی کو انہیں لوگوں کو واپس کردو، (اسی طرح) بنوسلیم کا پانی تھا اور وہ اسلام لے آئے اور درخواست کی کہ ان کا پانی انہیں کے پاس رہنے دیا جائے آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو جاتے ہیں اس پانی کو انہیں لوٹا دو چنانچہ میں نے وہ پانی (یعنی پانی کی جگہ کو) واپس کردیا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٣٠٦٧) معجم الطبراني (٧٢٧٩) ،مسند احمد (٣٠١/٤) وغيرهم۔

1712- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نُعَيْمٍ .

(ترجمہ) اس سند سے بھی صخر کی حدیث مروی ہے جو ابونعیم کی مذکور بالا حدیث سے زیادہ طویل ہے۔

(**تخریج**) حوالہ کے لئے دیکھئے: ابو داود (٣٠٨٧)

تشریح: ......ابوداود نے اس حدیث کو تفصیل سے بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو اسلام لے آیا اس کا مال اس کی جان محفوظ ہو جاتے ہیں۔ صخر نے لونڈی پکڑ لی تو اسے رسول اللہ ﷺ نے واپس کرادیا، پانی کی جگہ پر قبضہ کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو بھی واپس کرادیا یہ اسلام کی فضیلت اور مسلمان کی حرمت و تعظیم ہے۔

[35]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

1713- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ امْرُؤٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا طَيِّبًا إِلَّا وَضَعَهَا حِينَ يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُرَبِّي لِأَحَدِكُمْ التَّمْرَةَ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ أُحُدٍ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی حلال کمائی میں سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ تو حلال ہی قبول فرماتا ہے۔ تو گویا اس نے (وہ صدقہ) رحمٰن کی ہتھیلی پر رکھ دیا، پھر اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک کی کھجور میں زیادتی کرتا بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱٤۱۰) مسلم (۱۰۱٤) ترمذی (٦٦۱) نسائی (۲٥۲٤) ابن ماجه (۱۸٤۲) ابن حبان (۲۷۰) مسند الحمیدی (۱۱۸۸)۔

توضیح: ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے اگر حلال مال تھوڑا سا بھی ہو اور ایک مسلمان اسے اللہ کے راستے میں صدقہ کرے تو اس کا ثواب بہت ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ کی طرح اس کا ثواب عظیم تر ہوتا جاتا ہے۔ صحیحین کی روایات میں ہے کہ پروردگار عالم اسے اپنے دایاں ہاتھ سے قبول کرتا ہے اس سے اور مذکور بالا حدیث سے اللہ تعالی کا ہاتھ اور ہتھیلی کا ثبوت ملا۔ اہل حدیث مسلک یہ ہے کہ اللہ تعالی کی صفات برحق ہیں ان پر ایمان لازم ہے لیکن تشبیہ وتمثیل جائز نہیں، باری تعالی کے ہاتھ ہیں لیکن کیسے ہیں اس کا کسی کو علم نہیں اور نہ وہ ہمارے ہاتھ یا ہتھیلی کی طرح ہیں۔

1714۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ تعالی اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (۲٥۸۸) ترمذی (۲۰۲۹) ابویعلی (٦٤٥۸) ابن حبان (۳۲٤۸) شعب الایمان (۳٤۱۱) ۔

تشریح: ......اس حدیث سے صدقہ کی فضیلت معلوم ہوئی کہ صدقہ سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے، نیز عفو وکرم اور درگزر سے قدر ومنزلت اور شرف وعزت میں بڑھوتری ہوتی ہے اور عاجزی وانکساری سے اللہ تعالی کے نزدیک درجات بلند ہوتے ہیں امام نووی نے کہا رفعه اللہ سے مراد دنیاوی عزت ومنزلت اور اخروی بلندی درجات دونوں مراد ہوسکتی ہے۔

[36]..... بَاب لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ
کام کرنے والے اونٹوں میں زکاۃ نہیں ہے

1715۔أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ .

(ترجمہ) بہز بن حکیم نے اپنے دادہ وہ ان کے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے جنگل میں چرنے والے ہر چالیس اونٹ میں ایک بنت لبون (دوسالہ اونٹنی) زکاۃ کی دینی ہوگی اور اونٹ اپنے

مقام سے (زکاۃ سے بچنے کے لئے) الگ الگ نہ کئے جائیں گے۔ جو شخص اجر کی نیت سے زکاۃ ادا کرے گا اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص زکاۃ کو روکے گا ہم اس سے زکاۃ وصول کرلیں گے۔ اور زکاۃ روکنے کی سزا میں اس کا آدھا مال بھی لے لیں گے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے عائد کردہ فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔ آل محمد کے لئے اس میں سے کچھ بھی حلال نہیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابوداود(١٥٧٥) نسائی (٢٤٤٨) احمد(٤/٥) ،ابن خزیمه (٢٢٦٦) الطبرانی (٩٨٨) ۔

تشریح: ......امام احمد وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم قول یہی ہے کہ جب کوئی شخص زکاۃ نہ دے تو اس سے زکاۃ لی جائے اور آدھا مال اس کا جرمانے میں لیا جائے ،اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا (اور) جب جرمانہ لینا درست تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آل محمد کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں جیسا کہ گذر چکا ہے، نیز یہ کہ اونٹ کا نصاب پانچ عدد اونٹ ہیں تفصیل پچھلے صفحات میں اس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

[37]..... بَاب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ لینا کس کے لئے جائز ہے؟

1716۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكَ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَا قَبِيصَةُ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا .

(ترجمہ) قبیصہ بن مخارق ہلالی (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں ایک قرضے کا ضامن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (مدد کے لئے) حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قبیصہ رکو ہمارے پاس صدقے کا مال آجائے تو ہم تمہارے لئے حکم کردیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ! سوال کرنا (مانگنا) صرف تین میں سے کسی ایک کے لئے درست ہے (١) وہ جس پر ضمانت کا بوجھ آپڑا ہو اور وہ ادا نہیں کرسکتا ہو تو اس کو سوال کرنا درست ہے جب تک ضمانت سے آزاد نہ ہو پھر مانگنے سے اسے رک جانا چاہیے (٢) دوسرا وہ شخص جس کو کوئی آفت یا مصیبت ایسی آئے کہ اس کا مال تباہ کردے اس کو مانگنا درست ہے یہاں تک کہ اتنی پونجی حاصل کرلے جو اس کے گذارے کو کافی ہو(٣) تیسرا وہ آدمی جس کو فاقے کی نوبت آجائے اور اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی گواہی دیں کہ فلاں شخص سخت فاقے میں ہے اس کو بھی مانگنا (سوال کرنا) درست ہے

یہاں تک کہ گذارے کے لائق اس کو مل جائے پھر مانگنے سے باز رہے، اے قبیصہ ان تینوں صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور جو شخص مانگ کر کھائے گا وہ حرام مال کھائے گا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (١٠٤٤) ابوداود (١٦٤٠) نسائی (٢٥٧٨) ابن حبان (٣٢٩١) الحمیدی (٨٣٨)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ لینا صرف اس کے لئے جائز ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور اس کو اشد ضرورت پیش آجائے جیسا کہ ترجمے سے واضح ہوتا ہے، اور بنا ضرورت مانگنا اور مال جمع کرنا حرام ہے اور ایسا آدمی حرام کھاتا اور اپنے اہل وعیال کو حرام کھلاتا ہے۔ یہ اسلام کا بہترین نظام اور قانون ہے جس نے گداگری کے دروازے بند کردیئے ہیں۔اسی طرح کی تفصیل حدیث نمبر (١٦٨٤) اور (١٦٨٨) میں گذر چکی ہے۔

[38]..... بَاب الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

قرابت داروں کو صدقہ دینے کا بیان

1717۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ.

(ترجمہ) حکیم بن حزام (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: وہ صدقہ جو بغض وعداوت رکھنے والے رشتے دار پر (کیا گیا) ہو۔

توضیح: ......یعنی وہ عزیز ورشتے دار جو اپنے پہلو میں بغض وعداوت چھپائے رکھتا ہو اس کو صدقہ دینا سب سے افضل ہے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد (٤٨١٥)۔

1718۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَإِنَّهَا عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

(ترجمہ) سلمان بن عامر ضبی (رضی اللہ عنہ) نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین کو صدقہ دینا صدقہ ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

توضیح: ......یعنی فقیر محتاج کو صدقہ دینے پر صدقے کا ثواب ہے لیکن عزیز رشتے دار کو صدقہ دینے کا دوہرا اجر ہے اجر قرابت داری اور اجر صدقہ۔

(تخریج) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٥٥) ترمذی (٦٥٨) نسائی (٢٥٨١) ابن ماجه

(١٨٤٤) ابن حبان (٣٣٤٤) الحميدى(٨٤٤) مواردالظمآن (٨٣٣)۔

1719۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ .

(ترجمہ) سلمان بن عامر ضبی (رضی اللہ عنہ) نے مرفوعا روایت کرتے ہوئے کہا: مسکین پر صدقہ کرنا صدقہ ہے اور رشتے دار پر صدقہ کرنا دو چیز ہیں صدقہ اور صلہ (رحمی)۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج پیچھے گذر چکی ہے اور یہ سند بھی جید ہے۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عزیز رشتے داروں پر صدقہ کرنا دہرے ثواب کا موجب ہے اور ایسا کرنے والا ڈبل ثواب کا مستحق ہے۔لہٰذا اپنے عزیز و اقارب کا دھیان رکھنا چاہیے اور ان کی ہر ممکن طریقے سے مدد کرنی چاہیے۔

روزے کے مسائل

[1]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ
شک کے دن میں رزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1720- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

(ترجمہ) صلہ بن زفر نے کہا ہم عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) کے پاس تھے کہ وہ بھنی ہوئی بکری لے کر آئے اور فرمایا کہ کھاؤ ایک آدمی پیچھے ہٹ گیا اور کہا کہ میں روزے سے ہوں، عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جو آدمی شک کے دن میں روزہ رکھے اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٣٤) ترمذی (٦٨٦) نسائی (٢١٨٧) ابن ماجه(١٦٤٥)۔ابویعلی (١٦٤٤) ابن حبان (٣٥٨٥) موارد الظمآن (٨٧٨)۔

توضیح: ...... غالبا یہ شعبان کی تیس تاریخ تھی اور رؤیت ہلال میں شک وتردد تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے شک والے دن روزے رکھنے سے منع کیا ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے لہٰذا جس نے شک میں روزہ رکھا اس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی۔

1721۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ أَصْبَحْتُ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ عَلَيَّ مِنْ شَعْبَانَ أَوْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَتَيْتُ عِكْرِمَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ حَلَفَ وَلَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ فَعَذَّرْتُ وَإِنَّمَا تَسَحَّرْتُ قُبَيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا .

(ترجمہ) سماک بن حرب نے کہا میں نے ایسے دن میں صبح کی کہ میرے اوپر (یہ جاننا) مشکل ہوگیا تھا آیا شعبان ہے یا یہ دن رمضان کے مہینہ کا دن ہے چنانچہ میں نے روزہ رکھ لیا اور میں عکرمہ کے پاس آیا دیکھا کہ وہ روٹی سبزی کھا رہے ہیں انہوں نے کہا آؤ کھانا کھالو، عرض کیا میں تو روزے سے ہوں عکرمہ نے کہا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں تمہیں روزہ افطار کرنا ہوگا جب میں نے دیکھا کہ انہوں نے قسم کھالی ہے اور ان شاء اللہ بھی نہیں کہا تو میں آگے بڑھا اور ڈٹ کے کھانا کھایا حالانکہ اس سے کچھ دیر قبل میں سحری کر چکا تھا، اس کے بعد میں نے کہا اب سنائیے آپ کے پاس اس بارے میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم سے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے چھوڑ دو، اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرو اور رمضان کے استقبال میں پہلے سے روزہ نہ رکھو۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث دوسرے طرق سے صحیح ہے دیکھئے: ابوداود (٢٣٢٧) ترمذی (٦٨٨) نسائی (٢١٢٨) ابویعلی (٢٣٥٥) ابن حبان (٣٥٩٠) موارد الظمآن (٨٧٣) الحمیدی (٥٢٣) نیز صحیح سند سے یہ حدیث آگے آرہی ہے۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر رمضان کا چاند دکھائی نہ دے تو روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اور جو روزہ رکھ لے اس کا روزہ تڑوا دینا چاہیے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان "صوموا الرویته" اور "لاتصوموا حتی تروا الهلال" کی صریح خلاف ورزی ہے اسی وجہ سے علماء کرام نے جس طرح چاند دیکھ کر روزہ نہ رکھنا حرام قرار

دیا چاند دیکھے بنا روزہ رکھنا بھی حرام قرار دیا ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ ابر آجائے چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کا مہینہ پورا کر کے تیس دن کے بعد پھر روزہ رکھیں اس وقت چاند دیکھنے کی شرط نہیں ہے۔

اس حدیث میں رمضان کے شروع ہونے سے قبل ایک یا دو دن پہلے سے رمضان کے استقبال میں روزہ رکھنے کی بھی ممانعت ہے۔ مزید تفصیل آگے باب نمبر۴ میں آرہی ہے۔

[2]..... بَاب الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا بیان

1722۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ شروع نہ کرو اور نہ بنا چاند دیکھے روزے ختم کرو اور اگر ابر چھا جائے تو اندازاً گنتی پوری کرو۔ یعنی تیس دن پورے کرو۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۰۶) مسلم (۱۰۸۰) مالك، الصيام (۱) نسائی (۲۱۲۰) ابویعلی (۵۴۴۸) ابن حبان (۳٤٤۱)۔

1723۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا یہ کہا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو، پس اگر مہینے کے آخر میں ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کرو۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۰۹) مسلم (۱۰۸۱) نسائی (۲۱۱٦) ابن ماجه (۱٦۵۵) ابویعلی (۲٦۵۲) ابن حبان (۳٤٤۲)۔

1724۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَجِبَ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے تعجب کیا ایسے شخص پر جو (چاند دیکھے بنا) پہلے سے رمضان کا روزہ رکھ لے اور وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جب چاند دیکھ لو تب روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو پھر اگر تمہارے اوپر ابر چھا جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود(٢٣٢٧) ترمذی (٦٨٨) نسائی (٢١٢٨)۔

تشــریـح: ......ان احادیث سے رویت ہلال کی اہمیت واضح ہوتی ہے عربی مہینے اور تاریخ قمری حساب سے شمار کئے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے رمضان کے مہینے کے دن بدلتے رہتے ہیں کبھی سردی کبھی گرمی میں، اگر شمسی حساب سے ہوتے تو ہمیشہ ایک جیسا موسم ہوتا اور یہ شریعت اسلامیہ کی حکمت ہے اسی لئے کہا گیا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اگر بادل چھا جائیں تو ہر مہینہ کے تیس دن پورے کرو۔

[3]..... بَاب مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھے تو کیا کہے؟

1725- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ .

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو فرماتے: اللّٰــه اكبر اللهم اهله علينا...... الخ یعنی اے اللہ یہ چاند ہم پر امن وامان اور سلامتی واسلام اور توفیق کے ساتھ طلوع کرنا، اے چاند ہمارا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٣٤٥١) احمد (٣٢٩/٥)،ابن حبان (٨٨٨) موارد الظمآن (٢٣٧٤) ابن السنی (٦٤٠)۔

1726- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ .

(ترجمہ) طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو فرماتے: ((اَللّٰهُمَّ أَهِنَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلامَةِ وَالإِسْلامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ .))

(**تخریج**) اس روایت کی سند بھی سلیمان بن سفیان کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن ان دونوں حدیثوں کے شواہد موجود ہیں دیکھئے: ابویعلی (٦٦١) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (٦٤١) شرح السنۃ (١٣٣٥)۔

فــائـده: ......اس حدیث سے پہلی رات کا چاند دیکھنے پر اس دعا کے پڑھنے کا ثبوت ملا گرچہ سند میں کچھ کلام ہے لیکن متعدد طرق سے یہ روایت مروی ہے اس لئے اس دعا کو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم وعلمہ أتم)۔

[4]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّقَدُّمِ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ

رمضان کا چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1727۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ رَمَضَانَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو البتہ اگر کسی کو ان دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح اور تخریج پیچھے گذر چکی ہے۔ نیز دیکھئے: بخاری (١٩١٤) مسلم (١٠٨٢) ابوداود(٢٣٣٥) ترمذی(٦٨٤)۔

تشریح: .....اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ہر ہفتے پیر یا جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اور اتفاق سے وہ دن شعبان کی آخری تاریخوں میں آ گیا تو وہ یہ روزہ رکھ لے، حدیث خاص طور پر رمضان کے استقبال یا احترام میں ایک یا دو دن پہلے سے روزہ رکھنے کی ممانعت وکراہت کو ثابت کرتی ہے۔ (واللہ اعلم)۔

[5]..... بَاب الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

مہینہ ٢٩ دن کا بھی ہوتا ہے

1728۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ (کبھی) انتیس کا بھی ہوتا ہے اس لئے (انتیس دن پورے ہونے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بنا روزہ موقوف کرو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن کا شمار پورا کرلو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩١٤) مسلم (١٠٨٢) ابوداود(٢٣٢٠) ابویعلی (٥٩٩٩) (ابن حبان (٣٥٨٦)۔

توضیح: .....لمعات میں ملا علی قاری نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے جمہور علمائے سلف اور خلف کا اسی حدیث پر عمل ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بالا حدیث میں لفظ "فاقدروا لہ" سے حساب نجوم کا ضبط مراد ہے یہ قول درست نہیں ہے۔ آج کل تقویم یا جنتری میں جو تاریخ بتلائی جاتی ہے گرچہ اس کے مرتب کرنے والے پوری کوشش کرتے ہیں مگر شرعی امور کے لئے محض ان کی رائے اور شمار پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، خاص طور سے رمضان اور عیدین کے لئے رؤیت

ہلال یا دو معتبر گواہوں کی شہادت ضروری ہے (داود راز رحمہ اللہ)۔

[6]..... بَاب الشَّهَادَةِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ

رمضان کے چاند کے لئے شہادت وگواہی کا بیان

1729۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ.

(ترجمہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا لوگوں نے چاند دیکھا (لیکن دکھلائی نہ دیا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٤٢) ابن حبان (٣٤٤٧) موارد الظمآن (٨٧١) المحلی (٢٣٦/٦) وغیرهم۔

1730۔ حَدَّثَنِي عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال لوگوں میں منادی کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن مذکورہ بالا حدیث اس کی شاہد ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٤٠) ترمذی (٦٩١) نسائی (٢١١١) ابن ماجہ (١٦٥٢) ابویعلی (٢٥٣١) ابن حبان (٣٤٤٦) موارد الظمآن (٨٧٠)۔

تشریح:...... مذکور بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے رؤیت ہلال کے لئے ایک آدمی کی شہادت کافی ہے لیکن شوال کے رؤیت ہلال کے لئے دو آدمی کی شہادت ضروری ہے جیسا کہ سنن ابی داود وغیرہ میں ہے دیکھئے: (٢٣٣٧، ٢٣٤٠)۔

[7]..... بَاب مَتَى يُمْسِكُ الْمُتَسَحِّرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

سحری کھانے والا کھانے پینے سے کب رکے؟

1731۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ

بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ.

(ترجمہ) براء بن عازب (رضی اللہ عنہما) نے کہا: ابتدائے اسلام میں جب اُصحاب رسول ﷺ روزے سے ہوتے اور افطار کا وقت آتا تو کوئی روزے دار اگر افطار سے پہلے سو جاتا تو اس رات بھی اور آنے والے دن بھی شام تک وہ کھا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری (رضی اللہ عنہ) روزے سے تھے، جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے کہا اس وقت تو کچھ نہیں لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے لے آؤں گی، قیس نے دن بھر کام کیا تھا اسلئے ان کی آنکھ لگ گئی جب بیوی واپس آئیں تو انہیں سوتے دیکھا تو کہا: افسوس تم محروم رہ گئے، جب دوپہر ہوئی تو قیس کو غش آ گیا، جب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ.....﴾ (بقرہ: ۱۸۷/۲) یعنی حلال کر دیا گیا تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔ اس پر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کھایا اور پیا یہاں تک کہ ظاہر ہوگئی ان کے لئے (صبح کی) سفید دھاری کالی سیاہ دھاری سے۔

توضیح: ......سیاہ دھاری سے مراد صبح کاذب رات کی اندھیری ہے اور سفید دھاری صبح صادق اور صبح کا اجالا ہے ابتدائے اسلام میں لوگ افطار کے بعد کھاتے پیتے، عورتوں سے صحبت کرتے لیکن سونے کے بعد کچھ نہیں کر سکتے تھے حتی کہ افطار کا وقت آ جائے۔ لیکن بعد میں اللہ تعالی نے روزے کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور مذکورہ بالا آیت شریفہ نازل ہوئی اور جملہ مشکلات آسان ہوگئیں تب لوگوں کو سکون و راحت ملی۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۱۵) ابوداود (۲۳۱٤) ترمذی (۲۹٦۸) ابن حبان (۳٤٦۰، ۳٤٦۱)۔

1732۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَمَا تَبَيَّنَ لِي شَيْءٌ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْوِسَادِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ اللَّيْلُ مِنَ النَّهَارِ فِي قَوْلِهِ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾.

(ترجمہ) عدی بن حاتم (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب یہ آیت ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (بقرة: ۱۸۷/۲) نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اپنے تکیے

کے نیچے ایک سفید اور ایک کالا دھاگہ رکھا لیکن میرے لئے تو کچھ بھی ظاہر نہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بڑے تکیے والے ہو، اس سے مراد: رات کا اندھیرا اور دن کی سفیدی ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن لیکن حدیث صحیح ہے اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩١٦) مسلم (١٠٩٠) ابو داود (٢٣٤٩) ترمذی (٢٩٧١) ابن حبان (٣٤٦٢) مسند الحمیدی (٩٤١)

تشریح: ......ابتدائے اسلام میں بعض صحابہ نے طلوع فجر کا مطلب نہیں سمجھا اس لئے وہ سفید اور سیاہ دھاگے سے فجر معلوم کرنے لگے، مگر جب ''من الفجر'' کا لفظ نازل ہوا تو ان کو حقیقت کا علم ہوا کہ سیاہ دھاری سے رات کی اندھیری اور سفید دھاگے سے صبح کا اجالا مراد ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افطار کے بعد سے صبح صادق تک آدمی کھا پی سکتا اور بیوی سے صحبت بھی کرسکتا ہے اور شرعی اصطلاح میں روزے کا نام ہی یہ ہے کہ آدمی صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکا رہے، افطار کے بعد اس کے لئے سب کچھ جو روزے میں حرام تھا حلال ہو جاتا ہے۔

[8]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے

1733۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً .

(ترجمہ) زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے، راوی نے کہا میں نے زید سے پوچھا سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا بتایا کہ پچاس آیات پڑھنے کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٢١) مسلم (١٠٩٧) ترمذی (٧٠٣) نسائی (٢١٥٤) ابن ماجہ (١٦٩٤) ابویعلی (٢٩٤٣) ابن حبان (١٤٩٧)۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود سید البشر افضل الخلق محمد ﷺ سحری کرتے تھے اور طلوع فجر سے پہلے آخر وقت میں کھانا تناول فرماتے تھے، اس سے سحری تاخیر سے کھانا ثابت ہوا جو سنت رسول کے مطابق مستحب و مسنون ہے۔

[9]..... بَاب فِي فَضْلِ السَّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت کا بیان

1734۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٢٣) مسلم (١٠٩٥) ترمذی (٧٠٨) نسائی (٢١٤٥) ابن ماجه (١٦٩٢) ابویعلی (٢٨٤٨) ابن حبان (٣٤٦٦) شعب الایمان (٣٩٠٨)۔

1735۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ لَهُ الطَّعَامَ يَتَسَحَّرُ بِهِ فَلَا يُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا فَقُلْنَا لَهُ تَأْمُرُنَا بِهِ وَلَا تُصِيبُ مِنْهُ كَثِيرًا قَالَ إِنِّي لَا آمُرُكُمْ بِهِ أَنِّي أَشْتَهِيهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ .

(ترجمہ) ابوقیس عمرو بن العاص کے غلام نے کہا کہ عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) ہم کو کھانا رکھنے کا حکم دیتے تھے تا کہ سحری کریں لیکن کچھ زیادہ تناول نہ کرتے، ہم نے عرض کیا آپ ہمیں کھانا رکھنے کا حکم تو دیتے ہیں لیکن کچھ زیادہ تناول نہیں فرماتے؟ عمرو (رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ میں اس لئے کھانا رکھنے کا حکم نہیں دیتا کہ مجھے کھانے کی بہت زیادہ اشتہاء ہوتی ہے بلکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق یہ ہی سحری کھانا ہے (اس لئے تھوڑا سا کھالیتا ہوں)

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھیے: مسلم (١٠٩٦) ابوداود (٢٣٤٣) ترمذی (٧٠٨) نسائی (٢١٦٥) ابویعلی (٧٣٣٧)۔

تشریح: ......پہلی حدیث سے سحری کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس میں برکت ہے روزے دار کو تقویت ملتی ہے سحری کے لئے صائم اٹھتا ہے اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے، اس کی خوشنودی کے لئے کھانا سے فارغ ہو کر نماز با جماعت پڑھتا ہے۔ یہ سب فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں، دوسری حدیث میں بتایا گیا کہ اہل کتاب سحری نہیں کرتے اس لئے تم سحری کرو، ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے کھانے کو الغذاء المبارک کہا اور نسائی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سحری اللہ تعالی کے عطیات میں سے ہے اس کو چھوڑو نہیں، ان تمام روایات سے سحری کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی اس لئے اس کو چھوڑنا نہ چاہیے چاہے چند لقمے ہی سہی سحری ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام کیا کرتے تھے۔

[10]..... بَاب مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ
جو شخص رات میں روزوں کی نیت نہ کرے اس کا بیان

1736۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي فَرْضِ الْوَاجِبِ أَقُولُ بِهِ .

(ترجمہ) ام المومنین حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہوگا۔ امام دارمی نے کہا میں فرض وواجب روزے میں میں یہی کہتا ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند قوی ہے۔ دیکھئے: ابو داود (۲٤٥٤) نسائی ٤/۱۹٦، ابن ماجه (۱۷۰۰) دار قطنی ۲/۱۷۲، شرح السنة (۱۷٤٤)۔

تشریح: ......فرض روزے میں طلوع فجر سے پہلے روزے کی دل میں نیت کرنا ضروری ہے امام دارمی کا یہ ہی مسلک تھا اور یہ ہی اہل حدیث کا مسلک ہے، نفلی روزے میں رات کو نیت نہ بھی کرے تو بھی روزہ درست ہوگا جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور رسول اللہ ﷺ کے کھانا طلب کرنے اور نہ ہونے پر یہ فرمانا کہ اب میں روزہ رکھتا ہوں سے ثابت ہوتا ہے، اور روزے کی نیت صرف دل میں کرنی ہے نویت یو مامن شہر رمضان وغیرہ الفاظ لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اس لئے اسے ترک کردینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

[11]..... بَاب فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ
افطار میں جلدی کرنے کا بیان

1737۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ .

(ترجمہ) سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

توضیح: ......یعنی افطار کا وقت آنے پر افطار میں جلدی کریں گے ایسا نہیں کہ اندھیرا پھیلنے کا انتظار کریں اور افطار میں تاخیر کریں بلکہ سورج غروب ہونے پر فورا افطار کریں گے تو شریعت پر عمل کی برکت سے خیر اور برکت و بھلائی میں رہیں گے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹٥۷) مسلم (۱۰۹۸) ترمذی (٦۹۹) ابن ماجه (۱٦۹۷) ابویعلی (۷٥۱۱) ابن حبان (۳٥۰۲، ۳٥۰٦)۔

1738۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ .

(ترجمہ) عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات اس طرف (یعنی مشرق) سے آئے اور دن ادھر (یعنی

مغرب میں) چلا جائے تو تمہارا افطار (کا وقت) ہوگیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٥٤) مسلم (١١٠٠) ابو داود (٢٣٥١)، ترمذی (٦٩٨) ابویعلی (٢٤٠) ابن حبان (٣٥١٣) مسند الحمیدی (٢٠)۔

تشریح: ...... بخاری شریف کی روایت میں ہے فقد افطر الصائم یعنی جب سورج مغرب میں ڈوب جائے تو روزے دار کے افطار کا ٹائم ہوگیا، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس کا مطلب ہے فلیفطر الصائم یعنی روزے دار افطار کرلے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب غروب آفتاب کا یقین ہوجائے تو روزہ افطار کرلینا چاہیے اور تاخیر کرنا درست نہیں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب روزہ جلدی کھولتے اور سحری کھانے میں لوگوں سے زیادہ تاخیر کرتے۔ دور حاضر میں بعض لوگ عموما روزہ تو دیر سے کھولتے ہیں اور سحری جلدی کھالیتے ہیں اسی وجہ سے خیر ان سے دور ہو رہا ہے اور شر وفتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ان پر تباہی آرہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درست ثابت ہو رہا ہے، جب سے مسلمانوں نے سنت پر عمل چھوڑا ہے روز بروز تنزل کے غار میں گرتے جا رہے ہیں اور خیر وبرکت مفقود ہوتی جارہی ہے۔

[12]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ عَلَيْهِ
کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے؟

1739۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ الضَّبِّيَّةِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

(ترجمہ) سلمان بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہیے اگر کھجور نہ ملے تو صاف پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٢٣٥٥) ترمذی (٦٩٥) ابن ماجہ (١٦٩٩) ابن حبان (٣٥١٤) الموارد (٨٩٢)۔

تشریح: ......اس حدیث میں کھجور سے روزہ افطار کرنے کا حکم ہے اور یہ حکم یا امر استحباب کے لئے ہے کھجور دستیاب نہ ہو تو پانی یا کسی اور چیز سے روزہ افطار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کھجور سے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

[13]..... بَاب الْفَضْلِ لِمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا
روزے دار کو افطار کرانے کے ثواب کا بیان

1740۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ فَطَّرَ

صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ .

(ترجمہ) زید بن خالد جہنی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوکوئی کسی روزے دار کو افطار کرادے تو اس کو روزے دار کے برابر ہی ثواب ملے گا، اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہ ہوگا۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۸۰۶) ابن ماجه (۱۷٤٦) ابن حبان (۳٤۲۹) موارد الظمآن (۸۹۵) ۔

تشریح: ......اس حدیث میں روزہ کھلوانے افطار کرانے کی فضیلت اور ثواب ذکر کیا گیا ہے، یہ اسلام کا نظام رحمت ہے کہ اگر آدمی روزے رکھے اس کا ثواب، افطار کرائے اس کا ثواب الگ، کسی کے عمل میں کوئی کمی نہیں، بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہر شخص کو اتنی وسعت کہاں کہ وہ روزے دار کو افطار کرائے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب اس کو بھی ملے گا جو روزے دار کا روزہ دودھ ملے ایک گھونٹ پانی پر کھلوادے یا ایک کھجور پر ایک گھونٹ پانی پر افطار کرادے اور جو کوئی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اس کو اللہ تعالی میرے حوض سے ایک گھونٹ پلائے گا اس کے بعد وہ پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔

[14]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں وصال کی ممانعت کا بیان

1741- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي .

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ وصال سے بچو، لوگوں نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں رات میں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹٦٥) مسلم (۱۱۰۳) ترمذی (۷۷۸) ابویعلی (٦۰۸۸) ابن حبان (۳۵۷۵) مسند الحمیدی(۱۰۳۹)۔

توضیح: ......وصال کے معنی ملانے یا جوڑنے کے ہیں اور روزے کا وصال یہ ہے کہ دو دن یا چند ایام مسلسل روزے سے رہے اور رات دن میں کبھی افطار نہ کرے، رسول اللہ ﷺ سے اس کی ممانعت میں بہت سی احادیث آئی ہیں اور آپ نے صراحۃ روزے میں وصال سے منع فرمایا ہے، نہی کی ان احادیث کو بعض علماء نے نہی تحریمی پر اور بعض نے نہی تنزیہی پر محمول کیا ہے، مذکور بالا حدیث میں بھی وصال سے بچنے کا حکم ہے اور نبی کریم ﷺ وصال کرتے تھے جو صرف آپ کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ حدیث میں واضح طور پر ہے کہ میں تمہاری طرح سے نہیں ہوں۔

1742۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تُوَاصِلُوا قِيلَ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى .

(ترجمہ) انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے میں وصال نہ کرو عرض کیا گیا آپ تو ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا: میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹٦۱) مسلم (۱۱۰٤) ابویعلی (۲۸۷٤) ابن حبان (۳۵۷٤)۔

1743۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ يُرِيدُ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ إِلَى السَّحَرِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مسلسل بلا افطار وسحری کے روزہ نہ رکھو، ہاں اگر کوئی ایسا کرنا ہی چاہے تو وہ سحری کے وقت تک وصال کرسکتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں، فرمایا: میں رات اس طرح گذارتا ہوں کہ ایک کھلانے والا مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند میں عبداللہ بن صالح "سيئ الحفظ جدا" ہیں لیکن دوسری سند سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹٦۳) ابوداود (۲۳٦۱) أبویعلی (۱۱۳۳، ۱٤۰۷) ابن حبان (۳۵۷۷، ۳۵۷۸)۔

1744۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے وصال صوم (مسلسل کئی دن تک بنا افطار وسحری کے روزہ رکھنے) سے منع فرمایا، اس پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا پلاتا ہے لوگ اس پر بھی جب وصال صوم سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصال کیا پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند دکھائی نہ دیتا تو میں کئی اور دن وصال کرتا گویا جب وصال صوم سے صحابہ کرام نہ رکے تو آپ نے سزا کے طور پر یہ کہا۔

(تخریج) اگلی روایت کی طرح اس کی سند بھی ضعیف ہے لیکن دوسری سند سے حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹٦۵) مسلم (۱۱۰۳)۔

فـــائـدہ: ......ان تمام احادیث سے روزے میں وصال کی ممانعت ثابت ہوتی ہے یعنی بنا افطار وسحری کے پے درپے روزے رکھنا منع ہے کیونکہ اس میں مشقت ہے اللہ تعالی نے جو احکام نازل فرمائے ان پر عمل کرنے میں رحمت وبرکت ہے، آدمی سحری کرے، بارہ گھنٹے یا کم وبیش اوقات میں افطار کرے تو صحت وقوت باقی رہے گی اور روزے دار مشقت و پریشانی میں نہ پڑے گا۔

اس نہی عن الوصال کے بارے میں علماء کا اختلاف بعض علماء نے کہا یہ نہی تحریمی ہے بعض نے کہا نہی تنزیہی ہے اور بعض علماء نے بیچ کا راستہ اختیار کیا کہ جس پر وصال شاق ہو تو اس پر حرام اور اگر شاق نہ ہو تو وصال اس کے لئے جائز ہے ایک حدیث صحیح میں ہے کہ اگر کوئی روزے میں وصال کرنا ہی چاہے تو صرف سحری تک وصال کرے۔

نیز اس حدیث میں میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے سے مراد بہشت کا حقیقی طعام وشراب بھی ہو سکتا ہے اور روحانی غذا بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالی نے اتنی قوت دی کہ کھانے پینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔

[15]..... بَاب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

1745- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ السَّفَرَ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ .

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول میرا سفر کا ارادہ ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھنا اور چاہو تو نہ رکھنا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٤٢) مسلم (١١٢١) ابوداود (٢٤٠٢) ترمذی (١١٢١) نسائی (٢٣٨٣) ابن ماجہ (١٦٦٢) ابویعلی (٤٥٠٢) ابن حبان(٣٥٦٠) الحمیدی(٢٠١)۔

1746- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ ﷺ جس سال مکہ فتح ہوا (مدینہ سے) نکلے تو (سفر میں) روزہ رکھا اور سب لوگوں نے بھی روزہ رکھا، اور جب آپ کدید مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور سب لوگوں نے بھی روزہ توڑ دیا، آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے نئے عمل کو فوراً اپنا لیتے تھے۔

توضیح: ......یعنی صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں آپ کو جیسا کرتے دیکھتے فوراً اس پر عمل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سفر میں روزہ رکھ کر نکلے تو صحابہ کرام نے بھی روزہ رکھا حبیب کائنات ﷺ نے روزہ توڑا تو انہوں نے بھی روزہ توڑ دیا، اور یہی حقیقی اطاعت واتباع ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند قوی اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٤٤) مسلم (١١١٣) ابو داود (٢٤٠٤) نسائی (٢٣١٢) ابن حبان (٣٥٥٥) الحمیدی (٥٢٤)۔

1747۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا صَائِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ.

(ترجمہ) جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) نے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے کہ آپ نے بھیڑ دیکھی اور دیکھا کہ لوگوں نے ایک شخص پر سایہ کر رکھا ہے آپ نے دریافت کیا کیا بات ہے؟ عرض کیا ایک روزے دار ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی (اچھا کام) نہیں ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٤٦) مسلم (١١١٥) ابوداود (٢٤٠٧) نسائی (٢٢٦١) ابن ماجه (١٦٦٥) ابویعلی (١٨٨٣) ابن حبان (٣٥٥٢)۔

توضیح: ......اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو سفر میں افطار ضروری سمجھتے ہیں، اور ان کے مقابل علماء نے کہا کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جس کو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اس کو سفر میں روزہ رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔

1748۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

(ترجمہ) کعب بن عاصم اشعری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(تخریج) اس سند سے بھی یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (٢٢٥٤) ابن ماجه (١٦٦٤) الحمیدی (٨٨٧)۔

1749۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

(ترجمہ) کعب بن عاصم اشعری (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔

(تخریج) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح: ......ان تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور نہ رکھے تو بھی درست ہے،

البتہ فضیلت میں اختلاف ہے کچھ لوگوں نے کہا روزہ رکھنا افضل ہے اور کچھ علماء نے ترک روزہ کو افضل کہا ہے کچھ علماء نے کہا طاقت ہے تو سفر میں روزہ افضل ہے اور طاقت نہیں تو افطار افضل ہے، واضح رہے کہ یہ صوم رمضان کے متعلق ہے یعنی فرض روزے، نفلی روزے کی سفر میں ضرورت ہی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)۔

[16]..... بَاب الرُّخْصَةِ لِلْمُسَافِرِ فِي الْإِفْطَارِ

مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان

1750- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

(ترجمہ) ابوامیہ ضمری (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سفر سے آیا جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ دوپہر کے کھانے کے لئے رکو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں تو روزے سے ہوں فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے روزے کا حکم بتاؤں، اللہ تعالی نے مسافر پر روزے اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے۔امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسافر کا جی چاہے تو روزہ رکھے اور نہ جی چاہے تو نہ رکھے۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود(٢٤٠٨) ترمذی (٧١٥)نسائی (٢٢٧٣) ابن ماجه (١٦٦٧) اس حدیث میں ابوالمغیرہ، عبدالقدوس بن حجاج، ابوقلابہ، عبداللہ بن زید اور ابوامیہ: عمرو بن امیہ ضمری ہیں۔

تشریح: ......اس حدیث میں مسافر کے لئے روزہ اور آدھی نماز سے مراد یہ ہے کہ سفر میں فرض روزہ نہ رکھ سکے تو حضر میں اس کی قضا کرے کیونکہ فرض معاف نہیں ہے اور آدھی نماز سے مراد چار رکعت والی نماز میں قصر کر کے دو رکعت پڑھنا ہے۔

[17]..... بَاب مَتَى يُفْطِرُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ السَّفَرَ

جو آدمی سفر کے ارادے سے گھر سے نکلا ہو تو کب افطار کرے

1751- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ سَفِينَةً مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ فَقَرَّبَ غَدَائَهُ ثُمَّ قَالَ اقْتَرِبْ فَقُلْتُ أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ فَقَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(ترجمہ) عبید بن جبیر نے کہا ابوبصرہ غفاری (رضی اللہ عنہ) جب فسطاط (ایک شہر) سے رمضان میں نکلے تو میں ان کے ساتھ کشتی

میں سوار ہوا، انہوں نے دوپہر کا کھانا نکالا اور کہا قریب آجاؤ، میں نے عرض کیا کیا آپ ابھی شہری آبادی کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟ ابوبصرہ نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے نفرت ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۴۱۲) احمد (۳۹۸/۶)، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۹/۲ (۲۱۶۹)۔

توضیح: ......مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رمضان میں سفر کے ارادے سے نکلتے تو افطار کر لیتے جیسا کہ ابوبصرہ نے کیا ان کے نزدیک جو ایسا نہ کرے وہ سنت سے اعراض کرتا ہے، اس حدیث سے علماء کرام نے استدلال کیا ہے کہ انسان جب سفر کے ارادے سے نکلے تو قصر اور افطار شروع کر سکتا ہے گرچہ وہ شہر کی آبادی سے دور نہ ہوا ہو۔

[18]..... بَاب مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

جو کوئی رمضان میں ایک دن کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا بیان

1752- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَنْ يَقْضِيَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بنا عذر و بیماری کے رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو ساری عمر کے روزے اس کو پورا نہ کر سکیں گے چاہے وہ پوری عمر روزے رکھتا رہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن متعدد طرق سے مروی ہے۔ دیکھئے: احمد (۴۴۲/۲)، ابو داود (۲۳۹۷) ترمذی (۷۲۳) نسائی (۳۲۷۸) ابن ماجہ (۱۶۲۲) ابن ابی شیبہ (۱۰۵/۳)، عبدالرزاق (۷۴۷۵) وغیرهم۔

1753- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهُ اللَّهُ لَهُ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا عذر جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے (سفر اور مرض) رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دے تو ساری عمر کے روزے اس کو پورا نہ کر سکیں گے۔

(تخریج) اس حدیث کا حوالہ پیچھے گذر چکا ہے۔

توضیح: ......یعنی قیامت تک بھی روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو رمضان کے ایک روزے سے حاصل ہوتا حاصل نہ ہو سکے گا، تاہم بعض علماء نے کہا: ایسا مبالغہ کے طور پر فرمایا ورنہ دو ماہ کے روزے لگاتار اس کا بدل کافی ہیں۔

[19]..... بَاب فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَارًا

جو شخص رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے جماع کر لے اس کا بیان

1754۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَاقَعْتُ امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْتُمْ إِذًا وَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں تباہ و برباد ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز نے تمہیں تباہ کیا عرض کیا میں نے اپنی بیوی سے ماہ رمضان میں صحبت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کردو، عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں، آپ نے فرمایا: تو دو مہینے لگا تار روزے رکھ لو، عرض کیا اتنی استطاعت بھی نہیں، فرمایا: اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، عرض کیا میرے پاس کھانا نہیں ہے ابوہریرہ نے کہا اچانک رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑی تھیلی لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ سائل پوچھنے والا کدھر ہے پھر آپ نے اس سے کہا جاؤ اس کو صدقہ کر دو، عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیا اپنے اہل سے زیادہ محتاج پر صدقہ کردوں؟ قسم اللہ کی ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں، رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت دیکھے جا سکے فرمایا ایسا ہے تو جاؤ تم ہی اسے لے جاؤ۔

(**تخریج**) مذکورہ بالا روایت کی سند صحیح ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۳۶) مسلم (۱۱۱۱) مسند موصلی (٦٣٦٨) ابن حبان (۳٥۲۳) مسند الحمیدی (۱۰۳۸)

توضیح: ......یعنی اپنے گھر والوں کو کھلا دو جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے ''اطعمه اہلک'' اس حدیث میں مذکورہ حالت میں بطور کفارہ پہلی صورت غلام آزاد کرنے کی رکھی گئی دوسری صورت پے در پے دو مہینہ روزہ رکھنے کی، تیسری صورت ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی، اب بھی ایسی حالت میں یہ تینوں صورتیں قائم ہیں، چونکہ شخص مذکور نے ہر صورت کی ادائیگی کے لئے اپنی مجبوری ظاہر کی، آخر میں ایک صورت رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے نکالی تو اس پر بھی اس نے خود اپنی مسکینی کا اظہار کیا رحمۃ اللعالمین کو اس کی حالت پر رحم آیا اور اس رحم و کرم کے تحت آپ نے ایسا فرمایا جو یہاں مذکور ہے۔

1755۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

(ترجمہ) اس سند سے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ توڑ دیا...... فذكر الحديث

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1756۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ مَا لَهُ فَقَالَ أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا .

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں تو (جہنم کی آگ میں) جل گیا آپ نے اس سے پوچھا کیا ماجرا ہے؟ تو اس نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اس نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تھیلی لائی گئی جس کو عذق (یا عرق) کہا جاتا تھا اس میں کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا جلنے والا کہاں ہے وہ آدمی کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ کر دو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۳۵) مسلم (۱۱۱۲) ابویعلی (٤٦٦٣) ابن حبان (٣٥٢٨)۔

تشریح: ...... یہ حدیث مختصر ہے مفصل ذکر اوپر گذر چکا ہے رمضان کے دن میں جماع کرنے والے کو آپ نے ایک غلام آزاد کرنے، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے، یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم دیا، یہ کفارہ ظہار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی حالت میں جماع کرنا بڑا سنگین جرم ہے اور اس کا کفارہ وہی ہے جو اوپر ذکر کیا گیا۔ اس حدیث سے رسول اکرم ﷺ کا اخلاق حسنہ بھی سامنے آیا، آپ نے گناہ کے ارتکاب پر کوئی سرزنش نہیں کی بلکہ اس کی طرف سے نہ صرف کفارہ دیا بلکہ اس کو مخاطب بھی کیا تو بڑے لطیف انداز میں (أَيْنَ الْمُحْتَرِقْ) وہ محترق (جلنے والا) کدھر ہے۔ سبحان اللہ! کتنا پیارا اسلوب اور اخلاق ہے۔

[20]...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

شوہر کی اجازت کے بنا عورت کو نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

1757۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ لَا تَصُومِي إِلَّا بِإِذْنِهِ .

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت سے کہا: تم شوہر کی اجازت کے بنا روزہ نہ رکھو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۴۵۹) ابن ماجه (۱۷۶۲) ابویعلی (۱۰۳۷) ابن حبان (۱۴۸۸) الموارد (۹۵۶)۔

1758۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا تَطَوُّعًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ ایک دن کا بھی نفلی روزہ نہ رکھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۵۱۹۲) مسلم (۱۰۲۶) ابوداود (۲۴۵۸) ترمذی (۷۸۲) ابن ماجه (۱۷۲۲) ابویعلی (۶۲۷۳) ابن حبان (۳۵۷۲) مسند الحمیدی (۱۰۴۶،۱۰۳۳)۔

توضیح: ......نفلی روزہ نفلی عبادت ہے اور خاوند کی اطاعت عورت کے اوپر فرض ہے اس لئے نفلی عبادت سے زیادہ فرض کی ادائیگی ضروری ہے، مرد دن میں اگر اپنی بیوی سے ملاپ کرنا چاہے تو عورت کو نفلی روزہ ختم کرنا ہوگا لہٰذا پہلے ہی اجازت لے کر اگر روزہ رکھے تو بہتر ہے (مولانا راز رحمہ اللہ)۔

1759۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ مَعْنَاهُ قَالَ فِي النُّذُورِ تَفِي بِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر شوہر موجود ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر ایک دن کا بھی نفلی روزہ نہ رکھے، فرمایا: نذر کا روزہ پورا کرے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن لیکن حدیث متفق علیہ ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ نیز دیکھئے: مسند الحمیدی (۱۰۴۶)۔

تشریح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت کو نفلی روزہ رکھنے کے لئے شوہر کی اجازت لینا ضروری ہے اس سے شوہر کا حق بھی معلوم ہوا نیز یہ بھی پتہ چلا کہ فرض روزے کے لئے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں، اسی طرح فرض نماز و زکاۃ ہے کہ اس کے لئے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

[21]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لئے بیوی کے بوسہ لینے کی اجازت کا بیان

1760۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّهَا لَا تَدْعُو إِلَى خَيْرٍ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے، عروہ نے کہا، لیکن یہ بوسہ (روزے کی حالت میں) کوئی اچھی بات نہیں۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٢٨) مسلم (١١٠٦) ابو داود (٢٣٨٢) ترمذی (٧٢٧) ابن ماجہ (١٦٨٣) ابویعلی (٤٤٢٨) ابن حبان (٣٥٣٩،٥٣٧) الحمیدی(١٩٨،١٩٩)۔

1761۔ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1762۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ هَشِشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنْ الْمَاءِ قُلْتُ إِذًا لَا يَضِيرُ قَالَ فَفِيمَ.

(ترجمہ) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے سرور میں آکر روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کہ آج میں نے بہت بڑا جرم کیا میں روزے سے تھا اور بوسہ لے لیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم روزے میں پانی سے کلی کرلو تو کیا خیال ہے؟ میں نے کہا اس میں تو کوئی حرج نہیں فرمایا: پھر اس میں کیوں (حرج) ہونے لگا۔

تخریج مذکورہ بالا حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابو داود (٢٣٨٥) ترمذی (٧٢٧) ابن حبان (٣٥٤٤) موارد الظمآن (٩٠٥) المحلی (٦/٢٠٩)۔

توضیح:...... عمر الفاروق رضی اللہ عنہ اتنے جلیل القدر صحابی ایک معمولی سی حرکت ان سے سرزد ہوئی لیکن مواخذے کا اتنا شدید خوف کہ گھبرائے ہوئے محسن انسانیت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ماجرا سنایا تو نبی کریم ﷺ نے کمال شفقت ومحبت سے مثال دیکر سمجھایا کہ جس طرح کلی کرنے سے روزے میں خلل نہیں پڑا، بوس وکنار سے بھی کوئی خلل نہیں، اس طرح عمر رضی اللہ عنہ کی پریشانی دور ہوکر انہیں تسلی ہوئی۔

شریعت ایک آسان وجامع قانون کا نام ہے جس کا زندگی کے ہر ہر گوشے سے تعلق ضروری ہے میاں بیوی کا تعلق جو بھی ہے ظاہر ہے اس لئے حالت روزہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بوس وکنار جائز رکھا گیا ہے بشرطیکہ روزہ رکھنے والے کو

اپنی طبیعت پر پورا قابو حاصل ہو (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہے "كَانَ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ" یعنی نبی کریم ﷺ اپنی خواہش کو کنٹرول میں رکھنے پر تم سے زیادہ اختیار رکھتے تھے۔ اسی لئے (کچھ علماء نے کہا) جوانوں کے واسطے بوس و کنار کی اجازت نہیں ان کا نفس غالب رہتا ہے ہاں یہ خوف نہ ہو تو جائز ہے (مولانا راز رحمۃ اللہ علیہ)۔

[22]..... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ جُنُبًا وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

جس شخص کا روزے کا ارادہ ہو اور جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے

1763- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَصُومُ.

(ترجمہ) ام المؤمنین ام سلمہ اور ام المؤمنین عائشہ (رضی اللہ عنہما) نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی جماع کے سبب جنابت کی حالت میں بھی صبح ہو جاتی پھر بھی آپ ﷺ روزہ رکھ لیتے تھے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۲۶) مسلم (۱۱۰۹) ابویعلی (٤٤٢٧) ابن حبان(۳٤۸۷)۔

تشریح: ...... پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایسا کرنے سے امت کے لئے آسانی ہوگئی کوئی آدمی صبح صادق سے پہلے جماع کرلے اور غسل نہ کر سکے تو وہ اذان کے بعد بھی غسل جنابت کر سکتا ہے اور اس کا روزہ صحیح ہوگا، بعض صحابہ کو اس امر میں تردد تھا لیکن جب امہات المؤمنین نے بتایا کہ سید الخلق نے صبح ہونے کے بعد غسل جنابت بھی کیا اور روزہ بھی رکھا ہے تو ان کا تردد ختم ہو گیا اور انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور اس پر اتفاق ہو گیا کہ جنبی صبح ہو جانے کے بعد بھی نہائے تو اس کا روزہ خواہ فرض ہو یا نفل صحیح ہوگا اور اس پر کوئی قضا بھی نہیں ہے۔ لیکن صبح صادق کے بعد غسل میں تاخیر مناسب نہیں کیوں کہ نماز فجر میں تاخیر ہوگی۔ (واللہ اعلم)۔

[23]..... بَاب فِيمَنْ أَكَلَ نَاسِيًا

روزے میں بھول کر کچھ کھا لینے کا بیان

1764- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزے میں بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۳۳) مسلم (۱۱۵۵) ابوداود(۲۳۹۸) ترمذی (۷۲۱) ابن ماجہ(۱۶۷۳) ابویعلی (۶۰۲۸، ۶۰۵۸) ابن حبان (۳۵۱۹، ۳۵۲۰)۔

1765۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَهْلُ الْحِجَازِ يَقُولُونَ يَقْضِي وَأَنَا أَقُولُ لا يَقْضِي.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں بھول کر کھایا پی لے پھراسے یاد آجائے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔

امام دارمی نے کہا اہل حجاز کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں روزہ قضا کرنا ہوگا، اور میں یہ کہتا ہوں قضا نہیں کرنا ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح:......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ روزے کی حالت میں کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہے نہ اس پر قضا ہے اور نہ کفارہ، یہ ہی صحیح مسلک ہے۔

[24]..... بَابُ الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزے میں قصداً قے کرنے کا بیان

1766۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ بِمَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوَضُوءَ.

(ترجمہ) ابودرداء (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً قے کی اور پھر روزہ توڑ دیا، معدان نے کہا میں نے دمشق کی مسجد میں ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کی، ان سے اس کا تذکرہ کیا تو ثوبان نے کہا ابودرداء نے سچ کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی انڈیلا تھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۳۸۱) ترمذی (۸۷) ابویعلی (۴۸۴/۱۱) ابن حبان (۱۰۹۷) موارد الظمآن (۹۰۸)۔

تشریح:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی وجہ سے قصداً الٹی یا قے کی ہے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک اس روزے کی قضا اس پر لازم ہے کفارہ نہیں خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت اور اگر خود بخود الٹی ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے اور اس میں نہ قضا ہے نہ کفارہ (واللہ اعلم)۔

[25]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِيهِ
قے کرنے پر رخصت کا بیان

1767- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ وَهُوَ لا يُرِيدُهُ فَلا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ عِيسَى زَعَمَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنَّ هِشَامًا أَوْهَمَ فِيهِ فَمَوْضِعُ الْخِلافِ هَا هُنَا .

(ترجمہ) ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب روزے دار کو خود بخود قے آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں اور قصداً قے کرے تو اس پر قضاء ہے۔

عیسیٰ بن یونس نے کہا اہل بصرہ کا خیال ہے کہ اس حدیث میں ہشام بن حسان کو وہم ہوا ہے جو اختلاف کا سبب ہے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٨٠) ترمذی (٧٢٠) ابن ماجه (١٦٧٦) ابویعلی (٦٦٠٤) ابن حبان (٣٥١٨) الموارد (٩٠٧) اہل بصرہ کا قول مردود ہے کیونکہ ہشام بن حسان ثقات اور اثبات میں سے ہیں ابن سیرین سے روایت کرنے میں وہ اثبت الناس ہیں لہٰذا یہ حدیث اور اس کا حکم بالکل صحیح ہے۔

[26]..... بَاب الْحِجَامَةِ تُفْطِرُ الصَّائِمَ
سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1768- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَأَبْصَرَ رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ .

(ترجمہ) شداد بن اوس (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ١٨ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا تا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو پچھنے لگا رہا تھا، فرمایا پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٣٦٩) ابن ماجه (١٦٨١) ابویعلی (١٠/ ٢٣١)، ابن حبان (٣٥٢٣) الموارد (٩٠٠)۔

1769- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي بِالْبَقِيعِ فَإِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَنَا أَتَّقِي الْحِجَامَةَ فِي الصَّوْمِ فِي رَمَضَانَ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ .

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک آدمی کو پچھنے لگاتے دیکھا تو فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں رمضان میں روزے کی حالت میں سینگی لگوانے سے بچتا ہوں۔

امام دارمی سے پوچھا گیا آپ یہ ہی کہتے ہیں یعنی روزے، میں سینگی لگوانے سے بچا جائے؟ فرمایا ہاں۔

تخریج اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۳۶۷) ابن ماجه (۱۶۸۰) ابویعلی (۲۳۱/۱۰) ابن حبان (۳۵۳۲) الموارد (۸۹۹)۔

تشریح: ......امام احمد (رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ حجامت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کچھ لوگوں نے کہا نہیں ٹوٹتا ہے لیکن صحیح قول امام احمد کا ہی ہے، پچھنا لگانے والے کا روزہ اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کہ خون کا منہ کے اندر چلے جانے کا احتمال ہے اور لگوانے والے کا روزہ اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کہ ضعف کا احتمال ہے اور ضعف ہوگا تو روزہ توڑنا پڑے گا اسی طرح تبرع بالدم (یعنی کسی کو خون دینا) کا معاملہ ہے بہتر یہ ہے کہ روزے کی حالت میں خون نہ نکلوایا جائے جیسا کہ امام دارمی سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

[27]..... بَاب الصَّائِمِ يَغْتَابُ فَيَخْرِقُ صَوْمَهُ

روزے دار غیبت کرے تو روزے میں خرابی آتی ہے

1770۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا . قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي بِالْغِيبَةِ .

(ترجمہ) ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: روزہ ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑے نہیں۔

امام دارمی نے فرمایا: یعنی غیبت کر کے (روزہ کو خراب نہ کرے)۔

تخریج اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: نسائی (۲۲۳۲) ابویعلی (۸۷۸) مجمع الزوائد (۳۸۳۰)۔

تشریح: ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے روزہ اس کے لئے ڈھال ہے کیونکہ جھوٹ، غیبت، برے کام سے روزے میں شگاف لگ جاتا ہے اور روزہ بگڑ جاتا ہے جیسے ضرب لگنے سے ڈھال پھٹ جاتی ہے۔

[28]..... بَاب الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے سرمہ لگانے کا بیان

1771۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ النُّعْمَانِ أَبُو النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي وَكَانَ جَدِّي قَدْ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَا تَكْتَحِلْ بِالنَّهَارِ وَأَنْتَ صَائِمٌ اكْتَحِلْ لَيْلًا

بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ . قَالَ أَبُو مُحَمَّد لا أَرَى بِالْكُحْلِ بَأْسًا .

(ترجمہ) عبدالرحمٰن بن نعمان ابونعمان انصاری نے بیان کیا کہ میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا کہ میرے دادا کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے ان کے سپر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: تم روزے سے ہو تو دن میں سرمہ نہ لگانا اور رات میں اثمد کا سرمہ لگانا کیونکہ وہ نظر کو تیز کرتا اور بالوں کی افزائش کرتا ہے۔

امام دارمی نے کہا: میں روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(**تخریج**) نعمان بن معبد کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں ذکر کیا ہے، اس حدیث کی سند میں کلام ہے لیکن کئی طرق سے مروی ہے دیکھئے: احمد (٤٩٩/٣)، ابوداود (٢٣٧٧) معجم الطبرانی الکبیر (٨٠٢) وغیرھم۔

تشریح: ......روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کو بعض علماء نے مکروہ کہا ہے مذکور بالا حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے لیکن امام احمد واسحاق کے نزدیک جائز ہے یہی مسلک اہل حدیث اور امام دارمی رحمہ اللہ علیہ کا ہے۔

[29]..... بَاب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کی تفسیر کا بیان

1772۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ قَالَ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ فَعَلَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا .

(ترجمہ) سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) نے کہا جب یہ آیت (ترجمہ) جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہوں تو بھی ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے دیں) (بقرۃ: ١٨٤/٢) نازل ہوئی تو ہم میں جس کا جی چاہتا روزہ نہ رکھتا وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ یہ حکم نازل ہوا ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ یعنی جو رمضان کا مہینہ پالے وہ روزہ رکھے) (البقرۃ: ١٨٥/٢) اور جو اختیار پہلے تھا (روزہ نہ رکھنے کا) وہ منسوخ ہوگیا۔

(**تخریج**) اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے لیکن یہی لفظ دوسرے طرق سے مروی صحیح اور متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٤٥٠٦) مسلم (١١٤٥) ابوداود (٢٣١٥) ترمذی (٧٩٨) نسائی (٢٣١٥) ابن حبان (٣٤٧٨، ٣٦٢٤)۔

تشریح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اب سب کو روزہ رکھنا ضروری ہے سوائے مسافر اور مریض، حائضہ اور نفاس والی عورت کے ان کے لئے اجازت ہے کہ رمضان کے روزے نہ رکھیں بعد میں اس کی قضا کر لیں، بعض علماء نے کہا کہ پہلی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے جیسے (بوڑھا اور مریض وغیرہ) ان کو اختیار ہے فدیہ دیں یا روزہ رکھیں۔

[30]..... بَاب فِيمَنْ يُصْبِحُ صَائِمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ
کوئی شخص نفلی روزہ رکھے پھر صبح کو افطار کر لے

1773ـ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ ابْنَةِ أُمِّ هَانِءٍ أَوِ ابْنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا آخَرَ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ.

(ترجمہ) ام ہانی (بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ روزے سے تھیں آپ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا جس سے آپ نے پانی پیا پھر وہ برتن ام ہانی کو دیا انہوں نے بھی پانی لیا (پھر عرض کیا میرا روزہ تھا اور میں نے افطار کرلیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ روزہ رمضان کے روزے کی قضا کا تھا تو دوسرے دن روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو جی چاہے تو قضا کر لینا دل نہ چاہے تو قضا نہ کرنا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن کئی طرق سے مروی ہے۔ دیکھئے: احمد(٣٤٣/٦) طیالسی (٩١٦) ابوداو(٢٤٥٦) ترمذی (٧٣١) نسائی فی الکبری (٣٣٠٥) دارقطنی(١٧٤/٢)(١٢) شرح معانی الآثار (١٠٧/٢) وغیرہم۔

تشریح: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضاء روزے کو اگر توڑا ہے تب اس کی قضا کے طور پر دوسرا روزہ رکھنا ہوگا اور اگر کوئی نفلی روزہ توڑ دے تو اس کو اختیار ہے چاہے تو اس کی جگہ روزہ رکھے، چاہے نہ رکھے لیکن اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اہل الحدیث اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ نفلی روزے کو توڑنے، پر اس کی قضا کر لینی چاہیے امام شافعی واحمد واسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ واجب نہیں قضا مستحب ہے (واللہ اعلم)۔

1774ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ هَانِىءٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِىءٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا. قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَقُولُ بِهِ.

(ترجمہ) ام ہانی (رضی اللہ عنہا) نے کہا فتح مکہ کے دن فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں، اور ام ہانی دائیں طرف تھیں، انہوں نے کہا لونڈی پانی کا برتن لے کر آئی اور آپ ﷺ کو پیش کیا آپ نے اس سے پانی پیا پھر ام ہانی کو دیا انہوں نے بھی اس برتن سے پانی پیا پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول میں تو روزے سے تھی اور اب روزہ

توڑ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قضا کا روزہ تھا؟ عرض کیا نہیں فرمایا: تب کوئی حرج نہیں جبکہ نفلی روزہ تھا۔
امام دارمی نے کہا: یہ ہی میرا قول ہے (یعنی نفلی روزہ اگر توڑ دیا تو کیا کوئی حرج نہیں)

(**تخریج**) اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہے تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔ مزید دیکھئے: ابوداود (٢٤٥٦) البیهقی(٢٧٧/٤) فتح الباری(٢١٢/٤) نیل الاوطار (٣٤٦/٤-٣٤٨)المعرفة للبیهقی (٨٩٢٤)۔

تشریح: ..... "فلا یضرك" یعنی کچھ گناہ نہیں اس سے اختلاف ہوا کہ نفلی روزے کو توڑا ہے تو اس کی قضا ہے یا نہیں، صحیح یہ ہے کہ قضا ضرور کرنی چاہیے کیونکہ ایک اور حدیث میں ہے "اس کی جگہ پر دوسرے دن روزہ رکھ لینا" واللہ اعلم

[31]..... بَاب مَنْ دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

کسی روزے دار کو اگر کھانے کے لئے مدعو کیا جائے تو وہ کہہ دے میں روزے سے ہوں

1775- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جائے اور وہ روزے دار ہو تو اس کو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے دار ہوں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے دیکھئے: مسلم (١١٥٠) ابوداود (٢٤٦١) ترمذی (٧٨١) ابن ماجه (١٧٥٠) ابویعلی (٦٢٨٠) الحمیدی (١٠٤٢)۔

تشریح: ..... نفلی عبادت کا چھپانا بہتر ہے مگر کسی کو کھانے کے لئے مدعو کیا جائے اور وہ روزے سے ہو تو بتا دینا چاہیے کہ میرا روزہ ہے تا کہ بلانے والے کو رنج نہ ہو کیونکہ مسلمان کو رنج دینا بڑا گناہ ہے بلکہ اگر یہ بتا دینے کے بعد بھی کہ وہ روزے سے ہے اور وہ نہ کھانے سے رنجیدہ ہوتا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اگر نفلی روزہ ہو تو توڑ دے اور کھانا کھا لے۔

[32]..... بَاب فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

روزے دار کے سامنے کھانے کا بیان

1776- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَقْضُوا أَكْلَهُمْ .

(ترجمہ) ام عمارة بنت کعب (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا پیش کرایا آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم بھی کھاؤ، عرض کیا میں تو روزے سے ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب روزے دار کے سامنے کھایا جائے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں یا یہ کہا کہ کھانا ختم کر لیں۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند جید ہے۔ دیکھئے: ترمذی (۱۷۸۵)ابن ماجه (۱۷٤۸)ابویعلی (۷۱٤۸) ابن حبان (۳٤۳۰) الموارد (۹۵۳) ۔

توضیح: ......فرشتے اس لئے دعا کرتے ہیں کیونکہ اس نے فرشتوں سے بڑھ کر کام کیا خواہش رکھتے ہوئے اس سے باز رہا محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اور فرشتے جو کھانے سے باز رہتے ہیں تو اس لئے کہ انہیں کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں ہے، اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ روزے دار کے سامنے کھانا پینا درست ہے (وحیدی)۔

ان احادیث سے رسول اللہ ﷺ کا حسن اخلاق، رشتے داروں کی زیارت کا ثبوت ملا نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ زیارت کے لئے آنے والے کو ضیافت میں کھانے اور پینے کے لئے کچھ پیش کرنا چاہیے اور چاہے خود روزے سے ہو مہمان نوازی ضرور کرنی چاہیے۔

[33]..... بَاب فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

شعبان کے روزوں کو رمضان کے روزوں سے ملا دینے کا بیان

1777۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ لِيَكُونَا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَكَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ.

(ترجمہ) ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوائے شعبان کے کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ شعبان کے روزوں کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے تاکہ پورے دو مہینے کے مسلسل روزے ہو جائیں، آپ مہینے میں روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ افطار نہ کریں گے، پھر افطار کرتے تو ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۳۳٦) ترمذی (۷۳٦) نسائی (۲۱۷٤) ابن ماجه (۱٦٤۸) ابویعلی (٦۹۷۰)۔

تشریح: ......اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے پورے شعبان کے روزے رکھنے کا ذکر ہے، لیکن بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پورے شعبان کے روزے رکھنے کی ممانعت ہے جو اس حدیث پر مقدم ہے۔ کیونکہ قول و فعل کے تعارض میں قول مقدم ہوتا ہے، ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ اسی طرح حدیث عائشہ (۱۵۱۴) میں گذر چکا ہے کہ

نہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھے۔ آگے حدیث نمبر (۱۷۸۱) میں بھی ابن عباس سے اسی طرح مروی ہے۔ اس لئے ۱۵ شعبان کے بعد روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔ احتیاط اسی میں ہے کہ پندرہ شعبان کے بعد رمضان شروع ہونے تک روزے نہ رکھے جائیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[34]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ
نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1778۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَنَفِيُّ يُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَأَمْسِكُوا عَنْ الصَّوْمِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدھا شعبان گذر جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔

(**تخریج**) اس حدیث کی سند میں کلام ہے لیکن متعدد طرق سے یہ حدیث مروی ہے۔ دیکھئے: ابوداود (۲۳۳۷) ترمذی (۷۳۸) ابن ماجه (۱٦٥١) احمد (۲/٤٤۲) ابن ابی شیبه (۲۱/۳) ابن حبان (۳۵۸۹) موارد الظمآن (۸۷٦) معرفة السنن والآثار (۸۵۹۵)۔

1779۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ هٰذَا.

(ترجمہ) اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

(**تخریج**) اس کی تخریج اوپر گذر چکی ہے اور اس حدیث سے نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہوئی اور یہ اس لئے کہ رمضان المبارک کے روزے صحت وتوانائی سے رکھے اور ضعف لاحق نہ ہو واللہ اعلم۔

[35]..... بَاب الصَّوْمِ مِنْ سَرَرِ الشَّهْرِ
مہینے کے آخر میں روزہ رکھنے کا بیان

1780۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ. قَالَ أَبُو مُحَمَّد سَرَرُهُ آخِرُهُ.

(ترجمہ) عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے کہا: کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں روزہ رکھا؟ عرض کیا نہیں، فرمایا: جب تم رمضان کے روزے رکھ چکو تو مہینے کے آخر میں دو روزے رکھ لو۔ امام دارمی نے کہا: سررہ سے مراد آخرہ ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٨٣) مسلم (١١٦١) ابوداود (٢٣٢٨) ابن حبان (٣٥٨٧)۔

تشریح: ...... امام دارمی نے سررہ کا معنی مہینے کا آخر اور بعض لوگوں نے مہینے کا شروع لیا ہے اور بعض نے مہینے کا وسط۔ بعض روایات میں سررِ شعبان مذکور ہے جو اگر آخر شہر مراد ہو تو رمضان کے استقبال میں ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت سے اس حدیث میں تعارض ہوگا اور اگر مہینے کا شروع لیا جائے تو اشکال ختم ہو جائے گا (واللہ اعلم)۔

[36] ...... بَاب فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی کریم ﷺ کے روزوں کا بیان

1781- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ لَيَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: رمضان کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے اور جب آپ (نفلی) روزہ رکھتے تو رکھتے چلے جاتے یہاں تک کہ کہنے والا کہنے لگتا قسم اللہ کی آپ روزے چھوڑیں گے نہیں اور جب (نفلی) روزے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا قسم اللہ کی اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٧١) مسلم (١١٥٧) ابوداود (٢٤٣٠) نسائی (٢٣٤٥) ابن ماجہ (١٧١١) ابویعلی (٢٦٠٢)۔

تشریح: ...... اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی عبادت وریاضت میں محنت ومشقت ثابت ہوتی ہے اور امت کے لئے رحمت وشفقت بھی، خود روزے رکھتے تھے لیکن امت کی آسانی کے لئے چھوڑ دیتے تھے کہ آدمی اپنے اہل وعیال کے حقوق بھی ادا کرے، صرف نماز اور روزے کا ہو کر نہ رہ جائے اسی لئے آپ ﷺ نے ہمیشہ ہمیش روزہ رکھنے سے منع بھی فرمایا اور اپنے اصحاب کرام کو ترغیب بھی دیتے تھے کہ تمہارے جسم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تمہارے اوپر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تمہارے اوپر حق ہے اور ان سب کے حقوق ادا کرتے ہوئے روزہ رکھو اور عبادت کرو، کئی کئی ماہ کے چلوں میں نکلنے والوں کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیئے۔

[37] ...... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ
ہر دن ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1782- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

(ترجمہ) مطرف بن عبداللہ بن الشخیر نے اپنے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتا رہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائی (۲۳۷۹) ابن ماجه (۱۷۰۵) ابن حبان (۳۵۸۳) موارد الظمآن (۹۳۸)۔

تشریح: ......یعنی نہ اس کو روزے کا ثواب ہے اور نہ افطار کا، کیونکہ اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے کہیں حکم نہیں دیا کہ اس کا بندہ ہمیشہ روزہ رکھتا رہے لہٰذا جو شخص ہردن روزہ رکھے اس کے لئے یہ وعید ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور زجر وتوبیخ یہ فرمایا کہ نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا، افضل ترین طریقہ روزے کا یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، اس کے علاوہ اگر ہر مہینہ ایام بیض کے روزے رکھے جائیں تو بہت بہتر ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہفتے میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

[38]..... بَاب فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنے کا بیان

1783- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ لَا أَدَعَ رَكْعَتَيْ الضُّحَى.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میرے جگری دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی ہے جن کو میں کبھی چھوڑ نہیں سکتا، پہلی یہ کہ وتر پڑھ کر سونا، دوسری یہ کہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں، تیسری یہ کہ چاشت کی دو رکعت نماز کبھی نہ چھوڑوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند جید ہے لیکن حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۱۷۸) مسلم (۷۲۱) ابویعلی (۶۲۲۶) ابن حبان (۲۵۳۶)۔

1784- أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ.

(ترجمہ) وتخریج اوپر گذر چکی ہے۔

1785- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صِيَامُ الْبِيضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ.

(ترجمہ) معاویہ بن قرۃ نے اپنے والد (قرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایام بیض کے روزے افطار

کے باوجود پورے سال روزہ رکھنے کے برابر ہے (کما قال الشیخ احمد الساعاتی فی الفتح الربانی ۹/۱۵۷)۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابویعلی (۱۳/۴۹۲)، ابن حبان (۳۶۵۲) موارد الظمآن (۹۴۷) مجمع الزوائد (۵۲۵۸)۔

تشریح: ......ایام البیض سے مراد ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ ہے، بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ کا ہر مہینے کی پہلی دوسری اور تیسری تاریخ کا بھی روزہ رکھنے کا ذکر آیا ہے لیکن وسط شہر میں روزہ رکھنا زیادہ معروف ہے یہ تین دن کے روزے ہیں اور ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (انعام: ۸/۱۶۰) کے تحت تیس دن کا ثواب ہوا اب جو شخص ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھے گا گویا وہ پورے سال روزے رکھتا رہا اور اس کو پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب ہے چاہے ۲۷ دن روزہ نہ رکھے ثواب روزے کا ملتا رہے گا، سوائے رمضان کے روزہ کے کیونکہ رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے رمضان میں صرف تین روزے رکھنا خلاف شرع ہوگا۔

[39]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
خاص طور سے جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1786۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

(ترجمہ) محمد بن عباد بن جعفر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے کہا: ہاں، اس کعبہ کے رب کی قسم۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۸۴) مسلم (۱۱۴۳) احمد (۳/۳۱۲) ابن ماجہ (۱۷۲۴) ابو یعلی (۲۲۰۶) الحمیدی (۱۲۶۰)

توضیح: ......اس حدیث میں جابر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لہٰذا جمعہ کے دن یا رات کو کسی بھی عبادت کے لئے خاص کرنا ممنوع ہوا جیسا کہ مسلم شریف میں مذکور ہے ((لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ ...... وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ ...... الخ)) ہاں اگر کسی نے منت مانی کہ فلاں تاریخ کو روزے رکھے گا اور وہ تاریخ جمعہ کے دن آ جائے تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح عرفہ کا دن جمعہ کو آ جائے تو غیر حاجی کو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں یا ایام البیض کے دنوں میں آخری دن جمعہ پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں اور جس کو جمعہ کا روزہ ہی رکھنا پسند ہو وہ یا ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا ایک دن بعد میں روزہ رکھے تاکہ حدیث کی مخالفت نہ ہو (اللہ تعالیٰ اتباع سنت کی سب کو توفیق بخشے) آمین۔

[40]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1787۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ يُقَالُ لَهَا الصَّمَّاءُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا كَذَا أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن بسر نے اپنی بہن سے روایت کیا جن کا نام صماء تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض روزے کے علاوہ ہفتہ کا روزہ نہ رکھو، اور اگر ہفتے کے دن کھانے کو کچھ نہ ملے، کسی درخت کی چھال ہی مل جائے تو اسی کو چبا لے۔

(**تخریج**) یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے: ابو داود (٢٤٣٦) ترمذی (٧٤٥) نسائی (٢٣٥٧) ابن ماجه (١٧٣٩) ابن خزیمه (٢١٦٥) الطبرانی فی معجم الکبیر (٨١٩، ٨٢٠، ٨٢٢) میں مذکور ہے۔

توضیح: ......یعنی درخت کی چھال ہی چبا لے اور ایک روایت میں ہے انگور کی شاخ ہی مل جائے تو اسے چوس لے اور روزہ نہ رکھے، اس روایت کی صحت میں بہت کلام ہے علی فرض صحت اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صرف ہفتہ کا روزہ خصوصیت سے نہ رکھے بلکہ جمعہ کے روزے کی طرح ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔ واللہ اعلم

[41]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کا بیان

1788۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ يَرْكَبُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي الطَّرِيقِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبِرْتَ وَضَعُفْتَ أَوْ رَقِقْتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

(ترجمہ) اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہ) کے غلام نے بیان کیا کہ وہ اسامہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ وادی القری جایا کرتے تھے جہاں ان کے مویشی تھے (اونٹ وغیرہ) تو وہ راستے میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے، ان کے غلام نے کہا آپ سفر میں پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ عمر رسیدہ ہیں، کمزور ہو چکے ہیں یا نحیف ہو گئے ہیں؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے، کہ لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن متعدد طرق سے مروی ہے اس لئے حسن کے درجہ کو پہنچتی ہے دیکھئے: ابو داود (٢٤٣٦) ترمذی (٧٤٥) نسائی (٢٣٥٧، ٢٦٦٧) طبرانی (٤٠٩) احمد (٢٠٠/٥) وغیرهم۔

توضیح: ..... اس حدیث میں پیراور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جانے کا ذکر ہے، ہوسکتا ہے اس سے مراد ہفتہ واری پیشی ہو، اور صبح شام جو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے اپنے بندوں کے اعمال کے بارے میں پوچھتا ہے تو یہ روزانہ کی پیشی ہے اسی طرح شعبان میں پیشی کا ذکر ہے جو ہوسکتا ہے سالانہ پیشی ہو۔ واللہ اعلم۔

1789۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اثنین وخمیس کا روزہ رکھتے تھے میں نے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اثنین وخمیس کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں (یعنی پیر اور جمعرات کو)۔

(تخریج) اس روایت کی سند حسن ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٧٤٧) بغوی فی شرح السنه (١٧٩٩) ابن ماجه (١٧٤٠) ابویعلی (٦٦٨٤) ابن حبان (٣٦٤٤) الحمیدی (١٠٠٥) الترغیب والترهیب (١٢٤/٢) تلخیص الحبیر (٢١٥/٢) نیل الاوطار (٣٣٥/٤) والادب المفرد (٦١)۔

تشریح: ..... معلوم ہوا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا سنت ہے اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) خادم خاتم الرسل ہیں انہوں نے پیران سالی میں بھی اس سنت کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا (رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔

[42]..... بَاب فِي صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام

داود علیہ السلام کے روزے کا بیان

1790۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يُصَلِّي نِصْفًا وَيَنَامُ ثُلُثًا وَيُسَبِّحُ سُدُسًا . قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا اللَّفْظُ الْآخِيرُ غَلَطٌ أَوْ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهُ وَيُسَبِّحُ سُدُسَهُ .

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نے مرفوعا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کو روزوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو (رات کی) نمازوں میں سب زیادہ محبوب داود علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات نماز پڑھتے، ایک تہائی سوتے، اور رات کا چھٹا حصہ تسبیح پڑھتے تھے۔

امام دارمی (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا یہ آخری جملہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ آدھی رات وہ سوتے ایک تہائی نماز پڑھتے اور ایک سدس تسبیح کرتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١١٣١) مسلم (١١٥٩/١٨٩) ابوداود (٢٤٤٨) نسائی (١٦٢٩) ابن ماجه (١٧١٢) ابن حبان (٢٩٥٠،٣٥٢) مسند الحمیدی

(٦٠٠، ٦٠١)۔

تشریح: ...... یہاں محل شاہد داود علیہ السلام کا روزہ ہے جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور یہی افضل ترین طریقہ ہے جس کو استطاعت ہو ایسا کرسکتا ہے قوت نہیں تو کوئی ضروری نہیں، روزہ ایک عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی محبوب ہے جس کے بارے میں حدیث قدسی ہے (اَلصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ) (ترجمہ: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا) اور یہ فرض ونفل ہر قسم کے روزے کو شامل ہے، صحیحین اور سنن میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ روزانہ روزہ رکھا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے صوم داودی کی طرف رہنمائی فرمائی اور فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں، کیونکہ ہر دن روزہ رکھنے سے دیگر حقوق ادا کرنے میں کمی پیدا ہوسکتی ہے۔

دوسری بات اس بالا حدیث میں قیام اللیل کی ہے اور اس میں بھی داود علیہ السلام کا طرز عمل قابل اتباع ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا بھی یہی طریقہ عمل تھا آدھی رات کے بارہ گھنٹے ہوں تو شروع کے چھ گھنٹے سونا چار گھنٹے (عبادت کرنا) نماز پڑھنا، اور دو گھنٹے تسبیح وتہلیل یا دو گھنٹے آرام کرنا یہ داود علیہ السلام کا طریقہ تھا (واللہ اعلم وعلمہ اتم)

[43]..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصِّيَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1791۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ.

(ترجمہ) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں عید الفطر اور عید قربان کے دن۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٩٢، ١٩٩٥) مسلم (١١٣٧) ابوداود (٢٤١٧) ترمذی (٧٧٢) ابن ماجہ (١٧٢١) ابویعلی (١١٦٠) ابن حبان (١٦١٧) الحمیدی (٧٦٧)

تشریح: ......اس حدیث سے عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت معلوم ہوئی اور یہ نہی تحریمی ہے یعنی عید کے دن کسی بھی صورت میں روزہ رکھنا ناجائز ہی نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ یہ دن مسلمانوں کے کھانے پینے اور کھیلنے کے دن ہیں۔

[44]..... بَابٌ فِي صِيَامِ السِّتَّةِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزے رکھنے کا بیان

1792۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتَّةً مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ.

(ترجمہ) ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو یہ پورے سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (١١٦٤) ابوداود (٢٤٣٣) ترمذی (٧٥٩) ابن ماجه (١٧١٦) ابن حبان (٣٦٣٤) الحميدی (٣٨٥) ومجمع الزوائد (٥١٧٧)۔

1793۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صِيَامُ شَهْرٍ بِعَشَرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَهُنَّ بِشَهْرَيْنِ فَذَلِكَ تَمَامُ سَنَةٍ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ.

(ترجمہ) ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک سال کے روزے اس طرح ہوئے) کہ ایک مہینے کے روزے دس مہینے کے ہوئے اور ان کے بعد چھ دن کے روزے دو مہینے کے روزے ہوئے اس طرح بارہ مہینے ہوگئے اور ایک سال پورا ہوگیا۔

یعنی ایک مہینہ رمضان اور اس کے بعد چھ روزے شعبان کے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه (١٧١٥) ابن حبان (٣٦٣٥) موارد الظمآن (٩٢٨)۔

توضیح: ......ابن ماجہ میں ہے یہ فرمان الٰہی: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (انعام: ٨/١٦٠) کے مطابق ہے کہ جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اب ٣٦ کو ١٠ سے ضرب دیجئے تو ٣٦٠ دن بنتے ہیں لہٰذا جس شخص نے ٣٦ دن کے روزے رکھے تو اس کو پورے سال روزے رکھنے کا ثواب مل گیا سبحان رب ذوالجلال رحیم وکریم کی کتنی عنایت ومہربانی ہے کہ روزے سوا مہینے کے اور ثواب پورے سال کا، شوال کے یہ روزے شروع شوال وسط یا آخر میں کبھی بھی رکھے جاسکتے ہیں اور یکبارگی مسلسل یا متفرق طور پر بھی رکھے جاسکتے ہیں لیکن ثم اتبعہ ستا سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ شروع شوال میں یکبارگی رکھے جائیں تو بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

واضح رہے کہ بعض ائمہ نے رمضان کے بعد شش عیدی روزوں کو مکروہ کہا ہے جو صحیح نہیں ہوسکتا ہے ان کو مذکورہ بالا احادیث صحیحہ کا علم نہ ہو، علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ رقم طراز ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے۔ انتهى كلامه

[45]..... بَاب فِي صِيَامِ الْمُحَرَّمِ
محرم کے مہینے میں روزے رکھنے کا بیان

1794۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ عَنْ شَهْرٍ يَصُومُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ عَنْ هَذَا بَعْدَ إِذْ

سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ شَهْرٍ يَصُومُهُ مِنَ السَّنَةِ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَقَالَ إِنَّ فِيهِ يَوْمًا تَابَ اللَّهُ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ.

(ترجمہ) نعمان بن سعد نے کہا ایک شخص علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور پوچھا کہ وہ رمضان کے مہینے کے بعد کون سے مہینے میں روزے رکھے، علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، میں نے اس بارے میں جب سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کسی نے مجھ سے اب تک نہیں پوچھا، ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ رمضان کے بعد سال کے کس مہینے میں روزے رکھے؟ تو آپ ﷺ نے اس کو محرم کے روزے رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا اس دن میں اللہ تعالی نے ایک قوم پر رحمت کی اور آگے ایک قوم پر اور رحمت کریگا۔ (پہلی قوم سے مراد بنی اسرائیل ہیں اور دوسری قوم یقیناً اُمت محمد ﷺ ہے۔)

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٧٤١) ابویعلی (٢٦٧) ابن أبی شیبه (٤١/٣) عبدالله بن الامام احمد فی الزوائد علی المسند (١٥٥/١) وغیرهم۔

1795- أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد بہترین روزے اس مہینے کے روزے ہیں جس کو تم محرم کہتے ہو۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند میں زید بن عوف متروک ہیں لیکن دوسری اسانید سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: مسلم (١١٦٢) ابوداود (٢٤٢٩) ترمذی (٤٣٨) نسائی (١٦١٢) ابن ماجه (١٧٤٢) ابن حبان (٣٥٦٣، ٣٦٣٦) احمد (٣٠٣/٢) بغوی (١٧٨٨،٩٢٣)۔

1796- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ.

(**تخریج**) اس حدیث کا ترجمہ وتخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح:...... مذکورہ بالا احادیث سے محرم کے روزوں کی فضیلت ثابت ہوئی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

[46]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورا کے روزے کا بیان

1797- أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى

عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَوْلٰى بِمُوسَى فَصُوْمُوْهُ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا وہ عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں آپ ﷺ نے ان سے (اس کا سبب) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس دن میں موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ حاصل ہوا (اور فتح حاصل ہوئی) رسول اللہ نے فرمایا: تم موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک ترین ہو روزہ رکھو۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠٠٤) مسلم (١١٣٠) ابوداود (٢٤٤٤) ابن ماجه (١٧٣٤) ابویعلی (٢٥٦٧) ابن حبان (٣٦٢٥) مسندا لحمیدی(٥٢٥)۔

1798۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُنَا بِصِيَامِهِ.

(ترجمہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عاشوراء کا روزہ رکھتے اور ہم کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠٠١) مسلم (١١٢٥) ابن ماجه (١٧٣٣) ابویعلی (٤٣٣٨) ابن حبان (٣٦٢١) الحمیدی(٢٠٢)۔

1799۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ كَانَ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَصُمْهُ.

(ترجمہ) سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو یہ پیغام لے کر عاشوراء کے دن بھیجا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے اور جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بقیہ دن روزہ پورا کرے اور جس نے کھایا پیا نہیں ہے وہ اس دن کا روزہ رکھے۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری(١٩٢٤) مسلم (١١٣٥) ابن حبان (٣٦١٩) نسائی (٢٣٢٠)۔

1800۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یوم عاشوراء ہے اور قریش زمانہ جاہلیت میں اس کا روزہ رکھتے تھے پس تم میں سے جس کو پسند ہو عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو اسے ترک کرنا چاہے ترک کردے۔ اور ابن عمر (رضی اللہ عنہما) خصوصیت سے عاشوراء کا روزہ نہ رکھتے تھے الا یہ کہ ان کے روزوں کے ایام میں عاشورراء آجاتا تو اپنے روزے

پورے کرتے تھے۔

(تخریج) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: (بخاری ١٨٩٢، ١٨٩٣) مسلم (١١٢٦) ابن حبان (٣٦٢٢) ابوداود(٢٤٤٣) ابن ماجه (١٧٣٧)۔

توضیح: ...... ابتدائے اسلام میں عاشورا کے روزے کا حکم ہوا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ بطور فریضہ چھوڑ دیا گیا اور اختیار دیا گیا کہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے یہ روزہ نہ رکھے کما فی البخاری، یہ روایت آگے آ رہی ہے لیکن اس روزے کی بھی بڑی فضیلت ہے کما مر۔

1801۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى إِذَا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(ترجمہ) ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہ فریضہ ہو گئے اور عاشورا کو ترک کر دیا جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٨٩٣، ٢٠٠١، ٢٠٠٢) مسلم (١١٢٥) ابوداود(٢٤٤٢) ترمذی (٧٥٣) ابویعلی (٤٦٣٨) ابن حبان(٣٦٢١) الحمیدی (٢٠٢) وغیرهم۔

تشریح: ...... ان تمام احادیث سے عاشورا کے روزے کی فضیلت واہمیت معلوم ہوئی اس لئے محرم کی دس تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے نیز ایک دن قبل یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنا چاہیے، علمائے کرام نے اس کی تین صورتیں ذکر کی ہیں نو دس گیارہ تین دن تک کا روزہ رکھے یا نو اور دس دو دن کا روزہ رکھے یا دس اور گیارہ کا روزہ رکھے، پہلی صورت سب سے افضل ہے اور صرف دس محرم کا روزہ رکھنے کو علمائے کرام نے مکروہ کہا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں آئندہ سال بقید حیات رہا تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا ایک اور حدیث ہے کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو اور نو اور دس کا روزہ رکھو، اس روزے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اللہ تعالی سب کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

[47]..... بَاب فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

1802۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ .

(ترجمہ) عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ اور ایام التشریق ہماری اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٢٤١٩) ترمذی (٧٧٣) نسائی (٣٠٠٤) ابن حبان (٣٦٠٣)۔

توضیح: ......عرفہ کا دن نو ذوالحجہ اور ایام التشریق ١٠ ذی الحجہ سے ١٣ ذی الحجہ تک ہیں ان دنوں میں حاجی کے لئے روزہ رکھنا درست نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے حاجی کے لئے مشقت نا قابل برداشت ہوجائے تو وہ کما حقہ دعا واذکار نہ کرسکے۔

1803۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ .

(ترجمہ) ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ بھی حج کیا تو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور پھر عمر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی حج کیا انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، پھر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ترمذی (٧٥١) ابویعلی (٥٥٩٥) ابن حبان (٣٦٠٤) موارد الظمآن (٩٣٤) الحمیدی (٦٩٨)۔

تشریح: ......ان احادیث سے حاجی کے لئے عرفہ اور ایام تشریق کا روزہ نہ رکھنا ثابت ہوا اسی لئے ان دنوں میں حجاج کے روزہ رکھنے کو علماء نے مکروہ کہا ہے، ہاں وہ حاجی جس نے حج تمتع کیا اور قربانی کی استطاعت نہ ہو تو ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے جیسا کہ امام مالک شافعی، احمد واسحاق رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

[48]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

1804۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَوْ أَمَرَ رَجُلًا يُنَادِيْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ

وَشُرْبٍ .

(ترجمہ) بشر بن سحیم (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یا کسی آدمی کو حکم دیا کہ ایام تشریق میں اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف مومن بندہ داخل ہوگا اور یہ تشریق کے دن کھانے اور پینے کے ہیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: نسائي (٥٠٠٩) ابن ماجه (١٧٢٠) احمد (٣٣٥/٤) طبراني في الكبير (١٢١٣) ابن خزيمه (٢٩٦٠) وغيرهم۔

1805۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلٍ اَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَالِكَ الْغَدَاَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى فَقَرَّبَ اِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو اَفْطِرْ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا فَاَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ مَعَهُ .

(ترجمہ) عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے مروی ہے کہ وہ اور عبداللہ بن عمرو، ان کے والد عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں عیدالاضحیٰ کے بعد پہلے یا دوسرے دن (گیارہ یا بارہ ذوالحجہ کو) حاضر ہوئے تو عمرو بن العاص نے ان دونوں کے لئے کھانا لگایا، عبداللہ نے کہا میرا روزہ ہے، عمرو (رضی اللہ عنہ) نے کہا: روزہ توڑ دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ان دنوں میں روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لہٰذا عبداللہ بن عمرو نے روزہ توڑ دیا اور کھانا کھایا میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن دوسری صحیح سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے دیکھئے: ابو داود (٢٤١٨) ابن خزيمه (٢١٤٩) مالك في الحج (١٣٨) ۔

تشریح: ......ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض ائمہ نے مطلقاً ایام تشریق کے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن اصح یہ ہے کہ عرفہ کے دن نو ذوالحجہ کو اور ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو حاجی کے لئے روزہ رکھنا مناسب نہیں ہاں متمتع جس کے پاس قربانی کرنے کے لئے پیسے نہ ہوں اور شروع ذوالحجہ میں اس نے روزے نہ رکھے ہوں تو ایام تشریق میں تین دن روزے رکھ سکتا ہے اور عرفہ کا روزہ جو لوگ عرفات میں نہ ہوں ان کے لئے باعث خیر و برکت ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے اور اگلے پچھلے ایک سال کے صغیرہ گناہ اس ایک روزے کی بدولت معاف کر دیئے جاتے ہیں کما في صحیح مسلم۔

تنبیہ: ......سعودی عرب کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی عرفے کے دن ہی روزہ رکھنا چاہیے خواہ وہ ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہو یا نو آج کل ذرائع اعلام سے معلوم ہو جاتا ہے کہ عرفہ کا دن کب ہے۔ ہندوستان وغیرہ میں وہاں کے حساب سے نو ذوالحجہ کا لوگ روزہ رکھتے ہیں جو سعودی عرب میں ۱۰ ذوالحجہ اور یوم النحر کا دن ہوتا ہے عرفہ کا دن نہیں ہوتا۔ (فَلْيَتَاَمَّلِ الْعَامِلُوْنَ) نیز ذوالحجہ کے ایک سے نو ذوالحجہ تک روزہ رکھنا افضل ہے۔

[49]..... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

کوئی آدمی مرجائے اوراس کے ذمے روزے ہوں اس کا بیان

1806۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَامَ عَنْهَا .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی لیکن اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اگر ان کے اوپر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کیا جی ہاں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو اللہ تعالیٰ وفا کا زیادہ حق دار ہے۔

راوی نے کہا پس بھائی نے بہن کی طرف سے روزہ رکھا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۹۵۳) مسلم (۱۱۴۸، ۱۱۴۹) ابوداود (۳۳۱۰) ترمذی (۷۱۶) ابن ماجہ (۱۷۵۸) ابن حبان (۳۵۳۰۔۳۵۷۰)۔

تشریح:......اس حدیث میں سوال حج کی نذر پوری کرنے کا ہے اور جواب میں روزے کی قضا کا ذکر ہے غالباً الگ الگ واقعات ہیں جو کسی راوی سے یکجا ہو گئے ہیں، کتب احادیث میں روزے کی قضاء کا ذکر ہے اور مسلم میں ایک الگ حدیث (۱۱۴۹) میں حج کا ذکر ہے، علی کل حال علماء کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ کسی میت پر روزہ یا حج واجب الاداء ہو تو ولی کیا کرے اگر نذر کا حج یا روزہ ہے تو اس کے ولی کو پورا کرنا چاہیے اور اگر رمضان کے روزے ہیں یا فریضہ حج میت پر واجب ہو تو بعض ائمہ نے کہا کہ اس کی میراث سے روزے کا فدیہ ادا کیا جائے اور میت کے پیسے سے ہی حج کیا جائے لیکن صحیح یہ ہے کہ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ .)) (بخاری ۱۹۵۲) کے تحت میت پر کوئی بھی روزہ ہو اس کا قریبی ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے، اور حج بھی کر سکتا ہے جیسا کہ احادیث میں وضاحت موجود ہے۔ (دیکھئے: حدیث رقم: ۱۸۷۴)

[50]..... بَاب فِي فَضْلِ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت کا بیان

1807۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو

سے بھی زیادہ بہتر ہے روزے دار کے لئے دو وقت خوشی کے ہیں افطار کا وقت دوسرے قیامت کے دن کی خوشی کا وقت۔
یعنی جب قیامت کے دن روزے کے ثواب کو دیکھے گا تو خوش ہوگا کمافی البخاری۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن لیکن حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٠٤) مسلم (١١٥١) ترمذی (٧٦٤) نسائی (٢٢١٥) ابویعلی (٥٩٤٧) ابن حبان (٣٤٢٢) الحمیدی (١٠٤٠)۔

1808- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: ابن آدم کیلئے ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا ہے سوائے روزے کے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا کیونکہ وہ روزے دار اپنا کھانا اپنی شہوت میری وجہ سے چھوڑتا ہے پینا اور اپنی خواہش نفسانی میری وجہ سے ترک کر دیتا ہے پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

توضیح: ......روزے دار کو کتنا اجر ملے گا یہ اس حدیث قدسی میں ذکر نہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ روزے دار کا اجر بے حد اور بے حساب ہوگا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٠٤) مسلم (١١٥١) ابن حبان (٣٤١٦) نیز دیکھئے: فتح الباری (١٠٧/٤)۔

1809- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٨٩٤، و١٩٠٤) مسلم (١٦٢/ ١١٥١) نسائی (٢٢١٥) ابن حبان (٣٤٢٧)۔

توضیح: ......روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے یا جہنم سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے جس طرح جنگ میں دشمن کے وار سے بچنے کی ڈھال ہوتی ہے۔

فوائد: ......ان احادیث سے روزے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ قیامت کے دن اس کا ثواب عظیم دیکھ کر روزے دار خوش ہوگا۔ اور روزے کا ثواب بے حد و بے حساب ہے اور روزہ دار کے لئے رب العالمین ارحم الراحمین کی طرف سے بشارت ہے (فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا اَجْزِيْ بِهِ) نیز یہ کہ روزہ ایک ڈھال کی طرح ہے جو جہنم کی آگ سے بچائے گا جیسے ڈھال دشمن کے وار سے بچاتی ہے۔

[51]..... بَاب دُعَاءِ الصَّائِمِ لِمَنْ يُفْطِرُ عِنْدَهُ
روزے دار جس کے پاس افطار کرے اس کے لئے دعا کرنے کا بیان

1810- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أُنَاسٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ .

(ترجمہ) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے (أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ ......عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ) یعنی تمہارے پاس روزے دار افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور (رحمت کے) فرشتے تمہارے پاس آئیں۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (٣٨٥٤) ابويعلى (٤٣١٩، ٤٣٢٠) احمد (١١٨/٣، ١٣٨)۔

توضیح: ......سنن ابی داود میں ((تنزلت عليكم الملائكة کی جگہ وصلت عليكم الملائكة)) ہے جو زیادہ مناسب ہے اور امام دارمی کے علاوہ کسی نے اس طرح روایت نہیں کیا، نیز یہ کہ اس دعا کے لئے ضروری نہیں کہ جس کے پاس افطار کیا جائے اسی کو یہ دعا دی جائے، بلکہ جس کے پاس بھی کھانا کھایا جائے یہ دعا دینی چاہیے (کما عند ابی داود)۔

[52]..... بَاب فِي فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ
ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمل کی فضیلت کا بیان

1811- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ .

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ذوالحجہ کے دس دن کے عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں اتنی فضیلت نہیں، پوچھا گیا کیا جہاد کی بھی اتنی فضیلت نہیں؟ فرمایا ہاں جہاد بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرے میں ڈال کر نکلا، اور کچھ بھی لے کر واپس نہ آیا (یعنی جان و مال سب قربان کر دیا)

(**تخریج**) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٩٦٩) ابوداود (٢٤٣٨) ترمذی (٧٥٧) ابن ماجه (١٧٢٧) طيالسی (٢٦٣١) احمد (٢٢٤/٦) طبرانی فی الكبير (١٢٢٧٨) ابويعلی (٧٢٤٨) ابن حبان (٥٦٢٣) مجمع الزوائد (٦٠٠٧)۔

1812۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ أَزْكَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ خَيْرٍ تَعْمَلُهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ اجْتَهَدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى مَا يَكَادُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ.

(ترجمہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی نیک عمل اتنا عظیم ترنہیں جتنا عمل بندہ عشرہ اضحیٰ میں کرتا ہے، عرض کیا گیا اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد بھی نہیں فرمایا: ہاں اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنا نفس اور مال لے کر (جہاد کے لئے) نکلا اور ان میں سے کچھ بھی ساتھ لے کر واپس نہ آیا۔

راوی نے کہا: اس لئے سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہ) ذوالحجہ کے شروع عشرے میں عبادت میں اپنی طاقت سے زیادہ محنت کرتے تھے۔

(تخریج) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: الطحاوی فی مشکل الآثار (۱۱۳/٤) والبیهقی فی شعب الایمان (۳۷۵۲) نیز سابقہ تخریج۔

تشریح: ......اس حدیث سے ذوالحجہ کے شروع دس دن کی فضیلت ثابت ہوئی جن میں کیا گیا عمل صالح اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ومحبوب ہے جتنا سال کے اور دنوں میں نہیں، اسی لئے علمائے کرام نے کہا کہ یہ دس دن ایام رمضان سے بھی عمل کے لحاظ میں افضل ہیں ہاں راتیں رمضان المبارک کی سال کی تمام راتوں سے افضل ہوتی ہیں ان دنوں میں تکبیر کہنا روزہ رکھنا صدقہ وخیرات کا بہت ثواب ہے اور پہلی سے نو تاریخ تک کا روزہ رکھنا مستحب ومسنون ہے کما فی سنن ابی داود۔

[53]..... بَابٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے کی فضیلت کا بیان

1813۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ.

(ترجمہ) ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔

(تخریج) یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (۱۸۹۹) مسلم (۱۰۷۹) ابن حبان (۳٤۳٤) ترمذی (٦۸۲) نسائی (۲۱۰۱، ۲۱۰۲) ابن ماجہ (۱٦٤٤)۔

تشریح: ......اس حدیث میں ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں مسند احمد میں ہے جنت کے

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جنت جہنم وآسمان کے دروازوں کا ذکر حقیقت ہے مجاز نہیں، اور جنت یا آسمان کے دروازے کھلنا روزے داروں کے لئے بشارت اور جہنم کے دروازے بند ہونا ان کے لئے خوشخبری ہے مقصود اس سے مومنین کو اعمال صالحہ پر ابھارنا اور رمضان المبارک کی خیرات وبرکات سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے اور جو مومن توحید واخلاص اور عمل صالح کے ساتھ اس ماہ مکرم میں اللہ کو پیارا ہوجائے وہ ان کھلے ہوئے دروازوں سے سیدھا اللہ کے رحم وکرم سے جنت کا حقدار ہوگا، اور اسی کے لئے جہنم کے دروازے بند ہونگے، کافر ومنافق عاصی ومجرم کے لئے نہیں، شیاطین قید کئے جانے اور زنجیروں میں جکڑ دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ غیر رمضان میں جس طرح عام مسلمان پر قابو پالیتے ہیں رمضان میں قابو نہیں کرپاتے، اسی لئے دیکھا جاتا ہے کہ رمضان میں نماز پڑھنے تلاوت کرنے تراویح پڑھنے اور صدقہ وخیرات وعمل صالح کرنے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے (هذا ما عندي والله اعلم وعلمه أتم)۔

[54]..... بَاب فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

رمضان کے مہینے میں قیام کی فضیلت کا بیان

1814- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھی ایمان اور ثواب کی نیت سے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے، اور جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور نیت اجر وثواب کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوا اس کے اگلے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (١٩٠١) مسلم (٧٥٩) ترمذی (٦٨٣) نسائی (٢٢٠٤) ابن ماجہ (١٦٤١) ابویعلی (٥٩٢٠،٥٩٦٠،٥٩٩٧) ابن حبان (٣٤٣٢، ٣٦٣٢) الحمیدی (١٠٣٧،٩٨٠) بخاری میں من صام اور مسلم میں من قام رمضان ہے۔

1815- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا مِنَ الشَّهْرِ شَيْئًا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ قَالَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْنَا وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ

السَّحُورُ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ .

(ترجمہ) ابوذر(رضی اللہ عنہ) نے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے کے روزے رکھے آپ نے پورے مہینے کسی رات میں تراویح نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب سات راتیں باقی رہ گئیں (یعنی ۲۳ویں رات کو) تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یعنی تراویح پڑھی یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گذر گیا پھر جب چھ راتیں باقی تھیں (یعنی ۲۴ویں رات کو) تو آپ نے قیام نہیں کیا، جب پانچویں رات باقی تھی (یعنی ۲۵ویں شب) تو آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا (تراویح پڑھی) یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم رات کے بقیہ حصہ میں بھی نماز پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی امام کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوجائے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے، پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں (چھبیسویں رات) تو آپ نے قیام نہیں فرمایا، اس کے بعد جب تین راتیں باقی رہ گئیں، یعنی ۲۷ویں شب، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال (گھر والوں) کو جمع کیا اور لوگ بھی جمع ہوگئے تو آپ نے قیام کیا یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ فلاح فوت ہوجائے گی ہم نے ابوذر سے پوچھا فلاح سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا سحری کا کھانا، پھر ابوذر نے کہا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دنوں میں قیام نہیں کیا۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے: ابوداود (١٣٧٥) ترمذی (٨٠٦) نسائی (١٣٦٤) ابن ماجه (١٣٢٧) عبدالرزاق (٧٧٠٦) ابن ابی شیبه (٣٩٤/٢) احمد (١٥٩/٥) طحاوی شرح معانی الآثار (٣٤٩/١) ابن خزیمه (٢٢٠٦) بغوی شرح السنه (٩٩١) وغیرهم۔

1816۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ نَحْوَهُ .

اس سند سے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے حسب سابق مروی ہے۔

(تخریج) تخریج اوپر گذر چکی ہے۔

تشریح: ......پہلی حدیث سے قیام اللیل یا نماز تراویح کی فضیلت ثابت ہوئی اور لیلۃ القدر میں جاگنا قیام وعبادت کرنا ثابت ہوا، اور اس کا اتنا ثواب ہے کہ اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں قیام، تراویح، تہجد سب ایک ہی چیز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین رات قیام فرمایا اور نماز تراویح پڑھی، بقیہ دنوں میں باجماعت تراویح اس لئے نہیں پڑھیں کہ خوف تھا امت پر فرض نہ کردی جائیں (فِدَاهُ أَبِيْ وَأُمِّيْ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ تراویح یا تہجد نہیں پڑھی، ایک روایت میں ۱۳ رکعت ہے اس لئے سنت یہ ہی ہے، ۲۰ رکعت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں پڑھی گئیں اس لئے بیس رکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب رات کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: (صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى) رات کی نماز دو دو رکعت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے رکعات کی تحدید نہیں فرمائی اسی لئے حرمین شریفین میں ۲۰، ۳۶ اور چالیس رکعت تک تراویح پڑھی گئی ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل ۱۱ یا ۱۳ رکعت تک محدود رہا ہے اس لئے یہ ہی سنت اور بہتر وافضل ہے۔ واللہ اعلم۔

[55]..... بَاب اعْتِكَافِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اعتکاف کا بیان

1817۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند حسن ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠٤٤) ابوداود (٢٤٦٦) ابن ماجه (١٧٦٩) احمد (٣٣٦/٢) وغیرهم۔

توضیح: ......اعتکاف مخلوق سے کٹ کر خالق کی عبادت کے لئے وقت محدود تک مسجد میں بیٹھنے کو کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ مدنی زندگی میں رمضان المبارک میں ہمیشہ اعتکاف کرتے رہے اور آپ کی وفات کے بعد امہات المومنین آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف اس لئے کیا تھا کہ آپ کو علم ہوگیا تھا کہ رب العالمین سے لقاء کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اعتکاف دس دن کا سنت ہے اس سے کم دنوں کا بھی ہوسکتا ہے۔

1818۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ.

(ترجمہ) ام المومنین صفیہ بنت حیی (رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرے میں رسول اللہ ﷺ سے ملنے مسجد میں آئیں جب کہ آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر آپ ﷺ سے باتیں کیں اور کھڑی ہوگئیں۔ (یعنی واپسی کے لئے)۔

(**تخریج**) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث متفق علیہ ہے اور تفصیل سے صحیحین میں مذکور ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠٣٥) مسلم (٢١٧٥) ابوداود (٢٤٧٠) ابن ماجه (١٧٧٩) ابویعلی (١٧٢١) ابن حبان (٣٦٧١)۔

تشریح: ......اعتکاف میں مسجد سے بلاضرورت باہر نکلنا فضول باتیں کرنا ممنوع ہوتا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کرنے والا اپنی بیوی سے بات کرسکتا ہے اور بیوی ملنے کے لئے مسجد جاسکتی ہے، مذکور بالا حدیث لمبی

حدیث کا ایک جزء ہے تفصیل بخاری شریف وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

[56]..... بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
شب قدر کا بیان

1819- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَانَ بَيْنَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ لِحَاءٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْخَامِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالتَّاسِعَةِ.

(ترجمہ) عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لئے باہر تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس آ رہا تھا شب قدر کی تم کو خبر دینا چاہتا تھا کہ فلاں اور فلاں کے درمیان جھگڑا ہو گیا (سو میں بھول گیا وہ کونسی رات ہے) پس وہ بات اٹھالی گئی اور شاید اس میں بہتری ہی ہے، پس اب تم اس کی تلاش آخری عشرے کی پانچویں ساتویں یا نویں رات کو کرو۔

(تخریج) اس روایت کی سند صحیح اور حدیث بھی صحیح ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠٢٣) ابن حبان (٣٦٧٩) ابن ابی شیبه (٢/٥١٤) التمهيد (٢/٢٠٠)۔

توضیح: ......یعنی شب قدر کو پانے کے لئے ان مذکورہ راتوں (٢٥، ٢٧، ٢٩) میں قیام وعبادت کریں جس کا ثواب ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے جس میں رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور خیر و برکت لے کر آتے ہیں اور جس رات میں سال بھر کے فیصلے اللہ تعالیٰ صادر فرماتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: سورة الدخان: ٢٥/٣-٦ اور سورة القدر۔

1820- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.

(ترجمہ) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی لیکن میری کسی بیوی نے مجھے بیدار کر دیا لہٰذا میں بھول گیا (کہ وہ کونسی رات ہے) سو تم رمضان کے آخری عشرے میں اسے تلاش کرو۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن صحیح سند سے یہی حدیث موجود ہے دیکھئے: مسلم (١١٦٦) ابویعلی (٥٩٧٢) ابن حبان (٣٦٧٨)۔

1821- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

(ترجمہ) عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

(تخریج) اس روایت کی سند ضعیف لیکن حدیث متفق علیہ ہے۔ دیکھئے: بخاری (٢٠١٥) مسلم (١١٦٥) ابویعلی (٥٤١٩) ابن حبان (٣٦٧٥) الحمیدی (٦٤٧) ابن الجارود فی الملتقی (٤٠٥)۔

تشریح: ......لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان اوپر گذر چکا ہے علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کونسی رات ہے؟ مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ آخری عشرے میں ہے یا کم ازکم آخری سات راتوں میں ہے اور صحیح یہ ہے کہ پورے عشرے شب بیداری اور عبادت کرنی چاہیے کچھ علماء کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ طاق راتوں کو ہرگز نہ چھوڑا جائے اور شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور کبھی کسی معین دن یا تاریخ میں نہیں ہوتی بلکہ بدلتی رہتی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ستائیسویں رات کو شب قدر ہوئی جس کی آپ نے کچھ نشانیاں بتائی تھیں کہ رات بارش ہوگی، شہاب ثاقب اس رات میں نہ دیکھے جائیں گے اور سورج کی شعاعوں میں تیزی وتمازت نہ ہوگی۔ بعض لوگ اس رات کو شعبان کی پندرہویں رات سمجھتے ہیں جو دلائل وحقائق کے قطعا خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علمائے کرام کی آراء

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا دور اُن کے اپنے وطن سمرقند و بخارا میں سنت سے بے پرواہی کا دور تھا۔ لوگ سنت کو چھوڑ کر بدعت کی طرف راغب ہو چکے تھے، لہٰذا آپ نے اپنی کتاب کے مفصل مقدمہ کو احادیث رسول نیز صحابہ و تابعین کرام کے اقوال و اعمال اور فتاویٰ جات سے بھر دیا، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و کردار کو معجزات و بیّنات سے واضح کیا، سنت رسول سے محبت اور لگاؤ و رغبت کی نصوص اور اقوال زریں پیش کئے، اطاعت و عمل پر اُبھارا، شکوک و شبہات پر قدغن لگائی۔ پھر علمائے کرام کی تعظیم و توقیر پر اُبھارا اور سنت سے انحراف کرنے والوں کے بارے میں بڑے عبرت آموز واقعات نقل کئے۔ علم و عمل کا تعلق واضح کیا اور بے عمل علماء کو جھنجھوڑا جس کا اندازہ مقدمہ میں مذکور ابواب سے ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے مقدمہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کے معانی و علل، رجالِ حدیث اور ان کی تاریخ سے پوری واقفیت تھی اور ائمہ فن کو ان کے فیصلہ پر اعتماد تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یحییٰ حمانی کی بابت سوال کیا گیا تو امام نے جواب دیا کہ ''ہم نے دارمی کے قول کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا ہے۔'' حفظ و اتقان اور زہد و ورع میں امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان کی شہادت کبار ائمہ حدیث نے دی ہے، ان کے شیوخ کی تعداد دو سو سے زائد ہے، ان کے جن شیوخ نے ان سے روایت کی ہے ان میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی ہے۔

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ان کے سامنے دنیا پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔''
- امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''وہ ثقہ و مشہور ہیں۔''
- امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''وہ دین کے ارکان میں سے ایک رکن تھے...... الخ''
- حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ثقةٌ فاضلٌ، متقنٌ''
- امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے وقت کے امام تھے۔''
- ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''علم و بصیرت حفظ و اتقان اور زہد و ورع میں دارمی کی امامت اظہر من الشمس ہے۔''

شعبہ تصنیف و تالیف
الفرقان ٹرسٹ

ISBN:978-969-9845-00-0

الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، گل والا فون: 066-2611270
مکتبة الکتاب: حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145
www.alfurqantrust.com